Provincial Assembly of West Pakistan

Debates

29th May, 1968.

1st Rabi-ul-Awwal, 1388 A.H.

Vol. VII—No. 21

OFFICIAL REPORT

26 X/71

CONTENTS

Wednesday, the 29th May, 1968

	Page
Recitation from the Holy Qur'an	5259
Starred Questions and Answers	5260
Answers to Starred Questions laid on the Table	5314
Unstarred Questions and Answers.	5366
Adjournment Motions—	
Threat to the lives and property of the residents of U. C. Golarji on account of the local goondas and thieves operating under the protection of Mir Muhammad Rind.	5368
Extension in the period of detention of Prince Abdul Karim Khan of Kalat.	5370
Firing by the local police on the peasants of village Darvaish, Teh. Haripur, Distt. Hazara.	5371
Notice of termination of services to forty four junior clerks by the D. C. Multan.	5373

Printed by Western Printers, Lahore

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Wednesday, the 29th May, 1968.

چہار شنبہ ۱ - ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi, (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پ ۷ - س ۶ - ع ۱۲ - آیات ۵۱ تا ۵۴)

اور جو لوگ خوف رکھتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے روبرو حاضر کئے جائیں گے اور (جانتے ہیں کہ) اس دن نہ تو اُن کا کوئی دوست ہوگا۔ اور نہ سفارش کرنیوالا۔ ان کو اس (قرآن) کے ذریعہ نصیحت کرو۔ تاکہ پرہیزگار بنیں۔ اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اسکی ذات کے طالب ہیں اُنکو مت نکالو۔ اُن کے حساب کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی اُن پر کچھ نہیں۔ اگر انکو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے۔ اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ آزمائش کی ہے کہ جو کہتے ہیں ہم میں سے جن پر اللہ نے فضل کیا ہے۔ تو کیا اللہ شکر کرنے والوں سے واقف نہیں ہے۔ اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں۔ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں تو ان کو سلام علیکم کہا کرو۔ اللہ نے اپنی ذات پر رحمت کرنے کو لازم کر لیا ہے۔ کہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اُس کے بعد توبہ کرلے اور (اپنی) اصلاح کرے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Mr. Hamza.

CLASS I AND CLASS II OFFICERS UNDER THE CONTROL OF S & GAD RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

*10247. Mr. Hamza : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the criteria laid down from 1963 to 1967 for granting extensions to Class I and Class II Officers after their attaining the age of superannuation ;

(b) the names and designations of Class I and Class II Officers under the control of Services and General Administration Department who were (i) retired and (ii) granted extensions in service from time to time after attaining the age of superannuation from 1st January to 31st December 1967 alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) The criteria laid down for grant of extensions in service from time to time is as under :—

(1) 1963 to 30-3-1966—

(a) Good or unblemished record.
(b) Physical fitness and mental alertness.

(2) 31-3-1966 to date—

(a) Physical fitness and mental alertness.
(b) Efficiency.
(c) Integrity and general reputation,
(d) Cadre position of the service to which the officer belongs.
(e) The interest of Administrative Machinery in the country.

(b) The names and designations of Class I and II officers under the control of Services and General Administration Department, who have been (i) retired are given in Statement 'A'* and (ii) granted extensions in service after the age of superannuation from 1st January 1963 to 31st

*Please see Appendix I at the end.

December 1967 are shown in Statement "B".* The extension in each case was granted, keeping in view the criterion fixed by Government for this purpose.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ وہ خصوصیات جن کا ذکر انہوں نے جواب میں کیا ہے جن افسران کو آپ نے ملازمت میں توسیع دی ہے کیا ان خصوصیات کے حامل کم عمر افسران محکمہ میں موجود نہ تھے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, Mr. Hamza is comparing these officers with those who have not yet reached the age of superannuation. As I have already stated, there are certain criteria for the grant of extension and they are kept in view while granting extension.

مسٹر حمزہ ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے محض ان افسران کو ملازمت میں توسیع دی ہے جن کا ریکارڈ بہت اچھا ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان میں کچھ ایسے افسران کے نام ہیں جن کے خلاف محکمہ انسداد رشوت ستانی تحقیقات کرتا رہا ہے اور جنہوں نے ملازمت میں رہ کر بیس بیس مربع زمین اور دوسری جائیداد بنالی ۔

Mr. Speaker : This is not a specific question.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ایک افسر چودھری امانت اللہ پی۔سی۔ایس ہیں جو اے۔ڈی۔سی لائلپور لگے ہوئے تھے ۔ ان کی نسبت مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ان کا ریکارڈ اچھا تھا ؟

Parliamentary Secretary : Sir, so far as the extension is concerned, after the necessary formalities the case is put to the Advisory Committee concerned and the final sanction is given by the higher officers. In this particular case which Mr. Hamza has just referred, what I can say is that all the formalities might have been followed and then extension granted.

---

*Please see Appendix I at the end.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ ان تفاصیل کے پیش نظر جو کہ جواب کے حصہ (الف) میں لکھی ہوئی ہیں اور جو ان افسران کی خصوصیات ہیں وہ ۱۹۶۶ء کے بعد کیوں اڑا دی گئی ہیں ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اچھے اور بے ضرر ریکارڈ کی شرط کیوں اڑا دی گئی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Sir, it is actually jugglery of words and if you go through the five criteria which are being followed w. e. f. 31.3.66 todate, you will find that those referred to by my friend, are included in them.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کتاب کے صفحہ ۸ نمبر شمار ۵۰ پر ملک شیر احمد گھیبا کا نام ہے جو کہ بہت ہی مشہور شخصیت ہیں اور جو آپ نے خصوصیات جواب میں فرمائی ہیں اہلیت اور قابلیت وغیرہ کیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو الیکشن بہت اچھی طرح لڑے اور تمام حربے اختیار کرکے سرکاری امیدوار کو کامیاب کرائے ۔ کیا یہ خوبی اہلیت کی تعریف میں نہیں آتی ؟

Parliamentary Secretary : Sir, election has nothing to do with the grant of extension here. I am sorry I have to repeat my answer because the supplementary being put by my friend is, of course, with due respect to him, vague. Anyhow, I categorically deny the allegation made by Mr. Hamza. The criteria, of course, are fixed and Advisory Committee would always keep them in view while granting extensions.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ جن ۳۰۴ افسران کو آپ نے ملازمت میں توسیع دی ہے تو کیا اس سے یہ مراد یا مطلب نہیں کہ آپ نے ۳۰۴ پاکستانی شہریوں کو ملازمت سے محروم کر دیا ہے ؟

Parliamentary Secretary : There are only 132 with me.

Khawaja Muhammad Safdar : No, no.

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ ایسا تو نہیں ہے کہ کسی شخص کو ملازمت میں توسیع دینے سے یہ مراد یا مطلب ہو یا نتیجہ ہو ۔ آئین کی رو سے حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ توسیع دے سکے ۔ ۳۱ - ۳ - ۱۹۶۷ء سے قبل کچھ اور provisions تھیں اور وہ وجوہات جن کی بناء پر کسی افسر کو اس کی ملازمت میں توسیع دی جاتی ہے وہ درج ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر قانون کو احساس ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت پڑھے لکھے لوگوں میں بیروزگاری انتہا کو پہنچ چکی ہے اور جو آئینی اختیار آپ کو حاصل ہے کیا اس کے علاوہ آپ کو انسانی مجبوریوں کا احساس نہیں ہوتا ؟

وزیر قانون ۔ بالکل ہوتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اگر ہوتا ہے تو آپ کا طرز عمل ایسا کیوں ہے ؟

وزیر قانون ۔ یہ بھی انسانی مجبوریوں کے تحت ہے کہ ایک افسر جس نے اچھی کارکردگی کا ثبوت دیا ہو اس کو توسیع دینی چاہئے اور اس کو دی جاتی ہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے بہت سی چیزیں یاد آتی ہیں لیکن بعض کے متعلق شائد آپ مجھے اجازت نہ دیں ۔ آپ یقین کیجئے کہ لوگ چیخ رہے ہیں اور یہ مصیبت انتہا کو پہنچی ہوئی ہے ۔

CLASS I AND CLASS II OFFICERS UNDER THE ADMINISTRATIVE CONTROL OF INDUSTRIES, COMMERCE AND MINERAL RESOURCES DEPARTMENT RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

*10268. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers under the administrative control of the Industries, Commerce and Mineral Resources Department who were (i) retired and (ii) granted extensions in service from time to time, after attaining the age of retirement from 1st January 1963 to 31st December 1967, alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The requisite information is placed on the Table of the House in the statements as Annexure I and II.*

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ مسٹر کاظمی واحد شخص ہیں جنہیں ایکسٹینشن دی گئی ہے ۔ ان کے خلاف ہر روز اخبارات میں الزامات چھپتے رہے ۔ اس ایوان میں بھی ان کے متعلق ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا تھا ۔ کیا ان کی ان خوبیوں کے پیش نظر انہیں یہ ایکسٹینشن دی گئی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ان کا تمام ریکارڈ ملاحظہ کیا گیا اور ان کے تجربے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ انہیں ایکسٹینشن دی جائے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ذاتی طور پر ان کا ریکارڈ دیکھا ہے اور کیا وہ مطمئن ہیں کہ مسٹر کاظمی بہت efficient ہیں ۔ اور کیا وہ پبلک کو مطمئن کرنے کے لئے اس ہاؤس کی کمیٹی بنائیں گے جو اس بارے میں پوری تحقیقات کرے ۔

**Please see Appendix II at the end.*

Parliamentary Secretary : Obviously I cannot appoint a Committee from this House to investigate into the conduct of Government officers. This has never been done. As far as the allegations against him are concerned, there are no specific allegations. I do admit there were certain interested parties among the Members of this House, and they are in the notice of the Government. If at all there is anything, it will come in the lime-light. In the matter of extension, the record was examined and according to law, extension was granted to him.

مسٹر حمزہ - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتا سکتے ہیں کہ کہیں یہ قدروں کا فرق تو نہیں - جس کو پبلک بد دیانت اور رشوت خور کہتی ہے آپ اسے دیانتدار سمجھتے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : This is a matter of personal opinion. Any person, who belongs to the Government Party or is in the service of Government, may be enjoying a bad reputation, but that is not the position here. The position is duly examined, and I assure him that this Officer, who has been granted extension in the interest of work and in public interest. This particular Officer has got vast experience. (*interruptions*) I assure the Member that I have also got a copy of that pamphlet, but that does not mean ....

Chaudhri Muhammad Nawaz : Then what action have you taken on that ?

Parliamentary Secretary : That is not the question. The question at present is that that particular Officer was granted extension, and as I have already submitted that extension was in public interest, and quite in keeping with his vast experience, particularly in mineral development.

چودھری محمد سرور خان - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ان کی تحقیقات کے لئے کمیٹی قائم نہیں کر سکتے - میں ان کے کہنے کے مطابق یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ الزامات بے بنیاد

ہوں مگر کیا وہ کوئی ایسا طریق کار اختیار کریں گے جس سے پبلک کا یہ تاثر دور ہو اور لوگ مطمئن ہو جائیں کہ یہ الزامات بے بنیاد ہیں اور وہ آدمی صحیح اور دیانتدار ہے ؟

Minister of Law : If a responsible person brings this to the notice of the Government, it will be looked into.

خواجہ محمد صفدر ۔ "responsible" کی تعریف کیا ہے جناب ؟

Minister of Law : Not an unsigned document, but a document signed by somebody. (*interruptions*) Let this be presented Sir to the Officer concerned.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کیا یہ حقیقت ہے کہ ہمارے قابل صد احترام بزرگ مسٹر ایس بی اے کاظمی جنہیں انہوں نے دیانتدار ہونے کا سرٹیفکیٹ دیا ہے ان کے پاس صرف کوئلہ کی کان کنی کا سرٹیفکیٹ ہے اور ان کی بنیادی تعلیمی اہلیت ایف ۔ اے ہے ۔ اور اس وقت وہ ڈائرکٹر کے عہدے پر کام کر رہے ہیں ۔ حالانکہ ایک اخباری اشتہار کے ذریعے محکمہ نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لئے کم از کم تعلیمی اہلیت یہ رکھی ہے :-

"a degree in mining engineering or M.Sc., in Geology."

جب اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے لئے آپ نے اس اہلیت کے مالک کو لینا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے ایسے شخص کو جس کے پاس محض ایک سرٹیفکیٹ ہے ملازمت میں توسیع دی ہے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا کہ آج کی کوالیفکیشن کا آج سے تیس سال پہلے کی کوالیفکیشن سے مقابلہ کیا جائے ۔ آج کے حالات کو آج سے تیس سال پہلے کے حالات کیساتھ مطابقت دی

جائے ۔ (قطع کلامیاں) مجھے ان کی اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ وہ صرف ایف۔اے ہیں اور انکے پاس محض ماٹننگ کا سرٹیفیکیٹ ہے ۔ اسکے متعلق آگے ایک اور سوال آ رہا ہے ۔ (قطع کلامیاں اور شور) میر، جناب قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو آگے اس سلسلے میں ایک اور سوال آ رہا ہے جس کے جواب میں عرض کر دوں گا کہ ان کی کیا کوالیفیکیشن ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ corruption کے سوا ان کی کوئی اور کوالیفیکیشن نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : I think that is the sense of the House, and the Members desire to have this qualification at this stage. Therefore, the Parliamentary Secretary should give that qualification.

Parliamentary Secretary : I am prepared to give this information at the end of the Question Hour.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ جس وقت یہ جواب دیں گے کیا اس وقت ہمیں سپلیمنٹری سوالات کرنے کی اجازت ہوگی ؟

Mr. Speaker : What is that question number ?

Parliamentary Secretary : There is a question regarding his qualification, but most probably that is not included in today's list.

Mr. Speaker : That would be coming on the next turn then.

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق پبلک میں بہت ہیجان ہے ۔ ان کی کوالیفیکیشن تو جواب میں درج ہے (قطع کلامیاں) جناب والا ۔ صبح سے ایوان میں ان کا ذکر ہو رہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ سردار صاحب ان کے متعلق ایوان کو مطمئن کریں تاکہ ہم پبلک کو

مطمئن کر سکیں کہ وہ صاحب برے نہیں ہیں انہوں نے کبھی آج تک رشوت نہیں لی ۔

Mr. Speaker : Sardar Ashraf can consult some Officer in the Official Gallery and answer this supplementary.

Parliamentary Secretary : That was why I had asked for time to get information regarding his qualification, and I request that this may be taken up at the end of the Question Hour.

Mr. Speaker : Alright, then I will allow supplementaries at that stage.

CLASS I AND CLASS II OFFICERS OF CONSOLIDATION OF HOLDINGS DEPARTMENT RETIRED AND GRANTED EXTENSIONS IN SERVICE

*10270. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers under the administrative control of the Consolidation of Holdings Department who were (i) retired and (ii) granted extensions in service from time to time, after attaining the age of retirement from 1st January 1963 to 31st December 1967 alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Chauddri Imtiaz Ahmad Gill) : This question relates to the Board of Revenue and it has been transferred to the concerned department.

CORRUPTION CASES

*10363. **Mr. Hamza :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of corruption cases detected by the Anti-Corruption Establishment during 1966 and 1967 ;

(b) the number of cases, out of those mentioned in (a) above, challaned ;

(c) the number of cases, out of those mentioned in (b) above, in which the accused were convicted, and in case the number of cases in which the accused were convicted is very small, reason therefor ;

(d) the number of cases, out of those mentioned in (b) above, which were tried under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act ; and in case most of the cases were not tried under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) The number of corruption cases detected by the Anti-Corruption Establishment during the years 1966 and 1967 is given below :—

Year	*Cases against Gazetted Officers*	*Cases against Non-Gazetted Officers*
1966	26	468
1967	35	570

(b) The number of cases sent up for trial in Courts is shown below :—

1966 ... 2 against Gazetted Officers.
193 against non-Gazetted Officers.

1967 ... 55 against non-Gazetted Officers.

(c) The number of cases in which the accused were convicted is given below :—

1966 ... 30 cases against non-Gazetted Officers.

1967 ... One case against non-Gazetted Officer.

Out of 195 cases pertaining to the year 1966 and 55 cases pertaining to the year 1967, which were sent up for trial, only 56 have so far been

decided and the remaining 194 are still pending trial in Courts. Out of 56 decided cases, 31, i.e. more than 55 per cent ended in conviction. This is not very small number.

(d) No case out of those mentioned in reply to part (b) of the question was tried under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act 1963, as none was considered fit for reference to a Jirga. However, 2 of the cases relating to the previous years which were finalised during the year, 1966-67 were tried under the West Pakistan Criminal Law Amendment Act 1963, and 3 more cases are being referred for trial under the said Act.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ جب کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ نافذ کیا گیا تھا تو اس وقت خصوصی طور پر اس کی غرض و غایت یہ بتائی گئی تھی کہ انسداد رشوت ستانی کے لئے اس سے کام لیا جائے گا ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آپ نے ۱۹۶۶-۶۷ء کے جن رشوت ستانی کے مقدمات کا ذکر کیا ہے ان میں سے ایک مقدمہ بھی جرگہ کے سپرد کیا گیا ؟

Parliamentary Secretary : Whenever it is found proper that a certain case should be referred to Jirga it is done. As I have already stated that two cases during the previous year and three right now have been referred to Jirga. In the previous case, which was referred to Jirga, one officer was not only given seven years' rigorous imprisonment but was also awarded a fine of Rs. 40,000/-. So that much punishment was given to one of the officers. Whenever it is needed, we refer the case to Jirga and suitable punishment is awarded to the offenders.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا معزز پارلیمنٹری سیکرٹری یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان میں گزیٹڈ افسران کی تعداد کم ہے ۔ اس کے بعد کے سالوں میں کوئی گزیٹڈ افسر ایسا نہیں پایا گیا جس کو سزا دی گئی ہو ۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ صوبہ

میں گزیٹیڈ افسران کے متعلق یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ وہ دیانت دار ہیں ؟

Parliamentary Secretary : It is not like that. If the Member likes to have details I am prepared to give them. Out of 36 cases against Gazetted Officers and 468 against non-Gazetted Officers detected during the year 1966 and 35 cases against Gazetted Officers and 570 cases against non-Gazetted Officers detected during the year 1967, 2 cases against Gazetted Officers and 193 cases against non-Gazetted Officers pertaining to the year 1966 and 55 cases against non-Gazetted Officers pertaining to the year 1967 were challaned.

The position of the remaining 34 cases against Gazetted Officers and 275 cases against non-Gazetted Officers relating to the year 1966 and 35 cases against Gazetted Officers and 515 cases against non-Gazetted Officers relating to the year 1967 is as shown below :—

	1966		1967	
	Gazetted Officers.	Non-Gazetted Officers.	Gazetted Officers.	Non-Gazetted Officers.
(1) Cases referred for departmental action.	6	82	1	22
(2) Cases transferred to the departments concerned for necessary action.	2	7	1	5
(3) Cases dropped after proper investigation.	5	16	1	17
(4) Cases still under investigation with the Establishment.	21	170	32	471
Total	34	275	35	515

That is the position. I may add that besides the information given above, the Anti-Corruption Department diposed of many cases which had been detected prior to 1966-67 but had been finalised during these years. The details of these cases are available. If the Member is interested I am prepared to give these details also.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : I am not interested.

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے جو اعداد و شمار بتائے ہیں ان میں ۱۹۶۶ء میں ۳۶ مقدمات میں سے ۲۱ مقدمات زیر تفتیش ہیں ۔ آخر اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ایک کیس کی تفتیش میں کتنا وقت لیتی ہے ۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ انصاف نہیں ہوتا کرپشن بڑھتی ہے ۔ کیا اس کے لئے کوئی ایسا مختصر پروسیجر بنائیں گے کہ اس سے جلد از جلد تحقیقات کی جائے اور جلد از جلد فیصلے ہوں ؟

Parliamentary Secretary : There is no other short cut procedure. Best effort is put in by the Anti-Corruption Department to finalise the cases as early as possible.

Khan Ajoon Khan Jadoon : He has said that there is no other short cut procedure. Doesn't he know that justice delayed is justice denied ?

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ ۱۹۵ مقدمات جو ۱۹۶۶ء سے متعلق ہیں ان میں سے صرف ۵۵ مقدمات کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ ۱۹۶۷ء کے مقدمات کی صورت حال بھی ویسی ہی ہے ۔ میں اس بات پر پھر اصرار کرتا ہوں کہ جب جرگہ کا قانون نافذ کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ ہم نے اس کے ذریعہ رشوت ستانی کا انسداد کرنا ہے اور اس سے مقدمات کا جلد فیصلہ کرنے میں امداد ملے گی ۔ آپ مجھے بتائیں کہ جب آپ مقدمات کا فیصلہ ہی نہیں کر پاتے اس سے ظاہر ہوتا ہے

کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ لغو قانون ہے ۔ جب آپ اسے افسران کے لئے استعمال نہیں کرتے تو عام لوگوں کے لئے استعمال کرنا کیوں پسند کرتے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

Parliamentary Secretary : Whereever it is found necessary and fit the cases have been referred to Jirga. Of course, Mr. Hamza could say that many other cases could have also been sent to Jirga. As I had said earlier, whereever we find that a case is fit for sending to Jirga we do send it. I have just told him that very rigorous punishment was awarded to one of the officers.

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ جواب کے حصہ "ب" میں ۱۹۶۶ء میں جن گزیٹیڈ افسران کے خلاف سماعت ہوئی ان میں سے کتنوں کو سزا ملی ہے اور کتنے بری ہو گئے ہیں ۔ اس کے متعلق آپ نے تفصیل نہیں دی ہے ۔ وہ تفصیل ہمیں بتائیں ؟

Parliamentary Secretary : Those cases which were referred to Jirga ?

چودھری محمد نواز ۔ ۱۹۶۶ء میں جن گزیٹیڈ افسران کے خلاف سماعت ہوئی ہے اس کے متعلق بتائیں ؟

Parliamentary Secretary : I have already told you that they are still under trial.

صاحبزادہ نور حسن ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں ۳۶ گزیٹڈ افسران کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ان میں دو کا چالان کیا گیا ۔ جیسا کہ ان کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان بقایا میں سے ایک کے خلاف محکمانہ انکوائری کی گئی ۔ اسی طرح ایک اور کیس ہے لیکن باقی جو ۳۴ مقدمات رہ گئے ہیں ان کے متعلق فرمائیے ہیں کہ ان کی تفتیش جاری ہے ۔ کیا یہ صحیح ہے ۔ اگر

صحیح ہے تو یہ تفتیش کب تک مکمل ہو گی۔ یہ ۱۹۶۶ء کے اعداد و شمار ہیں اور کیا ایسا طریق کار جائز ہے ؟

Parliamentary Secretary : Regarding the year 1966, the position is as under :—

Cases referred for departmental action	—	6
Cases transferred to departments concerned for necessary action	—	2
Cases dropped after proper investigation.	—	5
Cases pending investigation.	—	21

Mr. Speaker : Next question.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر آپ ایک اور ضمنی سوال کرنے کی اجازت دیدیں تو بہتر ہوگا کیونکہ اس سے زیادہ اہم سوال اور کیا ہو سکتا ہے ۔ ان اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی بھی گزیٹڈ افسر کو سزا نہیں دی گئی اور جناب گورنر جنرل موسیٰ نے پچھلے دنوں یہ فرمایا تھا کہ اگر ماتحت اہلکار رشوت خوری یا کسی اور بدعنوانی کے مرتکب پائے گئے تو افسران بالا کو سزا دی جائے گی ۔ ان کے ان فرمودات کے پیش نظر جب ماتحت عملے کو رشوت خوری یا دوسری، بدعنوانیاں کرتے پایا گیا تو پھر افسروں کو کیوں سزا نہیں دی گئی ؟

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I will make a submission. Perhaps Mr. Hamza is aware that the cases which are investigated by the Anti-corruption Establishment are not all cases of bribery. Cases of bribery, embezzlement, breach of trust and forgery can be undertaken by the Anti-corruption Police.

ان کا افسر trap بھی ہو سکتا ہے اور ان کی تحقیقات بھی جلدی ہو

مکتی ہیں اور جو باقی دو اقسام کے جرائم ہیں یعنی breach of trust اور forgery یعنی اگر کسی نے پیسہ وغیرہ ہضم کر لیا ہو تو اس کی اچھی طرح سے چھان بین کرنا ضروری ہوتا ہے ۔

Comparison of hand-writing and so many other things are inserted and it is a very long procedure. I do not think my friends on the other side want that people should be rushed into conviction. Everybody has a right of justice and that right can be had only after proper investigation and trial and it will necessarily involve some time and delay and this delay is not much. So many cases have been sent to Courts which are pending for trial.

GOVERNMENT WEAVING AND FINISHING CENTRE, SHAHDARA

*10467. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) since when the Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara is being run by the Government ;

(b) the present number of its staff members ;

(c) the amount invested to run the Centre ;

(d) the income derived by the Government from the said Centre during 1965-66 and 1966-67 ;

(e) the early number of students trained there since its establishment ;

(f) whether it is a fact that Government is considering to dispose of the said Centre, if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara came into existence in June, 1958 as a result of amalgamation of :

(1) Government Institute of Dyeing and Calico Printing.

(2) Government Demonstration Weaving Factory. In the past, they had existed as separate units ever since their establishment in the year 1928 and 1923, respectively.

(b) The present strength of staff is 46 in Weaving and Dyeing sections of the factory as detailed below :

		Weaving Section	*Dyeing Section*
I.	*Gazetted Officers*	1	2
II.	*Non-Gazetted Officers—*		
	Technical	6	15
	Clerical	9	6
	Dispenser	1	
	Peon	3	3
	Total	21	25
Labour Force—			
I.	Contingent paid	12	11
II.	Daily Wages Workers	239	67
	Total	251	78

(c)

	Weaving Section	*Dyeing Section*	*Total*
(i) Capital Investment land	200 kanals (Free State land)	367 kanals (Free State land)	567 kanals
	Rs.	Rs.	Rs.
*Machinery ...	14,39,080	2,00,000	16,39,080
Building ...	2,80,190	1,90,000	4,70,190
Other Assets ...	1,16,750	32,200	1,48,950
Total	18,36,020	4,22,200	22,58,220

(ii) Recurring Expenditure—

1965-66 ...	18,32,870	3,24,770	21,57,640
1966-67 ..	19,11,110	3,26,170	22,37,280

*Note : Value has been shown at cost The depreciation charged so far amounts to Rs. 720,990 (Rs. 5,33,720) in respect of machinery and Rs. 1,87,270 in respect of buildings and other assets. Moreover the value of machinery is inclusive of equipment worth Rs. 5,71,857 imported to replace parts of the old machinery and commissioned in 1967-68).

(a) Profit and loss accrues on the Weaving side which is running partly on commercial lines ; whereas no profit/loss has been shown on Dyeing side which is working purely as an instructional training Institution.

(b) Profit for 1965-66 is inclusive of Rs. 95,000 being the sale proceeds of the 1927 fully depreciated Sizing machines.

(c) Accounts for the year 1966-67 are still under compilation. Exact amount of the profit cannot, therefore, be indicated. Profit figures for the half year ending 31st December, 1967 is likewise approximate.

(a) *Year*	*Income*	*Net profit after transferring proportionate expenditure for education*	*Net profit without transferring Education expenses*
	Rs.	Rs.	Rs.
1965-66	21,50,680	8,74,380	2,47,840
1966-67	20,62,050	6,50,000 (Approx.)	1,20,000 (Approx.)
1967-68	13,10,260 (Dyeing Section) Non Commercial		2,10,000
1965-66	1,84,420		
1966-67	3,31,850		

(e) Owing to the destruction of relevant record during the floods of 1955-56 exact figures for the earlier period are not available. The number of students under training every year, however, averaged between 45 and 50. Subsequent figures are given below :—

Year	*No. of Trainees*
1956	... 62
1957	... 70
1958	... 51
1959	... 39
1960	... 48
1961	.. 43
1962	... 49
1963	... 53
1964	... 50
1965	... 67
1966	... 35
1967-68	.. 63 Ist Year
	... 62 2nd Year

(f) The proposal for the disinvestment of the Government Weaving and Finishing Centre, Shahdara is currently being considered by the Provincial Government.

This Centre was set up in the year 1958 to impart training to the technicians and workers of the Textile Industry. That was a stage when our Textile Industry was in its infancy and we needed a large number of suitably trained workers who could run the Textile Units. Generally the Textile Mills set up their own training units, in which persons were given training for suitable jobs in the Textile Industry. The Government also assisted in setting up an Institute of Textile Technology at Lyallpur. This Institute is being run by a Trust and it provides opportunities for training of technicians, technologists and skilled workers for the Textile Industry. It is seen that in West Pakistan, we have an

adequate number of training Institutions to replace the Government Weaving and Finishing Centre at Shahdara. Moreover, the machinery installed at Shahdara Centre is very old and its maintenance is becoming more expensive each year. The machinery is also out of date because since the establishment of the Centre in 1958, the position of funds has not permitted any large scale replacement or modernization of this machinery.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے ان سے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا حکومت اس Weaving and Finishing Centre کو بند کرنے کے بارے میں سوچ رہی ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ "ہاں ۔ حکومت اس پر غور کر رہی ہے اور ۔ ۔ ۔ ۔"

Mr. Speaker : Again, Mr. Hamza, you have repeated your question and then its answer unnecessarily.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر انہوں نے پورا جواب پڑھا ہوتا تو بہتر تھا ورنہ اس طرح تو اس کے متعلق بہت سے معزز اراکان کو علم ہی نہیں ۔ بہر حال میں نے ان سے یہ دریافت کیا تھا کہ مذکورہ سنٹر جو کہ ۱۹۲۳ء میں قائم ہوا تھا اور جس کو انہوں نے ۱۹۵۸ء میں مدغم فرمایا تھا ۔ اب اسے بند کرنے کے متعلق غور کر رہے ہیں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ بار بار یہ فرماتے رہتے ہیں کہ چونکہ ہمارا ملک صنعتی انقلاب سے گذر رہا ہے اس لئے لوگوں کو فنی تربیت کی اشد ضرورت ہے ۔ تو پھر لاہور جیسے شہر میں جب یہ ادارہ اچھا کام کر رہا تھا اس کو حکومت کیوں ختم کر رہی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں جواب میں بھی عرض کر چکا ہوں اور اب پھر معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ وہ فراہم کردہ جواب کے

حصہ (ایف) کو ملاحظہ فرمائیں جس میں تمام وجوہات درج ہیں لیکن اگر وہ چاہتے ہیں تو میں ایک بار پھر ان کو تمام وجوہات پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

CASES WITH THE WEST PAKISTAN HIGH COURT

*10637. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of cases pending with the West Pakistan High Court as on 31st December, 1967 ;

(b) the number of cases, out of those mentioned in (a) above, which are pending for the last one year, two years, three years and more than three years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

	Total number of cases pending on 31st December 1967	Over one year old	Over two years old	Three years old and more
Lahore Registry ...	17,525	10,703	7,187	4,413
Karachi Registry ...	10,008	3,253	1,679	840
Peshawar Registry ...	3,344	2,548	1,977	1,537
Bahawalpur Circuit ..	1,123	246	191	92
Quetta Circuit ...	327	215	70	29

چودھری محمد سرور خان ۔ جناب والا ۔ فراہم کردہ اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تین سالہ اور دو سال سے اوپر کے مقدمات کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب ہماری یہ تسلی کرائیں

گے کہ آیا ھائی کورٹ کے جج یا تو inefficient ہیں اور یا ہیں ان کے پاس کام بہت زیادہ ہے ۔ تو اگر ان کی تعداد کم اور کام زیادہ ہے تو کیا ان کی میں اضافہ کیا جائے گا ؟

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں ہم کئی بار عرض کر چکے ہیں کہ لاہور ھائی کورٹ میں کام بہت زیادہ ہے اور اسی وجہ سے مغربی پاکستان کے چیف جسٹس نے مزید نو ججوں کی ضرورت کے بارے میں تحریر کیا تھا جن میں سے پانچ مقرر کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ تر کام نکل چکا ہے ۔ اب لاء ریفارم کمیشن کی سفارشات پہنچنے تک ہم کوئی اقدام نہیں اٹھا سکتے ۔ جب ان کی سفارشات موصول ہوں گی تو اس کے بعد ان کی روشنی میں موزوں اقدام اٹھا کر تعداد بڑھائی جائے گی لیکن فی الحال ہم اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا حکومت نے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ فی الحال ان تمام مقدمات کو کولڈ سٹوریج میں رکھا جائے تاکہ ان کی فائلیں خراب نہ ہوں ۔

Minister for Law : That is an insinuation.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا جناب وزیر قانون یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ملتوی کردہ مقدمات کی تعداد کے پیش نظر ججوں کی تعداد کم نہیں ہے اگر ہے تو کیا عوام کے مطالبے کو قابل غور سمجھتے ہوئے ججوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا تاکہ مقدمات کا فیصلہ جلد ہو سکے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سے پیشتر بھی ملتوی کردہ مقدمات کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن ابھی ابھی مزید پانچ جج مقرر کر دینے کے بعد ملتوی کردہ مقدمات کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے

کہ ان مقدمات کو ختم کرنے میں وہ کہاں تک کامیاب ہوتے ہیں - البتہ لاءریفارم کمیشن کی سفارشات کے بعد اگر ضروری سمجھا گیا تو ہم ججوں کی تعداد میں ضرور اضافہ کریں گے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جب حکومت خود یہ تسلیم کرتی ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں مقدمات معرض التواء میں پڑے ہوئے ہیں تو اس سے یقینی طور پر عوام کو تکلیف بھی ہوتی ہو گی اور ان کو خرچ بھی برداشت کرنا پڑتا ہو گا لیکن اس کے باوجود جناب وزیر قانون فرماتے ہیں کہ اصلاح قانون قانون کمیشن کی سفارشات کے بعد ہی کوئی قدم اٹھایا جائے گا - میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کو اس بات کا علم ہے کہ عوام میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ حکومت کسی مسئلے کو محض ٹالنے کی غرض سے ایک کمیشن مقرر کر دیتی ہے - کیا ان کے موجودہ بیان سے عوام کا یہ تاثر درست ثابت نہیں ہوتا ؟

وزیر قانون - ایسا تو نہیں ہے کیونکہ کمیشن کو جب بھی کوئی کام سونپا جاتا ہے ان کو اس کے متعلق خاص terms of reference دی جاتی ہیں - اب انکو اسی قسم کا کام سونپا گیا ہے اور ان سے بالخصوص یہ کہا گیا ہے کہ وہ یہ تحقیق کریں کہ کس طرح Procedural Law کو سہل اور سلیس بنایا جا سکتا ہے تو ان کی اس تحقیق اور اس بارے میں ان کی سفارشات کی روشنی میں اگر زیادہ ججوں کی ضرورت ہو گی تو ہم ان کی تعداد میں اضافہ کر دیں گے - لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے فی الحال ملتوی کردہ مقدمات کی تعداد کم ہو رہی ہے -

چودھری محمد سرور خان - کیا جناب وزیر قانون یہ ارشاد فرمائیں گے کہ آیا ان اعداد و شمار کی روشنی میں کیا وہ خود محسوس نہیں کرتے کہ لاہور ہائی کورٹ میں مزید ججوں کی ضرورت ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ فی الحال تو کام جلدی نکل رہا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی جلدی ہی کام نکلے گا ۔

EXCAVATION WORK OF CANALS IN SINIDHRI FARSH SUB-DIVISIONS THROUGH FORCED LABOUR

*10666. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that in December 1967, Mr. Salahuddin Qureshi, D. C., Sanghar, decided in a meeting of Engineer and *Mukhtiarkars* to carry out the excavation work of canals in Sindhri and Farsh Sub-Divisions through forced labour without approaching P. W. D. authorities for any financial assistance ;

(b) whether it is a fact that the *abadgars* of the area were not consulted prior to the said decision nor they were invited to participate in the said meeting ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether the D.C. was competent to take the said decision; if not, the action taken in the matter ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : On the request of Irrigation Department, the Deputy Commissioner, Sanghar called a meeting of the Executive Engineer and Revenue Staff to consider the work of silt clearance of some of the channels on self-help basis. Only 2 channels were selected in Farsh and Sindhri Sub-Divisions. There was no question of any forced labour as the silt clearance in these two channels was also carried out only in part length where the people came up willingly and without any compulsion whatsoever. The work was carried out on self-help basis very willingly without any financial assistance from P.W.D.

(b) All the *Abadgars* settled on these two channels were invited to come forward through the field staff of both the Departments for doing the work and only those who agreed came forward.

(c) Does not arise.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ ڈپٹی کمشنر نے جو meeting بلائی تھی کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں ۔ کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ان آبادکاروں کو بھی اس meeting میں بلایا تھا ۔ اگر بلایا گیا تھا تو کن کن کو بلایا گیا تھا ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے جواب کے حصہ (ب) میں عرض کیا ہے ۔ "محکمہ کے فیلڈ سٹاف کے ذریعہ ان کو دعوت دی گئی تھی اور انہیں کہا تھا کہ اپنی مدد آپ کے تحت نہر کی گار کو نکال دیں تاکہ ان کو پانی اچھی طرح سے مہیا ہو سکے وہ زمیندار اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت آ گئے اور نہر کی صفائی کی گئی ہم نے کسی کو مجبور نہیں کیا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں اپنے سوال میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے جو meeting بلائی تھی ۔ ان میں آباد کاروں کے نمائندے بھی موجود تھے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی ہے ۔ جہاں تک میٹنگ کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض نہیں کر سکتا ۔ لیکن اپنی مدد آپ کے تحت اس نہر کی صفائی کی گئی جس کے لئے محکمہ کے فیلڈ سٹاف کی طرف سے وہاں کے آباد کاروں اور زمینداروں کو دعوت دی گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ meeting کے متعلق آپ کچھ بتا نہیں سکتے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ میں نہیں بتا سکتا ۔

Mr. Speaker : Next question.

UNEARTHING CLAY, COAL AND GOLD DEPOSITS

***10724. Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the places in the Province where Government are trying to unearth clay, coal and gold deposits alongwith the results of the efforts so far made ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Exploration and search for mineral deposit is primarily the responsibility of the Geological Survey of Pakistan, who have supplied the relevant information which is as follows :—

CLAY

China Clay : (i) The Geological Survey of Pakistan has completed the exploration and evaluation studies of the China Clay deposit in the Shah Dheri area, Swat State. These studies proved the presence of over 205 million short tons of raw China Clay. As the rock contains about 16 per cent of pure china (Kaolin) clay, the total quantity of pure china clay available is estimated at roughly 4,00.000 short tons. The clay would need beneficiation by special processes to eliminate undesirable impurities before it can be put into ceramic or paper industry.

(ii) Search for China Clay was carried out by the Geological Survey of Pakistan in the Nagar Parkar area of Tharparkar district, Hyderabad Division. In this area, the deposits are located at two different places namely Dhed Vero and Didwa. With the help of drilling, the reserves of raw china clay are approximately estimated at 1,051,00 tons in Dhed Vero and at 1,00,000 in Didwa locality. The Clay in Nagar Parkar area is considerably contaminated with other undesirable impuri-

ties. Remote location and poor quality are the hindering factors in its exploitation and development.

(iii) Investigations for the evaluation of a small deposit of china clay were carried out at Ahl in Hazara district, Peshawar Division. Reserves are estimated at about 40,000 tons. Adequate laboratory tests have not been carried out to determine its value. However, because of low reserves, the deposit seems to be of little commercial value.

Fire Clay: (i) The Geological Survey of Pakistan has recently initiated a programme of systematic evaluation of the fire clay resources of West Pakistan. As a result of this systematic evaluation reserves of 73,33,000 long tons of fire clay are estimated to be available in the salt Range area alone. The grade of fire clay is good enough for preparing quality fire bricks.

COAL.

A large area in West Pakistan has been geologically explored for coal deposits. The Geological Survey of Pakistan is undertaking investigations in the following areas. The estimated reserves are shown against each :

1.	Sor Range-Deghari Quetta-Kalat Divn.	25	million tons.
2.	Khost-Sharigh-Harnai, Quetta Divn.	40	m. tons.
3.	Mach, Quetta-Division.	15	m. tons.
4.	Makerwal, Sargodha Division.	15	m. tons.
5.	Salt Range, Sargodha-Rawalpindi Divn.	70	m. tons.
6.	Meting-Jhimpir Hyderabad Divn.	28	m. tons.
7.	Lakhra Hyderabad Division.	17	m. tons.

Khost Sharigh-Harnai, Quetta Division: Detailed geological mapping of the eastern half of this coal-field covering 100 sq. miles has been completed. The Geological Survey of Pakistan plan to extend this mapping to cover the western half of this coal field. As a result of geological

investigation already completed, WPIDC has embarked upon an ambitious plan of coal mining development in a block of the coal-field situated between Sharigh and Nakus.

Pir Ismail Ziarat, Quetta-Kalt Divn : Preliminary geological investigations covering 80 square miles have been completed. Detailed investigations are in progress.

Koch, Quetta Division : Geological investigations have recently been started in this region.

GOLD.

The Geological Survey of Pakistan carried out investigation at a number of places in Gilgit, Baltistan and Chitral State and along the Indus River from Attock to Kalabagh. No place deposit has so far been located, although the Indus River sand and the sand of some other streams and rivers of this region locally contain uneconomic concentration of gold. Sport investigations for gold were also made in the Kirana Hills near Sargodha, Sargodha Division by the Geological Survey of Pakistan but they also failed in locating any economic deposit.

چودھری عید محمد ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتائیں گے کہ ان ذخائر کو کہیں تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ؟

Parliamentary Secretary : As I have already stated, this department of Geological Survey is an attached department of the Ministry of Industries and Natural Resources of the Government of Pakistan. It is their job to investigate. Whatever information we get, it is through them. But this much I can say that continuous exploration is in progress and all efforts are being made to exploit as many minerals as possible.

پیر علی گوہر چشتی ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری یہ بتائیں گے کہ جہاں سے یہ ذخائر دست یاب ہو رہے ہیں اور ہونے کی توقع ہے ۔ کیا حکومت ان مقامات پر کوئی صنعت قائم کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے ؟

Parliamentary Secretary : Surely ; that is the basic policy of the Government to establish industries whereever these minerals are available; the industries will certainly be established.

Mr. Speaker : Next question.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ کہ محمد ایوب قریشی جس کو چار برس ہو گئے ہیں اور چودھری سردار علی کو ۔ ۱ برس ہو گئے ہیں اور Mr. L.R. Niblett کو چار برس ہو گئے ہیں ۔ کیا تین برس سے زیادہ آپ کسی کو ایک جگہ رکھ سکتے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نام نہیں سن سکا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر ۵ پر مسٹر محمد ایوب قریش اور نمبر ۷ پر چودھری سردار علی ۔ ۔ ۔ ۔

TRANSFER OF POLICE OFFICERS

***10739. Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names of the Superintendents and Deputy Superintendents of Police in the Province whose present stay at their respective stations exceeds two years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The requisite information is given in the enclosed list.

Superintendents of Police

1. Mr. M. H. Shamim, P. S. P.	S. P., Hazara	3rd July 1965.
2. Mr. Bashir Ahmed Malik, P. S. P.	S. P., Gujranwala	8th September 1965
3. K. Shahab-ud-Din Khan.	Pr., P. T. S., Sihala	15th October 1959
4. Sardar Abdul Rahim Raisani, T.Q.A, P.S P.	S. P., Tharparkar	8th June 1965

Deputy Superintendent of Police

1. Sardar Abdul Qadir.	D. S. P., Tharparkar	27th December 1965
2. Mr. Taqi Muhammad Khan	D. S. P., M. T., Karachi	25th July 1965
3. Mr. R. K. Brooks.	D. S. P., R. T. C., Karachi	8th January 1966
4. Mr. Ayub Hassan Khan, Q.P.M.	D. S. P., S. R., Karachi	21st October 1965
5. Mr. Muhammad Ayub Qureshi	D. S. P., C. I. A., Karachi	9th December 1964
6. Mr. Jaffar Raza.	D. S. P., East I, Karachi	5th October 1965.
7. Ch. Sardar Ali, P.P.M.	D. S. P., S. B., Lahore.	2nd November 1958
8. Mr. S. Muhammad Yousaf Shirazi, Q.P.M., P.P.M.	D. S. P., Railways, Lahore	1st September 1965

9.	Mr. B. I. Davis.	D.S.P., Traffic, Rawalpindi	10th May 1965
10.	Malik Abbas Khan, Q. P. M.	D. S. P., Lahore Cantt.	8th July 1965
11.	Mr. L. R. Niblett.	D. S. P., M. T., Lahore	24th July 1964
12.	Mr. Abdul Qayyum Khan, P.P.M.	D. S. P., S. B., Peshawar	28th October 1965
13.	Mr. Muhammad Aman Ullah Khan, Q. P. M.	D. S. P., Escort (S. E.) Rawalpindi.	28th October 1965
14.	Mr. Muhammad Ali Khan.	D. S. P., S. B., Sukkur	1st March 1965

Prosecuting Deputy Superintendent of Police

1.	Mr. Vensimal Narain Dass.	P. D. S. P., Sukkur	13th November 1964

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ حکومت کی پالیسی ہے کہ عموماً تین سال کے بعد افسران کو تبدیل کر دیا جائے ۔ لیکن بعض حالات میں جہاں کوئی ایسی job ہو کہ اس کا نعم البدل نہ مل سکے ۔ یا کوئی technical job ہو تو اس کی تبدیل نہیں کی جاتی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ چودھری سردار علی کو یہاں لاہور میں دس برس ہو گئے ہیں اور یہ جو ابھی عدالت میں قتل واقع ہوا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دوں کہ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جو افسران ریٹائر ہونے والے ہوں ۔ جیسا کہ آپ نے چودھری سردار علی کے متعلق فرمایا ہے ۲۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ریٹائر ہو رہا ہے ۔ جو اہلکار سال کے اندر یا چھ ماہ کے اندر ریٹائر ہونے والا ہے اس کو disturb نہ کیا جائے ۔ اس کو رہنے دیا جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ چودھری سردار علی صاحب کس کام پر مامور ہیں ۔ یا کس علاقہ میں تعینات ہیں ؟

Parliamentary Secretary : He is D.S.P. Special Branch.

مسٹر حمزہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ قلعہ کے انچارج ہیں جہاں السانوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک کیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary has already stated that he is D.S.P. Special Branch.

آپ کا مطلب ہے کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا وہ قلعہ کے انچارج ہیں ؟

Parliamentary Secretary : For the time being I can only say that he is D.S.P., Special Branch, Lahore.

مسٹر حمزہ ۔ میرا مقصد یہ دریافت کرنا تھا کہ آیا وہ قلعہ کے انچارج ہیں ؟

Mr. Speaker : Next question.

NOTICE SERVED ON MALIK GHULAM NABI, *Ex*-M. L. A. FOR NOT INSTALLING INDUSTRIAL UNITS

*1d879. **Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary, Industries and Commerce please refer to the answer to my starred question No. 4565 given on the floor of the House on 12th December, 1966 and state :—

(a) whether the notice was served on Malik Ghulam Nabi *ex* M.L.A. for not installing the Industrial Units ; if so, a copy of this notice and its reply be placed on the Table of the House ;

(b) what is the stage of the installation of the factory ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. Copies of (1) Notice served by the Director of Industries, West Pakistan. under his letter No. P-NEW/54/62, dated the 15th November 1967.

(2) Reply of Malik Ghulam Nabi dated 13th February 1968, alongwith its enclosures are placed on the Table of the House ;*

(b) The machinery has not been installed, and it is still lying pledged with the Habib Bank Ltd ; Lahore.

The West Pakistan Small Industries Corporation have, however, confirmed that the case for locating the project of Malik Ghulam Nabi is under progress with them.

**Please see Appendix III at the end.*

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary refer to letter No. PNEW/54-62, dated the 15th November 1967 ? In the last para of the letter referred to by me it has been said—

> "You did not care to supply the required information to the Deputy Director of Industries, Lahore Region, even after issue of reminder No. 5462, dated the 17th August, 1967. In view of the above position you are given a final notice to get your machine released from the bank and installed within three months failing which appropriate action will be taken against you."

This was on 15th November and three months have elapsed since then. What action has subsequently been taken against Malik Ghulam Nabi for not installing the industry. The entire file has been supplied to me and I don't find any action taken against him after the expiry of the letter dated 15th November, 1967 wherein it was definitely mentioned that action was going to be taken against him.

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ تمام تر معلومات ملک اختر صاحب کو مہیا کر دی جائیں ۔ اور میرا خیال تھا کہ وہ مطمئن ہو جائیں گے ۔ بہر حال میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کی نوعیت کے پیش نظر مزید وضاحت کر دوں ۔ اس معاملہ کے تمام ریکارڈ کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ڈائرکٹر انڈسٹریز نے نوٹس دیا تھا اور اس کا جواب موصول ہوا ہے ۔ ملک غلام نبی نے سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی approval کے لئے درخواست دی ہے اور کہا ہے کہ قرضہ حاصل کرنے کی سہولتیں دی جائیں تاکہ اس کی ادائیگی کے بعد وہ مشینری حاصل کر سکیں ۔ علاوہ ازیں گوجرانوالہ سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں انڈسٹری قائم کرنے کے لئے مزید قرضہ دیا جائے تاکہ وہ وہاں مشینری نصب کر سکیں ۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن

کے پاس یہ معاملہ زیر غور ہے اور انہوں نے confirm کیا ہے کہ وہ اس پر غور کر رہے ہیں -

Malik Muhammad Akhtar: May I know whether it is a fact that his request for again getting the industry transferred to Gujranwala has been turned down and he has been replied that no plot is going to be allotted as mentioned in the letter which I have referred to just now ?

Parliamentary Secretary: His request for change of location from Lahore to Gujranwala was previously rejected by Director of Industries but now it is again under consideration of the Small Industries Corporation.

Malik Muhammad Akhtar: No, Sir. If the Parliamentary Secretary will look at para 2 .....

Parliamentary Secretary: The Member is again referring to the same notice which was given to him by the Director of Industries. I have brought to his notice the latest development. No doubt, in the Director of Industries letter it has been mentioned—

> "The allotment of land in the Industrial Estate Gujranwala is out of question as he holds permission to set up a unit at Lahore."

This was contained in the notice which was issued to him by the Director of Industries but now his application for the change of location and loan is being processed by the Small Industries Corporation and the matter is still under consideration.

Malik Muhammad Akhtar: One last supplementary. May I know the reason for the failure of the Government to take action against him after the lapse of the period of three months because this was a final notice and it expired on the 14th February, 1967 ?

Parliamentary Secretary: No doubt, the reply of the notice was

received late but certainly there was a reply by the said Malik Ghulam Nabi and I have already stated the matter is again under consideration of the Small Industries Corporation.

Malik Muhammad Akhtar : But the letter did not reveal that.

Parliamentary Secretary : Every effort is made to persuade the person concerned to install the industry.

VIS ITS PAID BY MR. ABDUL RAHIM RAESANI, S.P., THARPARKAR TO THAR SUB-DIVISION

*10882. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of times Mr. Abdul Rahim Raesani, Superintendent of Police, Tharparkar paid visits to each of the Police Stations and Outposts in Thar Sub-Division from 1st January 1966 to date alongwith the remarks recorded by him in each of the said Police Stations and Outposts on each visit ;

(b) whether it is a fact that the said Officer does not take any person with him to prepare the meals for him while on tour ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) 56.

The remarks are recorded in Register No. XIII of the Police Station/ Police Post Inspection Notes. If all the remarks are to be reproduced it will create a fair sized book. The time and labour involved will not be commensurate with the result likely to be achieved.

(b) No.

C.S.P. AND P.C.S. OFFICERS OF FORMER SIND

*10898. **Haji Sardar Atta Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of C. S. P. and P.C.S. Officers working in each Province in West Pakistan immediately before Integration ;

(b) the number of P. C. S. Officers, out of those mentioned in (a) above, who are still in service ;

(c) the names of P. C. S. Officers who are holding charge of districts at present alongwith the names of places of their (i) birth and (ii) domicile ;

(d) in case the number of P. C. S. Officers belonging to former Sind area who are holding charge of Districts is small, reasons therefor ;

(e) in case any of the Officers mentioned in (d) above is holding District charge outside Sind area, reasons for not posting him in former Sind area ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

	P. C. S.	C. S. P.
(a) (i) Group 'A' (former Baluchistan)	33	9
(ii) Group 'B' (former Sind)	30	27
(iii) Group 'C' (former Punjab and Bahawalpur area).	219	56
(iv) Group 'D' (former N.-W.F.P. area).	57	24

(b) 285.

(c) Name of the Officer	Place of birth	Place of domicile
1. Mr. Wazirada Abdul Qayum Khan	Bannu	Bannu District
2. Mr. Abdus Salam Khan	Village Zaida, Tehsil Swabi, District Mardan.	Mardan District
2. Mr. Fakhruz-Zaman Khan	Village Khalabat, Tehsil Haripur,	Hazara District

4.	Mr. Sibghatullah Khan	Village Chamkani, District Peshawar.	Peshawar District
5.	Mr. A.R. Abbasi	Parachinar (Kurrum Agency).	Kohat District.
6.	Mr. S.M. Ayub	Village Kotha, Tehsil Swabi, District Mardan.	Mardan District.
7.	Mr. Hizbullah Khan	Kulachi, (D.I. Khan District).	D.I. Khan District.
8.	Mr. Muhammad Ashraf	Chak No. 9, Tehsil Bhalwal, District Sargodha.	Sargodha District.
9.	Raja Hamid Mukhtar Ahmad	Campbellpur	Rawalpindi District.
10.	Mian Asghar Ali	Kunjah, District Gujrat.	Gujrat District.
11.	Mr. S. Hasnat Ahmad	Jalapur Sharif	Jhelum District.
12.	Sh. Muhammad Ameer Ali	Narowal	Sialkot District.
13.	Malik Ahmad Khan	Pindi Gheb	Campbellpur District.
14.	Kh. Ghulam Mustafa	Amritsar (Bharat).	Lahore District.

15.	Sardar Karim Nawaz Khan	Vehoa, District Dera Ghazi Khan	Dera Ghazi Khan District.
16.	Mr. Rafiq Ahmad Khan	Quetta	Quetta-Pishin District.
17.	Mr. Gul Muhammad Shaikh	Hala	Hyderabad District.
18.	Captain Sultan Ali Hazara	Quetta	Quetta-Pishin District.

(d) There is no regional quota fixed for P.C.S. Officers for holding district charge.

(e) No. Officer mentioned in (d) is holding a District charge outside Sind area.

حاجی سردار عطا محمد ۔ (د) میں آپ نے جواب دیا ہے کہ اضلاع کا چارج لینے کے لئے پی ۔ سی ۔ ایس افسران کا کوئی علاقائی کوٹا مقرر نہیں ۔ کیا یہ خاص طور پر سابقہ سندھ کے لئے ہے یا تمام علاقوں کے لئے ہے ؟

وزیر قانون ۔ تمام صوبہ کے لئے ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کسی افسر کے پاس سندھ سے باہر کسی ضلع کا چارج نہیں ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ سابقہ سندھ والوں نے کیا گناہ کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ آپ نمبر ۱۷ پر دیکھیں مسٹر گل محمد شیخ ٹھٹہ میں ہیں ۔ وہ ھالا (ضلع حیدرآباد) کے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ گروپ (ب) میں سابق سندھ کے ۳۰ افسران ہیں جو پی ۔ سی ۔ ایس ہیں ۔ ان میں سے کتنے بطور ڈی ۔ سی کام کر رہے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اس وقت ۱۸ پی ۔ سی ۔ ایس ۔ افسر مختلف اضلاع میں کام کر رہے ہیں ۔ دراصل ان کا ریجنل کوٹا کوئی نہیں اور نہ ہی پی ۔ سی ۔ ایس افسران کو بطور ڈی ۔ سی مقرر کرنے کا کوئی کوٹا ہے ۔ جہاں تک سابقہ سندھ میں سے کسی افسر کو ڈی ۔ سی مقرر کرنے کا سوال ہے میں نے عرض کر دیا ہے کہ مسٹر گل محمد شیخ سندھ کے علاقے کے ہیں اور وہ ٹھٹہ میں بطور ڈی ۔ سی کام کر رہے ہیں ۔ تمام صوبہ میں کوئی ریجنل کوٹا مقرر نہیں ۔

پیر علی گوہر چشتی ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ سابقہ پنجاب کی آبادی کے لحاظ سے ملازمتوں میں کوٹا بہت کم ہے ۔

Parliamentary Secretary : This supplementary does not arise out of the question.

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that.

Double Graduate Assistants

***10917. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary, Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of Double Graduate Assistants Working in the West Pakistan Civil Secretariat and each attached Department including the West Pakistan High Court ;

(b) whether it is a fact that no separate quota of higher posts has been fixed for the said Assistants in their respective offices on the basis of their higher academic qualifications ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons for not fixing separate quota of higher posts for the said Assistants in each of the said offices despite their possessing higher academic qualifications ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill): (a) A statement showing the number of double graduates working in the West Pakistan Secretariat and each attached Departments including the West Pakistan High Court is enclosed.

(b) Yes.

(c) Promotion of an Assistant to a higher post is made on the basis of the provisions of the Service Rules governing the respective higher posts which generally is that selection is made on the basis of merit with due regard to seniority, and higher academic qualification is not determining factor. Government, therefore do not intend to revise this policy explained above.

APPENDIX 'A'

Departments	*No. of Double Graduates.*
1. West Pakistan Secretariat.	23
2. Railway Department.	...
3. High Court of West Pakistan. Lahore.	3
Attached Departments.	
1. Secretary to Governor.	—
2. Advocate General West Pakistan.	—
3. Inspector General of Police.	—

4.	Controller Printing.	—
5.	Director of Fisheries.	—
6.	Director General, West Pakistan Rangers.	—
7.	Director Civil Defence.	—
8.	West Pakistan Public Service Commission.	—
9.	Secretary Official Language Committee.	—
10.	Director Anti-Corruption.	—
11.	Director Protocal.	—
12.	Director Mineral Development W/Pakistan.	1
13.	Director Food, Lahore.	2
14.	Secretary Provincial Assembly.	4
15.	Chief Engineer (Floods) I & P.	—
16.	Director Press Informaiion.	—
17.	Chief Engineer Public Health Engineering.	1
18.	Chairman Provl. Transport Authority.	1
19.	Chief Settlement and Rehabilitation.	—
20.	Director Bureau of National Reconstruction.	—
21.	Solicitor to Government of West Pakistan.	3
22.	Land and Water Development Board.	—
23.	Director General Welfare.	—
24.	Director of Industries.	1
25.	Board of Revenue.	5

26. Official Assignee Karachi. —

27. Registrar Cooperative Societies. —

28. Administrator General & Official Trustee. —

29. Director Labour Welfare. —

30. West Pakistan Industrial Court, Lahore. —

DEPOSITS OF SMALL INDUSTRIES CORPORATION IN VARIOUS BANKS

*10991. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to the statement made by him on the floor of the House on 9th October 1967 while opposing the West Pakistan Autonomous Bodies (Regulation of Investment of Surplus Funds) Bill, 1967 and state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Small Industries Corporation has been maintaining its current accounts as well as keeping its fixed deposits in various banks in contravention of the instructions contained in the Central Government circular No. F. 6(1) I. F. IV/65, dated the 16th February 1965 even after the issuance of the said circular instructions ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and the amount in current accounts and fixed deposit standing to the credit of the said Corporation in each of the said banks as on 31st December 1967 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) The instructions contained in the Central Government circular No. F. 6(1) IF-IV/65, dated the 16th February 1965 are applicable to local bodies only. Hence these are not applicable to the West Pakistan Small Industries Corporation.

(b) Question does not arise.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ ہمارے سامنے ہر روز اس قسم کے سوالات اور جوابات آتے ہیں کہ فلاں اتھارٹی نے یا فلاں کارپوریشن یا فلاں میونسپل کمیٹی نے گورنمنٹ کی ہدایت کے خلاف اپنے حسابات مختلف بینکوں میں کھول رکھے ہیں اور آج بھی جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ جو ہدایات جاری کی گئی ہیں وہ لوکل باڈیز اور خود مختار اداروں کے لئے ہیں ان scandalous حالات میں کیا گورنمنٹ غور فرمائے گی کہ وہ واضح ہدایات تمام محکموں کے لئے جاری کرے کہ کس بنک میں ان کو اپنا حساب کھولنا ہے اور کس جگہ نہیں کھولنا ہے ۔

Parliamentary Secretary : Sir, so far as the instructions which are meant for different autonomous bodies are concerned, they are being strictly followed and as far as general policy is concerned, I had, in the last session, explained to Malik Muhammad Akhtar that a circular letter was issued by the Central Government which was ultimately withdrawn on the representation of both the Provincial Governments as that created certain difficulties. Now the matter is under consideration of the Central Government and if and when a decision is arrived at, that will be fully implemented but so far as the position as to whatever instructions are given to these bodies are concerned, they are being fully implemented and there is no departure from that.

خواجہ محمد صفدر ۔ ایسی صورت میں وہ کونسی ہدایات ہیں جن کے مطابق خود مختار اداروں نے اپنے حسابات بنکوں میں کھولے ہیں جن کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ ان پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے ۔

Parliamentary Secretary : The instructions issued so far, are that accounts should be maintained in the Scheduled Banks. A list of such banks is given to all the autonomous bodies. For instance, the matter now under consideration is regarding Small Industries Corporation which

is maintaining its accounts with the National Bank of Pakistan, Industrial Development Bank, Habib Bank Ltd. Muslim Commercial Bank Standard Bank Ltd. and Lahore Commercial Bank. Now in the case of W.P.I.D.C. according to section 17 of the Central Ordinance (No. XXXVIII for 1962), there is a long list of banks, which I am prepared to give to the House if the House so desires.

آوازیں - پڑھنے کی ضرورت نہیں -

Malik Muhammad Akhtar : He has not supplied correct information.

خواجہ محمد صفدر - میں جناب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان غیر واضح ہدایات کی وجہ سے حد درجہ بددیانتی مختلف خود مختار اداروں اور لوکل باڈیز میں fixed deposits اور کرنٹ اکاؤنٹ کے سلسلے میں ہو رہی ہے اور کیا وہ آپ کو معلوم ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ابھی تک کوئی ایسی چیز حکومت کے نوٹس میں نہیں لائی گئی ہے اگر کوئی واضح چیز قائد حزب اختلاف حکومت کے نوٹس میں لے آئیں - - - - - -

ملک محمد اختر - میں نے ۹ - ستمبر کو ایک چٹھی گورنر کو بھیجی ہے جس کا مجھے اب تک جواب نہیں ملا ہے -

Who is sleeping over that written complaint to the Governor ?

خواجہ محمد صفدر - ملک صاحب کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے گورنر کو ۹ - ستمبر کو ایک چٹھی اس سلسلے میں بھیجی ہے اور ان کو اب تک اس کا جواب نہیں ملا ہے - اور وہ ان ہی بینکوں کے متعلق ہے - اور یہی سوال میں پوچھ رہا ہوں -

Parliamentary Secretary : Sir, I want to be clear whether that letter pertains to the Small Industries Corporation or the WPIDC ?

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میرا ایک سوال نمبر ۱۱۳۲۸ ۔ جس کو آپ نے باقاعدہ غور کرنے کے بعد admit کیا اور آج کی فہرست میں وہ آ گیا ۔ اس کا جواب فاضل وزیر صاحب نے دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ "مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لئے جو وقت اور محنت درکار ہے وہ متوقع نتائج کے متناسب نہیں ہے " جناب والا ۔ ایک دفعہ جب کوئی سوال admit ہو جاتا ہے اور admit کرنے کا صرف آپ کو اختیار ہے ۔ اس کے متعلق کوئی ڈیپارٹمنٹ یا کوئی پارلیمنٹری سیکرٹری یہ نہیں کہہ سکتا کہ سوال کا جواب لمبا ہے لہذا جواب نہیں دیا جا سکتا البتہ آپ کے نوٹس میں لایا جا سکتا ہے اور آپ اپنے فیصلہ کو reconsider کر سکتے ہیں ۔ جہاں تک اس سوال کے جواب کا تعلق ہے اس سوال کا جواب صرف چند منٹ میں اور دو تین فیگرز میں مہیا کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ مجھے اس سوال کے متعلق شک ہے کہ اس انفارمیشن کو اس لئے مہیا نہیں کیا جا رہا ہے کہ اس سے ایک خاص ریجن کو اس کے حق سے محروم رکھا جائے ۔ میں جناب سے التجا کروں گا اور اپیل کروں گا کہ کیا اس سوال کے admit ہونے کے بعد جو اس کا جواب دیا گیا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس کو بھی admit کر لیا جائے اور کیا وہ قبول ہو سکتا ہے ۔ کیا ہائی کورٹ اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس اس کی پہلے سے فیگرز نہیں ہیں ۔ ان کے پاس ڈسٹرکٹ ججز کے متعلق قطعی فیگرز ہیں اور میں

عرض کروں گا کہ ۱۹۵۵ء سے اب تک جو جگہیں خالی پڑی ہیں ان کی تعداد ۲۰ - یا ۲۵ سے زیادہ نہیں ہو گی -

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, the information has to be collected from the various benches of High Court, such as Lahore, Karachi, Peshawar and Quetta, and that information is not readily available as it pertains to the last 13 years. This is actually a long question of excessive length and there is no intention to suppress any information from the House nor is it for the purpose of seeing that any particular region suffers on account of this. The question is very long, therefore, the reply is

"مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لئے جو وقت اور محنت درکار ہے وہ متوقع نتائج کے متناسب نہیں ہے"

چودھری محمد ادریس - جناب الہوں نے دوسرے ریجن کے آدمی رکھ لئے ہیں اور اسی وجہ سے یہ انفارمیشن disclose نہیں کی جا رہی ہے - میں ان کے نام بتا سکتا ہوں -

Minister for Law : That is not the intention. The intention is not to suppress the information.

چودھری محمد ادریس - سوال صرف اتنا ہے کہ سابقہ پنجاب کے ریجن میں ڈسٹرکٹ ججوں کی کتنی جگہیں خالی پڑی ہیں تو جناب ان کی تعداد ۲۰ - ۲۵ سے زیادہ نہیں ہے - یہ اس لئے یہ انفارمیشن نہیں دے رہے ہیں کہ یہ جگہیں الہوں نے کہیں باہر سے پر کی ہیں اور ان پر باہر کے آدمی لگا دیئے ہیں -

وزیر قانون - یہ ۱۹۵۵ء سے کہہ رہے ہیں - ظاہر ہے کہ اس میں دیر ہو گی -

چودھری محمد ادریس - آپ کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سروسز اینڈ جنرل ایڈ منسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس پوری فیگرز موجود ہیں -

Minister for Law : Sir, the question of the Member is—

> (a) the number of posts of Additional District and Sessions Judges and District and Sessions Judges which fell vacant or were created on account of increase in work in the former Punjab and Bahawalpur State after the 13th October, 1955;"

So Sir, it is not ordinary question ; but a lengthy one.

مسٹر سپیکر - کیا آپ سوال کو مختصر کریں گے ؟

چودھری محمد ادریس - جناب والا - میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا مگر اس سوال میں صرف اتنی سی بات پوچھی گئی ہے کہ سابقہ پنجاب اور بہاولپور سٹیٹ میں - - - -

Minister for Law : The records in question are available with various benches of the High Court and these benches are in Lahore, Karachi, Peshawar, Quetta and Bahawalpur. Besides, the information required, pertains to the last 13 years, which is a lengthy work.

مسٹر سپیکر - میں ایوان کی اطلاع کے لئے اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ جہاں تک اس جواب کا تعلق ہے یہ جواب پارلیمانی روایات کے مطابق ہے اور کسی وزیر صاحب یا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب

کو اختیار ہے کہ وہ کہیں کہ "مطلوبہ معلومات کی فراہمی کے لئے جو محنت اور وقت درکار ہے وہ متوقع نتائج کے متناسب نہیں ہے" اس لئے ہمیں ان کی صوابدید پر انحصار کرنا ہو گا ۔ لیکن جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے آپ اس سوال کو مختصر کرکے دیدیں جس سے وزیر صاحب کی یہ شکایت دور ہو جائے اور پھر اس سوال کو admit کرکے متعلقہ محکمہ کو بھیج دیا جائے گا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ پھر آپ اس کے لئے شارٹ نوٹس کی اجازت دیدیں ۔ یہ بہت اہم سوال ہے ۔

Minister for Law : It will mean collection of information from various benches.

Mr. Speaker : Let the Member first give his revised question.

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ نے رولنگ دی ہے کہ حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی سوال کا جواب دیتے وقت وہ یہ عذر پیش کر سکتی ہے کہ اس سوال کا جواب دینا مفاد عامہ کے منافی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ نہیں کہا ۔ یہ پہلے کی رولنگ ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ لیکن آج جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اس کے مطابق اگر حکومت کی جانب سے یہ کہہ دیا جائے یا یہ عذر پیش کیا جائے کہ اس سوال کے جواب سے متوقع فوائد کے مقابلہ میں اس کے لئے جو محنت درکار ہے وہ بہت زیادہ ہے ۔ اس قسم کے عذر تسلیم کرنے سے ہم سوالوں کے جوابات حاصل کرنے کے حق سے محروم ہو جائیں گے ۔

Mr Speaker : I think Khawaja Sahib will bear me out on this point.

Khawaja Muhammad Safdar : You are perfectly right Sir ; this is the parliamentary convention.

مسٹر سپیکر ۔ اب خواجہ صاحب بھی یہی فرماتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ خواجہ صاحب سادے آدمی ہیں ۔ (قہقہہ)

آپ نے سابقہ روایات کی بناء پر یہ رولنگ دی ہے ۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ رولنگ دیتے وقت آپ اس چیز کا بھی خیال رکھیں کہ ملک میں پہلے ہی ڈیفنس آف پاکستان ریگولیشن لاگو ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک آپ کے سوالات اور جوابات کا تعلق ہے تو میں یہ چیز واضح کر دینی چاہتا ہوں کہ سوالات کے جس قدر جوابات یہاں دئیے جاتے ہیں شاید اس سے پہلے کبھی نہ دیئے گئے ہوں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ غلط ہوں یا صحیح ہوں یہ اور بات ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ رشوت خور افسروں کے نام ایوان میں بتائے جاتے ہیں ۔ پھر آپ سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ پریس میں نہ آئیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ وہ کسی حکمت عملی کے تحت ہے ۔

Mr. Speaker : What is the position about this question, Mr. Gill ?

Parliamentary Secretary : Regarding this question, Sir, notice was actually received on 11th of May.

Mr. Speaker : The answer is not ready.

Parliamentary Secretary : It is not yet ready Sir.

Mr. Speaker : This would be repeated on the next turn.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال نمبر ۱۱۷۶۱ ۔ ۲۸ صفحہ پر ہے ۔ میری درخواست ہے کہ اس کو دہرایا جائے ۔

Parliamentary Secretary : That relates to the Law Department and it has been transferred to the Law Department.

Minister of Law : Let it be repeated ; we have no objection.

Mr. Speaker : Has this question been transferred to the Law Department.

Parliamentary Secretary : Yes, Sir.

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے وہ سوال جناب وزیر قانون کو address کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب ۔ کیا آپ کو یہ سوال بھیجا گیا تھا ؟

Minister of Law : If you permit me, Sir, I will give the reply today.

The answer is :

The constitutional and legal implications of the resolution have been carefully examined by the Law Department under the directions of your humble servant. The case is to be submitted to the Council of Ministers for decision.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you Sir.

Parliamentary Secretary : Sir, the rest of the answers to the questions are laid on the Table of the House.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : Sir my question Nos. 12215 and 12220 have not been answered.

Mr. Speaker : What is the position about these two questions ?

Parliamentary Secretary : Regarding 12215, Sir, its answer is not ready.

Mr Speaker : What about question No. 12220 ?

Parliamentary Secretary : Sir, it relates to the Home Department and it has been transferred to that department.

Mr. Speaker : Question No. 12215 would be repeated on the next turn, and question No. 12220 would be answered by the Home Minister.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : ir it is said : "The information required to be furnished in reply to the Assembly Question is being obtained from the concerned quarters and is not readily available."

Mr. Speaker : Yes ; it would be answered on the next turn then.

Parliamentary Secretary (Industries & Commeree) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Mr. Speaker, Sir, you had desired me to supply this hon'ble House the qualifications of Mr. Kazmi, and the action that the Government have taken on this pamphlet, which was produced by Chaudhri Muhammad Sarwar. Sir, the qualifications were again underestimated by Mr. Hamza today as on that day regarding the qualifications of a doctor of the railway department ; he said that he is LSMF, and he was highly qualified. Similarly, here the qualification is that basically he was F. Sc (Alig.), which is a basic qualification for admission to Mining Certificate, and his other qualifications are Coal Mining Certificate from India School of Mines . . *(interruptions)* Obviously he is a person who has come from India and he must have been taught in India. His educational qualification... ..

Chaudhri Muhammad Nawaz : Point of order Sir.

Mr. Speaker : Let him complete the answer.

Parliamentary Secretary : Coal Mining Certificate from India School of Mines, which is a three year's course (2) Mining Engineering and Applied Geology, specialised in Coal Mining and Applied Geology Certificate (India), again a course of three years ; (3) Colliery Management Certificate of Competency : that is again from India ; and (4) Mine Rescue Certificate from U.K. These are the qualifications.

Khawaja Muhammad Safdar : What qualifications for a Director. *(interruptions)*

Parliamentary Secretary : I have again to say . . . (*interruptions*)

Mr. Speaker : Let him complete the answer.

Parliamentary Secretary: As regards the pamphlet, which was produced by Chaudhri Muhammad Sarwar today, this pamphlet had reached certain Government quarters, including the Secretary Industries & Commerce, Government of West Pakistan, about ten-fifteen days ago. The action on this pamphlet was taken and that was referred to the Anti-Corruption Council, and again the Anti-Corruption Council has sent it back saying that the departmental action should be taken first, and specific allegations should be made out before it is referred to the Anti-Corruption Council. So at present, Sir, this pamphlet is under the active consideration of the Department of Industries & Commerce, and necessary action will be taken whenever certain specific allegations are proved.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اس ھاؤس کے جذبات محکمہ متعلقہ کو پہنچا دیں گے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ ضرور ۔

Chaudhri Muhammad Nawaz : Point of order Sir.

Mr. Speaker : Are you going to put a supplementary ? Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کاظمی صاحب کی خصوصیات کے بارے میں اطلاع دینے کے بعد یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی بھی ڈگری نہیں محض سرٹیفیکیٹ ہیں ۔ میں نے وہ اشتہار جو پبلک سروس کمیشن کی طرف سے دیا گیا تھا پڑھ کر سنایا تھا جس میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھرتی کرنے کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ میں وہ الفاظ پھر پڑھ کر سناتا ہوں ۔

A degree from a recognized University in Mining Engineering, and B.Sc. in Mining Engineering or M.Sc. in Geology.

آپ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی کے لئے اس قسم کی اہلیت کے امیدوار کو ترجیح دیتے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ اس اسامی کے لئے کون سی اہلیت مقرر ہے جس کی بناء پر کاظمی صاحب کو ملازمت میں توسیع دی گئی اور یہ اہلیت رکھنے والے بہت سے افراد کو چھوڑ کر ان کو لگایا گیا ہے۔

پارلیمنٹری سیکرٹری۔ جہاں تک توسیع کا تعلق ہے میں اس کی تمام تر وجوہات پہلے بیان کر چکا ہوں اب جناب حمزہ صاحب نے پبلک سروس کمیشن کے جس اشتہار کا ذکر کیا ہے۔ اس میں جو کوالیفیکیشن مانگی گئی ہے وہ ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کے متعلق ہے۔ مسٹر کاظمی پرانے سرکاری ملازم ہیں۔ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرکے اپنی خاصیتوں اور قابلیتوں کے لحاظ سے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں (قطع کلامیاں) آپ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ ان کی مدت ملازمت تیس سال ہے۔ اور وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے اس عہدہ تک پہنچے ہیں۔

چودھری محمد نواز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ حضور والا۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے ابھی جو انفارمیشن اس ایوان کو مہیا کی ہے میں اسے چیلنج کرتا ہوں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس شخص کے خلاف بڑے سنگین الزامات ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس معاملہ کو دو دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ ہمارے پاس جو انفارمیشن ہے ہم بھی اسے پیش کر سکیں اور اس ایوان میں اس مسئلہ پر دوبارہ بحث ہو سکے۔

Mr. Speaker : I am sorry. I can't hold a trial inside the House.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

DEPOSITS OF THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION IN VARIOUS BANKS

*10993. **Malik Muhammad Akhtar**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce please refer to the statement made by him on the floor of the House on 9th October 1967 while opposing the West Pakistan Autonomous Bodies (Regulation of Investment of Surplus Funds) Bill 1967 and state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Industrial Development Corporation has been maintaining its current account as well as keeping its fixed deposits in various banks in contravention of the instructions contained in the Central Government circular No. F-6(1) IF-IV/65, dated 16th February 1965 even after the issuance of the said circular ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and the amount in current accounts and fixed deposits standing to the credit of the said Corporation in each of the said banks as on 31st December 1967 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Does not arise.

TRANSFERRING MR. RAESANI SUPERINTENDENT OF POLICE THARPARKAR DISTRICT

*11043. **Haji Sardar Atta Muhammad**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the date on which Mr. Raesani assumed charge of the post of S. P. Tharparkar District ;

(b) whether it is a fact that the period of stay of the said S. P. in the said District has exceeded three years :

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons for retaining the said S. P. in the said District for such a long period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) 5th June 1965.

(b) No.

(c) Does not arise.

PROMOTION OF P.C.S. OFFICERS TO SENIOR C.S.P. SCALE

*11234. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that a directly recruited P.C.S. Officer has ordinarily to wait for 17 to 18 years before his promotion to senior C.S.P. scale whereas a C.S.P. Officer gets his first promotion within a period of 4 to 5 years and next promotion in another 10 to 12 years ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : P.C.S. Officers are promoted against their own quota which is 30 per cent of the C.S.P. Senior Scale posts. At present the P.C.S. Officers are holding 32 per cent of the cadre posts, 39 per cent of the *ex*-cadre posts and 43 per cent of the deputation posts. Since the P.C.S. Officers are holding more posts than they are entitled to, promotion to the Senior C.S.P. Scale would essentially depend on vacancies. Despite the fact that they are holding a greater number of posts than their entitlement in the C. S. P. Senior Scale, 24 P. C. S. Officers have been promoted in 1967-68.

LEAVE *ex*-PAKISTAN AND LEAVE SALARY OF GOVERNMENT SERVANTS

*11273. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of (i) Class I (ii) Class II Officers (iii) and other Government Servants who were granted leave *ex*-Pakistan in (i) 1966-67 (ii) 1967-68 ;

(b) the amount of leave salary paid to each category of these Officers in foreign currency during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : Information required concerns a number of departments and is being collected. A comprehensive reply will be placed before the House at the earliest.

POSTS OF ADDITIONAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGES AND DISTRICT AND SESSIONS JUDGES IN FORMER PUNJAB AND BAHAWALPUR STATE

***11328. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the number of posts of Additional District and Sessions Judges and District and Sessions Judges which fell vacant or were created on account of increase in work in the former Punjab and Bahawalpur State after the 13th October, 1955 ;

(b) the number of officers belonging to the former Punjab promoted against the posts mentioned in (a) above ;

(c) the number of officers belonging to the former Bahawalpur State promoted against the posts mentioned in (a) above ;

(d) the number of officers belonging to former Sind, N-W.F.P. and Baluchisten areas and Karachi Administration promoted against the posts mentioned in (a) above ;

(e) the number of posts of Additional District and Sessions Judges and District and Sessions Judges which fell vacant or were created on account of increase in work in the former Sind, N.-W.F.P. and Baluchistan areas after the 13th October, 1955 and in Karachi after its merger with West Pakistan ;

(f) the number of officers belonging to the former Punjab and Bahawalpur State promoted against the posts mentioned in (e) above ;

(g) the number of officers belonging to the former Sind, N.-W.F.P. and Baluchistan Provinces and Karachi Administration promoted and posted against the posts mentioned in (e) above ;

(h) in case no officer belonging to the former Punjab was promoted and posted against any vacancy occurring in that area other than the former Punjab and Bahawalpur state and officers belonging to former Sind, N.-W.F.P. Karachi and Baluchistan areas were promoted and posted against the vacancies occurring in the former Punjab Province, the justification for the same and the steps Government intend to take to remedy the wrong done and being done to the former Punjab Officers ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : The time and labour involved in collecting the information asked for in this Question is not commensurate with the results likely to be achieved.

CIVIL JUDGES

*11727. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of Civil Judges in the Province at present ;

(b) whether it is a fact that in the former Sind the posts of Civil Judges are temporary ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (a) 166.

(b) No.

STRENGTH OF JUDGES IN HIGH COURT

*11730. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of cases pending in the High Court of West Pakistan on 30th April, 1968 ;

(b) whether it is a fact that the present strength of Judges in the said High Court is not commensurate with the volume of work there ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the steps Government intend to take to increase the number of Judges in the said High Court ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) :

(a)	(1) Lahore Registry	18,429
	(2) Karachi Registry	9,305
	(3) Peshawar Registry	3,229
	(4) Quetta Circuit	336
	(5) Bahawalpur Circuit	1,066

(b & c) The matter is under examination by Law Reforms Commission.

APPOINTMENT OF FOUR MAGISTRATES IN LAHORE

*11731. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of cases pending in the Court of Magistrates in Lahore on 30th April, 1968 which are (i) three years (ii) two years and (iii) one year old, separately ;

(b) whether it is a fact that some time ago the District Magistrate Lahore recommended to the Provincial Government for the appointment of four more Magistrates for securing speedy disposal of cases lying pending in the Courts ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, the action taken by the Government to meet the shortage of Magistrates in Lahore District Courts ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(a) (i) three years old cases	9
(ii) two years old cases	30
(iii) one year old cases	149
Total	178

(b) The District Magistrate made a reference for increase in the strength of the Magistrates but with no specific number. The District was fully staffed according to the sanctioned strength of Magistrates.

(c) The case for increase in the already sanctioned strength of Magistrates in the district was processed on all West Pakistan basis and 114 new posts of P. C. S. (E.B.) have since been sanctioned with effect from the financial year 1968-69. Out of this, Lahore district will get its due share.

IMPLEMENTATION OF RESOLUTION REGARDING STATUS OF WEST PAKISTAN PROVINCIAL ASSEMBLY

*11761. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the steps so far taken by the Government to implement the resolution unanimously passed by the Provincial Assembly of West Pakistan on the 2nd November, 1967 urging the Government to amend the Government of West Pakistan Rules of Business with a view to according the Provincial Assembly Secretariat the status of an independent

Secretariat under the control of the Speaker of the West Pakistan Provincial Assembly ;

(b) if no steps have so far been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The constitutional and the legal implications of the Resolution have been carefully examined by the Law Department. Under the directions of Law Minister, the case is to be submitted to the Council of Ministers for decision.

INDUSTRIAL PROJECTS

*11768. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of Industrial Projects sanctioned in the year 1967-68 for each District of the Province together with the estimated cost of each ;

(b) the number of applications for the setting up of such industrial units in each District of Sargodha Division pending for decision on 30th April 1968 alongwith the details and nature of each scheme ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The requisite information in respect of the projects sanctioned by the Pakistan Industrial Credit & Investment Corporation (PICIC) and West Pakistan Small Industries Corporation (WPSIC) is given separately in Annexure I & II* respectively.

(b) Nil so far as PICIC is concerned. As for WPSIC, the statement at Annexure III* gives the requisite information.

**Please see Appendix IV at the end.*

INDUSTRIAL UNITS RUN OWNED OR MANAGED BY GOVERNMENT

*11769. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the number of Industrial Units or Projects run, owned or managed by the Government as on 30th April 1968 and the amount of profit or loss in respect of each Unit in the year 1965-66 and 1966-67 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Statements I,II,III and IV, showing the required information, are placed on the table of the House.*

DEVELOPMENT OF COTTAGE INDUSTRIES IN FORMER-SIND AREA

*11770. **Mr. Bashir Ahmed Shah :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that certain cottage industries in former-Sind area such as wood work and embroidery are very old and well known even outside the country ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the steps taken by Government for the development and encouragement of the said cottage industries ;

(c) in case no effective measures have been taken for the development of the said cottage industries reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. Embroidery and wood work of former-Sind are famous as traditional crafts of that area.

(b) Government have recently sanctioned a scheme entitled Handicrafts Development Centre for Embroidery at Mirpurkhas. This Centre is designed to impart training on the pattern of apprenticeship training with a stipend of Rs. 30 per month to each trainee in traditional embroidery of the area. Due recognition has also been given by the

---

*Please see Appendix V at the end.

Government to the traditional Lacquer work of the former-Sind Area. Craftsmen who are settled in the suburbs were facing difficulty in the marketing of their products. A Handicrafts shop in Hyderabad undertakes responsibility for marketing their products as well as maintaining liaison with other shops of WPSIC for the supply of Lacquer crafts.

There are certain other crafts *viz.* Soosi, Khases, Pottery and famous Hala Tiles which are also traditional Crafts. For the Development of Pottery and Textile Industry, the WPSIC has set up a Handicrafts Development Centre at Hala which imparts training to young people in weaving and pottery. A stipend of Rs. 30 per month is paid to the trainees during the training period.

Besides the above Industries, the WPSIC has set up Carpet Centres at Hyderabad, Tharparkar and Mithi and a Leather Goods Centre at Hyderabad to educate the Industry of the area in modern designs, and dyeing and weaving techniques. A Handicrafts Development Centre for the development of Bidri Crafts and Cane and Bamboo Industry has also been set up in Khairpur Division at Khairpur, which is looking after the education of workers and entrepreneurs of the aforesaid Crafts.

Hyderabad Region is also famous for Glass Industry. To impart better techniques, the WPSIC is setting up a Development Centre for Glass Bangles which will prove beneficial to the workers and small entrepreneurs in the area.

WPSIC Design Centre at Lahore educates the craftsmen in the field of Designing by supplying suitable designs and other guidance.

(c) As explained in reply to (b) above, Government is taking keen interest in the development of the cottage industries in the former-Sind area.

FILLING UP OF VACANCIES FROM AMONGST LOCAL CANDIDATES

*11774. **Mr. Bashir Ahmed Shah :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the regional authorities of ADC., PIDC., Road Transport and WAPDA have been directed by the Provincial Government through a circular letter that the vacancies in their respective regions should be filled in by giving preference to the residents of the area in which the vacancies occur ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative (i) when the said circular was issued and (ii) what procedure will be followed to verify the claim of domicile of the candidates for the said vacancies ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Direct recruitment to Class III and Class IV posts in the Projects or offices located outside Headquarters is to be confined to the *bona fide* residents domiciled in each Zone, provided that they are eligible and found suitable in accordance with the prescribed qualifications. Direct recruitment to all Class I and Class II services and posts and to Headquarters posts in Class III and IV is to be filled by block system applicable for Government services.

(b) (i) The circular was issued on the 24th February, 1968.

(ii) It is stated in the circular that recruitment should be confined to the *bona fide* residents domiciled in each Zone. However, instructions are being issued that the criterian for determining domicile for this purpose will be the same as for Government services.

SCHOLARSHIPS TO STUDENTS FROM THE BENEVOLENT FUND

***11782. Mr. Bashir Ahmed Shah** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 1,54,000 was distributed amongst the students as scholarships from the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund in the year 1966-67 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the procedure

adopted for granting the said scholarships (ii) the number of students who were granted the said scholarships alongwith the purpose of granting the scholarships, and the Divisional breakup of the said scholarship holders ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Information in respect of sub-para (ii) of Part (b) of the question is being gathered from the Divisional Boards. Replies from the Commissioners Multan and Hyderabad are still awaited. On receipt of the requisite informatian a complete reply will be submitted.

---

*۱۱۷۹۲ - **چودھری محمد ادریس** - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سول سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے موٹر ڈرائیوروں کو اگر وہ عام اوقات کار کے علاوہ کام کریں ، اوور ٹائم الاؤنس دیا جاتا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں کام کرنے والے موٹر ڈرائیوروں کو عام اوقات کار کے بعد کام کرنے کی بناء پر اوور ٹائم الاؤنس نہیں دیا جاتا ۔

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس امتیازی سلوک کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جہاں تک فرائض کا تعلق ہے صوبائی اسمبلی کا وین و سٹاف کار ڈرائیور مغربی پاکستان سیکرٹریٹ کے ڈرائیوروں کے مساوی تصور نہیں کیا جا سکتا ۔ اول الذکر کو ممکن ہے اسمبلی کے اجلاس کے دوران ۸ گھنٹے سے زائد ڈیوٹی دینی پڑتی ہو مگر اس کی کہیں زیادہ تلافی ان وقفوں میں ہو جاتی ہے جبکہ اسمبلی کا اجلاس زیر انعقاد نہیں ہوتا ۔

BAN ON FILLING VACANCY OF LESS THAN 3 MONTHS DURATION

*11813. **Rana Phool Muhammad Khan**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Government has imposed a ban on filling any vacancy of less than 3 months duration ;

(b) whether it is a fact that the question of withdrawal of the said ban is under consideration of the Government ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the likely date by which the said matter is expected to be decided ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) Yes, except in the following cases :—

(i) the posts of Heads of Offices,

(ii) vacancies which cannot be left unfilled in view of the requirements of specific duties of administrative/- executive nature, and

(iii) where a single official constitutes an organisation and the vacancy cannot be kept unfilled, under any circumstances.

(b) The question has already been considered and it has been decided to continue the ban for the present in view of the present financial situation.

(c) Does not arise in view of reply to (b) above.

POSTS IN HEAD OFFICE OF WPIDC KARACHI

*11823. **Rana Phool Mohammad Khan**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the total number of posts of all cadres sanctioned for the Head Office of the WPIDC Karachi alongwith the pay scales of each category ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): A statement showing total number of posts of all cadres sanctioned for the WPIDC Head Office at Karachi together with their pay-scales is placed on the table of the House.*

MINES COMMITTEE

*11845. **Malik Miraj Khalid**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the West Pakistan Government formed a Mines Committee in 1962 ; if so, the constitution of the said Committee as well as the functions assigned to it ;

(b) whether it is a fact that the Chief Secretary to Government of West Pakistan later constituted a Mines Sub-Committee and delegated some of the functions of the Mines Committee mentioned in (a) above to this Sub-Committee ; if so, reasons therefor ;

(c) whether it is also a fact that some of the functions of the Mines Committee mentioned in (a) above have also been delegated to the Director of Mineral Development by the said Chief Secretary ; if so, reasons therefor ?

---

*Please see Appendix VI at the end.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. Consequent upon the transfer of the work relating to minerals from the Central Government to the Provincial Government, the Governor of West Pakistan was pleased to constitute a 'Mines Committee' for examining the applications for Prospecting Licences/Mining Leases and allied matters with the following members :—

(1) The Chief Secretary to Government of West Pakistan.	Chairman
(2) The Additional Chief Secretary (Development) to Government of West Pakistan.	Member.
(3) The Secretary, Industries, Commerce and Mineral Resources Department.	Member.
(4) The Director, Mineral Development.	Member.
(5) The Director, Industries.	Member.

(b) The functions of this Committee were to examine the following cases submitted by the Director, Mineral Development for approval :—

(i) All cases relating to the grant of first Prospecting Licence/ Mining Lease for all minerals.

(ii) All cases relating to the conversion of Prospecting Licence into Mining Lease for all minerals and for the renewal Mining Leases.

(iii) Such other cases as the Mines Committee asks the Licencing authority to put up for its consideration.

(c) Yes. The Chief Secretary, who is the Chairman of the Mines Committee, in a Mines Committee's meeting held on 17-10-62 constituted a Mines Sub-Committee consisting of Secretary, Industries, Commerce and Mineral Resources Department as Chairman and the Director Mineral Development and Director of Industries as members, and delegated some of the functions of the Mines Committee to the Mines Sub-Committee. The Mines Sub-Committee was authorised to dispose off the following cases :

(1) Applications for the grant of Prosecting Licence for the following minerals :—

(1) Iron Ore.	(2) Lead Ore.
(3) Salt.	(4) Antimony.
(5) Copper.	(6) Manganese.
(7) Precious Stones	(8) Other important minerals of the type mentioned above.

(2) Applications for the grant of Prospecting Licences in undisputed cases relating to the following minerals :—

(1) Bauxite.	(2) Chromite.
(3) Coal.	(4) Marble.

(3) All cases of conversion of prospecting licences into mining leases.

(4) All applications for the grant of mining leases for more than five years, which Director, Mineral Development can grant upto five years under sub-para I, Part-C below.

(5) Cases in which any relaxation of the Mining Rules is involved.

The members of the Mines Committee, being very busy high officials, could not find time to hold frequent meetings at short intervals. The result was that the disposal of applications for grant of fresh concessions and renewals of old one were getting delayed and, therefore, it was felt necessary to appoint a Mines Sub-Committee which could meet very frequently for disposal of the cases to save public from inconvenience.

Yes. In the Mines Committee's meeting held on 17-10-62 under the chairmanship of the Chief Secretary to the Government of West Pakistan, decided to delegate the following functions of the Mines Committee to the Director, Mineral Development :—

(I) To dispose off applications for mining concessions in undisputed cases in connection with the following minerals :–

(1) Bentonite	(2) Celestite.
(3) Chinaclay	(4) Dolomite.
(5) Fireclay.	(6) Gypsum
(7) Fuller's Earth	(8) Limestone
(9) Mangnesite	(10) Ochres
(11) Silica Sand	(12) Soapstone.
(13) Barytes.	

The Director, Mineral Development was required to refer the disputed cases to the Mines Sub-Committee. He was also authorised to grant Prospecting Licence/Mining Lease for a period not exceeding five years for the above minerals.

(II) The Director, Mineral Development was also authorised to deal with all cases relating to the yearly renewal of Prospecting Licences for all minerals.

The powers were delegated to the D.M.D. because the Mines Committee could not possibly meet very frequently.

EXPORT OF CEMENT BY WPIDC

*11911. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state the names of the foreign countries which placed orders with WPIDC for the supply of cement during 1966 and 1967 alongwith the extent of demand of each of the said countries and the quantity supplied to each of them by WPIDC during the said years and the foreign exchange so earned ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : A statement giving the requisite information is placed on the table of the House.*

**Please see Appendix VII at the end.*

WPIDC have been offering cement on F. O. B. basis, whereby cement was shipped to different destinations indicated by the buyers in Pakistan.

It is, therefore, not possible to name the foreign countries which placed orders on WPIDC. However, the destinations of ships laden with WPIDC cement have been indicated.

PRODUCTION OF CEMENT IN THE PROVINCE

*11913. **Mian Nazeer Ahmed :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the number of factories in the Province producing sizeable quantity of cement under the management of the WPIDC ;

(b) when the self sufficiency in cement will be achieved in the Province ;

(c) when the WPIDC will be able to export sizeable quantity of cement ;

(d) the present total production of cement in the Province and the expected production of cement at the end of the Third Five Year Plan period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The following three factories-two producing portland cement and one white cement are presently under the management of WPIDC :—

(i) Zeal-Pak Cement Factory Ltd., Hyderabad

(ii) Maple Leaf Cement Factory Ltd., Daudkhel

(iii) White Cement Plant, Daudkhel

(b) West Pakistan has already become self sufficient in cement production, There have been no imports of cement into West Pakistan during the last three years.

(c) WPIDC has already started export of cement to Middle Eastern countries and East Pakistan. As per latest figures available 1,08,859 tons of cement valued at Rs. 57,92,957 was exported from July 1967 to January 1968. Another 90,000 tons valued at 43,60,000/- was expected to be exported during the period February, 1968 to June 1968.

			Tons
(d) Production during 1966-67			21,75,000
Expected productian by the end of Third Five-Year Plan period :—			
1967-68	—	—	21,75,000
1968-69	—	—	24,00,000
1969-70	—	—	30,00,000

REMOVING GRIEVANCES OF GOVERNMENT EMPLOYEES

*11917. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a fact that the West Pakistan Subordinate Services Association appealed on 17th December 1967 to the Provincial Government to revise the pay-scales of the employees in view of the ever increasing cost of living and also demanded to open Cooperatives Stores for the employees and restore dearness allowance ; if so, what steps Government intend to take in this respect to remove the grievances to the employees in these days of hardship ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : No appeal of the West Pakistan Subordinate Service Association has been received either in the Provincial Finance Department or the Services & General Administration Department on 17-12-1967, as such the question of considering their grievances does not arise.

CASES AGAINST GAZETTED OFFICERS

*11924. **Mian Nazeer Ahmed :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the total number of cases against Gazetted Officers pending with the West Pakistan Public Service Commission for advice as to the proposed action against them under the West Pakistan Government Servants (Efficiency and Discipline) Rules, 1960;

(b) the number of cases, out of those mentioned in (a) above, which are pending with the Commission for tae last three years, two years, one year and six months separately ?

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) نو ۔

(ب) ایک سال اور اس سے زائد مدت کا کوئی کیس تصفیہ طلب نہیں ہے ۔ صرف دو کیس ایسے ہیں جو متعلقہ محکمہ کی طرف سے کاغذات کی عدم وصولی کے باعث گزشتہ چھ ماہ سے تصفیہ طلب ہیں ۔

PRODUCTION CAPACITY OF COTTON TEXTILE MILLS

*12017. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the production capacity of Cotton Textile Mills during 1965-66, 1966-67 and 1967-68 in the Province ;

(b) the actual production of cotton cloth by the said Mills during the said period ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yearwise installed capacity of spindles looms is given as under :—

Year	Spindles	Looms
1965-66	20,56,000	31,000

1966-67	20,43,000	30,000
1967-68	20,67,000	30,250

(b) Yearwise production of cotton cloth during the above period as reported by West Pakistan Textile Mills Association has been given as under :—

1965-66	63,13,58,000	Yds
1966-67	68,36,18,000	Yds
1967-68	46,94,05,000	Yds

(July-Feb-8 months)

SETTING UP OF A NEW INDUSTRY IN MULTAN DISTRICT

*12029. **Mian Nazeer Ahmed :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether the West Pakistan Industrial Development Corporation has set up any Industry in Multan District during the past three years ; if so, the nature and details thereof ;

(b) whether the said Corporation intend to set up any new Industry in the said District before the end of current financial year 1967-68 ; if so, the nature and details thereof and the amount allocated for the purpose ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) WPIDC has set up a balancing unit at the Natural Gas Fertilizer Factory, Multan, with a view to increase the production capacity of the existing factory. The scheme entitled Balancing of Production Units Natural Gas Fertilizer Factory Multan, is designed to produce 29,700 tons of Ammonium Nitrate and 16,500 tons of Urea per annum. The balancing unit involves an investment of Rs. 27.32 million and is now under trial runs. The construction work on the balancing unit had started during 1966-67.

A Timber Seasoning Plant at Piranwala having an annual capacity of 40,000 cu, ft, of Sawn Timber has also been set up by the WPIDC. The factory has been established at a capital cost of Rs. 0.45 million, and is ready to start regular commercial production in the near future. The work on this plant had started during 1964-65. This project is based on the forest resources of Piranwala.

(b) The scheme of second extension of the Pak-American Fertilizers, Ltd, costing Rs. 283.16 million and having an annual capacity of 6 lac tons of Ammonium Sulphate Nitrate was originally proposed to be set up at Daudkhel. Later, for various technical reasons the location of the proposed plant is being shifted to Multan. The tenders for plant and machinery have already been invited and are under finalisation. The work at site is expected to be taken up during the year 1968-69, subject to final approval of the Government.

AMOUNT INVESTED LOANED BY WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DEVELOPMENT CORPORATION

*12050. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Parliamentary Secretary Industries be pleased to state :–

(a) the annual amount invested or loaned by the West Pakistan Industrial Development Corporation since its establishment ;

(b) whether any survey has been carried out by the said Corporation to find out the suitable places for the establishment of industries and to find the raw material required for particular industries ; if so, details thereof ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The following table shows the position of total investment made by WPIDC in its industrial ventures at the end of each financial year.

(Rs. in million)

S. No.	Year	Total	WPIDC's share.	Private share.
1.	1962-63	528.07	407.58	120.49
2.	1963-64	806.26	664.02	142.24

3.	1964-65	876.79	673.60	203.19
4.	1965-66	876.25	672.92	203.33
5.	1966-67	876.25	672.92	203.33
6.	1967-68 (March 1968)	895.17	681.04	214.13

(b) WPIDC is continuously on the look-out for new avenues of investment in industries/minerals field. The Corporation performs this job either through its own technical personnel or by enganging independent consultants for survey and feasibility studies. If a new project emerges as a result of a feasibility study, the location aspect is also taken care of on the basis of economic and other influencing factors, namely, raw material availability, infrastructure facilities, nearness to labour sources, and market for end-product.

If basic raw material is found to be available in a certain area and investment is not forth-coming from the private sector, steps are taken to economically exploit these resources.

GRANT OF MONETARY AID FOR MARRIAGES FROM WEST PAKISTAN GOVERNMENT SERVANTS BENEVOLENT FUND

*12060. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a). the number of applications received by the Deputy Commissioners of Hyderabad and Khairpur Divisions for the grant of monetary aid for marriages from the West Pakistan Government Servants Benevolent Fund during the last four years ;

(b) the number of the applications, out of those mentioned in (a) above, which were accepted ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): The requisite information has been called for from the Commissioners, Khairpur

and Hyderabad Divisions who have not furnished the data so far. A complete reply will be submitted as soon as the information called for is available.

BENEVOLENT FUND

*12061. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani**: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the year in which the Benevolent Fund was created by the Provincial Government ;

(b) the annual amount contributed by Government Servants towards the said Fund since the said year ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) The West Pakistan Government Servants Benevolent Fund Ordinance was enforced with effect from the 27th December, 1960.

(b) There are two parts of the Benevolent Fund i.e. Part I (Gazetted) and Part II (Non-Gazetted). According to the information furnished by the Accountant-General, West Pakistan the following amounts have accrued to the Fund from deductions from the salaries of the Government servants :—

Finance year	Part I (Gazetted) Rs.	Part II (Non-Gazetted) Rs.	
1960-61 ..	1,95,860	3,80,754	(for six months)
1961-62 ...	2,68,328	12,53,919	
1962-63 ...	3,42,500	9,13,545	
1963-64 ..	4,20,669	16,73,605	
1964-65 ...	7,64,051	22,85,374	
1965-66 ...	7,71,772	28,48,837	
1966-67 ...	7,53,670	28,49,350	

TEHSILDARS PROMOTED AS EXTRA ASSISTANT COMMISSIONER ON *ad hoc* BASIS

*12109. **Khan Ajoon Khan Jadoon :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names of Tehsildars who were promoted as Extra Assistant Commissioners in Peshawar and D.I. Khan Divisions during the years 1947 to 1967 on *ad hoc* basis along with the following details in respect of each of them :—

(i) date of appointment as Tehsildar ;

(ii) date of promotion as Extra Assistant Commissioner ;

(iii) date of submission of the case to the West Pakistan Public Service Commission, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : A statement giving dates of appointment as Tehsildar, dates of promotion as E.A.C. and dates of submission of the cases to the West Pakistan Public Service Commission is enclosed.

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF TEHSILDARS WHO WERE PROMOTED AS E.A. Cs. IN PESHAWAR AND D.I. KHAN DIVISIONS DURING 1947-67 AND ARE STILL IN SERVICE.

S. No.	Name of Officer	Date of appointment as Tehsildar	Date of promotion as E. A. C.	Date of submission of the case to W. Pak. Public Service Commission.
1.	Mr. Sarfaraz Khan	4-1-41	2-4-47	6-5-47
2.	Mr. Banat Gul	15-12-44	22-10-47	16-2-48
3.	Mr. Muhammad Zaman II	28-5-45	1-11-47	16-2-48

4.	Mr. Abdul Qadir I	25-11-46	1-11-47	16-2-48
5.	Mr. Mushtaq Ali Sadiq	15-12-43	5-7-48	28-7-48
6.	Mr. Mohd Aslam Ashraf	3-4-47	20-7-48	28-7-48
7.	Haji Ahmad Saeed	16-5-45	1-7-48	28-7-48
8.	Mr. Muhammad Afzal Khan	3-5-47	4-6-51	Not traceable.
9.	Mr. Rab Nawaz Khan	10-4-47	5-9-51	-do-
10.	Mr. Sher Zaman Khan	31-3-47	15-7-52	-do-
11.	Mr. Nazir Muhammad Khan	20-11-47	3-6-53	-do-
12.	Faqir Abul Fazal	31-10-46	1-5-51	28-7-48
13.	Mr. Muhammad Jan I	18-12-47	1-5-51	Not traceable.
14.	Mr. Raza Ullah Khan	29-11-47	5-11-51	-do-
15.	Mr. Abdul Qadir II	5-12-47	4-8-52	8-7-59
16.	Mr. Muhammad Zulfiqar	5-1-48	22-9-53	Not traceable.
17.	Pir Aslam Shah	2-7-47	1-10-53	-do-
18.	Mr. Abdul Karim	24-7-49	26-12-52	-do-
19.	Mr. Muhammad Mohsin Ali	2-6-51	25-10-54	-do-
20.	Mr. Gul Khan	5-2-54	19-5-55	8-7-59
21.	Mr. Abdul Aziz	16-7-47	19-7-55	8-7-59
22.	Mr. Chaman Khan	14-7-49	19-7-55	8-7-59
23.	Mr. Muhammad Nadir Khan	15-6-49	17-8-55	15-10-56

24.	Qazi Muhammad Afzal	24-6-49	13-10-55	15-10-56
25.	Mr. Sher Muhammad Khan	27-11-47	2-3-56	15-10-56
26.	S. Matiullah Shah	4-8-52	22-10-56	12-12-56
27.	Mr. Khadim Muhammad	8-8-49	20-5-57	12-12-56
28.	Sub. Fazal-i-Rabi	19-11-53	12-8-57	12-12-56
29.	Mr. Muhammad Jan II	13-6-49	5-9-57	8-7-59
30.	Raja Gohar Zamir	11-8-51	22-10-57	8-7-59
31.	Mr. Khaliq Noor	12-11-51	1-11-57	8-7-59
32.	Mr. Muhammad Usman	7-7-52	16-11-57	8-7-59
33.	Lt. Zafar Khan	8-10-48	16-7-58	23-7-58
34.	Mr. Abdul Rauf II	20-12-50	18-7-58	23-7-58
35.	Mr. Ashraf Ahmad	26-1-53	29-7-58	23-7-58
36.	Malik Aman Khan	10-7-53	29-9-58	20-9-58
37.	Mr. Bashir Ahmad	10-6-53	10-10-58	20-9-58
38.	Mr. Zabur Muhammad	5-7-53	5-12-58	24-4-59
39.	Mr. Khan-i-Zaman	30-10-53	25-3-59	24-4-59
40.	Mr. Niamat Ullah	1-3-58	22-2-60	24-4-59
41.	Mr. Ghulam Moinud Din	1-3-58	20-5-60	20-8-60
42.	Mirza Muhammad Din	1-3-58	8-4-60	20-8-60
43.	Mr. Abdul Rauf III	5-11-57	10-2-59	24-4-59
44.	S. Qamar Ali Shah	8-7-58	3-12-60	18-1-61
45.	Mr. Qadir Bux Javed	16-8-58	19-12-60	18-1-61
46.	Mr. M.D. Mahmud	13-10-58	1-5-61	1-3-62
47.	Mr. Muhammad Ali Shah	10-11-58	13-6-61	1-3-62
48.	Mr. Bahadar Sher	16-1-59	29-7-61	1-3-62
49.	Mr. Ahmad Khan	1-7-59	20-11-61	1-3-62

50.	Mr. Muhammad Salim Khan	18-7-55	19-9-62	5-10-63
51.	Mr. Abdul Hamid Khan	5-9-55	20-12-63	23-8-63
52.	Mr. Aman Ullah Khan	17-9-57	24-10-63	23-8-63
53.	Mr. Ishan-ud-Din Khan	4-8-58	19-4-64	23-8-63
54.	S. Jehan Shah	13-7-58	22-3-61	23-8-63
55.	Mr. Ahmad Hussain	1-1-59	5-6-64	23-3-63
56.	Mr. Sarfaraz Khan	20-6-61	14-3-66	24-10-66
57.	Pir Badshah Mulk	23-9-55	12-3-66	24-10-66
58.	Mr. Muhammad Hassan	15-7-58	1-6 66	24-10-66
59.	Mr. Zahur Ahmad	27-7-61	4-6-66	24-10-66
60.	Mr. Faqir Hussain	2-6-61	15-12-67	25-10-66
61.	Mr. Saeed Ahmad	8-2-58	8-12-67	-do-
62.	Mr. Fazalur Rehman	4-6-59	12-12-67	-do-
63.	Mr. Muhammad Qamash	5-9-58	6-12-67	-do-
64.	Mr. Muhammad Sarwar	16-4-60	22-12-67	-do-
65.	S. Fida Hussain Naqvi	1-10-59	18-12-67	-do-
66.	Mr. Atta Ullah Khan	7-11-58	19-12-67	-do-
67.	Mr. Halim Sher	26-7-60	27-12-67	-do-
68.	Mr. Abdur Rashid	17-7-58	5-12-67	-do-

TEHSILDARS PROMOTED AS E.A. CS. ON REGULAR BASIS

*12111. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names of Tehsildars who were promoted as E.A. Cs. in former N.-W.F.P. Regiou during the years 1947-48 to 1956-57 on regular basis giving the following details :—

(i) name (ii) date of appointment as Tehsildar (iii) date of promotion as E.A.C. (iv) date on which his case was submitted to Public Service Commission (v) date of confirmation as E.A.C. ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : A statement giving the required information is enclosed.

STATEMENT SHOWING NAMES OF TEHSILDARS WHO WERE PROMOTED AS E.A.Cs. IN FORMER N.W.F.P. REGION DURING THE YEARS 1947-48 TO 1956-57 ON REGULAR BASIS AND ARE STILL IN SERVICE.

S. No.	Name	Date of appointment as Tehsildar	Date of promotion as E.A.C.	Date on which the case was submitted to Public Service Commission	Date of confirmation as E.A.C.
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. M. Sarfraz Khan	4. 1.41	2. 4.47	6. 5.47	1. 1.55
2.	Mr. Faizullah Khan.	—	23.10.47	16. 2.48	1. 8.55
3.	Mr. Banat Gul Khan	15.12.44	22.10.47	,,	3. 8.55
4.	Mr. Mohd Zaman Khan	28. 5.47	1.11.47	,,	1. 9.55
5.	Mr. Abdul Qadir I	25.11.46	,,	,,	,,
6.	Mr. Mohd. Aslam Ashraf	3. 4.47	20. 7.48	28. 7.48	,,

1	2	3	4	5	6
7.	Mr. Mushtaq Ali Sadiq	15.12.43	5. 7.48	,,	,,
8.	Haji Ahmad Saeed	16. 5.45	1. 7.48	,,	,,
9.	Mr. Mohd. Afzal Khan	3. 5.47	4. 6.51	Not traceable	14.10.55
10.	Mr. Rab Nawaz Khan	10. 4.47	5. 9.51	-do-	10. 4.56
11.	Mr. Sher Zaman Khan	31. 3.47	15. 7.52	-do-	1. 7.56
12.	Mr. Nazir Muhammad Khan	20.11.47	3. 6.53	-do-	15. 7.56
13.	Faqir Abdul Fazal	31.10.46	1. 5.51	28. 7.48	5. 2.58
14.	Mr. Muhammad Jan I	18.12.47	,,	Not traceable	1. 3.58
15.	Mr. Raza Ullah Khan	29.11.47.	5.11.51	-do-	1. 3.58
16.	Mr. Abdul Qadir II	5.12.47	4. 8.52	8. 7.59	,,
17.	Mr. Muhammad Zalifiqar	5. 1.48	22. 9.53	Not traceable	1. 3.58
18.	Pir Aslam Shah	2. 7.47	1.10.53	-do-	8. 7.58
19.	Mr. Abdul Karim	24. 7.49	26.12.53	-do-	16. 8.58
20.	Mr. Mohsin Ali	2. 6.51	25.10.54	-do-	16. 1.59
21.	Mr. Chaman Khan	14. 7.49	19. 7.55	8. 7.59	25.12.59
22.	Mr. Gul Khan	5. 2.54	19. 5.55	,,	Not yet confirmed.

1	2	3	4	5	6
23.	Mr. Abdul Aziz	16. 7.47	19. 7.55	8. 7.59	-do-
24.	Mr. Muhammad Nadir Khan	15. 6.49	17. 8.55	15.10.56	-do-
25.	Q. Muhammad Afzal	24. 6.49	13.10.55	8. 7.59	-do-
26.	Mr. Sher Muhammad Khan	27.11.47	2. 3.56	15.10.56	-do-
27.	S. Mutiullah Shah	4. 8.52	22.10.56	12.12.56	-do-
28.	Mr. Khadim Muhammad	8. 8.49	20. 5.57	12.12.56	-do-
29.	Sub. Fazli Rabbi	19.11.53	12. 8.57	12.12.56	-do-
30.	Mr. Muhammad Jan II	13. 6.49	5. 9.57	8. 7.59	-do-
31.	Raja Gohar Zamir	11. 8.51	22.10.57	,,	-do-
32.	Mr. Khaliq Noor	12.11.51	1.11.57	,,	-do-
33.	Mr. Muhammad Usman	7. 7.52	16. 7.57	,,	-do-

APPOINTMENT OF MESSRS. JAVED IQBAL AND ALI AKBAR NAQVI IN OFFICE OF DIRECTOR OF INDUSTRIES AND COMMERCE

*12112. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that recently Messrs. Javed Iqbal M.Sc. A.D.I. and Ali Akbar Naqvi M.A., A.D.I. have been appointed on *ad hoc* basis

to Class I posts (Junior Scale) in the Headquarters office of the Director of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore ;

(b) whether it is a faet that one of the appointees mentioned in (a) above being a 3rd Class M.A. does not possess the requisite qualifications prescribed for the said post ;

(c) whether it is a fact that better qualified Officers with as much as 6-7 years service in Class II are available in the Department ;

(d) whether it is a fact that there is a ban imposed by the West Pakistan Government on making *ad hoc* appointments ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, (i) what are the justifications for making the irregular *ad hoc* appointments (ii) what steps Government would take to redress the grievances of the Departmental Officers holding Class II posts who have been adversely affected as a result of these appointments ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes. It is a fact that departmental officers with sufficient experiance are available, but under the provisions of Class I Rules, they are not eligible for appointment to the initial recruitment vacancies.

(d) No. Adhoc appointments can be made with the prior approval of the Adhoc Appointment Committee.

(e) (i) 29 posts of Assistant Directors of Ind: in class I (Jr) have been lying vacant for the last two years. 18 out of these posts are promotion vacancies and 11 are direct vacancies. In view of this large No. of vacancies, Government work was seriously affected. Appointments of M/S Ali

Akbar Naqvi and Javed Iqbal were made against direct recruitment vacancies inadvertently on purely temporary basis in the interest of Govt: work.

A summary proposal for their continued appointment as Assistant Directors, till the selection of suitable candidates by the Public Service Commission has been submitted for the consideration of the Adhoc Appointments Committee. If the Adhoc Appointment Committee gives its approval to their Adhoc appointments, only then will these officers continue in service. (ii) The appointments of M/S Javed Iqbal as Assistant Directors to the direct recruitment vacancies have not adversely affected the interests of the Departmental Officers because Departmental Officers are not eligible for appointment to the direct recruitment vacancies under the provisions of class I rules.

DEPARTMENTAL PROMOTIONS TO CLASS I POSTS IN INDUSTRIES DEPARTMENT

*12113. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that eversince the promulgation of the West Pakistan Industries Service Class I Rules, all departmental promotions to Class 1 posts (junior scale) have been made on the basis of the integrated seniority in Class 11 Service on all West Pakistan basis as aganist on regional basis from respective sub-cadres as required by the West Pakistan Industries Service Class 1 Rules, 1962 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, what is the justification for making promotions to Class 1 posts on all West Pakistan basis instead of selection on regional basis ;

(c) the total number of officers promoted to Class 1 (junior scale) on all West Pakistan basis since promulgation of Service Rules, alongwith (i) their names, designations and places of posting (*ii*) number and dates of their respective promotian orders (*iii*) names and designations of

officers who have been adversely affected as a result of promotions on all West Pakistan basis and place of posting of each of them (iv) what measures Government intend to take to redress the grievances of the sufferers who have been adversely affected as a result of the said undue promotions and (v) the action Government intend to take against the officers who have irregularly been promoted as a result of the departure from the Service Rules ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Question does not arise.

(c) Question does not arise because no officer has been promoted to Class I (Jr.) or proposed for promotion to class I (Jr.) in contravention of the Rules.

CLASS I AND CLASS II OFFICERS SERVING IN WEST PAKISTAN CIVIL SECRETARIAT

*12181. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the region-wise number of Class I and Class II Officers serving in the West Pakistan Civil Secretariat as on 31st December 1967 alongwith the number of such officials belonging to each of the following regions :—

Former N.W.F.P. Region.
Former Sind Region.
Former Punjab Region.

(b) the region-wise number of officers, out of those mentioned in (a) above who have been provided with Government accommodation at Lahore ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information required concerns a number of Departments and is being collected. A comprehensive reply will be placed before the House as early as possible.

INCREASE IN NUMBER OF MAGISTRATES IN TEHSIL DASKA

*12215. **Dr. Sultan Ahmad Cheema :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the population of Daska Tehsil, District Sialkot in 1947 to 1961 alongwith the present population of the said tehsil ;

(b) the date on which the first S. D. M. was posted at Daska ;

(c) whether it is a fact that the number of the cases in the Court of S. D. M. Daska is increasing year by year ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to increase the number of Magistrates in the said tehsil ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information required to furnish a reply to the Assembly Question is being obtained from the concerned quarters and is not readily available. The reply to the Assembly Question will, therefore, be furnished as soon as the material for the reply becomes available from the concerned quarters.

NAMES OF PERSONS POSTED AS SUB-DIVISIONAL MAGISTRATE, DASKA

*12220. **Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state the names of the persons posted as Sub-Divisional Magistrate Daska, District Sialkot, since the date of the creation of Daska Sub-Division alongwith the dates of their posting as such and the dates on which powers of S.D.M. were conferred on each of them ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Daska Sub-

Division was created by Government on 23rd March, 1963. Since then the following Officers have worked as S D.Ms. Daska, as detailed below :—

Name of Sub-Divisional Magistrate.	Dates of posting as S.D.M. From	to	Dates of conferment of powers as S.D.M.
1. Mr. Mohd. Saeed-ul-Hassan, PCS.	15.4.63	13.6.64	Prior to his transfer as SDM Daska on 15,4.63, he was working as ADM Gujranwala.
2. Ch. Ghulam Rasool, PCS.	20.6.64	9.10.66	20-6-64
3. Mr Taqi-ud-Din, PCS.	17.10.66	30.1.67	25.10.66
4. Mian Tayyab Hassan, CSP.	6 2.67	12.10.67	23.2 67
5. Sayyid Anwar Mahmood, CSP.	19. 0.67	to date	25.1.68

TEHSILDARS OF FORMER BALUCHISTAN REGION

*12232. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Services and General Administration Department recommended the names of 270 Tehsildars, officiating as P.C.S. from the various integrating units to t e West Pakistan Public Service Commission for approval from 1958 to 1966 in 29 batches but not a single

name of the Tehsildar officiating as P.C.S. from former Baluchistan was inluded in these batches ;

(b) whether it is a fact that the names of Tehsildars of former Baluchistan Region, officiating as P.C.S. where sent for approval to the West Pakistan Public Service Commission in the 30th batch in early 1967 ;

(c) whether it is a fact that as the names of Tehsildars mentioned in (a) above were sent to the Public Service Commission for approval in early stages of their promotion to the P.C.S. they became senior to Tehsildars mentioned in (b) above ;

(d) if answer to (c) above be in the affirmative, reasons for which the names of Tehsildars from former Baluchistan were not sent to the Commission earlier ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) It is not a fact that the Services and General Administration Department recommended the names of 270 Tehsildars to the West Pakistan Public Service Commission for approval in 29 batches during the period of 1958 to 1966. In fact, the names of 85 Tehsildars, officiating in PCS (EB) were recommended during this period in 7 batches only.

(b) They were sent for approval to the Public Service Commission in the 8th Batch in January, 1967.

(c) Yes. But seniority so fixed is provisional and cases of hardship, if any, will be considered by Government sympathetically.

(d) The reply to part (c) of the question would show that the seniority has been fixed only provisionally and cases of hardship including those resulting for late submission of cases by the Services and General Administration Department to the Public Service Commission will be looked into by Government and considered sympathetically. The cases of Tehsildars of former Baluchistan who had been officiating in PCS (EB), however, could not be sent for approval to the Public Service Commission through an oversight.

POSTING OF OFFICER FROM QUETTA REGION AS DEPUTY SECRETARY (PROVINCIAL) SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

*12233. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretay Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that not a single Officer from Quetta Region has ever been posted as Deputy Secretary (Provincial) in the Services and General Administration Department although senior and qualified Officers were available from Quetta Region ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and the names of the incumbents of the said posts since Integration alongwith the Regions to which they belong ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) There is no regional quota fixed for appointment to the post of Deputy Secretary (Provincial), Services and General Administration Department. It is a mere chance that no Officer, belonging to the Quetta Region was posted as Deputy Secretary (Provincial). Appointments to this post are made on the basis of aptitude and keeping in mind other exigencies of service. Names of the incumbents of the said post alongwith their regions are as under :—

	Name		Region
1.	Mr. M.Z. Rehman, C.S.P.	..	All Pakistan basis.
2.	Mr. Saad Saood Jan, C.S.P.	...	All Pakistan basis.
3.	Mr. Amjad Ahad Shaikh, C.S.P.	...	All Pakistan basis.
4.	Kh. Ghulam Mustafa, P.C.S.	...	Punjab Region.
5.	Mr. F.A. Saleem, P.C.S.	..	Punjab Region.

6. Cdr. I.B. Awan, P.C.S. ... N.W.F.P. Region.

7. Nawabzada Muhammad Yaqub Khan, P.C.S. ... Punjab Region.

REPRESENTATION OF FORMER BALUCHISTAN REGION ON WEST PAKISTAN PUBLIC SERVICE COMMISSION

*12234. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the former Baluchistan Region has remained unrepresented on the West Pakistan Public Service Commission since 1957 and no one from former Baluchistan area has ever been appointed as a Member of the West Pakistan Public Service Commission ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons therefor and the names of the Members of Public Service Commission appointed since Integration and the Regions to which they belong ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) Yes.

(b) No Rules or other instructions require the appointment of the Members of West Pakistan Public Service Commission on a regional basis. The names of the Members of the Public Service Commission appointed since integration and the Regions to which they belong are given below :—

S. No.	Names of Members	Regions
1.	Mr. H.B. Hingorani.	Former Sind Province.
2.	Shamshul Ulama Dr. U.M. Daoodpota.	Former Sind Province.

3.	Sardar Majid Ullah Khan	Former Punjab Province.
4.	Mr. K.M. Hussain.	Former Punjab Province.
5.	Mirza Fazulr Rehman Khan	Former N.W.F.P.
6.	Mr. A.G. Agha.	Former Sind Province.
7.	Lt. General Nasir Ali Khan	Former Punjab Province.
8.	Mr. M.Y. Agha.	Former Sind Province.
9.	Mr. A.S. Farooqi	Former Punjab Province.
10.	Khan Sadullah Khan, P.C S.	Former N.W.F.P.
11.	Khan Inam Ullah Khan, I S E.	Former Punjab Province.
12.	Mian Nasir Ahmed (late)	Former Punjab Province.
13.	Mr. G.D.M. Pandhiani.	Former Sind Province.
14.	Brig : Ata Muhammad Khan	Former Punjab Province.
15.	Nawabzada Muhammad Ayub Khan, P.C.S.	Former N.W.F.P.
16.	Mr. Muhammad Saleem Khan	Former N.W.F.P.
17.	Mr. Abdul Kadir	Former Sind Province.
18.	Mr. I.U. Khan, H.K., S.Pk., C.S.P.	Former Punjab Province.

REPRESENTATION OF FORMER BALUCHISTAN ON BOARD OF REVENUE WEST PAKISTAN

*12235. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state whether it is a

fact that no Officer from former Baluchistan has ever been appointed on the Board of Revenue, West Pakistan ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information is not readily available. It is being collected by consulting various files and records and will be placed before the House as soon as available.

SHORTAGE OF CEMENT IN HYD RABAD

*12282. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state : –

(a) whether it is a fact that there is acute shortage of cement in Hyderabad and it is being sold there at the rate of Rs. 13 to Rs. 14 per bag ;

(b) if answer to (b) above be in the affirmative, what steps Government have taken or intend to take in this regard ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : It is correct that there was a temporary shortage of cement in Hyderabad.

(b) The supply position of cement in West Pakistan has since improved and a quantity of 8400 tons has been supplied during the month of April 1968 in Hyderabad region alone.

ALLOTMENT OF THREE ROOMED QUARTERS IN CHAUBURJI GARDENS ESTATE, WAHDAT COLONY AND POONCH HOUSE COLONY, LAHORE

*12311. **Haji Sadullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to place on the Table of the House a copy of the waiting list of applicants maintained by the

Estate Officer, Government of West Pakistan, Lahore, in respect of the allotment of three roomed quarters in (i) Chauburji Gardens Estate, (ii) Wahdat Colony and (iii) Poonch House Colony, Lahore ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Copies of Waiting lists of officers and officials are placed on the table of the Assembly.*

ALLOTMENT OF GOVERNMENT ACCOMMODATION ACCORDING TO ENTITLEMENT

*12312. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to answer to starred question No. 11205 given on the floor of the House on 9th May, 1968 and state :—

(a) whether priority list of applicants who have applied for better type of accommodation in accordance with their entitlements has been drawn up ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) a copy of the same be placed on the Table of the House and (ii) whether allotment of better type accommodation is made according to the said list ;

(c) whether Government employees, not in possession of Government quarters, are allotted appropriate type of accommodation according to their entitlement in preference to allottees of lower type of accommodation ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (a) No. The existing policy does not permit allotment of better houses to those Government servants who are already having Government accommodation allotted to them in the past. There is, therefore, no need to maintain priority list of such applicants.

---

*Please see Appendix VIII at the end.

(b) Does not arise.

(c) Yes. But persons already living in Government residences allotted to them in the past according to their entitlement, are not eligible for allotment of better houses under the prevailing policy for the reasons ;

(i) number of applicants is much more than the number of Government residences ;

(ii) entitlement of a Government servant improves with promotion or increase in his pay and due to acute shortage it is not possible to provide them with better type of houses every time ; and

(iii) providing of residential accommodation is not a condition of service.

RECTIFICATION OF INJUSTICE DONE TO THE DOMICILED CITIZENS OF QUETTA-PISHIN DISTRICTS.

*12334. **Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration please refer to the answer to my starred question No. 10759, laid on the Table of the House on 9th May 1968 and state the approximate time by which decision regarding rectification of injustice being done to the domiciled citizens of Quetta-Pishin District is likely to be taken ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The matter is under active consideration. It will be decided shortly.

MACHINERY INSTALLED IN TEXTILE MILLS

*12335. **Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state:—

(a) the names and locations of those Textile Mills in the Province whose spinning machinery was installed before or during 1955 and was operating perfectly on 31st December, 1967 ;

(b) the number of spindles in each of the said Mills ;

(c) the year of manufacture of spindles mentioned in (b) above ;

(d) the names of Mills mentioned in (a) above whose management had applied for replacement or modernisation of their yarn manufacturing machinery including spindles upto 31st December, 1967 ;

(e) the policy adopted by the Government for replacement or modernisation of the cotton yarn manufacturing and spinning Textile Mills mentioned in (a) above ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) to (c). Particulars of such textile mills are given in the statement enclosed at Annexure '1'.*

(d) According to the sanctioning procedure, the mills desirous of balancing or replacing their equipment, approach the financing agencies direct and are not sponsored through the Provincial Government. As such no lists of the mills which applied for balancing and replacement are available with the Provincial Government. However, during the Third Plan Period, the financing/sanctioning agencies sanctioned Rs. 746.77 lacs for the balancing and replacement of the existing mills.

(e) Liberal provision exists in the Current Industrial Investment Schedules for replacement and modernization of their machinery. It is upto the parties to apply to the financing agencies for a suitable foreign exchange loan.

MACHINERY INSTALLED IN TEXTILE MILLS

*12336. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

**Please see Appendix IX at the end.*

(a) the names and locations of the Textile Mills in the Province in which cotton yarn manufacturing and spinning machinery manufactured in U. K., was installed before or during 1955 ;

(b) the number of British made spindles installed in each of the said Mills ;

(c) the names of Mills, out of those mentioned in (a) above, which have replaced the yarn spinning machinery before or during 1967 alongwith the dates of such replacement ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The requisite information is given in the enclosed statement at Annexure I.*

(b) -do-

(c) The information is given in the enclosed list at Annexure II.*

AMOUNT COLLECTED BY SITE KARACHI FROM SALE OF PLOTS

*12409. **Miss Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary for Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) the amount collected or due to be collected by the Sind Industrial Trading Estate, Karachi from the sale of plots uptil 31st December, 1967 ;

(b) how the amount so collected has been utilized and on what items uptil 31st December, 1967 ;

(c) the details of assets and liabilities of SITE as per balance sheet for the year 1966-67 ;

(d) the amounts spent uptil 30th June, 1967 on construction of (i) roads, (ii) drains, (iii) water-supply system, (iv) sewerage, (v) electrification of roads, (vi) schools, (vii) dispensaries and hospitals and (viii) other facilities and amenities in the plots of SITE ?

---

*Please see Appendix X at the end.

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The amount collected/to be collected during the period under question is Rs. 2,00,99,061/-.

(b) The collected amount has been spent on the following items :—

(i) Roads	...	12,31,416/-
(ii) Drains and Sewerage	...	11,25,704/-
(iii) Water Supply System	...	46,51,095/-
(iv) Sewerage (included in Item No. (ii) above.		
(v) Electrification of Roads	...	5,46,965/-
(vi) Schools	...	2,07,754/-
(vii) Dispensaries and Hospitals	...	40,37,660/-
(viii) Other facilities and amenities in the plots of SITE	..	82,98,467/-
Total :		Rs. 2,00,99,061/-

(c) Assets ... Rs. 4,09,42,217/-

Liabilities ... Rs. 26,54,928·52

Details are given on the attached statement marked 'A'.*

(d) (i) Roads	...	Rs. 12,31,416/-
(ii) Drains & Sewerage	...	Rs. 11,25,704/-
(iii) Water Supply System	...	Rs. 46,52,095/-
(iv) Sewerage (included in Item No. (ii) above.		
(v) Electrification of Roads	...	Rs. 5,46,965/-

**Statement not placed on the table.*

(vi) Schools ... Rs. 2,07,754/-

(vii) Dispensaries & Hospitals ... Rs. 40,37,660/-

(viii) Other facilities & amenities in the plots of SITE. ... Rs. 82,98,467/-

---

ESTABLISHMENT OF MILLS OR FACTORIES IN KALAT AND QUETTA DIVISIONS.

*12423. **Malik Mir Hazar Khan**: Will the Parliamentary Secretary Industries be pleased to state :—

(a) whether Government have any scheme to establish Mills or Factories and heavy industries in Kalat, Mekran and Quetta Divisions ;

(b) whether it is a fact that not a single mill or factory has been established in the backward areas, like Kalat, Mekran and Quetta Divisions during the last 20 years ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, why the Government has neglected these areas in the field of Industries ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Setting up of new industries in the Public Sector is done by the Government through the West Pakistan Industries Development Corporation (WPIDC), which is entrusted with establishing such large industries as are included in the Schedule of its charter. The WPIDC selects only such industries in which private sector is unwilling to invest. The following industries have already been set up by the Government through the WPIDC in Quetta Division :

Name of Project.	Investment (In lacs of Rupees(
District Quetta	
(i) Development of Degari Coal Mines.	91·30

(ii) Development of Central Block Sore Range Coal Mines. 174·60

(iii) Low Temperature Coal Carbonization, Briquetting & Curing plant. 1·60

District Sibi

(i) Development of Sharigh Coal Mines. 158·10

(ii) Harnai Woolen Mills Ltd., Harnai. 50·00

(b) This is not correct. This area had only 4 factories at the time of Independence. After Independence, 50 new factories were established during the year 1947 to 1955.

Their details industry-wise are given hereunder :—

	Name of industry		Number of units.
1.	Fruit Preservation.	...	5
2.	Ice Factory.	...	2
3.	Cotton Textile.	00	9
4.	Wheat Milling.	...	9
5.	Bakery.	...	5
6.	Art Silk handloom factories.	...	8
7.	Electrical industry.	...	2
8.	Power Houses.	00	2
9.	Sui Gas Plants.	...	1
10.	Railway Workshop.	...	6
11.	Distillery.	00	1
12.	Coal Briquetting.	...	1

13. Woolen Mill.	...	1
14. Cap Manufacturing.	...	1
15. Bidi Industry.	...	5

During the 2nd Plan period (1960-65) 15 new units were established in this Region. The details in respect of them are given in Annexure-I.

During the 3rd Plan period one heavy industry viz : the establishment of a Cement Factory at SIBI has been sanctioned in this Region. The details in respect of this unit are given in Annexure-II.

A list showing the projects sanctioned by the West Pakistan Small Industries Corporation (WPSIC) for Quetta Division is also enclosed at Annexure-III.

(c) In view of the position explained under (b) above, the question does not arise.

Annexure—I

SECOND PLAN PERIOD IN KALAT, MAKRAN, AND QUETTA DIVISIONS

Sr. No.	Name of the Unit	Items to be manufactured	Remarks
1	2	3	4
	1. Canning and Preservation of Fruits		
1.	M/s Pakistan Fruit Products, Quetta.	Preservation of Fruits and Vegetables.	
	2. Wheat and Grain Millings		
2.	M/s National Flour Mills, Quetta.	Wheat & Grain Millings.	Established capacity 20 tons daily.

3.	M/s Quetta Flour Mills, Quetta.	—do—	Loan cancelled by I.D.B.P.
4.	M/s Haji Abdul Wahid National Flour Mills Quetta	—do—	Already operating.
5.	M/s Mohd Ibrahim-Chairagh Mohd, Quetta.	—do—	Loan sanctioned and plot allotted in Small Industrial Estate, at Quetta.
6.	M/s M. Rafi-ud-Din Nadim Flour Mills, Quetta.	—do—	Loan sanctioned.
	3. Cold Storage and Ice Plant		
7.	M/s Quetta Cold Storage & Ice Plant Co.	Cold Storage and Ice Plant	Completed and functioning
	4. Textiles		
8.	M/s S. M. Ahmad & Sons, Quetta.	Karakuli Cloth	—do—
9.	M/s. M. M. Inam Ullah, Quetta.	Mosquito Metting	—do—
10.	M/s Seth Sohail Khan, Sohail Industries, Quetta.	Special Textiles	—do—
	5. Ready Made Garments		
11.	M/s Bashir Ahmad, Darakhan Tailoring Factory, Quetta.	Ready made Garments	Loan sanctioned by I.D.B.P.

1	2	3	4
	6. Glass Products		
12.	M/s Sardar Gaiz Mohd, Khudadad Industries.	Glass ware	—do—
	7. Electrical Industries		
13.	M/s Adam Ali, Quetta, Voice, Quetta.	Wire Drawing, Wire Enamelled Products	—do—
	8. Products of Gypsum		
14.	M/s Syed Saghir Hussain, Quetta.	Chalk Factory	—do—
	9. Plastic Products		
15	M/s Tariq Industries. Quetta.	Plastic Products	—do—
	10. Agricultural Machinery and Implement and Light Engineering Workshop		
16.	Six units have been balanced and their capacities enhanced.		

ANNEXURE II

UNITS SANCTIONED/ESTABLISHED DURING THE THIRD PLAN PERIOD

S. No.	Name of the units	Items to be manufactured.	Remarks
1.	M/S Baluchistan Cement Industries Ltd., Spring-tangi (Distt. Sibi)	Cement	Loan has recently been sanctioned by PICIC.

ANNEXURE III

PROJECTS SANCTIONED BY WPSIC FOR QUETTA DIVISION FOR INSTALLATION INSIDE AND OUTSIDE THE SMALL INDUSTRIES ESTATE.

(a) 21 Projects have been sanctioned for Establishment in the Small Industries Estate, Quetta. The position of these is as under :—

1.	No. of Projects under production on the estate.	2
2.	No. of Projects under construction.	4
3.	No. of Projects pending completion.	4
4.	No. of cases pending with the Industrial Development Bank for want of suitable lines of credit.	11
	Total :	21

(b) The WPSIC has sanctioned 2 cases for setting up different projects in Quetta Division Outside Estate under Cash Foreign Exchange as under :—

S. No.	Name of Party.	Location	Amount
1.	M/S Albert Printing Press.	Quetta	25,000
2.	M/S Toy Palace.	Quetta	2,450

The West Pakistan Small Industries Corporation has also sanctioned loan to four parties in Quetta Division. Outside the Estate out of which one is pending with IDBP for want of suitable lines of credit and rest are under documentation.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

RESERVING REST HOUSES FOR ANTI-CORRUPTION INSPECTOR OF UMERKOT

379. Haji Sardar Atta Muhammad: Will the Parliamentary Secretary Services and General Administration be pleased to state :—

(a) the dates on which the Inspection Bungalows or Rest Houses situated in each taluka of Mithi, Nagarparkar, Chhachhro and Deeplo were reserved for the Anti-Corruption Inspector of Umerkot from Ist January 1960 to 31st December 1967 ;

(b) whether any entries were made in the relevant Register of the said Bungalows showing the dates the said Officer had got the said Bungalows reserved in his name ;

(c) the number and date of the letters issued by the authority concerned intimating reservation in the name of the said Officer during the period from 1st January 1960 to 31st December 1967 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (a) There is no PWD Inspection Bungalow or Rest House situated in the Taluka of Mithi, Nagarparkar, Chhachhro and Deeplo. There are however District Bungalows in the Tharparkar District which are under the charge of the D. C. Tharparkar. The Anti-Corruption Inspector, Umerkot occupied the District Bungalows as per details given below :—

(i)	Distt. Bungalow at	From	To
	Deeplo.	8.5.61	12.5.61
		30.6.63	3.7.63
		21.9.63	25.9.63
		20.12.65	22.12.65

(ii)	Distt. Bungalow	26.11.62	28.11.62
	at Nagarparkar.	27.6.63	29.6.63
		1.10.63	3.10.63

(b&c) There is no system of reservation of the Dak Bungalows. Hence the question of issue of letters of reservation does not arise. The entries given in Part (a) exist in the Register.

WATER SUPPLY BILLS AND OTHER DUES OUTSTANDING AGAINST TEXTILE MILL OWNERS IN SITE, KARACHI.

434. **Mian Saifullah Khan**: Will the Parliamentary Secretary Industries and Commerce be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Sind Industrial Trading Estate, Karachi has asked all textile mills situated in SITE to deposit the dues of SITE including water supply bills, etc., and has threatened to stop water supply to the textile mills if dues of SITE are not paid ;

(b) whether it is a fact that there is a dispute between Income Tax Department and SITE and also Provincial Excise Department and SITE ;

(c) whether it is a fact that the Income Tax Department and Provincial Excise Department have written to Textile Mill Owners not to pay dues to the SITE ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, the action Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. (Textile Mills have not been singled out as suggested. Each and every industry without exception is regularly called upon to pay up and clear all bills within 15 days of their presentation. Monthly bills are

sent in case of water dues and six monthly bills are submitted for rent dues. When any bill remains unpaid for 60 days, a reminder is issued followed by a 30 days grace period. If the bill still remains unpaid, a notice is issued to the defaulter to show cause why his water supply should not be disconnected).

(b) Yes. (The Income Tax dispute is currently subjudice in the District Court at Karachi in I Civil Appeal No. 18/1968. The property tax dispute is currently sub-judice in the High Court at Karachi in Writ Petition No. 127/1968.

(c) Yes. But the Income Tax Deptt. has written to all industries without exception. and not merely to textile mills, as suggested. The S. I. T. E. has moved the Distt. Court, Karachi, in Civil Appeal 18 of 1968, as to the Income Tax Deptt, and High Court, in Writ Petition 127 of 1968, as to the Provincial Excise Department.

(d) No action is necessary for (a) above, As already indicated, the disputes at (b) are currently subjudice. Further action will be taken after the Courts have given a decision.

ADJOURNMENT MOTIONS

THREAT TO THE LIVES AND PROPERTY OF THE RESIDENTS OF U.C. GOLARJI, DISTT. HYDERABAD ON ACCOUNT OF THE LOCAL GOONDAS AND THIEVES OPERATING UNDER THE PROTECTION OF MIR MUHAMMAD RIND

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions and the first one is by Haji Sardar Atta Muhammad.

وزیر داخلہ (قاضی فضل اللہ عبید اللہ) ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور میری مخالفت کی وجوہات یہ ہیں ۔ کہ یہ معاملہ پرانا ہے اور ان کی جو شکایت ہے وہ واضح نہیں ہے ۔ مبہم ہے ۔ اتنی اہم

بھی نہیں ہے ۔ جس کے لئے ایوان کی کارروائی کو ملتوی کیا جائے ۔ ان کو شکایت ہے کہ ایک شخص میر محمد رند سے ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد کے شہریوں کے جان و مال کے لئے سخت خطرہ لا حق ہو گیا ہے ۔ یہ مبہم شکایت ہے کہ کسی بدنام شخص کی پشت پناہی میں وہاں کے لفنگے اور چور بے جا تنگ کر رہے ہیں ۔ دراصل کولاچی میں دو پارٹیاں ہیں اور ان میں کافی تلخی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا اس شخص نے کوئی ایسا جرم تو نہیں کیا جو قابل دست اندازی پولیس ہو ۔

Minister for Home : There is a complaint against him under section 325 read with section 149 and it is pending in the court. The matter is sub-judice.

دفعہ ۳۲۵ اور ۱۴۹ کے تحت فرسٹ رپورٹ درج کرائی گئی ہے ۔ مگر اس نے کوئی جرم قابل دست اندازی پولیس نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا آپ کو اس کے متعلق کوئی شکایت پہنچی ہے کہ پولیس نے کوتاہی کی ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ تاج محمد نے جو بی ۔ ڈی کا ممبر ہے مجھے ایک یادداشت بھیجی ہے ۔ سید شیر علی شاہ نے بھی شکایت کی ہے ۔ قاضی محمد اکبر نے ایک چٹھی لکھی ہے کہ لوگوں میں اتنا ہراس ہے کہ وہ اس کے لوٹنے کے ڈر سے ایک گاؤں سے دوسرے تک نہیں جا سکتے اور اس کی چوریوں کی وجہ سے رات کو لوگوں کو نیند نہیں آتی ۔

Mr. Speaker : Is he a bad character ?

Minister for Home : No, Sir. On the contrary, he is a member of the Divisional Council.

جناب والا ۔ جس نے شکایت کی ہے وہ بی ڈی ممبر ہے ۔ ان دونوں پارٹیوں کے درمیان ۲۶ ستمبر کو ایک الیکشن ہوا تھا ۔ اس شخص نے جو آدمی کھڑا کیا تھا وہ شکست کھا گیا اس وجہ سے وہ شکایت کر رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ اس معاملہ میں پولیس کی کوئی کوتاہی ثابت نہیں ہو سکی اس لئے یہ تحریک التواء خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ قاضی صاحب یہ بتائیں کہ کیا اس غنڈہ گردی میں اس کا ہاتھ نہیں ہے ۔

EXTENSION IN THE PERIOD OF DETENTION OF PRINCE ABDUL KARIM KHAN OF KALAT

Mr. Speaker : Next adjournment motion Nos. 219 and 220.

۲۱۹ آپ move کر چکے ہیں ۔ ۲۲۰ بھی move ہو چکی تھی ۔

Minister for Tribal Affairs (Mr. Ghulam Sarwar Khan) : I had submitted yesterday that these detention orders were passed by the Central Government. The question put to me yesterday was whether the detention orders of Prince Abdul Karim were passed by the Central Government and my reply is, I am definite. that these orders were passed by the Central Government.

Mr. Speaker : As the detention orders were passed by the Central Government, the responsibility of the Provincial Government is not involved. Both the adjournment motions are, therefore, ruled out of order.

FIRING BY THE LOCAL POLICE ON THE PEASANTS OF VILLAGE DARVAISH, TEH. HARIPUR, DISTT. HAZARA

Mr. Speaker : Next No 229.

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of public importance and of recent occurrence, namely, the victimization and harrassment caused by the uncalled for firing by the local police on the poor peasants of village Darvaish, Tehsil Haripur, District Hazara, wounding many of them has caused great resentment among the public all over the province. The news of the firing was published in the daily "Nawa-e-Waqt", Rawalpindi, dated 25.5.68.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubaidullah) : Mr. Speaker, I oppose the motion. In the first place, the matter is not of recent occurrence and, secondly, the motion is factually not correct. The position is, and it is unfortunate that the incident has happened, that on 23rd of May, the Additional Deputy Commissioner, Hazara, went with his Patwaris and other staff to another village to effect the consolidation of holdings. Forty-three farmers of the village Darvaish were involved and they unfortunately resisted that effort because the Deputy Commissioner wanted to take over the possession from those farmers and effect consolidation of holdings. As I have already stated, the forty-three farmers resisted them and caused injuries to one of the Patwaris who received fairly serious injuries and is still lying in the hospital. This happened on the 23rd and on the same day twenty-eight people were arrested under the orders of the Additional Deputy Commissioner who happened to be the Additional District Magistrate also. On the 24th, about five or six hundred people of that village went with a red flag and led a procession to the police station in order to effect the release of twenty-eight people who had been arrested on the previous day under the orders of the Additional Deputy Commissioner/Additional District Magistrate. They were dissuaded from taking out a procession by the Sub-Divisional Magistrate and the Police Officers, because section 144 was in force and they were taking out a procession in defiance of section 144, but they persisted and

actually assaulted the policemen with the result that seven policemen were injured. The mob used stones and they were lathi-charged but even that was not effective. Therefore, the police was compelled to fire and eleven rounds were fired in the air. My submission is that the statement made by my friend that the police actually fired on the poor peasants is not correct. Eleven rounds were fired in the air and the mob was lathi-charged. When the lathi-charge proved to be ineffective they were tear-gassed. It is quite possible that about 12 persons might have received some simple injuries probably on account of tear-gassing but there was no firing on poor peasants as alleged by my friend. My submission is that it is not a matter of recent occurrence. This happened on the 23rd and 24th and the adjournment motion was actually presented on the 27th. It is also factually incorrect.

It is factually incorrect in that the Police fired on the ground and thirdly, Sir, there is a case pending against these people, registered under section 307, read with sections 148 and 149 and this is pending investigation. Therefore, I will submit that this motion should be ruled out of order. Besides that I want to make a submission that the complaint of these 43 farmers is that the order of the Additional Deputy Commissioner regarding consolidation of holdings, was irregular. I am going to look into it and am submitting the relevant papers to my esteemed colleague, the Incharge of Revenue Department and if there is any irregularity about that, that will be rectified.

Mr. Speaker: Was any peasant injured as a result of the firing ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جہاں تک فائرنگ کا تعلق ہے میری معلومات کے مطابق مجمع کی ٹانگوں میں فائر کئے گئے ۔ ان میں ایک عورت برکت جان سنگین سے زخمی ہوئی ۔ ایک شخص جمعدار برکت علی بھی زخمی ہوا جب اس کو گرفتار کرکے چارپائی پر ڈال کر لے جایا گیا حالانکہ وہ زخمی حالت میں تھا ۔ اس وقت تک ۔ ۔ ۔ آدمیوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے ۔ ان کا یہ فرمان ہے کہ یہ وقوعہ ماضی قریب کا نہیں ہے۔ وہ بذات خود تسلیم

کرتے ہیں کہ یہ واقعہ ۲۳ تاریخ کا ہے - ۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو چھٹی تھی - میں نے اولین فرصت میں یعنی ۲۶ تاریخ کو اس کا نوٹس اسمبلی میں دے دیا - افسوس کا مقام ہے بلکہ دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے ہم وطن بھائی انصاف حاصل کرنے کے لئے گئے - بجائے اس کے کہ ان سے انسانوں جیسا سلوک کیا جاتا جب انہوں نے زیادتی کے خلاف آواز بلند کی ان کو گولیوں اور برچھیوں سے زخمی کیا گیا - اب وزیر موصوف خود فرماتے ہیں کہ گاؤں کے پانچ چھ سو افراد نے اکٹھے ہو کر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال اراضی پر حملہ کیا -

Minister for Home : Sir, he wanted to effect release of persons who were arrested under the orders of the A. D. M. on the previous day. They attacked the police station, stoned the police-men and injured them and it was in order to clear those people who were, about 5/6 hundred who were told not to take out the procession and an effort was made to dissuade them from defy by section 144. But they did not agree and they assaulted the policemen.

Mr. Speaker : The matter is subjudice ; the motion is ruled out of order.

NOTICE OF TERMINATION OF SERVICES TO FORTY FOUR JUNIOR CLERKS BY THE D. C. MULTAN.

Mr. Speaker : Next motion No. 230.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the Deputy Commissioner, Multan, has served 44 junior clerks with notices that their services shall be terminated on 31st May, 1968. The notices are irregular and contrary to Rules. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Revenue (Mr. Ghulam Sarwar Khan): Sir, I oppose this motion, and would like to say that the Deputy Commissioner, Multan, has been directed to withdraw that notice and try to create these posts permanently. In view of this, I think the Member will please withdraw his motion.

Malik Muhammad Akhtar: I don't press it.

Mr. Speaker: The motion is not pressed.

REDUCTION IN THE SUPPLY OF WATER IN GHULAM MUHAMMAD AND SUKKUR BARRAGES

مسٹر سپیکر ۔ اگلی تحریک التواء حاجی عطا محمد صاحب کی طرف سے ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ غلام محمد بیراج اور سکھر بیراج میں پانی کم کرنے کے اعلان کی وجہ سے اس علاقہ کے آباد کاروں میں سخت مایوسی اور پریشانی پھیل گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اس تحریک التواء کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس تحریک التواء میں کسی ایک معاملہ کے متعلق ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ یہ تحریک التواء دو معاملات سے متعلق ہے اس لئے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے ۔

DISTORTION OF FACTS BY THE S.H.O., P S. LIAQUATABAD WHILE RECORDING THE F.I.R. IN RESPECT OF THE MURDER OF LATE LT. ANWAR

Mr. Speaker : Next motion.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the S.H.O. Liaquatabad, Police Station, has recorded F.I.R. of the murder of late Lt. Anwar and his cousin ; distorting the real facts. The father of late Anwar had made a complaint to D.I.G. Police, Karachi. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : The matter relates to an individual case; hence the motion is ruled out of order.

LOSS OF RS. TWENTY LACS TO THE L M.C. DUE TO THE CLOSURE OF BANKING BUSINESS BY THE NATIONAL COMMERCIAL BANK, DAYAL SINGH MANSIONS, LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion No. 233.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, National Commercial Bank, Dyal Singh Mansion, Lahore, has closed its banking business. Lahore Municipal Corporation had a fixed deposit of Rs. 20 lacs in the said Branch which has matured but not refunded due to the negligence of the Corporation authorities. The news of this loss has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for B. D. & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo). Sir, I have just received the notice of this motion and this may kindly be taken up tomorrow or day-after.

Mr. Speaker : This motion will be taken up tomorrow.

FAILURE OF THE KARACHI ADMINISTRATION TO PERMIT THE HOLDING OF A PUBLIC MEETING IN CONNECTION WITH THE BAIT-UL-MUQADDAS DAY.

Mr. Speaker : Next motion.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance namely, the failure of the Karachi Administration to permit the holding of a joint public meeting by all the political and religious parties to celebrate Bait-ul-Maqaddas Day on the 5th of June, 1968. The failure of the Karachi Administration to use its powers vested in it for such a noble cause has caused widespread resentment.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, I oppose this motion and have to request that since I received the notice of this motion just now, I would request that this may please be taken up the day-after-tomorrow.

Mr. Speaker : This motion will be taken up the day-after-tomorrow. Next motion is by Mr. Hamza ; he is not present. Next motion again by Mr. Hamza ; he is not present.

COMMUNICATION FROM THE GOVERNOR OF WEST PAKISTAN CONDOLING THE DEATH OF LATE NAWABZADA RAHIM DIL KHAN M.P.A.

Mr. Speaker : I have received a communication from the Governor of West Pakistan which I shall read out to the Assembly as required under para 28 of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure as adopted for the Provincial Assembly of West Pakistan. The communication runs as follows :

"I have learned with great regret of the sad demise of Nawabzada Rahim Dil Khan. May God grant eternal peace to the departed soul. The late Nawabzada Rahim Dil Khan was an active Member of the Provincial Legislature and will no doubt be missed by his colleagues in the Assembly and friends. Kindly convey my sympathies to the Members of the House on the loss they have suffered."

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEES REPORTS.

Mr. Speaker : There are a few motions for extension of time and the first motion is from Mr. Zain Noorani; he is not present. Second, third and fourth motions are also from Mr. Zain Noorani ; he is not present.

Mr. Speaker : We will now resume discussion . . .

Leader of the House (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, before you resume discussion on the Ordinance, I have one submission to make. Keeping in view the state of business of the Assembly, I had a conversation with the Leader of the Opposition, and I propose that an evening sitting of the Assembly may be held on the 29th May, 1968, that is today. Instead of the usual day for transacting the legal Government business, 4th and 5th June have been allotted for the transaction of the Private Members' Business. Evening sittings of the Assembly may be held on these days to consider the draft Rules of Procedure of the Assembly. In case the discussion of the Ordinances is not concluded by that time, an evening sitting may be held on the 6th June 1968, to continue with the consideration of the Ordinances. I request you, Mr. Speaker, to arrange business of the Assembly accordingly.

Khawaja Muhammad Safdar : No objection Sir.

Mr. Speaker : The sense of the House is that according to the proposal of the Leader of the House, there should be two sittings today, and evening sittings on the 4th and 5th June to consider the draft Rules of Procedure. So, we will meet today at 5.30 p.m , and on the 4th and 5th of the next month to consider the draft Rules of Procedure at 5.30 p.m. daily.

PRESENTATION OF THE REPORT OF THE SPECIAL COMMITTEE ON RULES OF PROCEDURE

Mr. Speaker : First item on the Orders of the Day is the presentation of the Report of the Special Committee on Rules of Procedure.

Minister of Law : Sir I present the Report of the Special Committee on Rules of Procedure appointed by the Provincial Assembly of West Pakistan on 20th May, 1968.

Mr. Speaker : The Report of the Special Committee on Rules of Procedure, appointed by the Provincial Assembly of West Pakistan on 20th May, 1968, stands presented to the House.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DISPUTES ORDINANCE, 1968

(resumption of discussion)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance 1968. Amendment No. 30 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir.

Mr. Speaker : Amendment not moved ; next amendment please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for para. (r) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(r) "strike" means :—

(i) a cessation of work by a body of persons employed in any industry, acting in combination ; or

(ii) a concerted refusal of any number of persons who are or have been so employed, to continue to work or to accept employment ; or

(iii) a refusal under a common under-standing by any number of such persons to continue to work or to accept employment ;

(iv) sit-down or stay-in-strike ;

(v) slow-down strike ;

(vi) sympathy strike ;".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for para. (r) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(r) "strike" means:—

(i) a cessation of work by a body of persons employed in any industry, acting in combination ; or

(ii) a concerted refusal of any number of persons who are or have been so employed, to continue to work or to accept employment ; or

(iii) a refusal under a common under-standing by any number of such persons to continue to work or to accept employment ;

(iv) sit-down or stay-in-strike ;

(v) slow-down strike ;

(vi) sympathy strike ;".

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - لئے قانون میں، ہڑتال کی جو تعریف دی گئی ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ کسی Body یا کسی شخص کے اجتماعی طور پر کام کو بند کرنے کے فیصلے کو ہڑتال قرار دیا گیا ہے یا یہ کہ کسی کام کے نہ کرنے کو ہڑتال کی تعریف میں شامل کیا گیا ہے - چونکہ یہ کچھ زیادہ واضح بات نہیں تھی اس لئے میں نے مشرقی پاکستان میں رائج قانون سے ہڑتال کی تعریف لی اور اس کو ذرا سا modify کرکے اس ترمیم کے ذریعے یہاں پر پیش کیا ہے اور میں نے ہڑتال کی جو چھ تعریفیں یہاں پر بیان کی ہیں ان میں اوالذکر دو تعریفوں میں یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی Body اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کر لے اور ہڑتال کرے تو اسے ہڑتال کہنا چاہئے ، میں نے اسمیں یہ اضافہ کیا ہے کہ common understanding سے by any number of such persons یہ جو حق دیا گیا ہے اگر آپ رائل لیبر کمیشن کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں گو کہ اب وہ ایک فرسودہ دستاویز ہے اور حالات اب بہت ہی بدل چکے ہیں لیکن آپ اس میں دیکھیں گے کہ Labour Laws پر قانون سازی کی بنیاد ہی یہ تھی کہ مزدوروں کو تعزیرات پاکستان کی ان دفعات سے مستثنیٰ کیا جائے کہ جن دفعات کے تحت اگر وہ حکومت کے کسی اقدام کے خلاف کوئی مشورہ کریں تو اس کو سازش قرار دیا جا سکتا ہے اور اسی اساس پر یہ Labour Laws بنائے گئے - اور ان کا مقصد یہ تھا کہ ان قوانین کے بنانے کے بعد ایک صحت مند فضا پیدا کی جائے - تو اس طرح کی فضا پیدا نہ کرنا اور ایسا قانون بنا دینا کہ جس میں ہڑتال کی تعریف کو کم تر کر دیا گیا ہو ، میں سمجھتا ہوں کہ نہایت نامناسب ہے اور جبکہ

مشرقی پاکستان میں یہ اصلاحات کی گئی ہیں ، مغربی پاکستان کو اس سے محروم نہیں رکھنا چاہئے ۔ مجھے پانچ چھ سطریں پڑھ لینے دیجئے جس کے بعد میں اپنی تقریر ختم کروں گا ۔ اس سے آپ پر واضح ہو جائے گا کہ مزدوروں کے متعلق جو قوانین ہیں ان کا مطلب کیا ہے اور ہڑتال کیا چیز ہے :-

"It should be remembered that reform is the enemy of revolution....."

جناب والا ۔ آپ اس spirit کو دیکھیں ۔ دراصل میرا قصور یہ ہے کہ میں زیادہ مطالعہ کرتا ہوں ۔ تو عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ قانون اس لئے بنایا گیا ہے کہ ہم مزدوروں میں بغاوت اور بے چینی کو روک سکیں ۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ :-

"The reform is enemy of revolution and one can make a good case with conservative aspect of unionism laws atleast as important as its reformative aspect over the long run."

جناب والا ۔ اس سے آگے trade unionism کے متعلق وہ کہتے ہیں ۔ میں سارا تو نہیں پڑھوں گا صرف آخری سطریں ہی آپ کی خدمت میں پڑھتا ہوں :-

"It was thirty or forty years ago whereas union organizations were allowed to become strong and they were allowed to serve as a wall against the unrest of the masses of the labour."

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ گو کہ مجھے جناب وزیر محنت کا انتہائی احترام ہے ۔ وہ نہایت ہی قابل اور ایک اچھے پارلیمنٹرین ہیں مجھے اس کا اعتراف ہے کہ وہ خدا کے فضل سے اس ایوان میں ایک قابل

وزیر ہیں ، وہ ہماری باتیں بھی برداشت کر لیتے ہیں جس کے لئے ہم ان کے مشکور ہیں ۔ لیکن کاش حکومت ان سے وہ کام لے جس کے وہ اہل ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لیبر قوانین کے فلسفے سے ناواقف ہیں ۔ جناب والا ۔ اصلاحات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ بے چینی کو دور کیا جائے ۔ اب میری بدنصیبی یہ ہے کہ میں ہر چیز کا وسیع مطالعہ اور تحقیقات کرتا ہوں ۔ یہ نادان دوست ہیں ۔ یہ بغاوت کو دعوت دیتے ہیں ، اسے چیلنج کرتے ہیں ۔ اب یہ بھی unfair ہے کہ میں زیادہ وقت صرف کروں ۔ تو یہ terms ہیں جو کہ مشرقی پاکستان کے قانون میں آپ کو ملیں گی یعنی "sit down strike, slow down strike." وغیرہ وغیرہ لیکن ان کو یہاں پر غیرقانونی قرار دیا گیا ہے اور ان سب کو یہاں پر سے حذف کرنے کے بعد ہڑتال صرف وہی رہ گئی ہے کہ جس کے لئے باقاعدہ قرار داد پاس کی جائے اور جس کے متعلق باقاعدہ نوٹس جاری کیا جائے اور اس کے بعد سب سے اہم طریق کار جو کہ مظلوم مزدور اپنے حقوق کے حصول کے لئے اختیار کیا کرتے تھے ۔

جناب والا ۔ ان کی سٹرائیک کی definition جو انہوں نے دی ہے اس کی آخری لائن میں لکھا ہے ۔

"But does not include a hunger strike"

یعنی جناب والا انہوں نے hunger strike کو خودکشی قرار دے دیا ہے ۔

جناب والا ۔ اب وزیر صاحب یہ بتائیں کہ وہ کیا ریفارمز کر رہے ہیں کیا یہ Reformatory Laws ہیں کیا وہ لیبر کو کم کو رہے ہیں یا اس میں اضافہ کر رہے ہیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کی اس ترمیم میں پیرا ایک ۔ دو اور تین وہ پہلے سے ہی ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ میں مانتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ انہوں نے صرف پیرا نمبر ۳ میں چند الفاظ کی ابزادی کی ہے ۔ اور وہ ہیں ۔ "By any number of such persons" میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر ضروری ہیں ۔ ورنہ ایک ۔ دو ۔ تین پیرا وہی ہے جن کا ذکر پہلے سے اس شق میں موجود ہے ۔ جہاں تک پیرا نمبر ۳ کا تعلق ہے sit down or staying in strike یا پیرا نمبر I میں انہوں نے خود define کیا ہے اور ہم نے اس کو اپنی شق میں ایسے define کیا ہے کہ Strike means cessation of work تو Sit down strike or a stay- ing in strike is almost a cessation of work تو یہ اس definition کے تحت cover ہو جائے گا slow down strike کا ذکر ہم نے احکام جاریہ کے قانون میں کیا تھا اور go slow offence کو قرار دیا تھا اس لئے ہم نے اس کو سٹرائیک کی definition سے خارج کیا ہے اور sympathetic strike کو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ ان اداروں کو جن اداروں کو دوسرے اداروں کے ملازمین سے کوئی واسطہ نہیں ہے ۔ جہاں ان کے صنعتی تنازعات سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ sympathy strike کو strike کی definition میں لانا بھی نامناسب ہے ۔

Mr. Speaker: I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That for para. (e) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(r) "strike" means—

(i) a cessation of work by a body of persons employed in any industry, acting in combination ; or

(ii) a concerted refusal of any number of persons who are or have been so employed, to continue to work or to accept employment ; or

(iii) a refusal under a common under-standing by any number of such persons to continue to work or to accept employment ;

(iv) sit-down or stay-in-strike ;

(v) slow-down strike ;

(vi) sympathy strike ;".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I will not be moving No. 32 but I will move No. 33.

Mr. Speaker : Yes, please.

Malik Muhammad Akthar : I beg to move—

That for para (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(u) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of industry to do any skilled, unskilled, manual, teachnical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and includes person or persons employed as—

(i) domestic servants ;

(ii) Sweepers ;

(iii) salesman ;

(iv) an officer trainee ;

(v) sales representative (Travelling) ;

(vi) sub-agent of bank ;

(vii) Touring representative of film distributing company ;

(viii) Watch and Ward Jamadar ;

(ix) Watch and Ward Inspector ;

(x) Bidi workers ;

(xi) Weavers ;

(xii) Contractor treasurers and ministerial staff employed by them ;

(xiii) Contractor agent and coolies employed by him, treated employees of the company ;

(xiv) Fire brigade Superintendent ;

(xv) Depot keeper and Store keeper ;

(xvi) Touring auditor ;

(xvii) Commission agents ;

(xviii) Pilots and Chief Pilots ;

(xix) Contractor's men ;

(xx) Foreman and divisional heads ;

(xxi) Gold Smiths ;

(xxii) Match makers ;

(xxiii) Persons given work in Umbrella assembling business on piece rate basis ;

(xxiv) Persons engaged by utensil manufacturers ;

(xxv) Intermediary ;

(xxvi) Bidi paper makers;

(xxvii) Independent contractor;

(xxviii) Persons employed by manufacturing jewellers;

(xxix) Incharge of a department;

(xxx) Air-craft maintenance engineer;

(xxxi) Assistant Engineer working as shift engineer;

(xxxii) Checking Inspector employed by a bus company;

(xxxiii) Assistant Artist;

(xxxiv) District Main Engineer;

(xxxv) Aircraft maintenance engineers, traffic officers and station incharge;

(xxxvi) Distributors and salesmen;

(xxxvii) Depot Superintendents and Assistant Depot Superintendents;

(xxxviii) Labour Officer in jute mill;

(xxxix) Mine workers;

(xl) Musicians;

(xli) Chemists and assistant chemists;

(xlii) Overseers and Sub-overseers;

(xliii) Cinema operator and electric instructor;

(xliv) Gate sargeant;

(xlv) Incharge of watch and ward staff;

(xlvi) Outsiders rendering service as chowkidars at the residence of the Government Director;".

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for para (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(u) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of industry to do any skilled, unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and includes person or persons employed as—

(i) domestic servants ;
(ii) Sweepers ;
(iii) salesman ;
(iv) an officer trainee ;
(v) sales representative (Travelling) ;
(vi) sub-agent of bank ;
(vii) Touring representative of film distributing company ;
(viii) Watch and Ward Jamadar ;
(ix) Watch and Ward Inspector ;
(x) Bidi workers ;
(xi) Weavers ;
(xii) Contractor treasurers and ministerial staff employed by them ;
(xiii) Contractor agent and coolies employed by him, treated employees of the company ;
(xiv) Fire brigade Superintendent ;
(xv) Depot keeper and Store keeper ;
(xvi) Touring auditor ;
(xvii) Commission agents.;
(xviii) Pilots and Chief Pilots ;
(xix) Contractor's men ;
(xx) Foreman and divisional heads ;

(xxi) Gold Smiths ;

(xxii) Match makers ;

(xxiii) Persons given work in Umbrella assembling business on piece rate basis ;

(xxiv) Persons engaged by utensil manufacturers ;

(xxv) Intermediary ;

(xxvi) Bidi paper makers ;

(xxvii) Independent contractor ;

(xxviii) Persons employed by manufacturing jewellers ;

(xxix) Incharge of a department ;

(xxx) Air-craft maintenance engineer;

(xxxi) Assistant Engineer working as shift engineer ;

(xxxii Checking Inspector employed by a bus company ;

(xxxiii) Assistant Artist ;

(xxxiv) District Main Engineer ;

(xxxv) Aircraft maintenance engineers, raffic officers and station incharge ;

(xxxvi) Distributors and salesmen ;

(xxxvii) Depot Superintendents and Assistant Depot Superintendents ;

(xxxviii) Labour Officer in jute mill ;

(xxxix) Mine workers ;

(xl) Musicians ;

(xli) Chemists and assistant chemists ;

(xlii) Overseers and Sub-overseers ;

(xliii) Cinema operator and electric instructor ;

(xliv) Gate sargeant :

(xlv) Incharge of watch and ward staff ;

(xlvi) Outsiders rendering service as chowkidars at the residence of the Government Director ;".

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میری یہ اسٹیٹمنٹ self explanatory ہے - اس کا basis decided cases ہیں اور اس وقت جن مختلف cases میں جن کلاسز آف ورکرز کو workman کی تعریف میں نہیں لیا گیا - جناب والا - لمبی بات ہے - میں یہ تمام کے تمام different rulings سے نکال کر اس definition کو لایا ہوں یہ کم و بیش بارہ یا چودہ reported cases ہیں. ان کو میں refer نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس طرح ایوان کی تضیع اوقات ہوگی میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو Industrial Disputes Ordinance کا origin ہے اس میں بڑا واضح طور پر یہ قرار دیا گیا ہے کہ - - - جناب والا اگر مجھے کہنے دیں کہ لیبر لجسلیشن کا ہندوستان میں جب آغاز کیا گیا - تو اس سے جناب والا یہ مقصد مطلوب تھا کہ ہندوستان میں لیبر کلاس کو زیادہ سے زیادہ protection دی جائے - سب سے پہلے جو ریفارمز کی گئی تھیں وہ ۱۸۶۳ء سے ۱۹۰۱ء تک تھیں- اس عرصہ میں مختلف قوانین نافذ کئے گئے - تاکہ لیبر کلاس کا تحفظ کیا جائے - چنانچہ کئی قوانین نافذ کئے گئے ان میں سے Breach of Contracts Act اور Assan Labour Inquiry Committee Act ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں نافذ کئے گئے اور Planters Labour Act ۱۹۲۹ء میں نافذ کیا گیا - پہلا دور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے - ۱۸۶۳ء سے ۱۹۰۱ء تک تھا دوسرا دور Period of Great World War کا تھا - ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۶ء تک پوری کی پوری Labour Legislation introduce ہو چکی تھی - ۱۹۱۴ء کے بعد پچھلی حکومتیں اور انگریز محتاط تھے - ان سے آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ وہ کس قدر چاہتے

تھے کہ ایسے قوانین کا نفاذ کیا جائے ۔ وہ Regulation سے ڈرتے تھے ۔ ۱۹۲۲ء کا جو Wages Act تھا اس میں ۱۹۲۶ء اور ۱۹۳۱ء میں ترامیم کی گئیں ۔ پھر Commission on Labour کی سفارشات پر ترامیم کی گئیں ۔ اس کے بعد ۱۹۳۴ء ۔ ۱۹۳۵ء ، ۱۹۳۶ء اور ۱۹۴۰ء میں بدستور ترامیم ہوتی رہیں ۔ اسی طرح Mines Act میں ترمیم کی گئی ۔ اس کے بعد Trade Union Act میں جس کا نفاذ ۱۹۲۶ء میں ہو چکا تھا ترامیم کی گئیں ۔ میں ان کی تفاصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ اس کے بعد Industrial Disputes Ordinance پر آتا ہوں ۔ حکومت نے دوسری جنگ کے بعد ترامیم کیں ۔ پہلا دور اگر ۱۹۰۱ء سے ۱۹۱۴ء تک کا تھا تو دوسرا دور ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک کا تھا اور پھر تیسرا دور ۱۹۱۹ء سے ۱۹۴۶ء تک یعنی جنگ کے اختتام تک تھا ۔ اسے Period of Second World War کہتے ہیں یہاں سے ہمارے ملک کا دور شروع ہوتا ہے ۔

سب سے پہلے لیبر ڈیپارٹمنٹ کو ۱۹۴۶ء میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ایک Department بنا دیا گیا ۔ with the responsibilities of a member of Viceroy' Executive Council اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں پہلی بار Industrial Disputes Ordinance کا نفاذ ہوا ۔ اس وقت workman کی جو definition تھی وہ اتنی exhaustive تھی جتنی کہ میں نے بیان کی ہے ۔ ۱۹۴۷ء کے بعد ۱۹۵۹ء میں Industrial Disputes Ordinance کا دور آتا ہے ۔ اس وقت right of strike تھا اور ہماری جو definition تھی وہ exhaustive تھی ۔

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۴ء تک حکومت نے کس قدر ترامیم کیں ۔ ان قوانین میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی رہیں And there are ten Ordinances یہ دس قوانین جنگ کے دوران لگائے گئے ۔ اور یہ تھی سپرٹ انگریز کی ۔ جس کے تحت وہ کام کر رہا تھا ۔ اس وقت صنعتکار کا انگریز پر hold نہیں تھا ۔ انگریز administrative reasons کے لئے ملک میں امن چاہتا تھا ۔ اور اس نے لیبر کی ریفارمز کے لئے ۱۸۶۰ء سے ۱۹۴۶ء تک ۸۶ سال میں جو قوانین نافذ کئے ۔ آج اس کا سہرا وزیر محنت کے سر پر ہے جنہوں نے ان تین قوانین سے ۸۶ سالہ قوانین کا جھٹکا کرکے رکھ دیا ہے ۔

جناب والا ۔ سب سے پہلی زد جو Industrial Disputes پر پڑی ۔ وہ ۱۹۵۹ء کے قانون سے تھی ۔ ۱۹۴۷ء کا pre-partition کا قانون جو تھا اسے ختم کیا گیا اس کے بعد اگلی زد جو ہم پر پڑی ۔ وہ یہ تھی کہ ۱۹۶۵ء میں Concilitation Officer کا تقرر کیا گیا ۔

Mr. Speaker : Please be relevant to your amendment.

ملک محمد اختر ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی حکومت کی پالیسی اس definition کو restrict کرکے ان conventions کے منافی ہے جو ہم international convention سے ratify کر چکے ہیں بلکہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کے بھی منافی ہے جس کا ذکر میں پھر کروں گا اگر میرے کسی دوست نے اس کو refer نہ کیا ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That for para (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(u) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of industry to do any skilled, unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and includes person or persons employed as—

(i) domestic servants ;
(ii) Sweepers ;
(iii) salesman ;
(iv) an officer trainee ;
(v) sales representative (Travelling) ;
(vi) sub-agent of bank ;
(vii) Touring representative of film distributing company ;
(viii) Watch and Ward Jamadar ;
(ix) Watch and Ward Iospector ;
(x) Bidi workers ;
(xi) Weavers ;
(xii) Contractor treasurers and ministerial staff employed by them ;
(xiii) Contractor agent and coolies employed by him, treated employees of the company ;
(xiv) Fire brigade Superintendent ;
(xv) Depot keeper and Store keeper ;
(xvi) Touring auditor ;
(xvii) Commission agents ;
(xviii) Pilots and Chief Pilots ;
(xix) Contractor's men ;
(xx) Foreman and divisional heads ;

(xxi) Gold Smiths ;

(xxii) Match makers ;

(xxiii) Persons given work in Umbrella assembling business on piece rate basis ;

(xxiv) Persons engaged by utensil manufacturers ;

(xxv) Intermediary ;

(xxvi) Bidi paper makers ;

(xxvii) Independent contractor ;

(xxviii) Persons employed by manufacturing jewellers ;

(xxix) Incharge of a department ;

(xxx) Air-craft maintenance engineer ;

(xxxi) Assistant Engineer working as shift engineer ;

(xxxii) Checking Inspector employed by a bus company ;

(xxxiii) Assistant Artist ;

(xxxiv) District Main Engineer ;

(xxxv) Aircraft maintenance engineers, traffic officers and station incharge ;

(xxxvi) Distributors and salesmen ;

(xxxvii) Depot Superintendents and Assistant Depot Superintendents ;

(xxxviii) Labour Officer in jute mill ;

(xxxix) Mine workers ;

(xl) Musicians ;

(xli) Chemists and assistant chemists ;

(xlii) Overseers and Sub-overseers ;

(xliii) Cinema operator and electric instructor ;

(xliv) Gate sargeant :

(xlv) Incharge of watch and ward staff ;

(xlvi) Outsiders rendering service as chowkidars at the residence of the Government Director ;".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That for para. (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(u) "workmen" means any person including an apprentice, employed in any industry to do any skilled or unskilled, manual or cleric l work for hire or reward and includes, for the purposes of any proceedings under this Ordinance in relation to an industrial dispute, a workman discharged during that dispute, but does not include any person employed in the police or armed forces of Pakistan.".

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for para. (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(u) "workman" means any person including an apprentice, employed in any industry to do any skilled or unskilled, manual or clerical work for hire or reward and includes, for the purposes of any proceedings under this Ordinance in relation to an industrial dispute, a workman discharged during that dispute, but does not include any person employed in the police or armed forces of Pakistan.".

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس ہنگامی قانون کی دفعہ ۲ کے پیرا (یو) کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کا مقابلہ میری پیش کردہ ترمیم سے کریں - آپ دیکھیں گے کہ میں نے ابتدا سے لے کر سب پیرا (۱)

ایک اپنی ترمیم پیش کی ہے ۔ میں نے اپنی اس ترمیم کے ذریعہ سب پیرا ۲ - ۳ - ۴ اور ۵ - کو حذف کر دیا ہے ۔ ان چار ضمنی پیروں کو حذف کرنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ جناب وزیر محنت نے لفظ "محنت کش" یا مزدور کی تعریف کو جن پابندیوں اور قیود میں محدود کیا ہے ان سے آزاد کر دیا جائے ماسوائے ایک کے کہ اگر کوئی مزدور یا محنت کش فوج میں ملازم ہے یا پولیس میں ملازم ہے تو اس پر اس قانون کا اطلاق ہو گا ۔ ورنہ تمام محنت کشوں پر اس قانون کا اطلاق ہوگا ۔ جناب والا ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ محترم وزیر محنت ۱۹۵۹ء کے آرڈیننس کے تحت جو تعریف لفظ محنت کش کی کی گئی تھی اس میں وسعت پیدا کرکے مزید محنت کشوں کو یہ موقع بخشتے کہ وہ اکٹھا ہو کر اپنی انجمن بنا کر اپنے مالکان سے کامیاب سودا کرنے کی کوشش کرتے مگر اس ملک اور اس حکومت کا باوا آدم ہی نرالا ہے لوگ آگے کو بڑھ رہے ہیں دنیا چاند پر کمندیں ڈال رہی ہے ستاروں پر جا رہی ہے اور ہم از منہ وسطیٰ کی طرف بھاگم بھاگ جا رہے ہیں آپ زندگی کے کسی پہلو کو لے لیجئے ہماری دوڑ آگے کی طرف نہیں ہے پیچھے کی طرف ہے ۔ حالات نہایت تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں چاہئے تو یہ تھا کہ اس صوبے کے محنت کش طبقہ کو وہ تمام مراعات دی جائیں اور وہ مراعات دینا ان کا فرض ہے ۔ جن کا انہوں نے نہ صرف آئی ۔ ایل ۔ او Convention میں حتمی وعدہ کیا ہے کہ اس ملک کے سب محنت کشوں کو اکٹھا ہو کر انجمن سازی کرکے اپنے مالکوں سے سودا کرنے کے لئے زمین ہموار کریں گے اور ان کے لئے ایسی فضا پیدا کریں گے لیکن ان حتمی وعدوں کے خلاف اور ان بار بار کے اعلانات کے خلاف اس قانون میں کم و بیش اس ملک کے ۵۰ ۔ فیصد مزدوروں کو اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ انجمن سازی کریں ۔

جناب والا ۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم اپنی سوسائٹی میں ہر روز مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں اور یہ پابندیاں جب ان سب کے سامنے ہوں گی تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کئی ایک مزدور انجمنیں جو مارچ سے پہلے قائم تھیں وہ اس زیر بحث ہنگامی قانون کے نفاذ کے بعد یا توڑ دی گئی ہوں گی یا توڑ دی جائیں گی یا خلاف قانون قرار پا جائیں گی جناب والا ۔ میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ ہماری ہر دوڑ اور ہمارا ہر قدم پیچھے کی طرف ہے اس کے ثبوت میں میں انڈسٹریل Dispute آرڈیننس نمبر ۴۶ ۔ آف ۱۹۵۹ء کی دفعہ ۲ کے پیرا (این) جس میں محنت کش کی تعریف درج ہے آپ کے سامنے پڑھتا ہوں :۔

"A workman means any person, including an apprentice, employed in any industry to do any skilled or unskilled, manual or clerical work for hire or reward, and includes for the purpose of any proceeding under this Ordinance in relation to an industrial dispute a workman discharged during that dispute but does not include any person employed in the police or armed forces of Pakistan."

میں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ یہ وہ تعریف ہے جو میں نے اپنی ترمیم کے ذریعہ پیش کی ہے ۔ میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ اس ترمیم کے ذریعہ ہم ۱۹۵۹ء سے پیچھے نہیں جائیں گے ۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس قانون کو اور liberalise بناتے لیکن اب ہم ۱۹۶۸ء میں جو قانون بنا رہے ہیں وہ ۱۹۵۹ء کے قانون سے بھی رجعت پسندانہ ہے ۔ یہیں تک نہیں اس قانون کو نافذ ہوئے تو صرف ۹ سال گزرے ہیں ۔ مگر اب میں آپ کی توجہ ۱۹۴۷ء کے سنٹرل ایکٹ نمبر ۱۴ ۔ کی طرف دلاتا ہوں اس کے سیکشن ۲ پیراگرف S میں workman کی تعریف یہ ہے :۔

"'Workman' means any person employed, including an apprentice, in any industry to do any skilled or unskilled, manual or clerical work for hire or reward, and includes for the purpose of any proceedings under this Act in relation to an industrial dispute, a workman discharged during that dispute, but does not include a person employed in the Navy, Military or Air Force of the Crown."

جناب والا ۔ یہ تعریف اس ۱۹۵۹ء کے قانون میں درج شدہ تعریف سے بھی زیادہ واضح ہے ۔ میں نے پولیس ملازمین کو اس تعریف میں سے نکال دیا ہے ۔ جب ہم نے ۱۹۵۹ء میں ۱۹۴۷ء کا قانون منسوخ کیا تو اس تعریف میں پولیس کے ملازم شامل تھے ۔ اور جہاں تک لفظ محنت کش کی اس تعریف کا تعلق ہے جو ہم ۱۹۶۸ء میں پاس کر رہے ہیں اس میں ۱۹۴۷ء کی تعریف سے بھی ہم پیچھے چلے جا رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہ رجعت قہقہری یہ رجعت پسندانہ قوانین اور یہ متشددانہ قوانین اس گورنمنٹ کو راہ راست پر نہیں چلا سکتے وزیر صاحب مزدوروں کو اس راستے پر چلنے کو مجبور کر رہے ہیں جو راستہ خلاف قانون ہو گا جو ان کو تشدد پر ابھارے گا جو ان کو خلاف قانون حرکات کرنے پر مجبور کرے گا ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ وزیر صاحب جو قدم اٹھائیں وہ آگے کی طرف اٹھائیں پیچھے کی طرف نہ اٹھائیں ۔ وزیر صاحب حالت اس وقت یہ ہے کہ آپ لمبے لمبے قدم اور لمبی لمبی چھلانگیں پیچھے کی طرف لگا رہے ہیں ۔ خواہ آپ معمولی اور چھوٹا سا قدم اٹھائیں لیکن وہ آگے کی طرف قدم ہو پیچھے کی طرف نہ ہو ۔ موجودہ صورت حال ایسی ہے کہ جو قدم آپ پیچھے کی طرف اٹھا رہے ہیں اس سے سوائے چند کاسہ لیسوں کے اور کوئی اس ملک میں خوش نہیں ہے اور ان کاسہ لیسوں کو بونین کونسلیں پیدا کر رہی ہیں اور اس حکومت پر ایسی صورت میں کون اعتماد

کرے گا جب کہ اس حکومت کا یہ عالم ہے کہ وہ ہر ایک قدم پیچھے کی طرف اٹھا رہی ہے ۔ ان کی ہر جست پیچھے کو جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست کروں گا کہ ۱۹۴۷ء ۔ اور ۱۹۶۸ء کے حالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے دنیا کہاں کی کہاں پہنچ چکی ہے ۔ اس زمانے میں کئی انقلاب آ چکے ہیں خواہ وہ سائینسی انقلاب تھے خواہ وہ علمی تھے اور خواہ وہ سیاسی انقلاب تھے لیکن یہ حکومت جس کا کہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم ترقی کر رہے ہیں اس کے دعویٰ کا پول ہر روز کسی نہ کسی چوراہے پر کھل جاتا ہے ۔ اگر چوراہے پر نہیں تو اس اسمبلی کے ایوان میں ضرور کھل جاتا ہے ان کا ہر قدم جس کو یہ ترقی سے تعبیر کرتے ہیں وہ ترقی معکوس پر محمول ہوتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے اپنے محترم دوست جناب وزیر محنت سے درخواست کروں گا کہ خدا را وہ اس صوبے اور اس ملک کی حالت زار پر رحم فرمائیں اور ایسے حالات پیدا نہ کریں کہ لوگ قانون شکنی پر مجبور ہوں ۔ اس وقت ان کے بنائے کچھ نہیں بنے گا ۔ آپ کو یقیناً اس وقت افسوس ہو گا کہ جو قدم اٹھانا چاہئے تھا وہ نہیں اٹھایا گیا آج آپ نے اپنی ذاتی مصلحتوں کی بناء پر کارخانہ داروں سے گٹھ جوڑ کیا ہوا ہے مگر کارخانہ دار آپ کو کسی آنیوالے بھیانک دن سے بچا نہیں سکتے اور نہ یہ خود اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں ۔ ان حالات میں میری درخواست ہے کہ میری تجویز کو قبول فرمایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ مزدور جو آج سے پہلے یونین بناتے تھے وہ اس قانون سے فائدہ حاصل کر سکیں اگر ان کے خیال کے مطابق کوئی فائدہ ہے تو وہ ان کو اٹھانے دیں ۔ ہماری رائے میں یہ نہایت ہی نامعقول قسم کا قانون ہے ۔ اس میں ہر قسم کی پابندی ہے لیکن وہ بعد میں بات کریں گے ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی ترمیم اس ایوان میں پیش کرتا

ہوں اور گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس کو قبول کر لیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ کل جناب وزیر محنت کے ارشادات گرامی سننے کا موقع نصیب ہوا جب ان کے سامنے یہ شکوہ کیا گیا کہ یہ قانون بہت سی صنعتوں یا کاروباری اداروں پر لاگو نہیں تھا تو انہوں نے بڑے ہی فخر کے ساتھ اس ایوان میں یہ بتایا کہ ہمارا ملک صنعتی ترقی کی منزلیں بڑی تیزی سے طے کر رہا ہے اور محض صنعتی ترقی کی منزلیں طے نہیں کرتا بلکہ اس صنعتی ترقی کی بناء پر اس ملک کے لاکھوں مزدوروں کو روزگار میسر ہوتا ہے ۔ اور اس نام نہاد ترقی کی بناء پر مزدوروں کی تعداد میں لاکھوں کا اضافہ ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ محنت کش کی جو تعریف ہے اگر حکومت اسے محدود کرنا چاہتی ہے اور محض اس لئے کہ ملک میں چند مفاد پسند عناصر موجود ہیں جن کی حمایت کے لئے ۔ جن کی پشت پناہی کے لئے ایسا کرنا لازم ہے تو میں نہایت وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون جو کچھ دیر پہلے ہنگامی قانون کی صورت میں نافذ کیا گیا ہماری حکومت نے کئی سال پہلے تیار کیا اور اسی لئے جناب وزیر محنت اور دوسرے حکومت کے زعماء وقتاً فوقتاً اپنی تقاریر میں یا بیانات جو پریس ٹرسٹ کے اختیارات میں چھپتے تھے میں یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم مزدوروں کی بھلائی کا ضامن ایک قانون لا رہے ہیں ۔ حقیقتاً مزدوروں کی بھلائی کا شرف تو ان کو نصیب نہیں ہو سکتا اور نہ نصیب ہونے کا سوال ہے ۔ دراصل اس مسودہ قانون کو تیار کرنے کے بعد حکومت مغربی پاکستان نے یہ خیال کیا کہ وہ اس سے مزدوروں کی بہتری کرے گی ۔

وزیر محنت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں حمزہ صاحب کی خدمت میں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس وقت مسودہ قانون کی ایک شق ایسی ہے جو خواجہ صاحب نے پیش کی ہے اس لئے میں ان کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر صرف اس شق تک ہی محدود رکھیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اسی شق کے متعلق تقریر کر رہا ہوں یہ شق اس مسودہ قانون کی جان ہے ۔ اگر آپ اس مسودہ قانون کو اس حد تک محدود کرکے رکھ دیں اس شق کے ہوتے ہوئے کہ جس کی رو سے محنت کش وہ ہے جس کا ذکر پیرا گراف ۴ میں کیا ہے تو بیشتر سرکاری ملازمین اور اہلکاران اس سے استفادہ نہیں کر سکیں گے ۔ اس قانون میں کارکن کی جو تعریف ہے اور جس پر جناب وزیر محنت کو اصرار ہے اس کی محدود تعریف اس مسودہ قانون میں کافی دن پہلے رکھی گئی اور بعد میں یہ ہنگامی قانون جاری کیا گیا ۔ حکومت اس موقع کی تاک میں تھی کہ اس ملک کی عام آبادی کو کامیابی سے قبضہ میں کر لے تاکہ اس قسم کے رجعت پسندانہ قانون کے خلاف موثر طریقہ سے مزدور طبقہ احتجاج نہ کر سکے اور جب مزدور انتہائی کمزور ہونگے اس وقت اس مسودہ قانون یا اس ہنگامی قانون کو نافذ کیا جائے ۔ جہاں کہیں بھی اس قسم کے ہنگامی قوانین رائج ہیں اگر ہماری مزدور انجمنیں اپنا وہ کردار جو ان کا پیدائشی حق ہے ادا کر رہی ہوتیں تو اس صوبہ کے تمام کے تمام صنعتی ادارے بلکہ ہماری حکومت کی تمام کی تمام مشینری معطل ہو کر رہ جاتی ۔ آپ کے سامنے آج فرانس کی صورت حال ہے جہاں جنرل ڈیگال حکومت کر رہے ہیں لیکن وہاں کی مزدور انجمنیں اس حد تک طاقتور ہیں جب وہ اپنے مطالبات منوانے کے لئے میدان میں آتی ہیں ۔ حکومت ان کے مطالبات ماننے پر مجبور ہوتی ہے ورنہ حکومت

نہیں رہتی بلکہ فرانس کی پولیس نے حکومت کے احکام کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عام آبادی پر گولی چلانے سے انکار کر دیا ۔

وزیر محنت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ زیر بحث ترمیم پر ہی بحث کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حمزہ صاحب اس ترمیم سے بہت دور ہو کر بحث کر رہے ہیں جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I uphold the point order. Mr. Hamza please be relevant.

مسٹر حمزہ ۔ محنت کش کی جو تعریف ہے یہ اس حد تک ظالمانہ ہے کہ اس میں محنت کشوں کے حقوق کی ضمانت مفقود ہے حکومت نے کوشش ہی نہیں کی کہ ان کو حقوق دلائے جائیں ۔ لاکھوں مزدور جو اس نام نہاد ترقی کی وجہ سے کارخانوں یا صنعتی اداروں میں کام کر رہے ہیں حکومت اس قانون کے ذریعے ان محنت کشوں کو صنعتی تنازعات کے قانون کے استفادہ سے محروم کر رہی ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آپ ایک جانب فرماتے ہیں کہ مزدوروں کی تعداد میں لاکھوں کا اضافہ ہو گیا ہے ۔ اور دوسری جانب اس قانون کے تحت جو مزدور اس سے استفادہ کریں گے ۔ ان کی تعداد آپ نے انتہائی کم کر دی ہے ۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے ۱۹۴۶ء اور ۱۹۵۹ء کے ہنگامی قوانین میں مزدوروں کی جو تعریف تھی وہ اس سے بالکل مختلف تھی ۔ ہماری جانب سے جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ سابقہ نافذ العمل قوانین کے عین مطابق ہے ۔

جناب سپیکر ۔ یہ معروضات پیش کرنے سے میرا مقصد یہ تھا کہ

حکومت نے مزدور انجمنوں اور ملک کی مزدور آبادی کے ساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ محترم رکن مزدور انجمنوں کے بارہ میں ذکر فرما رہے ہیں اس ترمیم میں مزدور انجمنوں کا کوئی ذکر نہیں ۔ یہاں صرف "ورک مین" کی تعریف کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے ۔ جناب حمزہ صاحب محض تقریر کئے جانے کے جوش میں اپنے موضوع سے ہٹ جاتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیوں محض تضیع اوقات کے لئے تقریر کرتے جاتے ہیں ۔اب تک انہوں نے جتنی تقریر کی ہے اس میں سوائے تین فقروں کے اس ترمیم کے متعلق اور کچھ نہیں تھا۔ وہ اپنے اصل موضوع سے بہت دور جا چکے ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please be relevant.

مسٹر حمزہ ۔ اگر جناب وزیر محنت کو میری بات سمجھ میں نہ آئے یا ان میں اسے سمجھنے کی اہلیت نہ ہو تو اس میں میرا کیا قصور ہے ۔ وہ پیرا (یو) میں "ورک مین" کی تعریف کرتے ہیں اور آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

> **"(i) who is employed in the Police or the Armed Forces of Pakistan ;**
>
> **(ii) who is employed in the service of a prison, or of a hospital for the treatment of human patients ;**
>
> **(iii) who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service ;**
>
> **(iv) who is employed in a managerial or administrative capacity ; or**
>
> **(v) who is a Government servant, not being employed in a factory or in the railways, or in any**

other establishment, undertaking, department, profession or service declared by Government to be an industrial establishment or service for the purposes of this Ordinance."

سابقہ قانون کے تحت بہت سے ایسے سرکاری محکمے تھے جہاں مزدور انجمنیں بنائی جا سکتی تھیں جو اس قانون سے استفادہ کر سکتے تھے ۔ کارکن کی موجودہ تعریف سے یہ لوگ اب اس سے استفادہ نہیں کر سکیں گے ۔ میں اس پر روشنی ڈال رہا ہوں اور آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں ۔ اگر آپ سمجھنا نہیں چاہتے تو دوسرے معزز ارکان کو تو سمجھنے دیں ۔ جناب والا ۔ یہ آپ کے فرائض میں ہے یا آپ کے اختیارات میں ہے کہ اگر میری تقریر کا کوئی حصہ غیر متعلقہ ہو تو آپ اس کی نشاندھی کریں اگر وزیر محنت کا یہ خیال ہے کہ میں محض قانون کی دفعات کو پڑھتا چلا جاؤں تو یہ ممکن نہیں ہے ۔ آپ نے جو قانون نافذ کیا ہے اس سے ملک کی سیاسی فضا ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member is not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ یہ قانون رجعت پسندانہ ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اس قانون کو مجموعی طور پر زیر بحث نہ لائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں اسے مجموعی طور پر زیر بحث نہیں لا رہا ۔ عرض یہ ہے کہ ۱۹۵۷ء کا قانون بھی مزدوروں کو ہڑتال کا حق نہیں دیتا تھا ۔ لیکن وہ محدود حقوق جو مزدوروں کو اس ہنگامی قانون کے تحت حاصل تھے

موجودہ قانون میں محنت کشوں کی اس تعریف سے حکومت نے انہیں ان سے بھی محروم کر دیا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر محنت سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا انہوں نے مزدوروں کو اس حق سے محروم نہیں کیا کہ وہ اس سے پہلے کسی صنعتی تنازعہ کے فیصلہ کے لئے صنعتی عدالت کی طرف رجوع کر سکتے تھے ۔ صنعتی عدالتوں کے جج صاحبان یا چیئرمین کو حکومت منتخب یا مقرر کرتی ہے ۔ حکومت کو کم از کم ایسی عدالتوں پر عدم اعتماد کا اظہار نہیں کرنا چاہئے تھا ۔ اس سے پہلے وہ لوگ جو جیل یا ہسپتال میں کام کرتے تھے معمولی ادنیٰ کاروباری لوگ ۔ قلی ۔ چپڑاسی یا بیرے ان کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ انجمن بنائیں ۔ اور اگر ان کے مالکان یا محکمہ کے افسران ان کے بعض مطالبات نہ مانیں تو وہ صنعتی عدالت کی طرف رجوع کریں ۔ لیکن اب وزیر محنت نے انہیں اس حق سے محروم کر دیا ہے ایک جانب تو یہ فرماتے ہیں کہ ملک بہت تیزی سے ترقی کر رہا ہے ۔ ملک میں بہت تیزی سے صنعتی ترقی ہو رہی ہے ۔ اور دوسری جانب وہ نچلے طبقہ کے غریب لوگوں کو جن کی آمدن انتہائی قلیل ہے یہ حق دینے کے لئے بھی تیار نہیں کہ اگر ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو تو وہ صنعتی عدالتوں کی طرف رجوع کر سکیں ۔ اسی طرح نمبر ۳ میں یہ فرماتے ہیں :-

"(iii) who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service ;"

اس صورت میں حکومت کی جانب سے ایک اعلان ہوگا کہ فلاں ملازمت یا فلاں محکمہ واچ اینڈ وارڈ یا سیکورٹی سروس کا ہے ۔ اس کے

اہلکار اپنے معاملات اور مسائل حل کرنے کے لئے اپنے مقدمات صنعتی عدالتوں کے روبرو نہیں لے جا سکتے ۔ اگر آپ نے اس حد تک صنعتی عدالتوں کے دروازے بند کرنے تھے تو پھر آپ نے صنعتی تنازعات کا یہ قانون نافذ ہی کیوں کیا ؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ایک جانب آپ صنعتی عدالت کا ہنگامی قانون نافذ کرتے ہیں اور دوسری جانب جو افراد اس عدالت سے استفادہ کر سکتے ہیں ان کی تعداد انتہائی کم کر دیتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ پیرا نمبر ۵ کے ذریعہ حکومت نے لامحدود اختیارات حاصل کئے ہیں وہ فرماتے ہیں :۔

> "(v) who is a Government servant, not being employed in a factory or in the railways, or in any other establishment, undertaking, department; profession or service declared by Government to be an industrial establishment or service for the purposes of this Ordinance."

جس صنعت یا کاروباری ادارہ کے بارہ میں حکومت یہ اعلان کر دے کہ اس کے مزدور یا کام کرنے والے یا چھوٹے عملے کے افراد انجمن سازی نہیں کر سکتے ۔ وہ اپنے معاملات صنعتی عدالتوں کے روبرو نہیں لے جا سکتے ۔ اور حکومت کا یہ اعلان حتمی ہو گا اس کے بعد ان کے حقوق ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے ۔

جناب سپیکر ۔ میں حقوق اور اختیارات کو آپس میں لازم ملزوم سمجھتا ہوں ۔ اگر ایک شخص اپنا حق حاصل کرنے کے لئے دوسرے لوگوں سے مل کر انجمن سازی نہیں کر سکتا تو اس کا وہ حق اختیار کی شکل اختیار نہیں

کرے گا ۔ آپ نے دیکھ لیا جہاں تک حکومت کا رویہ ہے وہ ہر مرحلہ پر مزدور انجمنوں کے بنانے یا ان کے موثر طور پر کام کرنے کے راستہ میں بری طرح حائل ہے ۔ ہماری حکومت نے عجیب صورت حال پیدا کر دی ہے ۔ ایک جانب وہ بذات خود ان مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے تیار نہیں بلکہ حکومت اپنے طرز عمل سے یہ ظاہر کرتی ہے کہ محکمہ محنت اور وزیر محنت آج ہی نہیں آج سے پہلے بھی محنت کشوں کی بجائے کارخانہ داروں کے ناجائز حقوق کی اور انکے ناجائز مفادات کی حفاظت کرتے ہیں اور محنت کشوں کے مفاد کو پامال کرتے ہیں ۔ دوسری جانب حکومت ایسے اختیارات حاصل کر لیتی ہے کہ کسی محکمہ کے ملازمین کو انجمن سازی کرنے سے اور اپنے معاملات صنعتی عدالت کے روبرو لے جانے سے روک دیتی ہے ۔ اس سے بڑی زیادتی اور کیا ہو سکتی ہے ؟ ان کے حقوق کی حفاظت کے دو طریقے ہیں ۔ نمبر ۱ کہ حکومت ان کے حقوق کی نگہداشت کرے ۔ اگر اس حکومت سے یہ توقع کی جائے کہ یہ ان کے حقوق کی نگہداشت کرے گی تو یہ آپ کے سامنے ایک کھلی کتاب کی صورت میں موجود ہے ۔ حکومت کی ایک دن کی نہیں بلکہ مسلسل سوچی سمجھی پالیسی ہے کہ وہ تمام قوم کی جدوجہد کے ذریعہ ملک میں صنعتی انقلاب لانا نہیں چاہتی ۔ اس صنعتی انقلاب کی بنیادیں مزدوروں کے خون اور پسینہ اور ان کے کمزور جسموں پر بلکہ ان کی نعشوں پر تعمیر کرنا چاہتی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک میں ترقی ہو رہی ہے ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ ترقی محض مزدوروں کے حقوق سلب کرکے کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ترقی ان لوگوں کے لئے ہے جو روزمرہ نئے نئے کارخانے لگا رہے ہیں جن کی آمدنی سال میں ۲۰۰ فیصد بڑھ جاتی ہے ۔ جو ٹیکس بھی ادا نہیں کرتے ۔ جن پر

آپ کا کوئی کنٹرول نہیں ہے ۔ جو آپ کے تمام کے تمام قوانین سے بے نیاز ہیں اور آپ ان پر کوئی پابندی لگانے کے لئے تیار نہیں لیکن اس کے برعکس مزدور جو پہلے ہی مجبور و مقہور ہیں جن کے پاس کوئی اختیارات اور طاقت نہیں ۔ غربت ان کا طرہ امتیاز ہے ۔ ان کو انجمن سازی کا اختیار نہیں پھر بھی آپ ان کو جکڑنے کے لئے اتنے وسیع اختیارات افسران کو دے رہے ہیں۔ اس وقت اس ملک میں آپ کے مروجہ یا نافذ کردہ قانون کے تحت جو انجمنیں ہیں وہ اپنے آپ کو انجمنیں نہیں کہلا سکتیں لہذا وہ صنعتی عدالت کے روبرو کوئی معاملہ نہیں لے جا سکتیں ۔

جناب سپیکر ۔ ہماری حکومت نے اس قانون کو نافذ کرکے مزدور انجمنوں کو اور مزدوروں کو ان بنیادی حقوق سے محروم کر دیا ہے ۔ جن مزدور انجمنوں کے safety valve ختم کر دیئے گئے ہیں ان کی بھاپ جب باہر نکلے گی تو وہ بم کی طرح پھٹ جائے گی ۔ اس کے پھٹنے میں زیادہ دیر نہیں ہوگی یا زیادہ دیر نہیں لگے گی ۔ یہ اہتمام ۔ یہ تمام پابندیاں جو مزدور انجمنوں یا مزدوروں پر مختلف طریقوں سے لگائی ہیں ۔ چاہے صنعتی انقلاب کے نام پر ہوں یا مزدوروں کے بہی خواہ بن کر لگائی جائیں یہ زیادہ عرصہ تک نہیں رہیں گی ۔ آپ کو اس وقت پچھتاوا ہوگا جن کی حفاظت کرنے کا آپ دعویٰ کرتے ہیں وہ دل سے آپ کے ساتھ نہیں ہوں گے ۔ ان میں سے بعض مفاد پرست عناصر کو آپ وقتی طور پر اپنے ساتھ ملا سکتے ہیں ۔ لیکن تابہ کے ۔ میں ان معروضات کے ساتھ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔ میں اس قانون کو انتہائی گھٹیا سمجھتا ہوں بلکہ اس کو انتہائی مجرمانہ قانون قرار دیتا ہوں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب سپیکر ۔ یہاں جو workman کی definition ہے یہ ۱۹۴۷ء کے ایکٹ میں اور ۱۹۵۹ء کے

ہنگامی قانون میں بالکل اس جیسی ہے ۔ وہاں پر Industrial Disputes Ordinance, 1959 کی سب کلاز میں یہ ہے کہ :-

"Workman" means any person, including an apprentice, employed in any industry to do any skilled or unskilled, manual or clerical work for hire or reward, and includes for the purpose of any proceedings under the Ordinance in relation to an industrial dispute, a workman discharged during that dispute, but does not include any person employed in police or armed forces of Pakistan."

تو عرض یہ ہے کہ سوائے پولیس فورسز یا آرمڈ فورسز کے باقی تمام مزدور چاہے کہیں کام کرتے ہوں workman کی definition میں شامل ہیں ۔ یہاں پر انہوں نے ایک اور proviso لگا دیا ہے :-

"but does not include any such person, who is employed in the police or the armed forces of Pakistan."

یہ تو ہونا بھی چاہئے کیونکہ یہ نہایت ہی ضروری ہے ۔ یہ پہلے ہنگامی قانون میں بھی تھا ۔ لیکن آپ آگے کہتے ہیں کہ :-

".....who is employed in the service of prison or of a hospital for the treatment of human patients."

آپ اندازہ لگائیں کہ اگر جیل خانہ جات میں یا ہسپتال میں، کوئی مزدور کام کرتے ہیں تو انہیں انجمن بنانے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ پھر تیسرے میں واچ اینڈ وارڈ پہلے بھی تھے اس پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ وہ ایک ایسا محکمہ ہے جو کہ ضروری ہے لیکن اتنا ضروری نہیں جیسے آرمڈ فورسز یا پولیس فورسز ہے ۔ اب کلاز ۲ (u) (iv) پر آتے ہیں :-

sub-clause (iv): they are also excluded: "who is employed in a managerial or administrative capacity;"

بلکہ یہ بہت ہی vague ہے یہ ایک ایسی ٹرم ہے کہ اس سے جس کو چاہیں اس میں شامل کر لیں۔ یہ کہہ دیا کہ یہ کسی ادارہ میں managerial or administrative capacity میں کام کر رہا ہے اس لئے یہاں کے جو مزدور ہیں انہیں انجمن بنانے کا حق نہیں ہے کیونکہ وہ ورک مین کی تعریف میں نہیں آتے ہیں۔ اس کے بعد کلاز ۲ (u) (v) میں انہوں نے کہدیا ہے کہ اگر حکومت کسی انڈسٹریل اسٹیبلشمنٹ کو یہ declare کر دے کہ وہاں کا جو ورک مین یا مزدور ہے وہ بھی اسی تعریف میں آتا ہے اس کو بھی exclude کر دیتے ہیں۔۔۔۔

وزیر محنت۔ آپ الٹا کہہ رہے ہیں۔

میجر محمد اسلم جان۔ ان کو exclude کر سکتے ہیں۔

If the Government so desire, they can be excluded: "who is a Government servant, not being employed in a factory or in the railways, or in any other establishment, undertaking, department, profession or service declared by Government to be an industrial establishment or service for the purposes of this Ordinance."

میں کم از کم یہی سمجھا تھا کہ اگر حکومت اس کو profession یا service declare کر دے وہ exclude ہو جائیں گے وہ ورک مین کی تعریف سے خارج ہو جائیں گے۔ ملک صاحب خود ہی اس کی وضاحت فرمائیں گے۔۔۔۔

وزیر محنت۔ آپ اس کو پھر پڑھیں۔

میجر محمد اسلم جان ۔ آپ خود ہی اس کی وضاحت فرمائیں کہ اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو ٹھیک کیا ہے ۔ ہم یہاں اس وقت مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے قانون بنا رہے ہیں ۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ آپ سے تعاون کیا جائے کہ آپ مزدوروں کی بہتری کے لئے قانون بنائیں ۔ جب ہم سمجھتے ہیں کہ مزدوروں کے لئے ٹھیک کام نہیں ہو رہا ہے تو ان کی طرف سے اس ایوان میں ہم بول سکتے ہیں ۔ وزیر محنت صاحب ایک ایسے علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں (گو وہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں) جہاں کے عوام بہت غریب ہیں ۔ غریب جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دوسرے ضلع میں یا دوسری ڈویژن میں مزدوری کرتے پھرتے ہیں اس خیال سے آپ کو بہت زیادہ ہمدردی ہونی چاہئے ۔ بہر حال شاید قانون بناتے وقت آپ کو دوسرے خیالات بھی مد نظر رکھنے پڑتے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ میجر صاحب آپ بالکل relevant نہیں ہیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ اب میں relevant ہو جاؤں گا ۔

جناب والا ۔ یہ جو استثناء ہے یعنی ایک تو یہ کہ managerial اور administrative حیثیت میں ۔ تو یہ بہت ہی vague ہے ۔ ان کو لا محدود اختیارات دے دیئے گئے ہیں ۔ دوسرا یہ کہ صنعتی اداروں میں جو کہ جیل خانوں اور ہسپتالوں میں کام کرنے والے مزدور ہوں گے اور ایسے لوگ کہ جن کو حکومت declare کر دے تو ایسی حالت میں وہ اس ہنگامی قانون کے تحت انجمن سازی کے بنیادی حق سے محروم کر دیئے گئے

ہیں ، یہ حق ان سے چھین لیا گیا ہے اور اس طرح سے وہ مزدور اپنے تنازعات صنعتی عدالت میں لے جانے کے مجاز ہوں گے تو ان خیالات کے تحت میں یہ عرض کروں گا کہ خواجہ محمد صفدر نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کو منظور کر لیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ بظاہر اس معمولی دفعہ کی ترمیم پر بہت سی باتیں کہی جا چکی ہیں ۔ میں آپ کی اجازت سے چند ایک اور باتوں کا اضافہ ان میں کرنا چاہتا ہوں ۔ دراصل کسی قانون کا مقصد ،ملک کے مختلف طبقوں میں مساوات کا قائم کرنا اور ان کے درمیان تنازعات کا منصفانہ حل کرنا ہے ۔ کسی قانون کے یہی دو مقاصد ہیں ۔ لیکن اگر کوئی قانون ان دونوں مقاصد کو یا کسی ایک مقصد کو پورا نہیں کرتا تو کسی بھی شخص کا یہ کہنا حق بجانب ہو گا کہ وہ قانون کا منشاء پورا نہیں کرتا ۔

جناب والا ۔ ملک کے مختلف طبقوں میں مساوات کا قیام ایک ایسا بنیادی اصول ہے کہ جس میں جب سے متمدن حکومتوں کے قیام کا پتہ ہمیں تاریخ دیتی ہے ۔ اس وقت سے لے کر آج تک کہیں بھی اس اصول میں اختلاف نہیں پایا جاتا ۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء کے انقلاب کے بعد چار سال کے تعطل کے بعد جب ۱۹۶۲ء میں اس ملک میں دستور نافذ ہوا تو اس دستور میں بھی ایک شق موجود ہے ۔ میں آپ کو اس کا ایک جملہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔ دستور کے چھٹے باب میں آرٹیکل نمبر ۱۵ میں درج ہے کہ :-

"All citizens are equal before law and entitled to equal protection of law."

گو کہ ان کا تعلق بنیادی حقوق سے ہے جن سے کہ دو سال ہوئے ملک کے عوام محروم ہیں ۔ میں یہ خوش فہمی قائم کئے ہوئے ہوں کہ شاید ہمارے حکمرانوں کو اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دے اور ان کی سمجھ میں یہ بات آ جائے کہ ان بنیادی حقوق سے ملک کے لوگوں کو مستقلاً محروم نہیں کیا جا سکتا ہے اور شاید وہ ہمیں ہمارا یہ حق واپس لوٹا دیں ۔ بہر حال یہ دستور کا ایک جزو ہے اور ملک کے تمام شہریوں کو یہ اختیار اور حق دیتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ہمارا یہ حق معطل نہیں ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں خواجہ صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اطلاع کے لئے فرمایا ہے کہ ہمارا یہ بنیادی حق معطل نہیں ہے ۔ تو دستور کی یہ شق جو کہ اس وقت معطل نہیں ہے اور جو کہ ملک کے تمام شہریوں کو یہ حق دیتی ہے کہ وہ قانون کے سامنے یکساں ہوں گے اور ان پر یکساں قانون لاگو کیا جائے گا اور ان پر یکساں طور پر قانون کا اطلاق ہو گا اور وہ قانون سے یکساں طور پر استفادہ بھی کر سکیں گے ۔ اب آپ دستور کی اس یقین دہانی کو پیش نظر رکھیں اور اس شق کو دیکھیں کہ اس میں ورک مین یعنی محنت کشوں کے پانچ طبقوں کو اس تعریف سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کہ جن کے محنت کش ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے ۔ کیونکہ ان کے محنت کش ہونے میں کوئی شبہ ہوتا تو یہاں سے ان کو مستثنیٰ کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ان کو محنت کش سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود دوسرے کچھ ایسے تقاضے ہیں کہ جن کی بناء پر محنت کشوں کے قانون سے جہاں دوسرے محنت

کش استفادہ کر سکتے ہیں ان قوانین سے اس مخصوص طبقے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔ تو سوال یہ ہے کہ ایک ہی کام کرنے والے مختلف لوگوں سے یہ سلوک کیوں روا رکھتے ہیں ۔ ایک چپڑاسی اگر کسی ہسپتال میں ملازم ہے یا اگر ایک چپڑاسی کسی کارخانے میں ملازم ہے یا ایک چپڑاسی اگر کسی کاروباری ادارے میں ملازم ہے تو آخر انصاف کا وہ کون سا اصول ہے کہ جس کی بناء پر ایک ادارے میں کام کرنے والے چپڑاسی کو تو یہ حق دیتے ہیں کہ وہ اپنے تنازعات کو صنعتی عدالت کے سامنے لے جائے لیکن دوسرے ادارے میں کام کرنے والے چپڑاسی کو آپ یہ حق نہیں دیتے ہیں ۔ اگر تو اس ملک میں اس کا کوئی متبادل قانون موجود ہوتا کہ جن اداروں کو اس شق کے ذریعے مستثنیٰ کیا گیا ہے ان کے ملازمین کے مسائل حل کرنے کے لئے کوئی حل یا کوئی طریق کار وہ قانون پیش کرتا تو پھر یہ بات سمجھ میں آ سکتی تھی کہ آپ اس مخصوص طبقے کو اس شق کی زد سے مستثنیٰ کر رہے ہیں ۔ لیکن میرے علم کی حد تک تو اس ملک میں ایسا کوئی متبادل قانون موجود نہیں ہے کہ ان کے تنازعات کے سلسلے میں کوئی مؤثر قدم اٹھایا جا سکتا ہو ۔ صنعتی تنازعات کے بارے میں آپ یہ فرماتے ہیں کہ وہ حق جو کہ ایک مزدور اور دوسرے مزدور کے درمیان کسی تنازعے کی وجہ سے پیدا ہو یا کسی کارخانے دار اور دوسرے حصہ داروں کے درمیان پیدا ہو یا کسی مالک اور اس کے مزدوروں میں پیدا ہو گیا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ مزدوروں کے جس طبقے کو آپ نے اس قانون سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اگر اس قسم کے مزدوروں کا آپس میں کوئی تنازعہ پیدا ہو تو ان کے تصفیہ کے لئے مصالحتی افسر درمیان میں نہیں آسکتا ہے اس لئے کہ وہ صنعتی تنازعے کی تعریف میں نہیں آتا ۔ تو جب

مذکورہ افسر مصالحت کے لئے ان کے درمیان نہیں آ سکتا تو پھر لازماً وہ اپنے تنازعے کے حل کے لئے صنعتی عدالت میں بھی نہیں جا سکتا ۔ تو پھر اس کا فیصلہ کس طریقے سے ہو گا ۔ اس کے لئے کون سی مشینری ہو گی ۔ کیونکہ اس طبقے کو تو آپ نے اس قانون سے مستثنیٰ کر دیا ہے اور اس کے لئے کوئی متبادل قانون بھی موجود نہیں ہے ۔ تو وہ تنازعہ جس کو آپ نے نمبر ۳ ، نمبر ۴ اور نمبر ۵ پر درج کیا ہے ان تنازعات کا حل کس طرح ہو گا ، اس کو کون حل کرے گا اور ان کے مابین مصالحت کون کرائے گا ۔ یہ اس قانون میں اتنا بڑا خلا ہے کہ جس کو پر کرنا اور جس کا جواب دینا جناب وزیر محنت ہی کا کام ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ملک میں کسی قانون کا نہ ہونا اتنا ہی خطرناک ہے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کسی قانون کا سرے سے وجود نہ ہونا اتنا ہی خطرناک ہے جتنی خطرناک یہ بات ہے کہ قانون تو موجود ہو لیکن ملک کے مختلف طبقوں میں وہ یکساں طور پر انصاف نہ کر سکے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک ادارے کے ملازمین جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ساتھی مزدور جو کہ دوسرے اداروں سے متعلق ہیں اور جن کے ان کی طرح کے ہی قوی ہیں ، ان کی طرح ہی معاوضہ حاصل کرنے والے ہوتے ہیں اور جو ان کی طرح ہی دوسرے ادارے میں خدمات انجام دیتے ہیں لیکن جب ان کا کوئی تنازعہ اپنے مالک کے ساتھ پیدا ہوتا ہے تو ان کو تو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ مصالحتی افسر سے اپنے تنازعے کا تصفیہ بھی کرائے اور اگر مناسب سمجھے تو اپنے تنازعے کو صنعتی عدالت میں بھی لے جائیں لیکن ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے ۔ تو اگر ان دونوں اداروں کے ملازمین کو یہ حق حاصل نہ ہوتا تو شاید یہ مزدور خاموش رہتے لیکن جب وہ یہ دیکھیں کہ ایک متبادل ادارے میں تو یہ حق موجود ہے لیکن ان کے اپنے ادارے میں یہ حق موجود نہیں ہے تو پھر لازمی طور پر ان دونوں اداروں کے درمیان heart burning اور

dissatisfaction اور ہیجان سا پیدا ہوتا ہے جو کہ اس ادارے کے نظام کو درہم برہم کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کی ہے ۔ کہ تنازعات حل کرنے کے لئے کسی قانون کا وجود میں نہ ہونا اتنا خطرناک ہے ۔ اس سے بعض اوقات کہیں زیادہ خطرناک یہ بات ہوتی ہے ۔ کہ ایک قانون موجود تو ہو لیکن ملک کے مختلف طبقے اس سے یکساں استفادہ نہ کر سکتے ہوں ۔ اور پھر جب لوگ استفادہ نہ کر سکتے ہوں ۔ جب قانون ان کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے موجود نہ ہو ۔ جب ان کے سامنے ایک دیوار میں کوئی قانون کا سوراخ موجود نہ ہو ۔ جو ان کو مسائل حل کرنے کی روشنی دے سکے ۔ تو نتیجتاً انسانی ذہن میں پھر باغیانہ جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔ اور آپ جس چیز کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے ۔ کہ وہاں صنعتی بے چینی پیدا نہ ہو ۔ وہ بے چینی اس سے کہیں زیادہ قوت سے پیدا ہو گی ۔ اور اس ادارے کے نظام کو درہم برہم کرکے رکھ دے گی ۔ جناب والا ۔ میں ان تین بنیادوں پر ایک تو دستور کی دی ہوئی یہ ضمانت کہ قانون کی نظر میں ہر شخص یکساں ہے ۔ پھر دوسرے معاشرے کی ایک عام ذہنی کیفیت کہ قانون سے اگر ایک ادارے سے ایک شخص کو استفادہ کرنے کا برابر حق حاصل نہ ہو تو اس کے اندر باغیانہ جذبات کا پیدا ہو جانا اور صنعتی بے چینی سے عدم اعتماد کا پیدا ہو جانا اور پھر تیسری بات یہ ہے جن اداروں کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے کوئی دوسری مشینری کوئی mechanism اور کوئی دوسرا قانون سرے سے موجود ہی نہیں کہ اگر ایک ہسپتال کے ملازمین کا اپنے مالکان سے جھگڑا ہو تنازعہ ہو ۔ آخر وہ اپنا انصاف حاصل کرنے کے لئے کس کے پاس جائیں ۔ کس ادارے کے پاس جائیں ۔ کس Reconciliation Officer کے پاس جائیں ۔ وہ کون سی صنعتی عدالت ہو گی وہ کون سا مصالحتی افسر ہو گا ۔

جو کہ ان کی شکایات اور تکالیف کو سن کر فیصلہ دے کہ کون حق پر ہے اور کون حق کے خلاف ہے ۔ تو قانون کے ایسے مقصد کی موجودگی میں کیا ہو سکتا ہے ۔ وزیر متعلقہ کو یاد ہو گا کہ کل میں اور حمزہ صاحب اس قانون کے سلسلے میں گفتگو کر رہے تھے ۔ تو میں نے ان سے کہا تھا ۔ کہ یہ قانون اتنا خراب نہیں ہے ۔ اس میں بعض باتیں کچھ اچھی بھی ہیں ۔ تو وزیر متعلقہ نے مجھے فرمایا ۔ آپ کی بات سے مجھے اتفاق نہیں ہے ۔ یہ اتنا خراب نہیں ہے ۔ تو میں نے ان سے عرض کیا تھا ۔ کہ دیکھئے خرابیوں سے اگر کوئی چیز پاک اور منزہ ہو سکتی ہے تو وہ صرف خدا اور رسول کا کلام ہے ۔ باقی انسان کی تمام کوششیں خامیوں سے پر ہوتی ہیں غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی ہیں ۔ اگر آپ پوری ایمانداری اور نیک نیتی سے یہ قانون بنائیں اور محنت کش طبقہ کا مفاد آپ کے ذہن میں ہو لیکن اس کے باوجود بھی انسانی ذہن میں لغزشیں ہوتی ہیں تو برائے کرم جماعتی عصبیات سے بالاتر ہو کر اس نقطہ نظر سے دیکھئے یہ جو خلا آپ نے اس میں موجود رکھا ہے ۔ اس خلا کو پر کرنے کا کوئی ذریعہ ہے یا نہیں ۔ اگر آپ ہمیں اس پر مطمئن کر دیں ۔ کہ آپ نے اس خلا کو پر کرنے کے لئے کوئی دوسری مشینری کوئی دوسرا mechanism کوئی دوسرا طریقہ قانون رکھا ہے کہ یہ ادارے جن کو آپ نے مستثنیٰ کیا ہے ۔ وہ اپنے مسائل حل کرنے کے لئے کہیں جا سکتے ہوں ۔ کہیں مصالحت کرا سکتے ہوں ۔ کوئی اجتماعی کاروبار کر سکتے ہوں کوئی collecting bargain کرنے کا ان کے واسطے راستہ کھلا ہو ۔ تب تو یہ آپ کا قانون حق بجانب ہے ۔ ورنہ دوسری صورت میں آپ کو یہ ترمیم قبول کرنی چاہئے ۔ آپ جس بے چینی سے اس ادارے کو بچانا چاہتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں یہ قانون ان کے اندر مزید بے چینی پیدا کرکے ان اہم شعبوں کو مثلاً ہسپتال اور اس طرح کے دوسرے شعبے جو کہ انسانی ضروریات کے

لئے نہایت اہم ہیں ۔ ان کے کام میں رخنہ اندازی پیدا کرنے کا موجب ہے اور ان کو معطل کر دے گا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ یہ شق صنعتی تنازعات کی ایک اہم شق ہے ۔ اور مجھے خوشی ہے ۔ کہ اس شق پر سیر حاصل بحث ہوئی ۔ اور حزب اختلاف کے اراکین نے اپنے خیال کے مطابق اس کو ہر پہلو سے دیکھنے ، جانچنے اور پرکھنے کی کوشش کی ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ انہوں نے اپنی اس ترمیم پر بحث کرتے ہوئے صرف حکومت کو اس بات کا مورد الزام ٹھہرانے کی کوشش کی ہے کہ حکومت نے اس شق میں "ورک مین" کی تعریف کو محدود کر دیا ہے اور خواجہ صفدر صاحب کے کہنے کے مطابق ہم بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے کی طرف دوڑ رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے خواجہ صاحب کی ترمیم سے اتفاق نہیں ہے ۔ کہ وہ ترمیم ۱۹۴۷ء کے تنازعات کے قانون اور ۱۹۵۹ء کے قانون میں موجود ہے ۔ لیکن مجھے اس بات سے اختلاف ہے ۔ کہ ہم نے جو اس تعریف میں ترمیم کی ہے ۔ اس کو ہم نے محدود کرنے کی کوشش کی ہے ۔ ماسوائے ملازمین کے ان چار طبقوں کے جن کا ذکر ہم نے اس شق میں کیا ہے ۔ جہاں تک اس شق کے متن کا تعلق ہے ۔ جناب والا ۔ اگر جناب خواجہ صاحب اور جناب حمزہ صاحب جو بزعم خود حزب اختلاف کے تمام اراکین سے بہت زیادہ اہلیت رکھتے ہیں ، اگر بغور مطالعہ فرمائیں تو ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں تو کبھی ایسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوا ۔

وزیر محنت ۔ تو جناب والا ۔ یہ دیکھیں گے ۔ کہ اس شق کے متن میں ہم نے چند ایک الفاظ کی ایزادی کی ہے ۔ وہ الفاظ یہ ہیں :۔

"Whether terms of employment be expressed or implied."

اس کے علاوہ ہم نے دو اور الفاظ کی بھی ایزادی کی ہے ۔ اور وہ ہیں "dismissed" or "retrenched".

یہ جناب والا ۔ چند ایک الفاظ ہیں ۔ جن کی ہم نے اس شق کے متن میں ایزادی کی ہے ۔ اور وہ ترمیم جو کہ خواجہ صفدر صاحب نے پیش کی ہے وہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۹ء کے "محنت کش" کی تعریف کی شق تھی ۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ خواجہ صفدر صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے ۔ کہ ان الفاظ کی ایزادی کے ساتھ ہم نے محنت کش کی تعریف کو محدود نہیں کیا ۔ بلکہ اس کو وسعت دینے کی کوشش کی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ میرے اپنے تجربہ کی بات ہے ۔ میرے اپنے علم میں ہے کہ گذشتہ چند سال میں بسا اوقات ایسے محنت کش ان مراعات اور ان سہولتوں سے محروم کر دیئے گئے ۔ جو کہ ایک "ورک مین" کو ان قوانین کے تحت حاصل تھیں ۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ یہ الفاظ موجود نہیں تھے ۔ اور وہ الفاظ یہ ہیں :-

"Whether terms of employment be expressed or implied."

کیونکہ بعض اوقات terms of employment implied نہیں ہوتی تھیں ۔ لیکن ایسی صورت میں ان مزدوروں کو "ورک مین" کی تعریف میں تصور نہیں کیا گیا ۔ اور ان کو ان مراعات اور ان سہولتوں سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ جو کہ ان کو اس قانون کے تحت حاصل تھیں ۔ اس کے علاوہ خواجہ صاحب کی جو ترمیم ہے ۔ اس میں صرف discharged workman کو اس تعریف میں لایا گیا ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ dismissed اور retrenched ورک مین کو کوئی تنازعہ اٹھانے کا حق حاصل نہیں اس کو ورک مین کی تعریف سے نکال دیا گیا ہے ۔ حالانکہ ایک

dismissed or retrenched ورکر کو اتنا ہی حق حاصل ہو سکتا ہے جتنا کہ ایک discharged ورکر کو ہے ۔ لیکن چونکہ اس ترمیم میں جو کہ خواجہ صاحب نے پیش کی ہے اور جو تقریباً وہی شق ہے جو کہ ۱۹۵۹ء ۱۹۴۷ء کے قانون میں "ورک مین" کی تعریف کے طور پر کی گئی ہے ۔ اس میں "ورک مین" کی تعریف کو زیادہ محدود کیا گیا ہے ۔ اور ہم نے ان دو الفاظ کی ایزادی سے اس کو وسیع کر دیا ہے ۔ اور خواجہ صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے ۔ کہ ان چند الفاظ کی ایزادی کے ساتھ اس ملک کے ہزارہا مزدور "ورک مین" کی تعریف کے تحت آ جائیں گے نہ کہ ان کو exclude کیا جائے گا ۔ مجھے امید ہے کہ خواجہ صاحب اس بات پر کم از کم اتفاق فرمائیں گے کہ ان الفاظ کی ایزادی سے ہزارہا مزدور جو کہ retrenched اور dismissed ہیں ان کو ایک ورک مین کی حیثیت سے صنعتی عدالتوں میں تنازعہ اٹھانے کا حق حاصل ہو جائے گا ۔ workman کے متعلق ایک اور بات جو خواجہ صاحب نے فرمائی ہے ۔ جس کا ذکر وہ اکثر کرتے ہیں بالخصوص حمزہ صاحب تو اپنی ہر تقریر میں ہر فقرہ کے بعد اس کو دہراتے ہیں کہ حکومت محض کارخانہ داروں کی حمایت کے لئے قانون نافذ کرتی ہے ۔ حکومت مزدوروں کے مفاد کو پیش نظر نہیں رکھتی ۔

مسٹر حمزہ ۔ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ حکومت خود کارخانہ دار ہے ۔

وزیر محنت ۔ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ حکومت کے تحت بہت سے کارخانے چل رہے ہیں یا حکومت بہت سے کارخانے چلا رہی ہے ۔ اس workman کی تعریف میں جن ملازمین کا اضافہ کیا گیا ہے وہ ان اداروں یا کارخانہ داروں کے ملازمین سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ۔ پہلا وہ طبقہ ہے جس کا خواجہ صاحب نے اپنی ترمیم میں ذکر کیا ہے ۔ دوسرا وہ طبقہ

ہے مثلاً جیل خانہ جات کے ملازمین اور ہسپتالوں کے ملازمین ۔ جہاں تک جیل خانہ جات کے ملازمین کا تعلق ہے ان سے آپ سب آشنا ہیں اور آگاہ ہیں کہ وہ ملازمین مجرموں کی نگہداشت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور ان کو اس کام کے لئے ملازم رکھا گیا ہے کہ وہ ان مجرموں کی دیکھ بھال کریں ان کی نگہداشت کریں جو معاشرہ کے لئے ، ملک اور قوم کے لئے سود مند ثابت نہیں ہوتے ۔ جو آئے دن معاشرہ میں ایک قسم کی عفونت پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ معاشرہ پر ایک سیاہ دھبہ ہیں ۔ ان مجرموں کی نگہداشت پر جو ملازمین رکھے گئے ہیں اگر ان ملازمین کو workman کی تعریف میں لایا جائے تو اس سے جیلوں کے انتظام میں خلل واقع ہو جائے گا ۔ مجھے خواجہ صاحب کے اس اعتراض سے اتفاق نہیں کہ ان کو تمام مراعات اور سہولتوں سے محروم کر دیا گیا ہے ، ایسا نہیں ہے ۔ وہ حکومت کے ملازم ہیں ان کو حکومت کے قواعد و ضوابط کے تحت تمام قسم کی مراعات اور سہولتیں میسر ہیں جو کسی پرائیویٹ صنعتی ادارہ کے ملازمین کو حاصل ہیں ۔ قواعد اور ضوابط کی رو سے ان کو سہولتیں اور مراعات مہیا کی گئی ہیں خواہ وہ workman کی تعریف میں لائے گئے ہیں یا نہیں ۔ ان کو صرف انجمن سازی کا حق نہیں دیا گیا کیونکہ انجمن سازی کا حق دیئے جانے سے وہ ہڑتال کر سکتے ہیں۔ اگر یہ ملازمین جو مجرموں کی نگہداشت پر مامور ہیں اپنا کام چھوڑ دیں اور ہڑتال کر لیں تو پھر مجرموں کی نگہداشت کرنے والے لوگ کون ہوں گے ۔ اور کیا معاشرہ کے لئے یہ بات سود مند ہو گی ؟

اسی طرح وہ ملازمین جو ہسپتالوں میں ہیں ۔ حمزہ صاحب نے انتہائی اہلیت کے باوجود اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔ کہ اس میں سے ہسپتالوں کے ملازمین کو کیوں خارج کیا گیا ہے ۔ یہ وہ ملازمین ہیں جو مریضوں کے علاج پر مامور ہیں ۔ دوسرے ملازمین نہیں ۔ صرف ان

ملازمین کو workman کی تعریف میں نہیں لایا گیا جن کو مریضوں کے علاج کے لئے مامور کیا گیا ہے یا مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ اس بات کا اچھی طرح اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ اشخاص جن کو ملازمت میں اسی لئے رکھا گیا ہے کہ وہ مریضوں کے علاج میں مدد دیں ، اگر ہسپتالوں کے ملازمین ہڑتال کر دیں تو مریضوں کا کیا حشر ہو گا ۔ جو بستر مرگ پر پڑے ہیں یا جن کو فوری علاج معالجہ کی ضرورت ہے ۔ ان ملازمین کو workman کی تعریف سے اس لئے خارج کیا گیا ہے تاکہ وہ انجمن سازی کے ذریعہ ہڑتال نہ کر سکیں ۔ اور یہ کہنا کہ ان کو workman کی تعریف سے خارج کرکے ان مراعات اور سہولتوں کے حق سے محروم کر دیا ہے جو کسی صنعت کے مزدوروں کو حاصل ہیں غلط ہے ۔

تمام ملازمین کے متعلق پہلے ذکر کیا گیا ہے اب میں اسے نہیں دہراؤں گا ۔ البتہ ملازمین کے جس طبقہ کے متعلق ابھی ذکر کیا گیا ہے یہ حکومت کے ملازمین ہیں حکومت کی طرف سے ان کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے ہیں اور ان قواعد کی رو سے ان کے لئے بے شمار مراعات اور سہولتیں ان مراعات سے کافی زیادہ ہیں جو پرائیویٹ یا نجی صنعتی اداروں کے ملازمین کو حاصل ہیں ۔ نیز watch & ward کے ملازمین جو کہ حکومت کے بعض اہم کارخانوں اور دفاتر اور فیکٹریز میں ملازم رکھے جاتے ہیں ان کو اس تعریف سے خارج کرنا ضروری ہے ۔ اس طرح حکومت کے ملازمین کو جو فیکٹریز میں (ریلوے کے ملازمین نہیں) یا صنعتی اداروں میں (جن کا بطور صنعتی ادارے حکومت نے اعلان کیا ہے) کام کرتے ہیں اس تعریف سے خارج کیا ہے ۔ پیرا (۵) میں صرف ان ملازمین کو حکومت نے خارج کیا ہے جو حکومت کے کسی صنعتی اداروں میں ملازم نہیں ۔ ایسے ہزارہا اور لاکھوں کی تعداد میں ملازمین اور مزدور جو حکومت کے

تحت صنعتی اور تجارتی اداروں میں ملازم ہیں اور تمام ملازمین کو workman کی تعریف میں لایا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ پیرا (۴) ہے جس کے متعلق میجر اسلم جان صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ پیرا vague ہے۔ اس کی کوئی منشاء نہیں ہے اور پھر انہوں نے کہا ہے کہ اسے بھی ہم نے workman کرکے محدود کر دیا ہے ۔ اس پیرا کی ایزادی کی غرض و غایت صرف یہ ہے کہ سابقہ قانون میں وہ اشخاص جو managerial اور administration کے کاموں پر مامور تھے ان کو workman کی تعریف میں نہیں لایا گیا ۔ اس کی خاص طور پر یہاں تعریف کرنے کی غرض و غایت اور منشاء یہ ہے کہ سابقہ تعریف میں جو ابہام تھا اسے دور کیا جائے ۔ ہزارہا مزدور اور ملازمین جو supervisory نوعیت کے کاموں پر مامور ہیں لیکن وہ اپنے ہاتھوں سے کام کرتے ہیں ان کو اگر workman کی تعریف سے خارج کر دیا جائے تو وہ ان مراعات سے محروم ہو جاتے ہیں جو workman کو حاصل ہیں ۔ اس ایزادی سے workman کی تعریف کو وسیع کرنے کی کوشش کی ہے اسے محدود کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ۔ اس وقت ہزارہا ملازمین ہیں جو بے شک supervisory کاموں پر مامور ہیں لیکن وہ اپنے ہاتھوں سے مشینوں پر کام کرتے ہیں ان سب کو workman کی تعریف میں لایا جائے گا اور workman تصور کیا جائے گا ۔ میجر صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے ۔ وہ ہم سے اتفاق نہیں کرتے اس لئے کہ اس میں ابہام ہے ۔ حالانکہ اس ایزادی سے workman کی تعریف میں توسیع کر دی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ جناب مفتی صاحب نے بہت مدلل تقریر کی ہے ۔

ایک آواز ۔ ان کا نام محمود اعظم فاروقی ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ وزیر محنت نے میاں معراج کے بتانے پر فاروقی

صاحب کا نام تبدیل کیا ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ذرا ان دونوں کی لا علمی کا آپ اندازہ لگائیے کہ جب ان کو اپنے ساتھیوں کا علم نہیں ہے تو یہ محنت کشوں کے متعلق کیا معلومات رکھتے ہوں گے ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ مفتی مفت فتویٰ دیتا ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ جناب فاروقی صاحب نے بہت مدلل تقریر فرمائی ہے اور انہوں نے آئین کی جس دفعہ کی طرف اس ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے اور جہاں تک اس آرٹیکل کی اہمیت کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے کسی رکن کو اس سے اختلاف نہیں ہے اور بے شک اس ملک کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان قوانین سے استفادہ کرے ۔ اور ان تمام قوانین کا اسے تحفظ حاصل ہو اور وہ تمام دیگر شہریوں کی طرح معاشرہ میں اپنے کاروبار کرنے اور اپنے ہر قسم کے معاملات میں آزادی کے ساتھ سوچنے کا حق رکھے ۔ اور اسے یہ حق حاصل ہو لیکن یہاں جو اس شق میں ورک مین کی تخصیص کی گئی ہے مجھے امید ہے میری ان گذارشات کے بعد جناب فاروقی صاحب مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ جہاں تک کہ اس آرٹیکل کی بنیادی اہمیت کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ تمام قوانین میں اس بات کا لحاظ رکھے کہ تمام قوانین ہر شہری کے لئے یکساں طور پر مؤثر ہوں لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہاں ورک مین کی جو تخصیص کی گئی ہے یا ان ملازمین کو جن کو ورک مین کی تعریف سے خارج کیا گیا ہے تو اس سے حکومت کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ان ملازمین کو ان سہولتوں اور ان

مراعات سے محروم کر دیا جائے جو تمام صنعتی اداروں کے ملازمین یا مزدوروں کو حاصل ہیں لیکن جیسا کہ میں نے تفصیل سے عرض کیا ہے حکومت کے تمام ملازمین اور مزدوروں کے لئے اسی قسم کے قواعد و ضوابط نافذ ہیں اور ان کو وہ تمام سہولتیں اور مراعات حاصل ہیں جو اس ملک کے کسی ادارہ کے ملازمین کو حاصل ہیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اس تخصیص کی وجہ سے ان کے مفاد اور ان کے حقوق کو کوئی زک نہیں پہنچتی ۔

میں ان گذارشات کے بعد اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That for para. (u) of section 2 of the Ordinance the following be substituted, namely :—
>
> "(u) "workman" means any person including an apprentice, employed in any industry to do any skilled or unskilled, manual or clerical work for hire or reward and includes, for the purposes of any proceedings under this Ordinance in relation to an industrial dispute, a workman discharged during that dispute, but does not include any person employed in the police or armed forces of Pakistan.".

The motion was lost.

Next amendment by Malik Muhammad Akhtar.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اس پر کوئی ترمیم نہیں دونگا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The amendmeht is not moved.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That sub-para (ii) of para (u) of section 2 of the Ordinance be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That sub-para (ii) of para (u) of section 2 of the Ordinance be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ ابھی میرے دوست جناب وزیر محنت نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر ہم اس پیرا (۲) کو جس میں یہ درج ہے "کہ اگر ہم جیل خانہ جات کے ملازمین اور ہسپتال کے ملازمین کو جو کہ مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے مقرر ہیں انجمن سازی کی اجازت دے دیں یا محنت کش کی تعریف میں شامل کر لیں تو اس سے وہ قیدی جو اس معاشرہ کے لئے حد درجہ خطرناک ہیں وہ بھاگ جائیں گے ان کے متعلق یہ خطرہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ جیل خانہ جات کو توڑ کر باہر نکل آئیں یا ہسپتالوں میں جو محنت کش ہیں اگر وہ انجمن سازی کریں اور ہڑتال کریں تو اس سے مریضوں کو تکلیف ہو گی ۔ میں جناب وزیر محترم کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہڑتال اس صورت میں کون کر سکتا ہے مجھے وہ اس سارے قانون میں کوئی شق بھی بتا دیں یا ایسا کوئی راستہ بتا دیں جس کے ذریعہ کوئی شخص قانون کے تحت چلتے ہوئے یا قانون کے مطابق ہڑتال کر سکتا ہو ۔ خلاف قانون ہڑتالیں تو ہوتی ہیں ہوتی رہی ہیں ۔ اور آئندہ بھی ہوتی رہیں گی لیکن آپ نے قانونی ہڑتال کے تمام راستے اس قانون کے ذریعہ بند کر دیئے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ تو خواجہ صاحب اس ترمیم کی کیا ضرورت ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ مشرقی پاکستان میں جیل کے Warden اور ہسپتالوں کے ملازمین یہ تمام ہڑتالیں کر سکتے ہیں اور مریضوں کی تکلیف کا باعث بن سکتے ہیں اور قیدیوں کے فرار ہو جانے کا سبب بن سکتے ہیں لیکن کیا میں جناب وزیر محنت سے پوچھ سکتا ہوں کہ مشرقی پاکستان کے جیل خانہ جات میں جو قیدی بند ہیں وہ اس قدر سدھائے ہوئے ہیں کہ اگر وہاں کے Warden ہڑتال کر دیں تو وہ جیل سے باہر جانے کا ارادہ نہیں رکھتے یا نہیں جاتے یا وہاں کے مریض کچھ اس قسم کے ہیں کہ اگر وہاں کے ہسپتالوں کے ملازمین جو ان کی دیکھ بھال کیلئے ہیں ہڑتال کر دیں تو مریض اپنا کام خود کر لیتے ہیں اور اگر ایسا نہیں تو کیا وجہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں یہ شق درج نہیں ہے وہاں اس قسم کے مزدور مستثنیٰ نہیں ہیں ۔ میں جناب وزیر محنت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ سیکشن ۲ ۔ The East Pakistan Disputes Act 1965 میں ورک مین کی تعریف ضمنی دفعہ (S) میں درج ہے آپ ذرا اس کو ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ دونوں categories اور دونوں قسم کے محنت کش اس میں درج نہیں ہیں تو کیا اس سے یہ اندازہ لگایا جائے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ وہاں کے قیدی کچھ سدھائے ہوئے ہیں اور یہاں کے قیدیوں کو اب سدھایا جائے گا اور وہاں کے مریض جو ہیں وہ خواہ کتنے ہی جان بلب کیوں نہ ہوں وہ اپنا کام خود کر لیتے ہیں لیکن اگر یہاں کے مریضوں کو تھوڑی بھی تکلیف ہو تو وہ اپنا کام خود نہیں کر سکتے ۔ یہ تخصیص جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں جناب وزیر محنت نے فرمائی ہے اگر اس کی وہ وضاحت فرما دیں تو میرا خیال ہے کہ یہ ہم پر بڑا احسان ہو گا میں ان الفاظ کے ساتھ جناب وزیر محنت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ کہاں گئی وہ یکسانیت ؟ کیا آپ نے اس چھوٹی سی شق میں عدم یکسانیت کا ثبوت مہیا کر دیا ؟ آپ کم سے کم اس دعویٰ کا پاس کیجئے جو دعویٰ خود آپ کرتے

ہیں اور آپ کو یہ خیال ہونا چاہئے کہ جو دعویٰ آپ کرتے ہیں آیا وہ پورا ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے اور اگر نہیں ہو سکتا ہے تو بار بار ایسا دعویٰ آپ کیوں کرتے ہیں ؟

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - ہمارے ہاں ایک حلف اٹھایا جاتا ہے - عدالتوں میں لوگ اس کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے میں سمجھتا ہوں کہ جملہ ممبران نے اس آئین کا حلف اسی طرح اٹھایا ہوا ہے - قانون کے ایک سنہری اصول کے مطابق یا پاکستان کے ایک قانون کے تحت ہماری حکومت کا فرض تھا کہ وہ پاکستان کے اس بنیادی قانون کا احترام کرتی - اور اگر وہ اس کو اپناتی نہیں تو کم از کم برملا اپنے تمام تر نقائص کو بیان نہ کرتی - جناب سپیکر - آپ کو یہ علم ہے کہ جناب وزیر محنت اتفاق سے وزیر جیل خانہ جات بھی ہیں - انکی جو رائے جیل کے اہلکاروں کے متعلق ہے اس کو وزن حاصل ہے - ہو سکتا ہے کہ وزیر محنت و جیل خانہ جات کو احساس ہوا ہو کہ جیل کے اندر اور باہر اب کوئی لمبا چوڑا فرق نہیں ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr Hamza is not relevant.

وزیر محنت - وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں جناب والا -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - آپ یقین کیجئے ہم یہاں عملی زندگی کی سچی باتیں کر رہے ہیں - کیا میں جناب وزیر محنت سے پوچھ سکتا ہوں کہ جب سے پاکستان بنا ہے جیل کے اہلکاروں نے کتنی بار ہڑتال کی ہے ؟ اگر بعض خدشات آپ کے ذہن میں خواہ مخواہ گھر بنا لیں یا آپ نے جو زیادتیاں کی ہوئی ہیں ان سے آپ کے ضمیر کو کوفت ہو تو آپ اس قسم کا قانون نہ

بنائے ۔ اگر عملی زندگی میں آپ کو کوئی دشواری پیش آئی ہو تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں وقت یہ دشواری ہوئی تھی اس لئے ہمارے لئے مناسب اختیارات حاصل کرنے ضروری تھے تاکہ ہم اس دشواری سے نپٹ سکتے اور اس کا مقابلہ کر سکتے ۔ میں پشاور گیا تھا وہاں کی جیل ریسٹ ہاؤس کے سامنے ہے اور میں نے اس اسمبلی میں بھی ان بدقسمت لوگوں ۔ وہاں کے ملازمین ۔ جن کو وارڈن یا ہیڈ وارڈن کہتے ہیں ان کی تنخواہوں کے بارے میں سوال کیا تھا ۔ جناب وزیر جیل خانہ جات نے اعتراف فرمایا تھا کہ ان کی جو بنیادی کوالیفیکیشنز ہوتی ہیں وہ وہی ہوتی ہیں جو ایک پولیس مین کی ہوتی ہیں یا پولیس کنسٹیبل کی ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی ذمہ داری کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہڑتال پر چلے جائیں تو چھوٹی جیل ختم ہو جائے گی اور بڑی جیل مل جائے گی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حمزہ صاحب کہہ رہے ہیں چھوٹی جیل اور بڑی جیل ۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ چھوٹی جیل والوں کی ضمیر آزاد ہے ۔ بڑی جیل والوں کی ضمیر آزاد نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے حاجی صاحب ۔

مسٹر حمزہ ۔ تو جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ان کو وہ تمام مراعات حاصل نہیں ہیں اور وہ اتنی بڑی خدمت سر انجام دے رہے ہیں ۔ ان کو وہ مراعات حاصل نہیں ہیں جو پولیس کے سپاہی کو حاصل ہیں ۔ جہاں تک ہسپتالوں میں مریضوں کے علاج کرنے کے لئے جو عملہ مامور ہے ۔ ان کی انجمن سازی یا ان کے تنازعات کو صنعتی عدالتوں کے روبرو لے جانے کے

اختیارات سلب کرنے کا تعلق ہے اس ضمن میں میں عرض کروں گا کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ جو معمولی تنخواہ پاتے ہیں اور وہ کم تعلیم یافتہ ہیں اور جذبہ حب الوطنی سے بے نیاز ہیں یا عاری ہیں تو یہ کہنا مناسب نہ ہو گا ۔ اگر آپ مریضوں کا علاج کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں اور یہ لوگ جو بہت کم تنخواہ پاتے ہیں کم تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے عملی طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ اپنی تمام تر مجبوریوں کے باوجود ان مریضوں کی جو ہسپتالوں میں داخل کئے جاتے ہیں جو بھی خدمت ان کے ذمے لگائی جاتی ہے اس کو بخوبی سر انجام دیتے ہیں وہ حکومت جس کا طرۂ امتیاز یہ ہو کہ وہ مریضوں کے لئے ۵۰ فیصد ڈسپنسریوں میں ڈاکٹر تعینات نہیں کر سکتی آج وہ حکومت مریضوں کی بھی خواہ بن کر آتی ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ جناب ملک صاحب اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جس نے بڑے مشہور اور بہادر نوجوان پیدا کئے لیکن اگر حکومت یہ دعویٰ کرے کہ ہم مریضوں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو ان کا جو عمل ہے کردار ہے ہسٹری شیٹ ہے اگر اس کا مطالعہ کیا جائے اگر اس کا جائزہ لیا جائے تو یہ صفت اس حکومت میں نہیں پائی جاتی بلکہ میں اگلی بات کروں گا کہ وہ حکومت جس کے عہد اقتدار میں بیشتر آبادی بیروزگاری کا شکار ہو جن کو روزگار نہ ملے اور بعض کو صرف اتنا ملے کہ جس سے وہ محض اپنے جسم اور روح کے رشتے کو قائم رکھ سکیں اور پھر اگر وہ یہ کہیں کہ ہم مریضوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں تو یہ کس حد تک مناسب اور درست ہے ۔ جن کو غذا نہ ملے اور نہ مکان میسر ہو اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو چیتھڑے پہنتے ہوں وہ مریض نہیں بنیں گے تو اور کیا بنیں گے ۔ آپ ہمدردی کا دعویٰ کرنے والے ہیں ۔ ہو ٹو کو حذف کرنے کی جو ترمیم ہم نے پیش کی اس کی سیاسی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حکومت نے پشاور کے اس اڈے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اس فیصلے کے پیش نظر میں جناب وزیر

زراعت بلکہ جو ہمارے ان داتا بھی ہیں - - - - (قطع کلامی)

وزیر خوراک - میں نیاز مند ہوں -

مسٹر حمزہ - جہاں تک بو ٹو کے الزام کے ہٹانے کا تعلق ہے اس کو بھی - - - - (قطع کلامی)

وزیر خوراک - بو ٹو کا کیا مطلب ہے میں نہیں سمجھ سکا - میں ابھی آیا ہوں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں بعض اوقات بڑی رومانی باتیں کہہ دیتا ہوں اور قائد ایوان بھی بڑے سمجھ دار اور تجربہ کار بزرگ ہیں - آپ کو یہ علم ہو گا کہ یہ لوگ جو کہ جیل خانہ جات یا ہسپتالوں میں کام کرتے ہیں اکثر و بیشتر انجمنیں بنانے میں اس قدر کامیاب نہیں ہوئے لیکن اگر ان کو اپنی انجمنیں بنانے کا اختیار ہو تو اس کے ساتھ یہ بھی اختیار ہو گا کہ اگر ان کے جائز مطالبات نہ مانے جائیں تو وہ صنعتی عدالت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں - وہ افراد جن کو حق حاصل ہوتا ہے ان میں کچھ خود داری ہوتی ہے کچھ حوصلہ ہوتا ہے - اور ساتھ ہی ساتھ وہ افسران جو ان کو کنٹرول کرتے ہیں - ان کو بھی اس امر کا احساس اور ڈر ہوتا ہے کہ اگر ہماری جانب سے کوئی زیادتی ہوئی ان کے لئے عدالت کا دروازہ موجود ہے جسے یہ انصاف حاصل کرنے کے لئے کھٹکھٹا سکتے ہیں - اس سے ان کے طرز عمل میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہوتی ہے - یہ حکومت کارخانہ داروں کی نمائندہ حکومت ہے وزراء ان کے نمائندہ ہیں جو بہت تھوڑے مشاہرہ پر یہ اہم کام سر انجام دے رہے ہیں - میں تو سمجھتا ہوں کہ ان کی بھی حفاظت ہونی چاہئے کہ یہ بھی اپنی انجمنیں بنا سکیں - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر کسی افسر کو یہ پتہ ہو کہ اس کا ماتحت عملہ انجمن

بنا سکتا ہے اور اگر ان کے جائز مطالبات نہ مانے گئے تو وہ صنعتی عدالتوں کے روبرو جا سکتے ہیں ۔ تو وہ ہمیشہ ان سے محتاط برتاؤ کرے گا ۔ لیکن ان لوگوں کو جو اختیار مارشل لاء سے پہلے حاصل تھا اب جب کہ مارشل لاء ہٹ چکا ہے ملک میں آئین نافذ ہے جس کے تحت قانون کے سامنے تمام لوگ برابر ہیں آپ نے انہیں بیک جنبش قلم اس حق سے محروم کر دیا ہے ۔ اس قانون کے ذریعہ سرکاری ملازموں سے مساوات کا سلوک نہیں بلکہ عدم مساوات کا سلوک کیا گیا ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ میں اپنی پہلی تقریر میں کافی باتیں کہہ چکا تھا لیکن میرے اعتراضات کا جو جواب وزیر محنت نے دیا اس نے مجھے اس بات پر اکسایا کہ میں چند ایک معروضات پیش کروں ۔ اگر میں یہ کہوں تو بے جا نہ ہو گا کہ جناب وزیر محنت کی ساری تقریر سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ان کی آواز دل سے نہیں بلکہ حلق سے نکل رہی ہے ۔ اور دل میں وہ سمجھ رہے ہیں کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ شاید درست نہ ہو ۔ مگر حالات ایسے ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کہا وہ کہنے کے لئے مجبور ہیں ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اس شق پر اس ترمیم کے جواب میں جو کچھ کہا وہ مختصراً یہ تھا کہ وہ ان چار محکموں کے ملازمین جنہیں اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے یعنی ہسپتال ، واچ اینڈ وارڈ ، سیکورٹی کے ملازمین ۔ یا جیل خانہ جات کے ملازمین ۔ یہ سب اہم خدمات سر انجام دیتے ہیں ۔ اور یہ اگر کسی وقت ہڑتال کر دیں تو سارے ملک کا نظام درہم برہم ہو جائے گا ۔ مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے ۔ جو خدمات ان کے سپرد ہیں وہ نہایت اہم ہیں بلکہ اور بھی بہت سے محکمے ہیں جن کی خدمات ان سے بھی زیادہ اہم ہیں ۔ سب سے پہلے تو مجھے

یہ کہنا ہے کہ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۹ء تک اور ۱۹۵۹ء سے ۔ جب کہ آپ کا دور اقتدار آیا ۔ اب تک اس ملک میں کتنی بار یہ صورت حال پیش آئی جب ان محکموں کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین نے ہڑتال کی اور اس کی وجہ سے ملک کا نظام درہم برہم ہو گیا اور لوگوں کے لئے خطرہ پیدا ہوگیا ۔ جناب والا ۔ قانون اندیشوں پر نہیں بنایا جاتا ۔ قانون سازی تجربہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے ۔ دنیا میں قانون کی تاریخ اس طرح بنی ہے کہ انسان کو ماضی میں جو تجربے ہوئے ان سے استفادہ کرکے اس نے اس قسم کے واقعات کے دھرائے جانے سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے پیش بندی کی اور قوانین بنائے تاکہ ماضی میں کسی سقم سے اگر کوئی نا خوشگوار صورت حال پیدا ہوئی ہو تو آئندہ نہ ہو سکے ۔ بھلا یہ قانون بنانے کا کون سا طریقہ ہے ۔ کہ تجربہ آپ کو کچھ اور بتا رہا ہے ، آپ کا ماضی آپ کو کسی اور سمت رہنمائی کر رہا ہے اور آپ کسی اور طرف جا رہے ہیں پھر جناب والا ۔ میں آپ کو اس قانون کی ایک شق کی طرف متوجہ کرنا چاہوں گا ۔ اور وہ صفحہ ۱۶ پر دفعہ ۲۵ ہے ۔ جناب والا ۔ آپ اسے پڑھیں ۔ آپ محسوس کریں گے کہ اس ہنگامی قانون کا نظام یہ ہے کہ مختلف مراحل پر ایسی مشکلات اور رکاوٹیں پیدا کر دی جائیں کہ ہڑتال کا مرحلہ ہی نہ آئے ۔ مثلاً اگر مزدور اور مالک کے درمیان کوئی تنازعہ ہو شرائط ملازمت کے بارہ میں یا مالک کی سختی کے بارہ میں تو فوراً ایک مصالحتی افسر درمیان میں آ کر مصالحت کی کوشش کرے گا یہ سیکشن ہے :-

"during the pendency of the conciliation proceedings".

اور جب تک مصالحتی کارروائی جاری ہوگی اس وقت تک کوئی مزدور یا مزدوروں کی اجتماعی حیثیت ہڑتال نہیں کر سکتی ۔ اس کے بعد اگر وہ

مصالحتی کارروائی ناکام ہو جائے تو دوسرا مرحلہ صنعتی عدالت کے پاس جانے کا ہے ۔ جب تک مقدمہ صنعتی عدالت کے پاس ہے اس دوران میں کوئی شخص ہڑتال نہیں کر سکتا ۔ اگر صنعتی عدالت میں فریقین میں سے کسی ایک کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے تو وہ اپیل میں ٹریبونل کے پاس جا سکتا ہے اور جب تک ٹریبونل کے پاس وہ تنازعہ ہو گا وہ ہڑتال نہیں کر سکتے پھر اس کے بعد ٹریبونل کوئی ایوارڈ دے گا اور جب تک اس ایوارڈ کی میعاد ہو گی ایک سال تک یا دو سال تک اس وقت تک مزدور یا ان کی اجتماعی ہیئت ہڑتال نہیں کر سکتی ۔ اس پورے قانون کا نظام اس طرح ہے کہ ہر مرحلہ پر مزدوروں کو ہڑتال کرنے سے روکنے کے لئے ایک رکاوٹ یا ایک دیوار موجود ہے جناب وزیر محنت نے اس دفعہ کی موجودگی کے جواز میں جو دلائل پیش کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ قانون میں ایسی گنجائش ہونی چاہئے کہ وہ محکمے جو انسان کی صحت کے لئے یا انسانی زندگی کی حفاظت کے لئے بنانے ضروری ہیں ان کے ملازموں کو ہڑتال کرنے سے روکا جا سکے تاکہ ملک کا نظام درہم برہم نہ ہو ۔ میرے نزدیک اسی ضرورت کا یہ تقاضا ہے کہ ان ملازمین کو "ورک مین" کی تعریف میں شامل کیا جائے تاکہ ان کے لئے اپنی مشکلات اور اپنے مسائل کو حل کرنے کا راستہ موجود ہو اور وہ غیر قانونی ہڑتال کرکے ملک کے نظام کو درہم برہم نہ کر سکیں ۔ اگر آپ نے وہ راستہ نہ دیا جس سے وہ اپنے جائز مطالبات کو صحیح طریقہ سے منوا سکیں تو نتیجتاً وہ غلط راستہ یا غلط طریقہ اختیار کریں گے اور اس سارے نظام کو درہم برہم ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکے گی ۔ دنیا میں یہی طریقہ ہے کہ اگر کسی کو صحیح راستہ سے روکا جاتا ہے تو

بو فساد کی آتی ہے بند پانی سے

اگر پانی کو بہنے کا راستہ نہ دیا جائے تو پانی بند ہو جاتا ہے اور اس کے اندر بدبو پیدا ہو جاتی ہے جو اردگرد پھیل جاتی ہے - صحت کے لئے پانی کی روانی ضروری ہے - پانی کے لئے کھلا راستہ موجود ہونا چاہئے - اگر ان مزدوروں کو صحیح راستہ اختیار کرنے سے روکا جائے گا تو جس نظام کو آپ برقرار رکھنا چاہتے ہیں یہ ضرور درہم برہم ہو کے رہے گا - جناب سپیکر - میں آپ کے توسل سے وزیر محنت سے پھر درخواست کروں گا کہ ان محکمہ جات کی اہمیت کے پیش نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے ملازمین "ورک مین" کی تعریف میں شامل ہوں تاکہ وہ اپنے تنازعات اپنے مسائل اپنی مشکلات اور اپنی ضروریات صحیح راستے سے صنعتی عدالت تک پہنچا کر ان کا حل حاصل کر سکیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That sub-para (ii) of para (u) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The amendment is not moved.

Next amendment.

Minister for Labour : I beg to move—

That for part (iii) of clause (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(iii) who is a Chowkidar/Guards-man or is employed in service, declared by Government to be Watch and Ward or Security Service ;"

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved, the question is—

That for part (iii) of clause (u) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(iii) who is a Chowkidar/Guards-man or is employed in service, declared by Government to be Watch and Ward or Security Service ;"

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That sub-para (v) of para (u) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :—

That sub-para (v) of para (u) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) ۔ جناب والا ۔ میں یقیناً اس پر تقریر نہ کرتا لیکن اپنے خیالات کا اظہار اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق خصوصیت سے صبح جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی طرف جناب قائد ایوان کی خصوصی توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ اور دوسرے وزراء صاحبان کی

توجہ بھی دلانا چاہتا ہوں ۔ جب میں صبح اسمبلی کے اجلاس میں حاضر ہونے کے لئے آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک بہت لمبی چوڑی انسالوں کی لائن ہاتھ میں کتبے اٹھائے کھڑی ہے ۔ یہ جماعت ان لوگوں کی تھی جنکو اس شق کے تحت انجمن سازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہے یعنی وہ حکومت کے چپڑاسی ہیں حکومت کے چپڑاسی اپنے ہاتھوں میں کتبے لئے ہوئے کھڑے تھے۔ ابھی میرے محترم دوست وزیر محنت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے انکو اور بہت رعائتیں ہیں ان کو انجمن سازی کی کیا ضرورت ہے ۔ لیکن ان کی شکایت یہ تھی کہ پانچ ہزار ۔ یا تین ہزار یا دو ہزار یا ایک ہزار یا پانچ سو یا ایک سو روپیہ تنخواہ پانے والوں کو یہ رعایت ہے کہ اگر وہ بیمار ہوں یا ان کے بیوی بچے بیمار ہوں وہ گورنمنٹ کے خرچہ پر اپنا علاج کروا سکتے ہیں ۔ ان کا علاج مفت ہوتا ہے ۔ اگر ان کو کوئی دوائی مجبوراً بازار سے خریدنی پڑے تو اس دوائی کا بل گورنمنٹ دے گی ۔ لیکن جو لوگ چپڑاسی ہیں ان کو یہ رعایت نہیں ہے ۔ اگر انہیں انجمن سازی کی اجات مل جائے تو شاید وہ اکٹھے ہو کر جناب وزیر محنت یا قائد ایوان یا وزیر مالیات کی خدمت میں حاضر ہو کر کہیں کہ صاحب معیار تو یہ ہے کہ بڑی بڑی تنخواہ پانے والے ہی بیمار ہوتے ہیں لیکن جو کم تنخواہ پاتے ہیں وہ بیمار نہیں ہوتے ہیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ میں نے انکو کہا کہ دیکھو بھائی کہ بڑی بڑی تنخواہ پانے والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ بیمار ہوں ۔ تم تھوڑی تنخواہ پانے والے ہو تمہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ تم بیمار ہو یا تمہارے بیوی بچے بیمار ہوں ۔ یہ حق تم سے چھین لیا گیا ہے ۔ اگر تم بیمار ہو تو جو ۶۰ روپیہ تنخواہ لیتے ہو اسی میں گزارا کرو ۔ جو ۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ لیتا ہے ان کی ضروریات زیادہ ہیں ان کی ادویات کا بل بھی گورنمنٹ ادا کرتی ہے لیکن تمہاری ضروریات بڑی محدود ہیں اس لئے تم اپنا بل اپنی جیب سے ادا کرو ۔ یہی ضروری بات عرض کرنے کی

غرض سے کھڑا ہوا ہوں میں قائد ایوان کی خدمت میں خصوصیت سے درخواست کروں گا کہ یہ کیا تک ہے کہ سیکرٹری صاحب کی بیماری کا بل تو گورنمنٹ ادا کرتی ہے لیکن اس کا چپڑاسی اپنا بل خود ادا کرے۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میں نے قائد ایوان کی توجہ اس لئے اس طرف دلائی ہے کہ دفاتر کے چپڑاسی کتبے لے کر اس اسمبلی کے سامنے کھڑے نہ ہونے پائیں۔

وزیر زراعت و خوراک (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ اتفاق ایسا ہوا کہ خواجہ صاحب کی ان سے ملاقات کے بعد جب میں دفتر میں آیا تو میں نے اس جلوس کو یا مجمع کو دیکھا اس سے پہلے خواجہ صاحب اپنا کام کر چکے تھے (قہقہہ) لہذا میں نے ان سے عرض معروضات کیں ۔ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا ۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے ایک درخواست لکھ کر دے دی جائے میں اس کے متعلق دریافت کروں گا اور حتی المقدور جو کچھ ہو سکا کوشش کی جائے گی ۔ باوجود میری ملاقات کے پیشتر ملاقات میں میرے محترم دوست خواجہ محمد صفدر صاحب نے انہیں کچھ اسرار و رموز بتائے تھے ۔ اس کے بعد وہ مہربانی کرکے واپس اپنے کام پر چلے گئے ۔ میں جناب خواجہ صاحب اور معزز ایوان کے اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ اتفاق سے جو فیصلہ کرنے والے لوگ تھے ان سے میں نے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی لیکن میں ان سے رابطہ قائم نہیں کر سکا ۔ میں نے ان کی درخواست پر لکھ کر بھیج دیا ہے میں کل جس وقت بھی رابطہ قائم ہوسکا اس ہاؤس میں اس کے متعلق جیسا خواجہ صاحب نے کہا ہے بیان دینے کے لئے تیار ہوں ۔ یہ جناب ایک سٹیٹمنٹ ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That sub-para (v) of (u) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Minister for Labour : I beg to move—

That in part (v) of clause (u) of section 2 of the Ordinance, for the words "Government Servant", occurring in line 1, the words "Public Servant engaged in the administration of State", be substituted.

Khawaja Muhammad Safdar : No objection. It is an improvement.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved, the question is—

That in part (v) of clause (u) of section 2 of the Ordinance, for the words "Government Servant", occurring in line 1, the words "Public [Servant engaged in the administration of State", be substituted.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Now we come to section 3 and the first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That in sub-section (1) of section 3 of the Ordinance, for the word "fifty", occurring in line 2, the word "twenty" be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That in sub-section (1) of section 3 of the Ordinance, for the word "fifty", occurring in line 2, the word "twenty" be substituted.

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - ہم نے تھوڑی سی ترقی کر لی ہے دفعہ ۲ کی بجائے ۳ پر آ گئے ہیں - یہاں ورکس کمیٹی کا قیام دفعہ ۳ کے تحت قرار دیا گیا ہے کہ جو صنعتی ادارے ایسے ہوں کہ جن میں پچاس یا پچاس سے زیادہ ملازمین کام کرتے ہوں اور ایسے صنعتی ادارے جن میں اس قانون کے نفاذ سے بارہ ماہ قبل پچاس ملازمین کام کرتے تھے - وہاں پر مالکان ایک کمیٹی بنائیں گے جس میں ملازمین اور مالکان کے نمائندے شامل ہوں گے - میری اس دفعہ پر پانچ ترامیم ہیں - میں سب کو پیش نہیں کروں گا صرف یہی ایک ترمیم پیش کرکے اسی پر تقریر کر لوں گا - میری گذارش یہ ہے کہ دفعہ نمبر ۱ میں جو یہ حق دیا گیا ہے کہ جس ادارے میں پچاس ملازمین ہوں گے صرف اسی ادارے میں کمیٹی بنائی جائے گی تو بجائے اس کے جہاں پر بیس workmen ہوں - ان اداروں کو بھی یہ حق دینا چاہیئے کہ وہ یہ کمیٹی بنائیں - آپ کہتے ہیں کہ بارہ ماہ قبل جو ادارہ تھا اور جس میں پچاس آدمی کام کرتے تھے اس پر بھی یہ قانون لاگو ہو گا اور میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ اس بارہ ماہ کی میعاد کو تین ماہ کر دینا چاہیئے - اس کے بعد اس کی دفعہ نمبر ۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے :-

"(2) The representatives of the workmen shall be chosen in the prescribed manner from among the workmen engaged in the establishment with their registered Trade Union, if any."

جناب والا ۔ میں نے اس کے متعلق جو متبادل تجویز پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اپنی نمبر ۳۴ ترمیم میں یہ کہا ہے کہ representation اس صورت میں دی جائے :۔

"(b) The representatives of the workmen shall be chosen in the prescribed manner from among the workmen engaged in the establishment and in consultation with their registered trade union, if any."

یعنی میں نے اس ترمیم نمبر ۳۴ میں واضح کر دیا ہے کہ دفعہ نمبر ۳ (۲) میں جو نمائندگی دی جانی ہے اس کا طریق کار یہ ہو گا کہ جس قدر بھی مزدور ہوں اور انکی جتنی بھی ٹریڈ یونینیں ہوں ان سب کو نمائندگی دی جائے گی اور اسکا فیصلہ لیبر آفیسر کرے گا کہ یہ رجسٹر شدہ ٹریڈ یونین ہے اور اگر رجسٹر شدہ ٹریڈ یونین نہ ہو تو دوسری ٹریڈ یونین سے دے گا ۔ اب آگے ترمیم نمبر ۳۴ میں یہ قرار دیا ہے کہ ورکس کمیٹی کا کام کیا ہو گا ۔ میں نے سات آٹھ functions کا مطالبہ کیا ہے :۔

"(3) The functions of the works committee shall relate to the following, namely :—

(a) allocation of festival holidays ;

(b) fixation of working hours within limits prescribed by relevant laws ;

(c) regulation of intervals for rest within limits prescribed by the relevant laws ;

(d) grant from the fine fund or compassionate funds in such concerns where separate welfare fund committees do not exist ;

(e) adoption of measures for safety and means of prevention of accidents ;

(f) adoption of measures for general welfare of workmen such as sanitation of work places, first aid and medical treatment, a recreation entertainment, etc., in such concerns where separate bodies for such purposes do not exist ;

(g) consideration of the grievances arising out of the punishment awarded upon the workmen ;

(h) the Committee shall be competent to discuss and come to an agreement on any matter for securing and preserving amity and good relations between the employer and workmen engaged in the establishment and may, whenever necessary and expedient, consider and suggest solutions of difficulties that may arise in the working of the establishment.

Provided that the Committee shall not have any power to come to an agreement inconsistent with any term of an award or a decision of the Court which may be for the time being in force."

ان پانچ ترامیم میں سے ایک ترمیم کے ذریعے میں یہ چاہتا ہوں کہ ورکس کمیٹی وہاں پر ہونی چاہئے جہاں پر بیس اشخاص کام کرتے ہوں اور اس ۱۹۶۸ء کے آرڈیننس کے نفاذ سے تین ماہ قبل وہاں کام کرتے تھے وہاں پر یہ کمیٹی بنائی جائے اور اس کے چناؤ کا طریقہ یہ ہے کہ ٹریڈ یونین اور مالکان کے مابین کوئی terms and conditions کا تصفیہ کیا جائے ۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کمیٹی عام لوعیت کے کام کرے گی اور میری گزارش یہ ہے کہ ورکس کمیٹی کو ملازمین کی چھٹیاں متعین کرنے کا حکم ہو یعنی ورکس کمیٹی ایک shadow cabinet کی طرح ہو اور وہ یہ دیکھے کہ کیا قواعد و ضوابط اور روایات کے مطابق عمل ہو رہا ہے یا نہیں اور اس کے لئے

یہ دیکھا جائے کہ جیسا کہ میں نے (c) میں کہا ہے کہ چھٹیاں اور intervals پورے دیئے جا رہے ہیں جو کہ متعلقہ قانون میں دیئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد یہ بھی دیکھے کہ جو fine fund ہے یعنی مزدوروں پر جرمانہ لگانے کا جو قانون ہے آپ کے standing order کے تحت ان کی بہبود پر خرچ کیا جاتا ہے ۔ کمیٹی کو یہ بھی اختیار ہو کہ وہ یہ دیکھے کہ آیا اس فنڈ کا صحیح مصرف ہو رہا ہے یا نہیں ۔

اس کے بعد safety کے لئے provision رکھی ہے کیونکہ ان کے بوائلر پرانے اور سیکنڈ ہینڈ ہونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہیں ، میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس کے لئے بھی ورکس کمیٹی کوئی measure اختیار کر سکے ۔ اس کے بعد میں نے یہ کہا ہے کہ فرسٹ ایڈ اور تفریح کا بندوبست بھی اس کمیٹی کی تحویل میں دیا جائے اور اگر ایک workman کو کوئی سزا دی گئی ہو تو وہ یہ دیکھے کہ وہ سزا کم یا زیادہ تو نہیں ہے ۔ اس کے بعد یہ کمیٹی یہ دیکھے کہ اگر صنعتی عدالت نے کوئی ایوارڈ دیا ہوا ہے تو اس ایوارڈ پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ۔ اس کے بعد یہ کہا ہے کہ اگر ان کو کوئی مشکلات درپیش ہوں تو ان کے حل کے لئے کوشش کریں ۔ میں نے یہ rider لگا دی ہے کہ ورکس کمیٹی کسی ایسے فیصلے کو نہ بدلے جو کہ کسی بااختیار عدالت نے دیا ہو ۔ ورکس کمیٹی کی تشکیل ایک انتہائی اہم کام ہے ۔ ۔ ۔ ۔ شاید قائد ایوان کچھ مضطرب سے ہیں لیکن میں نے بہر حال پانچ ترامیم کا خلاصہ پیش کیا ہے ۔ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ ۱۹۵۹ء کا جو آرڈیننس ہے اس میں یہ سیکشن موجود ہے لیکن ۱۹۴۷ء کے آرڈیننس

میں نہیں تھا اس کو یہاں پر reproduce کیا گیا ہے ۔ لیکن آپ غور فرمائیں کہ مشرقی پاکستان کا جو ایکٹ ہے اس میں جو یہ سیکشن ہے اس میں صنعتی ادارے اور کمرشل ادارے دونوں ہی ہیں جبکہ ہمارے اس آرڈیننس میں یہ دفعہ صرف صنعتی ادارے کے لئے ہے ۔ اور commercial establishment کو ان میں سے نکال دیا گیا ہے ۔ یہ میرے خیال میں کچھ زیادتی ہو گئی ہے ۔ ممکن ہے ۔ کہ ڈرافٹس مین سے غلطی ہو گئی ہو ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ وہ امنڈمنٹ آ رہی ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ اس کے علاوہ ایک sub-section (2) ہے ۔ آپ غور فرمائیں اس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ جتنی ورکس کمیٹیاں بنائی جائیں یہ ۔ ۔ ۔ ۔

"in consultation with the Trade Union."

بنائی جائیں ۔ یہ ٹریڈ یونین کا ہمارے ہاں جو رواج ہو گیا ہے ۔ اس کے آگے بھی دو سیکشن آئیں گے ۔ جس پر میں تفصیل سے عرض کر سکوں گا ۔ آپ غور فرمائیے جیسا کہ جناب وزیر محنت نے کل فرمایا تھا کہ یہ ہر ایک چیز جو ہے ۔ یہ مزدوروں کی بہتری کے لئے ہو رہی ہے ۔ تو میرے کہنے کا مدعا اور غرض یہ تھی ۔ کہ اس کے بالکل برعکس مزدوروں کے حقوق ان سے چھینے جا رہے ہیں لیکن آپ نے یہ ٹھیک نہیں کیا کہ وہ انجمن سازی نہ کریں ۔ اس سے ایک بہت بڑی چیز جو انہوں نے اس ٹریڈ یونین کے سلسلے میں کر دی ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ٹریڈ یونین رجسٹرڈ نہیں ہے ۔ تو اس سے یہ حقوق لے لئے جائیں ۔ چونکہ انڈسٹری ہمارے ہاں ترقی کر رہی ہے ۔ industrialization کی طرف گامزن ہیں ۔ تو جب تک ہم اسکو مکمل نہ کر لیں اس وقت تک بہت سی ایسی چیزیں جو کہ ہم ترقی یافتہ ممالک ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم صرف سب سیکشن ۱ سیکشن نمبر ۳ کے متعلق ہے ؟ اور جناب میجر اسلم جان صاحب سب سیکشن ۲ کے بارے میں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker: Disallowed.

میجر محمد اسلم جان ۔ اس امنڈمنٹ کے mover ملک محمد اختر تھے انہوں نے امنڈمنٹ نمبر ۱ اور ۲ دونوں کے متعلق کہا تھا کیونکہ وہ آگے اس امنڈمنٹ کو move نہیں کریں گے تو میرا یہ خیال تھا کہ یہ شاید آگے move نہ ہو سکے ۔ اگر آپ اجازت دیں ۔ تو میں بھی اس sub-section (2) کے متعلق عرض کروں ۔ میں کوئی irrelevant بات نہیں کر رہا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنی بحث کو اسی دفعہ تک محدود رکھیں ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ تو جناب والا ۔ انگلستان میں ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۸۷۱ء ، پھر جو کہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۱۳ء اور ٹریڈ یونین ایکٹ اور Trade Dispute Act 1946 جن کو انہوں نے amalgamate کر دیا ۔ انہوں نے ان کو کہیں بھی رجسٹر نہیں کیا ۔ بلکہ انہوں نے خاص طور پر یہ کہا کہ یہ جتنی بھی "Trade Unions" ہیں ۔ "may or may not be registered" میرے پاس Halsbury's Laws of England ہیں اگر کہیں تو میں پڑھ دوں ۔ لیکن آپ اس پر یقین فرمائیں گے کہ ان کی وہی مراعات ہیں جبکہ ایک یونین رجسٹرڈ ہو یا un-registered ہو ۔ تو یہاں پر یہ جو شرط ساتھ لگا دی گئی ہے کہ Registered Trade Unions

کی "in consultation with" صرف Industrialists بنا سکتے ہیں ۔ میرے خیال میں یہ ایک زیادتی ہے ۔ "Trade Unions may be registered or may not be registered" وہی They should have the same rights as in other countries اور ان کی بھی آج سے سو برس پہلے وہی حالت تھی جو کہ آج ہماری ہے ۔ تو ان معروضات کے ساتھ میں اس امنڈمنٹ کی حمایت کرتا ہوں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی ۔ ۸) ۔ اس میں ایک بات یہ عرض کرنی تھی ۔ کہ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ یہ ۵۰ کی تعداد کا تعین کس طرح سے ہے پہلے تو ان کا اطلاق صرف Industrial Establishment پر ہوتا تھا مگر وزیر محترم کی جو ایک ترمیم کل منظور ہوئی ہے اسکے مطابق اس ہنگامی قانون کا اطلاق Commercial Establishment پر بھی ہو گا اور اس Commercial Establishment میں آپ کو ایسے ادارے بھی ملیں گے۔ جیسا کہ میرے علم میں ہے جو کہ لاکھوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ اور صرف چند افراد پر ان کا دفتر مشتمل ہوتا ہے پانچ ، چھ ، دس ، بیس آدمیوں تک ، اور میں انڈسٹریل Estt. کے بارے میں بھی اپنے علم کی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں ۔ کہ اس mechanization کے زمانے میں ایسی فیکٹریاں خود ہمارے ملک میں وجود میں آ رہی ہیں جن میں بیس ، پچیس آدمیوں کی labour force پر سالانہ کا ایک یا دو لاکھ کا tenure ہو سکے ۔ میں ایسے اداروں کی Feasibility رپورٹ سے بذات خود واقف ہوں ۔ اور یورپ کے ممالک کے اداروں کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ اس mechanization کے زمانے میں اب اعتراض کار کی جو قوت ہے وہ بہت کم اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے تو اس لئے جس ادارے میں اگر پچاس آدمی ہوں گے ۔ تو وہ بہت

بڑا ادارہ سمجھا جائے گا ۔ اس کا عین امکان ہے اور امکان نہ صرف کہ نظر آ رہا ہے بلکہ پیدا ہو چلا ہے ۔ کہ آپ کے ملک میں ایسے صنعتی ادارے بھی اور کمرشل ادارے بھی وجود میں آئے اور آ رہے ہیں اور آتے رہیں گے کہ جس میں بیس اور پچیس آدمی سے بڑی بڑی فیکٹریاں اور بڑے بڑے دفتر چلائے جا سکیں گے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ بیس پچیس آدمیوں کی تعداد اس ضرورت کے لئے اتنی کافی ہے ۔ کہ وہاں پر ان کے مفاد کو دیکھنے کے لئے کسی ورکس کمیٹی کا کوئی تقرر ہو سکے اور پچاس کی تعداد تو کہیں زیادہ ہے ۔ اگر آپ اس پر غور کر سکیں ۔ تو میرے خیال میں یہ آپ کے محنت کاروں کے لئے مفید ہو گا ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میری رائے میں یہ ایک نہایت مفید شق ہے ۔ جو اس قانون میں رکھی گئی ہے ۔ لیکن اس کا فائدہ اس حد تک محدود کر دیا ہے کہ اس کا فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اول تو یہ کہ ہمارے ملک میں اس قسم کے کتنے کارخانے ہیں ۔ جن میں پچاس یا پچاس سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں ۔ گنتی کی چند ایک ایسی فیکٹریاں ہیں جن میں بیس سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں ۔ اور یہ فیکٹریاں کثرت سے مل سکتی ہیں ۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میرے دوست فاروقی صاحب نے ارشاد فرمایا ہے آپ لاہور کے کمرشل اداروں کا اندازہ کر لیجئے ۔ مال روڈ پر کون سی دوکان ہے جس میں پچاس ملازم کام کرتے ہیں میری نگاہ میں تو شاید ایک بھی نہ ہو ۔ تو اس لحاظ سے باوجود اس بات کے کہ ایک نیک قدم اٹھایا جا رہا ہے ۔ لیکن وہ اس طرح بھونڈے طریقے سے اٹھایا گیا ہے ۔ کہ اس سے کسی کو بھی فائدہ نہیں پہنچے گا ۔ میرے نقطہ نظر سے اس کا فائدہ شاید پانچ یا سات فیصد مزدوروں کو پہنچ سکتا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں اگر یہ نیک قدم اٹھایا ہے ۔ تو اس کا فائدہ زیادہ سے زیادہ

محنت کشوں کو ملنا چاہئے ۔ میں نے تجویز کی ہے جس ادارے میں بیس مزدور کام کرتے ہوں اس پر اس قانون کا اطلاق ہو اگر اس سے بھی کم کر دیں تو بہتر ہو گا ۔ میں نے صرف فیکٹری ایکٹ کی تعریف میں سے یہ تعداد لی تھی ۔ خیال تھا کہ چلئے زیادہ نہیں مانیں گے تو بیس کی تعداد مان جائیں گے ۔ مگر مجھے بڑی مایوسی ہوئی جب جناب وزیر محنت نے بیس مزدوروں کی تعداد تک کے تجارتی اداروں یا کارخانے اس میں شامل کرنے پر آمادگی کا اظہار نہیں کیا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ کیونکہ انڈسٹریل Establishment کی تعریف میں کل ہم نے ایک ترمیم کے ذریعہ کمرشل Establishment کو بھی شامل کر لیا ہے ۔ اس کے پیش نظر مجھے حزب اختلاف کے اراکین سے جنہوں نے اس ترمیم پر بحث کی ہے ۔ مجھے ان کی رائے سے اتفاق ہے ۔ کیونکہ ہم نے Industrial and Commercial Empolyment Standing Orders Ordinance" کے تحت وہ تعداد مقرر کی تھی ۔ صنعتی اداروں کے لئے پچاس اور تجارتی اداروں کے لئے ۲۰ کی تعداد ہم نے مقرر کی تھی ۔ تو اس کے پیش نظر جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں یہ مناسب ہے ۔ کہ ہم تجارتی اداروں کے لئے ورکس کمیٹی کے قیام اور تعین کے لئے بھی بیس کی تعداد مقرر کریں ۔ مجھے بنیادی طور پر اس سے اتفاق ہے لیکن جو ترمیم اس صورت میں پیش کی گئی ہے ۔ صنعتی اداروں کیلئے بھی بیس ملازمین اور کمرشل تجارتی اداروں کے لئے بیس کی تعداد مقرر کی جائے مجھے اس سے اختلاف ہے ۔ لیکن اگر صرف تجارتی اداروں کے لئے ۲۰ کی تعداد مقصود ہو تو مجھے کوئی اختلاف نہیں ہے ۔ تو اگر آپ اجازت دیں تو میں تجارتی اداروں میں ورکس کمیٹی کے قیام کے لئے بیس کی تعداد

رکھنے کے لئے ایک ترمیم پیش کر دوں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کل - - - -

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر - آپ اپنی امنڈمنٹ move کریں -

وزیر محنت - جناب والا - کل ہی پیش کر سکوں گا -

ملک محمد اختر - آج شام کو second sitting کر لیں -

وزیر محنت - اس وقت ہم نے انڈسٹریل Establishment جس میں کمرشل Establishment بھی شامل ہے - ہم نے جناب والا - اس انڈسٹریل Establishment کی جو تعریف کی ہے - اس میں ہم نے تجارتی اداروں کو شامل کیا ہوا ہے -اس لئے ہمیں اس شق میں Commercial Establishment کی علیحدہ تعریف کرنی ہو گی - اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے - اگر آپ اجازت دیں تو میں کل اس ترمیم کو پیش کر دوں -

ملک محمد اختر - آج evening session میں کر لیں -

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر - کیا آپ evening session میں کرنا چاہتے ہیں -

وزیر محنت - صرف اس ترمیم کے لئے میں evening session میں پیش کر دوں گا -

Mr. Senior Deputy Speaker : If you have no objection then it is deferred. Section 3 is deferred. We will now pass on to section 4. Malik Akhtar to move amendment No. 45.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The amendment is not moved. We now come to section 5 and Malik Akhtar to move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. (1) The Director of Labour Welfare shall be the Chief Conciliation Officer, who shall, in addition to the powers conferred on him under this Act, have all the powers of a Conciliation Officer throughout the Province and shall also have powers of supervision and control over the Conciliation Officers :

Provided that the Director of Labour Welfare may authorise any other officer or officers under him to exercise all or any of his powers for such area or areas as may be specified by him.

(2) The Provincial Government may by notification in the official Gazette, appoint such persons as it thinks fit, to be conciliation officers for mediating in and promoting the settlement of labour disputes for a specified area or for specified industries in a specified area and either permanently or for a limited period.

(3) The Director of Labour Welfare may, at any time, take over any conciliation proceedings pending before any Conciliation Officer, either to conclude such proceedings himself or to transfer such proceedings to any other Conciliation Officer for the purpose of conclusion of the same, but such transfer or taking over shall not affect the date on which the proceedings have already commenced under the provisions of this Ordinance."

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. (1) The Director of Labour Welfare shall be the Chief Conciliation Officer, who shall, in addition to the powers conferred on him under this Act, have all the powers of a Conciliation Officer throughout the Province and shall also have powers of supervision and control over the Conciliation Officers :

Provided that the Director of Labour Welfare may authorise any other officer or officers under him to exercise all or any of his powers for such area or areas as may be specified by him.

(2) The Provincial Government may by notification in the official Gazette, appoint such persons as it thinks fit, to be conciliation officers for mediating in and promoting the settlement of labour disputes for a specified area or for specified industries in a specified area and either permanently or for a limited period.

(3) The Director of Labour Welfare may, at any time, take over any conciliation proceedings pending before any Conciliation Officer, either to conclude such proceedings himself or to transfer such proceedings to any other Conciliation Officer for the purpose of conclusion of the same, but such transfer or taking over shall not affect the date on which the proceedings have already commenced under the provisions of this Ordinance."

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہ ایک ایسی ترمیم ہے جو میں نے East Pakistan Laws میں سے لی ہے - وہ یہ ہے کہ دفعہ ۵ میں جو سب سے زیادہ خطرناک دفعہ ہے قاتل کی تقرری فرمائیں گے جس نے ملک کے دس لاکھ مزدوروں کی گردن سرمایہ داروں کی instance پر کاٹنی ہے - اس Conciliation Officer کا وجود نہ تو ۱۹۴۷ء کے قانون میں تھا نہ ۱۹۵۹ء کے قانون میں تھا- ۱۹۶۵ء کے جابر دور میں اسے ایک ترمیم کے ذریعہ introduce کیا گیا تاکہ صنعتی تنازعات Industrial Court میں نہ جائیں کیونکہ ان کے اراکین با ضمیر واقع ہوئے ہیں - اور فیصلہ جات اپنے قانون کے مطابق کرتے ہیں صنعت کاروں کی صوابدید کے مطابق نہیں کرتے - کیونکہ ان میں سیشن جج اور ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ٹریبونل ہوتا ہے - جیسا کہ یہ حکومت کرتی ہے کہ کسی کی سیاہ کاری کو بھی تعریف میں لکھا جائے اس قسم کا جبر اور ظلم ۱۹۶۵ء میں کیا گیا - اور ایک Conciliation Offi-cer کا قیام کر دیا گیا ہے یعنی مقدمات کی اجازت دینے کے لئے ایک ناپاک آفیسر کو جس کا نام Conciliation Officer ہے مقرر کیا گیا ہے -

وزیر محنت - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - زیر بحث ترمیم کا ۱۹۶۵ء سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں -

ملک محمد اختر - اگر آپ یہاں نہیں چاہتے تو دفعہ ۶ میں اس کا ذکر آ جائے گا - میں نے تو وقت بچانے کے لئے ایسا کیا ہے -

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر - جہاں اس بات کی ضرورت ہو وہاں کی جائے -

ملک محمد اختر ۔ میں چاہتا ہوں کہ Conciliation Officer کے اوپر ایک اور آفیسر کا قیام کیا جائے اور وہ Director Labour Welfare ہو ۔ اس کی وجہ جواز یہ ہے کہ Conciliation Officer جس کو ۱۹۵۹ء کی ترمیم کے ذریعہ پیدا کیا گیا ۔ وہ Conciliation Officer جس کے اختیارات یہ ہیں کہ اگر ایک فرم کا ایک کروڑ کا بونس بنتا ہو اور اس کے مالکان اور مزدوروں میں جھگڑا ہو جائے تو پھر وہ اجازت دے سکے گا کہ مزدور Industrial Court میں جا سکے گا ۔

Minister for Labour : Question !

ملک محمد اختر ۔ میں چاہتا ہوں کہ صوبہ کے لئے Conciliation Officer مقرر کر دیا جائے ۔ جو ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر ہو وہ سی ۔ ایس ۔ پی آفیسر ہو جسے عمر رسیدہ پی ۔ سی ۔ ایس آفیسر کے عہدے سے ترقی ملی ہو اور مصالحتی آفیسر کے جو اختیارات ہوں وہ میری ترمیم کے مطابق ہوں جو میں نے اپنی ترمیم میں پیش کئے ہیں ۔ میں نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر جو ہو اسے Chief Conciliation Officer کے بھی اختیارات حاصل ہوں اور اس کے فرائض میں یہ بھی ہو اور اس کو یہ بھی اختیار ہو کہ وہ مصالحتی آفیسر کی کارکردگی کا جائزہ لیا کرے ۔ اور مصالحتی آفیسر کے جو اختیارات ہیں وہ ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ کسی اور کو بھی delegate کر سکے ۔ ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر کو میں یہ بھی حق دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ کسی مصالحتی آفیسر کا تقرر کرے تو اس سے وہ اپنے delegated اختیارات واپس بھی لے سکے اور اگر تنازعہ کسی بڑی نوعیت کا ہو اور اس میں اگر لاکھوں اور کروڑوں روپے involve ہوں تو وہ اس کی خود proceeding کرے

جناب وزیر محنت نے بجا طور پر یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ مصالحتی آفیسر کے جو اختیارات ہیں وہ دفعہ ۶ ۔ میں ہیں ۔ جب دفعہ ۶ آئے گی تو میں اس پر بات کر لوں گا ۔ فی الحال میں اس کے سر براہ پر ہی اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں ملک اختر صاحب کے اس اندیشہ کے متعلق عرض کروں گا کہ مصالحتی آفیسر کی یہ صوابدید پر ہے کہ وہ کوئی تنازعہ صنعتی عدالت میں بھیجے یا نہ بھیجے ۔ ملک صاحب کا یہ اندیشہ بالکل بے بنیاد ہے اس لئے کہ مصالحتی آفیسر کے فرائض صرف یہ ہیں کہ جب بھی اسے کسی تنازعہ کا علم ہو یا کسی فریق کی طرف سے اسے کسی تنازعہ کی اطلاع دی گئی ہو تو وہ دونوں فریقوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرتا ہے لیکن مصالحت کے ناکام ہونے کی صورت میں وہ صرف ناکامی کا سرٹیفیکیٹ دے سکتا ہے اور پھر دونوں فریقوں کو اختیار ہے کہ وہ صنعتی عدالت کی طرف رجوع کریں ۔ جناب والا ۔ مصالحتی آفیسر کو اس قانون میں کسی جگہ بھی یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ اپنی صوابدید سے کسی فریق کو اپنے تنازعہ کو صنعتی عدالت میں لے جانے سے روک سکے اس لئے میں ان کی اس ترمیم کی اس بناء پر مخالفت کرتا ہوں کہ مصالحتی آفیسر کے پاس اتنے اختیارات نہیں ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے کسی تنازعہ کو صنعتی عدالت میں بھیجے یا نہ بھیجے ۔ یہ نا درست ہے میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ۔ دوسری بات جس کے متعلق انہوں نے کہا ہے یہ ہے کہ مصالحتی آفیسر کے فرائض کو بھی ڈائرکٹر لیبر ویلفیئر کو سونپ دیا

جائے مجھے اس سے بھی اختلاف ہے ۔ انتظامی طور پر مصالحتی آفیسر ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر کے ماتحت اور اس کے تحت کام کریں گے اور انتظامی امور کے سلسلے میں وہ ہر وقت مصالحتی آفیسر کے فرائض کی انجام دہی کے بارے میں دیکھ بھال کر سکیں گے لیکن ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر کے آفس کو مصالحتی آفیسر کے آفس میں مدغم کرنا مناسب نہ ہو گا اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈائرکٹر لیبر ویلفیئر فیکٹری ایکٹ کے تحت چیف انسپکٹر آف فیکٹریز کے طور پر کام کر رہا ہے اور اس کی وجہ سے اس کو اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ وہ مصالحتی آفیسر کی حیثیت سے ان امور کے بارے میں اتنا وقت نہیں دے سکتا دوسری وجہ یہ ہے کہ آئی ۔ ایل ۔ او کے چند نمائندے ہمارے ملک میں ۱۹۵۳ء میں تشریف لائے تھے انہوں نے ہماری صنعتی ترقی کا جائزہ لینے کے بعد اس بات کی سفارش کی تھی کہ کسی inspecting ایجنسی کو یہ اختیار نہ دیا جائے جو مصالحتی آفیسر کو یہ اختیار دے رہے ہیں یعنی مصالحتی آفیسر کے جو فرائض ہیں ان کو inspecting ایجنسی کے فرائض سے علیحدہ رکھا جائے ۔ ان کی سفارش کے پیش نظر بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہ ہو گا کہ ہم ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر کو مصالحتی آفیسر کے فرائض سونپ دیں جو ایک مصالحتی آفیسر ہی کو انجام دینا ہیں ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس محکمہ کا ڈائرکٹر لیبر ویلفئیر منتظم اعلیٰ ہے اور اس حیثیت سے اسے تمام انتظامی امور کی دیکھ بھال کرنے کا اختیار حاصل ہے لیکن جہاں تک ان کے اس خدشہ کا سوال ہے کہ ایک مصالحتی آفیسر اپنی مرضی سے اپنے اختیارات استعمال کر کے بعض صنعتی تنازعات کو صنعتی عدالتوں میں نہیں جانے دے گا اس قسم کے اختیارات مصالحتی آفیسر کو نہیں دئے گئے ہیں اس لئے میں ان کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote.

The question is :

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. (1) The Director of Labour Welfare shall be the Chief Conciliation Officer, who shall, in addition to the powers conferred on him under this Act, have all the powers of a Conciliation Officer throughout the Province and shall also have powers of supervision and control over the Conciliation Officers :

Provided that the Director of Labour Welfare may authorise any other officer or officers under him to exercise all or any of his po vers for such area or areas as may be specified by him.

(2) The Provincial Government may by notification in the official Gazette, appoint such persons as it thinks fit, to be conciliation officers for mediating in and promoting the settlement of labour disputes for a specified area or for specified industries in a specified area and either permanently or for a limited period.

(3) The Director of Labour Welfare may, at any time, take over any conciliation proceedings pending before any Conciliation Officer, either to conclude such proceedings himself or to transfer such proceedings to any other Conciliation Officer for the purpose of conclusion of the same, but such transfer or taking over shall not affect the date on which the proceedings have already commenced under the provisions of this Ordinance."

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : We now pass on to Clause 6 of the Ordinance. First ameedment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"6. (1) Where any labour dispute exists or is apprehended, the Conciliation Officer, shall whether the dispute relates to a public utility service or any other industry ; whether a notice of strike or lock-out therein has been received or not, shall hold conciliation proceeding in the prescribed manner :

Provided that where a notice of strike has been received by the Conciliation Officer, the Conciliation Officer shall satisfy himself as to its validity before conducting the conciliation proceeding and if the notice of strike does not conform to the provisions of this Ordinance and rules made thereunder or of any other law for the time being in force or of the constitution of the trade union concerned. The Conciliation Officer shall get the notice of strike amended in accordance with the provisions of law and shall proceed to hold conciliation proceedings :

Provided further that no conciliation proceeding, which has been taken cognizance of by the Conciliation Officer under this section, shall be invalid merely on the ground that such notice of strike does not conform to the formalities of the law.

(2) In holding a conciliation proceeding the Conciliation Officer shall, for the purpose of bringing about a settlement of the dispute without delay investigate the dispute and all matters affecting the merits and settlement

thereof, and may do all such things as he thinks fit for the purpose of inducing the parties to come to a fair and amicable settlement of the dispute.

(3) If a settlement of the dispute or of any matter in dispute is arrived at in the course of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall send a report thereof to the Director of Labour Welfare together with a memorandum of settlement signed by the parties to the dispute.

(4) If no such settlement is arrived at within twenty-one days of the commencement of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall, within three days after the expiry of the said period, issue a certificate of failure to the parties to that effect :

Provided that the Conciliation Officer may, in special circumstances, to be recorded in writing, issue a certificate of failure of the conciliation proceeding before the expiry of the said period :

Provided further that the period of conciliation proceeding may be extended by mutual consent of the parties to the dispute :

Provided further that if at any time during the pendency of any conciliation proceeding and before a certificate of failure has been issued, the industrial dispute, to which such proceeding relates, is referred by the Provincial Government to the Industrial Court under this Ordinance, the Conciliation Officer shall not be required to issue any certificate of failure as aforesid.

Mr. Senior Deputy Speaker: Amendment moved is :

That for section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"6. (1) Where any labour dispute exists or is apprehended, the Conciliation Officer, shall whether the dispute relates to a public utility service or any other industry; whether a notice of strike or lock-out therein has been received or not, shall hold conciliation proceeding in the prescribed manner :

Provided that where a notice of strike has been received by the Conciliation Officer, the Conciliation Officer shall satisfy himself as to its validity before conducting the conciliation proceeding and if the notice of strike does not conform to the provisions of this Ordinance and rules made thereunder or of any other law for the time being in force or of the constitution of the trade union concerned. The Conciliation Officer shall get the notice of strike amended in accordance with the provisions of law and shall proceed to hold conciliation proceedings :

Provided further that no conciliation proceeding, which has been taken cognizance of by the Conciliation Officer under this section, shall be invalid merely on the ground that such notice of strike does not conform to the formalities of the law.

(2) In holding a conciliation proceeding the Conciliation Officer shall, for the purpose of bringing about a settlement of the dispute without delay investigate the dispute and all matters affecting the merits and settlement

thereof, and may do all such things as he thinks fit for the purpose of inducing the parties to come to a fair and amicable settlement of the dispute.

(3) If a settlement of the dispute or of any matter in dispute is arrived at in the course of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall send a report thereof to the Director of Labour Welfare together with a memorandum of settlement signed by the parties to the dispute.

(4) If no such settlement is arrived at within twenty-one days of the commencement of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall, within three days after the expiry of the said period, issue a certificate of failure to the parties to that effect :

Provided that the Conciliation Officer may, in special circumstances, to be recorded in writing, issue a certificate of failure of the conciliation proceeding before the expiry of the said period :

Provided further that the period of conciliation proceeding may be extended by mutual consent of the parties to the dispute :

Provided further that if at any time during the pendency of any conciliation proceeding and before a certificate of failure has been issued, the industrial dispute, to which such proceeding relates, is referred by the Provincial Government to the Industrial Court under this Ordinance, the Conciliation Officer shall not be required to issue any certificate of failure as aforesid.

Minister for Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - میں نے یہ ترمیم محنت شاقہ سے تیار کی ہے - یہ چیز نہ تو انگریز کے زمانے میں موجود ہے نہ ۱۹۴۷ء کے قانون میں اور نہ ۱۹۵۴ء کے قانون میں موجود تھی - میں نے اس کے ناپاک وجود کو تسلیم کرتے ہوئے یہ ایک viamedia نکالا ہے جس سے اگر میں یہ الزام لگاؤں کہ ان کے مصالحتی افسران ۲۵/۲۰ لاکھ روپیہ کی حیثیت کے مالک بن چکے ہیں تو اس میں کسی قسم کی مبالغہ آرائی نہ ہوگی - جناب سپیکر - آپ ایک فیکٹر لیں- اس کا اندازہ کریں - دراصل ۲۰۰ خاندان جنہیں کہا جاتا ہے تو وہ آپس میں رشتہ داریاں کرکے ایک دوسرے کے ہمدرد بن چکے ہیں اور آپس میں گھل مل چکے ہوئے ہیں - مقامی بنک ان کے قبضہ میں ہیں - ملک کی انڈسٹری بھی ان کے قبضہ میں ہے اور ان کے ایجنٹ اس وقت ہمارے اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں -

Minister of Food & Agriculture : No please.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw Sir.

تو مصالحتی افسروں کی حفاظت کے لئے ایک پولیس گارڈ بھی مقرر کر دیں گے فیکٹری میں دس ہزار ملازمین اگر کام کرتے ہیں تو ان کا سالانہ بونس ۱۰ لاکھ بنتا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارا حق ہے لیکن جناب والا - صرف پچیس ہزار روپیہ کے نوٹ یا ان کا ایک بنڈل کہہ لیجئے وہ اس مصالحتی افسر کی جیب میں ڈال دیا جاتا ہے - - - -

وزیر محنت - نہیں ایسا نہیں ہوتا -

ملک محمد اختر - میں جناب والا - بہت مختصر بات کروں گا مگر ہوتا یہی ہے کہ سٹرائک کی صورت میں اس کی مرضی ہے کہ مصالحتی کارروائی کرے یا نہ کرے -

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں معذرت خواہ ہوں ملک اختر صاحب جب اپنی طویل ترمیم پر اختصار کے ساتھ تقریر فرما رہے ہیں مخل ہوا ۔ میں اسمبلی کے ضابطہ کار کا جائزہ لیتا رہا ہوں بلکہ مطالعہ کرتا رہا ہوں ۔ میں نے از حد کوشش کی کہ مجھے رولز آف پروسیجر میں کوئی ضابطہ نظر آ جائے جس کی رو سے ہنگامی قانون میں پیش کی جانے والی ترمیم کا طول و عرض مقرر ہو ۔ لیکن مجھے کوئی ایسی شرط یا پابندی دستیاب نہیں ہو سکی کیا آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کر سکتے ہیں ؟

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ اس سلسلے میں کوئی پابندی نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ حمزہ صاحب سیاسی دوستوں میں سے میرے سب سے زیادہ پیارے دوست ہیں میں نے کہا ہے کہ نوٹس آف سٹرائک مصالحتی افسر جب وصول کرے خواہ وہ پبلک utility کی طرف سے ہو خواہ وہ کسی اور ادارے کی طرف سے ہو تو اس کو مصالحتی کارروائی ضرور کرنی ہو گی ۔ وہ یکطرفہ کارروائی نہیں کر سکتا ۔ البتہ میاں معراج دین صاحب کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بطور چیئرمین بولین کمیٹی اگر ان کے پاس کوئی درخواست آئے تو وہ اس کو مسترد کر سکتے ہیں ۔ لیکن وہاں تو کئی ہزار کا مسئلہ ہو گا یعنی ۲۵/۲۰/۱۰ لاکھ بونس کا مسئلہ ہے اور یہ مصالحتی افسر بیک جنبش قلم کہہ دے گا کہ بھاگ جاؤ کوئی مصالحتی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مصالحتی کارروائی عدالتوں میں ہو خواہ utility سروس کے متعلق نوٹس ہو یا دوسری سروسز کے متعلق ۔ اس کی جو دفعہ ہے اس میں قرار یہ دیا گیا ہے کہ نوٹس اگر قانون کے مطابق نہ ہو تو اس کو مسترد کر دیا جائے ۔ جناب والا ٹریڈ یونینزم کو انہوں نے ختم کر دیا ہے ٹریڈ یونینوں کے لیڈر وہ بڑے بڑے ایکسپرٹ

جو ان کے حق میں تقاریر کیا کرتے تھے وہ ختم ہوگئے ہیں ۔

Begum Ashraf Burney : Point of order. Today, the House is meeting for an afternoon session. I suppose it was decided in the Party meeting that whenever we will be having afternoon session the House would be adjourned at 1 'O clock.

Minister for Agriculture : No, it will be adjourned at 1.30 P M. The Party meetings' decisions are not binding on this House. It has been decided by the Speaker to hold the Assembly Session till 1.30 P.M.

ملک محمد اختر ۔ جناب صدر ۔ وہ ہمارے دوست وہ پرانے لیبر لیڈر جنہیں ہم دیکھا کرتے تھے ان کا جنازہ نکل چکا ہے ۔ جس دن گورنر صاحب کی طرف سے اس آرڈیننس کی منظوری آئے گی اس کے چالیس دن بعد ہم ان کی فاتحہ خوانی کر چکے ہوں گے ۔ حالانکہ ان کی اکثریت نے حکومت کے ساتھ تعاون کیا ۔ وہ ہمیشہ حکومت اور لیبر کلاس کے درمیان ہڑتال کے موقع پر صلح کے امکانات کے لئے کوشش کرتے تھے ۔ کچھ باتیں مان لیتے تھے کچھ منوا لیتے تھے ۔ ان لوگوں نے ریلوے سٹرائک کے بعد خاصی خدمات سرانجام دی تھیں ۔ گورنمنٹ نے درمیانی طبقہ کے ان لوگوں کا ۔ اپنے ان دوستوں کا آج گلا کاٹا ہے جو مزدوروں کو مجبور کرکے کم از کم مطالبات منوا لیتے تھے اور ان سے کہتے تھے کہ ہڑتال نہ کرو ۔

جناب والا ۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے جو حالات سے پوری طرح واقف نہیں ۔ یہ لوگ اس ملک کے پریذیڈنٹ کو اصل حالات سے بے خبر رکھتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس قانون سازی کا خمیازہ انہیں اس وقت بھگتنا ہوگا جب صدارتی الیکشن آئیں گے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنے موضوع سے ہٹ گئے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد یہاں ایک دفعہ ہے کہ اگر مصالحتی افسر یہ دیکھے کہ نوٹس قانون کے مطابق نہیں ہے تو وہ اسے مسترد کر دے گا ۔ جناب وہ ایکسپرٹ کہاں سے آئیں گے جو نوٹس قانون کے مطابق مرتب کریں ۔ ریلوے کے مزدور وہ اے کلاس قلی جنہوں نے اپنے میں سے لیڈروں کا انتخاب کرنا ہے کیا وہ ایکسپرٹ ہوں گے یا کیرج شاپ یا لوکو شاپ کے ورک مین اس لمبے چوڑے قانون کو سمجھ سکیں گے جس کی سمجھ مجھے بھی نہیں آئی ۔ اور جناب لیبر منسٹر صاحب بھی میں سمجھتا ہوں اسے نہیں سمجھتے وہ لوگ اس کے مطابق کیسے نوٹس دے سکیں گے ۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مصالحتی افسر پچاس لاکھ تک کے بونس کے نوٹس کو سرسری سماعت کے بعد خارج کر دے گا اور پچاس لاکھ کا کلیم پچیس ہزار پر بارٹر کیا جا سکے گا ۔ جناب والا ۔ انصاف کیجئے یہ ملک عوام نے بنایا تھا ۔ گردنیں عوام کی کٹیں عصمتیں عوام کی لٹیں اور اس کا فائدہ کس کو ہوا صنعتکار کو ۔ آج آپ اس ملک کے عوام کے حقوق سے جنگ کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ کیا آپ کو توقع ہے کہ ریلوے کے اے کلاس یا سی کلاس قلی جن کو اپنے حقوق حاصل نہیں کیا وہ صحیح طور پر اور صحیح الفاظ میں نوٹس ڈرافٹ کر سکیں گے ۔ میں نے آگے یہ کہا ہے کہ جب مصالحتی کارروائی ہو تو یہ مصالحتی افسر تمام ایسے ذرائع استعمال کرے گا جن کے ذریعے وہ دونوں پارٹیوں کو اس میں شامل کرکے ایک طرف کی بات سن کر یکطرفہ فیصلہ نہ کر دے ۔ اس کے بعد میں نے یہ عرض کیا ہے ۔ دراصل یہ مصالحتی افسر کو سپریم کورٹ کے اختیارات دینا چاہتے ہیں کہ وہ کسی تنازعہ کا جیسے چاہے فیصلہ کر دے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اس کارروائی کی روزانہ رفتار

سے ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کو مطلع رکھے ۔ اس کے بعد میں نے یہ کہا ہے کہ اگر اکیس دن میں مصالحتی کارروائی کا فیصلہ نہ ہو سکے تو اکیس دن کے اختتام پر تین دن کے اندر وہ ناکامی کا سرٹیفکیٹ جاری کر دے ۔ تاکہ وہ محروم تقدیر پارٹی مصالحتی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مصالحتی افسر چاہے تو ناکامی کا سرٹیفکیٹ جاری کرے اور چاہے تو نہ کرے ۔ جناب والا ۔ یہ شق کورپشن کا ذریعہ ہے ۔ اور اس سے انہوں نے صنعتکار کو تحفظ دیا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مصالحتی افسروں کے پاس جو جھگڑے آئیں گے جو صنعتی تنازعات فیصلہ کے لئے آئیں گے وہ مصالحتی عدالت میں نہیں جا سکتے ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مصالحتی آفیسر کے ہوتے ہوئے انڈسٹریل کورٹ کا قیام بہت بڑا فراڈ ہے ۔ انہوں نے جو جمہوریت دی ہے اس میں بھی سوا کروڑ روپیہ سے ۵۰ ترامیم ہوئی ہیں ۔ یہ فراڈ کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ متمدن ممالک کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک civilised ہے ہم متمدن ممالک کے قوانین اس ملک میں رائج کر رہے ہیں ۔ یہ ملک کو کھلا چیلنج ہے ۔ یہ ملک کے عوام کو چیلنج ہے ۔ اس ملک کے عوام زیادہ پسے ہوئے ہیں ۔ جب وہ بالکل پس جائیں گے پھر وہ ان کے چیلنج کو قبول کریں گے ۔ یہ ملک کو اس غربت کے عالم میں اس لیول پر لا رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ تاریخ اپنے آپ کو دھراتی ہے ۔ یہ اس ملک میں چاہتے ہیں کہ عوام اپنی طاقت کے بل بوتے پر ان سے اقتدار چھینیں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ ترمیم پر بولیں ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ میں ان سے درخواست کروں گا

کہ یہ ذرا کم جوش میں بولیں کیونکہ وہ سارا دن بولتے رہے ہیں ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ یہ آپ کے پیار کا نتیجہ ہے ورنہ میں چھوڑ رہا تھا ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ اس کا ہمیں خطرہ نہیں بلکہ ہمیں احساس اور اتفاق ہے کیونکہ آپ نے شام کو بھی بولنا ہے ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ ہمیں عوام نے بولنے کے لئے بھیجا ہے اس لئے ہم بولیں گے ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں معراج دین) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب نے یہ کہا ہے کہ وہ بہت بڑے صنعتکار ہیں اس لئے انہیں صنعتکاری کا خاصہ تجربہ ہے کہ وہ جس وجہ سے اس طرح تقریر کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اگر میاں صاحب کو میرے صنعتکار ہونے پر شک ہے تو کل یہ بھی انکم ٹیکس کے کاغذات لے آئیں میں بھی لے آؤں گا ۔ بات واضح ہو جائے گی ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ دونوں کاغذات لے آئیں ۔ (قہقہہ)

ملک محمد اختر ۔ یہ ایک فیصد یا دو فیصد صنعتکار بھی نہیں نکلیں گے ۔ (قہقہہ) (قطع کلامیاں)

میاں معراج دین ۔ جناب والا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں بہت

بڑا صنعتکار نہیں ہوں ۔ ملک صاحب صنعتکار ہیں اس لئے مصالحتی آفیسر ان کے لئے مفید ہے ۔ (قطع کلامیاں)

ملک محمد اختر ۔ جناب صدر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ

"یار کی زلف دراز میں پھنس گیا"

اگرچہ وہ گنجے ہیں ۔ (قہقہے) میں اس کی ان سے معذرت چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر conciliation proceed-ings فیل ہو جائیں تو ۲۱ دن کے بعد یہ لازم ہوتا ہے کہ failure سرٹیفکیٹ (جو اکثر میاں معراج دین کو ملا کرتا تھا) ان مزدوروں کو مل جائے ۔ (قہقہہ) اور وہ failure سرٹیفکیٹ لے کر انڈسٹریل کورٹ میں چلے جائیں۔ اس کے بعد اس کو چھوڑتے ہوئے آگے چلتا ہوں ۔ مصالحتی آفیسر ۲۱ دن میں اپنی تمام پروسیڈنگ ختم کرے گا ۔ لیکن اگر dispute بڑا ہو اور پارٹیاں چاہیں تو یہ کیا جائے کہ باہمی تصفیہ سے اس کے پیریڈ کو بڑھا دیا جائے ۔ اگلی پرووِیژن میں اگر پروسیڈنگ کے دوران ۔ سرٹیفکیٹ جاری ہونے کے دوران حکومت کسی مسئلہ کو مصالحتی عدالت کی بجائے (آگے ایک دفعہ ہے جس کے تحت) حکومت اور کہیں بھیج سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے زیادہ اور بات کرنے کو طبیعت تو چاہتی تھی لیکن میں اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں فوجداری قانون سے زیادہ واقف نہیں ہوں کیا جناب وزیر قانون صاحب اس سلسلہ میں میری امداد فرما سکتے ہیں

کہ تعزیرات پاکستان کی رو سے اپنے آپ کو مارنا بھی جرم ہے ۔ اگر کوئی شخص روزانہ خود کشی کی کوشش کرتا رہے کیا ہم پر یہ فرض عائد نہیں ہوتا کہ ہم اس کو اس سے منع کریں ۔ دوسرے آپ نے شام کو ایوان کی کارروائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے آپ نے انسداد بے رحمی اراکین حزب اختلاف کی ایک سوسائٹی بنائی ہے ۔ Society for the prevention of cruelty towards Members of Opposition. میں استدعا کرتا ہوں کہ کم از کم یہ گناہ نہ کریں ۔ (قہقہہ)

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ ان کا جواب یہ ہے کہ "وہ قتل بھی کرتے ہیں اور چرچا بھی نہیں ہوتا ۔"

وزیر خوراک و زراعت ۔ لیکن آپ قتل کرتے ہیں تو چرچا ہوتا ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب کو یہ شکایت ہے کہ لوگ خود اپنے آپ کو قتل کرنے کے درپے ہیں لیکن چرچا نہیں ہوتا ۔ (قہقہہ)

جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے اس ترمیم پر بحث کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے بڑی محنت شاقہ سے یہ ترمیم تیار کی ہے ۔ مجھے اس بات سے تو اتفاق ہے کہ وہ کافی محنت کرتے ہیں لیکن جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے مجھے اس بات سے اختلاف ہے کیونکہ انہوں نے قطعی طور پر اس ترمیم پر محنت نہیں کی اور وہ اس لئے کہ انہوں نے اپنی یہ ترمیم مشرقی پاکستان کے قانون سے لے کر یہاں شامل کر دی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب مشرقی پاکستان کے قانون کی کتاب مجھے کہیں نہیں ملی ۔ اگر یہ چاہتے ہیں تو دونوں قوانین اس کے مطابق کر لیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ وزیر محنت صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے نقل کی ہے ۔ کیا نقل پارلیمانی لفظ ہے ۔

وزیر محنت ۔ وہ تو ان کی عادت ہے ۔ جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے اس ترمیم میں جو ذیلی سیکشن ۲ اور ۳ پیش کئے ہیں وہ اس لئے غیر ضروری ہیں کہ وہ پہلے ہی اس قانون میں درج ہیں ۔ ان کی جو ذیلی دفعہ ۲ ہے وہ اسی دفعہ کی ذیلی شق ۵ میں ہے اور ان کی ذیلی شق ۳ اس سیکشن کی ذیلی شق ۶ میں موجود ہے ۔ اس لئے یہ دونوں ذیلی شقیں غیر ضروری ہو کر رہ گئی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ فرمایا گیا ہے کہ مصالحتی آفیسر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی سٹرائک نوٹس کو نا منظور کر سکتا ہے ۔ اگر صنعتی تنازعہ پیش ہو تو وہ از خود اس کا نوٹس لے سکتا ہے یا نہیں لے سکتا ہے ۔ اس ضمن میں اس قانون میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ مفاد عامہ کے اداروں کے ضمن میں مصالحتی آفیسر کو از خود اس تنازعہ کا جائزہ لینا پڑے گا اس ضمن میں وہ مصالحتی کارروائی شروع کر دے گا ۔ دوسری صورت میں وہ اس وقت کارروائی کرے گا جب اسے سٹرائک نوٹس وصول ہو تو یہ بھی اس پر پابندی ہے کہ جب ہڑتال کا نوٹس ہو اسی ضمن میں مصالحتی کارروائی کرے ۔ یہ بھی اختیار ہے کہ مفاد عامہ والے اداروں کے ضمن میں بھی اگر اسے ہڑتال کا نوٹس وصول نہ ہو تو بھی وہ مصالحتی کارروائی کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے یہاں اس خدشے کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ یہ مصالحتی افسر کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی تنازعے کا از خود فیصلہ کر دے یا یہ کہ کسی تنازعے کو صنعتی عدالت میں بھیجے یا نہ بھیجے یہ اس کی صوابدید پر منحصر ہے ۔ مجھے ان سے اس ضمن میں بھی اختلاف ہے کیونکہ جب کسی موقع پر اسے certificate of failure دینا پڑتا ہے اور وہ کسی بدنیتی کی وجہ سے نہ دے تو اس صورت میں فریقین کو یہ اختیار اور یہ حق حاصل ہے کہ وہ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر سے رابطہ قائم کریں اور اس سلسلے میں ان کو اطلاع دیں ۔ اس ضمن میں انہوں نے خود

ہی اپنی اس ترمیم میں اس قانون کی ایک شق کا حوالہ دیا ہے جو کہ ابھی آگے آنے والی ہے اور جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے اور ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کو یہ اختیار دینا مقصود ہے کہ اسے جب بھی کسی تنازعے کا اپنے طور پر علم ہو تو وہ اس تنازعے کا فیصلہ اور تصفیہ کرانے کے لئے اسے خود بھی صنعتی عدالت میں بھیج سکتا ہے ۔ اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان کا یہ اندیشہ بے بنیاد ہے کہ یہ اختیار صرف مصالحتی افسر تک ہی محدود ہے کہ اگر وہ کسی تنازعے کو چاہے تو صنعتی عدالت میں بھیج دے گا اور اگر اس کی مرضی نہ ہوئی تو ایسا نہیں کرے گا ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ اختیار ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کو بھی دیا گیا ہے کہ اگر وہ دیکھے کہ مصالحتی افسر اپنے فرائض کی انجام دہی دیانتداری سے نہیں کر رہا ہے اور اگر کوئی فریق کہ جس کو یہ رنج ہو کہ مصالحتی افسر کسی وجہ سے کسی بناء پر انصاف نہیں کر رہا ہے تو وہ اس اس کی اطلاع ڈائریکٹر مذکور کو دے کر اپنا تنازعہ صنعتی عدالت میں بھیج سکتا ہے ۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ مصالحتی افسر کو یہ اختیار ہے کہ وہ certificate of failure دے اور یہ انہوں نے خود بھی فرمایا ہے کہ قانون کی اس شق میں یہ درج کیا گیا ہے کہ مصالحتی افسر کی مصالحتی کارروائی کے بعد اس ضمن میں certificate of failure دے یا نہ دے بقول ان کے ان کو یہ اختیار حاصل ہے ۔ لیکن میں گزارش کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے ۔ اگر آپ اس قانون کی اس دفعہ کی ذیلی شق نمبر ے کو ملاحظہ فرمائیں تو اس کے تحت مصالحتی افسر پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ وہ جب بھی مصالحتی کارروائی شروع کرے گا تو مصالحت نہ ہونے کی صورت میں اس پر یہ لازم ہوگا کہ وہ certificate of failure دے ۔ تو جس طرح کہ انہوں نے فرمایا ہے یہ سب کچھ اس کی مرضی پر نہیں چھوڑا گیا ہے کہ اگر کسی تنازعے میں مصالحت نہ بھی ہو تو وہ certificate of failure نہ دے بلکہ اسکے برعکس اس پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے کہ تنازعے کے حل نہ ہونے کی صورت میں اس پر یہ لازم ہو گا کہ وہ بہتر صورت میں certificate of failure فریقین کو دے ۔ ان گزارشات کے پیش نظر میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That for section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"6. (1) Where any labour dispute exists or is apprehended, the Conciliation Officer, shall whether the dispute relates to a public utility service or any other industry; whether a notice of strike or lock-out therein has been received or not, shall hold conciliation proceeding in the prescribed manner :

Provided that where a notice of strike has been received by the Conciliation Officer, the Conciliation Officer shall satisfy himself as to its validity before conducting the conciliation proceeding and if the notice of strike does not conform to the provisions of this Ordinance and rules made thereunder or of any other law for the time being in force or of the constitution of the trade union concerned. The Conciliation Officer shall get the notice of strike amended in accordance with the provisions of law and shall proceed to hold conciliation proceedings :

Provided further that no conciliation proceeding, which has been taken cognizance of by the Conciliation Officer under this section, shall be invalid merely on the ground that such notice of strike does not conform to the formalities of the law.

(2) In holding a conciliation proceeding the Conciliation Officer shall, for the purpose of bringing about a settlement of the dispute without delay investigate the dispute and all matters affecting the merits and settlement

thereof, and may do all such things as he thinks fit for the purpose of inducing the parties to come to a fair and amicable settlement of the dispute.

(3) If a settlement of the dispute or of any matter in dispute is arrived at in the course of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall send a report thereof to the Director of Labour Welfare together with a memorandum of settlement signed by the parties to the dispute.

(4) If no such settlement is arrived at within twenty-one days of the commencement of the conciliation proceeding, the Conciliation Officer shall, within three days after the expiry of the said period, issue a certificate of failure to the parties to that effect :

Provided that the Conciliation Officer may, in special circumstances, to be recorded in writing, issue a certificate of failure of the conciliation proceeding before the expiry of the said period :

Provided further that the period of conciliation proceeding may be extended by mutual consent of the parties to the dispute :

Provided further that if at any time during the pendency of any conciliation proceeding and before a certificate of failure has been issued, the industrial dispute, to which such proceeding relates, is referred by the Provincial Government to the Industrial Court under this Ordinance, the Conciliation Officer shall not be required to issue any certificate of failure as aforesid.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker: Next amendment from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I will be moving the amendment which is appearing at No. 2 of the First Supplement to the Revised List.

Sir I beg to move—

> That for sub-sections (1) and (2) of section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) Where any dispute exists and a notice of strike has been received, the Conciliation Officer shall hold conciliation proceedings in the prescribed manner.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is —

> That for sub-sections (1) and (2) of section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) Where any dispute exists and a notice of strike has been received, the Conciliation Officer shall hold conciliation proceedings in the prescribed manner.".

Minister for Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس ہنگامی قانون کی ذیلی شق نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں کثرت سے الفاظ کے استعمال کے بعد اس بات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر کوئی صنعت ایسی ہو جو کہ مفاد عامہ سے تعلق رکھتی ہو تو اس میں اگر کوئی اس قسم کا خطرہ بھی لاحق ہو کہ وہاں کوئی صنعتی تنازعہ رونما ہونے والا ہو یا اس قسم کی صنعتوں کے علاوہ دوسری صنعتوں میں بھی اگر کوئی خطرہ اس قسم کا لاحق ہو تو مصالحتی افسر اپنی مرضی سے اور اپنی صوابدید کے

کے مطابق صنعتی تنازعہ کو چکانے یا اس کا فیصلہ کرنے کی کوشش کر سکتا ہے ۔ لیکن اگر مفاد عامہ میں شامل صنعتوں کے علاوہ دوسری صنعتوں میں نوٹس موصول ہو جائے تو اس صورت میں مصالحتی افسر پر لازم ہو گا کہ وہ فریقین کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کرے ۔ دراصل ان دونوں لمبی چوڑی شقوں کا مطلب یہ ہے کہ جو صنعتیں مفاد عامہ سے تعلق رکھتی ہوں ان میں اور ان صنعتوں کے علاوہ دوسری صنعتوں میں ایک امتیاز رکھا جائے اور وہ امتیاز یہ ہے کہ خواہ مفاد عامہ کی صنعتوں میں نوٹس موصول ہو یا موصول نہ ہو لیکن صرف اس بناء پر کہ وہاں کوئی خطرہ لاحق ہے ، یا کوئی خطرہ لاحق ہو جائے یا اس خطرے کا اندازہ مصالحتی افسر کو ہو جائے تو وہ بغیر کسی نوٹس کے ہی مصالحت کرانے کی کوشش کریگا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The House is adjourned to meet again today at 5.30 p.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 5.30 p.m. the same evenirg.

EVENING SITTING

The Assembly met at 5.30 p m. Mr. Speaker in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqui (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ

(پ ۶۔ س ۵۔ ع ۱۱۔ آیات ۴۷ تا ۴۸)

اور اہلِ انجیل کو چاہیئے کہ جو احکام اللہ نے اس میں نازل کئے ہیں اسکے مطابق حکم دیا کریں۔ اور جو بھی اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان سب پر شامل ہے تو جو حکم اللہ نے نازل کیا ہے ان کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشات کی پیروی نہ کرنا ہم نے تم میں سے ہر فرقہ کے لئے ایک دستور العمل اور طریقۂ کار مقرر کیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا۔ مگر جو حکم اس نے تم کو دیئے ہیں اُن میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے۔ پس اچھے کاموں میں جلدی کرو تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا وہ تم کو بتا دے گا۔

وما علینا الا البلاغ

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DISPUTES ORDINANCE, 1968

(resumption of discussion)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968. Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ شق نمبر (۶) کی ذیلی شق (۱) اور (۲) میں دو مختلف قسم کے صنعتی اداروں کے درمیان ایک وہ جنہیں یہ مفاد عامہ سے تعلق رکھنے والے ادارے کہتے ہیں اور دوسرے وہ جو اس کے علاوہ ہیں امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کی ہے - مفاد عامہ کی صنعتوں کے متعلق انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ انہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہاں کوئی صنعتی تنازعہ پیدا ہونے والا ہے تو مصالحتی افسر فوری طور پر مصالحت کرانے کی کوشش کرے گا - اور دوسری صنعتوں میں انہیں ایسا کرنے کی صرف اجازت دی گئی ہے - اختیار دیا گیا ہے - لیکن جب انہیں تنازعہ کا نوٹس موصول ہو جائے تو ان پر لازم ہو جائے گا کہ وہ ضرور مصالحتی کارروائی شروع کر دیں - جناب والا - میری رائے میں یہ محض الفاظ کا ہیر پھیر ہے - اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ جونہی نوٹس موصول ہو تو وہ مصالحتی افسر ہر قسم کے صنعتی اداروں میں تنازعات کو نپٹانے کے لئے مصالحتی سرگرمیاں شروع کر دے - اس سے میرے نقطہ نظر کے مطابق قطعاً کوئی ایسا نقصان لاحق نہیں ہو گا جس سے مفاد عامہ کی صنعتوں کو یا صنعتی اداروں کو نقصان پہنچے یا مزدوروں کے کسی مفاد کو نقصان پہنچے - کیوں کہ وہاں تنازعہ پیدا ہونے کا سارا امکان اس بات پر ہے کہ وہ مصالحتی افسر ایسے خطرات کا نوٹس لینا ضروری سمجھتا ہے - یہ اس کی

صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اس کا انحصار کسی خاص واقعہ پر نہیں ہے ۔ میں نے اس کا انحصار خاص واقعہ پر رکھ دیا ہے کہ جونہی ایسے نوٹس ملے وہ اپنی کوشش شروع کر دے ورنہ محض خدشات کے پیش نظر اسے اپنا سر کھپانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ (شکریہ)

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ میں جناب قائد حزب اختلاف کی اس ترمیم کی اس لئے مخالفت کرتا ہوں کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ہمارے نوٹس میں بہت سے ایسے واقعات آئے ہیں جہاں ہم نے دیکھا ہے کہ مزدور انجمنوں کے بعض راہنما انتہائی غیر ذمہ داری سے سٹرائک کا نوٹس دے دیتے ہیں ۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی انجمن کے ارکان سے مشورہ کئے بغیر ۔ ان کو اپنے اعتماد میں لئے بغیر ۔ بعض مطالبات جو کہ انتہائی طور پر ناجائز اور نا درست ہوتے ہیں ۔ اپنے مالکان کو پیش کر دیتے ہیں اور پھر ظاہر ہے کہ سمجھوتہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہڑتال کا نوٹس بھی دے دیتے ہیں ۔ اس قسم کے واقعات نہ صرف ہمارے محکمہ کے افسران کے نوٹس میں لائے گئے ہیں ۔ بلکہ صنعتی عدالتوں کے نوٹس میں بھی لائے گئے ہیں ۔ چنانچہ اس لئے یہ طے کیا گیا ہے کہ مصالحتی افسر کو جب ہڑتال کا نوٹس کسی ایسے ادارے کے ضمن میں دیا جائے جو مفاد عامہ سے تعلق نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں اسے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کی جانچ پڑتال کرے اور دیکھے کہ کیا اس قسم کے تنازعات اس قابل ہیں کہ مصالحتی کارروائی شروع کر دی جائے لیکن جب اسے ان اداروں کی طرف سے جو مفاد عامہ سے تعلق رکھتے ہیں نوٹس موصول ہو گا ۔ تو اس صورت میں اس پر پابندی عائد کی گئی ہے ۔ اس صورت میں اس کے لئے لازم ہو گا کہ وہ مصالحتی کارروائی کرے ۔ یہ اختیار اسے اس صورت میں ہے جب ہڑتال کا نوٹس نہ دیا جائے اس صورت میں یہ اس کی صوابدید

پر چھوڑا گیا ہے ۔ اگر اسے تنازعہ کا علم ہو جائے اور اس کی دانست میں اس کی نوعیت فی الواقع ایسی ہو کہ وہ فوری طور پر توجہ طلب ہو تو اس صورت میں وہ فوری طور پر مصالحتی کارروائی کرنے کا مجاز ہو گا ۔ لیکن ہڑتال کا نوٹس موصول ہونے کی صورت میں اس کے لئے لازم ہو گا کہ وہ مصالحتی کارروائی کرے۔ ان وجوہات کی بناء پر ہم نے یہ طے کیا ہے کہ ایسے ادارے جو مفاد عامہ سے تعلق نہیں رکھتے اگر وہاں ہڑتال کا نوٹس نہیں موصول ہوتا اور باوجود اس بات کے مصالحتی افسر کو کسی تنازعہ کا علم ہو جاتا ہے تو یہ بات اس کی صوابدید پر ہے کہ وہ مصالحتی کارروائی کرے یا نہ کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر مفاد عامہ کے ادارے میں سٹرائک کا نوٹس آ جائے اور مصالحتی افسر اسے خلاف ضابطہ قرار دے دے تو وہاں پر وہ مصالحتی کارروائی نہ کرے ؟

وزیر محنت ۔ جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا ہے بعض صورتوں میں بغیر کسی مقصد کے اور بغیر کوئی مفید نتائج اخذ ہونے کے اس قسم کے ہڑتال کے نوٹس موصول ہوتے رہتے ہیں جو بادی النظر میں دیکھا جائے تو بالکل بے معنی ہوتے ہیں ۔ اس قسم کے بے شمار نوٹس موصول ہوتے رہتے ہیں ۔ اس لئے اگر یہ اس کی صوابدید پر نہ چھوڑا جائے تو اس صورت میں یہ ہو گا کہ اسے لازمی طور پر مصالحتی کارروائی کرنی پڑے گی اور پھر ناکامی کا سرٹیفیکیٹ دینا پڑے گا ۔ اور پھر اس قسم کے تنازعات صنعتی عدالتوں میں جاتے رہیں گے اور انہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینی پڑے گی۔ ان کا ذکر اگلی دفعات میں آئے گا ۔ اس بناء پر ہم نے اس بات کا اختیار بھی صنعتی عدالتوں کو دیا ہے کہ بعض معمولی نوعیت کے جو تنازعات ہیں ان کا وہ سرسری فیصلہ کریں ۔ اس سے قبل دیکھا گیا ہے کہ معمولی نوعیت کے

اعتراضات پر دو دو تین تین مہینے لگ جاتے ہیں ۔ اور فریقین کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں ہوتا ۔ اس سے صنعتی عدالتوں کے فیصلوں میں بھی تاخیر ہو جاتی تھی اس لئے جناب والا ۔ اس تاخیر سے بچنے کے لئے اور ان فیصلوں کو جلد از جلد نافذ کرنے کے لئے یہ طے کیا گیا ہے ۔ اور مصالحتی افسر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ سمجھے کہ ہڑتال کا نوٹس قواعد کے خلاف ہے تو اسے خلاف قاعدہ قرار دے کر مصالحتی کارروائی شروع نہ کرے ۔ جناب ملک اختر صاحب نے ایک موقعہ پر اس اندیشہ کا اظہار فرمایا تھا کہ بعض اوقات یہ ہو سکتا ہے کہ مصالحتی افسر محض بد دیانتی کی بناء پر ان تنازعات پر مصالحتی کارروائی نہ کرنا چاہے اور اس صورت میں وہ ہڑتال کا نوٹس کالعدم قرار دے دے ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگلی دفعات میں اس قسم کی شقیں موجود ہیں کہ جب فریقین میں سے کوئی بھی محکمہ محنت کے افسر یا ڈائریکٹر جنرل ویلفیئر کو اس قسم کی اطلاع دے گا تو وہ از خود اس امر کو صنعتی عدالت میں بھیج سکتے ہیں ۔ جب ہڑتال کا نوٹس دیا جائے گا ۔ تو وہ اس کا جواز دیکھیں گے اگر ناجائز ہو گا تو وہ کارروائی نہیں کر سکیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر نوٹس نہ دیا جائے تو پھر اس کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس پر کارروائی کرے آپ نے سب سیکشن (۱) میں یہ قرار دیا ہے ۔

"6 (1) Where any industrial dispute exists or is apprehended in a public utility service, the conciliation officer shall hold conciliation proceedings in the prescribed manner."

لیکن اگر نوٹس آ جائے تو پھر اس کارروائی کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے ۔

وزیر محنت ۔ اگر ہڑتال کا نوٹس خلاف قاعدہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ہڑتال کا نوٹس نہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کارروائی کرے ۔

وزیر محنت ۔ لیکن اگر ہڑتال کا نوٹس خلاف قاعدہ ہو تو پھر اس کی صوابدید پر ہے ۔ جیسا کہ سب سیکشن (1) میں ہے ۔

"(1) Where any industrial dispute exists or is apprehended . . ."

مسٹر سپیکر ۔ اگر ہڑتال کا نوٹس نہ ہو پھر اسکے لئے لازمی ہے کہ وہ ضرور کارروائی کرے ۔

وزیر محنت ۔ اس صورت میں بھی وہ مصالحتی کارروائی کر سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس صورت میں اسکے لئے لازمی ہے اسے اختیار نہیں ہے ۔

وزیر محنت ۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی تنازعہ ہے ۔ جب اسے نوٹس دیا جاتا ہے اور اسے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آیا وہاں کسی تنازعہ کا خدشہ ہے ۔ تنازعہ ہے یا نہیں محض ہڑتال کے نوٹس سے یہ بات واضح یا ثابت نہیں ہو سکتی اسکے بعد وہ اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ آیا جس تنازعہ کے بارہ میں نوٹس دیا گیا ہے ۔ ایسا تنازعہ موجود ہے یا اس کا خدشہ ہے یا نہیں ۔

Mr. Speaker : That means it is entirely dependent upon the will of that conciliation officer ?

وزیر محنت ۔ بہت حد تک اسکی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is—

That for sub-sections (1) and (2) of section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) Where any dispute exists and a notice of strike has been received, the Conciliation Officer shall hold conciliation proceedings in the prescribed manner.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to section 7.

Khawaja Muhammad Safdar : No Sir. We are still on amendment No. 48.

There is an amendment for deletion of sub-section (3), so we are not passing-on to section 7 but we are still on section 6.

Mr. Speaker : The Member means to say that he has to move amendment No. 48.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir. I beg to move—

That sub-section (3) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That sub-section (3) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس ضمنی دفعہ کے

ذریعہ مصالحتی آفیسر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہڑتال کا نوٹس وصول ہونے پر اپنی صوابدید کے مطابق یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ نوٹس جائز ہے یا ناجائز ہے ۔ وہ اگر یہ فیصلہ کرے کہ نوٹس ناجائز ہے تو اس کے لئے قطعی طور پر یہ ضروری نہیں کہ وہ مصالحتی کوششیں جاری رکھے ۔ جناب والا ۔ میری ناچیز رائے میں مصالحتی افسر کو اتنے وسیع اختیارات تفویض کر دینا ایک بہت بڑی غلطی ہے اور اس کے نتائج صنعتی اداروں اور مزدوروں کے لئے کسی طور پر بھی خوش کن نہیں ہو سکتے ۔ آج کل ہمارے ہاں دیانت کا معیار جو پیدا ہو چکا ہے وہ ہم سب کو معلوم ہے ۔ چھوٹا افسر ہو یا بڑا افسر ہو الا ماشا اللہ ہیں ۔ اچھے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں لیکن ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے ۔ تو اس نہایت ہی اہم ذمہ داری اور اس اہم فرائض کو ادا کرنے کے لئے مصالحتی افسر کے پاس اس قدر وسیع اختیارات کا ہونا اس بات پر منتج ہو سکتا ہے کہ وہ مصالحتی افسر صنعتی اداروں کے مالکان کے زیر اثر ہو کیونکہ مزدور نہ تو اتنی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ وہ اتنی استعداد پیدا کر سکتے ہیں کہ وہ کسی افسر کو رعب داب یا دولت کے زور سے اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکیں البتہ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ صنعتی اداروں کے مالکان چھوٹے یا بڑے افسران کو اپنے سیاسی اثر و رسوخ ۔ اپنی دولت اور اپنے سرمایہ سے مرعوب کرتے رہتے ہیں اور وہ مرعوب ہوتے رہتے ہیں اسلئے یہ ضمنی شق بہر حال مزدوروں کے مفاد کے خلاف استعمال ہو گی ۔ بد دیانتی کے مواقع مصالحتی افسران کے لئے زیادہ بڑھیں گے اور جیسا کہ اگلے روز صدر مملکت نے ایک تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ نہ صرف یہ کوشش کی جائے کہ بد دیانتی کا قلع قمع کیا جائے ۔ رشوت ستانی کی روک تھام کی جائے بلکہ رشوت ستانی کے پیدا ہونے کے مواقع بند کر دیئے جائیں ۔ لیکن ہم اس نصیحت کے برخلاف ہر روز عمل کرتے ہیں ۔ ہم جو قانون بھی بناتے ہیں اس میں ڈھونڈ

ڈھونڈ کر وہ مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے بد دیانتی اور رشوت ستانی پروان چڑھے ۔

جناب والا ۔ اس نئی کلاز میں اس ضمنی شق کو اس قانون میں شامل کرنے کی میرے نزدیک کوئی وجہ جواز نہیں ہے اس سے پہلے ۱۹۵۹ء کے ہنگامی قانون میں جس کا سیکشن ۵ زیر بحث سیکشن کا متبادل سیکشن ہے ۔ اس میں مصالحتی افسر کو اس قسم کے قطعاً کوئی اختیارات نہیں دیئے گئے تھے اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان کو یہ اختیارات نہ دینے سے گزشتہ آٹھ یا نو سال میں صنعتی اداروں کو کون سا نقصان پہنچا ہے جس کا تدارک کرنے کے لئے آج یہ نئی ضمنی شق اس دفعہ میں رکھی گئی ہے ۔ جناب والا ۔ یہیں پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ میں آپ کے سامنے صنعتی تنازعات ایکٹ ۱۹۴۷ء کا بھی حوالہ دیتا ہوں اس میں بھی دفعہ ۵ اس موجودہ دفعہ ۶ کے متبادل موجود ہے ۔ وہاں نہ صرف ایک مصالحتی افسر بلکہ اس میں مصالحتی بورڈ قائم کرنے کے لئے کہا گیا تھا اور وہ مصالحتی بورڈ تین آدمیوں پر مشتمل ہوتا تھا جن کے متعلق خصوصیت سے یہ درج کیا گیا تھا کہ ان تین افراد میں سے ایک غیر جانبدار ہوگا ۔ ایک مزدوروں کا نمائندہ ہوگا اور ایک صنعت کاروں کا نمائندہ ہو گا ۔ ایسی صورت میں جب کہ وہ بورڈ بنایا گیا تھا ان کو بھی یہ اختیارات نہیں بخشے گئے تھے کہ وہ نوٹس کی جانچ پڑتال کریں کہ آیا نوٹس قانون یا قواعد کے مطابق ہے یا نہیں ۔ جناب والا ۔ جب کہ گزشتہ ۲۱ سال سے ہمارا یہ تجربہ ہے کہ اس قسم کے اختیارات مصالحتی افسران کو تفویض کرنے ضروری نہیں پھر وہ کون سی وجہ ہے میں محترم وزیر محنت سے درخواست کروں گا کہ وہ اس وجہ سے اس معزز ایوان کو مطلع فرمائیں جس کی بناء پر انہوں نے یہ ضروری سمجھا ہے کہ اس قانون میں یہ ذیلی دفعہ ضرور رکھی جائے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صنعت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس قانون کو آسان بنائیں ۔ سادا بنائیں اور اس قسم کے مواقع حتی المقدور جانتے بوجھتے ہوئے اس قانون میں نہ پیدا کریں جن سے کوئی شخص اپنی ذاتی منفعت کے لئے ۔ اپنی جیب بھرنے کے لئے ان اختیارات کو غلط استعمال کر سکے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں یہ ترمیم اس ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ٦) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب اپنی ترمیم کی حمایت میں دلائل تلاش کرتے کرتے ہمیں متحدہ ہندوستان کی سیر کے لئے لے گئے تھے ۔ لیکن مصالحتی بورڈ کے فرد واحد کو وہ تمام اختیارات دینے پر بلکہ اس سے بڑھ کر جو اختیارات اس ذیلی دفعہ میں دیئے گئے ہیں اس پر انہیں اعتراض نہیں کرنا چاہئے تھا ۔

ہمارے ملک کی سیاسی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہم نے یہ اس مجبوری یا مجبوری جسے شکریے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کی بناء پر بعض اختیارات بعض افراد کو دے دیئے اور خاص طور پر ہمیں یہ چیز مد نظر رکھنی چاہئے کہ کافی عرصہ سے اختیارات کسی ایک فرد میں مرکوز کرنے کی ایک رو چل رہی ہے ، ایک رجحان چلا آ رہا ہے اور وہی رجحان اس مسودہ قانون میں بھی موجود ہے اور اسی لئے یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں ۔ بلکہ میں تو کئی بار کہا کرتا ہوں کہ مسلمان تو ویسے بھی وحدانیت کا قائل ہوتا ہے اور کئی ایک خدا ماننے کی بجائے ایک کو ہی خدا مانتا ہے جب ہم اللہ کا شریک کسی کو نہیں جانتے تو اس مصالحتی افسر کا بھی کوئی

شریک نہیں ہونا چاہئے ۔ لیکن بعض خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس میں کسی کو بھی شریک نہیں گردانا جا سکتا ۔ اگر آپ ایک فرد واحد کو اتنے وسیع اختیارات دینا چاہتے ہیں تو مجھے محترم وزیر محنت یہ بتائیں کہ جس شخص کو اتنے وسیع اختیارات دیئے جا رہے ہیں کیا وہ تمام کمزوریوں سے بالاتر ہوگا جن کے بیشتر افسران شکار ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ میں بذات خود ایک سرے سے لے کر دوسرے تک اس ہنگامی قانون کی تمام سکیم سے اختلاف رکھتا ہوں اور یہ میری انتہائی مجبوری ہے کہ مجھے بعض ترامیم کے سلسلے میں اظہار خیال کرنا پڑتا ہے ۔ میں اصولی طور پر مزدوروں کو یا مزدور انجمنوں کو اس مصالحتی افسر یا صنعتی عدالتوں کے چکر میں ڈالنا پسند ہی نہیں کرتا ۔ میرے نقطہ نظر سے مزدوروں یا مزدور انجمنوں پر تہہ بہ تہہ جو پابندیاں لگائی گئی ہیں اور ہڑتال کا حق اب ایک سراب بن کر رہ گیا ہے اور مزدور انجمنیں متحد ہو کر اپنے حقوق کو ہڑتال کے ذریعے مانگ ہی نہیں سکتیں اور ہڑتال کا یہ متبادل نظام جو ہماری حکومت نے مزدوروں کے لئے مہیا کیا ہے جو کہ اس سے پیشتر بہت بری طرح ناکام ہو چکا ہے ۔ آپ اس ذیلی دفعہ نمبر ۳ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں اس عقل کل کو ، اتنے وسیع اختیارات رکھنے والے مصالحتی افسر یا جسے مالک کل بھی کہہ سکتے ہیں :-

> "..... if the notice of strike does not conform to the provisions of this Ordinance and the rules framed thereunder, the said notice of strike shall not be deemed to have been given under the provisions of this Ordinance and the conciliation officer may in his discretion, decided not to hold conciliation proceedings."

آپ نے ان مزدوروں سے یا مزدور انجمنوں سے یہ توقع کی ہے کہ وہ قانون اور ضابطے کی ہر باریکی کو اچھی طرح سے جانیں اور اس قانون کے الفاظ کی رو کے مطابق اس پر لفظ بہ لفظ عمل کریں ۔ جب ایک شخص مصالحت کے لئے بیٹھتا ہے اگر کسی مزدور انجمن سے یا مزدور کی کمزوریوں کا حکومت کو احساس اور خیال ہے تو ان کو اس امر کی گنجائش رکھنی چاہئے تھی کہ اگر ان سے ضابطے کے سلسلے میں کوئی معمولی سی کارروائی پوری نہ ہو تو مصالحتی افسر اس کمی کو پورا کر سکے ۔

جناب سپیکر ۔ اس ایوان میں آپ کے طرز عمل سے صاف ظاہر ہے اس ایوان کی کارروائی کو چلانے کے لئے ایک ضابطہ موجود ہے لیکن اسکے باوجود ہمارے وزراء صاحبان جو کہ انتہائی ذہین اور تجربہ کار ہیں اور انتہائی تعلیم یافتہ افسروں کی انہیں حمایت اور ہدایت بھی میسر ہوتی ہے اور وہ بذات خود بھی ماشاء اللہ تجربہ کار اور پڑھے لکھے بزرگ ہوتے ہیں ، وہ بھی بعض اوقات آپ کے بتائے ہوئے اور اس ایوان کی کارروائی چلانے کے لئے جو ضابطہ موجود ہے ، ان پر عمل نہیں کر پاتے اور آپ کو کئی مرتبہ نہ صرف یہ کہ ان کو مراعات ہی دینی پڑتی ہیں بلکہ ان کی رہنمائی کے لئے آپ کو spoon feeding بھی کرنا پڑتی ہے اور اس امداد کے بعد تب کہیں جا کر وہ اس اسمبلی کے ضابطے کو پورا کر پاتے ہیں ۔ آپ کا درجہ اور مرتبہ بہت بلند ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ مصالحتی افسر اس حد تک غیر جانبدار ہو گا اور اس کا درجہ اور مرتبہ اتنا بلند ہو گا لیکن آپ نے یہ دیکھا کہ اس نظام اور انتظام و انصرام کے باوجود وزراء صاحبان اس ایوان کی کارروائی کو باضابطہ چلانے کے لئے اگر محض آپ کی نرمی کے

محتاج ہیں تو آپ نے ان مزدوروں اور کمزوروں ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ مزدور ہونا ہی کمزور ہونا ہے کمزور ہونا ہے ہی مظلوم ہونا ہے اگر کوئی دولت مند ہو وہ کمزور نہیں ہوتا ۔ ۔ ۔ ۔

Minister for Agriculture : We do not need your 'narmi'. We need your 'insaaf'.

مسٹر حمزہ ۔ اگر آپ کو اس امر کا احساس نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I think we should not discuss the proceedings of this House.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ تو ایک زندہ مثال ہے اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اس کا پوری طرح احساس ہو گا کہ یہ لوگ مزدوروں کے ساتھ کیا انصاف کریں گے ۔ کیا یہ مزدور غیر ملکوں میں تعلیم پائے ہوئے ہیں اور غیر ملکی ڈگری یافتہ ہیں ۔ اور یہاں یہ حالت ہے ۔ انسانیت تو بہت ہی بلند چیز ہے اس صوبے میں ہم یہ محسوس کرتے ہیں ۔ کہ ہماری اخلاقی قدریں بحیثیت مسلمان کے یا انسان کے اس حد تک گر گئی ہیں ۔ کہ ہم اکثر و بیشتر لالچ کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ چاہے ہماری سیاسی زندگی دیکھئے یا عام کاروباری انسان کی حیثیت سے ہماری زندگی کا جائزہ لیں ۔ آپ اسی نتیجہ پر پہنچیں گے ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ ہم نے تو دیکھا ہے ۔ وہ انسان جو انسانیت کی قدروں سے بے نیاز ہو ۔ اور جن قدروں سے وہ اکثر بے نیاز ہوتے ہیں ۔ اور یہی ہماری سیاسی اور عملی زندگی کا سب سے بڑا سانحہ ہے کہ انسان اکثر اوقات ایک وحشی بن جاتا ہے ۔ ایک جانور بن جاتا ہے ۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بازاروں میں ایک گائے گھومتی پھرتی ہے ۔ اور جدھر چارہ ہوتا ہے وہ گائے ادھر چلی جاتی ہے ۔ اگر آپ ایک مزدور

اور کارخانہ دار کے درمیان انصاف کر رہے ہیں ۔ اور مصالحتی افسر کی وہ بلند و بالا قدریں ہیں ۔ جن قدروں کا انسان کو حاصل ہونا چاہئے ۔ اور ہمارا یہ تجربہ ہے کہ وہ ان قدروں سے اکثر اوقات بے نیاز ہوتا ہے ۔ تو آپ خود ہی اندازہ لگائیے ۔ کہ وہ وسیع اختیارات جو آپ نے اس ضمنی دفعہ کے تحت اسے تفویض کئے ہیں ۔ وہ کس کے حق میں استعمال کرے گا ۔ جناب سپیکر ۔ اب اگلے دو sub-sections ہیں آپ مزدوروں پر پابندی ملاحظہ فرمائیے آپ کو ان سے بہت ہمدردی بھی ہے ۔ اسی لئے اگلی ذیلی دفعہ میں گنجائش رکھی ہے جناب سپیکر ۔ فرماتے کیا ہیں ۔ یہ ان کی پیمائش اور انصاف کے پیمانے ملاحظہ ہوں ۔ کیا ہی اچھی حکومت ہے :-

"Notwithstanding anything contained in sub-section (3), validity of any conciliation proceedings shall not be . . . ."

Mr. Speaker : That is not under discussion, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آپ ایک مصالحتی افسر کو یہ اختیار دیتے ہیں ۔ جو خود جج ہے ۔ ایک عام مقولہ ہے ۔ جو چیز آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ آپ دوسروں کے لئے مت پسند کیجئے ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہماری حکومت کو کون سی بیماری لاحق ہوگئی ہے ۔ کہ مصالحتی افسر کو تمام اختیارات دے دیئے گئے ہیں ۔ یہ جو پابندی یا ضابطہ اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے ۔ وہ اس کا پابند نہیں ہوگا ۔ وہ فرماتے ہیں جو لوگ اس سے متاثر ہوں گے وہ کسی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا نہیں سکیں گے ۔ وہ جس طریق سے چاہے اپنی مرضی کے مطابق یہ اختیارات استعمال کرے ۔ اور آپ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا ہے ۔ لیکن اگر تحفظ حاصل نہیں ہے ۔ تو محض ان بے سہارا اور کمزور انسانوں کو جنہیں اس ملک میں مزدور اور محنت کش کہا جاتا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نقطۂ نظر سے اگر آپ

نے مصالحتی افسروں کو اس قسم کے اختیارات دیئے ہیں ۔ یا مصالحت کی جو گنجائش آپ نے اس قانون میں رکھی ہے ۔ وہ بالکل بے معنی اور غلط ہے ۔ اس کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ اسی لئے بنیادی طور پر مصالحت کا جو طریقہ کار مقرر کیا گیا ہے میں اس کے خلاف ہوں ۔ آپ نے جس شکل میں یہ گنجائش رکھی ہے اس کو نہ رکھنا بہتر تھا ۔ بہتر یہ تھا کہ جب مزدور اور مالکان کے درمیان کوئی تنازعہ ہوتا ۔ ان کو آپ کھلی چھٹی دیتے ۔ کہ وہ سیدھے صنعتی عدالت میں اپنا معاملہ لے جاتے ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اگر مفاد عامہ کی کوئی صنعت ہو گی تو اس میں ہم نے ۲۱ دن کی گنجائش دی ہے کہ مصالحتی افسر اس مدت میں فیصلہ کرے اور اگر وہ مفاد عامہ کا ادارہ نہیں ہو گا ۔ اس کے لئے مصالحتی افسر کو ۳۵ دن کا وقفہ دیا گیا ہے اور اس کے بعد آپ نے تیس دن کی گنجائش رکھی ہے ۔ اس عرصہ میں متاثر شدہ یا متاثرہ یونینیں یا مزدور صنعتی عدالت کے روبرو جا سکتے ہیں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کس زیادتی کا ازالہ کرنے کے لئے اتنا لمبا عرصہ درکار ہوگا ۔ آپ جانتے ہیں کہ تاخیر میں نقصان کس کا ہوتا ہے ۔ اگر ایک آدمی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : But I think this has got nothing to do with clause (3) of section 6 because here it has only been mentioned that where a notice of strike, whether in a public utility service or in any other industry, has been received by the conciliation officer, he shall satisfy himself as to its validity.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ اگر آپ نے مصالحتی افسر کو اتنے وسیع اختیارات دینے ہیں ۔ تو مصالحت کے لئے آپ نے جو ضابطہ یا طریق کار مقرر کیا ہے ۔ یہ تمام بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے ۔ اور یہ مزدور انجمن یا مزدوروں کے راستے میں صنعتی عدالت تک جانے میں ایک

بہت بڑی رکاوٹ ہے ۔ میں ان معروضات کے ساتھ خواجہ صاحب کی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں قائد حزب اختلاف اور حمزہ صاحب کے اس خیال سے اتفاق نہیں رکھتا ہوں ۔ جیسا کہ اس سے پیشتر میں نے تفصیل سے اس بارے میں روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے ۔ کہ مصالحتی افسران کو قطعی طور پر اتنے زیادہ وسیع اختیارات نہیں دئیے گئے ہیں ۔ جن اختیارات کی بناء پر وہ صنعت کاروں یا مزدوروں کے مفاد کو زک پہنچا سکیں ۔ اور جناب والا ۔ کسی ہڑتال کے نوٹس کو خلاف قاعدہ قرار دینا یہ کوئی اتنے بڑے اختیار نہیں اور نہ ہی اس سے مزدوروں کے مفاد کو اس قدر زک پہنچتی ہے ۔ جب کہ انہیں یہ اختیار ہے ۔ کہ اگر ایک ہڑتال کا نوٹس خلاف قاعدہ گردانا گیا ہے ۔ تو وہ اس وقت یا ایک گھنٹہ کے بعد اس ہڑتال کے نوٹس کو باقاعدہ بنا کر پیش کر سکیں ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ میرے دوست اس بات کو اس قدر زیادہ اہمیت کیوں دے رہے ہیں ۔ جب کہ مصالحتی افسران کے پاس اتنے زیادہ اختیارات نہیں ہیں ۔ اور نہ انہیں تفویض کئے گئے ہیں اگر ہڑتال کا نوٹس خلاف قاعدہ ہے ۔ تو پھر وہ مزدور انجمنوں کے رہنما اس ہڑتال کے نوٹس کو اس کی خامیاں دور کر کے بہتر طریقے سے پیش کر سکتے ہیں ۔ اور پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ اگر اس میں فی الواقع کوئی مصالحتی افسر بد دیانتی کا مرتکب ہوتا ہے ۔ تو پھر وہ بلاواسطہ محکمہ محنت کے افسران کے ساتھ رابطہ قائم کر سکتے ہیں ۔ اور وہ اپنے تنازعات کو اس صورت میں بھی صنعتی عدالت میں لے جا سکتے ہیں اور اپنا تصفیہ کروا سکتے ہیں اس کے علاوہ جو طریق کار قائد حزب اختلاف اور حمزہ صاحب تجویز فرما رہے ہیں یہ بہت لمبا ہے ۔ ہم نے اس طریق کار کو زیادہ

مختصر کرنے کی کوشش کی ہے ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ۔ بعض حالات میں جہاں تنازعہ اتنی شدید نوعیت کا نہیں ہوتا اور ہڑتال کا نوٹس بھی خلاف قاعدہ ہوتا ہے ۔ تو اس صورت میں کوئی ایسی بات نہیں ۔ اگر فی الواقع وہ خلاف قاعدہ ہے ۔ اور وہ اکثر و بیشتر قانون کی دفعات کے مطابق نہیں ہوتا یا وہ قواعد کے مطابق نہیں ہوتا ۔ تو اس کو خلاف قاعدہ قرار دینا کوئی ایسا بڑا ظلم نہیں ہے ۔ اور نہ ہی کوئی ایسی بڑی بات ہے ۔ جیسا کہ جناب حمزہ صاحب نے اس ایوان کے ضابطہ کار کا ذکر فرماتے ہوئے کہا ہے کہ اس ایوان کے اراکین اور بعض اوقات وزراء بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو کہ خلاف قاعدہ ہوتی ہیں اور جناب آپ کو سپیکر کی حیثیت سے انہیں گائیڈ کرنا پڑتا ہے یا بعض اوقات اس کو درگزر کرنا پڑتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ضابطہ کار کسی ادارے کے بارے میں بنایا جاتا ہے ۔ تو ہر ایک پر اور ہر ایک رکن پر لازم ہوتا ہے ۔ کہ اس ضابطہ کار پر عمل کریں ۔ لیکن اگر وہ کسی ضابطہ کار کی کسی شق پر یا کسی دفعہ پر عمل نہیں کرتا ہے اور اس عمل کو خلاف قاعدہ قرار دے دیا جاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی اتنا بڑا جرم نہیں ہے ۔ وہ اس قاعدے اور قانون کی رو سے بالکل درست اور جائز قدم ہے ۔

جناب والا ۔ ایک اور عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے دوست جناب قائد حزب اختلاف اور دیگر ارکان حزب اختلاف مختلف مواقع پر اپنی تراسیم پیش کرتے ہوئے مشرقی پاکستان کے قوانین کا حوالہ دیتے رہے ہیں ۔ اور کہتے رہے ہیں کہ یہ قانون یا وہ شق مشرقی پاکستان کے کسی قانون کی فلاں شق سے مختلف کیوں ہے حالانکہ مشرقی پاکستان کے قانون میں یہ شق اسی طرح دی گئی ہے جس طرح وہ ترمیم کے ذریعہ اسے کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن میں حیران ہوں کہ انہوں نے اب اس موجودہ ترمیم کو پیش

کرتے وقت مشرقی پاکستان کے قانون کا حوالہ کیوں نہیں دیا جب کہ مشرقی پاکستان کے - - - -

خواجہ محمد صفدر - کیوں کہ اس میں بھی یہ برائی موجود ہے -

وزیر محنت - جناب والا - مشرقی پاکستان کے قانون میں بعینہ اسی قسم کی شق موجود ہے -

جناب والا - ان گزارشات کے ساتھ میں ترمیم زیر غور کی مخالفت کرتا ہوں -

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is –

> That sub-section (3) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 49.

Khawaja Muhammad Safdar : It is a consequential amendment ; not moving Sir.

Mr. Speaker : Amendment not moved ; next amendment by the Minister for Labour.

Minister of Labour : Sir, I beg to move—

> That in sub-section (6) of section 6 of the Ordinance, between the words "Government" and "together" occurring in line 4, the words "and such other officers as may be prescribed" be inserted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is—

That in sub-section (6) of section 6 of the Ordinance, between the words "Government" and "together" occurring in line 4, the words "and such other officers as may be prescribed" be inserted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move—

That in sub-section (7) of section 6 of the Ordinance, for the words "within seven days of" occurring in line 5, the word "at" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in sub-section (7) of section 6 of the Ordinance, for the words "within seven days of" occurring in line 5, the word "at" be substituted.

Minister for Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ ضمنی دفعہ ۷ میں یہ درج ہے کہ مصالحتی کوششوں کے باوجود اگر مصالحت نہیں ہوتی تو مفاد عامہ سے تعلق رکھنے والی صنعتوں کے سلسلہ میں چودہ دن کے اندر اور دوسری صنعتوں کے سلسلہ میں اٹھائیس دن کے اندر ، اس وقت سے جب سے مصالحتی کوششیں شروع ہوئی ہوں ، یعنی اس چودہ یا اٹھائیس دن کی میعاد کے بعد Conciliation Officer سات دن کے اندر سرٹیفکیٹ جاری کرے گا کہ وہ ناکام ہو گیا ہے ۔

جناب والا - ابھی ابھی میرے بھائی محترم وزیر محنت نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ہم نے تو سابقہ دفعہ ، جس کا ہم فیصلہ کر چکے ہیں، مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون سے حاصل کی ہے - در اصل بات یہ ہے کہ یہ قانون مرکب ہے ان تمام برائیوں کا جو کہ مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود تھیں - یا اس زیر بحث قانون سے پہلے کے قوانین میں موجود تھیں - لیکن جو اچھی بات مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود ہے یا مغربی پاکستان کے قانون میں موجود ہے یا سابقہ قوانین میں موجود ہے، اس کو ترک کر دیا گیا ہے - اس کو سرے سے چھوا تک نہیں گیا تاکہ اچھائی کہیں ہماری اس موجودہ سوسائٹی میں داخل نہ ہو جائے - مثال کے طور پر اسی دفعہ کو لیجئے - اب ۱۹۵۹ء کے متعلقہ قانون میں اس کی جو متبادل دفعہ ہے اس کی رو سے چودہ دن یا اٹھائیس دن میں، جیسی بھی صورت ہو ، مصالحتی افسر کے لئے فوری طور پر ناکامی کا سرٹیفکیٹ جاری کرنا لازمی تھا لیکن دفعہ زیر غور کی رو سے معینہ مدت کے بعد سات دن اور دئیے گئے ہیں - جب فیصلہ ہو گیا کہ مصالحت نہیں ہو سکتی - چودہ دن بھی گزر گئے تو پھر یہ مزید سات دن کس بات کے لئے ؟ کیا اس لئے کہ وہ مزید سوچ بچار کرے، مزید contacts پیدا کرے یا اپنی منفعت کے راستے تلاش کرے ؟ آخر ان سات دنوں میں اس نے کرنا کیا ہے ؟ چودہ دن یا اٹھائیس دن میں جب وہ کچھ نہیں کر سکا تو پھر مزید سات دن اسے کس غرض کے لئے دئیے جائیں ؟ اور پھر جب یہ سات دن گزشتہ آٹھ نو سال میں نہیں دئیے گئے تو مجھے بتایا جائے کہ وہ کونسی برائی تھی جو صنعتی اداروں یا مزدوروں میں اس لئے راہ پا گئی کہ یہ سات دن مصالحتی افسر کو نہیں ملے ہوئے تھے ؟ اس لئے یہ کسی طور مناسب نہیں کہ اب یہ سات دن مزید دئیے جائیں - نو سال اس قانون پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے اور مصالحتی

افسران کو مقررہ میعاد سے زائد ایک لمحہ بھی نہیں دیا گیا ۔ اور یہ طے شدہ امر تھا کہ جونہی چودہ دن گزریں ، وہ اپنا سرٹیفیکیٹ جاری کریں یا دوسری صورت میں اٹھائیس دن گزریں ، وہ اپنا سرٹیفیکیٹ جاری کریں ۔

جناب والا ۔ میرے محترم دوست نے مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون کو بطور سند پیش کیا ہے مگر وہاں بھی سات دن نہیں ۔ وہاں بھی تین دن ہیں ۔ مشکل یہ ہے کہ آپ نے تو قسم کھا رکھی ہے ۔ کہ جہاں سے بھی برائی ملے، اسے حاصل کرنا ہے اور اچھائی کے نزدیک آپ نے نہیں جانا ۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ اگر نو سال میں مزدوروں کے مفاد کو اس خاص وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا اور کارخانہ داروں کے مفاد کو یہ سات دن کا وقفہ نہ ہونے کی وجہ سے یا سہولت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا ۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم اب Conciliation Officer کو مزید سات دن دیں ۔ یعنی اٹھائیس اور سات ، یہ ہوئے پینتیس ۔ تو پینتیس دن کے بعد مزدور یا مل مالکان یا کارخانہ دار صنعتی عدالت کے پاس جائیں گے ۔ اور جو دوسری قسم کی صنعتیں ہیں، جن کا تعلق مفاد عامہ سے ہے، ان کی صورت میں چودہ جمع سات یعنی اکیس دن کے بعد جائیں گے ۔ آخر یہ التواء کیوں ؟ جوں جوں اس قسم کے مسائل میں التواء پیدا کیا جائے گا، توں توں مزدور انجمنوں اور مزدوروں کے مفاد کو نقصان پہنچے گا ۔ البتہ کارخانہ دار یہ التواء برداشت کر سکتے ہیں ۔ وہ afford کر سکتے ہیں ۔ اور آج کل تو ماشاءاللہ کارخانہ دار نہیں ہیں بلکہ cartels بنے ہوئے ہیں ۔ ایک ایک خاندان کے پاس سو سو کارخانے ہیں ۔ جناب والا ۔ کہا جاتا ہے ۔ دانشمند لوگ کہتے ہیں اور صاحب علم و فراست لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان میں بارہ خاندان ہیں جن کے پاس سارے پاکستان کی ہر قسم کی صنعتیں ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ بیس ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میرے ایک دوست (وہ بھی بڑے سیانے ہیں) کہتے ہیں کہ بیس خاندان ہیں ۔ تو جناب اگر بیس خاندان مزدوروں کے مفاد کو کچلنا چاہیں تو اپنے یک صد کارخانوں میں سے پچاس کو بند کر کے باقی پچاس کو چلا سکتے ہیں ۔ اور ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ۔ یہی ہو گا کہ ان کی یومیہ آمدنی اگر پچاس لاکھ روپیہ ہے تو وہ کم ہو کر چالیس لاکھ رہ جائے گی ۔

وزیر محنت ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ خواجہ صاحب جو کچھ فرما رہے ہیں ۔، وہ بالکل غیر متعلقہ ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب میں تاخیر کے متعلق بات کر رہا ہوں اور میں بالکل relevant ہوں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ وہ موضوع سے ہٹ گئے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ مجھے اس بات کا پورا احساس ہے جناب والا ۔ کہ میں غیر ضروری بات نہ کروں ۔

جناب والا ۔ میرا عرض کرنے سے مطلب یہ ہے کہ اس تاخیر سے کارخانہ داروں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ۔ کیوں کہ اگر ان کا ایک کارخانہ بند ہو گیا تو ان کا دوسرا کارخانہ چلتا رہے گا، تیسرا چلتا رہے گا، چوتھا چلتا رہے گا ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب میں قطع کلامی کے لئے معافی مانگتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا

(قہقہہ)

خواجہ محمد صفدر ۔ لیکن مزدور جو کچھ دن کو کماتے ہیں وہی رات کو کھاتے ہیں ۔

Mr. Speaker: Is the Member not satisfied with this couplet? *(laughter)*

خواجہ محمد صفدر ۔ ایک یا دو یا سات دن کی تاخیر ان کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہے ۔ ان کے لئے حد درجہ نقصان رساں ثابت ہو سکتی ہے ۔ ان کے پاس کوئی اندوختہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کو استعمال کر سکیں ۔ وہ تو دن بھر کماتے ہیں اور رات کو کھاتے ہیں ۔ اس لئے میں اس تاخیر کے خلاف ہوں اور اس تاخیر کو رفع کرنے کے لئے میں نے یہ ترمیم تجویز کی ہے ۔

Mr. Speaker: Yes, Mr. Hamza.

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ یہ ترمیم جو ہماری جانب سے پیش ہوئی ہے، اگر پچھلے دس سال میں ہمارے سیاست دانوں اور صنعت کاروں کی آپس کی ریشہ دوانیوں کا جائزہ لیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ اس کا ایک لازمی نتیجہ تھی ۔ ہماری شکایت یہ ہے کہ اگر حکومت جو کچھ ان کے دل میں ہے ۔ کم از کم اپنی زبان پر لے آئے تو ہم ترمیم کی حمایت میں تقریر کرنا ختم کر دیں گے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ زبان پر نہیں ہم کاغذ پر لے آتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ Industrial Disputes Ordinance ۱۹۵۹ء میں جاری ہوا ۔ اس میں جیسا کہ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ سات دن کی پابندی تاخیر کا باعث بنے گی ۔ یہ اس وقت نہیں تھی ۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کے کردار اور عمل کا ذہن اور سوچ پر ہوتا ہے ۔ اس سوچ اور کردار سے بعض نتائج مرتب ہوتے ہیں ۔ پچھلے نو دس سال کے دور میں ہمارے صنعت کار محض حکومت کے ذہن پر اثر انداز نہیں ہوتے ۔ بلکہ اس حکومت کی پالیسیوں پر بھی کامیابی کے ساتھ اثر انداز ہوتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Member may please be relevant to his amendment.

مسٹر حمزہ ۔ اس ترمیم میں تاخیر کا اہتمام کیا گیا ہے اور صنعت کار ہماری حکومت کے ذہن پر اثر انداز ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تاخیر کے متعلق فرمائیں کہ سات دن کے بعد اطلاع دے دینا کس طرح درست نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اگر یہاں سات دن کی تاخیر بلا کسی ضرورت کے رکھی جائے اور جس کی ضرورت جب آج سے ۹ سال پہلے محسوس نہیں کی گئی میں نہیں سمجھتا کہ اب کیوں ضرورت محسوس کی جا رہی ہے جناب سپیکر ۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حمزہ تم ہر بات پر اعتراض کرتے ہو ۔ وہ جو سات دن کا چکر ڈالنے کا انہوں نے اہتمام کیا ہے اس کی بجائے اگر سرے سے ہی Industrial Courts کے روبرو مقدمہ یا تنازعہ لے جانے سے ان کو

محروم کر دیا جاتا یا یہ حق سلب کر دیا جاتا تو یہ تو حکومت پر اعتراض کرنے کی ایک معقول وجہ ہو سکتی تھی ۔ ویسے تو حکومت کے لئے ذیلی دفعہ ۷ میں ایک تکلیف دہ یا ناخوشگوار پہلو تو یہ ہے ۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے عرض کرتے رہے ہیں اور لازمی طور پر اس میں بھی ہم نے عرض کرنا ہے ۔ کہ آخر اس تاخیر کا موجب کیا ہے ۔ لیکن اس میں خوشگوار پہلو یہ ہے کہ اس سے پہلے حکومت کی جانب سے جتنے قوانین آتے رہے اس میں ہم نے عدلیہ پر اہتمام کے ساتھ عدم اعتماد کا اظہار کیا ۔ اگر صنعتی عدالتیں موجود ہیں تو پھر اس کے لئے دروازے کھٹکھٹانے میں تاخیر کا اہتمام کیوں کیا جا رہا ہے جناب سپیکر ۔ پچھلے ۹ سال سے جس طرح کارخانہ دار حکمران بن گئے ہیں یا حکمران کارخانہدار بن گئے ہیں اسی طرح یہ جو ہنگامی قانون جاری کیا گیا ہے ۔ اس میں کچھ خامیاں ہیں اور یہ سب کارخانہ داروں اور حکومت کا آپس میں مل جانے اور گھی کھچڑی ہونے کا ثبوت ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> **That in sub-section (7) of section 6 of the Ordinance, for the words "within seven days of" occurring in line 5, the word "at" be substituted.**

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving amendment Nos. 52 and 53.

Mr. Speaker : The amendments are not moved.
Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move –

That proviso to sub-section (8) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is —

That proviso to sub-section (8) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ سیکشن ۶ کی ذیلی دفعہ کی proviso کا مقصد یہ ہے کہ صنعتی تنازعہ میں مصالحتی افسر کی تمام تر کوشش کے باوجود ناکام ہو جائیں اور وہ ناکامی کا سرٹیفیکیٹ جاری کر دے ۔ لیکن وہ صنعت مرکزی یا صوبائی حکومت سے تعلق رکھتی ہو تو ۲۱ دن کے اندر اندر اگر صوبائی یا مرکزی حکومت کا تعلق ہو تو وہ کہہ سکتا ہے کہ کوئی مزدور مصالحتی عدالت میں نہیں جا سکتا ۔ پھر وہ سرٹیفیکیٹ ناکام ہے وہ سرٹیفیکیٹ منسوخ ہے ۔ وہ مزدور جہاں تھا وہیں کا وہیں رہا ہے ۔

جناب والا ۔ جوں جوں ہنگامی قانون پر بحث ہوتی جائے گی ۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک دیوار کے بعد دوسری دیوار آ جائے گی دوسری کے بعد تیسری اور تیسری کے بعد چوتھی دیوار یا کوئی hurdle آ جائے گا ۔ ابھی ہم دفعہ ۶ پر پہنچے ہیں اور صرف اس ایک کلاز میں ۲ رکاوٹیں ہیں ۔ مصالحتی افسر کو اختیار ہے کہ نوٹس کو کالعدم قرار دے دے اور مزدور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں ۔ ان کے مطالبات کتنے ہی جائز کیوں نہ ہوں ان کی

شکایات کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں وہ کچھ نہیں کر سکتے ان کے لئے یہ سد سکندری ہے یا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے ۔ دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ اگر یہ صنعتیں مرکزی یا صوبائی حکومت سے تعلق رکھتی ہیں تو مرکز اور صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ کہہ دے کہ خبردار جو اگلا قدم اٹھایا ۔ وہ ہڑتال نہیں کر سکتے ۔ صنعتی عدالتوں میں نہیں جا سکتے ان کے دروازے نہیں کھٹکھٹا سکتے اور اسی طرح سارے صوبہ میں یہ قانون نافذ ہو گا ۔ جناب وزیر محنت نے ہنگامی قانون کی تعارفی تقریر میں ایک بڑی مزے کی بات کہی تھی ۔ اب وہ اس پر عمل فرما رہے ہیں ۔ دراصل سچی بات منہ سے نکل جاتی ہے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس طریقہ سے Industrial Disputes Ordinance عام طور پر مزدوروں کے مفاد کے لئے ہے لیکن جب ہم ایک صنعتی دور سے گزر رہے ہیں اب صنعت کاروں کا خیال رکھنا لازم ہو گیا ہے ۔

Minister for Labour : Question !

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ایک طریقہ گفتگو تھا کہ جہاں ہم نے مزدوروں کے مفاد کا خیال رکھنا ہے ہمارے لئے لازم ہے کہ کارخانہ داروں کے مفاد کا بھی خیال رکھیں ۔ اور ان کے مفاد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر قدم پر دیکھیں کہ کس طرح ہم کارخانہ داروں کی حفاظت کر سکتے ہیں ۔ اور مزدوروں کے مفاد کو نظر انداز کرنے اور ان کو روندنے کے لئے اور ہر قسم کے مظالم کو روا رکھنے کے لئے کس طرح کے قوانین بنائے جائیں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میں شاعر تو نہیں ہوں اور نہ ہی شعر کہتا ہوں ۔ یہ تو جناب ملک اختر صاحب کا حصہ ہے ۔ البتہ کسی شاعر نے ایک شعر کہا تھا اگر آپ اجازت دیں تو عرض کر دوں ۔ شعر یہ ہے ۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے

مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

جناب سپیکر ۔ ابھی تک اس ہنگامی قانون پر جو بحث ہوئی ہے اس میں آپ نے غیر معمولی دلچسپی لی ہے بلکہ میں کہوں گا کہ آپ اس بحث میں غیر معمولی دلچسپی لے رہے ہیں ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس سے پہلے اس ہنگامی قانون کی سکیم کے تحت مزدور یا مزدور انجمن صنعتی عدالت کو یا اس کی عمارت کو یا صنعتی عدالت جو کچھ ان کے تصور میں تھی اس کو التہائی للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتے تھے لیکن یکایک جب قدرت کو یہ منظور ہوا کہ وہ صنعتی عدالت میں پہنچ گئے اور صنعتی عدالت میں جب ان کا معاملہ گیا تو حکومت کو اب یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ صنعتی ادارہ جو صوبائی یا مرکزی حکومت کی تحویل میں ہو اور اس کو یہ احساس ہو کہ وہ معاملہ اور وہ تنازعہ جو صنعتی عدالت کے روبرو پیش کیا جا رہا ہے وہ معمولی اور غیر ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کو یہ بھی اختیار ہے کہ اگر ان کے نقطۂ نظر سے صنعتی عدالت اگر اس کا فیصلہ کرے گی تو یہ مفاد عامہ کے منافی ہو گا ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ شعر کے معنوں سے ظاہر ہے مزدوروں کو یہ خیال تھا کہ صنعتی عدالتوں میں جائیں گے وہاں سے انصاف کی بھیک مل جائے گی ۔ لیکن حکومت نے وہ حق بھی ان سے چھین لیا ۔ جہاں تک اس proviso کا تعلق ہے اس proviso کو نافذ کرنے کا حکومت کو اس وقت احساس ہوا جب کہ ریلوے کے ملازمین نے اپنے بعض مطالبات منوانے کے لئے یا اپنے صنعتی تنازعات کا فیصلہ کروانے کے لئے صنعتی عدالت کی جانب رجوع کیا اور جب حکومت نے یہ محسوس

کیا کہ ان کی اپنی مقرر کردہ صنعتی عدالت ان کے خلاف فیصلہ دے گی تو حکومت نے یہ proviso جو کہ مزدوروں کے لئے ایک آفت آسمانی سے کم نہیں نافذ کر دی ۔ اس وقت مغربی پاکستان میں مزدوروں کو کوئی حقوق دینے والا نہیں ہے ۔ صنعتی عدالت کے معزز صدر کو حکومت نامزد کرے گی اور اس کے لئے بعض پابندیاں اس ہنگامی قانون میں درج ہیں ۔ کیا حکومت ہی عقل کل کی مالک ہے کیا یہ حکومت ہی اس ملک میں وفاداری کی ٹھیکیدار ہے کیا حکومت ہی ملک و قوم کے مفادات کو سمجھتی ہے اور کوئی اس کا جاننے یا سمجھنے والا نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اولاً میں یہ کہوں گا کہ مزدور حکومت سے بھی زیادہ ملک و قوم کے وفادار ہیں وہ اپنا خون اس ملک پر بہانے کے لئے تیار ہیں اور ان پر اس ملک کی ترقی کی بنیاد رکھی گئی ہے جہاں تک ان عدالتوں کا تعلق ہے ان کی غیر جانبداری حکومت کے مقابلہ میں ہزار درجہ عزم و احترام کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے ۔ میں اس بات کو دوبارہ اور سہ بارہ کہنے کے لئے تیار ہوں کہ وہ نام نہاد عوامی حکومت جو مفاد عامہ کے پیش نظر بعض رشوت خور افسروں کے نام بتانے کے لئے تیار نہ ہو ان کو شائع کروانے کے لئے تیار نہ ہو شائع ہونے کے کے راستے میں رکاوٹ ہو اور مانع ہو ۔ اس حکومت کو اگر ہم یہ اختیار دیں کہ اگر کوئی معاملہ کسی صنعتی عدالت کے روبرو چلا جائے اور اس پر فیصلہ کرے کہ یہ مفاد عامہ کے خلاف ہو گا حکومت کو یہ اختیار دینا سراسر ظلم ہو گا بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس قسم کی نادان حکومت جس کے طرز عمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ذہنی طور پر نابالغ ہے

اگر اس کو ایسا ہتھیار دے دیا جائے تو اس سے یہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچائے گی ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote.

The question is :

That proviso to sub-section (8) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to section 7 ; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for para (i) of sub-section (2) of section 7 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(i) may call for and inspect any document which he has reason to believe to be relevant to the dispute, and, in case of failure of the person to produce the same in time, may seize it ;",

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for para (i) of sub-section (2) of section 7 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(i) may call for and inspect any document which he has reason to believe to be relevant to the dispute, and, in case of failure of the person to produce the same in time, may seize it ;",

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ اسے صرف ہاؤس کو explain کرنا چاہتا ہوں ۔ دفعہ ۷۰ میں مصالحتی آفیسر کے پاس جب کوئی تنازعہ آئے اور کسی تنازعہ میں اگر کسی document کی ضرورت ہو تو وہ اس document کو summon کرے اور parties کو summon کرے اور اگر document جو summon کی جانی ہے اگر پیش نہ کی جا سکے تو میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس document کو seize کرنے کا اختیار مصالحتی آفیسر کے پاس ہونا چاہئے ۔ جناب والا ۔ انکم ٹیکس ایکٹ میں ایسی دفعات موجود ہیں اور کئی ایسے معاملات میں پبلک سرونٹس کو اختیارات دیئے گئے ہیں جن سے وہ ان کو protect یا seize کر سکتے ہیں تو ان حالات میں بالخصوص جبکہ بونس وغیرہ کا مسئلہ ہو گا اور جب صنعت کاروں کے ۹۰ فیصد حسابات بوگس ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ seizure کا اختیار مصالحتی آفیسر کے پاس ہونا چاہئے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ حزب اختلاف کے ایک رکن اس بات پر بھی آمادہ ہو گئے ہیں کہ مصالحتی آفیسر کو اور زیادہ اختیارات دیئے جائیں ۔ حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس میں شامل نہیں ہوں کہ مصالحتی آفیسر کو ایسے اختیارات دیئے جائیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ کاغذات کو حاصل کرنے کے لئے جو طریقہ ملک صاحب نے تجویز کیا ہے کہ مصالحتی آفیسر کو اختیار دیا جائے کہ

وہ کاغذات طلب کرے اور وہ قانوناً ان کو ضبط بھی کر سکتا ہے تو اس سے جو سپرٹ ہے وہ مفقود ہو جائے گی او مصالحتی کارروائی کو کامیابی سے چلانے کے لئے اس کا جو مقصد ہے وہ فوت ہو جائے گا اور مصالحت کی جو سپرٹ ہے وہ فوت ہو جائے گی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسے اختیارات نہ دیئے جائیں کہ وہ ایسے کاغذات کو ضبط کر سکے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote.

The question is :

> That for para (i) of sub-section (2) of section 7 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(i) may call for and inspect any document which he has reason to believe to be relevant to the dispute, and, in case of failure of the person to produce the same in time, may seize it ;".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 56.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir.

Minister for Labour : Sir, before we move on to next amendment, I would request that we should take up Section 3 first which was deferred this morning by the Speaker.

Mr. Speaker : We will now take up consideration of section 3, and the amendment moved was No. 41 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I had moved it and it had been opposed but it was agreed that the Minister will be moving it in a better form. So let him move it Sir. Mine may be rejected before.

Mr. Speaker : Let me hear the Minister of Labour first.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, is he moving an amendment to the amendment ?

Mr. Speaker : Let him speak first.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہ طے ہوا تھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : If the Minister is not moving any amendment, then I will give an opportunity to Malik Akhtar to speak on it.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ وہ اس سے پہلے بول چکے ہیں ۔ طے یہ ہوا تھا کہ ترمیم میں ان کی ورکس کمیٹی کے اجراء کے لئے مختلف صنعتی اور تجارتی اداروں کے جو ملازمین کی تعداد مقرر کی گئی ہے وہ ۵۰ سے ۲۰ کر دی جائے تو میں نے اس کی مخالفت کی تھی اور یہ کہا تھا کہ جہاں تک انڈسٹریل ایسٹیبلشمنٹ کا تعلق ہے تو اس وقت یہ تعداد ہونی چاہئے لیکن جہاں تک تجارتی اداروں کا تعلق ہے وہاں تعداد زیادہ ہو ۔ کل میں نے کہا کہ اس سیکشن کو دوبارہ زیر بحث لانا چاہئے ۔ چنانچہ ہم نے دوبارہ اس پر غور کیا اور میں نے قائد حزب اختلاف سے بھی مشورہ کیا اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس کی مخالفت کی جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس میں میں شامل نہیں ہوں ۔ گورنمنٹ شامل ہے ۔ غلط فہمی کہیں پیدا نہ ہو جائے ۔

وزیر محنت ۔ لیکن جناب والا ۔ انہوں نے اتفاق کیا کہ وہ اس کی مخالفت نہیں کریں گے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میری تو ترمیم موجود ہے ۔

وزیر محنت ۔ تو جناب میں اس ضمن میں کوئی ترمیم نہیں پیش کر رہا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں نے اور ملک صاحب نے یہ ترمیم پیش کی ہوئی ہے اور ہم اسی پر ابھی تک قائم ہیں ۔ البتہ ملک صاحب نے جو وعدہ فرمایا تھا کہ انہوں نے محکمہ سے مشورہ کیا ہوگا ہم اس کو ضروری نہیں سمجھتے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ صبح کا بھولا ہوا اگر شام کو گھر واپس آ جائے تو اس کو بھولا ہوا نہیں کہتے ۔ صبح تو وعدہ کیا تھا کہ ہم ترمیم لا رہے ہیں ۔ پچاس صنعتی اداروں کے لئے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ جو ورکس کمیٹیز کا اجراء ہے یہ ان اداروں میں قائم کی جاتی ہیں جن کے مالکان اور ان کے ملازمین کے درمیان بلاواسطہ تعلق ہو ۔ اور وہ ادارے جن کے ملازمین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جن کو اپنے مالکان کے ساتھ بات چیت کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملتا تو اس صورت میں ورکس کمیٹیاں مفید طور پر کام کر سکتی ہیں لیکن ایسی صنعتیں جن میں ورکرز کی تعداد ۲۰/ ۳۰/۴۰ کے قریب ہے ان میں ایسی کمیٹیاں مفید طور پر کام نہیں کر سکتیں کیونکہ ان کی زیادہ تر غرض و غایت یہ ہے کہ مالکان اور ملازمین کے جو تنازعات ہیں ان کو باہمی طور پر حل کیا جائے گا اور ورکس کمیٹیوں کے ساتھ ساتھ جو انسپکٹران ہم نے تجویز کئے ہیں ان کے تعاون سے اس سطح

پر آپس کے تنازعات حل کریں گے لیکن جہاں ۵۰ سے کم تعداد ملازمین کی ہے تو اس صورت میں یہ ضروری نہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put it to the vote of the House. The question is —

> That in sub-section (1) of section 3 of the Ordinance, for the word "fifty" occurring in line 2 the word "twenty" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 42 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Amendment Nos. 42 to 44 not moving Sir.

Mr. Speaker : That means we have to pass on to section 8. Amendment No. 57. Yes, Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I have to move Sir -

Mr. Speaker : Malik Sahib, will it not serve your purpose if you move your amendment No. 53 and oppose this section.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اسکو بالکل substitute کر رہا ہوں لیکن بعد میں اس سیکشن میں کوئی amendment move نہیں کرونگا ۔

Mr. Speaker : Yes please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"8. (1) The Provincial Government may, for adjudicating and determining any industrial disputes or any matter appearing to be connected with or relevant to such disputes, by notification in the official Gazette, constitute one or more Industrial Courts for such area or areas as may be specified therein.

(2) A Industrial Court shall consist of a Chairman and two members to advise the Chairman, one to represent the employers and the other to represent the workers, appointed in the manner hereinafter provided.

(3) The Chairman shall be a person who is or is qualified to be a Judge of a High Court, or is a District Judge or Additional District Judge and shall be appointed by the Provincial Government upon such terms and conditions as the Provincial Government may determine.

(4) The Provincial Government shall constitute, in the prescribed manner, by notification in the official Gazette, two panels, one of which shall consist of representatives of employers and the other of representatives of the workers, each panel consisting of not more than five persons :

Provided that the Provincial Government shall reconstitute such panels after every two years, but the members of the panels, notwithstanding the expiry of the said period of two years, shall continue on the panels till the new panels are constituted and notified in the official Gazette :

Provided further that members of the panels shall be eligible for reappointment for a period not exceeding two years at a time.

(5) The Chairman shall, for adjudication, inquiry, determination or disposal of a case relating to a specific industrial dispute, select one person from each of the two panels, and persons so selected, together with the Chairman, shall be deemed to have constituted a Court in respect of that specific industrial dispute :

Provided that the Chairman may select any member from either of the panels as a member of the Court in respect of more than one case pending before the Court.

(6) If a member is absent from any sitting of the Court or is otherwise incapable to sit as a member, or has ceased to be a member of a panel, the Court, notwithstanding anything contained elsewhere in this Ordinance, may function in the absence of such member and no act, proceeding, decision or award of a Court shall be invalid merely by reason of absence of any such member from any sitting of a Court and no Court shall call in question any such act, proceeding, decision or award.".

Mr. Speaker: Amendment moved is :

That for section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"8. (1) The Provincial Government may, for adjudicating and determining any industrial disputes or any matter appearing to be connected with or relevant to such disputes, by notification in the official Gazette, constitute one or more Industrial Courts for such area or areas as may be specified therein.

(2) A Industrial Court shall consist of a Chairman and two members to advise the Chairman, one to represent the employers and the other to represent the workers, appointed in the manner hereinafter provided.

(3) The Chairman shall be a person who is or is qualified to be a Judge of a High Court, or is a District Judge or Additional District Judge and shall be appointed by the Provincial Government upon such terms and conditions as the Provincial Government may determine.

(4) The Provincial Government shall constitute, in the prescribed manner, by notification in the official Gazette, two panels, one of which shall consist of representatives of employers and the other of representatives of the workers, each panel consisting of not more than five persons :

Provided that the Provincial Government shall reconstitute such panels after every two years, but the members of the panels, notwithstanding the expiry of the said period of two years, shall continue on the panels till the new panels are constituted and notified in the official Gazette :

Provided further that members of the panels shall be eligible for reappointment for a period not exceeding two years at a time.

(5) The Chairman shall, for adjudication, inquiry, determination or disposal of a case relating to a specific industrial dispute, select one person from each of the two panels, and persons so selected, together with the Chairman, shall be deemed to have constituted a Court in respect of that specific industrial dispute :

Provided that the Chairman may select any member from either of the panels as a member of the Court in respect of more than one case pending before the Court.

(6) If a member is absent from any sitting of the Court or is otherwise incapable to sit as a member, or has ceased to be a member of a panel, the Court, notwithstanding anything contained elsewhere in this Ordinance, may function in the absence of such member and no act, proceeding, decision or award of a Court shall be invalid merely by reason of absence of any such member from any sitting of a Court and no Court shall call in question any such act, proceeding, decision or award.".

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہ ترمیم اپنی وضاحت آپ کرتی ہے میں صرف چند جملے عرض کروں گا - میں نے اس میں قرار دیا ہے کہ مخصوص علاقہ جات کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ صنعتی عدالتیں قائم کی جائیں - اور ایسی عدالت کا ایک چیئرمین ہو اور دو ممبر ہوں - ایک مزدوروں کا نمائندہ ہو اور دوسرا مالکوں کا اس کے بعد میں نے یہ گذارش کی ہے کہ اس کا چیئرمین ایسا شخص مقرر کیا جائے جو یا تو ہائی کورٹ کا جج ہو یا ڈسٹرکٹ جج ہو یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ہو یا وہ ہائی کورٹ جج کی حیثیت کا ہو - یہ اس لئے ضروری ہے کہ اس سے پہلے صنعتی عدالت کا جج ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا جاتا ہے یا سابقہ ریٹائرڈ جج - میں نے اپنی نئی ترمیم کے ذریعہ سے اس میں ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کی تقرری کو اس کی بنیاد قرار دیا ہے - میرے نزدیک سب سے قابل اعتراض یہ ہے کہ عدالت کے ممبران کو ایک سال کے لئے حکومت نامزد کرے - جناب والا - میں یہ چاہتا ہوں کہ ممبروں کی ایک فہرست رکھیں ایک مالکان کی طرف سے اور ایک مزدوروں کی طرف سے اور جج کو یہ اختیار ہو کہ وہ مخصوص مقدمات میں کسی ممبر کو اس کی استعداد اور قابلیت کے مطابق منتخب کرے - اس کے بعد یہ ممبری کی میعاد ایک سال کی کرتے ہیں - یہ سیاسی ہتھیار ہے اس کی میعاد دو سال کے لئے ہونی چاہیئے - بلکہ دو سال کے بعد بھی اس کا نام تقرری کے لئے زیر غور آ سکے - اگر کسی وقت چیئرمین چاہے تو کسی خاص مقدمہ کے لئے خاص استعداد کے شخص کو ان ممبران کی بجائے لے لے - میری مراد یہ ہے کہ ٹریبونل کا جج جو اعلیٰ پیمانے کا جوڈیشل

افسر ہو گا یہ اس کی صوابدید پر چھوڑ دیا جائے یہ اختیار اس کو ہو گورنمنٹ کے پاس نہ ہو ۔ کیونکہ یہ ٹریبونل کام نہیں کرتے کام کو ٹالتے رہتے ہیں"۔

He can continue with the adjudication without interruption.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ جناب ملک اختر صاحب نے یہ ترمیم بھی ایسٹ پاکستان کے تنازعات کے قانون سے مستعار لی ہے اور بعینہ انہی الفاظ میں اس ایوان میں پیش کر دی ہے ۔ زیر بحث قانون کی متعلقہ شق سے اس کا بنیادی اختلاف جو ہے وہ صنعتی عدالت کی تشکیل کے متعلق ہے ۔ ملک صاحب نے اپنی ترمیم میں یہ تجویز کیا ہے کہ صنعتی عدالت ایک چیئرمین اور دو ایسے ممبران پر مشتمل ہو جن میں سے ایک مالکان کی طرف سے نمائندگی کرے ۔ اور ایک مزدوروں کی طرف سے اور یہ ممبران ایک پینل کی شکل میں بنائے جائیں اور چیئرمین کو یہ اختیار ہو کہ وہ کسی مقدمہ کے لئے اس میں سے کسی ایک رکن کو منتخب کرے اور اسے اپنی عدالت میں بلا لے میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریق کار اتنا زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتا ۔ ہم نے مشرقی پاکستان کے قانون کی اس شق پر کافی غور و فکر کیا تھا ۔ ہم اسی نتیجہ پر پہنچے کہ یہ طریق کار اتنا مفید ثابت نہیں ہوگا کیونکہ ہر روز مختلف نوعیت کے مقدمات آتے ہیں ۔ اگر ہر روز مختلف اراکین مالکان اور مزدوروں کی نمائندگی کرنے کے لئے جائیں تو ان کے لئے یہ ممکن نہیں ہو گا کہ وہ آئے دن نئے مقدمات پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں جیسا کہ ہم نے اس شق میں تجویز کیا ہے ۔ چیئرمین کے علاوہ اس عدالت

کے لئے جو دو اراکین ہوں گے انہیں حکومت نامزد کرے گی اور وہ مستقل طور پر ایک سال کے لئے اس صنعتی عدالت میں کام کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس صورت میں وہ ان تمام مقدمات میں جو مختلف نوعیت کے ہوں گے اور وہاں آئے دن پیش ہوتے رہیں گے اپنی رائے کے مطابق عدالت کو زیادہ اچھی طرح مشورہ دے سکیں گے اور اس طریق کار کے مطابق زیادہ اچھی طرح سے فیصلہ ہو سکے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریق کار جو اس ترمیم میں تجویز کیا گیا ہے مفید نہیں ہو گا بلکہ اس سے ایک طرف صنعتی عدالتوں کے فیصلوں میں تاخیر ہو جانے کا امکان ہے ۔ اور دوسرے پینل کے ارکان کی جو رائے ہے وہ اتنی ٹھوس اور وزنی نہیں ہو سکتی ۔آج اگر وہ ایک مقدمہ کے لئے طلب کئے جائیں گے تو ہو سکتا ہے اگلی تاریخ کو وہ اس کے لئے طلب نہ کئے جائیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ایک مقدمہ میں ایک ہی ممبر چلے گا ۔

وزیر محنت ۔ لیکن ضروری نہیں کہ ایک دن میں ایک ہی مقدمہ زیر سماعت ہو ۔ (گفتگو کا شور)

Mr. Speaker : I may remind the Members that we are discussing the Industrial Disputes Ordinance and doing some legislative work.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ ایک ہی دن میں سات آٹھ دس یعنی ایک سے زیادہ تعداد میں مقدمات زیر سماعت ہو سکتے ہیں ۔ جناب والا خود جانتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ ایک مقدمہ کی سماعت اسی دن ختم ہو جائے ۔ جب ایک رکن کسی ایک دن کے لئے طلب کیا جائے گا تو اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ وہ مقدمہ اسی دن ختم ہو جائے ۔ اس صورت میں پھر وہ رکن اس کے ساتھ باقاعدگی سے منسلک نہیں ہو سکے گا ۔ نہ وہ اپنی رائے زیادہ اچھی طرح اور زیادہ مفید طریق سے دے سکے گا اس لئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote ; the question is :

That for section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"8. (1) The Provincial Government may, for adjudicating and determining any industrial disputes or any matter appearing to be connected with or relevant to such disputes, by notification in the official Gazette, constitute one or more Industrial Courts for such area or areas as may be specified therein.

(2) A Industrial Court shall consist of a Chairman and two members to advise the Chairman, one to represent the employers and the other to represent the workers, appointed in the manner hereinafter provided.

(3) The Chairman shall be a person who is or is qualified to be a Judge of a High Court, or is a District Judge or Additional District Judge and shall be appointed by the Provincial Government upon such terms and conditions as the Provincial Government may determine.

(4) The Provincial Government shall constitute, in the prescribed manner, by notification in the official Gazette, two panels, one of which shall consist of representatives of employers and the other of representatives of the workers, each panel consisting of not more than five persons :

Provided that the Provincial Government shall reconstitute such panels after every two years, but the members of the panels, notwithstanding the expiry of the said period of two years, shall continue on the panels till the new panels are constituted and notified in the official Gazette :

Provided further that members of the panels shall be eligible for reappointment for a period not exceeding two years at a time.

(5) The Chairman shall, for adjudication, inquiry, determination or disposal of a case relating to a specific industrial dispute, select one person from each of the two panels, and persons so selected, together with the Chairman, shall be deemed to have constituted a Court in respect of that specific industrial dispute :

Provided that the Chairman may select any member from either of the panels as a member of the Court in respect of more than one case pending before the Court.

(6) If a member is absent from any sitting of the Court or is otherwise incapable to sit as a member, or has ceased to be a member of a panel, the Court, notwithstanding anything contained elsewhere in this Ordinance, may function in the absence of such member and no act, proceeding, decision or award of a Court shall be invalid merely by reason of absence of any such member from any sitting of a Court and no Court shall call in question any such act, proceeding, decision or award.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : The House is adjourned for 20 minutes for Maghrib Prayers.

The Assembly then adjourned for twenty minutes.

The Assembly met at 7.35 P.M. after Maghrib Prayers. Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Khawaja Muhammad Safdar to move amendment No. 58.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move—

> That for sub-section (2) of section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) An Industrial Court shall consist of a Chairman and two members, one of the members to represent the employers and the others to represent the workmen, all being appointed by the Government.".

Mr. Speaker : Amendment moved is —

> That for sub-section (2) of section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) An Industrial Court shall consist of a Chairman and two members, one of the members to represent the employers and the others to represent the workmen, all being appointed by the Government.".

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - ہنگامی قانون زیر بحث کی دفعہ ۸ کی ضمنی دفعہ (۲) میں صنعتی عدالت کی ہیئت ترکیبی بتائی گئی ہے کہ ایک صاحب تو چیرمین ہونگے اور دو ممبر ہوں گے جن کی حیثیت

محض مشیروں کی ہو گی ۔ میں نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ یہ عدالت تین افراد پر مشتمل ہو ۔ لیکن چیئرمین کے علاوہ جو دو ممبر ہیں ان کی حیثیت مشیر کی نہ ہو بلکہ ان کی رائے اتنی ہی فیصلہ کن ہو جتنی کہ چیئرمین کی یعنی وہ چیئرمین کی طرح کے رکن ہوں ۔ انہیں مشاورت کا دوجہ نہ دیا جائے بلکہ ان کی رائے فیصلہ کن ثابت ہو ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں یہ گزارش کروں گا کہ دو مشیروں کو ، یا جیسا کہ ہم سیشن کورٹ میں assessors تعین کرتے ہیں اس قسم کے لوگوں کو وہاں مقرر کرنے سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی امنڈمنٹ سب سیکشن (۲) میں ہے میں سمجھتا ہوں اس میں صرف language کا فرق ہی نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ language کا فرق ہی نہیں ہے میں نے to advice کو حذف کر دیا ہے میں نے ان کو مشیر نہیں لکھا بلکہ میں نے صدر کے ساتھ ایک مساوی رکن تصور کیا ہے ان کی رائے فیصلہ کن ثابت ہو ان کی رائے محض مشورہ تک محدود نہ ہو یہ ہے میری غرض و غایت ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ۱۹۵۹ء کے متعلقہ قانون میں یہ دونوں رکن بطور مشیر ہی تھے ۔ اور اس وقت مشرقی پاکستان میں بھی مشیر ہی کا درجہ رکھتے ہیں ۔ لیکن میں جناب وزیر محنت کی توجہ ۱۹۴۷ء کے ایکٹ کی جانب دلانا چاہتا ہوں ۔ جس کی رو سے یہ دونوں رکن محض مشیر نہیں تھے بلکہ تینوں مل کر ایک عدالت بناتے تھے ترقی کے اس دور میں جب کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے اختیارات میں زیادہ سے زیادہ وسعت پیدا کریں ۔ ہم ان کے اختیارات کو محدود کر رہے ہیں ۔ یہ دو آدمی جن کو ہم خود مقرر کرتے ہیں ، جن کو گورنمنٹ نے خود نامزد کرنا ہے، کسی فریق نے نامزد نہیں کرنا، ان پر اتنا بھی اعتماد نہیں کہ وہ بطور عدالت

کے ارکان کے کام کر سکیں ۔ ان کو صرف مشیروں کا درجہ دیا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ ان دونوں افراد پر عدم اعتماد کا اظہار ہے ۔ اگر ہم محض نمائشی طور پر ایک کو بطور نمائندہ کارخانہداروں کا اور ایک کو بطور نمائندہ محنت کشوں کا رکھنا چاہتے ہیں تو اور بات ہے ۔ لیکن اگر نمائش غرض نہیں ہے بلکہ غرض یہ ہے کہ یہ دونوں نمائندے صحیح طور پر کام کریں تو اس کے لئے ان کو مرتبہ میں اور درجہ میں ممبروں کی حد تک نہیں رکھنا چاہئے بلکہ انہیں اس عدالت کے اراکین کا درجہ دینا چاہئے ، ایسے اراکین جن کی رائے مختلف تنازعات کے سلسلہ میں فیصلہ کن ثابت ہو سکے ۔ اب صورت حال یہ ہو گی کہ فیصلہ تو صرف صدر کا ہو گا اور یہ دونوں اراکین صرف مشورہ دیں گے ۔ اگر میری تجویز قبول کر لی جائے تو پھر خواہ متفقہ طور پر تین رکن فیصلہ کریں ، خواہ اکثریت کے اعتبار سے فیصلہ ہو یعنی دو ایک طرف رائے دیں اور ایک دوسری طرف رائے دے تو دو کی رائے صائب اور فیصلہ کن ثابت ہو گی ۔ لیکن موجودہ صورت میں ایسا نہیں ہے ۔ میں اسے عدالت بنانا چاہتا ہوں ۔ میں ان مشیروں کو ، ان ممبروں کو assessors کا رتبہ نہیں دینا چاہتا ۔ میں انہیں عدالت بنانا چاہتا ہوں ۔ اور ترمیم زیرغور سے یہی میری غرض و غایت ہے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے جناب قائد حزب اختلاف کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے کہ ان ارکان کو ایک عدالت کے ارکان کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے ۔ اس عدالت کے قیام اور اس عدالت میں ان اراکین کی نامزدگی کی غرض و غایت ہی صرف یہ تھی کہ ان کو عدالت میں بطور مشیر عدالت کام کرنے کی اجازت دی جائے ۔ کیوں کہ عدالت میں چیئرمین کی حیثیت سے جو شخص ہو گا ، وہ ایک qualified ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل سیشن جج ہو گا ۔ اسے چیئرمین کی حیثیت حاصل ہو

گی اور وہی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو گا ۔اس شق کی اور اس عدالت کی constitution کی غرض و غایت ہی یہ تھی کہ ان ارکان کو صرف مشیروں کی حیثیت حاصل ہو ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۱۹۴۷ء کے قانون میں ایسا نہیں ہے ۔

وزیر محنت ۔ ۱۹۴۷ء کے متعلق جناب والا ۔ میں نے اپنی تعارفی تقریر میں عرض کیا تھا کہ اس وقت یہ عدالت مستقل عدالت نہیں تھی ۔ اس وقت ایسی عدالت کا قیام صرف اس وقت عمل میں لایا جاتا تھا جب ملک میں کوئی بہت بڑا تنازعہ درپیش ہوتا تھا ۔ اس وقت صنعتی عدالت قائم کی جاتی تھی ۔ ورنہ مستقل عدالت اس وقت نہیں تھی ۔ لہذا اس وقت کے حالات مختلف ہیں ۔ اب ہم مستقل طور پر ان صنعتی عدالتوں کا قیام عمل میں لا رہے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان ارکان کو ایک عدالت کے ارکان کی حیثیت سے کام کرنے کی اجازت دینا مناسب نہیں ہو گا ۔

Mr. Speaker : I will now put the question. The question is-

> That for sub-section (2) of section 8 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(2) An Industrial Court shall consist of a Chairman and two members, one of the members to represent the employers and the others to represent the workmen, all being appointed by the Government.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

ملک محمد اختر ۔ جناب یہ آنسٹھ اور ساٹھ نمبر ستاون کی disposal کے بعد out of order ہو گئی ہیں کیوں کہ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ میں جناب ملک صاحب سے اتفاق نہیں کرتا کہ وہ out of order ہو گئی ہیں ۔

Mr. Speaker: He does not want to move it.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ اور بات ہے ۔ ورنہ وہ ترامیم out of order نہیں ہوئیں ۔

I beg to move :

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, for the word "one" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

Mr. Speaker: Amendment moved is —

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, for the word "one" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

Minister for Labour: Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ ان مشیروں کی (جو اب عدالت کے ممبر تو نہیں رہے) ان کی مدت ملازمت کو تین سال سے کم کر کے ایک سال کر دیا گیا ہے ۔ اور مشیروں سے غرض یہ ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر ، متنازعہ مسئلہ کے متعلق غور و فکر کے بعد کوئی مشورہ دیں ۔ اب ان کی ملازمت کی میعاد ایک سال رکھی گئی ہے ۔ ایک سال میں کوئی مشیر نہ تو ان قوانین کے متعلق واقفیت حاصل کر سکتا ہے اور نہ ان حالات کے بارے میں جن کی بناء پر مختلف تنازعات پیدا ہوتے ہیں معلومات حاصل کر سکتا ہے بلکہ ایک سال تو اس کا اس صورت حال میں گزر جائے گا کہ وہ حکومت کی کاسہ لیسی کرتا رہے حکومت کے آستانے پر جبہ سائی کرتا رہے تاکہ اسے ایک سال کی

مدت اور مل جائے کیوں کہ اگلے سب کلاز میں ہے کہ اس کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کی جا سکتی ہے ۔ تو ایک سال اس کا محض اس کام میں گزر جائے گا کہ وہ آئندہ ایک سال کے لئے اپنی ملازمت میں توسیع کرا سکے ۔ تو جناب والا ۔ ان حالات میں وہ مشیر کیا مشورہ دے گا؟ آخر کیوں اس قسم کے قوانین بنائے جاتے ہیں کہ ایک آدمی کو خزانہ عامرہ سے تنخواہ دی جائے اور وہ کوئی مفید کام بھی نہ کر سکے ؟ اب پھر مجھے ان کو مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون کا حوالہ دینا پڑتا ہے کہ مشرقی پاکستان میں ان مشیروں کی مدت ملازمت ابتدائی طور پر دو سال ہے ۔ اس سے پہلے ۱۹۵۹ء کے متعلقہ قانون میں ان کی مدت ملازمت تین سال تھی ۔ اور اس مدت میں توسیع بھی ہو سکتی تھی ۔ مشرقی پاکستان میں دو سال کے بعد توسیع ہو سکتی ہے ۔ یہاں ایک سال ہے ۔ اور ایک سال کے بعد ایک سال اور توسیع ہو سکتی ہے ۔ جناب میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داری ان مشیران عدالت پر ڈالی جا رہی ہے وہ کسی طور پر بھی اسے احسن طریقے سے سر انجام دینے کے اہل نہیں ہو سکتے ، اس کے قابل نہیں ہو سکتے جب کہ ان کی تقرری کی مدت صرف ایک سال رکھی جائے ۔ میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ۱۹۴۷ء میں یہ ٹھیک ہے کہ چونکہ صنعتی تنازعات کم ہوتے تھے اس لئے صنعتی عدالتوں کو مستقل طور پر قائم نہیں کیا جاتا تھا لیکن اس وقت بھی جب ایک صاحب کو اس مقصد کے لئے مقرر کر لیا جاتا تھا تو جب تک وہ کسی تنازعہ کا تصفیہ نہ کر لیتے ، اس کا فیصلہ نہ کر لیتے یا اس کے بعد اگر کوئی اور تنازعہ ان کے سامنے پیش ہوتا تو اس کا فیصلہ نہ کر لیتے ، ان کی مدت ملازمت میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی ۔ وہ لگاتار اپنے فرائض سر انجام دیتے رہتے تھے ۔ اس لئے تمام سابقہ اور پاکستان کے دوسرے حصے کے موجودہ قوانین سے ہٹ کر ہم ایک نئی شق یہاں پیدا کر رہے ہیں ۔ ایک نئی طرح ڈال رہے ہیں کہ ان مشیروں کی مدت ملازمت کو

ایک سال تک محدود کر دیا جائے اس سے صرف خزانہ عامرہ پر بار تو پڑے گا مگر اور کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہو سکے گا اس لئے میں درخواست کروں گا کہ وزیر صاحبان لوگوں کو اپنے دروازوں پر بار بار نہ بلوائیں تاکہ وہ منتیں اور سماجتیں کریں کہ خدارا ہماری ملازمت میں ایک سال کی توسیع کر دیں ۔ آپ ان کو اجازت دیجئیے کہ وہ ایک سال سے زیادہ ، تین سال تک کام کر سکیں ۔ کم از کم ان کو تجربہ حاصل کرنے دیجئیے کہ وہ صنعتی تنازعات کو حل تو کیا کریں گے ، ان کے بارے میں درست طور پر مشورہ تو دے سکیں ۔ ان کا تجربہ تو اتنا ہو ، ان کو ان معاملات کا علم تو ہو ۔ ان کو ان قوانین کا علم تو ہو ۔ ایک سال میں ایک شخص جس کی کوالیفیکیشن محض یہ ہے کہ محنت کشوں نے اس کی سفارش کی ہے ، یا کارخانہ داروں نے اس کی سفارش کی ہے ۔ وہ ضرور کوئی لا گریجوایٹ تو نہیں ہو گا ۔ وہ ضرور کوئی جج تو نہیں ہو گا بلکہ جیسا کہ ہم نے اس قانون میں لکھا ہے وہ تو نمائندہ ہو گا محنت کشوں کا یا کارخانہ داروں کا ۔ تو ایسے شخص کے لئے لازمی نہیں ہے کہ اسکی قانونی ٹریننگ ہو اس میں یہ صلاحیت تو پیدا ہو کہ ان قوانین کو کس طرح ھاید کرنا ہے ، کس طرح ان قوانین کے مطابق اس نے مشورہ دینا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا تجربہ جوں جوں بڑھے گا ، وہ اپنے کام کا زیادہ اہل ہوتا جائے گا ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال کی مدت حد درجہ ناکافی ہے ۔ اور جس غرض سے اسے مقرر کیا جائے گا ، وہ پوری نہیں ہو گی بلکہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment ; the question is :

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, for the word "one" occurring in line 2, the word "three" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, between the words "manner" and "as" occurring in line 3, the words "and on such terms and conditions" be inserted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, between the words "manner" and "as" occurring in line 3, the words "and on such terms and conditions" be inserted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں نے اس ترمیم کے ذریعہ کوئی بنیادی نکتہ نہیں اٹھایا اور نہ ہی ان کی جو سکیم ہے ، اس میں کوئی تبدیلی کرنے کی کوشش کی ہے ۔ آپ سب سیکشن (۴) پر غور فرمائیں اس میں ہے :--

> "The members shall be appointed for a period of one year in consultation with the employers and workmen in such manner as may be prescribed. . . ."

تو manner کے لئے رولز بنائے جائیں گے ۔ یہ نہیں لکھا کہ تنخواہ کیا ہو گی۔ شرائط ملازمت کیا ہوں گی ۔ on such terms and conditions کیا ہیں ۔ رولز بناتے وقت تنخواہ اور شرائط ملازمت میں ان کو درج کیا جائے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی غرض و غایت نہیں اس طرح manner کے مطالب حل ہو سکتے ہیں ہم یہ تو سمجھ سکتے ہیں لیکن manner کا طریق کار کیا ہو گا اور ممبران کس طرح منتخب کئے جائیں گے ۔ فرض کیجئے محنت کش ۱۰ نام دیتے ہیں کہ ان میں سے کوئی مشیر مقرر کر دیں اسی طرح کارخانہدار ۱۰ نام دے دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی مشیر منتخب کر

لیا جائے ۔ اب حکومت کی مرضی ہے جن کو چاہے مقرر کر دے ۔ مگر اس کا کوئی طریقہ آپ کے رولز میں درج نہیں کیا گیا محض اس کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے یہ اس قسم کا قانون ہے کہ جس کا نہ کوئی آگا ہے نہ پیچھا ہے ۔ یہ کسی عدالت میں نہیں جا سکتا ۔ ہمیں تو باہر جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے کہ ہم کس قسم کے قانون بنا کر آتے ہیں ۔ جن میں بے پناہ اغلاط ہوتی ہیں کیوں کہ وزیر صاحبان غور و فکر نہیں فرماتے ۔

Mr. Speaker : The question is —

> That in sub-section (4) of section 8 of the Ordinance, between the words "manner" and "as" occurring in line 3, the words "and on such terms and conditions" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 63.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Not moved ; next amendment No. 64.

Malik Muhammad Akhtar : I am afraid this is out of order.

جناب اس میں panel کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں یہ out of order ہے ۔

Mr. Speaker : Next amendment No. 65 by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move -

> That in para. (iii) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, the words and comma "in the opinion of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is -

That in para. (iii) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, the words and comma "in the opinion of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

Minister of Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - مجھے افسوس ہے کہ حکومت اس قانون کے ذریعہ اس قسم کے اختیارات حاصل کر رہی ہے - -

Mr. Speaker : Just a minute. There is an amendment from the Minister for Labour ; it is in clause (i) ; I think it should come first, Yes, the Minister for Labour.

Minister for Labour : Sir, I beg to move -

That in clause (i) of sub-section (1 of section 9 of the Ordinance, for the words "one month" occurring in line 1, the words "ten days" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is -

That in clause (i) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, for the words "one month" occurring in line 1, the words "ten days" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Now comes the amendment of Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Should I move it again Sir ?

Mr. Speaker : Yes please.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move —

That in para. (iii) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, the words and comma "in the opinion of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is -

> That in para. (iii) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, the words and comma "in the opinion of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.

Minister of Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - سیکشن ۹ کے تحت اس قانون میں، یہ درج کیا گیا ہے کہ ایک رکن کن حالات میں صنعتی عدالتوں کا رکن رہ سکتا ہے - اس کے پہلے حصہ میں جس کی یہ ترمیم ہوئی ہے کہا گیا ہے وہ دس دن پہلے رخصت حاصل کرے ورنہ غیر حاضر ہو جائے گا اور ممبر نہیں رہے گا دوسرے اگر وہ دیوالیہ قرار دیا جائے تو رکن نہیں رہ سکتا تیسرے اگر کسی جرم کا مجرم قرار دیا جائے جو حکومت کے خیال کے مطابق کوئی اخلاقی جرم ہو تو پھر بھی وہ ممبر نہیں رہ سکتا - میں نے پہلا قانون دیکھا ہے جس میں یہ دیا ہے کہ جب moral turpitude involve ہو تو حکومت فیصلہ کرے کہ کسی جرم میں اخلاقی ضابطہ کی خلاف ورزی کی گئی ہے یا خلاف اخلاق کوئی جرم سرزد ہوا ہے یا نہیں - اس سے پہلے جہاں تک میرا مطالعہ ہے میں نے یہ دیکھا ہے کہ ایسے الفاظ In the opinion of the Government اس قسم کی کلاز میں درج نہیں کئے گئے - آئین کی کتاب اٹھا کر دیکھ لیں اس میں member's disqualification کے متعلق درج ہے کہ اگر کسی جرم میں moral turpitude involve ہو یا اس سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو یا سزا ملی ہو تو وہ ممبر بننے کے لئے امیدوار نہیں بن سکتا - آپ B.D. Ordinance اٹھا کر دیکھ لیں اس میں بھی یہی ہے - دراصل حکومت اختیار کی بھوکی ہے - فرض کیجئے کل ایک رکن کو ڈرائیونگ کے جرم میں ماخوذ ہو کر سزا ہو جاتی ہے تو حکومت اس کے متعلق کہتی ہے کہ اس جرم میں moral turpitude

involve ہے اسے نکال دیا جائے اس لئے کہ شاید وہ رکن حکومت کو پسند نہ ہو۔

Mr. Speaker : Is the Minister for Labour very seriously opposing this amendment ? Because I think that will not make any difference.

Minister for Labour : Sir, the point is that in any case the Government has to decide whether in the case of conviction . . .

Mr. Speaker : If the words are not there, i.e. 'in the opinion of the Government', and the words are "is convicted of an offence which involves moral turpitude", even then it will not make any difference.

Minister for Labour : It will make difference Sir. If moral turpitude is involved, Government will have to take action Sir.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ یہ الفاظ ۱۹۵۹ء کے آرڈیننس میں نہیں تھے ۔ ۱۹۶۳ء میں خاص ترمیم کے ذریعہ پیش کئے گئے ۔ وزیر محنت اس کا سیکشن ۸ ملاحظہ فرما سکتے ہیں ۔ مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون میں اس قسم کے الفاظ موجود نہیں ہیں ۔ نیز ۱۹۳۷ء کے ایکٹ کے مطابق اس قسم کے اختیارات حکومت کو حاصل نہیں تھے ۔ میں حیران ہوں کہ آخر یہ کیوں ضروری ہے کہ اس قسم کے ناواجب اور ناروا اختیارات حاصل کئے جائیں ۔ آخر اس قانون کے تحت عمل ہو گا ۔ چور ، ڈاکو اور قاتل کو ان صنعتی عدالتوں کا رکن نہیں بننا ہے ۔ شریف آدمی کو بنانے کی کوشش کریں گے ۔ پھر اس شرط کا رکھنا کیوں ضروری ہے کہ حکومت کو اختیار دیا جائے کہ وہ فیصلہ کرے ۔ جناب وزیر محنت نے ایک اچھے بھلے قانون کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے ۔ دراصل یہ وزیر محنت نہیں وزیر صنعت ہیں کیونکہ یہ صنعت کاروں کی نمائندگی کرتے ہیں انہیں مزدوروں کا کوئی خیال نہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ وزیر جنت ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ بھائی آپ ایسا کیوں کہتے ہیں ۔ خدا انہیں زندگی دے انہیں صحت اور تندرستی دے ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ قطعاً غیر ضروری ہے اس سے حکومت کو تو اختیارات مل جائیں گے مگر اس سے کوئی مفید مقصد حل نہیں ہو سکے گا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ مشرقی پاکستان کے قانون میں یہ الفاظ نہیں ہیں ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ صنعتی تنازعات کے متعلق الفاظ موجود ہیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : I stand corrected, Sir.

وزیر محنت ۔ ہر صورت میں حکومت نے فیصلہ کرنا ہے کہ کس کو رکن بنایا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ۱۹۵۹ء کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ۔

وزیر محنت ۔ میں نے یہ ۱۹۶۵ء کے متعلق عرض کیا ہے ۔

جناب والا ۔ اگر کوئی ایسا رکن ہے جو اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے مزایاب ہے تو پھر اس کے لئے حکومت ہی کو اختیار ہے کہ اسے رکنیت سے ہٹا دے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو ایسی بات نہیں ہے جس پر خواجہ صاحب کو اس قدر شدید اعتراض ہو ۔

Mr. Speaker : The question is—

> **That in para (iii) of sub-section (1) of section 9 of the Ordinance, the words and comma "in the opinion of the Government," occurring in lines 1-2, be deleted.**

The motion was lost.

Mr. Speaker : . Next amendment No. 66.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That in section 9 of the Ordinance, the brackets and figure "(1)", occurring in line 1, and sub-section (2), be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is —

> That in section 9 of the Ordinance, the brackets and figure "(1)", occurring in line 1, and sub-section (2), be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ پھر وہی بات ہے کہ حکومت اس ضمنی دفعہ ۲ کے تحت لامتناہی اختیارات اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے کہ حکومت خود یہ فیصلہ کرے گی کہ اگر کوئی ممبر ایک سال میں اپنی نمائندہ حیثیت کھو چکا ہے تو وہ اس کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ نے اس کو ابھی ایک سال ہوا کہ منتخب کیا کہ وہ صنعتی عدالت کا رکن بنے اور ایک ہی سال کے اندر آپ اس کو نکال دیں گے تو یہ آپ کا judgment کس قدر غلط اور بودا ہو گا کہ جس کو آپ نے چنا تھا وہ اپنی نمائندہ حیثیت ایک ہی سال کے اندر اندر کھو بیٹھا ہے ۔ خدارا غور فرمائیں کہ آپ نے کیا اس کو آنکھ بند کرکے یا کان بند کرکے رکن نامزد کیا تھا ۔ یعنی وہ صنعتی عدالت کا رکن بنا اور ایک سال کے اندر اندر ہی آپ پر یہ انکشاف ہوگیا کہ وہ کوئی نمائندہ حیثیت نہیں رکھتا تو پھر کہا جائے گا کہ آپ نے کس قسم کے آدمی کو چنا تھا ۔ ابھی کون سے ۵ ۔ سال یا ۱۰ ۔ سال گزر گئے ابھی ایک نہیں سال ہوا ہے کہ وہ چنا گیا اور دو چار چھ مہینے کے بعد اس کی نمائندہ حیثیت ختم ہو گئی یا اس نے اپنی نمائندہ حیثیت کھو دی ۔ میں عرض کروں گا کہ اس حکومت کو صرف اختیارات

کی بھوک ہے ۔ اس حکومت کا منشاء صرف یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی ان کی مرضی کے مطابق نہیں چلتا اور ان کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا تو بس یہ اس سے ناراض ہو جائے گی اور اس کی نمائندہ حیثیت نہیں رہے گی اور اس کو نکال باہر کر دے گی ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ خواجہ صاحب حکومت کی اور تعریف کیا ہوتی ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں اس سے بہتر حکومت چاہتا ہوں ۔ اس حکومت کی تعریف اس سے بھی بہتر ہو سکتی ہے جیسی محترم چودھری محمد سرور خان کو منظور ہے ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی میرے محترم دوست نے میری ایک غلطی کی طرف میری توجہ دلائی تھی جو میں نے پہلی ترمیم میں کی تھی کہ ۱۹۶۵ء کے مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون میں اس قسم کی کوئی دفعہ نہیں ہے ۔ مجھ سے وہ غلطی ہوئی تھی جس کے متعلق میں نے عرض کر دیا تھا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی تو مشرقی پاکستان کے جس قانون کا انہوں نے وہاں سہارا لیا تھا کہ وہ کلاز وہاں نہیں ہے تو اب یہاں بھی وہ ایسا ہی سہارا لیں کہ ایسا سب سیکشن وہاں نہیں ہے تو جب وہاں نہیں ہے تو خدارا آپ اس کو یہاں کیوں رکھ رہے ہیں ؟

Minister for Labour : I accept the amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Thank you very much.

Mr. Speaker : Now, the position is that I shall have to put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> **That in section 9 of the Ordinance, the brackets and figure "(1)", occurring in line 1, and sub-section (2), be deleted.**

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Minister for Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, before Malik Muhammad Akhtar moves his amendment I have to make a request that on account of an engagement, which has developed just now, I would request the Leader of the Opposition and also the House to agree to the adjournment of the House now. We should meet again tomorrow at the scheduled time. We would have continued till 8.30 P.M. but there has been a certain engagement and on account of that I would request you to take the sense of the House and adjourn it.

خواجہ محمد صفدر - ویسے آٹھ بج بھی چکے ہیں اور ہم آٹھ ہی بجے تک یہاں بیٹھیں گے -

Mr. Speaker : Does Malik Akhtar want to move this amendment or does he agree with the Leader of the House ?

Malik Muhammad Akhtar : This amendment can be disposed of in two minutes. They should accept it.

Mr. Speaker : Please move it.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That after sub-section (2) of section 9 of the Ordinance, the following be added, namely :—
>
> "(3) A member shall cease to be a member of the Court with effect from the date on which order of his removal is published in the official Gazette."

Mr. Speaker : This amendment is out of order in view of the acceptance of Khawaja Muhammad Safdar's amendment.

The House is adjourned to meet again tomorrow, the 30th May, 1968, at 8.00 A.M.

The Assembly then adjourned (at 8.02 p.m.) till 8.00 a.m. on Thursday, the 30th May, 1968.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10247)

Statement showing Class I and Class II Officers under the control of Services and General Administration Department retired during the period from 1st January, 1963 to 31st December, 1967.

Serial No.	Name	Designation of Officers Retired	Remarks
1	2	3	4
1.	Mr. A. E. Gregory, W.P.S.S.	Deputy Secretary, Labour Development.	
2.	Mr. Ijaz Ahmad Qureshi, P.C.S.	Director, Land Records, Northern Zone, Lahore.	
3.	Rana Aftab Ahmad Khan, P.C.S.	Secretary to Chief Settlement and Rehabilitation Commissioner.	
4.	Mr. Madad Ali F. Nizamani, P.C.S.	Chairman, Municipal Committee, Sukkur.	
5.	Mr. Muhammad Ismail Memon, P.C.S.	Additional Commissioner, Karachi.	

6.	Malik Muhammad Waris, T.Q.A., P.C.S.	Deputy Commissioner, Mekran.
7.	Mr. F. D. Saifey.	Secretary Co-operative Develoment Board.
8.	Sh. Aziz-ud-Din Niaik, W P.S.S.	Deputy Secretary, Finance Department.
9.	Mr. Sikandar Khan, W.P.S.S.	Deputy Financial Advisor, WPADC.
10.	Mr. M. R. Gallyot, W.P.S.S.	Deputy Secretary, Industries, Commerce and Mineral Resources Department.
11.	Mr. Ghulam Mustafa A. W. Kazi, P.C.S.	Revenue Officer, Ghulam Muhammad Barrage, Hyderabad.
12.	Haji Muhammad Siddique, P.C S.	Additional Commissioner, Quetta.
13.	Mian Muhammad Saeed, P.C.S.	Deputy Secretary, Ministry of Defence, Government of Pakistan.
14.	Mr. Muhammad Jan Khan, P.C.S.	Chairman, Rawalpirdi and Hazara (H.T.) Trust.
15.	Mr. Muhammad Ali F. Alvi, P.C.S.	Director, Settlements, Survey and Land Records.
16.	Abdur Rahim Khan, P.C.S.	Additional Commissioner, D.I.Khan.
17.	Mr. S. M. Owais, P.C.S.	Additional Commissioner, Karachi.
18.	Ch. Hamidullah.	District and Sessions Judge.
19.	Ch. Muhammad Ali.	Ditto.

1	2	3	4
20.	Sh. Abdur Hamid.	Ditto.	
21.	Ch. Sultan Khan.	Ditto.	
22.	Mr. A. R. Kazi.	District and Sessions Judge.	
23.	Mr. Kamber Ali Beg Mirza.	Ditto.	
24.	Mr. Salah-ud-Din Hanif.	Ditto.	
25.	Mr. S. Mohsin Trimzy.	Ditto.	
26.	Mian Muhammad Saleem.	Ditto.	
27.	Mr. S. M. Ishfaq Ali.	Ditto.	
28.	Mirza Basbir Ahmad.	Ditto.	
29.	Sh. Iqbal Ahmad.	Ditto.	
30.	Mr. Maula Bux G. Leghari.	Ditto.	
31.	Mr. Azizullah M. Memon.	Ditto.	
32.	Mr. Abdul Kadir I. Kazi.	Additional District and Sessions Judge.	

33.	Mr. Mehdi Ali Siddiqui.	Ditto.
34.	Syed Hassan Kazi.	Ditto.
35.	Mr. Ahsan-ul-Haq Qureshi.	Ditto.
36.	Mr S. Tafazul Hussain.	Ditto.
37.	Mr. S. N. Alam, S.Q.A., T. Pk.. Q.P.M., P.P.M. P.S.P.	Inspector General of Police, West Pakistan, Lahore.
38.	Mr. Shariff Khan, S Q.A , P.S.P.	Chairman, Road Transport Board, West Pakistan Lahore.
39.	Mr. M. A. Zafar, S.Q.A. Q.P.M. P.P.M. P.S.P.	Inspector-General Special Police Establishment, Rawalpindi.
40.	Mr. B. C. Allum, P.S.P.	Deputy Inspector General, Police, Bahawalpur Range. Bahawalpur.
41.	Nawabzada Muhammad Farid Khan, S.Q.A. P.P.M., P.S.P.	Additional Inspector General Police, West Pakistan Lahore.
42.	Mirza Naeem-ud-Din, P.P.M., P S.P.	Deputy Inspector General of Police, Khairpur Range Khairpur.
43.	Sardar Muhammad Rahim Khan Leghari, P.S.P.	Deputy Inspector General, Headquarters, Lahore.
44.	Mr. A. H. Mirza, P.S.P.	Superintendent of Police. S. B. Quetta.

1	2	3	4
45.	Ch. Nazir Ahmed, P.S.P.	Principal, PTS/Shahdadpur.	
46.	Rana Jehandad Khan, T.Q.A., P.P.M., P.S.P.	Advisor Jail,/Joint Secretary to Government, West Pakistan, Home Department, Lahore.	
47.	Mr. Ghulam Nabi Farooqi, P.S.P.	Superintendent of Police, S. B. Hyderabad.	
48.	Mr. F. D. Hansotiq, P.P.M.	Superintendent of Police, Traffic Karachi.	
49.	Mr. Muhammad Saeed.	Additional Superintendent of Police, Lyallpur.	
50.	Mr. S. Altaf Hussain Shah.	Superintendent of Police, Muzaffargarh.	
51.	Agha Mazhar Ali Khan	Additional Superintendent of Police Lyallpur.	
52.	Khan Muhammad Arshad Khan	Superintendent of Police, Khairpur.	
53.	Raja Sikandar Khan	Superintendent of Police, Campbellpur.	
54.	Khan Abdul Sami Khan	Superintendent of Police, A.C.E; Peshawar.	
55.	Khan Ghulam Qadir Khan	Superintendent of Police, C. Special Branch, Lahore.	
56.	Khan Abdul Rehman Khan	Superintendent of Police, Bannu.	

57.	Mr. C. P. D, Souza, P.P.M.	Principal, P. T. S. Shahdadpur.
58.	Mian Muzaffar-ud-Din, P.C.S.	Chairman, M. C. Multan.
59.	Mr. Abbas Hussain Shah Gardezi, P.C.S.	Section Officer.
60.	Mirza Azam Beg, P.C.S.	Section Officer.
61.	Sh. Inayat Ullah, P.C.S.	Section Officer.
62.	Mr. Abdul Latif Khan, P.C.S.	Deputy Secretary, Board of Revenue.
63.	Mr. Bashir Ahmad, P.C.S.	S. D. M. Vehari.
64.	Qazi Amir Hussain, P.C.S.	E. A. C.
65.	Malik Amir Bakhsh, P.C.S.	Revenue Assistant.
66.	Rana Mahmood Khan, P.C.S.	Additional Deputy Commissioner (C).
67.	Mr. Muhammad Ali Mela, P.C.S.	E. A. C., Sahiwal.
68.	Mian Asghar Hameed, P.C.S.	Assistant to Commissioner (G).
69.	Sh. Asghar Ali, P.C.S.	E. A. C.
70.	Mr. Atta Muhammad Chishti, P.C.S.	Assistant Commissioner.
71.	Haji Dishad Ali Qureshi, P.C.S.	E. A. C.
72.	Mustafa Nawaz Khan, P.C.S.	E.A.C.

1	2	3	4
73.	Kh. Akbar Hussain, P.C.S.	O.S.D. (Gazetteer), Board of Revenue, Treasury Officer.	
74.	Lt. Muhammad Abdullah, P.C.S.		
75.	Rai Ghulam Mehdi, P.C.S.	Land Acquisition Officer, Directorate of Industries.	
76.	Mr. Muhammad Aziz-ud-Din	Land Acquisition Officer, B and R.	
77.	S. Baqar Hussain Naqvi, P.C.S.	P.A. to D. L. R.	
78.	Ch. Muhammad Ali, P.C.S.	Land Acquisition Officer B. and R.	
79.	Mr. Ghulam Hasnain Shah, P.C.S.	O.S.D. Central Record Office.	
80.	Raja Nazar Hussain, P.C.S.	Colony Assistant, Sahiwal.	
81.	Mr. Pir Muhammad Shah, P.C.S.	Additional Director Lands, T. D. A.	
82.	Mr. Abdur Rahman, P.C.S.	A.C., Haripur.	
83.	Mr. Ihsanuddin, P.C.S.	Treasury Officer, Bannu.	
84.	Nawabzada Abdur Rahim Khan, P.C.S.	Additional Commissioner.	
85.	Mr. Azizullah S. Memon, P.C.S.	A.C.M., Karachi.	
86.	Mr. Ghulam Muhammad Memon, P.C.S.	Chairman, M. C., Shikarpur.	

87.	Mr. Shah Muhammad Allahwasaya Sh., P.C.S.	Deputy Collector, Land Reforms (Jagir), Khairpur.
88.	Mr. Irshad Ali Shah, P.C S.	E. A. C., Jhattpat.
89.	Mr. Abdul Rahim Junejo, P.C.S.	A. C. M., Karachi.
90.	Mr. M.M.H. Siddiqui, P.C.S.	A. C. M., Karachi.
91.	Mr. Ghulam Qadir Sheikh, P.C.S.	Assistant to Commissioner, Khairpur.
92.	Mr. Abdul Rehman Khan, P.C S.	Assistant Political Agent, Zhob.
93.	Mr. Mukhtar Ali Shah, P.C S.	Daftardar to Deputy Commissioner, Tharparkar.
94.	Mr. Hizbar-ud-Din, P.C S.	A. C. M. Karachi.
95.	M. Shahab-ud-Din Khan, P.C.S.	Chairman, Municipal Committee, Quetta.
96.	Mr. Gul Muhammad Khan, P.C.S.	E. A. C. Rahimyarkhan.
97.	Mr. Karam Khan, P.C.S.	E. A. C; Bori Musa Khel.
98.	Mr. Muhammad Qasim Qazi, P.C.S.	Deputy Collector, Dadu.
99.	Mr. Asad Khan, P.C.S.	E.A.C., Bugti.
100.	Ch. Bashir Hussain, P.C.S.	Nazim, Dhadar.

1	2	3	4
101.	Mr. Birjees Qadir, P.C.S.	A.C.M., Karachi.	
102.	Haji Sobedar Khan, P.C.S.	E.A.C., Chagai.	
103.	Khan Hamidullah Khan Niazi, P.P.M.	S P./S.P.E., Lahore.	
104.	Mr. S.A. Ghaznvi.	District and Sessions Judge.	
105.	Malik Abdur Rashid.	Senior Civil Judge.	
106.	Mr. M.E. Hayat.	Additional District and Sessions Judge.	

Statement showing Class I and Class II Officers under the control of Services and General Administration Department granted extension in service during the period from 1st January, 1963 to 31st December, 1967.

Serial No.	Name	Designation of Officers granted Extension.	Remarks
1	2	3	4
1	Sh. Ahmed Khan, P.C.S.	Director, B.D., Quetta.	
2	Mr. Muhammad Azim Khan, P.C.S.	Deputy Commissioner, Sibi.	
3	Mr. Muhammad Ismail Noon, P.C.S.	Additional Commissioner, Khairpur.	
4	Mr. Muhammad Shafi U. Lohar, P.C.S.	Additional Commissioner, Hyderabad.	
5	Mr. Amir Bux A. Shaikh, P.C.S.	Colonization Officer, Guddu Barrage.	
6	Mr. Ghulam Sarwar Khan, S.Q.A., P.C.S.	Commissioner, Peshawar.	
7	Mian Muhammad Saadullah, T.Q.A., T.Pk., P.C.S.	Deputy Secretary (Estt), S&GAD.	
8	Mr. Muhammad Hayat Khan Khakwani, P.C.S.	Secretary, Board of Revenue.	

APPENDIX

5545

1	2	3	4
9	Syed Akbar Ali Shah, P.C.S.	Director, Basic Democracies, Kalat.	
10	Mr. Muhammad Bakhsh, W.P.S.S.	Deputy Secretary, Finance Department.	
11	Mr. S. Ghulam Farid Khan, T.Q.A., P.C.S.	Deputy Commissioner, Multan.	
12	Mr. Khadim Hussain Butt., T.Q.A., P.C.S.	Deputy Commissioner, Bahawalnagar.	
13	Malik Hakim Khan, P.C.S.	Deputy Commissioner, D.G. Khan.	
14	Mr. Muhammad Zulfiqar Ali Khan, P.C.S.	Additional Commissioner (D), Sargodha.	
15	Ch. Niaz Ali, P.C.S.	R.O., Mangla.	
16	Mr. Aziz Ahmad Qazi, P.C.S.	C.O., T.D.A., Jaubarabad.	
17	Mr. Ahmadullah, P.C S.	Director, Basic Democracies, Karachi.	
18	Mr. Abdul Karim Khan Alkazai, P.C.S.	Chairman, M.C. Quetta.	
19	Sh. Riaz-ul-Haq, P.C.S.	Deputy Secretary, Home Department.	
20	Mr. Ahmad Raza Khan, P.C.S.	Deputy Secretary, States and Frontier Regions Division.	
21	Mian Muhammad Shafi, P.C.S.	Additional Secretary, P & D Department.	

22	Raja Muhammad Afzal Khan, T.Pk., P.C.S.	Member, Directing Staff, P.A.S.C ; Lahore.
23	Sardar Asghar Ali, P.C.S.	Colonization Officer, Jauharabad.
24	Mr. Muhammad Shafi Zafar, P.C.S.	Additional Commissioner, Rawalpindi.
25	Khan Basbir Ahmad Khan, P.C.S.	Deputy Secretary (R) S & G A Depatment.
26	Mr. A.H. Ghauri, W.P.S.S.	Deputy Secretary, Finance Department.
27	Ch. Amjad Ali, P.C.S.	Administrator, Evacuee Property Trust Board.
28	Mr. Ahmad Khan Tareen, P.C.S.	Member, Governor's Inspection Team.
29	Sh. Abdul Hafeez, P.C.S.	Settlement Officer, Quetta.
30	Capt. Sultan Ali Hazara, P.C.S.	Chairman, M.C., Rawalpindi.
31	Sh. Zikrur Rehman, P.C.S.	Director, Basic Democracies Kalat.
32	Mr. S. Moezzam Ali.	O.S.D., Ministry of Law, Rawalpindi.
33	Ch. Aziz Ahmad Waraich.	Chairman, Industrial Court.
34	Mr. Mushtaq Hussain Munir.	Ditto.
35	Khan Muhammad Afzal Khan.	Solicitor to Government of Pakistan, Rawalpindi.
36	Khan Muhammad Ayyub Khan.	Deputy Secretary, Law Department, Government of West Pakistan, Lahore.

1	2	3	4
37	Mr. C.M. Shafqat.	O.S.D., Ministry of Law, Rawalpindi.	
38	Mr. Ghulam Haider K.S. Pir.	Chairman, Industrial Court.	
39	Mr. Fayyaz Hussain.	Deputy Superintendent of Police, Anti-Corruption Establishment, Hyderabad.	
40	Syed N.A. Razvi, T.Pk., P.S.P.	Director, I.B., Government of Pakistan, Rawalpindi.	
41	Mian Bashir Ahmad, S.Q.A., S.K., T.Pk., Q.P.M., P P.M., P.S.P.	Member, Governor's Inspection Team, Lahore.	
42	Agha Muhammad Ali Khan, S.K., Q P.M., P S P.	D.I.G. Special Branch, West Pakistan, Lahore.	
43	Khan Shahab-ud-Din Khan, T.Q.A., P.S P.	Principal, P.T.C., Sihala.	
44	Mr. Habib Ullah Malik, T.Q.A., P.P.M. P.S.P.	Deputy Secretary, Ministry of Defence, Rawalpindi.	
45	Syed Abbas Ali Shah, P.P.M., P.S.P.	On deputation to I.B., Government of Pakistan, Lahore.	

46	Ch. Muhammad Hussain, T.Pk. Q.P.M; P.P.M., P.S.P.	Director, A.C.E., West Pakistan, Lahore.
47	Mr. Syed Muhammad, P.P.M., P.S.P.	A.D.I.B; Goverament of West Pakistan, Rawalpindi.
48	Khan Sher Hassan Khan, T.Q.A., P.P.M., P.S.P.	S.P/S.P.E., Karachi.
49	Mr. Niaz Ahmad Farooqi., P.P.M., P.S.P	S.P/A.C.E. Southern Region, Hyderabad.
50	Malik Sher Ahmed Gheba , T.Pk., P.S.P.	S.P , Railways, Lahore.
51	Mr. Tila Muhammad Khan, P.S.P.	A.D.I.B., Peshawar.
52	Khan Muhammad Siddiq Khan, P.P.M.	S.P., Special Branch Quetta.
53	S. Ali Akbar Shah, Q.P.M.,P.P.M.	S P., West Division, Karachi.
54	Mr. F.S. Moiz-ud-Din, P.P.M.	S.P., S.P.E., Karachi.
55	Khan Abdullah Khan, P P.M.	S.P., Lyallpur.
56	Malik Ghulam Farid, T.Q.A; Q P.M.	S.P., Anti-Smuggling, Rice and Paddy, Lahore.
57	Haji Mumtaz Ahmad Khan, T.K; P.P.M.	A.I.G., Welfare and P Q Rs. Org. West Pakistan, Lahore.
58	Raja Muhammad Ashraf Khan.	S.P., Railways, Karachi.
59	Ch. Muhammad Siddiq, Q.P.M., P.P.M.	S.P.,/C. Special Branch, Lahore.

1	2	3.	4
60	Agha Irshad Ahmad Khan, P.P.M.	S.P., A.C.E., Lahore.	
61	Sh. Nasir Ali, P.P.M.	S.P., S.P.E., Lahore.	
62	Sardar Abdul Ghani Khan, P.P.M.	A.D.I.B., Peshawar.	
63	Mr. Abdul Mastan Khan, P.P.M.	S.P., D.I. Khan.	
64	S. Mushtaq Ali Shah, P.P.M.	S.P., Bannu.	
65	Mr. Ali Khan Sardar, P.P.M.	S.P., Jhang.	
66	Mir Mudassir Shah, P.P.M.	S.P., Jhang.	
67	Mr. Abbas Hussain Shah Gardezi, P.C.S.	Section Officer.	
68	Mr. Bashir Ahmad Bokhari, P.C.S.	O.S.D. Board of Revenue.	
69	Ch. Amanat Ullah, P.C.S.	A.D.C. (C).	
70	Mian Muhammad Aslam, P.C.S.	A.D.C. (C).	
71	Malik Aslam Hayat, P.C.S.	Deputy Secretary, Board of Revenue.	
72	Mr. Abdul Rauf Khan Niazi, P.C.S.	A.D.C. (C).	
73	Sh. Zafarmand Ahmad, P.C.S.	Section Officer.	

74	Sh. Aftab Ahmad, P.C.S.	A.D.C. (C).
75	Rana Mahmood Khan, P.C.S.	A.D.C. (C).
76	Sardar Faiz Mahmood Khan, P.C.S.	E.A., C.O., Liaquatpur.
77	Ch. Tufail Muhammad, P.C.S.	Assistant to Commissioner (G).
78	Ch. Muhammad Ali, P.C.S.	Land Acquisition Officer, B & R.
79	Malik Aslam Khan, P.C.S.	A.D.C. (C).
80	Raja Muhammad Mumtaz, P.C.S.	Assistant to Commissioner (D).
81	Qazi Abdul Khaliq, P.C.S.	O.S.D., Governor's Inspection Team.
82	Rai Ghulam Mehdi, P.C.S.	Land Acquisition Officer, Industries.
83	Ch. Muhammad Aziz-ud-Din, P.C.S.	Land Acquisition Officer, B.R.
84	Malik Muhammad Amir Khan, P.C.S.	E.A., S.O., Bhakkar.
85	Ch. Fateh Muhammad, P.C.S.	Revenue Assistant.
86	Sh. Ikramul Haq, P.C.S.	Section Officer.
87	Mr. Naseer Ahmad Virk, P.C.S.	Deputy Secretary, Board of Revenue.
88	Ch. Ashfaq Ali, P.C.S.	A.D.C. (C).
89	Ch. Munir Ahmad, P.C.S.	Secretary, Small Industries Corporation.

1	2	3	4
90	Ch. Faiz Ahmad, P.C.S.	Assistant to Commissioner (G).	
91	Sh. Amil Hussain, P.C.S.	Secretary, Regional Transport Authority.	
92	Mr. Abdul Sattar, P.C.S.	Revenue Assistant, Muzaffargarh.	
93	Mr. Muhammad Ashraf Siddiqi, P.C.S.	Section Officer.	
94	Mian Asghar Hamid, P.C.S.	Assistant to Commissioner (G).	
95	Raja Gohar Zamir, P.C.S.	Settlement Officer.	
96	Faqir Ahmad Saeed, P.C.S.	Traffic Magistrate.	
97	Qazi Muhammad Afzal, P.C.S.	Revenue E.A.C.	
98	Mr. Abdur Rahim Khan, P.C.S.	Formerly Assistant Commissioner.	
99	Capt. Shafiq Ahmad, P.C.S.	Additional Commissioner.	
100	Haji Ahmad Saeed, P.C.S.	Additional Deputy Commissioner (Cons).	
101	Mushtaq Ali Sadiq, P.C.S.	Administrator of Auqaf.	
102	Mr. Said Afzal, P.C.S.	Assistant Commissioner.	
103	Mr. Ahmad Khan, P.C.S.	Additional Revenue E.A.C.	

104	Mr. Muhammad Salim Khan, P.C.S.	Treasury Officer.
105	S. Akbar Ali Shah, P.C.S.	S.A. S.O.
106	S. Hussain Jan, P.C.S.	Section Officer.
107	Qazi Muhammad Afzal, P.C.S.	E.A.C.
108	Haji Muhammad Attal Khan, P.C.S.	Special Traffic Magistrate,
109	Mr. Muhammad Aman Khan, P.C.S.	Magistrate.
110	Mr. Abdul Karim Khan, P.C.S.	Special Traffic Magistrate.
111	Mr. Muhammad Shafi Lohar, P.C.S.	Additional Commissioner, Hyderabad.
112	Mr, Madad Ali Fateh Muhammad Nizamani, P.C.S.	Additional Deputy Commissioner, Hyderabad.
113	Mr. Muhammad Hashim Qazi, P.C.S.	Daftardar to Deputy Commissioner, Thatta.
114	Agha Mir Haji Khan, P.C.S.	E.A.C., Machh.
115	Mr. Abdul Aleem Uqualli, P.C.S.	Deputy Collector, Sanghar.
116	Mr. Thanwardas Moti Ramchandnani, P.C.S.	Inspecting Officer, Land Reforms, Hyderabad.
117	Mr. Mehsin Ali, P.C.S.	Enquiry Officer, Ministry of Economic Affairs Government of Pakistan.

1	2	3	4
118	Raja Gulzar Khan, P.C.S.	E A.C. Jhatpat.	
119	Mr. Tahir Hussain, P.C.S.	A.C., Karachi.	
120	Mr. Muhammad Azim Khan, P.C.S.	Settlement Officer, Quetta.	
121	Mr. Manzoor Ahmad Khan, P.C.S.	Secretary, Regional Transport Authority, Quetta.	
122	Sh. Ahmad Hussain, P.C.S.	Assistant to Commissioner (Revenue), Quetta.	
123	Mr. Muhammad Shah N. Syed, P.C.S.	Deputy Collector, Shah Bunder.	
124	Mr. Ejaz Ali Talpur, P.C.S.	Assistant to Commissioner (D) Khairpur.	
125	Mr. Abdul Rehman Qureshi, P.C.S.	Assistant Political Agent, Zhob.	
126	Mr. Allah Din Shah, P.C.S.	Chairman, Municipal Committee, Tando Allahyar.	
127	Mr. Abdullah M.I. Reenjho.	Section Officer.	
128	Mr. S. Sayed.	Section Officer.	
129	Mr. A.D'Souzas.	Section Officer.	
130	Mr. Qamar-ud-Din.	Section Officer.	
131	Mr. Muhammad Karamatullah.	Section Officer.	
132	Mr. A. Lewis.	Section Officer.	

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 10268)

ANNEXURE I

Class I and Class II Officers under the administrative control of Industries Commerce and Mineral Resources Deptt : who were retired after attaining the age of retirement from 1.1.1963 to 31.12.1967.

S. No.	*Name and Designation*	*Class*	*Date of retirement*
	Directorate of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore		
1.	Mian Muhammad Shafi (I), Deputy Director of Industries.	Class I	30.6.1964
2.	Mr. K. Qaddus Pal, Deputy Director of Industries.	—do—	1.1.1965
3.	Mr. Hukmat Khan, Additional Director of Industries (Supply)	—do—	10.6.1966
4.	Capt. Kabir A. Sheikh, Addl : Director of Industries (Dev)	—do—	10.6.1966
5.	Sh : Fazal Elahi, Chief Inspector of Boilers	—do—	10.7.1966
6.	Mian Muhammad Shaffi (II), Deputy Director of Industries	—do—	10.7.1966
7.	Mr. Z.F. Junejo, Deputy Director of Industries.	—do—	10.7.1966
8.	Ch : Muhammad Afzal, Deputy Director of Industries.	—do—	4.4.1966

9.	Sh : Ghulam Qadir, Assistant Director of Industries.	—do—	31.1.1966
10.	Mr. Bashir Ahmed, Assistant Director of Ind : Hyderabad Region.	—do—	17.7.1967
11.	Khalifa Asghar Husain, Deputy Director of Industries	—do—	9.10.1967
12.	Mr. Z.D. Khan, Deputy Director of Industries.	—do—	4.10.1967
13.	Ch : Muhammad Ibrahim, Purchase Officer	Class II	4.3.1965
14.	Mr. N.R. Khan, Industrial Dev : Officer	—do—	4.3.1966
15.	S. Ashraf Ali Shah, Purchase Officer	—do—	30.9.1966
16.	Mian Sanaullah, Purchase Officer	—do—	30.9.1966
17.	Ch : Muhammad Hayat, Ind : Dev : Officer.	— do—	30.9.1966

ANNEXURE II

Statement showing the particulars regarding class I and class II officers who were granted extension in service from time to time after attaining the age of retirement from 1.1.1963 to 31.12.1967 alongwith reasons for granting extension each time.

S.No.	Name and Designation	Reasons for granting extension
	Directorate of Industries and Commerce, West Pakistan, Lahore	
	CLASS I	
1.	Mr. Salah-ud-Din Khan, Deputy Director of Industries.	Granted extension in service from 1.10.1966 to 31.7.67 on the recommendation of the Advisory Committee. He retired with effect from 31.7.1967.
2.	Ch : Muhammad Nazeer, Asstt : Director of Industries.	Granted extension in service from 4.4.1966 to 31.7.1966 on the recommendation of the Advisory Committee. He retired with effect from 31.7.1967.
3.	Mr. M. Ajmal Khan, Deputy Director of Industries.	Granted extension in service for a period of 3 years w e.f. 13.7.67 on account of physical fitness, mental alertness, efficiency, integrity and general reputation.
4.	Mr. M. Younus, Deputy Director of Industries.	Granted extension in service for a period of two years w.e.f. 14.6.67 on account of physical fitness, mental alertness, efficiency, integrity and general reputation.

5.	Mr. Saeed-ud-Din Ahmed (on deputation with N.C.A) LHR Assistant Director of Ind :	Granted extension in service for a period of 3 years w.e.f. 19.7.67 on account of physical fitness, mental alertness, efficiency, integrity and general reputation.
6.	Ch : Bahar Muhammad Marketing Officer (Wool)	Granted extension in service for a period of 3 years w.e.f. 19.7.67 on account of physical fitness, mental alertness, efficiency, integrity and general reputation.

CLASS II

7.	Sh. Ahmed Hussain, Purchase Officer.	Granted One year's extension in service on the recommendation of the Advisory Committee w.e.f. 1.10.1966 He retired w.e.f. 1.4.67

ANNEXURE II

Controller Printing and Stationery, West Pakistan Lahore

CLASS I

	Mr. M.I.H. Siddiqi, Controller Printing and Stationery, West Pakistan Lahore.	Granted extension for a period of two years with effect from 1.10 66 to 31.7.1966 in the interest of Public Service.

CLASS II

	Mr. A.E. William, Manager, West Pakistan, Peshawar Press	Granted extension for a period of one year from 1.10.1966 to 31.7.67 in the interest of Public Service.

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 10879)

Copy of letter No. P—NEW/54/62, dated the 15th November, 1967 from the Director of Industries and Commerce, West Pakistan (Planning & I. P. Wing) Lahore to Malik Ghulam Nabi, 17-Temple Road, Lahore.

Subject :—Progress of Establishment of Fruit Canning Undertaking at Lahore sanctioned in favovr of Malik Ghulam Nabi.

Reference your letter No. Nil, dated the 11th March, 1967, on the subject noted above.

2. The information and clarification furnished by you does not explain the inordinate delay in setting up the plant, non-submission of progress reports, and non-utilization of import licence of the value of Rs. 45,000/-. The permission for shifting the unit from Gujranwala to Lahore was given to you on your own request that you possessed necessary land in Gulberg, Lahore where you would set up the plant. The statement made in your letter dated 11.3.1967 that land has not yet been acquired is not understandable. Similarly, a allotment of land in the Industrial Estate, Gujranwala is out of question as you hold permission to set up the unit at Lahore. As for inadequacy of licence, it may be stated that no assurance what-so-ever was given to you for providing licences amounting to Rs. 5 lacs. The Government had been quite generous in your case and had released funds to the extent possible from the limited cash resources. If your requirements were so pressing, you should have utilised the licence of Rs. 45,000/- instead of letting it lapse without intimation to this Directorate. The request for additional licence of Rs. 2 lacs is just an excuse to evade the responsibility.

3. The Deputy Director of Industries, Lahore Region, Lahore has reported that you saw him on 8.8.1967 and promised to furnish the following information as asked for by him within 3/4 days :—

(i) The latest position of the machinery imported by you which is reported to be lying with the Habib Bank Ltd., Lahore.

(ii) Whether you are still interested in the installation of the plant and if so, what steps you have taken/propose to be taken for the release of the machinery from the Bank ;

You did not care to supply the above information to the Deputy Director of Industries, Lahore Region, Lahore even after the issue of a reminder No. 5462, dated 17.8.1967.

4. In view of the above position you are given a final notice to get your machinery released from the Bank authorities and install within three months from the issue of this notice, failing which appropriate action will be taken in the matter without further intimation.

Copy of letter No. Nil, dated 13.2.1968 from Malik Ghulam Nabi, 17, Temple Road, Lahore to the Director of Industries and Commerce West Pakistan, Lahore.

Subject :—Progress of Establishment of Fruit Canning Undertaking at Lahore sanctioned in favour of Malik Ghulam Nabi.

With reference to your letter No. P-NEW/54/62, dated Lahore the 15th November, 1967 I beg to submit that with regard to the installation and the release of the machinery from the Bank efforts were made by me in the last few months. In this connection I have succeeded in getting the support of the West Pakistan Small Industries Corporation. An application to the Chairman, West Pakistan Small Industries Corporation was made (copy enclosed) which is now being processed by the Corporation.

I am hospeful that the machinery will be released from the Bank and the same will be installed in Gujranwala Estate as early as possible.

I shall keep you in touch with developments with regard to this project as progress is made.

Copy of letter from Malik Ghulam Nabi, 17-Temple Road, Lahore to the Chairman, West Pakistan Small Industries Corporation, Iftikhar Building, Chauburji, Lahore.

Most humbly I beg to lay before you the following :

(1) that the Government of West Pakistan had accorded sanction to me in 1962 to establish a new unit for canning and preservation of fruits, squashes and fruit juices in Gujranwala.

(2) that against an application of Rs. 5 lacs (which is the minimum cost of a self-contained unit) an export licence for Rs. 2 lacs was granted to me in two instalment against which machinery has been imported and is lying mortgaged with the Habib Bank Ltd., Lahore.

Sir, I most respectfully beg to submit that as a result of delays, interest has been mounting on the mortgaged of machinery and whatever investments I had made in the project have withered away and I am on the verge of ruin. I am now approaching you to kindly agree to finance my project to the Industrial Development Bank of Pakistan to give us a rupee credit equivalent to Rs. 2 lacs the amount standing in my name with the Bank.

I am willing to establish this unit in the Small Industries Estate of Gujranwala. I request that Industrial Development Bank of Pakistan may kindly be requested to deal with the Habib Bank directly and take over the possession of the machinery. The remaining amount will be released to me directly for the construction of the building for the factory.

APPENDIX IV

(Ref : Starred Question No 11768)

ANNEXURE I

Loan sanctioned for Projects in the We·t Pakistan during 1967-68

(Rupees in Million)

Name of District	No. of Project	1-7-1967 To 3-4-68 Loan sanctioned		Owner's Investment		Total cost of the Project
		Local	Foreign	Local	Foreign	
1	2	3	4	5	6	7
Karachi	8	—	37.996	55.555	12.065	105.616
Multan	6	0.730	20.380	24.435	0.700	46.245
Thatta	3	—	15.730	14.520	—	30.250
Sheikhupura	3	2.500	19.350	22.870	5.160	49.880
Sargohda	4	—	14.550	16.772	—	31.322
Gujrat	1	2.500	—	—	—	2,500

APPENDIX

1	2	3	4	5	6	7
Mirpurkhas	1	—	2.550	2.330	—	4.880
Kotri	4	3.000	23.300	55.030	7.100	88.430
Sukkur	1	—	2.550	2.270	—	4.820
Hyderabad	2	1.035	11.965	13.515	—	26.515
Muzaffargarh	1	—	4.400	7.200	4.800	16.400
Campbellpur	1	—	1.620	1.962	—	3.582
Bahawalpur	1	—	1.500	2.200	—	3.700
Jhang	1	—	14.000	18.600	—	32.600
Quetta	1	—	16.500	21.000	—	37.500
Total	39	9.765	186.391	258.259	29.825	484.240

ANNEXURE—II

Location of Small Industrial Estates			Small Industrial Projects sanctioned from 1-7-1967 to 30-4-1968			
			No	Estimated Cost		
Division	District	City		Foreign Exchange component Rs. lacs.	Rupee component Rs. lacs	Total Cost Rs. lacs
Rawalpindi	Gujrat	Gujrat	1	—	3.04	3.04
			1	—	0.46	0.46
			1	—	0.67	0.67
		Total	3	—	4.17	4.17
Lahore	Sialkot	Sialkot	1	—	2.20	2.20
			1	—	4.79	4.79
			1	—	1.29	1.29
		Total	3	—	8.28	8.28
Lahore	Gujranwala	Gujranwala	1	2.67	2.24	4.91
			1	2.58	3.28	5.86
			1	—	4.96	4.96
		Total	3	5.25	10.48	15.73

ANNETURE—III

Statement showing pending cases of Sargodha Division as on 30-4-1968

S. No.	Name of the party	Nature of Industry	Latest position
1	2	3	4
		LYALLPUR DISTRICT	
1.	M/S Breakfast Food Ltd., Factory Area, Lyallpur.	Bakery and Confenctionery.	Sactioned against U.K. Credit. But pending with Bank. Party could not avail the chance & could not open L/C. They are not willing to utilize the "Sanction" against USSR Credit.
2.	M/S Moulvi Brothers, Gole Cloth Bazar, Lyallpur.	Art Silk and Cotton Yarn sizing	The project was sanctioned against West German Credit. The party could not complete Legal Documents with IDBP well in time and in the mean-

			time loan was committed. However IDBP/WPSIC is constantly persuing the party to complete documentation.
3.	M/S Kay Kay Enterprise, C/o Gulzar & Co., Rail Bazar, Lyallpur.	Sizing of Cotton Yarn.	Project was sanctioned against available line of credit. The party is insisting for West German Credit. The case is under consideration.
4.	M/S Ithad Mechanical Industries Tariqabad, Lyallpur.	Engineering	The project has been sanctioned but the party has not completed documentation with IDBP. As such the case is lying pending with IDBP.
5.	M/S Chinab Sizing Mills, 25-A People Colony, Lyallpur.	Sizing of Art Silk Yarn.	The project has been sanctioned against available line of credit. The Managing partner Ch. Sultan Ahmad has expired an other man is looking after the interest of the party but he is not cooperating with us. They have not yet given their acceptance of the term and conditions of the loan.
6.	M/S Lyallpur Drycleaners, Sheikhupura Road, Lyallpur.	Drycleaning	The party is not interested to get the loan.

1	2	3	4
7.	M/S Naz Silk Sizing C/o Ghorey & Ghorey Kutchery Road, Lyallpur.	Sizing of Silk and Cotton Yarn	The loan proposal was based on Chinese Credit which is not available at present. The loan proposal is to be revised under suitable line of credit. Project is under processing.
		SARGODHA DISTRICT	
8.	M/S Industrial Corporation, Sargodha.	Dairy Products	Pending with IDBP for sanction. Since U.K. credit is not available it could not be sanctioned.
9.	M/S Sharif Sons, Urdu Bazar, Sargodha.	Drycleaning	Project has been sanctioned against available line of Credit. Documentation in progress.
		JHANG DISTRICT	
10.	M/S Ali Silk Industries, Factory Area, Jhang Maghina, Jhang.	Synathetic Weaving	Project was sponsored against West German Credit. The case is pending with WPSIC because the provision under relevant Schedule head has been exhausted.

MIANWALI DISTRICT

11.	M/S Lashari Industries Ltd., Bhakkar, Mianwali.	Woollen Textile (Spinning)	Loan proposal was deferred by Technical Advisory Committee of IDBP due to non-availability of provision for this industry in Industrial Investment Schedule.
12.	M/S Haji Ghulam Mohd. Haji Ghulam Hussain, Leather Market, Mianwali.	Leather Goods	The project has been sanctioned but party has not completed documentation with IDBP. As such case is lying with IDBP.

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 11769)

STATEMENT I

Industrial Units/Projects under the Industries Directorate

Name	*Profits Earned during* 1965-66	1966-67
1. Government Weaving and Finishing Centre Shahdara.	Rs. 8,74,382/-	Rs. 6,62,885/-
2. Government Wool Spinning Development-cum-Training Centre at Jhang.	Rs. 2,11,410/-	Rs. 2,36,403/-
3. Government Development-cum-Training Centre for Carpet Industry at Lahore.	This institution is not running on a commercial basis. It is a purely training institution.	

STATEMENT II

Industrial Units/Projects under the WPIDC.

Sr. No.	Name of Project/Company	1965-66		1966-67	
		Profit	Loss	Profit	Loss
	A. Projects/Companies Wholly Owned or Managed by WPIDC				
1.	Maple-leaf Cement Factory Limited, Daudkhel	1.48	—	3.13	—
2.	Pak American Fertilizers Ltd., Daudkhel	0.28	—	87.78	—
3.	Natural Gas Fertilizer Factory, Multan	103.88	—	184.16	—
4.	Antibiotics (Private) Limited Daudkhel	—	12.23	—	4.56
5.	Qaidabad Woollen Mills, Ltd., Qaidabad	2.48	—	3.44	—
6.	Karachi Shipyard & Engineering Works, Limited, Karachi.	9.12	—	3.95	—
7.	Makerwal Collieries, Limited Makerwal	7.30	—	13.54	—
8.	Bannu Sugar Mills, Bannu	—	53.32	—	71.93
9.	Indus Gas Company, Limited Karachi.	61.28	—	59.59	—
	Total ;—	185.82	65.55	355.59	76.49

B. Companies Partly Owned or Managed by WPIDC

10.	Zeal-Pak Cement Factory, Limited Hyderabad.	117.06	—	72.20	—
11.	Lyallpur Chemical & Fertilizers, Limited Lyallpur	1.78	—	3.77	—
12.	Haripur Rosin & Turpentine Factory, Limited Haripur	6.33	—	1.44	—
13.	Pak Dyes & Chemicals, Ltd., Daudkhel	3.17	—	5.10	—
14.	Kurram Chemical Company, Ltd., Rawalpindi.	—	1.14	—	0.63
15.	Harnai Woollen Mills Ltd., Harnai.	16.56	—	24.08	—
	Total :—	144.90	1.14	106.59	0.63
	Net Profit.	264.03	—	385.06	—

STATEMENT III

Industrial Units/Projects under the Small Industries Corporation.

There is no industrial unit established in the Small Industries Estates which is managed/administered by the W. P. S. I. C, as Public Sector Project.

The following four centres under the management of the W. P. S. I. C. are not commercial Units, but promotional and educational/training Institutions :

1. Light Enginering Service Centre, Gujranwala.
2. Service-cum-facility Centre Light Engineering Karachi.
3. Sports Good Service Centre, Sialkot.
4. Cutlery and Small Tools Service Centre Nizamabad.

STATEMENT IV

Industrial Units/Projects under the Associated Cement (Govt. of West Pakistan)

Name of Projects	Profit for 1965-66	Profit for 1966-67	1966-67 Total
1. Rohri Cement Factory, Rohri	(Commencing on 13.3.1965, i.e. the date of acquisition by Government).		
2. Wah Cement Factory, Wah	92.39 lacs	68.88 lacs	161.27 lacs.

The accounts of both these factories are joint.

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 11823)

Statement showing total number of posts of all cadres sanctioned for the WPIDC Head Office as Karachi together with their pay-scales.

(Pay Scales given below are "Consolidated Payscales)

Sr. No.	Category of post :	Number of posts	Pay Scale.
1	Chairman.	1	Pay scales are determined by the Government of West Pakistan.
2	Directors.	2	
3	Secretary.	1	
4	General Managers.	12	
5	Additional General Manager.	1	
6	Economic Adviser.	1	
7	Chief Accountant.	1	Rs. 2500—100—3000—each
8	Chief Auditor.	1	
9	Chief Medical Officer.	1	
10	Technical Adviser.	1	
11	Chief Engineer.	1	
12	Deputy General Managers.	3	Rs. 2000—100—2500—each
13	Managers.	2	
14	Deputy Chief Accountants.	3	Rs. 1500—100—2000
15	Manager (Technical).	1	Rs. 1500—100—2000+Rs. 250/- spl. pay.
16	Manager (Civil).	1	Rs. 1500—100—2000+Rs. 2500/- spl. pay.

17	Senior Ceramic Engineer.	1		
18	Managers (Technical).	5	Rs. 1500—100—2000—each	
19	Deputy Chief Mettalurgist.	1		
20	Managers (Technical).	2		
21	Deputy Secretaries.	2		
22	Managers.	7	Rs. 1200—75—1500—100—1800—each.	
23	Deputy Chief Geologists.	1		
24	Senior Medical Officer.	1		
25	Medical Officer/Lady Medical Officer.	3	Rs. 1000—50—1200—75—1500	
26	Geologists.	3		
27	Senior Accountant.	1		
28	Senior Internal Auditors.	3		
29	Deputy Managers (Tech.)	2	Rs. 1000—50 -1200—75—1500—each.	
30	Deputy Managers (S.G.).	11		
31	Metallurgist.	1		
32	Private Secretaries.	2	(i) Rs. 1000—50—1200—75—1500	
			(ii) Rs. 600—40—1000—50—1150	
33	Deputy Managers.	20	Rs. 600—40—1000—50—1150	
34	Assistant Geologists.	12	(i) Rs. 600—40—1000—50—1150	
			(ii) Rs. 400—40—800	
35	Assistant Chemists.	2		
36	Assistant Engineer (Civil).	1		

37	Assistant Manager (Tech.)	1	Rs. 600—40—1000—50—1150—each
38	Accountants.	9	
39	Internal Auditors.	3	
40	Assistant Managers.	37	
41	Assistant Accountants.	19	Rs. 350—25—500—35—850—each
42	Assistant Internal Auditors.	3	
43	Superintendents.	3	
44	Assistants (Selection Grade).	19	
45	Stock Verifiers.	7	Rs. 350—25—600—each
46	Stenograpers (Selection Grade).	22	
47	Accounts Assistants/Audit Assistants.	41	
48	Assistants.	63	Rs. 275—15—500—each
49	Stenographers.	36	
50	Senior Clerks.	78	Rs. 175—10—325
51	Junior Clerks.	133	Rs. 150— 7—255
52	Steno-typists.	6	Rs. 175—10—325
53	Sisters.	3	Rs. 350—25—600
54	Aid Nuress.	2	Rs. 175—10—325
55	Senior Compounder.	1	Rs. 175—10—325
56	Compounders.	4	Rs. 150— 7—255
57	Draughtsmen.	7	Rs. 275—15—500
58	Economic Investigators.	7	Rs. 275—15—500
59	Electricians.	2	Rs. 150— 7—255

60	Telephone Operators	5	Rs. 175—10—325
61	Carpenters.	2	Rs. 175—10—325
62	Work Ministry.	1	
63	Painter.	1	
64	Pump Driver.	1	Rs. 150—7—255—each
65	Plumber.	1	
66	Gestetner Operators.	2	Rs. 125—5—200
67	Dark Room Assistant.	1	Rs. 150—7—255
68	Sales Assistant.	1	Rs. 150—7—255+2½% Commission.
69	Inspectors.	6	
70	Building Supervisor.	1	Rs. 275—15—500—each
71	Field Assistant.	1	
72	Technical Assistant.	1	
73	Record Keepers.	4	Rs. 150—7—255
74	Drivers.	36	Rs. 160—5—235
75	Lift Operators.	10	Rs. 160—5—235
76	Jamadars.	2	Rs. 110—4—170
77	Despatch Riders.	5	Rs. 160—5—235
78	Daftaries.	7	Rs. 110—4—170
79	Attendants.	140	
80	Law Corrier.	1	
81	Bearer.	1	

82	Chowkidars.	44	Rs. 108—3—145—each
83	Ayah.	2	
84	Malies.	4	
85	Farashes.	8	
86	Sweepers.	15	
87	Electrician Helper.	1	Rs. 110—4—170
88	Plumber Helper.	1	Rs. 110—4—170
89	Carpet Stitcher.	1	Rs. 100—3—145
		926	

APPENDIX VII

(Ref : Starred Question No.11911)

STATEMENT

EXPORT OF PORTLAND CEMENT (BSS 12/58) IN 1966

Quantity : 2,45,000 tons
BOOKED

Quantity Shipped (Tons)	VALUE Foreign exchange in rupees	Name of vessel	Destination
16,300	8,64,824	Ainis Cola & Nomikos	Dammam
5,629	2,93,991	London Mizukawa-maru & London	Abu Dhabi/ Das Island
21,929	11,58,815		

EXPORT OF PORTLAND CEMENT (BSS-12/58) in 1967

QUANTITY BOKED: 73,000 tons (in addition to balance of 1966).

Quantity Shipped (Tons)	Value (Foreign Exchange in rupees)	Name of Vessel	Destination
5,500	2,87,248	Brookfield	Muscat
2,926	1,52,832	Sadaqat	Muscat
10,015	5,24,485	Nomikos	Kuwait
7,875	4,12,404	Armar	Kuwait
9,847	5,15,623	Nomikos	Kuwait
3,150	1,64,962	Eritrea	Dubai
9,801	5,13,266	Ionis Nomikos	Jeddah (Yambo)
3,150	1,64,962	Eritrea	Dubai/Das Island Abu Dhabi
3,985	3,09,237	Myriam	Kuwait
6,143	3,21,701	Myriam	Kuwait
10,799	5,13,751	Seacob	Kuwait
3,795	1,98,776	Marhonda	Dubai
2,759	1,44,163	London	Abu Dhabi
220	11,490	London	Das Island/ Abu Dhabi
1,120	58,495	Agia Marina	Abu Dhabi
847	44,228	Bright	Abu Dhabi
4,470	2,33,451	Steliosm	Abu Dhabi
2,737	1,42,950	Bright	Abu Dhabi
2,123	1,10,882	Myriam	Abu Dhabi
1,113	58,170	Michalis	Abu Dhabi
1,150	64,821	Michalis	Abu Dhabi
3,954	2,06,501	Steliosm	Abu Dhabi
1,118	63,017	Michalis	Doha
1,150	55,519	Michalis	Daba

5,000	2,60,241	Paraskevi	Dubai
799	41,728	Tonghong	Abu Dhabi
522	27,376	Avanti	Abu Dhabi
1,899	99,698	Apostolosk	Abu Dhabi
1,782	93,010	Apostolosk	Doha
575	30,032	Avanti	Doha
1,900	99,225	Apostolosk	Doha
575	30,032	Avanti	Doha
6,958	3,63,386	Safina-e-Rahmat	Doha
2,000	1,04,451	Harringhata	Abu Dhabi
9,300	4,85,720	Anwarbaksh	Dubai
9,945	5,64,960	Everest	Dubai/Abu Dhabi
1,42,922	74,72,742		

EXPORT OF SULPHATE-RESISTING CEMENT—ASTM, C 150 TYPE V

1966 Nil

1967 Quantity Booked 7,520 tons

1,949	1,66,188	London	Abu Dhabi
100	8,549	Badaqat	Muscat
1,384	1,18,369	Tongsing	Abu Dhabi
1,563	1,33,733	Tonghong	Abu Dhabi
1,142	97,945	Michalis	Abu Dhabi
1,382	1,18,542	Tonghock	Abu Dhabi
7,520	6,43,326		

APPENDIX VIII

(Ref : Starred Question No. 12311)

LIST OF OFFICERS ELIGIBLE FOR 3-ROOMED QUARTERS.

S. No.	Date of receipt of application.	Name of applicant and Designation.
1	2	3
1	29-11-57	Mr. Rashid-ud-Din, Lec. Govt. College.
2	2-1-59	Qazi Mahmood Afzal, PCS., Secretary Governor's Inspection Team ; B. O. R.
3	15-8-61	Mr. Abdur Raoof Anjum, Lect. Govt. College, Lahore.
4	16-2-61	Mr. M. Zia-ul-Haq Farooq, Statistical Officer, Bureau of Education, Lahore.
5	25-9-61	Dr. Mohammad Ashraf, Pathology K. E. Medical College.
6	13-10-61	Mr. Hamid Asghar Kh., Lec : Government College, Lahore.
7	13-10-61	Mr. Mazhar Hussain, Asstt. Prof. College of Animal Husbandry.

1	2	3
8	5-2-62	Mr. Saeed Ahmed, Junior Research Officer, Irrg. Research Institute, Lahore.
9	5-3-62	Mrs. Zakia Akram, Lec. Lahore College for Women, Lahore.
10	10-3-62	Mrs. Safoora Sultana, Lec. Government Intermediate College for Women, Lahore.
11	7-4-62	Mrs. Amtual Aziz, Lec. Govt. College for Women Gulberg, Lahore.
12	19-4-62	Dr. Miss Sakhiyya Sakhaullah, Senior Blood Transfusion Officer, Institute of Blood Transfusion, Lahore.
13	23-6-62	Miss Jamal Rafai, Lec. Lahore College for Women, Lahore.
14	18-7-62	Mr. Abdul Qayyum, Lec. Govt. College, Lahore.
15	7-8-62	Ch. Altaf Hussain, Extra Asstt. Director of Fisheries (Admn.) West Pakistan, Lahore.
16	10-8-62	Mr. S. Afzal Haider, Private Secretary to M. B. R., Lahore.
17	15-9-62	Mr. Rab Nawaz Khan, Statistical Officer, A. I. G. Police (Traffic) West Pakistan.

1	2	3
18	2-10-62	Mr. S. H. Mahmood, Supdt. II Office of the Chief Engineer (Floods) & Secty, Flood Commission, I & P. Sectt:
19	6-10-62	Mrs. G. Amanullah, Lec. (Fine Arts) Lady Maclagan Training College, Lahore.
20	9-11-62	Mr. Saddat Ali Khan, Junior Research Fellow, Government College, Lahore.
21	17-1-63	Mrs. Surriya Nasim, Lec. Government Intermediate College, for Women, Gulberg Lahore.
22	31-5-63	Mr. Mairaj-ul-Islam Sabri, Jr. Research Fellow Govt. Nuclear Research Laboratory, Government College, Lahore.
23	6-6-63	Mr. Mohammad Asghar. Assistant Research Officer, Chemical Canal Bank, Moghalpura Lahore.
24	6-7-63	Mr. Hamid Khan Hamid, Lec. Government College, Lahore.
25	18-7-63	Mr. Zia-ur-Rashid Farooqi, Statistician, Directorate of Industries and Commerce West Pakistan.
26	5-8-63	Mr. M. Sabir Ali Khan Lodhi, Lec. Government College, Lahore.
27	9-8-63	Mr. Ghulam Afzal Khan, District Housing Officer, 7 -Ergorton Road, Lahore.

1	2	3
28	27-8-63	Dr. Mohammad Lateef Malik, Medical Officer E & T Mayo Hospital, Lahore.
29	20-11-63	Mr. Ali Shabbar Kazmi, Lec. Central Training College, Labore.
30	27-11-63	Mian Ahsan-ul-Haq, Official Reporter, Provl. Assembly of West Pakistan.
31	18-1-64	Miss Zahida Qureshi, Lec. Lahore College for Women, Lahore.
32	23-1-64	Mrs. Imtiaz Ahmed Hassan, Lec : Lahore College for Women.
33	28-1-64	Mr. Muzafar Iqbal Sheikh, A. R. O., Road Research Laboratory.
34	3-2-64	Mrs. A. H. Salah-ud-Din, Lec. Intermediate College, Lahore.
35	10-2-64	Mr. Munir Pirzada, E. N. T. Officer, E & T Lahore.
36	24-2-64	Mr. Ahmed Yar Qazi, Dir of Phy: Education, Central Training, College.
37	10-3-64	Mr. Nazir Ahmed, Tehsildar (Reader) Commissioner (Consolidation) Lahore.

1	2	3
38	17-3-64	Mr. M. Hafiz Ullah, A. R. O., Building Research Laboratory, B. & R , Lahore.
39	17-3-64	Miss Jamila Khanam, Lec. Lahore College for Women.
40	7-4-64	Miss Rifat Ara, Lec. Lahore College for Women.
41	14-4-64	Mr. Mahmood Ch., Lecturer, Central Training College, Lahore.
42	20-5- 64	Mr. Maqbool Ahmed Ch., A. R. O. West Pakistan Veterinary Institute.
43	25-5-64	Mr. Raja Muhammad Iqbal, Civil Judge, Lahore.
44	27-5-64	Dr. Hafeez Ahmed, Assistant to Chemical Examiner, Lahore.
45	3-6-64	Mr. Muhammad Yasin Qazi, S. P. O. Director of Industries.
46	9-6-64	Mr. Mohammad Zaman, S. O. D., III Provl. Circle B & R, Lahore.
47	18-6-64	Khan Nisar Mohammad Khan, Assistant Director, Animal Husbandry.

1	2	3
48	19-6-64	Dr. Abdul Majid Kharal, Assistant Manager, Regional Employment Exchange.
49	23-6-64	Mr. Abdul Aziz Butt, Lec : Government College, Lahore.
50	30-6-64	Mr. Sardar Muhammad, Lec : Government College, Lahore.
51	2-7-64	Mr. Muhammad Asghar, Assistant Public Relation Officer, Lahore
52	6-7-64	Syed Mumtaz Ali Shah Gillani, Lec : Government College, Lahore.
53	7-7-64	Mr. Muhammad Akhtar, Lec : Government College, Lahore.
54	8-8-64	Mr. Karim Bux Khalid, Assistant Dir, Press Information, 121-Abbot Road, Lahore.
55	27-8-64	Mr. Aziz-ur-Rehman, S.D.O. Water Treaty Implementation Cell, I & P Department.
56	5-9-64	Mr. Muhammad Hussain Kazi, PCS , Civil Judge, Lahore.
57	29-9-64	Mr. Hashim Ali Kazmi, Demonstration Instt : of Hygiene and Preventive Medicine.

1	2	3
58	3-10-64	Mr. Muhammad Yousaf Qureshi, Assistant District Inspector of Schools Education Department.
59	12-10-64	Mr. A.R. Soomro, Sr. Manager, Forms Press.
60	15-10-64	Mr. Jalil-ur-Rehman, Senior Research Asstt. Road Research, Laboratory.
61	31-10-64	Miss Surrya Naseem, M.A., Lec : Lahore College for Women, Lahore.
62	2-11-64	Dr. Muhammad Akram Sheikh, Chemical Examiner, Government of West Pakistan, Health Department.
63	2-11-64	Mr. Muhammad Shafi, Senior Instructor, W.P. Mech. Tech. Education.
64	11-11-64	Ch. Rehmat Ali, Assistant Design Officer, High Way, B. & R. Department.
65	10-11-64	Mr. Safdar Hussain Khan, S.D.O. Assistant Engineer, I & P Deptt.
66	21-11-64	Mr. Abdul Aziz Sindhee. Assistant Design Officer, B & R Deptt.
67	—do—	Miss Afzal Shah, Lec : Lahore College for Women.

1	2	3
68	21-11-64	Mr. Muhammad Siddique Rana, P.S. B.O.R.
69	21-11-64	Mr Mehboob Shah Hashmi, Lec : Government College, Lahore.
70	28-11-64	Mr. Ahmed Din Assad, Architect Assistant, P.W.D., B. & R.
71	5-12-64	Mrs. Mamoon Jehan, Lec : Lahore College for Women.
72	—do—	Mr. Muhammad Ismail, Magistrate 1st Class, Lahore.
73	7-12-64	Mr. Khalil Ahmed, Assistant Director, Labour Welfare.
74	9-12-64	Mr. Muhammad Tufail Lec : Government College, Lahore.
75	10-12-64	Mr. Iqbal Hussain, Qureshi, Purchase Officer, Directorate of Industries (Supply).
76	12-12-64	Mrs. Khattoon Khanum, Lec : Lahore College for Women.
77	16-12-64	Mr. Muhammad Afzal, Research Officer, Forest (P & E) Cell, Lahore.

1	2	3
78	21-12-64	Dr. Barkat Ali, Demonstrator, K. E. Medical College, Lahore.
79	22-12-64	Dr. Tasneem-ul-Haq, Sr. Blood Transfusion, Officer, Lahore.
80	2-1-65	Miss Nasim Farooqi, Health Education Officer, Health Deptt.
81	7-1-65	Mr. Riaz-ur-Rehman, Dairy Development Officer, Animal Husbandry Department.
82	15-1-65	Mr. Muhammad Yousaf Qureshi, A.D.I. of Schools Education Department.
83	15-1-65	Mr. Ghulam-us-Saqlain Naqvi, Lec : Central Training College, Lahore.
84	16-1-65	Ch. Muhammad Amin, Lec : Government College, Lahore.
85	25-1-65	Mr. Muhammad Naseem Akhtar, Lec : Government College, Lahore.
86	26-1-65	Mr. Abdul Jabbar Memon, Assistant Engineer, P. H. E. 300—N, Samanabad.
87	2-2-65	Mr. Abdur Rashid, Superintendent, Local Fund Audit, Lahore.

1	2	3
88	2-2-65	Dr. Ghulam Raza Khalid, Lec : Central Training College, Lahore.
89	2-2-65	S. M. Azam Shah, A. P. P. Session Court, Lahore.
90	5-2-65	Mr. Shams-ul-Haq, Qureshi. Lec : Government College, Lahore
91	5-2-65	Syed Tahir Hussain, Shah Bokhari, Lec : Government College, Lahore.
92	10-2-65	Mr. Mahmood Hasan, S.D.O Lahore Town Ship, H & R.A.
93	13-12-65	Mr. Abdul Majid Khan, A.D.I. Schools, Lahore.
94	18-2-65	Mr. Muhammad Ishaq, Assistant Labour Officer and P.A. to Secretary Labour.
95	23-2-65	Mr. Rizwan H. Rana, R.O. I and C Department.
96	26-2-65	S. Baqir Hussain, Gillani, Dir (Tech) D.M.D.
97	6-3-65	Mr. Hashmat Ali, Lec : Government College, Lahore.

1	2	3
98	15-3-65	Mrs. Anwar Jehan, Zaidi, Lec : Lahore College for Women.
99	17-3-65	Mr. Dost Hussain, S. D. O. P. W. D. B & R IInd Lahore, Povl. Div. Lahore.
100	17-3-65	Mr. Rana Muhammad Nazar Khan, Lec : Government Inter : College Lahore.
101	17-3-65	Mr. Muhammad Bashir, Asstt : Design Officer, Highway, C/O C & W Department.
102	20-3-65	Kh. Abdul Ghani, S.D.O. 'B' Provl. Sub-Div. Mecload Road, Lahore.
103	24-3-65	Mr. Allah Wasaya Khan Awan, Asstt. Dir : of Labour Welfare.
104	24-3-65	Raja Muhammad Akram, Principal Civil Defence Training School, Lahore.
105	24-3-65	Syed Maqsood Ali, Assistant Director, Food & Ex-Officio, S.O. Food Department.
106	25-3-65	Mr. Mohammad Rafiq Qureshi, Statistical Officer, Directorate of Line Stock Forms.
107	29-3-65	Mirza Muhammad Ahmed, Lec : Education Department.

1	2	3
108	1-4-65	Miss Naseem Sufi, Lec : Lahore College for Women.
109	2-4-65	Mr. Asghar Ali Khan, Account Officer, H & S.A. Labour.
110	8-4-65	Mr. Ehsan Ullah Khan, Director of Physicial Education, Government College, Lahore.
111	29-4-65	Mr. Masud Ahmad, Lec : Government College, Lahore.
112	1-5-65	Mr. Abdul Karim Ansari, Assistant of Director Industries (Textile) Directorate of I & C.
113	4-5-65	Mrs. Saleem Riaz, Lec : Child Welfare Training Instt: Dite of S.W.
114	10-5-65	Mr. Shah Mohammad Ch., R.O. (Agri) P & D Department.
115	14-5-65	Mr. Mohmmad Afzal Ch., Junior Research Fellow, Tension & Nuclear, Research Lab. Chemical Lahore.
116	15-5-65	Mr. Ghulam Asghar, PSP. ASP/A, Spl : Branch, Lahore.
117	27-5-65	Mr. Muhammad Anwar Khan, Lec : Government College, Lahore.

1	2	3
118	31-5-65	Ch. Iftikhar Mehdi, Personal Officer, Malaria Eradication Programme, Ferozpur Road, Lahore.
119	3-5-65	Mr. Saleem Murtaza, Lec : Government College, Lahore.
120	3-6-65	Mr. Sajjid Ali, Lec : Government College, Lahore.
121	16-6-65	Mr. M.L. Fiazi, O.S.D. Director, Labour Welfare.
122	—do—	Mrs. Kishwer Zafar Rizvi, Lec : Lahore College for Women.
123	21-6-65	Mr. Aftab Ahmed, R.O. Road Research Lab : P.W.D. B & R.
124	—do—	Dr. Muhammad Arshad Qureshi, Veterinary Asstt : Surgeon, College of Animal Husbandry.
125	26-6-65	Mr. Muhammad Abid, Labour Officer, Labour Department.
126	29-6-65	Ali Abdul Majid Malkara, Assistant Horticulture Officer, Agri : Department.
127	9-7-65	Miss Naseem Chaudhry, Lec : Education Department.

1	2	3
128	10-7-65	Mrs. Bilqis Nargis, Head Mistress, Government Girls High School, Krishan-Nagar, Lahore.
129	—do—	Ch. Muhammad Nawaz, Lec : Govt. College, Lahore.
130	24-7-65	Mr. Khurshid Malik, S.D.O, IInd Lahore Provincial Division, 121 Old Rifle Range.
131	30-7-65	Mr. Muhammad Latif, S.D.O. Directorate of Anti-Corruption Department.
132	12-8-65	Miss. Fahmida Tufail, District Inspectress of Schools, Lahore.
133	—do—	Dr. Abdul Tawab Khan, Medical Officer, Mayo Hospital, Lahore.
134	13-8-65	Sheikh Karam Ellahi, Tehsildar, B.O.R.
135	17-8-65	Mr. Zahoor Mahmood Farooqi, Analyst, Government Medical Stores Department, Lahore Cantt.
136	—do—	Mr. Ijaz Ahmad Khan, Labour Officer Labour Welfare Department.
137	24-8-65	Raja Rajasab Khan, D.S.P. Special Branch, Robert Club, Lahore.

1	2	3
138	26-8-65	Mr. Zia-ul-Haq Shaikh, A.R.O., Irrigation & Power Department.
139	[illegible]-8-65	Mr. Gul Ijaz, Lec : Education Department.
140	3-9-65	Dr. Anwar-ul-Haq, M.O. Health Department.
141	4-9-65	Mr. Ehsan-ul-Haq Khan, Assistant Director, I & C Department.
142	25-9-65	Mr. Mustafa Ali Khan, Lec : Central Training College, Lahore.
143	1-C-65	Mr. Mohammad Amin, D.S.PP., D.I.G, Lahore.
144	2-10-65	Mr. Akhtar Shah Bokhari, Assistant Director, Information Depatment, Lahore.
145	4-10-65	Dr. (Miss) Zahida Sultana Mir, Inspectress, Health Services, Lahore.
146	12-10-65	Mr. Mohammad Rafiq Qureshi, Statistical Officer, Animal Husbandry Department.
147	13-10-65	Mr. Mohammad Amin Mir, Purchase Officer, Director of Industries, Lahore.

1	2	3
148	19-10-65	Mrs. Mubashra Mahboob, Lec. Lahore College for Women, Lahore.
149	20-10-65	Mrs. Bengeas-A-Khalid, R.O. Master Plan Cell, C & W Department.
150	5-11-65	Dr. Mrs. Razia Khanam, W.M.O. Services Hospital, Lahore.
151	8-11-65	Mr. Irshad Ahmed, Assistant Research Officer, Irrigation Research Institute Lahore.
152	—do—	Mr. M. Asad Ullah Khan, Medical Social Officer, Social Services Project (Medical).
153	11-11-65	Mr. Mohd Asghar, Assistant Director, Fisheries, Northern Zone, Lahore.
154	22-11-65	Mr. Saeed Ahmed Mufti, Lec : Central Training College Lahore.
155	25-11-65	Mr. Shahid Akhtar, R.O., Bureau of National Reconstruction, W. Pak., Lahore.
156	—do—	Mr. Muhammad Jamil Butt. Statistical Officer, P & D Department.
157	29-11-65	Mr. M.A. Jalil, Executive Officer, Imports & Exports, Lahore.

1	2	3
158	—do—	Mr. Rai Hameed Ali Khan, Lec : Government College, Lahore.
159	30-[illegible]-65	Mr. Mohd Shafique, Assistant Research Officer, Public Health Engg. Department.
160	4-12-65	Mr. Zahid Saeed Sh. Assistant Director of Industries, Directorate of Industries Lahore.
161	6-12-65	Mr. Khalid Paul Khawaja, Civil Judge, Lahore.
162	7-12-65	Mr. Salah-ud-Din, Lec. Government College, Lahore.
163	—do—	Mr. Rehmat Ullah, Khokhar, Lec. Government College, Lahore.
164	—do—	Mr. Ahmad Ayaz, Lec. Government College, Lahore.
165	10-12-65	Mr. Ahmad Salim Hussain, Extra Assistant.
166	13-12-65	Mr. Abdus Salam Khan, Instructor Mechanical Technical Education, Lahore.
167	20-12-65	Mrs. Raja M. Iqbal, Lec. Lahore College for Women.

1	2	3
168	21-12-65	M. Zafar Iqbal Naz, Assistant Director, Industries Department.
169	23-12-65	Mr. Saeed Haider, Industries Dev. Officer, Directorate of Industries Lahore.
170	27-12-65	Mr. Abdul Qayyum Khan, Extra Assistant Commissioner, Director of Agriculture.
171	—do—	Mr. Mohd Akhtar Qureshi, Senior Auditor, Local Fund, Audit, Lahore.
172	28-12-65	Syed Azhar Samdani, Assistant Director, I C & M R Department.
173	3.1-66	Syed Ishrat Ali, Extra Assistant Commissioner, W. P. Civil Sectt:, P. C. S. Executive Branch.
174	10-1-66	Mr. Mohd Khurshid Anwar, Architectural Assistant, Consulting Arch. B & R, Central Region, Lahore.
175	15-1-66	Mrs. Zohra Bashir, Lec : Lahore College for Women Lahore.
176	29-1-66	Ch. Ghulam Mustafa, Lec. Government College Wahdat Colony.
177	31-1-66	Syed Manzoor Hussain Jaffri, Assistant Director Schools, Education Department.

1	2	3
178	1-2-66	Ch. Abdur Rahim, Assistant R. O. (Soil), Land Reclamation (I & P Department).
179	8-2-66	Dr. Syed Farhad Hussain, Demonstrator in Public Health Practice, Practice, Preventive Medicine, Lahore.
180	15-2-66	Mr. Ikram Mohy-ud-Din, Assistant Director, B. D.
181	21-2-66	Mr. Ghulam Haider Butt, S. D. O., P. W. D, B & R, Lahore.
182	23-2-66	Kh. Wahid Ullah, Supdt. Director of Mineral Development.
183	3-3-66	Miss. Naseema Faiz, Lec : Education Department.
184	8-3-66	Miss. Amtul-Hakim Khan, Instructor Incharge, Government Polytechnic Ins. for Women, Dev Smaj Road.
185	9-3-66	Mr. Abdus Salam Khan, Instructor, Technical Education, Lahore.
186	18-3-66	Mr. A. H. Mirza, Purchase Officer, Directorate of Inds. Lahore.
187	22-3-66	Dr. Barkat Ali, Demonstrator, K. E. Medical College, Lahore.

1	2	3
188	22-3-66	Dr. Mukhtar Ahmad, Demonstrator, K. E. Medical College.
189	30-3-66	Dr. Jamil Ahmad, Senior Blood Transfusion Officer, [illegible] of Inst. of Blood.
190	30-3-66	Dr. Faqhat Ullah Khan, Demonstrator, K. E. M. College.
191	4-4-66	Mrs. Abidah Shahzad, Lec: College of Home & Social Science Gulberg, Lahore.
192	7-4-66	Mr. Abdul Hamid Khan Kakezai, Progress Officer, Planning and Evaluation Cell Lahore
193	7-4-66	Mr. Muzaffar Iqbal, Assistant Engr. Public Health Engg. Department.
194	7-4-66	Syed Aal-i-Ahmed, P C S., Magistrate Ist Class and T. O. Lahore.
195	8-4-66	Mrs. K. Mumtaz, Social Welfare Organiser, Directorate of Social Welfare.
196	8-4-66	Mrs. Farhat Naseem Aftab, Lec. Lahore College for Women, Lahore.
197	9-4-66	Mrs. Zohra Nazir, Supervisor Family Planning Board.

1	2	3
198	9-4-66	Miss Azra Jabeen, Counsellor in Family Planning Board.
199	15-4-66	Mr. Bashir Ullah Khan, Labour Officer, Labour Welfare Department.
200	16-4-66	Mr. Manzoor-ud-Din Ahmed, Assistant Director, Social Welfare Department.
201	23-4-66	Mr. Manzoor Ellahi, Intelligence Officer, Intelligence and Investigation Department.
202	23-4-66	Mr. S.H. Jilani, Dy. Supdt. Directorate Customs Intelligence.
203	25-4-66	Mr. M.A. Waheed Butt., Lec. Government College.
204	27-4-66	Mr. Saadatally A. Sheikh. Civil Judge.
205	28-4-66	Mian Abdul Lateef, PCS, E.A.C. Lahore.
206	29-4-66	Mr. Shuaib Bin Hasan, Prof. Govt. College.
207	3-5-66	Mrs. Salma Mahmud, Lec. Lahore College for Women.

1	2	3
208	12-5-66	Mr. Shamshad Hussain Butt, S. D. O. Asstt. Engineer, Public Health Engineering Lahore.
209	13-5-66	Mr. Nazar Mohd, A. Sh. Lec : Government College, Lahore.
210	13-5-66	Mr. Naseem Hafeez Kazi, Prof. of Fine Arts Lahore.
211	13-5-66	Dr. Ghulam Mustafa, Postgraduate Student, K. E. M. College.
212	18-5-66	Mr. Abdus Salam Khan, Instructor, Government Institute, Lahore.
213	18-5-66	Khan Rafi Ullah Khan, Tahsildar (O.S.D) Rent, Settlement Department.
214	25-5-66	Ch. Masud Ahmad Khan, Assistant Directorate, Phy. Education, Directorate of Education, Lahore.
215	30-5-66	S. Said-ud-Din Ahmad Naqvi, PCS., Magistrate, Ist Class, Lahore.
216	3-6-66	Mr. Mohd Nawaz, Lec. Government College, Lahore.
217	10-6-66	Dr. Farzand Ali, M. O. Mayo Hospital, Lahore.

1	2	3
218	11-6-66	Mr. Riazul Malik, Lec. Government College, Lahore.
219	17-[illegible]6	Ch. Nazir Ahmad, Labour Officer, Labour Welfare Department.
220	21-6-66	Mr. Safdar Mahmood, Lec. Government College Lahore.
221	22-6-66	Syed Ahmad Naeem, Labour Officer, Directorate of Labour Welfare, Lahore.
222	-do-	Mr. Akhtar-ul-Hassan Bhatty, Lec : Central Training College, Lahore.
223	25-6-66	Mr. Shajaat Ali Khan, Assistant Director, Suspen Dir. of Inds. Poonch House.
224	28-6-66	Mr. Mastura Raheel. Professor, (44-Zaildar Road-2) Education Department.
225	30-6-66	Mr. Mohd Sadiq, Junior Research Fellow, Govt. College, Lahore.
226	13-7-66	Mr. Baptist, Lec. Queen Mary College, Lahore.
227	13-7-66	Miss Parveen Hamid, Lec. Lahore College for Women.

1	2	3
228	16-7-66	Syed Ehsan Kazmi, Assistant Cisease Control Officer, Animal Husbandry Deptt.
229	20-7-66	Mr. Dil Nawaz Butt, Lec. Inst. of Educ. and Research Pb. University Lahore.
230	20-7-66	Mr. Mahmood Akhtar, Assistant Director, Labour Welfare Department.
231	22-7-66	Mr. K. Zia Ullah Khan, Medical Social Officer, Health Department.
232	22-7-66	Kh. Abdus Sattar, Dy. Custodian Evacuee Property, North Zone, West Pakistan.
233	23-7-66	Mr. Shahid Hussain, Lec : Government College, Lahore.
234	29-7-66	Miss Khalida Malik, Social Welfare Organiser, Directorate of Social Welfare Department.
235	9-8-66	Mr. Zaka-ud-Din, Civil Defence Officer, Civil Defence Department.
236	10-8-66	Miss Kausar Tasnim Ch., Lec. Zoology, Lahore College for Women.
237	11-8-66	Mr. Ghulam Yazdani Dar, English Reporter, Provincial Assembly.

1	2	3
238	11-8-66	S. Jafar Raza Kazmi, Lec. Lahore College for Women.
238-A	11-8-66	Mr. Muzaffar-ud-Din Anwar, Assistant Statistical Officer, Agriculture Department.
239	15-8-66	Mrs. Farhat Afzal, Lec : Lahore College for Women.
240	15-8-66	Mr. Bashir Ahmed Sh. PCS., Ex. Assistant Commissioner, Ist Class Magistrate, Lahore.
241	20-8-66	Mr. Iqrar-ul-Haq, Assistant Accounts Officer, Settlement & Rehabilitation Organization Department.
242	27-8-66	Dr. Shah Nawaz, Assistant Medical Officer, Services Hospital.
243	29-8-66	Mr. Mohd Yahya Siddiqui, Manager, Employment Exchange, Lahore.
244	2-9-66	Malik Noor Khan Shabeen, Lec : Government Intermediate College, Wahdat Colony, Lahore.
245	8-9-66	Miss Parveen Malik, Medical Social Officer, Star Laboratories.
246	8-9-66	Mr. Shah Nasim-ud-Din, Assistant Engineer, Highways. W. Pakistan.

1	2	3
247	13-9-66	Mr. Bashir Ahmad Siddiqi, District Savings Officer, Lahore, F. D. Lahore.
248	16-9-66	Mr. Mohd Riazul, Hassan, Planning Officer,C/o Chief Conservator of Forests, Lahore Region.
249	-do-	Mr. Mukhtar Ahmad, Dy. Supdt. of Police, New Anarkali, Lahore.
250	20-9-66	Mr. Ijaz Aziz, Assistant Director, Mineral Development Department.
251	21-9-66	Sh. Bashir Alam, Technical Assistant, Apprenticeship Training, Regional Directorate of Apprenticeship Training Lahore.
252	24-9-66	Mr. Sultan Khan, Purchase Officer, Directorate of Industries.
253	26-9-66	Anwar Hussain Hashmi, Mineral Development Officer, Dte of Mineral Development.
254	30-9-66	Mohd Aslam Moghal, Assistant Director, Town Planning.
255	5-10-66	Miss Shamim Nahid, S. W. Organiser.
256	10-10-66	Mrs. Aqila Begum, Lec : Education,

1	2	3
257	15-10-66	Mr. Mohammad Latif, Investigator, D. G. of Social Welfare.
258	18-[redacted]6	Mr. Arshad Ali, Lec : Education.
259	18-10-66	Mohd Tufail Qureshi, Lec: Education.
260	25-10-66	Mohd Iqbal Khan, Assistant Secretary, Provincial Election Authority, W. P.
261	25-10-66	M. A. Memon, Reader, Member, B. O. R.
262	25-10-66	Rana Mohd Rafiq, E. A. C. Lahore.
263	29-10-66	Mudabbir Ali, Assistant Information Officer, Press Information.
264	7-11-66	Bashir Ahmed, Lec Education.
265	12-11-66	Agha Javed Hussain, Publication Officer, Bureau of Education.
266	14-11-66	Khan Riaz Liakat, Assistant Director, Education Department.

1	2	3
267	19-11-66	Mr. Ikram-Haq, S. D. O. Ist E&M Provincial Sub-Division, Lahore.
268	21-11-66	Mrs. Shamim Manzoor Hashmi, Lec : Home and Social Science College, Gulberg.
269	26-11-66	Ch. Mohammad Anwar Khan, Statistical Officer, Health Directorate, Lahore Region, Lahore.
270	28-11-66	Miss. Nasreen Akhtar, Lec : Queen Mary College, Lahore.
271	8-12-66	Ch. Nazir Ahmad, Headmaster, Government Pilot High School, W. Colony, Lahore.
272	27-12-66	Mr. Masud Ahmad Khan, Lec : Government College, Lahore.
273	27-12-66	Syed Mazhar Hussain, Assistant Sanitary Engineer, Public Health Engineering.
274	-do-	Dr. Mrs. Shamim Gilani, Demonstrator, K. E. M. College Lahore.
275	27-12-66	Mr. Mushtaq Hussain Bokhari, Purchase Officer, Director of Industries, Lahore.
276	27-12-66	Mr. N. A. Hashmi, Auditor, Local Audit Department on deputation to Lahore Milk Board.

1	2	3
277	9-1-67	Mr. Mohd Siddique, Lec : Government College, Lahore.
278	9-[illegible]	Mrs. Shamim Iqbal Kiani, Lec : Lahore College for Women.
279	26-1-67	Mr. Ata Ullah, Junior Research Fellow, High Tension & Nuclear Research, Government College, Lahore.
280	26-1-67	Mr. Faiz-ul-Haq, Junior Research Fellow, High Tension Nuclear Research Laboratory, Government College, Lahore.
281	26-1-67	Mr. Parvez Chaudhry, Junior Research Fellow High Tension & Nuclear Research Lab. Government College, Lahore.
282	28-1-67	Mrs. Fatima Badrul Hasan, Professor, Lahore College for Women, Lahore.
283	30-1-67	Mr. Saadat Ullah Khan, Cultural Liaison Officer, Bureau of National Reconstruction, Information Department.
284	1-2-67	Mr. Zia Ahmad Qureshi, Assistant R. O. W. Pak Public Health Engg. Department.
285	8-2-67	Mrs. Rafiq Askari Bokhari, Lec : Government Intermediate College, Lahore.
286	18-2-67	Mr. Ejaz Ahmad, Lec : Government College, Lahore.

1	2	3
287	18-2-67	Mrs. M. Riffat Habibullah, Khan, Instructor in English, Tech. Education Department.
288	20-2-67	Muhammad Yousaf, Superintendent, Education Department.
289	21-2-67	Mohammad Younus Talat, Lec : Education Department.
290	21-2-67	Dr. Mushtaq Ahmad Chaudhry, Demonstrator, Instt: of Hygi.
291	25-2-67	Mr. M. A. Talpur, Assistant Director, Directorate of Industries, W. Pakistan.
292	4-3-67	Mr. Zafar Samuel, Assistant Draftsman Consulting Architects Officer, B&R Central Region, Lahore.
293	6-3-67	Q. Mohd Azeem Ahmad, Circle Head Draftsman, P. W. D. Irrg. Lahore.
294	7-3-67	Mr. Nazir Ahmad Ch. Examiner of Stores, Directorate of Industries & Commerce, Lahore.
295	8-3-67	Mr. Abdul Waheed Khan, Labour Officer (Divisional) Labour Welfare, West Pakistan.
296	9-3-67	Mr. Laeeq Ahmad, Statistical Officer, P&D Department.

1	2	3
297	14-3-67	Mrs. Nasim Firdos, Lec : Lahore College for Women.
298	14-3-67	Mrs. Miraj Din, Assistant R. O. W. P. P. H. E. Department.
299	14-3-67	Mian Mohd Amin, Assistant Sanitary Engineer, P. H. Engg. Lahore.
300	27-3-67	Mr. Mohd Abdul Majid, S. D. O. 6th Lahore, Township Sub-Division, Kot Lakhpat, B&R Department.
301	28-3-67	Mr. Abdul Waheed Farooq, S. D. O. 7th Lahore Town Ship S/Division, C&W Department.
302	12-4-67	Mr. Ahmed Farhat Husain, Assistant R. O., Public Health Engg. Lahore.
303	12-4-67	Mr. Shaukat Hameed Ghauri, Extra Assistant Director Agr. Deputy Director of Agriculture 103, Ferozepur Road.
304	18-4-67	Mr. Mohd Islam Bhatti, Civil Judge, Ist Class, Lahore.
305	18-4-67	Sh. Abdul Hamid Piracha, Tehsildar, Income Tax Re Lahore, B. O. R.
306	22-4-67	Mr. M. Iqbal Malik, Supdt. BD Department.

1	2	3
307	1-5-67	Mr. Manzoor Ahmad Khan, S. D. O. GOR I Estate, Lahore.
308	6-5-67	Mr. Zia-ud-Din Ahmad, Assistant Engineer, S. D. O. Sub-Div. Irrigation Research Institute, Lahore.
309	6-5-67	Mr. Abdul Majid, Assistant Design Officer, Bridges, B&R Department.
310	15-5-67	Mr. Qamar-ud-Din, S. D. O, Ist Sanitary Sub-Division, Ashrum Building, Dev Samaj Road, Lahore.
311	20-5-67	Mr. Zia-ud-Din Ahmad Baqi, Statistical Officer, P&D Department.
312	20-5-67	Mr. M. Mohd Sayeed, S. D. O. Medical Building Sub-Division, B&R Central Region, Lahore.
313	23-5-67	Mrs. Samina Fida-ul-Aslam, Lec : Lahore College for Women, Lahore.
314	24-5-67	Mr. Basit Aziz, Statistical Officer, Directorate of Education, Lahore.
315	26-5-67	Mr. M. R. Bhuiyr, Biological Production Officer, Animal Husbandry Department, Lahore.
316	30-5-67	Mr. Haneef Iqbal Malik, Lec : Government College, Lahore.

1	2	3
317	1-6-67	Ch. Mahmood Ali, Assistant Director, Animal Husbandry, Lahore.
318	2-6-67	Miss Z. Karam Bux, Headmistress, Government Junior Model School, Samanabad.
319	7-6-67	Mir Qamar-ud-Din, Assistant Director (School), Directorate of Education, Lahore.
320	15-6-67	Mrs. Akhter Naseem, Lec : Lahore College, for Women, Lahore.
321	23-6-67	Dr. Hamid Rashid Qureshi, Senior Registrar, Mayo Hospital.
322	24-6-67	Mr. Mohd Sadiq, Dr. Mayo Hospital, Lahore.
323	26-6-67	Mr. Kali Munisa Allah Bux, Tutor Sister, General Hospital, Kot Lakpat.
324	26-6-67	Ch. Abdul Wahid, Assistant Statistical Officer, Dy. Director of Agriculture.
325	5-7-67	Mr. Fazal Siddiq Sh. Mineral Dev. Officer, Directorate of Mineral Development.
326	5-7-67	Mr. Izhar-ul-Haq Qureshi, Assistant Director, Directorate of Mineral Development.

1	2	3
327	7-7-67	M. Iftikhar Ahmad, Assistant Engineer, P. H. Engg. Lahore.
328	7-7-67	Mr. Abdur Rashid Khan, Assistant Engineer, P. H. Engg. Lahore.
329	7-7-67	Mr. Mohd Saleem, PCS., Extra Assistant, Commissioner, Lahore.
330	11-7-67	Mr. Mohd Ishaq, Government High School, Chauburji Garden Estate.
331	11-7-67	Mr. Mohd Muzaffar Alam, Mineral Dev. Officer Mineral Dev. Department.
332	12-7-67	Mr. Allah Bux K. Sheikh, Assistant Engineer, P. H. Engg. Lahore.
333	12-7-67	Mr. Mohd Iqbal Hussain, Assistant Research Officer, P. H. Engg. Lahore.
334	15-7-67	Mr. F. R. Siddiqui, Manager, Employment Exchange, Lahore.
335	17-7-67	Mr. Javid Iqbal, Assistant Direcor of Industries, Lahore.
336	18-7-67	Syed Mukarram Ali, Manpower Survey Officer, Div. Lahore.

1	2	3
337	21-7-67	Mr. Khalid Iqbal, Lec : Government College, Lahore.
338	22-7-67	Mr. Syed Shaukat Ali Jafri, Lec : Government Intermediate College, Baghwanpura.
339	26-7-67	Sh. Abdul Rashid, S. D. O. B. &, R. Department.
340	29-7-67	Mr. Abdul Rashid Khan, Lec : Government College, Lahore.
341	1-8-67	Dr. Mohd Jamil Ahmad, M. O. Mayo Hospital.
342	2-8-67	Mian Mohd Gulzar Bhatti, Distt. Insp. of School, Lahore.
343	5-8-67	Mr. Mohd Mushtaq, Director General of Social Welfare.
344	5-8-67	Mr. Iftikhar Ahmad, Assistant Physio, Mayo Hospital.
345	9-8-67	Mr. M. A. Akhwand, Assistant, Director Lab. Welfare, Labour Department.
346	10-8-67	Mr. Mushtaq Hussain, Labour Advisor, Read Transport House, Lahore.

1	2	3
347	10-8-67	Miss Sabra Sultana, Lec : Lahore College for Women, Lahore,
348	17-8-67	Dr. N. A. Khan Mohammadi, Provl. B. C. G's T. B. Control Office, Lahore.
349	17-8-67	Mr. Manawar-ud-Din Ahmad Dy. Inspector of School, Lahore Division.
350	18-8-67	Mr. Altaf Husain Bhutty, Lec. Government College, Lahore.
351	30-8-67	Mr. Abdul Aziz Khan, S. D. O. (A.D.O), C. Engr. Central Region, Lahore.
352	30-8-67	Mr. Mohd Javed Iqbal, S. D. O.
353	30-8-67	Mr. Ausaf Ali, Civil Judge, Civil Court, Lahore.
354	31-8-67	Malik Muzaffar-ud-Din, Divisional Savings Officer, National Savings, Lahore.
355	2-9-67	Mr. Habib Ullah Khan, Indsl. Dev. Officer, Poonch House.
356	12-9-67	Mr. Mushtaq Hussain, Assistant Registrar, Co-op. Societies, Lahore.

1	2	3
357	18-9-67	Mrs. F. M. Chohan, Lec. Intermediate College for Girls, Baghwanpura.
358	18-9-67	Mr. Mohd Arshad Khan, Civil Judge, Lahore.
359	20-9-67	Mr. Zawar Hussain, Lec. Government College Lahore.
360	—do—	Mr. Altaf Hussain Bhatti, Lec: Government College, Lahore.
361	28-9-67	Mr. Mubarak Ahmad Malik, S.D.O. Pub. Health Engg. Department.
362	22-9-67	Mr. Abdul Jalil, Subject Specialist, Pakistan UNICEF Education Project Education Extension Centre, Wahdat Colony.
363	25-9-67	Mr. Mohd Naseem Akhtar, Lec: Government Inter. College, Wahdat Colony, Lahore.
364	25-9-67	Mr. Mohd Amin, Ch. D. S. P. Ichra Circle, Lahore.
365	28-9-67	Mr. Mubrark Ahmed Malik, S. D. O. Public Health Engg. Department.
366	29-9-67	Mr. Mohd Iqbal Ahmad, Civil Judge, II Class Registrar Small Cause Court.

1	2	3
367	30-9-67	Syed Afsar Hussain Rizvi, Lec : Government College, Wahdat Colony.
368	30-9-67	Mr. Mohd Bashir, S. D. O. E/M, B&R, Lahore.
369	2-10-66	Miss Arfa Syeda, Lec : Lahore College for Women.
370	—do—	Mrs. Zakia Akhtar Ch. Lec. Lahore College for Women.
371	5-10-67	Malik Mohd Iqbal, PCS, Magistrate Ist Class Distt. Court, Lahore.
372	10-10-67	Miss Ameena Rehman, Lec : Intermediate College, Gulberg Lahore.
373	12-10-67	Miss Gul-I Yasmeen, Lec : Lahore College, for Women.
374	21-10-67	Ch. Mohd Faiz, PCS, Rev. Asstt. Distt. Court, Lahore.
375	23-10-67	Mr. Iqbal Hussain Bokhari, Medical Social Officer, Mayo Hospital, Lahore.
376	—do—	Mrs. Zia Mirza, Medical Social Officer, Mayo Hospital, Lahore.
377	28-10-67	Mr. Ghulam Nabi, Instructor Civil Defence, Department, Lahore.

1	2	3
378	6-11-67	Mr. Faiz Mohd Aslam, Civil Judge I Class, Lahore.
379	7-11-67	Mr. Salah-ud-Din Mirza, Civil Judge I Class, Lahore.
380	8-11-67	Dr. Maimoona A. Naqvi, Lec : 314-F, Rehmanpura.
381	6-12-67	Mr. Hamid Parvaiz Ch., Assistant Director, Mineral Development.
382	8-12-67	Mr. I. K. Wahab, Professor, Lady Meclagon, College, Lahore.
383	22-12-67	Mr. M. Ghulam Farid, Progress Officer Agri. Dept.
384	9-1-68	Mr. M. E. U. Durrani, Asstt. Director, Information Cell, 2-Golf Road, Lahore.
385	15-1-68	Mr. Aziz Ahmed, Assistant Director, Directorate of Labour Welfare Lahore.
386	22-1-68	Mr. Mohd Sajjad Ghaus, Social Welfare Officer, Social Welfare Department.
387	24-1-68	Mr. Mohd Naseem Akhtar, Lec : Intermediate College, Wahdat Colony, Lahore.

1	2	3
388	3-2-68	Mr. S. Niaz Ali Shah, Senior, Instructor, National College of Art, Lahore.
389	7-2-68	Mr. Mohd Khurshid Kaukab, Information Officer, Press Information Cell.
390	7-2-68	Sh. Mohd Nawaz, Principal, Government Teachers Training Centre, W. C. Lahore.
391	9-2-68	Mr. Manzoor Hussain, Asstt. Design I&P Officer Deptt.
392	9-2-68	Mr. Mohd Anwar-ul-Haq, Information Officer, Press Information Cell, Lahore.
393	10-2-68	Mr. Ab lul Jalil Khan, Secretary, Armed Services, Board, Lahore.
394	23-2-68	Dr. Mohd Khalid Mahmud, Demonstrator, Mayo Hospital, Lahore.
395	28-2-68	Mrs. Razia Tahir Hasan, Lec : Lahore College for Women, Lahore.
396	29-2-68	Mrs. S. Mubarik, Nursing Sister, Lady Aitchison Hospital, Lahore.

1	2	3
397	20-3-68	Mr. Ghulam Mustafa Khan, S. O. (O&M) S&GAD.
398	—do—	Mr. Khalid Mumtaz, Subject Specialist, Physical & Sports Centre, West Pakistan.
399	—do—	Mr. Mohd Rafiq Gill, S. O. (O&M) S&GAD.
400	25-3-68	Mr. Masavi Maqbool Hussain, S. O. (O&M) S&GAD.
401	—do—	Mr. Wajahat Hussain, Medical Social Officer.
402	—do—	Miss Safia Sultana, Information Officer, Director of Information.
403	27-3-68	Mr. Naseem A. Riaz, Lec : Government College, Lahore.
404	2-4-68	Mr. M. Anees Parvez, Protocol Officer, 2-Golf Road, Lahore.
405	—do—	Mr. Naseer A. Malik, S. O. (O&M) S&GAD.
406	4-4-68	Mr. Aqeel Ahmed Khan, Civil Judge, Ist Class.

1	2	3
407	—do—	Mr. Mushtaq Ahmed Malik, Civil Judge, Lahore.
408	—do—	Ch. Abdul Hafeez Cheema, Civil Judge, Lahore.
409	5-4-68	Mr. Iftikhar Ahmed Ansari, Printing & Stationery Department, West Pakistan.
410	6-4-68	Mr. M. M. H. Pirzada, Dy. Assistant Director, Immigrations & Passports, Lahore.
411	—do—	Mr. Abdul Hamid Raza, Draftsman, 2nd Provl. Building Circle, 66 Ferozepur Road, Lahore.
412	—do—	Miss Zaree Bano, Research Officer P&D Deptt.
413	13-4-68	Mrs. Khalida Sarwar, Lec: College of Home Economics Gulberg, Lahore.
414	15-4-68	Mr. Hidayat Ullah Khan, Lec: Government Inter. College Baghbanpura, Lahore.

1	2	3
415	19-4-68	Mr. Ghulam Jeelani, Assistant Registrar, Coop. Societies. 4-Lytton Road.
416	22-4-68	Mr. Mazahir Hussain Zaidi, Assistant Secretary Provl. Election Authority, Lahore.
417	—do—	Syed Abdul Momeet Farooq, Assistant Secretary Provl. Election Authority, Lahore.
418	—do—	Mr. Mohd Ahsan Akhtar, Lec: Government College, Lahore.

S. No.	Date of receipt of application.	Name of applicant and Designation.
1	2	3
1	23-11-57	Mr. S. Hamid Hussain, Progress Officer (Planning) Health Directorate.
2	21-12-57	Mr. Wahid-uz-Zaman Khan, Chemical Assistant, Government Opium Factory, Jail Road, Lahore.
3	10-9-58	M. Charagh Rathore, Clerk of Court, Senior Civil Judge, Lahore.
4	18-9-58	Mr. Muhammad Safdar, Senior Auditor, Local Audit Department.
5	4-11-58	Mr. Mumtaz Hussain, Senior Superintendent, Board of Revenue.
6	16-1-59	Mr. Dost Muhammad, Superintendent, D. I. G. Police, (Special Branch).
7	1-8-59	Mr. Zia-ud-Din, Assistant, Board of Revenue.
8	8-9-59	Mr. Abdul Majid, Assistant, Chief Engineer, Buildings & Roads Central Region.

1	2	3
9	16-9-59	Mr. Mushtaq Ahmad. Assistant, Board of Revenue, Lahore.
10	24-9-59	Mr. Ghulam Muhammad, Superintendent, Director Irrigation Research Institute.
11	5-10-59	Syed Muhammad Saeed, Assistant, D. I. G; Police.
12	4-10-59	Ch. Fazal Haq, 2nd Master, Govt: Pilot High School, Wahdat Colony, Lahore.
13	17-11-59	Miss A. Ch. H. Bhatti, Assistant Mistress, Government Girls High School, Wahdat Colony.
14	11-12-59	M. Yousuf Khan, Assistant, Board of Revenue.
15	20-2-60	Mr. Muhammad Nazir Ahmad, Assistant Chief Engineer (B&R) Central Region, Lahore.
16	2-3-60	Mr. E. M. Sohotra, Assistant, Chief Engineer, Irrigation Lahore Region.
17	4-3-60	Mr. Walayat Ali Shah, Superintendent, I. G. Police.
18	12-3-60	Mr. Abdur Rashid, P. A; High Court, West Pakistan.

1	2	3
19	21-3-60	Mr. Bashir Ahmad Qureshi, P. A ; Chief Conservator of Forest.
20	12-5-60	Mr. Abdul Rahim, Research Assistant, D. L. R.
21	—do—	Mr. Abdus Salam Butt, Superintendent Health Directorate.
22	15-5-60	Mr. Muhammad Sadiq, Inspector, Police.
23	15-6-60	Mr. Niaz Muhammad Khan, Stenographer, Directorate of Education.
24	27-6-60	Ch. Abdul Rashid Khan, Asstt: B. O. R.
25	23-6-60	Qazi Bashir Ahmad, Superintendent, Lahore Regional Officer Forest Department.
26	30-8-60	Mr. Muhammad Mukhtar, D-Accountant, 2nd E. M. Division, B&R Lahore.
27	7-9-60	Mr. Abdul Malik, Superintendent, Drainage Circle, Canal Bank, Moghalpura, Lahore.
28	16-9-60	Mr. S. Iqbal Hussain, Asstt: Directorate of Anti-Corruption.

1	2	3
29	27-9-60	Mr. Ghulam Sarwar, Head Clerk, A. I. G. Police.
30	29-9-60	Mrs. B. Nazir Khan, Physical Training Instructor, L. M. Govt: Girls High School, Lahore.
31	—do—	Mr. Maqsood Ahmad, Inspector, Police (SB) Lahore.
32	3-11-16	Mr. Muhammad Afzal, Superintendent, Judicial Branch, High Court Lahore.
33	14-11-60	Mr. Mehr Ellahi Qureshi, Teacher, Govt: High School, Baghbanpura.
34	28-11-60	Mr. Muhammad Shafi, Chaudhry Labour Officer, Labour Directorate.
35	22-12-60	Mr. Muhammad Aslam, Estimator, Consulting Architect (B&R).
36	—do—	Mr. Nazir Hussain, Head Draftsman, C. E. (B&R) Central Region.
37	24-1-61	Mr. Muhammad Sharif Bhatti, Assit: C. E. Irrigation, Lahore.
38	29-4-61	Sh. Nasir Qutab, P. I; Director of Anti-Corruption.

1	2	3
39	9-5-61	Mr. Naseer Ahmad, Supdt: C. P. O. II, Lahore.
40	10-5-61	Mr. Abdul Hamid, Sr: Supdt: B. O. R.
41	19-5-61	Mr. Altaf Hussain, Extra Asstt: Director of Fisheries, Fisheries Department.
42	23-5-61	Mr. Mujataba Hussain, English Master, Govt: Pilot High School, Wahdat Colony.
43	10-6-61	Muhammad Shafi, Bhatti; Sr. Supdt: Controller, Printing & Stationery West Pakistan.
44	14-6-61	Mr. Muhammad Saeed, Supdt: Directorate of Industries.
45	15-6-61	Mr. Zaheer Haider, Supdt: B. O. R.
46	27-7-61	Mr. Khursid Ali Shah, Supdt: Bureau of Agricultural Information.
47	10-8-61	Mr. Abdul Aziz Bhatti, Asstt: B. O. R.

1	2	3
48	22-8-61	Mr. Muhammad Akram, Asstt: C. E. B&R, Central Region, Lahore.
49	28-8-61	Agha Akbar Hussain Khan, Govt: High School, Shahdra, Lahore.
50	—do—	Mr. Mushtaq Ali, Sr: Supdt. Directorate Livestocks Farms.
51	12-9-61	Mr. Bahadur Khan, Lec : Govt: College, Lahore.
52	25-9-61	Mr. M. R. Chishti, Statistical Officer, C. P. O. Crime Branch.
53	21-11-61	Mr. M. Jamil Hussain, Administrative Officer, Malaria Eradication Programme, Lyallpur Zone.
54	22-11-61	Mr. Zafar Yab Ali, Asstt: B. O. R.
55	11-1-62	Mr. Hassan Abbas Kazmi, Asstt: I. G. Police.
56	18-1-62	Mr. Bashir Hussain Barlas, Overseer, Water Treaty Implementation Cell I. &. P. Department.
57	20-1-62	Mr. M. Habib Asghar, Asstt: C. E. Central Region, Lahore (B&R).

1	2	3
58	17-2-62	Mr. Muhammad Zaki Razvi, Asstt: Registrar, Dir. of Education.
59	20-2-62	Mr. Abdul Hamid, Supdt: Animal Husbandry Directorate.
60	2-3-62	Mr. Muhammad Iqbal. Subedar/Acctt: Rangers.
61	6-3-62	S. Mubarak Ali Khan, Translator, Officcial Language Committee, 59-Ferozepur Road, Lahore.
62	17-4-62	Mr. Munawar Ali Qureshi, Advertise Manager, Dir: Press Information Queens Road.
63	2-5-62	Mr. Nasir Ahmad, Circle Head Draftsman.
64	8-5-62	S. Muhammad Saqlain Shamsi, Asstt: B. O. R.
65	30-6-62	Mr. Ghulam Mohy-ud-Din, Administrative Officer Dy: Director of Industries.
66	-do-	Shabih-ul-Ishaque Khan, Sr: Draftsman, Dy: Director, Master Plan Project, Lahore.

1	2	3
67	2-7-62	Mr. Ehsan-ul-Haq, Reader, Mr. Justice Anwar-ul-Haq, High Court.
68	-do-	Mr. Sarwat Rizvi, Research Officer, B.N.R.
69	13-7-62	Mr. G.M.Qureshi, PA to Chairman, P.S.C.
70	18-7-62	Mr. Muhammad Ahsan, Milling Branch Food Deptt:
71	24-7-62	Mr. Sadiq Ullah Khan, Head Clerk Distt: Food Controller (D), Lahore.
72	2-8-62	Mr. Asghar Ali Gardezi, Dy: Registrar, Dte : of Education.
73	11-8-62	Mr. R. M. Ibrahim, Asstt: Dte: of Industries.
74	-do-	M. Mehboob Hussain, Siddiqi, Office of the O S.D. (Industrial Estate) 4 Lytton Road.
75	21-8-62	Mr. Muhammad Ahmad Saleem, Supdt: Industries Dte:
76	24-8-62	Mr. Nasir Ahmad Chaughtai, D/Man, Consulting Architect, B&R.
77	1-9-62	Mr. Sultan Muhammad, Supdt. Cane Commissioner, Lahore.

1	2	3
78	12-9-62	Mian Muhammad Ilyas, Sr: Draftsman, D. D. Master Plan Project.
79	12-9-62	Mr. Saif Ullah Khan, Inspector Police, S.B. West Pakistan Lahore
80	18-9-62	Mr. Ghulam-us-Saqlain, Examiner, B.O.R.
81	25-9-62	Mr. Zia-ul-Haq, Supdt: B.N.R.
82	25-10-62	Mr. Zia-ur-Rashid Farooqi, Statistician, Dte: of Industries.
83	6-11-62	Mr. Saghir Ahmad Beg, Asstt: C.P.O. Lahore.
84	7-11-62	Mr. Ghulam Hussain, Asstt: B.O.R. (Inspection Team)
85	6-12-62	Mr. Maqbool Zaman, Supdt: O.S D. B&D.
86	-do-	Syed Tufail Hussain, Asstt : Director of Education.
87	8-12-62	S. Safdar Ali Shah, Asstt: Directorate of Education
88	11-1-63	Mr. Muhammad Naseem, Head Draftsman, C.E. B&R Central Region.
89	26-1-63	Mr. A. S. Kazmi, Head Clerk, Mayo Hospital, Lahore.

1	2	3
90	1-2-63	Mr. Abdur Rehman, Head Draftsman, B&R
91	22-3-63	Mr. S. Rizwan Hussain, Head Clerk, F. P. B. West Pakistan.
92	-do-	Mr. Salam Bhatti, Asstt: Director of Education.
93	29-9-63	Mr. S. Zaffar Iqbal Gilani, Jr: Research Asstt: D.L R.
94	8-5-63	Mr. Muhammad Hasan, Supdt: C. E. (B&R) Central Region.
95	14-5-63	Mrs. L. Pir Mohammad Zamir, Nusing Sister, Mayo Hospital.
96	29-5-63	Mr. Bashir Ahmad Bhatti, Sr: English Teacher Government Pilot High School.
97	30-5-63	Mr. Muhammad Charagh Rathori, Clerk of Court Senior Civil Judge, Lahore.
98	6-6-63	Mr. Ahmad Din Bhutta, Circle Head Draftsman, C.E.P.H.E.
99	14-6-63	Mehdi Hassan, Accountant, D. I. G. (SB).
100	20-6-63	M. Yaqoob Khan, Supdt: B.O.R.
101	6-7-63	Mr. Badar-ul-Hassan, Supdt: D. G. West Pakistan Rangers.

1	2	3
102	15-8-63	Mr. Muhammad Ashraf Khokhar, Asstt : Statistical Officer, Dy: Dir : Agriculture.
103	20-9-63	S. Zafar MuhammadB A., B.T., Sr: English Teacher, Government Central Model School Lahore.
104	1-11-63	Mr. Abdul Wahab Khan, Research Asstt: Dte: of Livestocks Farms, West Pakistan.
105	18-12-63	Mr. Fazal Karim, Tech: Asstt: Director of Agriculture.
106	31-12-63	S. A. Abbas Rizvi, Stenographer, S. E., E&M Provl: Circle, Lahore.
107	9-1-64	Mr. Shabir Hussain, Sub-Inspector, C. F. Science Laboratory.
108	25-2-64	Mr. Shan-i-Ahmad Siddiqui, Research Asstt: Hydrology Department.
109	27-2-64	Mr. Muhammad Sardar Shah, Head Clerk, Commissioner Lahore Division (Revenue).
110	2-3-64	Mr. M. Safdar, Supdt: Revenue B O.R.
111	18-4-64	Mr. Mumtaz Hussain Khan, S. I. Spl: Branch, Police.

1	2	3
112	20-4-64	Mr. Hafeez Ullah, Teacher, Education.
113	27-4-64	Mr. Eajaz-ud-Din, Draftsman, Irrigation.
114	7-5-64	Mr. Ghulam Hussain, Asstt: Labour Welfare.
115	—do—	Mr. Mehbooq Ali Khan. —do—
116	2-6-64	Mr. Muhammad Bashir, Head Draftsman, B & R.
117	4-6-64	Qureshi Mehr Ellahi, English Teacher, Education.
118	6-6-64	Mr. Abdul Majeed Khan, Divl: Inspector of Schools, Education.
119	15-6-64	Mian Imam Bux, Surveyor, Chief Inspector of Mines.
120	25-6 64	Mr. Muhammad Saeed Akhtar, Sr: English Teacher.
121	6-7-64	Miss Ashraf Sultana, Orthaptist, Health Services.
122	10-7-64	Mr. Muhammad Akbar Chaughtai, Head Clerk, Health Services.

1	2	3
123	11-7-64	Malik Karam Bux, S. I. P. Police.
124	14-7-64	Safia Iqbal, Inspectress Cooperative. Societies.
125	27-7-64	Mirza Ghulam Haider, Supdt: Director of Labour Welfare.
126	28-7-64	Malik Abdul Qayyum Khan, Inspector C. I. D (S.B).
127	6-8-64	K. Mahmood-ul-Hassan, Steno: Chief Inspector of Mines.
128	9-9-64	Mr. Mehr Khan, S. I. E & T.
129	—do—	Mr. Muhammad Yousuf Sheikh, Supdt : Director Labour Welfare.
130	10-9-64	Mr. Jalal-ud-Din, Assistant, Directorate of Labour Welfare.
131	—do—	Mr. Inam Ullah Bhatti, Asstt : Director of I & C.
132	30-10-64	Mr. Ahmad Din Bhatti, Manager, Govt: Book Depot.

1	2	3
133	2-11-64	Mr. Shamsuddin Shah, Inspector, Anti-Coorruption.
134	6-11-64	Hashmat Ali, Inspector Special Branch.
135	13-11-64	Mian Miraj-ud-Din, Head Draftsman, Irrigation.
136	17-11-64	Mr. Muhammed Afzal, Asstt: B. O. R.
137	19-11-64	Mr. Abdul Hamid Khokhar, Head Clerk, P. W. D (B&R).
138	30-11-64	Mubashar Saeed, Demonstrator, Animal Husbandry.
139	12-12-64	Mr. Siraj-ud-Haq, Asstt: Supervisor, D. M. D.
140	9-1-65	Mr. Abdur Rashid, Asstt: Food (Lahore Region).
141	30-1-65	M. Habib-ur-Rehman, Asstt : Budget Branch C. P. O. II.
142	22-2-65	Mr. Akhtar Farooqi, Head Draftsman, E. M. Sanitary Provl: Division.
143	17-3-65	Sh: Abdul Shakoor, Clerk of Court, Distt: & Sessions Judge, Lahore.

1	2	3
144	19-3-65	Mr. Manzoor Hussain Malick, Head Clerk, XEN 2nd Lahore Provincial.
145	7-4-65	Mr. Muhammad Ali Pir, Teacher, Central Model High School.
146	—do—	Sh : Mushtaq Ali, Sr : Supdt : Director of Livestocks Farm.
147	24-4-65	Mr. Abdul Majid, Excise S I E & T Department.
148	5-5-65	Mr. Gulzar Hussain Shah, Divl: Accountant B & R (Audit Office).
149	28-5-65	Ifzal Hussain Khan, Sr: English Teacher Education.
150	29-5-65	Sh. Muhammad Afzal, S. I. Police.
151	—do—	Dr. M. Arshad Qureshi, Veterinary Assistant Surgeon Animal Husbandry.
152	30-6-65	Syed Fakhur-ud-Din, Asstt: D. M. D.
153	—do—	M. Ilyas Ansari, Asstt: D. M. D.
154	3-7-65	M. Riaz-ul-Hassan, Supervisor, Animal Husbandry.

1	2	3
155	3-7-65	Mr. Zaffar Hussain, Sr: English Master, Central Model High School, Lahore.
156	21-7-65	Mr. Muhammad Sadiq Alvi, Circle Head Draftsman, I & P Department.
157	22-7-65	Mr. Ghulam Muhammad Butt, Overseer, Govt: Printing West Pakistan.
158	4-8-65	S. Abdul Latif Shah, Supdt: West Pakistan Govt: Press.
159	16-8-65	Qari Khurshid Alam Read, D. L. R.
160	18-8-65	Mr. Muhammad Afzal, Instructor, Technical Education.
161	23-8-65	Mrs. J. S. Raja Jamila Messy, Nursing Sister, General Hospital, Lahore.
162	25-8-65	Mr. Abdul Rashid, Educational Assistant Registrar, Cooperative Societies, Department.
163	12-7-65	Mr. Sardar Ali, Inspector, Student Section, S. B. Lahore.
164	23-10-65	Mr. Basharat Anwar, Mine Photographer Road Research Laboratory C & W Department.
165	4-11-65	Mr. Mushtaq Ahmad, Head Draftsman, Mechanical Provl: Division, B & R Department.

1	2	3
166	15-11-65	Mr. B. A. Shamim, Accountant B & R.
167	4-12-65	Mr. Muhammad Asghar Khan, Inspector of Police Anti-Corruption, Lahore.
168	16-12-65	Mr. Ghulam Rasool Mobin, Assistant Accountant , West Pakistan Industrial Court Lahore.
169	25-12-65	Mr. Riaz Ahmad, Senior Draftsman, Office of Consulting Artich-ect Central Region, Lahore.
170	8-1-66	Miss Nasrat Tufail, Assistant Mistress Education Deptt:
171	19-1-66	Mr. Muhammad Farooq Ahmad Qureshi, Inspector, Legal Adviser H. Q. West Pakistan Rangers, Lahore.
172	29-1-66	Mr. Mumtaz Ahmad, Senior English Teacher Govt: Central Model School, Lahore.
173	1-2-66	Mr. Muhammad Abdullah, Agriculture Assistant, Officer E. A Director, Agriculture. Lahore.
174	4-2-66	Rashid-ur-Rehman, J: Draftsman, Consulting Artichect B & R Central Region, Lahore.
175	21-2-66	Mr. Muhammad Safdar, Assistant Director of Education, Lahore, Region Lahore.

1	2	3
176	12-3-66	Mr. Salah-ud-Din, Head Clerk General Hospital, Lahore.
177	16-3-66	Syed Mnhammad Hussain, Supdt: Election Commissioner, Lahore.
178	6-4-66	Qazi Muhammad Hussain, Head Clerk, Dir: Health Dte
179	7-4-66	Miss Akhtar Shah, Assistant Mistress Education.
180	15-6-66	Mr. Muhammad Shahbaz Cheema, Senior English Teacher Education Department.
181	24-6-66	Mr. Irshad-ul-Haq Rana, Examiner of Steno : Director of Industries.
182	—do—	Mr. Maqbool Ahmad Bhatti —do—
183	25-6-66	Farrat Saeed Shams, Asstt: Mistress Education Deptt:
184	24-6-66	Mr. K. Bashir-ud-Din, Examiner of Store Director of Industries.
185	27-6-66	S. Ahmad Hussain Shah, Asstt: Ward Rationing Officer.
186	23-7-66	Mrs. A. A. Khan, Asstt : Mistress Victoria Girls High School, Lahore.

1	2	3
187	5-8-66	Mr. Ikram-ub-Din Khan, Supervisor, Irrigation.
188	23-8-66	Syed Wajid Hussain, Divisional Accountant 5th Provincial Division, Lahore.
189	24-8-66	Mr. Nasir Ahmad, Circle Head Draftsman, I & P Deptt.
190	—do—	Mr. Muhammad Hanif, Asstt: Draftsman, PWD.
191	26-8-66	Mr. Nazir Hussain, Inspector of Police.
192	31-8-66	Mr. A. N. Qureshi, Inspector West Pakistan Rangers.
193	—do—	Mr. Muhammad Sarwar, Asstt: Solicitor, Police.
194	7-9-66	Mr. Muhammad Banaras Khan, Inspector of Police.
195	9-9-66	Mian Abdul Aziz, Architectural Assistant B&R.
196	10-9-66	Mr. Mehmood-ul-Hussan Khashmood, Draftsman, Discharge Division.
197	12-9-66	M. Muhammad Nawaz Khan, Commandar Emergency Service Station.
198	26-9-66	Mr. Ghulam Jillani Khan, Account, Assistant D.L. F.

1	2	3
199	28-9-66	Mr. Muhammad Sharif Gulzaz, Tech : Writer, Bureau of Agri : Information.
200	6-10-66	Mr. Manzoor Hussain Chaudhry, Sr : Auditor, L.F. Audit.
201	—do—	Ch. Sardar Ahmad, Draftsman, Irrigation Department.
202	20-10-66	Mr. Muhammad Akbar Chaudhry, Auditor Colonies, BOR.
203	—do—	Mrs. Z.S. Majid, Asstt : Mistress, Education.
204	24-10-66	Mrs. Hassan Ara, Mistress Tech : Education.
205	28-10-66	Sikandar Hayat Khan, Agrl : Assistant Agriculture.
206	22-11-66	Mr. Muhammad Sadiq, Stenographer Dte : of I & C.
207	12-12-66	Mr. Muhammad Nawaz, H.V.C. Commissioners Office, Lahore.
208	—do—	Mr. Muhammad Yaqoob Khan, Supdt : B.O.R.
209	15-12-66	Mrs. Hamida Bashir, Asstt : Mistress Govt : Junior Model School Samanabad.
210	18-1-67	M. Nasrullah Khan, Supdt : D.C. Office, Lahore.

1	2	3
211	24-1-67	Mansoor Ali Khan, S.E. Teacher, Govt: Pilot High School, Wahdat Colony, Lahore.
212	—do—	Mian Abdul Rahim Sr/Supdt: Game Warden West Pakistan, Lahore.
213	7-2-67	Sh. Anwar Hussain, Assistant P.H.E.
214	20-3-67	Mr. Iqbal Ahmad, C.E. W.T. & I C I & P Department.
215	24-4-67	Mifta Fazal Haq, Supdt: Police Department.
216	30-5-67	Ch. Muhammad Abdul Ghani, Sr: Supdt: Commissioner Office (Revenue Department).
217	—do—	Mr. Zulfiqar Ahmad Qazi, A.D.I of schools Education Department.
218	—do—	Malik Gulzar Ahmad, A.D.I of Schools Education Department.
219	1-6-67	Mr. Hafeez-ud-Din, Divl: Head Draftsman, PHE Deptt:
220	24-6-67	Muhammad Hafeez Javed, Agri. Asstt: (Dir: Agri)
221	—do—	Mr. Maqbool Hussain Agri: Asstt: (Dir: Agri)
222	1-8-67	Mr. Muhammad Sindique, Asstt: S & GAD.

1	2	3
223	5-8-57	Muhammad Afzal Khan. Circle Head Draftsman, PHE Project Circle.
224	—do—	Mr. Musbtaq Ahmad, Divl : Head Draftsman, B & R Deptt :
225	7-8-67	Mr. Muhammad Saleem Chaughtai, Supdt : C.E High Ways.
226	15-8-67	Mr. Ata Muhammad, Spl : Auditor Cooperative Societies.
227	30-8-67	S. Sibtul Hassan, Inspector Anti-Corruption Estt :
228	4-9-67	Miss Wazir Begum, Assistant Mistress Govt : Girls High School C G.E.
229	9-9-67	Mr. Ahmad Naseem Ch : Steno : Registrar Co-op : Socities.
230	30-9-67	Mr. Habib Ullah, Supdt : Director Labour Welfare.
231	2-10-67	Mr. Hisam-ud-Din Qureshi, Asstt : C.E. Irrigation.
232.	2-10-67	Mr. Abdul Shakur Khan, Assistant C.E. Irrigation.
233	—do—	Mr. Muhammad Hussain, Senior Foreman, Police Motor Transport,
234	11-10-67	Mr. Muhammad Azim Khan, Senior English Teacher, Govt : Central Model School.
235	28-10-67	Mr. Muhammad Naseem Azhar, Steno : P & D Department.

1	2	3
236	1-11-67	Mr. Saeed Ahmad Khan, Asstt : S & GAD.
237	—do—	Ch. Ghulam Haider, Asstt : C & W Department.
238	7-11-67	Ch. Muhammad Aslam, PA to Minister for Irrigation & Power Department.
239	15-11-67	Mr. Abdul Razak, Asstt : F.D.
240	16-11-67	Mr. Mahboob Afzal, Asstt : S & GAD.
241	20-11-67	Mr. Shaukat Ali, Asstt : S & GAD.
242	2k-11-67	S. Mustafa Ali Zadi, Sr : English Teacher Govt : High School Chauburji Garden Estate.
243	9-12-67	Ch. Meraj Din, Divl : Accountant P.H.E. Department.
244	23-12-67	Mr. Muhammad Yaqoob, Stenographer Law Department.
245	26-1-68	Mr. Zaheer-ud-Din Ahmad, Senior Supdt : D.G. High Way Department.

APPENDIX IX

(Ref : Staerrd Question No. 12335)

ANNEXURE I

	Name and location of Textile Mills Spinning Machinery wherein was installed before or during 1955.	No. of Spindles installed	Year of installation	Year of Manufacture of Spindles
1.	Fateh Textile Mills, Hyderabad.	25200	1953 to 54	No. Available
2.	Silver Cotton Mills, Hyderabad.	9584	1952 after re-conditioning.	1905
3.	Fazal Gulzar Textile Mills, Hyderabad.	8800	1954 to 55	No. Available
4.	Mehar Textile Mills, Hyderabad.	20400	1952 to 55	—do—
5.	Modern Textile Mills, Tando Jam.	10400	1952	—do—
6.	Tanvir Textile Mills, Tando Jam.	10000	1955	—do—
7.	Faqir Spinning Mills, Gambat.	10000	1954	—do—
8.	Khairpur Textile Mills, Khairpur.	24620	1951 to 54	—do—
9.	Ismail Textile Mills, Khairpur.	10000	1955	—do—
10.	Bahawalpur Textile Mills, Khairpur.	15200	1955	—do—
11.	Colony Textile Mills Ltd., Multan.	64040	1953 to 55	—do—
12.	United Textile Mills, Multan.	12400	1955	—do—

13.	Punjab Textile Mills Multan.	5200	1952 after re-conditioning	1895
14.	Co-operative Textile Mills, Khanewal.	25600	1954	No. Available
15.	Burewala Textile Mills, Burewala.	52200	1953	—do—
16.	Sutlej Cotton Mills, Okara.	36212	1936 to 50	—do—
17.	Nishat Sarhad Textile Mills, Peshawar.	12500	1954	—do—
18.	Colony Sarhad Textile Mills, Nowshera.	25200	1954	—do—
19.	F. P. Textile Mills, Jhanjira Road, Peshawar.	12400	1955	—do—
20.	Swat Textile Mills, Haripur, Distt : Hazara.	10000	1955	—do—
21.	Kohinoor Textile Mills, Rawalpindi.	50880	1952 to 54	—do—
22.	Kohinoor Textile Mills, Lyalpur.	102160	1949 to 54	—do—
23.	Nishat Textile Mills, Lyallpur.	24680	1953 to 54	—do—
24.	Premier Textile Mills, Lyallpur.	25264	1954	—do—
25.	Lyallpur Cotton Mills, Lyallpur.	55752	1934 to 52	—do—

26.	Crescent Textile Mills, Lyallpur.	45360	1954 to 55	—do—
27.	Zeenath Textile Mills, Lyallpur.	25040	1954 to 55	No. Available
28.	Rahmania Textile Mills, Lyallpur.	5196/ 5200	1954 after re-conditioning	1934
29.	Sargodha Textile Mills, Sargodha.	24784	1952	No. Available
30.	Kohineor Textile Mills, Liaqabad.	25600	1953	—do—
31.	Colony Thal Textile Mill, Bhakar.	25744	1954	—do—
32.	Watan Cotton Textile Mills, Rawalpindi.	10000	1955	—do—
33.	Chenab Textile Mills, Lahore.	4080	1954	—do—
34.	West Punjab Textile Mills, Lahore.	15648	1931 to 54	—do—
35.	Bawany Violin Textile Mills, Karachi.	40000	1951	—do—
36.	Zaibtan Textile Mills, Karachi.	26024	1951 to 54	—do—
37.	Paracha Textile Mills, Karachi.	10000	1952 to 54	—do—

38.	Habib Textile Mills, Karachi.	10160	1952 to 54	—do—
39.	Jubilee Spinning & Weaving Mills, Karachi.	11984	—do—	—do—
40.	Fazal Shafiq Textile, Mills, Karachi.	10080	—do—	—do—
41.	Ahmad Abdul Ghani Textile Mills, Karachi.	25272	—do—	—do—
42.	Dawood Cotton Mills, Karachi.	50048	—do—	—do—
43.	Dyer Textile Mills, Karachi.	4800	1951	—do—
44.	Valika Textile Mills, „	62552	1951	—do—
45.	Dost Mohammad Cotton Mills, Karachi.	11320	1951 to 54	—do—
46.	Lakhany Silk Cotton Mills, Karachi.	9760	—do—	—do—
47.	Star Textile Mills, Karachi.	12400	—do—	—do—
48.	Phoenix Textile Mills Ltd., Karachi.	2300	1951 to 54	—do—
49.	Rashid Textile Mills, Karachi	20000	1952 to 54	—do—
50.	Hussain Industries Ltd, Karachi.	10336	1952 to 54	—do—
51.	Bashir Cotton Mills, Karachi.	8184	—do— after reconditioning.	—do—

52.	Firdous Textile Mills, Karachi.	12000	1952 to 54	—do—
53.	Ghafoor Textile Mills, ,,	11360	—do—	—do—
54.	Jawia Textile Mills, Karachi.	1600	—do—	—do—
55.	Elite Textile, Mills, Karachi	10216	—do—	—do—
56.	Gul Ahmed Textile Mills, Karachi.	24800	—do—	—do—
57.	Nagaria Textile Mills, Karachi.	10000	1952 to 54	No. Available
28,	Crescent Textile Mills, Karachi.	6948	1951 after re-conditioning.	—do—
59.	Adamjee Cotton Mills Ltd., Landhi.	50,456	1951	—do—

APPENDIX X

(Ref : Starred Question No. 12336)

ANNEXURE – 1

S. No.	Name of the party.	Country of origin	No. of spindles
1.	M/S Adamjee Cotton Mills Ltd., Landhi, Karachi.	UK	24,000
2.	M/S Ahmad Abdul Gani Textile Mills, SITE, Karachi.	—do—	25,272
3.	M/S Bawany Violin Textile Mills SITE, Karachi.	—do—	40,000
4.	M/S Bashir Cotton Mills, SITE, Karachi.	—do—	7,184
5.	M/S Crescent Textile Mills, Karachi.	—do—	6,948
6.	M/S Dyer Textile & Printing Mills, SITE, Karachi.	—do—	4,800
7.	M/S Gulberg Textile Mills Ltd., Landhi, Karachi.	—do—	9,600
8.	M/S Habib Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	15,040
9.	M/S Elite Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	10,216
10.	M/S Textile Finishing Mills Country Club Road, Karachi.	—do—	2,300
11.	M/S Hafiz Textile Mills Ltd., SITE, Karachi,	—do—	26,080
12.	M/S M.F.M.Y Industrias Ltd., SITE, Karachi.	—do—	5,000
13.	M/S Paracha Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	25,200

14.	M/S Rashid Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	20,000
15.	M/S Star Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	10,000
16.	M/S Valika Textile Mills Ltd., SITE, Karachi.	—do—	62,552
17.	M/S West Punjab Textile Mills Ltd,, Lahore.	—do—	1,936
18.	M/S Lahore Textile & General Mills Ltd., Lahore.	—do—	16,500
19.	M/S Chenab Textile Mills Ltd., Lahore.	—do—	4,084
20.	M/S Lyallpur Cotton Mills, Lyallpur.	—do—	55,752
21.	M/S Rahmania Textile Mills Lyallpur.	—do—	5,196
22.	M/S Kamalia Textile Mills Ltd., Lyallpur.	—do—	4,400
23.	M/S Zeenath Textile Mills Ltd., Lyallpur.	—do—	10,000
24.	M/S Punjnad Textile Mills Ltd., Multan.	—do—	5,264
25.	M/S D.M. Textile Mills Ltd., Jhelum.	—do—	5,400
26.	M/S Fauji Textile Mills Ltd., Jhelum.	—do—	25,184
27.	M/S Sultan Textile Mills Ltd., Sargodha.	—do—	13,400

28.	M/S Abbasi Textile Mills Ltd., Rahimyarkhan.	—do—	36,440
29.	M/S Mohammadi Textile Mills Ltd., Hyderabad.	—do—	10,000
30.	M/S Haji Shawoo Textile Mills Ltd. (Silk Cotton Mills Ltd, Hyderabad).	—do—	10,000
31.	M/S Modern Textile Nills Tando Jam, Hyderabad.	—do—	10,400
32.	M/S Khairpur Textile Mills Ltd., Khairpur.	—do—	24,620
33.	M/S Baluchistan Textille Mills, Ltd., Sariab Quetta.	—do—	12,400
34.	M/S Swat Textile Mills Ltd. Haripur Hazara.	—do—	10,000
35.	M/S Sutlej Cotton Mills Okara.	—do—	2,160

ANNEXURE-II

Replacement	Date of Replacement
Abbasi Textile Mills, Rahim Yar Khan.	31-8-64
Bawany Violin Textile Mills, Karachi.	—do—
Bashir Cotton Mills, Karachi.	—do—
Crescent Textile Mills, Karachi.	—do—
Chenab Textile Mills, Lahore.	—do—
Dyer Textile & Printing Mills, Karachi.	—do—
D. M. Textile Mills, Rawalpindi.	—do—
Kamalia Textile Mills, Lyallpur.	—do—
Muhammadi Textile Mills, Hyderabad.	—do—
M. F. M. Y Industries, Karachi.	—do—
Punjnad Textile Mills, Multan.	—do—
Phoenix Mills, Karachi.	—do—
Rahmania Textile Mills, Lyallpur.	—do—
Silver Cotton Mills, Hyderabad.	—do—
West Punjab Textile Mills, Lahore.	—do—

PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

SEVENTH SESSION OF THE SECOND PROVINCIAL ASSEMBLY OF WEST PAKISTAN

Thursday, the 30th May, 1968

پنج شنبہ - ۲ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8.00 a m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., In the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرٰىكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا ۚ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۔ هٰٓأَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔

(پ ۵ - س ۴ - ع ۱۳ - آیات از ۱۰۵ تا ۱۱۰)

اے پیغمبر ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ تاکہ اللہ کی ہدایات کے مطابق لوگوں کے مقدمات فیصل کرو اور دیکھو خیانت کرنے والوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ اور اللہ سے بخشش مانگنا بلاشبہ وہ بخشنے والا اللہ بڑا مہربان ہے۔ اور جو لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ اللہ خائن اور مرتکب جرائم کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپتے۔ حالانکہ جب وہ راتوں میں ایسی باتوں کے مشورے کرتے ہیں جنکو وہ پسند نہیں کرتا تو وہ ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور اللہ تمام کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ بھلا تم لوگ دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے بحث کر لیتے ہو۔ قیامت کو ان کی طرف سے اللہ کے ساتھ کون جھگڑے گا اور کون اُن کا وکیل بنے گا۔ اور جو شخص کوئی برائی کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرلے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ کو بخشنے والا بڑا مہربان پائے گا۔ وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

TAKING BACK RAILWAY LANDS FROM UNAUTHORISED OCCUPANTS

***10074. Chaudhri Muhammad Idrees**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the names of the persons who have encroached upon the land belonging to the Railways Department alongwith the area of the land in possession of each person, the names of the stations where such lands are situated and the steps taken or intended to be taken by Government for getting them out of their unlawful possession ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Names of the persons who have encroached upon the land belonging to the Railway Department and the particulars of the stations where such lands are located are given in the statement placed on the table of the House.* This statement also shows the area of the land in possession of each encroacher except in the case of Karachi area and one area at Hyderabad where it has not been possible to collect this information.

These encroachments largely took place soon after Independence and the encroachers were mainly refugees from India, who for lack of available accommodation, constructed temporary hutments on the Railway land Due to the conditions prevailing at that time, it was not possible to prevent the encroachments. Ejectment from the encroached railway land is a matter which has been receiving constant attention but much headway, particularly of encroachments involving construction of hutments, has not been made. The reason is that the civil authorities have felt it necessary that there should be some arrangements for the alternative accommodation of the encroachers before they are ejected. Some encroachments have however been removed from time to time. It is hoped that pace of ejectment will gradually accelerate as more and more alternative accommodation becomes available, and also as the Railway,

---

**Placed in the Assembly Library under L.T. No. 3/68.*

having been vested with the powers to evict, is now able to take more effective action.

چودھری محمد ادریس - جناب والا - مجھے یہ statement نہیں ملی -

Parliamentary Secretary: Sir, this is a huge statement containing more than 7000 cases. This has been placed on the Table of the House. One copy of it is with Mr. Speaker.

چودھری محمد ادریس - یہ لوگ جو ریلوے کی زمین پر ۱۹۴۷ء سے قابض ہیں اور ریلوے کو اس زمین کی ضرورت نہیں - - -

Mr. Speaker: The statement is with me ; the Member can see it.

چودھری محمد ادریس - یہ لوگ جب ریلوے کی زمین پر ۱۹۴۷ء سے آباد ہیں جس کی کہ ریلوے کو ضرورت نہیں ہے تو کیا یہ قیمت لیکر ان لوگوں کو منتقل نہیں کی جا سکتی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایسی صورت حال نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ کچھ خصوصی حالات کے تحت یہ مہاجرین ریلوے کی زمین پر آباد ہو گئے تھے اب کوشش کی جا رہی ہے کہ ان سے یہ زمین خالی کروا لی جائے - اور جیسا کہ جناب والا کی ذاتی معلومات میں یہ چیز ہے کہ ایسے حالات میں بیدخلی مشکل ہو جاتی ہے اس کے لئے لمبا چوڑا پروسیجر اختیار کرنا پڑتا ہے تمام تر کوشش کیجارہی ہے اور اس سلسلے میں سول اتھاریٹیز کی امداد حاصل کیجارہی ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ

سول اتھاریٹیز اس بات کی کوشش کر رھی ہیں کہ ایسے لوگوں کو جن کو یہاں سے بیدخل کیا جائیگا ان کو متبادل زمین مہیا کی جائے تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو ۔ اس مسئلہ پر چونکہ اب زیادہ کوشش کیجارھی ہے اس لئے امید ہے کہ جلد ھی یہ اراضیات خالی ہو جائیں گی ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب فرمائیں گے کہ پچھلے سیشن کے دوران بتایا گیا تھا کہ جہلم کی ریلوے کی زمین پر ناجائز قبضہ ھے بلکہ اس کو ریلوے کے ایک افسر نے sublet کیا ھے لوگوں نے اس پر ناجائز مکانات تعمیر کر لئے ہیں تو کیا اس کے متعلق کوئی فیصلہ ہوا ھے اور کیا وہ زمین خالی کروا لی گئی ھے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جہلم کی زمین بھی اس میں شامل ھے مگر معزز ممبر اگر کسی خاص افسر کے متعلق فرما رہے ہیں تو میں عرض کرنے سے قاصر ہوں لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ھے اس میں جہلم کی اراضی بھی شامل ھے جس کو خالی کروایا جا رھا ھے ۔

چودھری محمد نواز ۔ پچھلے سیشن کے دوران میں جب یہی میرا سوال تھا تو آپ نے اس کے متعلق اس ایوان میں وعدہ کیا تھا کہ اس افسر کے خلاف تحقیقات کی جائیگی جس نے اس اراضی کو sublet کیا ھے تو میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاھتا ہوں کہ آپ نے اور آپ کے محکمہ نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر معزز ممبر اس سوال کے حوالہ سے نیا سوال پوچھ لیں تو میں اسکا جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

EMPLOYEES IN CERTAIN SHOPS UNDER RAILWAYS DEPARTMENT

*10091. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the total number of employees in each of the following categories in Re-rolling, Heating, Re-heating and Hot-Re-rolling Shops of Railways Department, separately :—

(i) Supervisory A and B ;
(ii) Ministerial A, B and C ;
(iii) Skilled ;
(iv) Semi-skilled ;
(v) Unskilled ; and
(vi) Miscellaneous ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No Shops of the Railways are known as "Re-rolling", "Heating" Re-heating" or "Hot Re-rolling" shops. Presumably, Rolling Mills in the Railway Steel Shop, Moghalpura are intended. In the said Mills, men are employed who jointly carry out both re-rolling and heating operations. Consequently, the number of men employed for each of the two operations cannot be furnished.

On the foregoing presumption, information in regard to the various categories of staff employed in the Rolling Mills for re-rolling and heating operations is given below :—

Description	*Number of men*
1. Supervisor 'A'	...
Supervisor 'B'	11
2. Ministerial A and B	...
'C'	5
3. Skilled	81
4. Semi-skilled	118
5. Unskilled	261
6. Miscellaneous	...
Total	476

RAILWAY STATION KARACHI CITY

*10092. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the average number of tickets per day sold at Karachi City Railway Station from 1st April, 1967 to 31st August, 1967 ;

(b) the number of Water Coolers provided at the said station and whether this number is sufficient for the needs of the passengers ; if not, the arrangements which are proposed to be made by Government in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The daily average number of tickets sold at Karachi City Railway Station from 1st April 1967 to 31st August 1967 was 14,017.

(b) Two electro-mechanically operated water coolers each of five ton capacity, equipped with 1,700-gallons cold water storage tank are installed at the main platform of Karachi City Station for the convenience of passengers. The two coolers have sufficient capacity for meeting the requirements of passengers and there is, therefore, no need to provide any additional water cooler.

مسٹر حمزہ ۔ جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ main پلیٹ فارم پر پانی ٹھنڈا کرنے کی دو مشینیں نصب ہیں کیا وہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ دوسرے پلیٹ فارم پر ٹھنڈا پانی کیسے مہیا کیا جاتا ہے ؟

Parliamentary Secretary : The cold water is served to passengers by six trollies also, which are filled from the cold storage tank.

Construction of Factory for Manufacturing Broad Gauge Prestressed Concrete Sleepers

*10094. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that some time ago the installation of a factory for the manufacture of broad gauge prestressed concrete sleepers was planned at a cost of Rs. 16.09 lac ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, whether the same has since been installed, if so—

(i) its initial estimate ; (ii) total cost which was actually incurred on the installation of machinery and (iii) in case there is any difference between the estimate and the actual cost incurred on the installation of the said factory, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The project to set up a factory for the manufacture of broad gauge prestressed concrete sleepers in collaboration with M/s Dyckerhoff & Widmann of West Germany was sanctioned at an estimated cost of Rs. 40·99 lac including Rs. 16·25 lac, the rupees equivalent of foreign exchange component of the cost of special purpose machinery and equipment which had to be obtained from the above firm.

(b) The factory has since been installed and it has been in production with effect from August 1967.

(i) The estimated cost of the factory as sanctioned was Rs. 40·99 lac as stated in answer to part (a).

(ii) The expenditure incurred on account of the cost and installation of special purpose machinery and equipment obtained from M/s. Dyckerhoff & Widmann of West Germany and other equipment imported

was Rs. 25,79,700. The total expenditure incurred on the installation of the factory, including machinery and equipment, was Rs. 42,40,333·30 which is Rs. 1,41,333·30 more than the amount sanctioned. This represents an increase of 3·5 per cent which is within the permissible limit of 10 per cent and which was mainly due to the increase in custom duty that had taken place after the estimate had been sanctioned.

PLACES VISITED BY VICE-CHAIRMAN, P.W.R. OUTSIDE LAHORE

*10100. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the dates on which the Vice-Chairman, P.W.R. visited places outside Lahore during the period from 1st January 1967 to 31st July 1967 and the names of places visited by him alongwith the purpose of each visit ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : A statement showing the necessary details is laid on the table of the Assembly.*

RETAINING DR. Z.A. KHAN, CHIEF MEDICAL OFFICER, P.W.R. IN SERVICE

*10101. **Mr. Hamza** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the date of birth of Dr. Z.A. Khan, Chief Medical Officer, P.W.R. and in case he has attained the age of 60 years, reasons for retaining him in service uptil now ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The date of birth of Dr. Z.A. Khan, Chief Medical and Health Officer, P.W. Railway, is 25th February 1907. He attained the age of 60 years on 24th February 1967. He was re-employed for a period of one year, with effect from the

---

*Please see Appendix I at the end.

31st October 1966 and on expiry of the term of re-employment was granted extension for another two years by the Provincial Government with the approval of the Central Government as none of the Medical Officer of the Railway had sufficient experience and maturity for holding the post of Chief Medical and Health Officer.

مسٹر حمزہ - کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ ڈاکٹر زیڈ - اے خان چیف میڈیکل آفیسر کا عرصہ ملازمت کتنا ہے -

Parliamentary Secretary : Sir I can read out all these details. The particulars of the remaining four doctors from whom selection had to be made to fill up the post of Chief Medical Officer and the Medical Superintendent, in the event of its being decided not to re-employ Dr. Khan, are as under :

	Date of appointment to Class I
(i) Dr. A.H. Saeed	7.1.1953
(ii) Dr. K.M. Ansari	5.11.1958
(iii) Dr. Ihsan Mahmud	11.8.1960
(iv) Dr. H.K. Khan	11.9.1960

مسٹر حمزہ - آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ ڈاکٹر سعید صاحب کو کلاس (۱) ۱۹۵۳ء میں دی گئی - اور آپ نے خود یہ تسلیم بھی کیا ہے کہ اس کو ۱۵ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور پھر آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ محکمہ میں کوئی ایسا ڈاکٹر موجود نہیں تھا جو ان کی جگہ لگایا جا سکے - یہ کہاں تک درست ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - اس بات کے متعلق پہلے بھی وضاحت کی جا چکی ہے اور میں پھر وضاحت کر رہا ہوں کہ

In October 1967 the cadre position was reviewed and it was found that it would take another two years before the railway doctors, eligible for promotion to the post of Chief Medical Officer, will acquire the experience required for this post.

چودھری محمد ادریس - میں جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاھتا ھوں کہ اگر یہ زیڈ - اے خان مر جائے تو آپ کیا کریں گے کیا آپ کو پھر کوئی آدمی اس کی جگہ کام کرنے کے لئے نہیں ملے گا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - پھر تو دوسرا آدمی رکھنا ھی پڑیگا لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ھے اور آپ جانتے ہیں کہ ابھی اس کے تجربہ سے استفادہ کیوں نہ کیا جائے ؟

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ نہیں چاھتا کہ ضمنی سوال کرتے ھوئے ذاتیات میں الجھوں - عرض یہ ھے کہ اس ڈاکٹر کی سب سے بڑی qualification یہ ہے کہ یہ نیک نام نہیں اور اسیوجہ سے اس کو توسیع دی جا رھی ہے - میں اپنی ذاتی معلومات کی بنیاد پر یہ کہتا ھوں - آپ خواہ مخواہ غلط بیانی کر کے اس ایوان کی توھین کرتے ہیں -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - اس میں غلط بیانی کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے اگر جناب حمزہ صاحب کے پاس اس کے خلاف کوئی چیزیں ھوں تو وہ ھمارے نوٹس میں لائیں جہاں تک معلومات کا سوال ھے ھم اس ایوان کو اور خاص طور پر حمزہ صاحب کو صحیح معلومات مہیا کرتے ہیں -

LIGHTING AT RAILWAY STATIONS MADDOKI AND JHANG CITY

*11081. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the total expenditure incurred on lighting at Railway Stations Maddoki and Jhang city in the year 1966-67 alongwith the details of different items of the said expenditure ;

(b) the distance of which the electricity transmission lines pass from both the said stations and the expenditure estimated to be incurred on the electrification of these stations ;

(c) the reasons for not electrifying the said stations ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) Mudduki and Jhang city railway stations are not electrified. Kerosene Oil lights are provided at the two stations on which account the total recurring expenditure in the year 1966-67 was Rs. 968.12. Break down of the expenditure is as follows :—

1.	Kerosene Oil	=Rs. 880.00
2.	Wicks of sizes	=Rs. 6.87
3.	Chimneys	=Rs. 81.25
		Rs. 968.12

(b) The nearest point of WAPDA supply mains to Mudduki railway station is a tube-well which is situated at a distance of about half mile from the Railway Station. In the case of Jhang City, WAPDA electricity supply lines are at a distance of approximately two furlongs from the Railway Station. It is estimated that cost of electrification of Mudduki station will be about Rs. 15,000 and that of Jhang City station will be about Rs. 17,000.

(c) The main reason for not electrifying the two said stations is that the traffic offering is meagre and totally inadequate for justifying the expenditure entailed in electrification. As and when traffic grows sufficiently to justify electrification necessary action will be taken.

چودھری محمد ادریس - میں جناب والا یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کی ریلوے سٹیشنوں کو بجلی دینے کی کیا پالیسی ہے ؟ میں نے پارٹ (سی) میں اس کے متعلق پوچھا ہے -

پارلیمنٹری سیکرٹری - جب ٹریفک کی بہت زیادتی ہو اور وہاں کی آمدنی اس بات کا جواز پیدا کرے تو ایسے ریلوے سٹیشنوں کو بجلی دی جاتی ہے - ان اخراجات کے علاوہ اور بھی اخراجات ہوتے ہیں - بڑے سٹیشنوں پر بجلی لگانے کے اخراجات زیادہ ہیں اور چھوٹے سٹیشنوں کے کم ہیں -

---

THEFTS IN TRAINS AND GOODS GODOWNS

*11082. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) the number of thefts committed in trains and goods godowns during the year 1966-67 and from 1st June, 1967 to 31st December 1967, separately, alongwith the value of the stolen property ;

(b) the number of thefts, out of those mentioned in (a) above, in which the culprits were traced out alongwith the number of accused arrested and the number of those out of them who were convicted ;

(c) the total amount paid by the Railway Administration as value of t he property stolen in the said thefts ;

(d) the number of Railway employees who were either prosecuted in a court of law or against whom departmental action was taken as a result of the above said theft cases alongwith the number of those out of them who were convicted by court or punished by the Department ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a)

Period	*Number of thefts*	*Value of the stolen goods*
		Rs.
1966-67	142 ..	1,03,545·51
1st June, 1967 to 31st December 1967	59 ...	24,403·74
	1966-67	*From* 1-6-67 to 31-12-67
(b) (i) Number of thefts out of those mentioned in (a) above, in which the culprits were traced.	62 ...	53
(ii) Number of culprits arrested	106 ...	41
(iii) Number of culprits convicted	14 ...	5

Out of the accused arrested in 1966-67, 84 and of those arrested in the period from 1st June, 1967 to 31st December, 1967, 28 are still under trial.

		For the period
(c)	1966-67	1-6-67 to 31-12-67
	Rs.	Rs.
	8,315·49	439·13
	1966-67	*From* 1-6-67 *to* 31-12-67

(d)	(i) Number of Railway staff prosecuted for trial in a Court of Law.	17	...	14
	(ii) Number of Railway staff against whom departmental action was initiated.	11	...	16
	(iii) Number of railway staff convicted by courts of law.	1	...	2
	(iv) Number of railway staff punished as a result of departmental action.	9	...	6

چودھری محمد نواز ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ پارٹ (اے) میں انہوں نے لکھا ہے کہ ۱۴۲ چوریاں ہوئیں اور ان میں سے ۶۲ چور پکڑے گئے تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ باقی کیس جو ہیں کیا وہ عدم پتہ رہے ہیں یا ان کا پتہ چل گیا تھا ۔ کیا ملزمان گرفتار کئے گئے ہیں یا نہیں ؟

Parliamentary Secretary : It is clear that out of 142 thefts committed in the year 1966-67 and 59 committed during the period from 1st June, 1967 to 31st December, 1967, 62 culprits were traced and the number of culprits arrested was 106. 41 culprits were arrested, from 1.6.67 to 31.12.67, and tried in courts of law but only 14 were convicted.

چودھری محمد نواز ۔ حضور والا ۔ میرا سوال یہ تھا کہ ۱۴۲ چوریاں ہوئیں اور ۶۲ ملزمان گرفتار ہوئے تو باقیوں کا کیا بنا ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ باقی عدم پتہ رہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ سن ۶۶/ ۶۷ میں مسروقہ مال کی قیمت

ایک لاکھ تین ہزار ۵۴۵ بتائی گئی ہے - اور کل رقم جو کہ ریلوے ایڈمنسٹریشن نے مسروقہ مال کی ادا کی وہ ۸ ہزار ۳۱۵ روپیہ ہے - میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تقریباً دو سال گزر گئے ہیں جو باقی ماندہ کلیمز ہیں آپ ان کو کیوں طے نہیں کرتے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ان کلیمز کی ادائیگی کی جاتی ہے جن کے متعلق یہ قرار دیا جائے کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے صرف ان کلیمز کی ادائیگی کی جاتی ہے -

چودھری محمد نواز - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب اتفاق کریں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ریلوے کا محکمہ کلیمز کے معاملے میں جو حقدار لوگ ہیں ان کو دیدہ دانستہ تنگ کرتا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - ایسی کوئی صورت حال نہیں ہے ؟

چودھری محمد ادریس - کیا کوئی ایسے کیس بھی ہیں جبکہ ریلوے کے قبضہ سے مال چوری ہو گیا ہو -

Mr. Speaker : The Member may please give fresh notice for that.

پارلیمنٹری سیکرٹری - وہاں کلیمز ادا نہیں کئے جاتے -

مسٹر سپیکر - کیا آپ کوئی خاص کیس کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں -

چودھر محمد نواز - انہوں نے جنرل قسم کا جواب دیا تھا اس لئے میں نے پوچھا تھا -

چودھر محمد سرور خان - یہ تو عام عقل کی بات ہے -

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : The responsibilities of the Railways are given in Section 72 of the Railways Act and Section 151 and 152 of the Contract Act. These are the provisions of law and I would request the Member, who is also a lawyer, to kindly refer to the law.

چودھری محمد نواز - پوائنٹ آف آرڈر - حضور والا - میری یہ عرض ہے کہ ریلوے کے پارلیمنٹری سیکرٹری سردار محمد اشرف صاحب ہیں - جناب وزیر قانون اکثر دیکھے گئے ہیں کہ بہت سے محکمے جن سے ان کا تعلق بھی نہیں ہوتا تو وہ کھڑے ہو کر جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں کیا ان کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسا کریں -

Minister for Law : Point of information. This department has been allotted to me by the Governor of West Pakistan, it being his department, for the purpose of answers to questions. Therefore, for the information of the House as well as the Member, this department is in my charge.

LATE RUNNING OF LAHORE-KARACHI PASSENGER TRAIN

***11129. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether it is a fact that Lahore-Karachi passenger train scheduled to leave Lahore at 15-40 hours often starts late from the Lahore Railway Station ; if so, its departure at the scheduled time ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) It is correct that 84 down had late start frequently from Lahore before 3rd February 1968. The position has since changed and the trains normally starting to time.

(b) The rake link in which 84 down was working was tight and as such the incoming rake could not be generally turned out in time for working 84 down. Another rake has been added to the link since 3rd February 1968 and the train is normally starting puntually.

SALOONS USED BY RAILWAY OFFICIALS

***11544. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the total number of saloons used by the Railway officials during the period from 1st January 1967 to 15th April 1968 alongwith total mileage covered and expenditure incurred in this connection ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The total number of saloons available during the period from 1st January, 1967 to 15th April, 1968 for the use of railway officers for the performance of their official duties was 111 consisting of 103 broad gauge, 3 metre gauge and 5 narrow gauge vehicles. In addition there were 9 broad gauge tourist cars which were utilised by railway officers when not required by the public. Of the 103 broad gauge saloons, 24 were bogie vehicles and 79 four-wheelers. The total mileage covered by these saloons and the tourist cars used by Railway officers during this period was 21,85,285 and the expenditure incurred on this account was Rs. 7,09,625.33.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state what would have been the cost if these railway officers would have performed their journey of 21,85,285 miles in first-class on a single seat ?

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice.

Malik Muhammad Akhtar : Why, Sir ?

Mr. Speaker : The Parliamentary Secretary is not going to be ready for the answer.

Malik Muhammad Akhtar : I am sorry.

جناب والا ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ۲۱ لاکھ ۸۵ ہزار ۲۸۵ میل ان کا سفر ہے اور ۷ لاکھ ۹ ہزار ۶۲۵ روپیہ کا خرچ آیا تو میں حساب کر دیتا ہوں ایک آنہ فی میل کے حساب سے تمام خرچ ہوا ۔ مثلاً لاہور تا راولپنڈی کا کرایہ ۱۰۰ روپیہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے دوگنا خرچ کیا ۔

That is hardly rupees sixty. They are just double of the original fare if they would have travelled in the ordinary first class.

Mr. Speaker : The Member has answered his own supplementary.

Malik Muhammad Akhtar : Another supplementary. Would the Government be wise enough to prepare itself to consider the advisability of issuing instructions to the Railway Officers not to unnecessarily use saloons and fix the status of the officers for the use of saloons so that the abuse of using saloons is not made in future ?

Parliamentary Secretary : Sir, it will not be possible ; firstly, to give such instructions and secondly, my friend has not been able to understand the answer probably. Out of 103 saloons, there are 79 4-wheeler saloons and these are as uncomfortable as a 3rd class bogie. There are a few saloons which are meant for a certain categories of officers. Moreover, for the information of the Member and the House, I may tell that there are 644 officers in the Railways Department who are supposed to tour by these so-called saloons and average comes to one saloon for 5·8 officers and monthly expenditure on each of the officer comes to about Rs. 0.45.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state as to how many seats are available in a 4-wheeler saloon ?

Parliamentary Secretary : A 4-wheeler saloon has one-bed capacity and the other saloons which are being used by Ministers and other senior officers, have two-beds capacity with provision of an additional seat.

SCHEME FOR COLLECTION AND DELIVERY OF GOODS AT OWNERS PREMISES

***11545. Malik Muhammad Akhtar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Railways Department has started the scheme of collection and delivery of goods at the owners premises at the initial cost of Rs. 50 lac and estimated recurring expenditure of Rs. 13 lac per annum ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of trucks imported or purchased for the purpose ; (ii) total cost thereof and (iii) the names of the firms through which these trucks were purchased or imported ;

(c) the actual cost of the said scheme alongwith the expenditure so far incurred thereon and the annual profit accrued to Railway up to 15th April 1968 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. The Street Collection and Delivery Scheme was sanctioned at an estimated cost of Rs. 24·99 lac with recurring expenditure of Rs. 22 lac per annum.

(b) (i) The required information is given below :—

5 ton Morris trucks	40	Imported
3 ton Morris trucks	30	Imported
1½ ton Austin delivery vans	20	Imported
Jeeps (Qaiser Universal Jeep Model CJ5) USA	2	(Purchased locally for inspecting and supervisory staff.)
Total.	92	

(ii) The total cost of the motor vehicles is approximately Rs. 22 lac.

(iii) The firms from which the vehicles were procured are given below :—

1. 5 ton and 3 ton Morris trucks.	M/s. Kandawalla & Co. Ltd. 71, The Mall, Lahore.
2. 1½ ton delivery vans	M/s. Pakistan Garrage Ltd. Jaffar Chambers, Victoria Road, POB 7283, Karachi-3.
3. Jeeps	M/s. Eastern Automobiles (Lahore) Ltd., 71-The Mall, Lahore.

(c) The actual cost of the said scheme has come to Rs. 24 lac including Rs. 2 lac for construction of garrages for the vehicles at Karachi and Lahore.

It was towards the end of December 1967 that the entire fleet of vehicles became available for service. Consequently, the scheme came into full operation only from January 1968. At this stage it is, therefore, premature to furnish financial results as asked for. These results will be available when the said scheme has been fully in operation for a year.

Malik Muhammad Akhtar : May I know on which date this scheme was matured, staff employed and actual expenditure incurred on the staff thereby ? It is because according to me this scheme was started in 1965.

Parliamentary Secretary : I have already given all the details asked for in this question.

Malik Muhammad Akhtar : When did you finalise this programme and commenced operations on that 'Mansooba' ?

Parliamentary Secretary : I have already given all the details.

Malik Muhammad Akhtar : You have not given the date when the Railways decided to operate this scheme and engaged the staff for this purpose ?

Parliamentary Secretary : In the beginning, the scheme was started at Karachi from 16th January, 1967 at Lahore from 15th February, 1967.

———

RAILWAY COMMERCIAL MANUAL

*11546. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Railways Department has not revised its Commercial Manual since 1935 ; if so, reasons therefor ;

(b) whether it is a fact that certain staff was employed for this task from time to time ; if so, the amount paid to them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No. The Commercial Manual was revised in the year 1963.

(b) Yes. An amount of Rs. 9,472·00 was spent on the staff specifically employed for carrying out the work of revision of the Commercial Manual.

Malik Muhammad Akhtar : What is the date when the earlier commercial manual was compiled which has been revised in 1963 ?

Parliamentary Secretary : 1935.

RAILWAY EMPLOYEES STRIKE

*11547. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the duration of Railway employees strike in 1967 and the total financial loss suffered by the Railway Administration due to the said strike ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Staff of Workshops and Open Line Divisions were on strike in the month of January-February 1967 for varying periods and, in this connection, details are furnished below :—

Particulars of the Establishment	Period of strike	Period of lockout
(a) WORKSHOPS		
(i) Carriage and Wagon Workshops, Moghalpura	30th January 1967 (2nd half) to 3rd February 1967.	3rd February 1967 (afternoon) to 9th February 1967.
(ii) Locomotive Workshops, Moghalpura	31st January 1967 to 3rd February 1967	Ditto
(iii) Electrical Workshop, Moghalpura	31st January 1967 (2nd half) to 3rd February 1967.	Ditto
(iv) Signal Shop, Lahore	31st January 1967. to 3rd February 1967	Ditto
(v) Steel Shop Moghalpura	Ditto	Ditto
(vi) Carriage and Wagon Shop, Hyderabad	3rd February 1967 to 4th February 1967	...

(vii) General Stores, Moghalpura	31st January 1967 to 3rd February 1967	3rd February 1967 (afternoon) to 9th February 1967
(viii) Bridge Workshops, Jhelum	2nd February 1967 to 3rd February 1967	...
(b) OPEN LINE		
(i) Lahore Division	31st January 1967 to 3rd February 1967	...
(ii) Rawalpindi Division	1st February 1967 to 4th February 1967	...
(iii) Multan Division	1st February 1967 to 3rd February 1967	...
(iv) Karachi Division	1st February 1967 to 4th February 1967	...

(v) Sukkur Division	1st February 1967 to 5th February 1967	.
(vi) Quetta Division	1st February 1967 to 4th February 1967	. .
(vii) General Stores, Karachi Cantt.	2nd February 1967 to 4th February 1967	..
(viii) Track Supply Depot, Sukkur	2nd February 1967 to 4th February 1967	...
(ix) Creosoting Plant Haripur Bund	3rd February 1967 to 4th February 1967	...
(x) Sleeper Depot Hump Yard, Karachi	3rd February 1967 to 4th February 1967	... ...

Workshops were locked out from 3rd February 1967 afternoon to 9th February 1967 as shown above against the Workshops concerned.

The loss suffered by the Railway due to the strike was on two accounts, one was that there was no outturn from the Workshops and the other was that revenue earnings dropped due to suspension of train services. After the strike ended, it took sometime to resume activities up to the full scale. However, following the full resumption, the loss in traffic and outturn was made up to some extent. The net overall loss was estimated as Rs. 1,09,68,000.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, according to the answer, workshops were locked up from 3rd Jan. 1967, upto the afternoon of 9th February, 1967, and on almost all the workshops-I cannot count them as it is a long list-the Railways has incurred a loss of Rs. 1,09,68,000. Would the Parliamentary Secretary be pleased to state what were the causes of the strike ?

Parliamentary Secretary : Obviously, this is not the background or scope of this question. The Member asked for certain information which has been supplied but this has got nothing to do with the causes of strike.

Malik Muhammad Akhtar : I consider I am well within my right and I would like to have your observations Sir. May I put the next supplementary ?

Mr. Speaker : Yes please.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state whether it is a fact that the Enquiry Officers have held a very senior officer of the Railway responsible for instigating the strike ?

Parliamentary Secretary : No Sir, it is absolutely wrong.

Malik Muhammad Akhtar : Then Sir, will the Parliamentary Secretary

state the number of Railway employees detained during this strike and the number of persons suspended and removed from service ?

Parliamentary Secretary : This does not fall within the scope of this question Sir.

Mr. Speaker : The Member should give fresh notice for that.

Parliamentary Secretary: Even then for the information of the Member I may inform him that none of the Railway employees who went on strike was removed from service.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state what remedial actions have been taken to prevent such strikes in future ?

Parliamentary Secretary : For the informaion of the Member, I may say that the strike took place in January 1965, and it is 1968 now, and this will result in a lengthy discussion. Even then if you feel Sir, that this supplementary falls within the scope of this question, I am prepared to answer.

Malik Muhammad Akhtar : Will the Parliamentary Secretary be pleased to state . . . .

Chaudhri Muhammad Nawaz : He is not pleased.

Malik Muhammad Akhtar : Let him be displeased to state whether it is a fact that the railway could not normally function for a couple of six months from the date of January 1967 after this strike ?

Mr. Speaker : What is your supplementary please ?

Malik Muhammad Akhtar : My supplementary Sir is that the railway could not function normally for a couple of six months after this strike

was over. He says the strike was over on the 9th February 1967, and I say, Sir, that it was not over by that time, and the railway was not functioning normally.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : We want to know "a couple of six months".

Khawaja Muhammad Safdar : He means one year.

Parliamentary Secretary : I have already said that the effect of the strike was felt for about six days. After that the life came to normal and, of course, it took some days more (not a couple of six months Sir.) to set everything right.

Malik Muhammad Akhtar : Is the first answer given by the Parliamentary Secretary incorrect that the conditions were normal within six days ? Let him explain Sir his first answer.

Parliamentary Secretary : Sir, it has become very difficult today to understand and reply the supplementaries of Malik Akhtar ; it has become very difficult for me. Sir, the strike was for about six days and after that the life was normal. The workers went back to work and the work started. As I have said, to become absolutely normal it might have taken some days more (not a couple of six months but some days more).

Malik Muhammad Akhtar: How many railway employees were injured due to firing and lathi charge ?

Parliamentary Secretary : Not the concern of the railway department ; it is purely a question of law and order.

RAILWAY ACCIDENTS

*11548. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the total number, dates and places of railway accidents that occurred during the period from 1st July, 1966 to 31st March 1968 ;

(b) the number of persons who died or were injured in the said accidents and the amount of compensation paid to those killed or injured ;

(c) whether inquiries into the causes of the said accidents were held ; if so, copies of the reports may be placed on the Table of the House ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The total number of accidents involving trains which occurred on the Railway during the period 1st July 1966 to 31st March 1968 was 181. Dates and places of their occurrence are given in columns 3 and 4 of the statement laid on the Table of the House as Annexure 'A'.*

(b) The required information is given in columns 5,6 and 7 of the statement laid on the Table of the House as Annexure 'A'.*

(c) Yes. Information regarding enquiries held into the said accidents is contained in column 8 of Annexure 'A.* The placement of enquiry reports, which comprise voluminous documents on the Table of the House, in a manner which would facilitate perusal, would entail an extremely difficult exercise. It is, therefore, for consideration whether it would meet the requirement of the Member to persue the said reports in the Railway Headquarters Office as may be convenient to him.

Malik Muhammad Akhtar : Mr. Speaker, Sir, this is a very long state-

---

**Please see Appendix II at the end.*

ment and I will have to make supplementaries. So, you would kindly appreciate my difficulties, though I am prepared for it.

Mr. Speaker : Yes please.

Parliamentary Secretary : For your information, Sir, I have already invited Malik Akhtar to railway headquarters, for his convenience, to examine the enquiry reports. Sir, according to the question, there are 141 enquiry reports, which he wanted to be placed on the Table of the House. They were big and voluminous reports, and it was not possible to bring and lay them on the Table of the House. I have, therefore, invited the Member to the Railway Board to examine the enquiry reports there.

Malik Muhammad Akhtar : I accept the invitation provided Mr. Hamza is allowed to accompany me.

Parliamentary Secretary : It is for his convenience to go through all the enquiry reports.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it had been stated that during the period 16th July 1966 till September 1967, there have been seven collisions of passenger trains. May I ask what was the loss involved to the railway in these seven collisions ?

Mr. Speaker : Only in respect of seven collisions ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir ; he has given in the statement seven collisions of passenger trains ; they had classified the collisions as collisions of goods trains, collisions of passenger trains, derailment of passenger trains.

Mr. Speaker : Has the Member asked for the losses ?

Malik Muhammad Akhtar : That does arise out of this question Sir

when I ask how many accidents were there. I have every right to ask whether any loss was there or they were just mere collisions and there was no loss.

Mr. Speaker : Actually it would be very difficult for the Parliamentary Secretary to say what amount of loss occurred. Can you give it ?

Parliamentary Secretary : In that respect, the details asked for were absolutely of a different nature than this.

Malik Muhammad Akhtar : I cannot follow him. Is he giving me any ?

Parliamentary Secretary : Not regardin g this. To give the information regarding all the West Pakistan Railway accidents would be impossible.

Malik Muhammad Akhtar : What action has been taken against the persons responsible for seven collisions of passenger trains during the period July 1967 to September 1967 ?

Parliamentary Secretary : This is already given in the statement.

Malik Muhammad Akhtar : You have not given what action has been taken. You kindly look up your statement.

Parliamentary Secretary : Regarding this supplementary Sir, the action taken against the railway staff, who was held responsible due to negligence or otherwise, was not asked for in this question, and if the Member so desires he can give a fresh notice and we will give the required information.

Malik Muhammad Akhtar : Fresh notice is not required. As a matter of fact, I want only to know what action did they take ?

Mr. Speaker : There were 181 accidents and if the Member goes on asking the Parliamentary Secretary what losses actually occurred and who was responsible for them, and how far he was responsible, that would not be very easy to answer for the Parliamentary Secretary.

Parliamentary Secretary : On a point of order Sir. You would realise that the details asked for by the Member are absolutely different from the supplementary that he is putting in the House. We are prepared to give all the detailed information falling within the scope of this question, but then he starts asking supplementaries regarding all the Pakistan Western Railways, which you would realize entails very vast information, which is impossible for me to furnish off-hand in the House.

Mr. Speaker : His question was specific so far as seven accidents are concerned. He is not enquiring about the affairs of the whole of the Pakistan Western Railways. Anyhow, that supplementary question is not within the scope of this question.

Malik Muhammad Akhtar : Whether it is a fact that during the period 29th June 1966 to 15th February 1968, collisions of six goods trains took place according to the statement ?

Parliamentary Secretary : The statement is already there Sir ; Yes.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, now again I humbly submit there can be only two supplementaries in respect of this information ; (i) The loss incurred ; and he is not prepared to reveal it ; (ii) then the next supplementary which naturally arises, is action against the negligent staff ; and he is not prepared to answer. Then Sir, I consider both these supplementaries he can repeat on the next turn, if he so desires.

Mr. Speaker : Provided the Member gives a fresh notice.

Malik Muhammad Akhtar : Alright Sir, I will give a fresh notice. All

the same, I am grateful to him for the comprehensive information, which he has given.

Mr. Hamza : In the future, the Parliamentary Secretary will serve as a human-being ready-reckoner for the railways atleast.

RAIL FRACTURES ON EACH SECTION FROM LALAMUSA TO SHORKOT ROAD *via* JHANG

*11737. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the number of rail fractures in the year 1967-68 on each section from Lalamusa to Shorkot Road via Jhang ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No rail fracture has occurred on Lala Musa-Sargodha-Hundewali section in the year 1967-68. On Hundewali-Shorkot Road section there were two cases of rail fracture during the year 1967-68.

Chaudhri Muhammad Idrees : Will the Parliamentary Secretary please state as to what steps are being taken by the Railway Department to replace this old line which was laid in 1890 and especially when it has become so dangerous that there were two cases of fracture on this line ?

Parliamentary Secretary : The railway line laid on Lala Musa-Shorkot section is in a good and safe condition and the track maintenance is up to the requisite standard.

Chaudhri Muhammad Idrees : My supplementary was that this railway line has become so old that it has become dangerous for railway service because there were two cases of fracture on this section. I want to know what steps are being taken to replace these railway lines ?

Parliamentary Secretary : Whenever such type of fractures are detected

they are immediately replaced. These two fractures were detected in the ordinary course of checking and there was no accident due to these fractures.

Mr. Speaker : I think the supplementary put by Chaudhri Muhammad Idrees has not been answered. His supplementary was that what action the Railway Board proposes to take in this matter.

Parliamentary Secretary : Sir, I have already submitted that the two fractures which were detected on that particular section have been replaced by the railway staff and due to these fractures there was no accident whatsoever. They were detected just in the normal course by the checking staff and were replaced.

Chaudhri Muhammad Idrees : Is it a fact that the fractures occurred when the rails had lost all their energies and values ?

Parliamentary Secretary : There are so many reasons and one of the reasons, of course, is the same as my learned friend has stated.

چودھری محمد نواز ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ لائین ایک صدی پہلے بنی تھی اور جیسا کہ آپ نے اس کو تسلیم بھی کیا ہے کہ اس میں دو fractures ہوئے ہیں تو کیا حکومت کے زیرغور کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس لائین کو تبدیل کیا جائے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے لئے مخصوص عملہ ہوتا ہے جو کہ لائین کی دیکھ بھال کرتا ہے اور صرف اسی لائین پر نہیں بلکہ بڑی لائنوں پر بھی یہ عملہ نگہداشت کرتا ہے اور جہاں بھی ضرورت ہوتی ہے وہاں لائین کو تبدیل کر دیا جاتا ہے ۔ اب

ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جوں جوں ہمارے پاس وسائل ہوں تو تمام لائینوں کو رفتہ رفتہ replace کیا جائے۔

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : Including Narowal ?

Parliamentary Secretary : Yes, including Narowal.

STATUS OF RAILWAY ENQUIRY OFFICE AT KOHAT CANTT.

***11850. Khanzada Taj Muhammad Khan Bangash :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the status of the present Railway Enquiry Office at Kohat Cantt. is being lowered and less qualified staff is proposed to be provided therein ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, reasons for the change in the arrangements in force since 1964 ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) At present it is not the intention either to lower the present status of the Railway Enquiry Office at Kohat Cantt. or to post less qualified staff at that station.

(b) Does not arise.

STOPPAGE OF KHYBER MAIL AT RAILWAY STATION PABBI

***11855. Mr. Jalal-ud-Din Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the population of Town Committee Pabbi Wafd Zai is nearly 2000 persons ;

(b) whether it is a fact that Pabbi Town is a Commercial Centre in West Pakistan ;

(c) whether it is a fact that Chirat which is an important Cantt. is situated adjacent to Pabbi Railway Station ;

(d) whether it is a fact that a cold storage exists near Pabbi Railway Station in District Peshawar where vegetables and fruits are preserved ;

(e) if answer to (a) to (d) above be in the affirmative, reasons for not providing stoppage of Khyber Mail at the said Railway Station for the transportation of vegetables and fruits ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) No. Pabbi is a small 'Mandi' town.

(c) Chirat is not adjacent to Pabbi Railway Station but is situated at a distance of 23 miles.

(d) Yes.

(e) Stoppages of Mail/Express trains are provided to the extent justified by the volume of passenger traffic offering. In addition to 2 Express trains, namely, 5 up/6 down and 11 up/12 down, 5 other passenger trains are scheduled to stop at Pabbi which more than adequately meet the transportation requirements of both passengers and parcels offering. In view of this, there is no justification for stopping Khyber Mail at this station.

حاجی گلاب خان شنواری - خان جلال‌الدین خان نے جو سوال کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاید ان کو زیادہ بہتر معلومات ہوں کہ خیبر میل کو پبی ریلوے سٹیشن پر رکنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ تو کیا اس امر

کے پیش نظر حکومت خیبرمیل کو پبی ریلوے سٹیشن پر روکنے کے بارے میں غور کرے گی ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری - جناب والا - میں نے اپنے جواب میں بھی عرض کیا ہے کہ پبی میں زیادہ مسافر نہ ہونے کی وجہ سے خیبر میل کو وہاں پر ٹھہرانے کا کوئی جواز نہیں ہے اور اس کے علاوہ دو ایکسپریس گاڑیاں یعنی ۵ اپ ۴ ڈاؤن تیز رو اور ۱۱ اپ ۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس وہاں پر ٹھہرتی ہیں علاوہ ازیں پانچ دیگر مسافر گاڑیاں بھی وہاں ٹھہرتی ہیں - تو جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ مسافروں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے خیبر میل کو وہاں پر نہیں ٹھہرایا جا سکتا -

---

LAYING OF RAILWAY LINE BETWEEN FORTABBAS AND SAMASATTA

*11992. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a through train used to run between Fortabbas and Samasatta prior to 1939 ;

(b) whether it is a fact that the railway track between the said two places was removed and despatched to Africa during the War in 1939 ;

(c) whether it is a fact that the ground of the said railway track and the bridges constructed thereon are still in a serviceable condition ;

(d) if answer to (a) to (c) above be in the affirmative, whether Government intend to re-lay the railway line on the above said track ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) The correct position is that in compliance with the orders of the old Government of India the railway line from Fort Abbas to Kutal Immara was dismantled in 1941 and the released permanent way materials were despatched overseas.

(c) The embankment and the bridges are in-tact but not in serviceable condition, and for these to be rehabilitated extensive repairs would be required.

(d) No.

چودھری عبدالغنی ۔ انہوں نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ " پٹڑی بچھانے کا زمینی راستہ اور پل موجود ہیں لیکن یہ استعمال کے قابل نہیں ہے اور ان کو نئے سرے سے کارآمد بنانے پر بہت زیادہ مرمت کی ضرورت ہو گی " ۔ میں وہیں کا رہنے والا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ وہاں تھوڑی سی مٹی ڈلوانے سے پٹڑی درست ہو سکتی ہے وہاں کسی نئی چیز کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ سابقہ پنجاب کے زمانے سے کوارٹر بھی موجود ہیں اور پٹڑی بھی موجود ہے لیکن وہاں ہزاروں کی تعداد میں رہنے والوں کے لئے ریل گاڑی کی سہولت میسر نہیں ہے اور نہ ہی ان کے لئے دوسری کوئی ٹرانسپورٹ ہی مہیا کی گئی ہے تو کیا آپ مہربانی فرما کر آئندہ بجٹ میں اس کے لئے رقم مہیا کریں گے ؟

Chaudhri Muhammad Idrees : I want to know whether the Railway Department has carried out any survey to see whether there is any need of this line in that area and, if they have carried out a survey, what steps have they taken to reconstruct this railway line if there is a need for it in that area ?

Parliamentary Secretary : The question of restoring the said railway line was examined in 1965 and preliminary investigation showed that the construction involving 688 miles long line would cost about three crores and fifty-two lakh rupees. It was estimated that the gross earnings would be about nine lakhs and forty-five thousand rupees per annum while the estimated operational expenditure would be eleven lakhs and eighteen thousand rupees per annum. As the estimated earnings did not cover even the operational cost, leave alone the usual return of 4% on the capital outlay which was the minimum return to justify the project, the restoration of the line was obviously an uneconomical proposition.

مسٹر حمزہ - کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ ریلوے جس رفتار سے نئی لائنیں بچھا رہی ہے وہ خاطر خواہ ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ لائنیں جن پر پہلے گاڑیاں چلتی تھیں لیکن دوسری جنگ عظیم کے دوران وہاں سے لائینیں اکھاڑی گئیں - کیا محکمہ ریلوے نے ان تمام لائینوں کا سروے کیا ہے اگر کیا ہے تو ان لائینوں کو دوبارہ بچھانا کیوں پسند نہیں کیا گیا - میں اس سلسلے میں ان کی خصوصی توجہ لائلپور - جڑ نوالہ لائین کی طرف مبذول کرواتا ہوں جس کے متعلق آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ economical نہیں ہے یا سود مند نہیں ہے -

Parliamentary Secretary : I would request the Member to put a fresh question about it and I would give the reply.

Chaudhri Muhammad Idrees : When this project was completed after due survey, what are the reasons that it is not feasible now ?

Parliamentary Secretary : Obviously, the survey was carried out and this is the report of the survey that there were so many lines which were laid before Partition to start with. Sir, still there are most of the lines

which are uneconomical but as they were laid out in the old days they are still continuing. But to re-open those which have been discontinued would involve an initial expenditure of rupees three crores and thirty-two lakhs and, again, it is more than the operational cost as compared to the income. Therefore, it was not feasible to re-open those lines.

چودھری عبدالغنی ۔ میں جناب والا کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فورٹ عباس سے سمہ سٹہ براستہ بہاولنگر دو سو میل کے قریب ہے سفر اور کرایہ زیادہ ہے ۔ غریب لوگوں کی طاقت سے باہر ہے ۔ اگر اکھڑی ہوئی ریلوے لائین کو پھر بچھا دیا جائے تو فورٹ عباس سے سمہ سٹہ کا فاصلہ صرف ۱۰۰ میل رہ جاتا ہے عوام کو سہولت پہنچانے کی غرض سے اس لائین کو دوبارہ بچھانے پر غور کیجئے ۔ یہ عوام کے مفاد میں بھی ہے اور ریلوے کے اپنے مفاد میں بھی ہے ۔ اس سے سفر کا فاصلہ بھی کم ہوگا اور غریبوں کو کرایہ بھی زیادہ نہ دینا پڑے گا ۔

DIFFICULTIES OF RAILWAY STAFF EMPLOYED IN SIBI AREA

*12004. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that Joint Secretary, Railway Area Works Committee, Sibi Area, submitted an application to Vice-Chairman (P) P.W.R., Lahore on 18th February 1958 bringing to his notice certain difficulties of the Railway Staff employed there ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) a copy thereof be placed on the Table of the House and (ii) itemwise action taken thereon and if no action has been taken, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) (i) A copy of the said application is attached as Annexure 'A'.*

(ii) Each point raised in the application was duly examined and parawise comments thereon are given hereunder :—

Para 1. The position as stated is not correct. In accordance with the policy on the subject, railway staff are classified as essential and non-essential for the purpose of providing railway accommodation. Drivers, Shunters, Firemen, Guards, etc. are classified as essential and they are allotted quarters in preference to the non-essential staff. At present 80% of the total strength of staff in the said categories has been provided with railway accommodation at Sibi.

Para 2. Running staff at Sibi, as at other stations, are employed for carrying out their duties on the basis prescribed in the rules in force. There has been no violation of Industrial Court orders. Strength of running staff at Sibi is adequate and no shortage exists.

Para 3. Staff posted temporarily at out-stations for short periods, stay in rest houses, running rooms or relieving lodges provided for the purpose at various stations. At stations where such facilities are not available, the staff have to make their own arrangements. For obvious reasons, quarters cannot be allotted to staff posted temporarily considering that the quarters available are not sufficient even for the permanently posted staff who have a prior claim.

Para 4. The Special Ticket Examiners attached to the Special Railway Magistrate, Mr. Jamshaid Kaikbad work under his instructions. This Special Railway Magistrate performs his duties in a regular manner. There has been no complaint of mal-treatment or discourtesy to the travelling public. On the other hand, the ticketless travellers whether public or railway employees have to be dealt with under the Railways Act and in the process suffer some inconvenience and embarrassment.

**Please see Appendix III at the end.*

Para 5. Arrangements for promotion of staff and filling up of vacancies are made as promptly as circumstances permit. Those working against temporary posts, however, cannot be confirmed and have to wait till they are appointed to permanent posts.

Para 6. The Police authorities at Mach on their own and not at the instance of the Railway Administration challaned Driver Jan Mohammad. On Railway's part, a departmental enquiry was conducted by a committee of Divisional Officers. The Committee held Driver Jan Mohammad responsible on account of negligence on his part.

Para 7. The position has been explained fully in the comments against items 1,2 and 3 above.

Para 8. Mr. Safdar Shah, Train Clerk, assaulted the Assistant Surgeon/Mach (Gazetted Officer) at Mach Railway Station on 13-6-67. On this account, he was placed under suspension and departmental action under the Railway Servants (Efficiency & Discipline) Rules, 1961, was initiated against him. The matter was finalised in March, 1968, and the clerk was put back to duty.

IMPLEMENTATION OF DECISIONS TAKEN AT CONFERENCES OF DIVISIONAL SUPERINTENDENTS OF THE PAKISTAN WESTERN RAILWAY

*12025. **Mian Nazeer Ahmed** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that a number of conferences of the Divisional Superintendents of the Pakistan Western Railway were held in Lahore in 1967 ;

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, (i) the number of the conferences held, (ii) the decisions taken and (iii) the steps taken for the implementation of the said decisions ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) No. Their 54th Annual Conference was the only Conference of the Divisional Superintendents held at Lahore in 1967.

(b) (i) Does not arise in view of reply to part (a).

(ii) and (iii) Essentially departmental matters were discussed at the said Conference and decisions taken thereon are under implementation. These matters are not of public interest and it would serve no useful purpose to disclose them.

———

PUNISHMENT TO RAILWAY EMPLOYEES PARTICIPATING IN STRIKE

***12026. Mian Nazeer Ahmed:** Will the Parliamentary Secretary for Railways be pleased to state :—

(a) the number of Railway employees who participated in the general strike in the beginning of 1967 on Railway Stations Sialkot Cantt., Kasur and Ganda Singh Wala, Stations between Pasrur and Sialkot, between Mughalpura and Jallo, Jassar and Chak Amru, Lahore, Hyderabad and Karachi ;

(b) the names with ranks of the Railway employees, out of those mentioned in (a) above, who were punished for their unlawful absence from duty and the nature of punishment given to them ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan): (a) No one from amongst the station staff posted at the said Railway stations struck work during the strike which took place on the Railway in January/ February, 1967. However, at Lahore, Hyderabad and Karachi, staff other than the station staff at these stations participated in the strike.

(b) As none of the station staff at the stations mentioned in part (a) took part in the strike, the question of punishing them for unlawful

absence from duty does not arise. In fact, disciplinary action was not taken against the staff who struck work at these stations and elsewhere on the Railway.

IMPORTED RAIL CARS

*12027. **Mian Nazeer Ahmed**: Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of rail cars imported in the year 1967-68 alongwith the names of foreign countries from which these were imported ;

(b) the names of sections of the P.W.R. where the newly imported rail cars have started or would start running and when ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) An order was placed on Messrs Hitchi Ltd., of Japan for 34 rail cars and 92 trailers. Against this order one photo-type rail car and two trailers were received in May, 1966 for trials in service and the balance of 33 rail cars and 90 trailers have been delivered in the current year.

(b) Some of these rail cars and trailers are already in service on the following sections from the date shown against each :—

	Section	*Date of introduction*
1.	Karachi Hyderabad	... 17th April 1967.
2.	Rohri-Jacobabad	... 12th February, 1968.
3.	Rohri-Larkana	... 12th February, 1968.
4.	Larkana-Kotri	... 5th March, 1968.
5.	Hyderabad-Badin	.. 5th March, 1968.
6.	Karachi-Mirpurkhas	... 1st April, 1968.
7.	Jacobabad-Sibi	... 1st April, 1968.
8.	Rohri-Hyderabad	... 1st April, 1968.

9.	Rohri-Larkana-Jacobabad (*via* Silra Shahdad Kot)	... 11th April, 1968.
10.	Jacobabad-Kashmor	... 11th April, 1968.
11.	Rohri-Samasata	... 27th May, 1968.
12.	Rawalpindi-Havelian	... 28th May, 1968.
13.	Rawalpindi-Kohat Cantt.	... 28th May, 1968.
14.	Rawalpindi-Mari Indus-Kundian	... 28th May, 1968.

The remaining rail cars and trailers will be employed on the following sections by the end of June, 1968 :—

(1)	Rawalpindi-Kundian.	
(2)	Rawalpindi-Peshawar Cantt.	
(3)	Rawalpindi-Lahore.	
(4)	Rawalpindi-Lahore.	(replacing RC 6 Dn/RC 5 Up at present operated with German Rail Cars).
5.	Lahore-Multan Cantt.	(replacing RC 4 Dn/RC 3 Up at present operated with German Rail Cars).

RAILWAY PROJECTS

*12039. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether the major projects undertaken by the Railway Administration throughout the Province during 1966-67 and 1967-68 have been completed ; if not, the approximate time required for their completion ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : West Pakistan Railway's Development Programme falls under two main cate-

gories, namely 'New Constructions' and 'Open Line Works'. Under these categories, the following sanctioned new and throwforward major projects were under implementation during 1966-67 and 1967-68 :—

During 1966-67.

(*i*) New Constructions :

(a) Karachi Circular Railway (Phase—II).

(b) Kot Adu-D.G. Khan Railway.

(c) Hyderabad-Mirpur Khas Railway conversion from metre gauge to broad gauge.

(d) D.G. Khan-Kashmor Railway.

(*ii*) Open Line Works :

(a) Rolling Stock.

(b) Rehabilitation and expansion of Workshops.

(c) Replacement of and balancing of plant & machinery.

(d) Rehabilitation of existing and provision of new bridges.

(e) Rehabilitation & improvement of track.

(f) Engineering and other structure works.

During 1967-68.

(*i*) New Constructions :

(a) Karachi Circular Railway (Phase-II).

(b) Kot Adu-D.G. Khan Railway.

(c) Hyderabad-Mirpur Khas Railway conversion from metre gauge to broad gauge.

(d) D.G. Khan-Kashmor Railway.

(e) Islamabad Spur.

(ii) **Open Line Works :**

(a) Rolling Stock.

(b) Rehabilitation and expansion of Workshops.

(c) Replacement of and balancing of plant & machinery.

(d) Rehabilitation of existing and provision of new bridges.

(e) Rehabilitation and improvement of track.

(f) Engineering and other structural works.

Amongst the sanctioned projects under implementation in 1966-67 and 1967-68, the following have been or will be completed by the end of June 1968, as provided for in the Annual Development Programmes of the two years :—

New Constructions.

(i) Kot Adu-D.G. Khan Railway.

(ii) Hyderabad-Mirpur Khas Railway conversion from meter gauge to broad gauge.

Open Line Works.

(i) Rolling Stock.

(ii) Rehabilitation and expansion of Workshops.

(iii) Replacement of and balancing of plant and machinery.

(iv) Rehabilitation of existing and provision of new bridges.

(v) Rehabilitation and improvement of track.

(vi) Engineering and other structural works.

The remaining projets in progress will be carried forward and the years in which these are programmed to be completed are shown against each in the statement attached as Appendix 'A' provided requisite funds are allocated.

APPENDIX 'A'

S. No.	Projects under implementation which would be carried forward.	Year in which programmed to be completed.
	New Constructions.	
1.	Karachi Circular Railway.	1970
2.	Dera Ghazi Khan-Kashmor Railway.	1970
3.	Islamabad Spur.	1970
	Open Line Works.	
1.	Regirdering of Sher Shah Bridge.	1970
2.	Carriage Factory at Islamabad.	1972
3.	Sukkur Channel Bridge.	1968
4.	Introduction of electric traction between Khanewal and Lahore.	1969

RAILWAY ACCIDENTS

*12040. **Mian Nazeer Ahmad** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of Railway accidents that took place in the Province during the years 1966-67 and 1967-68 ;

(b) the number of collisions out of them in 1966-67 and 1967-68 alongwith the causes of collisions and the action taken against the persons responsible for the said collisions ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muaammad Ashraf Khan) : (a) The number of accidents involving trains which took place on Pakistan Western

Railway during the years, 1966-67 and 1967-68 (upto 30th April, 1968) was as follows :—

1966-67	98
1967-68 (upto 30th April, 1968)	88

(b) Of the accidents mentioned in reply to (a) above the number of collisions involving trains, including collisions with road vehicles, during the years, 1966-67 and 1967-68 was as given below :—

1966-67		34
1967-68 (upto 30th April, 1968)	...	22

Information about the causes of collisions and the action taken against the persons held responsible is furnished in columns 3 and 4 of the statement laid on the Table of the House as Annexure 'B'.*

Chaudhri Muhammad Idrees : What are the number of accidents which took place at un-manned crossing and what steps are being taken to man these un-manned crossings ?

Parliamentary Secretary : There are a number of un-manned Railway crossings on P.W.R. lines, and whereever volume of traffic necessitates, steps are taken to convert those gates into manned level-crossings. It is impossible to convert all the unmanned crossings which run into thousands. That will involve too much expenditure.

ACCOUNTANTS IN P.W.R. OFFICES

*12214. **Dr. Sultan Ahmad Cheema** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Accountants in the Offices of the Financial Adviser and Chief Accounts Officer Railway are eligible for

---

**Please see Appendix IV at the end.*

transfer to the Works Accounts Branches on the Executive side of the Railways Department ;

(b) whether it is a fact that the Accountants on the executive side of the Railways Department cannot be transferred to the offices of F.A. and C.A.O., Railway ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, reasons therefor ;

(d) the pay scales allowed to both the categories of the Accountants mentioned in (a) and (b) above ;

(e) in case there is any difference in the pay scales of the Accountants mentioned in (d) above, reasons therefor and whether Government intend to bring their scales at par ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) No.

(b) Yes.

(c) As the two cadres are separate, accountants from F.A. and C.A.O's Office are not transferable to Executive Offices as works Accountants and vice versa.

(d) Both the accountants in the F.A. and C.A.O's Office and the works Accountants in the Executive offices of the Railway are the same consolidated pay scale of Rs. 320—15—350—20—550.

(e) Does not arise.

APPOINTMENTS MADE BY RAILWAY ADMINISTRATION IN RAWALPINDI DIVISION

*12236. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of persons appointed in Class I, Class II, Class III and

Class IV in Rawalpindi Division by the Railways Administration during the period from 1st July 1965 to 31st December 1967 ;

(b) the category-wise number of employees, out of those mentioned in (a) above, belonging to former N.W.F.P., Punjab, Sind the Tribal areas and Merged area ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Officers of Classes I and II are not specifically appointed for individual Divisions of the Railway. They are directly recruited or promoted from lower ranks on an all-railway basis in accordance with the Government's policy and are posted to various Divisions including Rawalpindi Division as the circumstances may require to suit the needs of the service. Consequently, the question of Appointing Officers of Classes I and II specifically for Rawalpindi Division does not arise.

The number of Class III and Class IV staff appointed in Rawalpindi Division during the period 1st July, 1965 to 31st December, 1967 was 428 and 3,078 respectively.

(b) The required information relating to Classes III and IV staff is furnished in Annexures 'A' and 'B' attached.* Information in respect of Classes I and II is not being furnished for the reason given in reply to (a) above.

خان اجون خان جدون ۔ کیا جناب پارلیمنٹری سیکرٹری مجھے یہ بتائیں گے کہ راولپنڈی ڈویژن میں کلاس تین کا جو سٹاف appoint ہوا ہے ۔ اس میں کوٹہ کا لحاظ رکھا گیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری ۔ اگر آپ Annexture A and B کا بغور

Please see Appendix V at the end.

مطالعہ فرمائیں تو اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ۳۰۷۸ اشخاص راولپنڈی میں ملازم رکھے گئے ہیں جن میں سے تقریباً چھ سو ملازمین فرنٹیئر ریجن کے ہیں ۔ ان کو اپنے کوٹہ سے بھی زیادہ دیا گیا ہے ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : Whether the question of regional representation is kept in view so far as appointments to Class I posts are concerned ?

Parliamentary Secretary : I have already explained that recruitment to Class I post is done on West Pakistan basis.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I would like to invite the attention of the Parliamentary Secretary to Appendix 'A' wherein 399 persons have been shown appointed from Punjab and only 20 from the former Frontier have been appointed. Is this the percentage in accordance with the Government policy ?

Parliamentary Secretary : Sir, it is a cycle system which is working. There is, of course, a deficiency of 3 to 4 posts of the Frontier quota. Recruitment was made by the Headquarters Office and it is just possible that no candidate or suitable candidate was forthcoming. Even then all efforts are made to give full representation to the Frontier and tribal areas.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I invite the attention of the Parliamentary Secretary to the fact that proper publicity is not made among the people of tribal areas to come and apply in time and that's why you say that suitable candidates are not forthcoming. Will you please check up the position and see that applications are invited through the Commissioners and Political Agents and sufficient notice is given so that they could apply and come forward ?

Parliamentary Secretary : Sir, certainly I assure the Member, if at all there has been negligence or mishap in this matter, that proper advertise-

ment has not taken place on that side of the former frontier province or the tribal areas, full efforts will be made in future and there will be no cause of complaint in this respect.

Khan Ajoon Khan Jadoon : In this Appendix 'A' he has shown merged areas with Azad Kashmir. I want to know that out of four persons, how many belong to merged areas because they have tagged them with Azad Kashmir, which must have a separate quota, and not with merged areas.

Parliamentary Secretary : Sir, there are certain portions of Azad Kashmir, which fall within the jurisdiction of the Rawalpindi Railway Division, and certainly they are to be given some accommodation in this respect.

AIR CONDITIONED BOGEY WITH SHAHEEN EXPRESS

*12239. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether Government intend to attach an Air-Conditioned Bogey with Shaheen Express in the near future ; if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : No. The number of air-conditioned carriages available on the Railway is being fully utilised for important trains largely operating on the main routes. Consequently, air-conditioned coaches cannot be provided on Shaheen Express. However, when additional air-conditioned carriages are purchased in future years due consideration would be given to the introduction of air-conditioned coach service on the said express train.

CADRE OF RAILWAY CLERKS

*12249. **Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the Vice-Chairman (Personnel), issued

instructions on 30th September, 1967 to all the Divisional Superintendents (including Divisional Superintendent Workshops) and all extra Divisional Offices, for reviewing the existing cadres of clerks in grades I, II and III, separately ;

(b) whether it is a fact that the Vice-Chairman (Personnel), ordered that the said recommendations should reach his office within one month positively ;

(c) whether it is a fact that the Divisional Superintendent, Lahore, Multan, Rawalpindi, Chief Commercial Manager and Chief Operating Superintendent Headquarters Office, P.W.R., Lahore in compliance with the said orders, have submitted their final recommendations ; if so, copies of the same be placed on the Table of the House ;

(d) whether it is a fact that the Divisional Superintendent Workshops, Karachi, Sukkur, Quetta and Senior Statistical Officer and Chief Officer (Administration and Budget) Headquarters Office, Lahore did not comply with the said instructions mentioned in (a) and (b) above upto 4th May 1968 ; if so, reasons thereof ;

(e) the period by which the Railway Administration intend to determine the revised cadre of office clerk grade I, II and III ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes. Recommendations were called for on 20—10—67 in connection with a proposal to review the strength of grade I, II and III clerks in the various offices of the Railway.

(b) Yes.

(c) Yes. Copies of the recommendations are enclosed as Annexures 'A' to 'E'.*

(d) Yes. Divisional Superintendent/Workshops, Moghalpura, Divi-

*Please see Appendix VI at the end.

sional Superintendent, Karachi and Chief Officer (Administration & Budget) had not submitted their recommendations upto 4-5-1968.

The recommendations from Divisional Superintendents Quetta & Sukkur were received on 28th and 30th April, 1968 respectively.

The reasons for the recommendations not having been submitted by Divisional Superintendent, Workshops, Moghalpura, Divisional Superintendent, Karachi and Chief Officer (Administration & Budget) are as under :—

(i) A Special Committee consisting of Divisional Officers of the Workshops Division had been appointed to examine the position in detail for framing recommendations. The Committee's recommendations were not considered satisfactory and had, therefore, to be vetted in consultation with Organisation & Management Cell and Accounts branch on which account this has been delayed.

(ii) The recommendations framed in the Divisional Office, Karachi have been delayed while under verification in the Divisional Accounts Office, Karachi.

(iii) There are 12 branch offices in the Headquarters Office including the Statistical branch each one of which constitutes an independent unit as far as the seniority of clerical staff is concerned. All these branches are under the over-all control of Chief Officer (Admininistration & Budge who has to examine the recommendations of each branch for such amendments as may be necessary to provide uniformity for advancement in each branch. This work is time consuming and will still take some time to finalise with the concurrence of the Accounts branch.

(e) Time which will be taken to finalize the matter and take decision cannot be determined at this stage. All the recommendations from the various offices will be examined in detail for involving a common basis which will provide improvement and uniformity in advancement for clerical staff in all railway offices. This exercise involving revision of clerical cadre of the entire Railway, requires meticulous scrutiny and will take a consider-

able time. However, efforts will be made to finalise the case with expedition.

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

Parliamentary Secretary (Railways) : I place on the Table of the House the remaining answers pertaining to the railway department.

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

BLOCKADE OF GRADES OF RAILWAY CLERKS

***12250. Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state the total number of office clerks grade II blocked or likely to be blocked at the maximum of their pay scales of Rs. 125—225 on 1st June, 1967 and 1st June, 1968 in the Statistical, Operating, Personnel, Rates and Stores Branches of the P.W.R. Headquarters office, Lahore due to grant of extension in service to the personnel of higher cadres beyond 55 years of age and the steps taken by the Railways to end the said blockade ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : None of the clerks grade II in Operating, Personnel, Rates or Stores branches of Headquarters Office was blocked in advancement at the maximum of pay scale Rs. 125/225 on 1st June, 1967 or would be blocked on 1st June, 1968 resulting from grant of extension in service to the clerical staff in higher grades. In the Statistical branch, however, 9 clerks grade II were blocked in advancement on 1st June 1967 and the number of 1st June 1968 would be 8. This number will be reduced to 3 by 30.9.1968 It may be mentioned that extensions are being given to clerical staff strictly in accordance with the instructions of the Government for staggering the retirement of non-gazetted staff.

Although the block in advancement is not of a nature as to call for adoption of special measures, yet action is being taken to increase rebmun

of grade III posts in all offices in order to improve avenue of advancement for grade II clerks.

OFFICE CLERKS GRADE III AND II IN THE P.W.R.

*12251. **Major Muhammad Aslam Jan :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the total strength (permanent and temporary) of office clerks grades III and II in the entire P.W.R. offices as on 31st May 1966 ;

(b) the number of office clerks grade III and II blocked at the maximum of their pay scales of Rs. 175—350 and 125—225 as on 1st June, 1967 and 1st June, 1968 respectively in each division, separately ;

(c) the number of office clerks grade III and II who were due to complete the maximum of their pay scales of Rs. 175—350 and Rs. 125—225 on 1st June, 1967 and 1st June, 1968, respectively in each division, separately ;

(d) the steps Government intend to take to provide chances of promotion to higher cadre to the officials mentioned in (b) and (c) above ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : This question was received on 17-5-1968. The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

MEDICAL FACILITIES TO RAILWAY EMPLOYEES

*12325. **Mr. Muhammad Umar Qureshi** : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the number of Hospitals opened by Railway Administration in Karachi Division for providing medical facilities to the Railway employees in the said Division ;

(b) whether it is a fact that no Railway Hospital exists at Hyderabad ;

(c) if answer to (b) above be in the affirmative, reasons therefor and whether there is any scheme under the consideration of Railway Administration for the construction of a Hospital there ; if so, the likely date by which it will be implemented ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) There are 4 hospitals and 4 Dispensaries in Karachi Division for the benefit of railway employees.

(b) At Hyderabad a dispensary with adequate facilities is provided for the railway staff who are hospitalised when necessary at Kotri which is the adjacent station. At Kotri a full fledged railway hospital is available.

(c) No. In view of the facilities already available, as described in reply to (b) above, there is no justification to provide a hospital at Hyderabad.

Reservation of Seats in Rail Cars in Sukkur and Quetta Railways Divisions

*12350. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that seats in rail cars running between Karachi and Hyderabad are reserved through advance booking ;

(b) whether it is a fact that no such arrangement has been made for the reservation of seats in the rail cars plying on different sections of Sukkur and Quetta Railways Divisions ;

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether Government intend to make the said arrangement in respect of rail cars plying on Sukkur and Quetta Railways Divisions ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) Yes.

(b) Reservation facilities are not provided for rail car service operating on different sections of Sukkur Division. There is no rail car service on Quetta Division.

(c) No. At present the need to provide reservation facilities on the rail car services operating on Sukkur Division is not being felt.

RAIL CARS RUNNING IN QUETTA, SUKKUR AND KARACHI DIVISIONS OF P.W.R.

*12351. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) the present number of rail cars running on different sections of Quetta, Sukkur and Karachi Divisions of P.W.R. ;

(b) the dates on which each of the said rail cars started running ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : (a) The rail cars services operating on various sections of Sukkur and Karachi Divisions of the Railway are given in the statement attached as Appendix 'A' There is no rail car service on Quetta Division.

(b) The dates on which the said rail car services were introduced are given below :—

Section		*Date from which the rail car services were introduced*
1. Karachi-Hyderabad	...	17th April, 1967.
2. Rohri-Jacobabad	...	12th February, 1968.
3. Rohri-Larkana	...	12th February, 1968.
4. Hyderabad-Badin	...	5th March, 1968.

5.	Kotri-Larkana	...	5th March, 1968.
6	Karachi-Mirpur Khas	...	1st April, 1968.
7.	Jacobabad-Sibi	...	1st April, 1968.
8.	Rohri-Hyderabad	...	1st April, 1968.
9.	Rohri-Larkana-Jacobabad (*via* Silra Shahdadkot)	...	11th April, 1968.
10.	Jacobabad-Kashmor	...	11th April, 1968.

APPENDIX 'A'

Sukkur Division		*Number of rail cars running* Up	Down
Rohri Habib-Kot Jacobabad section		1	1
Rohri-Larkana-Dadu section	...	1	1
Rohri-Larkana-Jacobabad section	...	1	1
(*via* Silra Shahdadkot)	...	1	1
Jacobabad-Sibi section	...	1	1
Jacobabad-Kashmor section	...	1	1
Rohri-Tando Adam (main line)		1	1 (in replacement of 347 up/348 down)
Karachi Division			
Karachi-Hyderabad (main line)	...	2	2
Hyderabad-Mirpurkhas section	...	2	2
Hyderabad-Badin section	...	2	2
Hyderabad-Tando Adam (main line)		1	1 (in replacement of 347 up/348 down)
Kotri-Dadu section	...	1	1
Quetta Division			
No rail car runs on this Division.			

FAST PASSENGER TRAIN BETWEEN QUETTA AND LAHORE

*12411. **Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary, Railways be pleased to state :—

(a) the number of Ist Class, IInd Class, Inter Class and IIIrd Class passengers who travelled from Quetta to destinations in Multan, Lahore and Rawalpindi Railway Divisions during 1967 alongwith per day average thereof ;

(b) whether it is a fact that no fast passenger train is running from Quetta to Lahore ;

(c) the number of passenger trains operating between Quetta and Lahore and *vice versa* ;

(d) the time taken by each train mentioned in (c) above to run between Quetta and Lahore and *vice versa* ;

(e) whether it is a fact that the residents of Quetta have repeatedly requested through Press, etc., for running a fast passenger train between Quetta and Lahore ;

(f) if answer to (b) and (e) above be in the affirmative, whether Government intend to introduce a fast passenger train between Quetta and Lahore and *vice versa ?*

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be laid on the table of the House in due course.

CONSTRUCTION OF QUETTA-SOR RANGE RAILWAY LINK

*12417. **Mian Saifullah Khan :** Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state whether there is any proposal under consider-

ation of the Railway Administration to include the construction of Quetta-Sor Range Railway link in the Fourth Five Year Plan ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Yes. It is the intention to submit for the consideration of the competent authority the proposal to include the construction of Quetta-Sor Range rail link project in the Fourth Five Year Plan.

UNSTARRED QUESTIONS AND ANSWERS

ACTUAL TARE WEIGHT OF RAILWAY WAGONS

429. Mian Saifullah Khan : Will the Parliamentary Secretary Railways be pleased to state :—

(a) whether it is a fact that the actual tare weight of railway wagons Nos. PWC 64023, PWC 64684 and CRC 26450 is four to seven cwts less than the tare weight printed on the said railway wagons ;

(b) whether it is a fact that there are many such wagons whose actual tare weight is less than that printed on the wagons ;

(c) when was the tare weight of the said railway wagons last checked by the Railway Administration ;

(d) whether it is a fact that the Railway Administration is suffering financial loss because less freight is being charged because of the less actual tare weight of wagons ;

(e) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, what steps the Railway Administration intends to take in finding the actual tare weight of wagons and printing the correct tare weight on the wagons ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be placed on the table of the House in due course.

BOOKING OF INDIGENOUS COAL

442. **Mian Saifullah Khan** : Will the Parliamentary Secretary Railways please refer to answers to unstarred question Nos. 387 and 390, laid on the table of the House on 10th May 1968 and state :—

(a) the division-wise names of railway stations in Rawalpindi and Karachi Divisions from where the indigenous coal was booked in 1967 ;

(b) the number of wagons and tonnage of indigenous coal loaded during 1967 from each of the said railway stations ?

Parliamentary Secretary (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : The information is being collected and will be laid on the table of the House in due course.

ADJOURNMENT MOTIONS

STERILIZATION OF TWENTY TWO YEAR'S OLD TALIB HUSAIN BY THE FAMILY PLANNING ORGANISATION.

Mr. Speaker : We will now take up the adjournment motions, and the first adjournment motion for today is 218 of Mr. Hamza, which was deferred for today.

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں نے کل ایک تحریک التواء پیش کی تھی -

Mr. Speaker : We will take up that adjournment motion today.

Mr. Hamza : Thank you Sir.

Mr. Speaker : There were two adjournment motions from the Member. The first one lapsed, and the other one will be taken up today.

وزیر صحت (بیگم زاهده خلیق‌الزمان) ۔ جناب والا ۔ original copy جو آپ نے مانگی تھی میں پیش کرتی ہوں ۔

(مذکورہ کاپی مسٹر سپیکر کی خدمت میں پیش کی گئی) ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza, the Minister for Health has produced this, what should I call, certificate on which the thumb impression of Mr. Talib Hussain has been affixed.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر صحت صاحبہ کی جانب سے جو اعتراض کیا گیا ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ اس پر اس لڑکے کا انگوٹھا لگا ہوا ہے ۔ میرا مؤقف یہ ہے کہ لڑکے کو دھوکا دے کر ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا تاکہ ڈاکٹری معائنہ کے بعد اسے ملازمت دلائی جائے ۔ اس لڑکے نے اخبارات میں بیان نہیں دیا البتہ وہ ۴ روز اسمبلی کی عمارت میں آتا رہا میرے پاس پیپلز میں بھی آیا ۔ کئی اراکین اسمبلی اس حقیقت سے واقف ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ خاندانی منصوبہ بندی کی غرض و غایت یہ ہے کہ شادی شدہ افراد بچوں کی تعداد محدود کریں ۔ اس کی غرض و غایت یہ نہیں کہ جس کی شادی نہ ہوئی ہو اور جس کی عمر ۲۲ سال کی ہو اس کا بھی اپریشن کر دیا جائے ۔ ہمارا اعتراض یہ ہے کہ لڑکا تعلیم یافتہ ہے ۔ ۸ جماعت پاس ہے نویں میں تعلیم پا رہا تھا کہ اس نے تعلیم ترک کر دی ۔ اندازہ لگائیں کہ اس کا انگوٹھا کیونکر لگایا گیا ہے ۔

اس کا بیان آپ کے پاس ہے اس نے یہ واقعہ صرف میرے سامنے ہی نہیں بلکہ بیشتر ممبران اسمبلی کے سامنے بیان کیا ہے ۔ اس صورت حال کے پیش نظر

مجھے توقع ہے کہ وزیر صحت اس معاملہ کی جانب فوری توجہ دیں گی کیونکہ اس سے خاندانی منصوبہ بندی ھی کی نہیں بلکہ محکمہ صحت کی بدنامی ھوئی ہے اور ملک بھر میں اس پر تشویش کا اظہار کیا جائے گا ۔ اس لئے اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے لئے محکمہ کے کسی بڑے افسر کو مقرر کریں ۔ اور اس معزز ایوان کے دو یا تین ممبران کو بھی شامل کر لیں ۔ تاکہ واقعہ کی مکمل تحقیقات ھو سکے ۔ یہ اطلاع اخبارات میں بھی آ چکی ہے ۔ اس کا اثر خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام پر بہت برا ھو گا ۔

میں وزیر صاحبہ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ میری معروضات کے پیش نظر اور اس واقعہ کی اھمیت کو مد نظر رکھتے ھوئے مناسب اقدامات کرنے کی یقین دھانی کروائیں ۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر میں اس تحریک التواء کے زیر بحث لائے جانے پر اصرار کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحبہ کیا آپ اس تحریک التواء کے متعلق کوئی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے لئے تیار ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب ذمہ دار ممبر ہیں اس لئے میں ان کے جذبات کا احترام کرتے ھوئے ڈائرکٹر ھیلتھ سروسز لاھور سے کہوں گی کہ وہ اس کے متعلق محکمانہ انکوائری کر کے مجھے اطلاع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب اس یقین دھانی کے پیش نظر کیا آپ اسے press کرتے ہیں ۔

مسٹر حمزہ - وزیر صاحبہ نے میری گذارش کو پذیرائی بخشی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ سرکاری پارٹی کے دو ممبران کو تحقیقات سے ضرور منسلک کیا جائے تاکہ غیر جانبدارانہ انکوائری ہو سکے اور پھر اس ایوان کو مطلع کیا جائے۔

وزیر صحت - میں آپ کے توسط سے یہ عرض کرتی ہوں کہ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز اس حکومت کا ملازم ہے اور دوسرا ڈاکٹر پرائیویٹ ڈاکٹر ہے۔ اس لئے ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز پوری پوری ذمہ داری کے ساتھ اس معاملہ کی تحقیقات کریں گے جب انکوئرای کے بعد رپورٹ میرے پاس آ جائے گی تو پھر آپ سن لیں گے اگر آپ مطمئن نہ ہوں تو پھر جس طرح مناسب ہو کریں۔

مسٹر حمزہ - میں نے اپنی التجا اور معروضات پیش کی ہیں کہ دو یا تین اراکین اسمبلی کو بھی شامل کریں اور غیر جانبدارانہ انکوائری کرائیں ۔ اس ایوان کو اعتماد میں لیں ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق بلا واسطہ محکمہ صحت سے ہے۔ اس معاملہ کی محکمہ کے افسر انکوائری تو کریں گے لیکن شاید اسے غیر جانبدارانہ نہ سمجھا جائے - اس لئے یہ تو آپ کے مفاد میں بھی ہے یعنی محکمہ کے مفاد میں ہے اور منصوبہ بندی کی تحریک کے مفاد میں ہے کہ اسمبلی کے ممبران کو اس میں شامل کیا جائے۔

Malik Muhammad Akhtar : On a point of order Sir. This is a cognizable offence. I don't think the Director of Health Services can hold any enquiry in the matter if the doctor is a private one. Let a case be registered. The Home Minister is there, and let him get him prosecuted, and the doctor should be whipped in the open because he has committed this heinous crime. That is the proper procedure.

Mr. Speaker : But it is not a point of order. This has got nothing to do with the Rules of Procedure of this Assembly. This may be a request to the Home Minister.

Malik Muhammad Akhtar : That may not be a point of order, but in view of the urgency of the matter I want that the doctor be whipped openly and publicly as he has committed such a heinous crime.

Minister for Home : No case has been filed and, therefore, the Minister for Home does not come into the picture at all.

چودھری محمد نواز - جناب والا ۔ میری درخواست یہ ھے کہ جیسا کہ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ اس انکوائری میں ایک یا دو ممبران اس ایوان کے منسلک کر لیں ۔ میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ھے ۔ ان تمام واقعات سے ایوان آگاہ ہو جائیگا اور ایوان کی تسلی ہو جائیگی اور جو واقعات اب تک درپردہ ہیں وہ درپردہ نہیں رہیں گے ۔ اس سے محکمہ کی نیک نامی ہوگی برائی نہیں ہوگی لہذا حمزہ صاحب نے جو تجویز پیش کی ہے اس کو پورا کرنا چاھئے ۔

میجر محمد اسلم جان - جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ایک آزاد ادارہ اس کی تحقیقات کریگا ۔ میں نہایت ھی ادب سے درخواست کروں گا کہ ڈائرکٹر آف ہیلتھ independent نہیں ھے ۔ جناب والا ۔ یہ motivator اور فیملی پلاننگ گورنمنٹ کا ادارہ ھے اور ڈائرکٹر آف ہیلتھ بھی گورنمنٹ کا employee ہے ۔ ۲۸ - کروڑ روپیہ سالانہ فیملی پلاننگ پر خرچ ہوتا ہے جسکا اکاؤنٹ auditable نہیں ھے آپ کم سے کم جیسا کہ معزز ایوان کے ایک رکن نے فرمایا ھے کہ مسلم لیگ پارٹی کے ایک یا دو

ارکان کو اس انکوائری میں شامل کر لیں تا کہ اس کی independent انکوائری ہو ۔ صرف یہی case نہیں ہے دیکھنا یہ ہے کہ یہ ظلم ہو رہا ہے اور لوگوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور ہماری ماؤں اور بہنوں پر ظلم ہو رہا ہے ۔ یہ آپ نے کیا گھپلا بنا رکھا ہے کہ ۲۸ کروڑ روپیہ ضائع ہو رہا ہے کم سے کم ہمیں معلوم تو ہونا چاہئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ راہ چلتے لوگوں کو پکڑ لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ اس کے متعلق فرمائیں گی ۔ ۔ ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ ایسا نہیں ہوتا کہ کسی کو زبردستی پکڑ لیا جائے اور آپریشن کر دیا جائے ۔ یہ پہلا واقعہ ہے جو حمزہ صاحب میرے علم میں لائے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ سوال صرف یہ ہے کہ فاضل ممبروں کا یہ خیال ہے کہ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز کے ساتھ اس معزز ایوان کے دو ایک ممبروں کو بھی شامل کر لیا جائے آپ کیا اس تجویز سے اتفاق کرتی ہیں یا نہیں ۔

وزیر صحت ۔ میں نے جیسا کہ عرض کیا ہے کہ مجھے انکوائری کر لینے دیجئے اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں بھی یہاں کچھ ہوں تو آپ میرے اوپر اعتماد کیجئے میں آپ کے سامنے رپورٹ پیش کر دوں گی اگر میں دیکھوں گی کہ آپ اس پر مطمئن نہیں تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آوازیں ۔ وقت ضائع ہوگا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کیا آپ کو اپنے آدمیوں پر بھی اعتماد نہیں ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس معاملہ کو لمبا نہیں کرنا چاہتا ہوں میں مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے محکمہ اور آپ کی حکومت کا اس میں مفاد ہے بلکہ غیر جانبدار تحقیقات کا یہ تقاضا ہے کہ آپ اپنی پسند کے دو معزز اراکین اس میں شامل کر لیں تاکہ اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کیا جائے ۔ میں تمام کے تمام معاملہ کی تحقیقات نہیں کروانا چاہتا اس سے بدنامی ہوگی ۔ اس لڑکے نے مجھے یہ بتایا کہ جب اس کا آپریشن ہوا اور تھوڑی دیر بعد جب ٹیکہ کا اثر زائل ہو گیا تو وہ اسی وقت ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہا کہ آپ نے میرے ساتھ ظلم کیا میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی ہے ۔

Minister for Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, the Minister as well as every Member is very much concerned about the report which Mr. Hamza has brought into this House. The procedure being adopted by the Minister is that she is ordering a preliminary enquiry into this incident through the Director of Health Services and if an impression has developed that the doctor concerned is an employee of the Medical Department it is, as the Minister has stated, not correct. If the preliminary enquiry, as the Minister has stated, reveals any unsatisfactory feature, she has promised to get the matter inquired subsequently through a more detailed enquiry. I would beg of the Member here to kindly agree to the suggestion made by the Minister and to allow a preliminary inquiry to be held.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : Within seven days.

Minister for Food & Agriculture : It will be done as is desired. We will try to expedite it. We are as much concerned about it as the Members of the House feel and we have also similar feelings on the subject. It should not have happened. It is a bad thing. As we move under the rule of law, let the preliminary enquiry be held by the Officer of the Medical

Department and it will be completed within seven or ten days. If the learned Minister, later on, feels that it needs further enquiry and probe, she will be very willing to get it done. Probably, Malik Akhtar has stated that this is a cognizable offence. If it is cognizable offence then who has prevented that boy from going to the police station and getting the matter registered with the police ?

Malik Muhammad Akhtar : He went to the police station and they did not register the case.

Minister for Food & Agriculture : Then you know, being yourself an eminent lawyer, that there are procedures under which . . . .

Minister for Home : Let him come with an application to me and I will get it registered.

Minister for Food & Agriculture : That settles the issue.

Mr. Speaker : For the information of the Minister I may state that the statement which has been given by Mr. Hamza says that he went to the Lohari Gate Police Station and got a report registered there but no action has been taken.

Minister for Law : Then it is sub-judice.

Minister for Home : If he sends me a copy telling me when the first report was registered and with which police station and also that no action was taken on it, I will look into the matter.

Minister for Food & Agriculture : I believe, this fact was not known about the registration of the case.

Mr. Speaker : Case has not been registered. Only a report has been lodged.

Minister for Law : That is registration of a case.

Mr. Speaker : Not exactly.

Minister for Law : Unless they say that they don't want to investigate. . . . .

Mr. Speaker : This is the actual position. They have just entered a report and have not registered a case.

Minister for Food & Agriculture : Probably, the police might have thought it to be a non-cognizable offence because if it is a cognizable offence then the police has to register a case otherwise they have no option.

What I was submitting for the consideration of the House is that the Minister has taken cognizance of this case and has agreed to hold an enquiry. Let the process of enquiry be completed and if the Members are not satisfied with the results of the enquiry, the Minister has agreed to make a further probe into the matter. In view of these circumstances, I would request the House to agree to the suggestion of the Minister. Incidentally, the Minister for Home has been kind enough to suggest or to agree or that he will see that the police proceeds further in accordance with the law. This means, another situation has developed which may be a redeeming feature of this unfortunate situation. I would request Mr. Hamza that he need not press this motion because due action has been proposed and will be taken. I assure him, as well as the House, that the Government will take appropriate action in this matter so as to obviate any possibility of recurrence of any such henious thing. Sir, the world in which we live some time does go wrong but I am not saying that it has gone wrong in the present case because I don't want to prejudice the enquiry. Let the enquiry be held and facts revealed and let the Minister for Health convince the House with the results of the enquiry. I would request Mr. Hamza not to press his motion at this stage.

Mr. Speaker : I am passing on the statement which has been produced by Mr. Hamza to Minister for Health. An assurance by the Minister for Health has been given that she will hold an inquiry into the matter and a copy of the representation be given to the Minister for Home who will also look into the matter.

In view of the assurance given by the Minister for Health and Minister for Home and the Leader of the House, does the Member press his motion ?

مسٹر حمزہ - محترم قائد ایوان کا فرمان یہ ہے کہ ابتدائی تحقیقات ڈائریکٹر محکمہ صحت کریں گے اس کے لئے آپ ایک ہفتے کی میعاد مقرر کر دیں اگر وہ میری اس شرط کو مانتے ہیں تو پھر میں اس کو فی الحال press نہیں کرتا -

چودھری محمد سرور خان - لیڈر آف دی ہاؤس نے وعدہ فرمایا ہے -

وزیر صحت - جناب والا - دس روز کی اگر مہلت دیں تو آپ کے سامنے عرض کروں گی -

Mr. Speaker : I do not think that the Member presses his motion now?

Mr. Hamza : No Sir.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ORDERS OF THE RLY. AUTHORITIES PROHIBITING THE PREPARATION OF FRESH LOAVES ON THE RLY. PLATFORMS BY THE REHRI-OWNERS

Mr. Speaker : Next motion No. 223. It has been moved.

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I oppose this motion ; it seems to be based on two or three points. Firstly, it is alleged that there was a practice which is 40 years old of cooking bread on the Railway platform. This is denied ; there is no such practice. The railway authorities have never allowed anything like that. It is said that on account of stoppage of cooking of bread on the platforms, the passengers are not able to get good food. This is again wrong. In the

statement there is a reference to certain incident at Lahore railway station. Perhaps this is a case which relates to a vendor Abdul Rashid of Lahore Railway station. He started, in defiance of the instructions of the railway authorities, baking of breads on the open fire at the railway station. This was something which was not conducive to the safety of the passengers. He was stopped and was provided a shop outside but adjacent, to the railway station where he could cook the bread and bring them the station. He was also directed to heat them at the railway station and then supply to the passengers. This practice is sufficient and is prevalent all over the P.W.R. stations. So Sir, this is the practice. It has never been allowed by the railways that the bread could be cooked at the railway stations ; no cooking is allowed at the railway stations. On the contrary, this is something which might result in fire. . . .

Mr. Speaker : And this has never been the practice ?

Minister for Law : Yes Sir, no cooking has ever been allowed.

Malik Muhammad Akhtar : But Sir, ...

Mr. Speaker : Malik Sahib, might have been eating this bread there but not cooking it. (*laughter*).

Minister for Law : I would, therefore, request that factually the motion is based on incorrect information and may be ruled out of order.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے جو ان کی صحت کا حال پلیٹ فارم پر کھا کھا کر ہوا ہے وہ آپ کے سامنے ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I contradict the statement again and make a statement that there are moving shops known as 'Rehris' who supply food to the passengers bound for long journeys, and it has been stated by the Law Minister that those 'Rehris' are used only for heating the cooked food. But Sir, I have seen with my own eyes making of this bread with 'Atta' and I have eaten this bread myself. I challenge and categorically deny the statement made by the Law Minister and I am

prepared to produce evidence in this respect that all the contractors have been doing this job for the last 40 years. So the information supplied to the Minister is not correct. They have been actually baking the bread. Now the difficulty is that it is a very insignificant matter as far as travellers of First and Second Class are concerned as they can get bread and other food from the dining cars but as far as these poor third-class passengers are concerned, they used to get fresh 'chapaties' cooked at the platform and now that practice has been discontinued. I do not say that there was a 'qanoon' by which they just used to bake the bread on small 'Angeethhies'.

Mr. Speaker : In view of the statement made by the Law Minister, the matter proposed to be discussed in this adjournment motion, is factually incorrect, the motion is ruled out of order.

LOSS OF RS. TWENTY LACS TO THE L.M.C. DUE TO THE CLOSURE OF BANKING BUSINESS BY THE NATIONAL COMMERCIAL BANK, DAYAL SINGH MANSIONS, LAHORE.

Mr. Speaker : Next motion No. 233 ; it has been moved.

Minister for B.D. & Local Self Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : Sir, I oppose this motion on the grounds that firstly, this is not a matter of recent occurrence ; secondly this does not pertain to a matter which is single and specific and thirdly, that the Municipal Corporation of Lahore, has taken all precautions and all possible steps to get the money refunded, Sir, the Corporation has taken all possible action to get the amount refunded and the Bank did not oblige them. Then after writing many letters to the Bank, contacting the Manager of the Bank personally the Corporation has approached the State Bank of Pakistan who informed the Corporation that they were taking up the matter with the Chairman of the National Commercial Bank. Thereafter, the Corporation have issued three reminders, one to the State Bank of Pakistan and to the National Commercial Bank. So whatever action is possible, is being taken. The matter is not of recent occurrence and is not a

single specific matter because the money has been deposited on different occasions and matured like-wise.

Mr. Speaker : But the anxiety of Malik Muhammad Akhtar is that this amount would not be refunded.

Minister for B.D. & Local Self Government : About that, I appreciate the anxiety of the Member and I am myself very anxious ; the Lahore Corporation is very anxious ; therefore, whatever action is possible, we are trying to take that action. We have been in correspondence, pressing and insisting the State Bank of Pakistan. As last resort, if need be, we will even go to a Court of law.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have certain proof with me.

Mr. Speaker : But what negligence of the Lahore Corporation does the Member want to discuss now ?

Malik Muhammad Akhtar : The negligence is there and the documents in my possession. It is supplied by the Minister and I will tell you, Sir, what action did they take, and what action should have been taken. Firstly, the sanction expired in December, 1966, and the action taken by the Chairman of the L.M.C. was-he knew that the money was sinking-he wrote a letter to the Bank, dated 13th January, 1968, which reads—

> "The Manager, National Bank of Pakistan, Town Hall Branch has reported that the matured fixed deposit cited as subject, has not been paid by your bank for the reason that the matter is under correspondence with us. You are informed that the Corporation does not intend to re-invest the amount with your Bank and all correspondence on the subject should be deemed to have been finally closed. Any excuse of this nature raised in future shall be considered as refusal to make payment and legal action would be taken accordingly. Please arrange for immediate payment of the proceeds of the above noted fixed deposit receipt

along with the interest thereon to the National Bank of Pakistan, Town Hall Branch, who have been directed to contact you."

This is, Sir, dated 31st January 1968 when the new Chairman (the present Chairman) came, and it was a routine letter Sir. Subsequently, he wrote two/three letters which relate to other fixed deposits, which my friend is referring that he has been repeatedly approaching them. In each fixed deposit with this bank, Sir, I think one reminder was issued, and when the money was pocketed by the Chairman, he did not take any action and issued no reminder till 8th January 1968. Of course, he jumped at them and told them that he was not going to allow them to pocket the money, but then afterwards he was influenced.

Mr. Speaker : Was that not placed before the meeting of the Lahore Corporation ?

Malik Muhammad Akhtar : I may be allowed to submit that when finally I wrote a D.O. to the Governor that this amount is sinking . . . .

Mr. Speaker : When did the Member write a letter to the Governor ?

Malik Muhammad Akhtar : I wrote a D.O. letter on the 18th of September 1967. (*interruptions*) Please let me have my say.

Mr. Speaker : Why had the Member not raised this matter at the earlier opportunity ?

Malik Muhammad Akhtar : I have got reasons for that Sir. This is Nawa-i-Waqt, probably dated. . . .

Mr. Speaker : Before the publication of this news, this matter was in your knowledge.

Malik Muhammad Akhtar : I have been repeatedly raising it Sir, but a fresh cause of action has arisen. The cause of action is. . . .

Mr. Speaker : If the matter was in your knowledge, why had you not raised it earlier ?

Malik Muhammad Akhtar : I have been repeatedly raising it, but fresh cause of action has arisen.

Mr. Speaker : In view of the statement made by Malik Akhtar, the matter has not been raised at the earliest opportunity. The motion is ruled out of order.

FAILURE OF THE GOVT. TO ABSORB THE SURPLUS STAFF OF THE BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION, LAHORE

Mr. Speaker : Next motion of Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the failure of the Government to absorb the surplus staff of the Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore, on the creation of the two Boards at Sargodha and Multan, which has rendered nearly two hundred of its employees jobless. This has generated a wave of resentment among the people of Lahore and has exposed the families of the affected personnel to the danger of starvation, at a time when the avenues of employmeat are very much restricted. The news disclosing this state of affairs was published in the daily Imroze, Lahore, dated 29th May 1968.

Minister of Education (Mr. Muhammad Ali Khan) : Opposed Sir. The failure of the Government in this case is, I am extremely sorry to say, based on unwarranted information. The fact of the case is that the Boards of Intermediate and Secondary Education are autonomous organisations and they have to work under their own service rules. As a result of the trifurcation of the Lahore Board, some of the members of the staff may become surplus because of the workload and their budgetary position. The lists are being prepared and scrutinized, but not a single list has yet

been finalised. So, the question of throwing out certain members of the staff at this stage is absolutely wrong and premature. There may be chances that some of the people may be served with notices, but then there are two Boards, one at Multan and the other at Sargodha, and they will be asked to absorb as many as possible, and they would do so keeping in view their workload and the efficiency of those members who are rendered surplus.

So, Sir, at this stage there is no occasion for this adjournment motion and I pray that this may be ruled out of order.

مسٹر حمزہ (لائیلپور - ٦) - جناب سپیکر - میں نے یہ تحریک التواء جیسا کہ جناب وزیر تعلیم نے بتایا ہے ایک خود مختار ادارہ کے متعلق دی ہے - لیکن یہ ادارہ خود مختار مملکت نہیں - بلکہ یہ صوبائی حکومت کے ماتحت کام کرتا ہے - اسی لئے اگلے دن جناب وزیر تعلیم نے اسی سلسلہ میں ایک ہنگامی قانون کی توثیق ایوان سے کروائی تھی - حقیقت یہ ہے کہ یہ خود مختار ادارہ اس حد تک خود مختار نہیں کہ ان اہل کاروں کو بلا وجہ بیکار بنایا جائے - ملازمت سے علیحدہ کیا جائے اور گورنمنٹ اس سے جواب طلبی نہ کر سکے - جناب وزیر تعلیم نے بذات خود یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک کی بجائے تین خود مختار ادارے ہونگے - میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ جب دو نئے ادارے ملتان اور اور سرگودھا میں کھولے جا رہے ہیں تو وہاں ان فالتو ملازمین کو کھپایا نہ جا سکے - اس صورت حال نے مجھے مجبور کیا ہے کہ میں یہ تحریک التواء پیش کروں - اس وقت متاثر شدہ کلرک یا عملہ کے افراد انتہائی پریشان ہیں اور تکلیف کا سامنا کر رہے ہیں -

Mr. Speaker: When the matter is being finalized, I think the Chairman of both the Boards will keep in view the interests of the surplus staff.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - میرے پاس بھی کچھ اطلاعات ہیں - ان ملازمین سے پوچھا گیا کہ تم میں سے کون کون سرگودھا یا ملتان جانا چاہتے ہیں - جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے ۱۸۶ - اشخاص کا انٹرویو سرگودھا کے لئے لیا گیا ہے اور ان میں سے صرف ۳۸ کو چنا گیا ہے - اسی طرح ملتان بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے لئے بھی ملازمین سے پوچھا گیا - کچھ نے کہا ہم وہاں جانا چاہتے ہیں - ان کا انٹرویو ملتان بورڈ نے کیا - چند کو چنا گیا باقی کو چھوڑ دیا گیا - صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف سرگودھا اور ملتان کے بورڈ آف ایجوکیشن کے لئے ملازمین کی ضرورت ہے - اور اس کے لئے اخبارات میں اشتہار دیئے جا رہے ہیں اور بہت سے نئے ملازم بھرتی کر رہے ہیں پہلے بورڈوں کے ذمہ دار حکام ان نئے ملازمین کو ٹریننگ دیں گے پھر وہ کام کاج سیکھیں گے تو ان کی بجائے بورڈ ان لوگوں کو کیوں نہیں لے لیتے جنہوں نے وہاں جانے کی پیشکش کی ہے - جو تعداد ضروری ہو ان میں سے لے لئے جائیں - یہ تو لازمی بات ہے کہ ایک بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ملازم کم ہونگے اور تینوں کے ملازموں کی مجموعی تعداد زیادہ ہو گی - لاہور بورڈ کے سارے کے سارے زائد ملازمین یقیناً دوسرے بورڈوں میں کھپائے جا سکتے ہیں - جن لوگوں نے وہاں جانے کے لئے opt نہیں کیا انہیں یہ کہا جائیگا کہ یہاں تم surplus قرار دیئے گئے ہو اور سرگودھا میں تمہیں ملازمت مل سکتی ہے تو وہ بھی جانے کے لئے تیار ہو جائیں گے -

وزیر تعلیم - جناب عالی - میں نے عرض کیا ہے بہت سے ایسے کلرک ہیں جنہیں ملتان یا سرگودھا میں کھپایا جا سکے گا - وہ اچھے ہونگے ان کا سروس ریکارڈ اچھا ہو گا مگر بعض ایسے ہونگے جن کا سروس ریکارڈ اتنا اچھا نہیں ہو

گا کہ وہاں کے معیار پر پورے اتریں تو انہیں وہ نہیں لیں گے۔ یہ کیفیت تھی اخبارات میں بھی اس پر لے دے ہوئی ۔ ان کے بارہ میں رپورٹیں آئیں کہ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے ۔ پیپر leak آؤٹ ہو جاتے تھے تو یہ لوگ جو نااہل ہیں انہیں وہ لینے کے لئے تیار نہیں ہونگے بہر حال ہماری یہ کوشش ہوگی کہ ان میں سے زیادہ سے زیادہ لوگ سرگودھا اور ملتان میں سما سکیں ۔

Mr. Speaker: Is the Member satisfied with the statement of the Minister ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ ایک مودبانہ عرض ہے۔ جناب وزیر تعلیم کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لاہور کے بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن میں بعض ایسے ملازمین تھے جن کی دیانت اور اہلیت مشکوک تھی اور انہیں جان بوجھ کر ملازم رکھا ہوا تھا (قطع کلامیاں) ۔

Mr. Speaker: Is the Member satisfied with the statement of the Minister or not ?

مسٹر حمزہ ۔ اگر مجھے یہ یقین دلائیں کہ جن لوگوں کو ملازم نہیں رکھا جائیگا انہیں باقاعدہ چارج شیٹ کیا جائیگا ۔ اگر انہوں نے زیادتی کی ہے تو نہ صرف انہیں ملازمت سے علیحدہ کیا جائے گا بلکہ انہیں جیل یاترا کے لئے بھیجا جائیگا انہیں یہ اختیار نہیں ہونا چاہئیے کہ وہ جن کو چاہیں ملازمت دیں اور جن کو چاہیں نہ دیں ۔ یہ دونوں بورڈوں کو ہدایات جاری کریں کہ عملہ کے وہ لوگ جو یہاں سے فالتو قرار دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کسی الزام کا ثبوت نہ ہو وہ تمام کے تمام ان دونوں بورڈوں میں کھپائے جائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ surplus لوگوں میں سے جو اچھے ہیں انہیں وہ دوسرے

بورڈوں میں لے لیں گے - جو نالائق ہیں اور جن کا سروس ریکارڈ اچھا نہیں ہے وہ وہاں نہیں آئیں گے -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - بات یہ ہے کہ دونوں چیئرمین اپنی مرضی کے آدمی رکھنا چاہتے ہیں - اگر ان لوگوں کے خلاف شکایت تھی تو وہ پہلے کیوں نہ نکالے گئے - انہیں نکال دیتے اور اب جب وہ surplus قرار دیئے گئے ہیں - جب آپ کے پاس ملازمتیں ہیں تو آپ ان کو رکھیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - ہماری کوشش یہی ہو گی کہ ہم زیادہ سے زیادہ جتنے لے سکتے ہیں وہ ہم لے لیں گے - اس سے زیادہ اور کیا کہہ سکتا ہوں -

Mr. Speaker : Does the Member press the motion ?

مسٹر حمزہ - جناب والا - وزیر تعلیم کی اس یقین دھانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ہوں -

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

ALLEGATIONS AGAINST OFFICERS OF THE FOOD DEPTT : HYDERABAD ABOUT THE PURCHASE OF WHEAT THROUGH AGENTS.

Mr. Speaker : Next motion No. 237.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, in the meeting of the Divisional Council, Hyderabad, serious allegations have been made against officers of Food Directorate who have purchased wheat through agents

instead of purchasing it directly from the cultivators at Hyderabad. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Mr. Speaker : What action of the Government does the Member want to discuss in this House ? Mere action of a Divisional Council cannot be discussed on the Floor of the House.

Malik Muhammad Akhtar : I don't want to discuss it. It is a authenticated report by a semi-government body in which about 18 or 20 senior officers plus representatives.....

Mr. Speaker : Merely the serious allegations made in the Divisional Council by some member cannot form the subject matter of an adjournment motion. There must be some action of the Government involved or failure on the part of the Government.

Malik Muhammad Akhtar : The Government has failed to take cognizance of the allegations levelled against officers of the Food Directorate.

Mr. Speaker : That would have been the correct form of this adjournment motion.

Malik Muhammad Akhtar : This is in the statement.

Mr. Speaker : May be in the statement but it is not sufficient.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, you made an observation that we need not use such language in the body of the adjournment motion whereby anybody is offended. I have said in the statement that the officers have corrupted themselves.

Mr. Speaker : But I have not directed that the Member should make an adjournment motion in such a way whereby he does not challenge any action or inaction of the Government.

Minister for Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : I oppose this motion. Although, on technical grounds, I could have joined issues with my friend but I value this opportunity, afforded to me, to explain the

position again. Sir, although I am being accused of having made too many statements on this subject yet I want to repeat them because I feel that the farmer community should be kept informed of the policies of the Government every now and then and no opportunity should be lost in bringing home to them the salient features of our policies. You would kindly permit me to say that an impression has gained ground, firstly, that wheat has to be purchased by the Food Department from the thrashing floors of the farmers. This impression, if it has gained ground, is erroneous. When the Food Department officials are approached that wheat should be purchased they generally advise the farmers that it should be brought in the mandi, the purchasing centre, where from it will be purchased. So, in this regard also a similar situation appears to have taken place in which they were advised that they should bring the wheat into the mandis, meaning thereby the purchasing centres,from where the Food Department officials will purchase the wheat. I want to dispel this impression. The growers should know and the House should know that we are incapable of purchasing wheat from the thrashing floors or from each village. This is number one.

Secondly, another impression has gained ground that we are lazy, lethargic, indifferent and apathetic. That is not the question. Actually, by the grace of God, we have got a very bumper crop. So much wheat is flowing into the market that sometimes it becomes physically impossible for the Food Department officials to handle that quantity on the day or on the days when it is received in the mandi. Now, it has been said that there is a فوج ظفر موج in the Food Department. Sir, you are fully aware and this House is fully aware that it is not a very big organization. We have supplemented and augmented it with a view to meeting this situation of plenty for which we are grateful to the Almighty and we are trying to do our best. As I have said, our action can be judged not by the professions that I make here or the pronouncements that I have the honour to make but by the actual purchases that have been made within a period of fortnight. 1,50,000 tons of wheat has been purchased by us within a period of fortnight or so meaning thereby that we have been able to capture or take about 10 to 15 thousand tons daily which quantity Sir, in no period of history of this province, even in the days of compulsoury levy, has ever been handled. I appreciate the difficulties of my grower friends.

There are bound to be those difficulties. When I advised them, the other day, some criticism has been levelled on that account. I advised them to be patient. It has been said, "you have advised them to be patient but they are not put in affluent circumstances like you. They have to get rid of their wheat". As you know, Sir, those persons who are very poor or who have not got the means, they don't have any surplus wheat to spare. They are men of small holdings. I advised the middle class or the bigger land-owners to be patient because they could afford to be patient.

Mr. Speaker : What about the allegation ?

Minister for Food & Agriculture : The allegation, of course, is denied. The Food Department officials did not advise the farmers or any farmer that they will not purchase directly from them and will purchase it from the "Aharti". This is denied.

Sir, I have taken this opportunity, through your indulgence, because I want to repeat again and again so that this House's proceedings get much publicity and it will convince my grower friends, as well as my friends in the Opposition, that Government is doing all that it can. I would also suggest that if they have any other proposal in view I shall be prepared not only to meet them half way but on the full way to achieve the objective that is in view but there are defects inherent in the situation and I claim indulgence on that account.

In view of these circumstances, I would have got this motion ruled out of order from you by denying the allegation but I have again availed of this opportunity to explain the position so that my friends here, as well as outside, should feel satisfied that the Government is determined to do every-thing possible in order to purchase as much quantity of wheat as is possible. The Government has been able to purchase 1,50,000 tons of wheat and we are hoping to purchase now 2,50,000 tons of wheat in the month of June.

Mr. Speaker : So far no wheat has been purchased through agents in Hyderabad ?

Minister for Food : Fifty thousands tons has been purchased in Hyderabad.

Mr. Speaker : Directly from the growers and not through the agents ?

Minister for Food : I would not be able to say how much has been purchased from the growers ; I could only say it after collecting the necessary information.

Mr. Speaker : The main allegation is that growers have been forced to sell through the agents ?

Minister for Food : No compulsion and co-ercion is being exercised to sell it through dealers or Arrhaties, as the case may be. I think in view of this, my friend Malik Muhammad Akhtar will not press his motion.

Mr. Speaker : Does Malik Sahib press his motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Sir, in view of the statement made by the Minister, I don't press my motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed. We will take the rest of the motions tomorrow.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بہت دیر سے میرے ذہن میں ایک خلش سی پیدا ہو رہی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی کریں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ اس ایوان میں اکثر ایسی صورت حال رونما ہوتی ہے کہ ایک ممبر کچھ کہتا ہے اور اسکے جواب میں جو کچھ وزرائے کرام فرماتے ہیں وہ قطعی طور پر مختلف ہوتا ہے ۔ حالانکہ آپ کو بخوبی علم ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے پارلیمانی روایات یہ ہیں کہ جو کچھ ایک وزیر صاحب کی طرف سے کہا جاتا ہے اسے لائق اعتناء سمجھا جاتا ہے اور ان

کی اطلاع کے مقابلے میں ایک ممبر کی اطلاع کو لائق اعتناء نہیں سمجھا جاتا۔ میں اسکو اس مثال سے زیادہ واضح کر دیتا ہوں کہ اگر ایک رکن یہ کہتا ہے کہ میری اطلاع کی حد تک یہ بات ہے کہ فلاں شخص کو فلاں شخص نے مارا ہے یا فلاں شخص نے فلاں شخص کے ساتھ زیادتی کی ہے اور اگر اسکے جواب میں وزیر متعلقہ یہ فرماتے ہیں کہ اس رکن کی اطلاع غلط ہے اور ایسی کوئی بھی زیادتی وغیرہ اس شخص کے ساتھ نہیں ہوئی تو اس صورت میں وزیر متعلقہ کی بات کو ماننا صحیح ہے کیونکہ کسی معاملہ میں ان کے پاس تحقیقات اور چھان بین کرنے کے وسائل اور ذرائع ہم سے زیادہ ہیں - لیکن جب صورت یہ ہو کہ ایک رکن اٹھ کر یہ کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ اسمبلی کے باہر مظاہرہ ہو رہا تھا تو اگر ایسی حالت میں وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ ان کا سیکرٹری یہ کہتا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تو چونکہ ایک طرف یہ صورت ہوتی ہے کہ ایک معزز رکن اپنی عینی شہادت کی بناء پر ایک چشم دید واقعہ بیان کر رہا ہوتا ہے اور دوسری طرف سیکرٹریٹ کی طرف سے فراہم کردہ اطلاع وزیر صاحب ایوان کو دیتے ہیں تو ایسی صورت میں آیا وزیر متعلقہ کی بات کو قابل اعتناء سمجھنا چاہئیے یا اسکے مقابلے میں معزز رکن کی عینی شہادت کو درست تسلیم کرنا چاہئیے ؟

مسٹر سپیکر - فاروقی صاحب - صورت یہ ہے کہ جب ایسی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو فاضل رکن کی بات سننے کے بعد اور پھر متعلقہ فاضل وزیر کا جواب سننے کے بعد یہ قطعی طور پر سپیکر کی صوابدید پر منحصر ہو گا کہ وہ اس کا فیصلہ کرے کہ کونسی اطلاع صحیح ہے - یہ ضروری نہیں ہے کہ اس سلسلے میں کسی فاضل وزیر کی اطلاع پر انحصار کیا جائے - سپیکر کو ہی اس

بات کو پرکھنا ہو گا کہ فراہم کردہ اطلاعات میں سے کونسی اطلاع درست ہو سکتی ہے ۔ آپ نے اکثر دیکھا ہو گا کہ فاضل رکن نے ایک اطلاع بہم پہنچائی اور اسکے بعد فاضل وزیر نے بھی اپنی اطلاع ایوان کے سامنے پیش کی تو میں نے اکثر فاضل وزراء کے موقف کے ساتھ اتفاق نہیں کیا ۔ اس لئے یہ قطعی طور پر سپیکر کی صوابدید پر منحصر ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ کونسی اطلاع باور کی جائے کونسی اطلاع معتبر ہے اور کونسی اطلاع کم معتبر ہے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN INDUSTRIAL DISPUTES ORDINANCE, 1968

(resumption of discussion)

Mr. Senior Deputy Speaker : We will now take up the Orders of the Day, and the House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968. Malik Muhammad Akhtar to move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment by Khawaja Sahib.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : We now pass on to Section 11, first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"11. (1) The Court shall—

(a) before proceeding with the adjudication and determination of the industrial dispute in respect of which an application has been made, determine the question, if raised by any party to the dispute, that all or any of the matters constituting such dispute is frivolous or vexatious ;

(b) subject to the provisions of clause (a), adjudicate and determine any industrial dispute in respect of which an application has been made to it ;

(c) inquire into, adjudicate or decide any industrial dispute, whether existing or apprehended, or any other matter referred to it by the Provincial Government for inquiry, adjudication or decision ;

(d) interpret any award, decision or order passed by it which may be referred to it by the Provincial Government or by any party concerned, either in whole or in part due to any difficulty or doubt arising as to the interpretation of the same ;

(e) try offences under this Ordinance ; and

(f) exercise and perform such other powers and functions as are or may be conferred upon it by or under this Ordinance.

(2) Notwithstanding anything contained in the Workmen's Compensation Act, 1923 and the Payment of Wages Act, 1936, the Pro-

vincial Government may, by notification in the official Gazette, appoint the Court to be or, confer upon it any power or function of any authority under any of the said Acts and upon such notifications the Court shall be deemed to be such authority and shall exercise the powers and perform the functions of such authority under the relevant Ordinance.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"11. (1) The Court shall—

(a) before proceeding with the adjudication and determination of the industrial dispute in respect of which an application has been made, determine the question, if raised by any party to the dispute, that all or any of the matters constituting such dispute is frivolous or vexatious ;

(b) subject to the provisions of clause (a), adjudicate and determine any industrial dispute in respect of which an application has been made to it ;

(c) inquire into, adjudicate or decide any industrial dispute, whether existing or apprehended, or any other matter referred to it by the Provincial Government for inquiry, adjudication or decision ;

(d) interpret any award, decision or order passed by it which may be referred to it by the Provincial Government or by any party concerned, either in whole or in part due to any difficulty or doubt arising as to the interpretation of the same ;

(e) try offences under this Ordinance ; and

(f) exercise and perform such other powers and functions as are or may be conferred upon it by or under this Ordinance.

(2) Notwithstanding anything contained in the Workmen's Compensation Act, 1923 and the Payment of Wages Act, 1936, the Provincial Government may, by notification in the official Gazette, appoint the Court to be or, confer upon it any power or function of any authority under any of the said Acts and upon such notifications the Court shall be deemed to be such authority and shall exercise the powers and perform the functions of such authority under the relevant Ordinance.".

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر ۔ Original آرڈیننس میں جو شق ہے اس کو میں نے اس لئے substitute کرنے کے لئے کہا ہے کہ اس میں یہ حکم وضع کیا گیا ہے کہ عدالت proceedings کے دوران کسی وقت بھی کسی بھی claim کو frivolous قرار دے سکتی ہے - جناب والا ۔ میں نے دیوانی عدالتوں کے طریقہ کار کو adopt کرنے کے لئے یہ عرض کیا ہے کہ جب ایک انڈسٹریل کورٹ proceedings start کرنے لگے تو اس وقت اگر کسی پارٹی کو اعتراض ہو یا کورٹ خود سمجھے کہ وہ frivolous ہے ۔ اس کو اسی stage پر declare کر سکتا ہے ۔ میں جناب والا ۔ proceedings کے دوران عدالت کو یہ حق دینا چاہتا ہوں کہ جب دیکھا جائے کہ صنعت کار کے متعلق اس قدر شہادت مہیا ہو چکی ہے یا فراہم ہو

چکی ہے ۔ اب فیصلہ اس کے خلاف ہوتا ہے تو اس وقت merits یا law point پر decision لینے کی بجائے اس کو frivolous قرار دے کر اس دھندے کو ختم کر دیں ۔ جناب والا ۔ نمبر۱ پر میرا یہ point ہے ۔ کہ preliminary objection کو earlier stage پر لیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب عدالت میں ایک درخواست دی جائے ۔ تو عدالت اس میں تمام تنازعات سے جن کے متعلق درخواست دی گئی ہو یا جن تنازعات کے پیدا ہونے کا امکان ہو یا جن کے متعلق گورنمنٹ نے reference کیا ہو ۔ ان تینوں کے متعلق انکوائری کرے ۔ اور جناب والا اس کے بعد میں نے یہ بھی کہا ہے ۔ کہ اس سے قبل کی کورٹ نے ایوارڈ decision یا حکم دیا ہو ۔ حکومت اگر کسی interpretation کے لئے یا کوئی پارٹی interpretation کے لئے صنعتی عدالت کی طرف رجوع کرے ۔ تو صنعتی عدالت اس کے متعلق اپنا فیصلہ دے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے ۔ کہ تمام کے تمام offences مثلاً misconduct اور irregular strikes کی offences یا کوئی صنعت کار اپنے ملازم کو نکالے ؟ retrench کرے یا لاک آؤٹ کرے یا lay off کرے ۔ اور پھر misconduct کی صورت میں تمام کے تمام جھگڑے انڈسٹریل کورٹ کے سامنے آئیں ۔ اس کے بعد جناب والا میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اگر حکومت چاہے تو Workmen Compensation Act, 1923 اور Payment of Wages Act, 1936 کے متعلق بھی جو معاملات ہوں ان کو Official Gazette کے ذریعہ انڈسٹریل کورٹ کو jurisdiction دے دے ۔ کہ وہ ان تنازعات کا بھی فیصلہ کرے میں اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ زیر بحث شق میں جو طریقۂ کار دیا گیا ہے وہ اس لحاظ سے بہتر ہے ۔ کہ ہمیں گذشتہ چند سالوں میں یہ دیکھنے کا اتفاق ہو رہا ہے ۔ کہ جب بھی تنازعات تصفیہ کے لئے صنعتی عدالت میں پیش ہوتے ہیں ۔ تو مالکان کی طرف سے بعض اوقات معمولی عذرات اٹھا دیئے جاتے ہیں ۔ جن عذرات کا فیصلہ ہونے میں کافی تاخیر ہو جاتی ہے ۔ جو تنازعات فی الواقع ہوتے ہیں یا جو کسی تنازعہ کا subject matter ہوتا ہے ۔ اس پر فیصلہ کرنے میں بہت زیادہ تاخیر ہو جاتی ہے ۔ تو عام طور پر ان معمولی ابتدائی عذرات پر بھی مالکان کے خلاف صنعتی عدالتیں اگر کوئی فیصلہ دے دیں ۔ تو ان ابتدائی عذرات پر بھی ہائی کورٹ میں اپیلیں ہو جاتی ہیں جس سے متعلقہ مقدمات کا فیصلہ ہونے میں تین تین چار چار سال لگ جاتے ہیں جناب والا ۔ اس لئے ہم نے یہ تجویز کیا ہے ۔ کہ اس شق میں جو کہ سابقہ قانون سے کچھ مختلف ہے ۔ وہ اس لئے کہ معمولی عذرات اٹھاتے وقت صنعتی عدالت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ summarily اسی وقت اس بات کا فیصلہ کر دے کہ آیا یہ عذرات درست ہیں یا نہیں اور ان کو حتمی تصور کیا جائے اور پھر جناب والا ان عذرات کے بارے میں تمام case کے حتمی طور پر فیصلہ ہونے کے ساتھ ہی ان کا حتمی طور پر فیصلہ کیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ اس صورت میں کوشش یہ کی گئی ہے ۔ کہ محض معمولی ابتدائی عذرات کی بناء پر مقدمے کے فیصلے میں تاخیر نہ ہو جائے ۔ یہ صرف اس لئے اس شق میں تجویز کی گئی ہے ۔ اس کے علاوہ جو جناب ملک اختر صاحب نے تجویز کیا ہے ۔ کہ صنعتی عدالتوں کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ جہاں خدشہ محسوس کریں یا اگر تنازعہ کا خدشہ

موجود ہو ۔ کہ کسی صنعتی تنازعہ کے بارے میں انہیں یہ اختیار دیا گیا ہے ۔ کہ وہ اس بارے میں انکوائری کریں اور اس بارے میں فیصلہ کریں ۔ تو جناب والا عام طور پر جب کبھی اس قسم کے واقعات صنعتی عدالت کو پیش آتے ہیں ۔ اور جب کبھی صنعتی عدالتوں کو کسی قسم کی اطلاع کی ضرورت پڑتی ہے یا کسی تفصیل کی ضرورت پڑتی ہے یا کسی معاملے کے بارے میں یا کسی تنازعہ کے بارے میں کسی تفصیل کی ضرورت پڑتی ہے ۔ تو وہ عام طور پر محکمہ محنت کے افسران کی طرف لکھ بھیجتے ہیں اور ان سے معلوم کرتے ہیں ۔ تو اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ عام حالات میں بھی جب صنعتی عدالتوں کو کسی تنازعہ کے بارے میں کوئی معلومات حاصل کرنی ہوں ۔ کیونکہ صنعتی عدالت کے پاس کوئی ایسی مشینری نہیں ہے ۔ کہ وہ اپنے طور پر بعض ایسے صنعتی تنازعات کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے ۔ تو قدرتی طور پر محکمہ محنت کے افسران سے رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے ۔ ان سے وہ معلومات حاصل کرتے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جناب ملک اختر صاحب کی یہ تجویز جو کہ ان کی ترمیم کی ذیلی شق (سی) میں ہے ۔ وہ نا مناسب ہے ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اپنی ترمیم کی ذیلی شق (ڈی) میں جو تجویز فرمائی ہے ۔ وہ بھی غیر ضروری ہے اور وہ اس زیر بحث قانون کی دفعہ (۴۲) میں پہلے ہی سے موجود ہے ۔ اس کے علاوہ انہوں نے زیر بحث ترمیم کی سب کلاز (۲) میں جو تجویز فرمائی ہے ۔ مجھے اس سے اس لئے اختلاف ہے کہ انہوں نے وہاں West Pakistan Industrial and Commercial Employment Standing Orders آرڈیننس کو حذف کر دیا ہے ۔ جس کا یہاں ہونا میں بہت ضروری اور لازمی سمجھتا ہوں ۔ ان وجوہات کی بناء پر میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is—

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"11. (1) The Court shall—

(a) before proceeding with the adjudication and determination of the industrial dispute in respect of which an application has been made, determine the question, if raised by any party to the dispute, that all or any of the matters constituting such dispute is frivolous or vexatious ;

(b) subject to the provisions of clause (a), adjudicate and determine any industrial dispute in respect of which an application has been made to it ;

(c) inquire into, adjudicate or decide any industrial dispute, whether existing or apprehended, or any other matter referred to it by the Provincial Government for inquiry, adjudication or decision ;

(d) interpret any award, decision or order passed by it which may be referred to it by the Provincial Government or by any party concerned, either in whole or in part due to any difficulty or doubt arising as to the interpretation of the same ;

(e) try offences under this Ordinance ; and

(f) exercise and perform such other powers and functions as are or may be conferred upon it by or under this Ordinance.

(2) Notwithstanding anything contained in the Workmen's Compensation Act, 1923 and the Payment of Wages Act, 1936, the Pro-

vincial Government may, be notification in the official Gazette, appoint the Court to be or, confer upon it any power or function of any authority under any of the said Acts and upon such notifications the Court shall be deemed to be such authority and shall exercise the powers and perform the functions of such authority under the relevant Ordinance.".

The moton was lost.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That in para (a) of sub-section (1) of section 11 of the Ordinance, between the figure "6" and semi-colon occurring at the end, the words "within a period of six months from the date of filing of the application", be inserted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That in para (a) of sub-section (1) of section 11 of the Ordinance, between the figure "6" and semi-colon, occurring at the end, the words "within a period of six months from the date of filing of the application", be inserted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ر) ۔ جناب والا ۔ میری ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے کہ مزدوروں کے تنازعات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ صنعتی عدالتوں پر پابندی ہو کہ وہ چھ ماہ کے عرصہ میں تنازعات کا یا جن کے نوٹس وصول ہو چکے ہوں ان کا فیصلہ کیا جائے ۔ محترم وزیر محنت نے بار بار زیر بحث ہنگامی قانون پر بحث کے دوران یہ فرمایا ہے کہ انہوں نے مزدوروں کی انجمنوں پر مختلف پابندیاں عائد کی ہیں ۔ تا کہ وہ ہڑتال نہ کر

سکیں - مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے - کہ مزدوروں کے تنازعات کے تصفیہ جات جلد از جلد ہوں - یہ ترمیم ان کی خواہش کے مطابق پیش کی گئی ہے - کہ تصفیہ جات جلد از جلد ہوں اور مزدوروں پر غیر ضروری سختی نہ ہو - بیکاری کے دوران فیصلوں کے لئے عدالتوں کے دروازے نہ کھٹکٹائے جائیں - عدالتوں پر پابندی عائد کر دیں تا کہ وہ مقدمات یا درخواستوں کی سماعت جلد از جلد کر سکیں - میرا خیال ہے کہ شاید وزیر محنت کو اعتراض ہو کہ اس صورت میں ہمیں مزدوروں کے مفاد کے پیش نظر مزید صنعتی عدالتیں قائم کرنا پڑیں گی - لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر چند ہزار یا چند لاکھ روپیہ کا بار صوبہ کے خزانہ کو برداشت کرنا پڑے تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہو گی - ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کو اس معزز ایوان میں پیش کرتا ہوں -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں - جہاں تک ان کی خواہش کا سوال ہے کہ مقدمات کے فیصلہ میں تاخیر نہ ہونی چاہیئے - مجھے ان سے اتفاق ہے اور میری خواہش ہے کہ زیر بحث قانون کی بعض دفعات کے پیش نظر ہر ممکن کوشش کی جائے کہ صنعتی عدالتوں میں جو مقدمات دائر کئے جائیں ان کے فیصلے جلد از جلد کئے جائیں لیکن یہ مناسب نہیں کہ صنعتی عدالتوں پر پابندی عائد کی جائے کہ مقررہ اور معینہ مدت کے اندر اندر وہ اپنے مقدمات کا فیصلہ صادر کر دیں - آج تک کبھی بھی کسی ملک کی عدالت پر یہ پابندی عائد نہیں کی گئی - کہ کسی مقدمہ کا فیصلہ مقررہ مدت کے اندر کیا جائے - اور جہاں تک ان کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ اگر مقدمات زیادہ ہوں تو اس کے فیصلہ جات جلد کرنے کے لئے

مزید صنعتی عدالتیں قائم کی جائیں ۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ۔ ہم جس وقت محسوس کریں گے کہ ہماری صنعتی عدالتیں دائر شدہ مقدمات کا فیصلہ مناسب مدت کے اندر کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتیں تو زیادہ صنعتی عدالتیں قائم کرنے کے اقدامات کئے جائیں گے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزید صنعتی عدالتیں قائم کرنے کا مسئلہ ایک اصولی مسئلہ ہے ۔ نیز کسی صنعتی عدالت پر پابندی عائد نہیں کی جا سکتی کہ وہ مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد کرے اور یہ نا مناسب ہو گا ۔ کیونکہ صنعتی عدالتوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح ہو مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amedment to the vote of the House.

The question is—

> That in para (a) of sub-section (1) of section 11 of the Ordinance, between the figure "6" and semi-colon. occurring at the end, the words "within a period of six months from the date of filing of the application", be inserted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving. Also not moving No. 4 in the IInd Supplement.

Malik Muhammad Akhtar : I am also not moving the next one.

Mr. Senior Deputy Speaker : The amendments are not moved. Next amendment No. 72.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I beg to move—

That for sub-section (3) of section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—

"(3) The Court shall, for the purposes of trying an offence under section 33 or section 35, have the same powers as that of a Court of the Magistrate of the First Class under the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898). An appeal against the orders of the Court under this section shall lie in the Court of Session.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for sub-section (3) of section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(3) The Court shall, for the purposes of trying an offence under section 33 or section 35, have the same powers as that of a Court of the Magistrate of the First Class under the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898). An appeal against the orders of the Court under this section shall lie in the Court of Session.".

Minister for Labour : Opposed.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس دفعہ میں ۴ سب کلاززز ہیں ۔ پہلے تو یہ ہے کہ کسی صنعتی تنازعہ کا تصفیہ اگر درکار ہو تو فیصلہ کرنے کے لئے یہ عدالت دیوانی عدالت متصور ہو گی ۔ پھر یہ ہے جیسا کہ سب کلاز (۳) میں ہے اس میں دفعہ ۳۳ اور ۳۵ کے تحت کسی جرم کی سماعت کرنے کی غرض سے اس عدالت کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کسی فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کو ہوں گے اور وہ اسی طرح سزا دے گا ۔ اور اس سزا کے خلاف اپیل کرنے کے لئے ضابطہ مذکور کے تحت صنعتی

عدالت کو سیشن کورٹ متصور کیا جائے گا۔ جناب والا ۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ میرے فاضل اور مہربان دوست جناب وزیر محنت خود ایک بڑے لائق وکیل ہیں اور پریکٹس کرتے رہے ہیں وہ خود اس چیز کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے کہ خود ہی منصف اور خود ہی مدعی بھی ۔ خود ہی original کورٹ ہے اور خود ہی appellate کورٹ ۔ جناب والا دفعہ ۳۳ کے تحت تصفیہ یا فیصلہ سے منحرف ہو جانے کی صورت میں ۶ ۔ ماہ قید یا ۵ ۔ سو روپیہ جرمانہ ہے اور اگر مسلسل اس کی خلاف ورزی کی جائے تو ۲ ۔ سو روپے مزید یومیہ جرمانہ ہوتا رہے گا اور دفعہ ۳۵ ۔ کے تحت ۔ ۔ ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی وضاحت کر دوں شاید میجر صاحب سمجھے نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ جی ہاں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میجر اسلم جان صاحب اس ذیلی شق کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکے یہاں ہم نے ذیلی شق میں یہ الفاظ تحریر کئے ہیں :۔

"For the purpose of appeal from a sentence passed by it"

جناب والا ۔ یہاں غرض و غایت یہ ہے کہ جہاں صنعتی عدالت دفعہ ۳۳ ۔ اور دفعہ ۳۵ کے تحت فیصلہ کرے گی تو وہاں اس کو فرسٹ کلاس میجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوں گے لیکن جب جناب والا اس کے خلاف اپیل کرنے کا سوال ہو گا تو اس وقت ان الفاظ سے مدعا یہ ہے کہ

"by it" means the Industrial Court, Sir.

"... be deemed to be a Court of Session under the Code".

کہ اس کورٹ کو پھر فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کا کورٹ تصور نہیں کیا جائیگا اور اس عدالت کو سیشن کورٹ تصور کیا جائیگا اور اسکی اپیل ھائی کورٹ میں ھوگی میں سمجھتا ھوں کہ اسلم جان صاحب اور خواجہ صفدر صاحب اسکو صحیح طریقہ پر سمجھ نہیں سکے جب وہ اسکو واضح طور پر پڑھیں گے تو انکی سمجھ میں آجائیگا ۔

".....for the purpose of appeal from a sentence passed by it, be deemed to be a Court of Session under that Code."

تو جسوقت اپیل کا سوال ھوگا اسکو سیشن کورٹ تصور کیا جائیگا اور وہ اسلئے کہ انڈسٹریل کورٹ کا چیئرمین سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج مقرر کیا جاتا ھے۔ گو جب وہ صنعتی عدالت کے چیئرمین کی حیثیت سے کام کرتا ھے ۔ ان دفعات کے تحت اسکو فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ھوتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک اس حقیقیت کا تعلق ھے کہ وہ سیشن جج یا ایڈیشنل سیشن جج ھے تو ایسی صورت میں یہ غیر مناسب ھوگا کہ اسکے فیصلہ کی اپیل خود اسی کے پاس کیجائے یا اسکے فیصلہ کی اپیل کسی اور سیشن جج کے پاس جائے اسلئے کہ وہ خود سیشن جج ھے :-

"When it is deemed to be a Session Court".

This particular Court would be deemed to be a Session Court.

اپیل کیلئے اس عدالت کو سیشن کورٹ کی عدالت تصور کیا جائے تاکہ اسکی اپیل ھائی کورٹ میں کیجا سکے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ جناب والا ۔ میری بڑی بد قسمتی ھے کہ میں

نے پاکستان میں بہت ھی vague قانون بنتے دیکھے ہیں لیکن جناب ملک اللہ یار صاحب سے مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ خود قانون دان ھوتے ھوئے اور قانون کو سمجھتے ھوتے ھوئے ایسا مہمل اور vague قانون بنائیں گے ۔ ممکن ھے کہ انکے محکمہ کے ڈپٹی سیکریٹری یا کسی سیکشن آفیسر نے اسکو بنایا ھو اور انھوں نے اسکو approve کر دیا ھو یا یہ بھی ممکن ھے کہ انھوں نے آپکو اسکی interpretation دی ھو لیکن میں آپکو یقین دلاتا ھوں کہ جسوقت یہ چیز کسی کورٹ یا عدالت میں جائیگی تو اسکا یہ interpretation کام نہیں آئیگا ۔ ھمارا فرض تو ھے کہ ھم وہ قانون بنائیں جو اسقدر واضح قانون ھو جسکی interpretation میں کوئی تکلیف نہ ھو ۔ میں یہ سوچتا رھا کہ انگریزی میری زبان نہیں ھے شاید "When it is deemed to be a Session Court." کو This particular Court would be deemed to be a Session Court سمجھنے میں غلطی ھو گئی ھو تو میں نے اسکا اردو ترجمہ منگوایا کہ شاید انھوں نے ھی صحیح ترجمہ کر دیا ھو جیسا کہ میرے نہایت ھی محترم دوست ملک اللہ یار صاحب نے ترجمہ کیا ھے ۔ جناب والا ۔ ذرا انکا ترجمہ بھی سن لیجئے شاید ان سے بھی کوئی غلطی ھوگئی ھو ۔ جناب والا ۔ اسی شق کے متعلق لائن ۴ اور ۵ کا ترجمہ پڑھتا ھوں :۔

"اور اسکی طرفسے دی گئی سزا کے خلاف اپیل
کرنے کے سلسلے میں اسے ضابطہ مذکورہ کے تحت
سیشن کورٹ تصور کیا جائیگا"

یعنی اس مجسٹریٹ کے کورٹ کو جسکو کہ یہ اختیارات ہیں جو original کورٹ ھے اگر اسکی اپیل کیجائے تو اسے سیشن کورٹ تصور کیا جائے ۔ اگر

آپ کا یہ ارادہ نہیں ہے تو از راہ کرم ان لوگوں کیلئے جو نئے نئے وکیل ہونگے گو کہ انڈسٹریل کورٹ میں وکیلوں کے جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن پھر بھی جب وہ نئے نئے وکیل اسکو interpret کریں گے تو آپ اسکی ایسی آسان زبان کیوں نہ کر دیں جس سے کہ انکو interpret کرنے میں تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ اپنے interpretation کو amend کر دیں تو ہمیں پھر شک نہ ہوگا اور اس پر اعتراض نہ ہوگا ہم اسکو accept کر لیں گے۔

وزیر محنت - آپ نے جو ترمیم دی ہے اسکے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔

میجر محمد اسلم جان - وہ ٹھیک ہے - ہم یہ کہتے ہیں کہ سیکشن ۱۶ میں ہائی کورٹ کی پاورز پہلے ہی آپنے سیکشن ۳ میں لے لی ہیں وہ ہائی کورٹ میں جا ہی نہیں سکتے جب یہ سیشن کورٹ تصور ہو گا تو وہ ہائی کورٹ میں کیسے چلے جائیں گے ؟

Under section 16 you have taken away the powers of the High Court.

(interruptions)

تو پھر اسکو آپ clarify کر دیں .....

وزیر محنت - آپ پہلے قانون پڑھئے۔

میجر محمد اسلم جان - میں نے پڑھا ہے لیکن میری یہ بد قسمتی ہے کہ جتنا قانون آپ نے پڑھا اتنا قانون میں نے نہیں پڑھا۔ اولاً ہمارے ملک میں literacy کا تناسب ۶۵۳ ہے میرے دوست بہت سے انپڑھ ہیں اور میری طرح انپڑھ موجود ہیں تو آپ اندازہ لگائیے کہ وہ اسکا کیا interpretation کریں

گے وہ ہر بار اسکی آپ سے تصریح کرانے سے تو رہے لہذا آپ اسکی تصریح کر دیجئے میں نے جو پڑھا ہے اسکے اعتبار سے اسمیں وھی ھے جو میں کہہ رہا ھوں ۔ آپ نے جو اسکا ترجمہ کیا ہے اس سے عوام بھی یہی سمجھیں گے جو میں کہہ رہا ھوں لیکن یہ علیحدہ بات ھے کہ آپ کہدیں کہ عوام سمجھیں یا نہ سمجھیں ۔ اگر آپ کی اجازت ھو تو میں اس سب سیکشن کو پڑھ دوں :۔

"(3) The Court shall, for the purposes of trying an offence under section 33 or section 35, have the same powers as that of a Court of the Magistrate of the first class under the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898), and shall, for the purpose of appeal from a sentence passed by it, be deemed to be a Court of Session under that Code."

یعنی لفظ it لگا دیا ھے اس کی بجائے جس طریقہ سے ھم نے suggest کیا ھے

"An appeal against the order of the Court in this section shall be in the Court of Session."

یہ clarify ھو جاتا ھے آپ اس کو ھائی کورٹ کر دیجئے تو ھمیں کوئی اعتراض نہیں ھے ۔ یہ بڑا تعجب ھے کہ اسی کو original jurisdiction حاصل ھو اور یہی appellate کورٹ ھو ۔ وھی سزا دے اور پھر وھی اپیل سنے ۔ ھمارا یہی interpretation ھے اور ھمارا خیال ہے کہ ھمارے ایسے کم پڑھے لکھے لوگوں کی بھی یہی interpretation ھوگی ۔ اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کو مہمل نہ رھنے دیں اسکو vague نہ رھنے دیں اس کو amend کر دیں اس کی clarification کر دیں ۔ آپ کا

فرض ہے جو قانون آپ بنائیں وہ صاف ستھرا ہو اس لئے نہیں کہ میں آپ سے بحیثیت آزاد رکن کے یہ عرض کر رہا ہوں بلکہ میں یہ قانون کی بہتری کیلئے کہہ رہا ہوں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ ہم نے کافی وضاحت اس ضمن میں کی ہے میری دانست میں اس کی اپیل ہائی کورٹ میں دائر ہوگی ۔ اس میں مزید ترمیم کی ضرورت نہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is—

> That for sub-section (3) of section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(3) The Court shall, for the purposes of trying an offence under section 33 or section 35, have the same powers as that of a Court of the Magistrate of the First Class under the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898). An appeal against the orders of the Court under his section shall lie in the Court of Session.".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment by Malik Akhtar,

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

> That after sub-section (4) of section 12 of the Ordinance, the following be added, namely :—
>
> "(5) The Court shall have the powers of acting under section 480 of the Code of Criminal Procedure, 1898 in cases of contempt."

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That after sub-section (4) of section 12 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(5) The Court shall have the powers of acting under section 480 of the Code of Criminal Procedure, 1898 in cases of contempt.".

Minister for Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب سپیکر - اس ترمیم پر زیادہ بحث کرنے کی گنجائش نہیں - اس کی دفعہ ۱۲ میں عدالتوں کے تمام اختیارات اور طریقہ کار دیا ہوا ہے - اس میں جناب والا میں نے یہ قرار دیا ہے کہ جبکہ عدالت کا صدر ایک سیشن جج ہوتا ہے تو اس کو توہین عدالت کے اختیارات بھی ہونے چاہئیں - اس لئے میری گزارش ہے کہ دفعہ ۴۸۰ ضابطہ فوجداری کے مطابق اسے توہین عدالت کی پاورز دینی چاہئیں -

وزیر محنت - جناب والا - یہ اختیارات زیر بحث قانون کی شق نمبر ۱۴ میں دیئے گئے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں -

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That after sub-section (4) of section 12 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(5) The Court shall have the powers of acting under section 480 of the Code of Criminal Procedure, 1898 in cases of contempt.".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Section 13 ; first amendment is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment not moved. We go on to section 14. First amendment is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment not moved. Next is by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Amendment not moved. Next by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for sub-section (2) of section 14 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—

"(2) Any person convicted and sentenced under sub-section (1) may prefer an appeal to the High Court in the manner laid down under section 423 of the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898).".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for sub-section (2) of section 14 of the Ordinance, the following be substituted namely :—

"(2) Any person convicted and sentenced under sub-section (1) may prefer an appeal to the High Court in the manner laid down under section 423 of the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898).".

Minister for Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - ملاحظہ فرمائیں کہ

دفعہ ۳ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی شخص جو کہ عدالت میں یا کسی نشست میں توہین عدالت کرے یا ارادتاً ایسا فعل کرے یا اس جرم کا مرتکب ہو تو اس کو ۵۰۰ روپیہ تک جرمانہ کیا جائے گا یا اس کو قید محض ایک ماہ کی ہو جائے گی - چونکہ انہی عدالتوں نے فیصلہ کرنا ہے تو میں نے قرار دیا ہے کہ جرمانہ یا سزا کی صورت میں یہ اختیارات ان کو ہونے چاہئیں - توہین عدالت جو ہوگی اس کے لئے تو اس کی jurisdiction ایک سیشن کورٹ کی ہوگی تو ان کو دفعہ ۲۳ کے تحت یہ اختیارات دینے چاہئیں کہ اس صورت میں ہائی کورٹ میں اپیل کی جا سکے -

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں اس شق میں جو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ ٹریبونل کو دیئے گئے ہیں اور وہ ٹریبونل ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ہوگا اس لئے اس کا مقصد اس موجودہ شق میں پورا ہو جاتا ہے - اس لئے میں اس ترمیم کو ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کی اپیل ہائی کورٹ میں کی جائے کیونکہ ٹریبونل کو اختیارات ہیں اور وہ ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ہوگا -

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That for sub-section (2) of section 14 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(2) Any person convicted and sentenced under sub-section (1) may prefer an appeal to the High Court in the manner laid down under section 423 of the Code of Criminal Procedure, 1898 (IV of 1898).".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker: Next amendment is from Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir I beg to move—

That section 14 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker: Amendment moved is—

That section 14 of the Ordinance, be deleted.

Minister of Labour: Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - سیکشن ۱۴ میں یہ درج کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر صنعتی عدالت کی کارروائی میں رخنہ انداز ہو یا ایسی گڑ بڑ پیدا کرے عدالت کے اندر یا اس کے باہر جس سے اس کے کام میں خلل پیدا ہو یا چیئرمین کی یا ممبران کی دانستہ طور پر توہین کرے یا اخبارات میں یا اشتہارات یا پمفلٹوں کے ذریعے اس توہین کا مرتکب ہو تو اس صورت میں صنعتی عدالت اس کو سزا دے سکتی ہے - جناب والا - میں نے بہتیرا تلاش کیا ہے کہ اس قسم کی شق اس سے پہلے کسی صنعتی قانون میں ہو لیکن میں اپنی اس تلاش میں ناکام رہا ہوں - میں جناب وزیر محنت سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جب اس قسم کی شق کی گزشتہ ۲۰ سالوں میں یا کم از کم ۱۹۴۷ء کے بعد ضرورت نہیں پڑی تو آج کیا ضرورت ہے - یہ مزدور کوئی پاگل تو نہیں ہوتے - محنت کش ضرور ہیں لیکن یہ علم و فکر سے عاری نہیں ہیں کہ وہ خواہ مخواہ صنعتی عدالت کے چیئرمین کی ہتک کر کے یا توہین کر کے ان کو اپنے خلاف بنالیں گے بلکہ ہر سائل کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ ادب سے عدالت کے سامنے پیش ہو تا کہ عدالت اس کے خلاف کوئی برا تاثر نہ لے سکے - اس

صورت میں جبکہ اس قانون کی آج تک ضرورت نہیں پڑی ۔ مشرقی پاکستان کے قانون میں بھی اس قسم کی کوئی شق نہیں ہے پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مزید پابندی ہوگی ۔ ایک مزید رکاوٹ ہوگی اور ایک مزید قدغن ہوگی محنت کشوں پر ۔ ان کو ہر وقت خطرہ ہوگا کہ اگر ہم اسی طرح بیٹھے یا اسی طرح بات کی تو کہیں ہم پر توہین عدالت کا مقدمہ نہ بن جائے ۔ تو ان الفاظ کے ساتھ میں جناب لیبر منسٹر سے درخواست کروں گا کہ وہ فوراً اس پر غور فرمائیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے توقع نہ تھی کہ ملک کی عدالتوں کے احترام میں یا اس ضمن میں کوئی ایسا اقدام کیا جائے تو پھر اعتراضات ہوں گے لوگ تنقید کریں گے کہ اگر ملک کی کسی عدالت کے خلاف کوئی فرد توہین کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کو سزا نہ دی جائے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ ایسا کبھی موقع نہیں آیا ۔

وزیر محنت ۔ اگر نہیں آیا تو کیا یہ درست نہیں کہ عام قانون کے تحت ہائی کورٹ اور دیگر عدالتوں کو اختیارات حاصل ہیں کہ توہین عدالت کا مقدمہ دائر کر دیں کیا یہ درست نہیں ہے ۔ ہم عام قانون کے تحت ہائی کورٹ کو یہ اختیارات دینے درست سمجھتے ہیں ۔ تو یہ عدالت اس قانون کے تحت ہے جس کو آپ نے پاس کیا ہے ۔ کیا آپ کے لئے اس عدالت کا احترام ضروری نہیں ہے ۔ کیا یہ عدالتیں آپ کی نظر میں اتنا تقدس نہیں رکھتیں جتنا کہ آپ کی ملک کی دوسری عدالتوں کا ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ ہمارے نوٹس میں ایسے حالات آئے ہیں ۔ ہمیں صنعتی عدالتوں کے چیئرمین صاحبان کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں کہ بعض حالات میں

بعض اوقات چند ایک ناسمجھ افراد نے عدالت کے باہر مظاہرہ کیا یا اس کے اندر شور مچانے کی کوشش کی - اس لئے عدالت کے تقدس کو قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ عام قانون میں عدالتوں کو اختیارات حاصل ہیں اگر زیر بحث مقرر شدہ ٹریبونل کو یہ اختیار دے دیا جائے تو یہ انتہائی طور پر مفید اور مناسب ہوگا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That section 14 of the Ordinance be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : We now pass on to section 15 and the first amendment is by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The amendment is not moved. Next amendment No.79.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That for sub-section (3) of section 15 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(3) The Government shall within a period of one month from the date of the receipt of the award or a decision of the Court under clause (a) of sub-section (1), publish it in the official Gazette.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for sub-section (3) of section 15 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—

"(3) The Government shall within a period of one month from the date of the receipt of the award or a decision of the Court under clause (a) of sub-section (1), publish it in the official Gazette.".

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - کل میں عرض کر رہا تھا کہ ان محنت کشوں کے راستہ میں جائز اور قانونی طور پر ہڑتال کے ذریعے اپنے مطالبات منوانے میں دیوار کے آگے دیوار کھڑی کر دی گئی ہے - اس قانون کے مطابق ان کے راستے میں ایک رکاوٹ کے بعد دوسری رکاوٹ پیدا کر دی گئی ہے - اور ایک بہت بڑی رکاوٹ یہ ہے جس کے متعلق میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے - اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ ایک مزدور انجمن یا مزدور جب پیچ در پیچ راستہ سے گزرتا ہوا - کئی رکاوٹوں کو پھاندتا ہوا - کئی مشکلات پر قابو پا کر عدالت میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں سے فیصلہ اس کے حق میں صادر ہو جاتا ہے - تو گورنمنٹ بہادر جو خود کو محنت کشوں کی بڑی ہمدرد ظاہر کرتی ہے - کہتی ہے کہ اگرچہ عدالت نے اس کے حق میں فیصلہ کر دیا ہے لیکن ہمیں یہ پسند نہیں - لہذا ہم اس پر عمل درآمد روک دیتے ہیں - اب میری ترمیم پر غور فرمائیں - میں نے دفعہ ۱۵ (۳) میں چند الفاظ - تین سطور کا اضافہ کیا ہے -

"....unless it is of the opinion...."

i.e., the Government is of the opinion.

> "..... that it would be inexpedient on public grounds to give effect to the whole or any part of the award."

یعنی گورنمنٹ کے پاس جب ایوارڈ شائع کرنے کے لئے جاتا ہے تو وہ اسے روک لیتی ہے کہ ہمارے خیال میں اس کا سارے کا سارا حصہ شائع کرنا پبلک مفاد میں نہیں ہے ۔ یا اس کا کچھ حصہ شائع کرنا مفید ہے اور کچھ حصہ شائع کرنا مفید نہیں ہے ۔ کیونکہ جو شائع ہو جائیگا اس پر عمل کرنے کی پابندی لازمی ہو جائیگی ۔ اور اگر شائع نہ ہو تو وہ ایوارڈ ناقابل نفاذ ہوگا ۔ ایک ان کی اپنی پیدا کردہ منتخب کردہ اور مقرر کردہ عدالت ہے ۔ اس نے اس مزدور انجمن کے حق میں فیصلہ دیا ہے پھر بھی گورنمنٹ بہادر کا یہ خیال ہے کہ یہ قومی مفاد میں نہیں ہے یا یہ ادارہ مفاد عامہ میں نہیں ۔ خدارا غور فرمائیں حکومت کس قدر اختیارات اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے کہ کہاں تک ان کو روکا جائے اور کہاں تک ان کے حقوق سلب کئے جائیں ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے آپ کی وساطت سے جناب وزیر محنت کی خدمت میں یہ درخواست کرونگا ۔ کہ حکومت کو اس قسم کے لغو اختیارات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیئے اگر حکومت عوام کی صحیح نمائندہ حکومت نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے ۔ اسی لئے یہ اس قسم کے ظالمانہ جابرانہ اور متشددانہ اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتی ہے اور صوبہ کے ہر طبقہ کو ۔ مزدوروں کو ۔ عوام کو ۔ طالب علموں کو ۔ ہر ایک کو دبانا چاہتی ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی ترمیم پیش کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خاں) ۔ جناب والا ۔ اگر جناب قائد حزب

اختلاف کی نظروں میں یہ حکومت ایک نمائندہ حکومت نہیں ہے ۔ اسے عوام کا اعتماد حاصل نہیں ہے تو کم از کم اس ایوان کے بارے میں ان کی یہ رائے نہیں ہو گی کہ یہ ایوان عوام کا نمائندہ ایوان نہیں ہے ۔ وہ اس ضمن میں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ یہ ایوان صحیح معنوں میں اس صوبہ کے عوام کا اعتماد رکھتا ہے اور اسے صحیح معنوں میں نمائندہ ایوان کہا جا سکتا ہے ۔ تو جناب والا ۔ اگر جناب اس زیر بحث شق کے سب سیکشن (۴) کو ملاحظہ فرمائیں تو اس میں یہ اختیار جو حکومت مغربی پاکستان کو دیا گیا ہے وہ محدود کیا گیا ہے ۔ وہ لامحدود نہیں ہے ۔ صرف ان تنازعات کی صورت میں جہاں مرکزی یا صوبائی حکومت ایک فریق ہے اسے ایک محدود اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ مفاد عامہ کے پیش نظر یا بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر اس کا اعلان کرنا ضروری نہ سمجھے تو نہ کرے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس پر یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ وہ پہلی فرصت میں اپنا ایوارڈ ایک ریزولیوشن کی صورت میں صوبائی حکومت کے سامنے پیش کرے ۔ جس کو مجھے یقین ہے قائد حزب اختلاف بھی ایک نمائندہ ایوان سمجھتے ہیں ۔ اور یہ ایوان اس پر فیصلہ کرے گا کہ آیا وہ ایوارڈ جو اس صنعتی عدالت کی طرف سے دیا گیا تھا اور جس کے متعلق یہ رائے دی تھی اسے اسی صورت میں تسلیم کرے یا اس میں ترمیم کرے یا اسے قطعی طور پر نا منظور کر دے ۔ حکومت کو اگر یہ اختیار دیا گیا ہے تو وہ عارضی اور محدود طریق پر دیا گیا ہے ۔ آخری اور حتمی فیصلہ اس ایوان نے کرنا ہے جو انتہائی طور پر مناسب ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ایوان نمائندہ ہوتا ہے بے شک ایوان نمائندہ ہے مگر یہ خالی کرسیاں کسی کی نمائندگی نہیں کرتیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the question. The question is—

> Tha for sub-section (3) of section 15 of the Ordinance; the following be substituted, namely:—
>
> "(3) The Government shall within a period of one month from the date of the receipt of the award or a decision of the Court under clause (2) of sub-section (1), publish it in the official Gazette.".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment is not moved. Next amendment No.81.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

> That sub-section (4) of section 15 of the Ordinance be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

> That sub-section (4) of section 15 of the Ordinance be deleted.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ ابھی محترم وزیر محنت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سیکشن ۳ کے تحت جو اختیارات گورنمنٹ نے ایوارڈ کو شائع کرنے کے لئے حاصل کئے ہیں یعنی ایوارڈ پر عمل درآمد کرنے کے اختیارات ۔ وہ اختیارات محدود ہیں ۔ وہ اس طرح محدود ہیں کہ اس ایوارڈ کے فیصلہ کو صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ

صوبائی اسمبلی کا فیصلہ اس کے متعلق حاصل کیا جائے ۔ میں وزیر محنت جناب سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ کون کون سی عدالتیں ہیں اور وہ کہاں کہاں عدالتیں ہیں جن کے فیصلہ جات آج تک اس صوبائی اسمبلی میں پیش ہوتے رہتے ہیں ۔ کبھی دنیا میں ایسا بھی ہوا ہے کہ عدالتی فیصلہ جات کو صوبائی اسمبلی یا مرکزی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے یا کسی مقننہ کے سامنے پیش کیا جائے ۔ میں تو اس اصول کے ہی خلاف ہوں کیونکہ تمام معاملات اسمبلی کے سامنے نہیں آسکتے جو ایک عدالت کے سامنے ہوتے ہیں ۔ یہ بات ہو سکتی ہے کہ ایک پارٹی جب کوئی فیصلہ کرے گی تو جو لوگ اس کے حق میں ووٹ دینا نہیں چاہتے وہ عام طور پر اسمبلی سے باہر چلے جاتے ہیں ۔ یہ فیصلہ تو عدالتوں کا ہو گا لوگوں کے حقوق کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا ۔ وہاں سرمایہ دار کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنا حق عدالت میں منوائیں اور وہ اس عدالت کے فیصلے کے خلاف کسی بڑی عدالت میں چلے جائیں ۔ یہ قانون سازی ادارے یا اس اسمبلی کی توہین ہے کہ یہاں ڈسٹرکٹ جج کے فیصلے کی اپیل پیش ہو ۔ کیا یہ ہمارے مرتبہ میں اضافہ کر رہے ہیں یا اس کو کم کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ سب جانتے ہیں کہ صوبائی اسمبلی کا یہ کام ہوتا ہے کہ بجٹ پاس کرے ۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ قانون سازی کرے ۔ آئین میں اس کے فرائض کے سوا اور کچھ درج نہیں ہے ۔ اور نہ ہم اور مزید اختیارات لینے کے لئے تیار ہیں ۔ یہ ان کو ہی مبارک ہو کہ جہاں اختیارات ملتے ہیں یہ ان کو اپنی طرف گھسیٹنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ میں اس لئے اس سب سیکشن کی مخالفت کرتا ہوں کہ یہ اختیارات صوبائی اسمبلی کو نہیں ہونے چاہئیں عدالتی نظام میں ایک مداخلت ہے کہ عدالتی فیصلہ کی اپیل یہاں اسمبلی میں

آئے اور ہم اس کا فیصلہ کریں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس ضمنی دفعہ کو حذف کیا جائے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف کی اس بات سے مجھے اتفاق نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ اس ایوان کی توہین ہے کہ وہ سیشن جج یا ڈسٹرکٹ سیشن جج کے فیصلوں کی اپیلیں سنے ۔ جیسا کہ میں نے اس سے پیشتر عرض کیا ہے کہ جو قرارداد یہاں پیش ہو گی وہ سیشن جج یا ڈسٹرکٹ سیشن جج کے فیصلے کے خلاف پیش نہیں ہو گی بلکہ وہ قرارداد حکومت کے فیصلے کے خلاف یہاں پیش ہو گی یعنی حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے یا کسی صنعتی عدالت کے بارے میں جو رائے کا اظہار کیا ہے اس کے بارے میں قرارداد پیش ہو گی ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سب سیکشن ۱۹۵۹ء کے قانون میں بھی موجود تھا ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قائد حزب اختلاف ۱۹۶۲ء سے اس ایوان کے رکن چلے آ رہے ہیں انہوں نے دیکھا ہو گا کہ آج تک اس قسم کی کوئی قرارداد اس ایوان میں پیش نہیں ہوئی جس کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی صنعتی عدالت نے کسی تنازعہ کے بارے میں فیصلہ کیا ہے حکومت مغربی پاکستان نے ہر ممکن طور پر اس فیصلے کا احترام کرنے کی کوشش کی ہے ۔ حکومت مغربی پاکستان اس فیصلے کی پابند رہی ہے ۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ شق ہر صورت میں استعمال ہو گی بلکہ ناگزیر حالات اور بعض مفاد عامہ کے امور کے پیش نظر اس شق کا ہونا ضروری ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ۱۹۵۹ء کے قانون میں کہاں ہے ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment.

The question is—

That sub-section (4) of section 15 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment No. 82.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment at No. 83.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in sub-section (5) of section 15 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely :—

"Provided that if there be no Provincial Assembly, the award or decision, which has not been published, shall be confirmed, modified or rejected by the High Court.".

Mr Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That in sub-section (5) of section 15 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely:—

"Provided that if there be no Provincial Assembly, the award or decision, which has not been published, shall be confirmed, modified or rejected by the High Court."

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۲) ۔ جناب صدر ۔ دفعہ ۵ ، (۴) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ

"Where Government does not publish an award under sub-section (3), it shall, at the first available opportunity, lay the award together with a statement of reasons for not so publishing it, before the Provincial Assembly, and shall, as soon as may be, cause to be moved therein a resolution for the consideration of the award, and the Provincial Assembly may, by resolution, confirm, modify or reject the award."

جناب والا ۔ گورنمنٹ ایوارڈ کو شائع نہیں کرے گی بلکہ وہ اسمبلی سے confirm کرائے گی ۔ لیکن ایسے بھی حالات ہو سکتے ہیں کہ اس وقت اسمبلی نہ ہو اس لئے یہ حق ہائی کورٹ کو ہونا چاہئے کہ جب عدالت کا ایوارڈ گونمنٹ شائع نہ کرے تو وہ ایوارڈ گورنمنٹ ہائی کورٹ کے سامنے پیش کر دے ۔ اگر اس وقت اسمبلی نہ ہو تو ہائی کوٹ سے confirm کرانا ضروری ہو گا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ میری دانست کے مطابق ملک محمد اختر صاحب کی یہ ترمیم غیر ضروری ہے کیونکہ عام قانون یا آئین کے تحت اگر کسی وقت صوبائی اسمبلی نہ بھی ہو تو اس وقت کم از کم کوئی ایسا ادارہ تو ہو گا جس کو صوبائی اسمبلی کے اختیارات ہوں گے ۔ اس

صورت میں یہ اختیارات ذیلی ادارہ یا وہ اتھارٹی استعمال کرسکتی ہے ۔ اس لئے میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That in sub-section (5) of section 15 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end, be replaced by a colon and add the following proviso thereafter, namely :—

"Provided that if there be no Provincial Assembly, the award or decision, which has not been published, shall be confirmed, modified or rejected by the High Court.".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : We now pass on to Section 16; first amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"16. Any party aggrieved by any award or decision of the Court may prefer an appeal to the High Court within thirty days of the publication of such decision of award as the case may be and the decision of the High Court shall be final in such case.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"16. Any party aggrieved by any award or

decision of the Court may prefer an appeal to the High Court within thirty days of the publication of such decision of award as the case may be and the decision of the High Court shall be final in such case.".

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب صدر - دفعہ نمبر ۲۶ اور دفعہ نمبر ۳۷ کے تحت نہایت ہی اہم معاملہ فیصلہ ہونا ہے اور میں نے اسی لئے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس سلسلے میں ہائی کورٹ کو اپیل کا اختیار ہونا چاہئے - دفعہ نمبر ۲۶ کے تحت جو تنازعات ہوں گے وہ یہ ہیں یعنی عدالت کو وہ اختیارات جن کے تحت عدالت حکم دے سکتی ہے کہ کسی ہڑتال کو ختم کر دیا جائے یا lock out کو ممنوع کر دیا جائے چاہے ہڑتال کا خدشہ ہو یا ہڑتال شروع ہو - تو یہ interim order ہو گا - کسی ہڑتال کو قرار دینا کہ اس کو ختم کیا جائے ، یہ امتناعی اختیار نہیں ہونا چاہئے - اگر تو کسی عدالت کے پاس یہ اختیار ہو تو اس کے خلاف اپیل کا اختیار ہونا چاہئے - اسی طرح دفعہ نمبر ۳۷ کے تحت مصالحتی کارروائی کے دوران ٹریبونل یہ کر سکتا ہے کہ وہ کوئی حکم جاری کرے جس کی پابندی متعلقہ افراد اور ٹریڈ یونینوں کو کرنی ہو گی - یہ جو دو اختیارات ہیں اور جو کہ بالخصوص interim order کے متعلق ہیں کہ کسی ہڑتال کے متعلق یہ کہیں کہ اسے بند کر دیا جائے اور without adjudication ایسے احکام پاس کر دیں - اور دفعہ نمبر ۲۶ اور نمبر ۳۷ میں یہ قرار دینا کہ لوگوں کی ملازمتیں terminate کر دینا یا ان کو retrench کرنا اس کے علاوہ اس میں

معاوضے کا بھی مسئلہ ہے ۔ یہ اختیارات صنعتی عدالت کے پاس ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ فیصلہ کرنے کا اختیار لازمی طور پر ہائی کورٹ کے پاس ہونا چاہئے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ جناب ملک محمد اختر صاحب نے زیر بحث شق کو غور سے نہیں پڑھا ۔ ورنہ ان کو علم ہوتا کہ اپیل کا اختیار اس شق میں موجود ہے ۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ یہ ٹریبونل ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ہو گا تو کیا ملک صاحب کے خیال میں ہائی کورٹ کا جو فیصلہ ہو گا وہ کوئی اور شخصیت یا ہستی کرے گی یا ہائی کورٹ کے اس جج کے پاس زیادہ وسیع اختیارات ہوں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جج بھی ہر لحاظ سے اتنے ہی قابل اور qualified ہوں گے جتنا کہ کسی جج کو ہونا چاہئے ۔ اس لئے میرے خیال میں جب یہ ٹریبونل ایک جج پر مشتمل ہو گا اس لئے میں ان کی اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب سپیکر ۔ ہائی کورٹ کے جج کو مقرر کر دینے سے ہائی کورٹ کی powers delegate نہیں ہو جاتیں وہاں پر ڈویژنل بنچ اور فل بنچ ہوتے ہیں ۔ یہ مختلف چیز ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is—

That for section 16 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"16. Any party aggrieved by any award or decision of the Court may prefer an appeal to the High Court within thirty

days of the publication of such decision of award as the case may be and the decision of the High Court shall be final in such case.".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment is from Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment not moved ; next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I am not moving 86 and 87.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendments No. 86 and 87 not moved. Next amendment is from Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Amendment is not moved.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment not moved. Now we pass on to section 17. First amendment is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) The Tribunal shall consist of two members qualified to be appointed as a District Judge or an Additional District Judge and a Chairman who is qualified to be appointed as a Judge of a High Court.

(2) The Chairman and the members shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine."

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) The Tribunal shall consist of two members qualified to be appointed as a District Judge or an Additional District Judge and a Chairman who is qualified to be appointed as a Judge of a High Court.

(2) The Chairman and the members shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine."

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب صدر - اس ترمیم پر زیادہ بات کئے بغیر میں یہ گزارش کروں گا کہ ٹریبونل نے ان فیصلہ جات کے بارے میں اپیلیں سننی ہیں جو کہ صنعتی عدالت نے کرنے ہیں - تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس میں دو ممبر مقرر کئے جائیں جن میں سے ایک ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے status کا ہو اور اس کا چیئرمین ہائی کورٹ کا جج یا کوئی ایسا شخص ہو جو کہ جج بننے کے لئے qualify کرتا ہو - جناب سپیکر - میں نے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ تنازعات کی صورت ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جن میں huge finances involve ہوں - تو چونکہ اس appellate body کا فیصلہ آخری ہو گا اور اس پر کوئی اپیل نہیں ہو سکے گی اس لئے اسکو انتہائی high powered ہونا چاہئے تاکہ وہ صنعتی عدالت کے فیصلوں کو منسوخ کر سکیں - اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا چیئرمین ہائی کورٹ کا جج ہو -

وزیر محنت - جناب والا - مجھے ان سے اتفاق نہیں ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker: The question is—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) The Tirbunal shall consist of two members qualified to be appointed as a District Judge or an Additional District Judge and Chairman who is qualified to be appointed as a Judge of a High Court.

(2) The Chairman and the members shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker: Next amendment.

Major Muhammad Aslam Jan: Sir I beg to move—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) A Tribunal shall consist of a Chairman and two members. One of the members to represent the employers, and the other to represent the workman, all being appointed by the Government by notification in the official Gazette.

(2) The Chairman shall be a person who is, or has been, or is qualified to be appointed as, a Judge of the High Court, and shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine. The members shall be appointed for a period of three

years in consultation with the employers and workmen in such manner as may be prescribed, and on such terms and conditions as the Government may determine.".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) A Tribunal shall consist of a Chairman and two members. One of the members to represent the employers, and the other to represent the workman, all being appointed by the Government by notification in the official Gazette.

(2) The Chairman shall be a person who is, or has been, or is qualified to be appointed as, a Judge of the High Court, and shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine. The members shall be appointed for a period of three years in consultation with the employers and workmen in such manner as may be prescribed, and on such terms and conditions as the Government may determine.".

Parliamentary Secretary (Labour) : Opposed Sir.

Major Muhammad Aslam Jan (Rawalpindi-I) : Sir, with your permission I would like to read section 7 of the Industrial Disputes Ordinance 1959. Its sub-sections (2), (3) and (4) are relevant.

(2) "An Industrial Court shall consist of a Chairman and two members to advise the Chairman, one of the members to represent the employers and the other to represent the workmen, all being appointed by the appropriate Government.

(3) The Chairman shall be a person who is, or has been, a Judge of the High Court or a District Judge and shall be appointed upon such terms and conditions as the appropriate Government may determine.

(4) The members shall be appointed for a period of three years in consultation with the employers and workmen in such manner as may be prescribed, and shall on the expiry of the said period be eligible for re-appointment for a further period not exceeding three years."

جناب والا ۔ جیسا کہ Industrial Disputes Ordinance کے سیکشن ۷ میں ہے کہ یہ انڈسٹریل کورٹ جو ہے ۔ اس میں ایک چیئرمین اور دو ممبر ۔ چیئرمین کو disputes یا تنازعہ کے متعلق صلاح مشورہ دینے کے لئے ہوں گے ۔ لیکن یہ آرڈیننس ۱۹۶۸ء جو اب ہم پر ٹھونسا جا رہا ہے ۔ اس میں کہا ہے کہ

"Th Tribunal shall consist of one member".

وہ جو دو ممبر جس کے لئے ہم نے recommend کیا ہے اور amendment دی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ دو ممبر ایک چیئرمین کے علاوہ ہونے چاہئیں ۔ ایک صنعتی ادارے کا ہو اور ایک کاریگروں کی طرف سے ہو ۔ اور ان تینوں کا ایک کورٹ بنے ۔ دوسری چیز جو یہاں پر انہوں نے دی ہے سب سیکشن (۲) میں انہوں نے کوئی time prescribe نہیں کیا کسی مدت کا تعین نہیں کیا کہ یہ ممبر کتنی مدت کے لئے ہوں گے ۔ اگر ان کا جی چاہے تو اس سیکشن کے تحت جبکہ یہ تنازعہ چل رہا ہو تو ایک ممبر کو نکال کر دوسرا ممبر بھی لگا سکتے ہیں ۔ اور اگر جب ممبر وہاں پر آئے ۔ جب تک وہ ان laws اور قانون کو

سمجھنے کا اھل ھو ، اور جب انھیں سمجھنے لگے ۔ تو جب ان کا جی چاھے اس کو وھاں سے نکال دیں ۔ اس لئے ھماری رائے میں یہ ھے کہ چیئرمین جیسا کہ انھوں نے خود کہا ھے ۔ کہ ایک ھائی کورٹ کا جج ھو اور میں تو یہ سمجھتا ھوں کہ جو کہا گیا ھے کہ

or who is qualified to be appointed as a Judge of the High Court.

یہ بھی نہیں ھونا چاھئے ۔ کیونکہ کسی وکیل کو جس کی دس سال کی پریکٹس ھائی کورٹ میں ھو ۔

He is qualified to be a Judge of the High Court.

اور اس کو وہ لگا دیں ۔ اس کی بجائے ایک ھائی کورٹ کا جج ھونا چاھئے لیکن اس کے لئے ضروری یہ ھے کہ مزدوروں اور کاریگروں کی جو مشکلات ہیں وہ اس وقت ان کو صلاح دینے کے لئے کاریگروں کی طرف سے ایک آدمی اور صنعت کاروں کی طرف ایک آدمی ۔ یہ دو آدمی جیسا کہ پہلے بھی Industrial Disputes Ordinance 1959 میں ھے یہ ھونا چاھئیے اس سے کسی قسم کی بدانتظامی یا ناانصافی کا احتمال نہیں رھتا ۔ گو کہ ھائی کورٹ جج کی ایمانداری پر کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن مزدوروں کی طرف سے اس کا احتمال ھو سکتا ھے کہ ممکن ھے یہ ان کی تکلیفیں ھوں اور صحیح طور پر ان کو represent نہ کیا ھو ۔ اس لئے میری استدعا یہ ھے ۔ کہ جو ھماری امنڈمنٹ Industrial Disputes Ordinance 1959 سے کچھ ملتی جلتی ھے ۔ اس لئے اس کو منظور کیا جائے اور یہ بالکل فضول پیرا رکھا گیا ھے ۔

The member shall be appointed on such terms and conditions as the Government may determine. Government may determine anything. Government may determine under the influence of the industrialists.

اس لئے یہ ضروری ہے ۔ کہ ایک مدت مقرر کر دی جائے ۔ کہ تین سال کے لئے یہ مقرر ہوں گے ۔ اور پہلے یہ تھا کہ چیئرمین کے علاوہ دو ممبر ہونے چاہئیں ایک کاریگروں کی طرف سے اور ایک صنعت کاروں کی طرف سے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی حمایت میں چند الفاظ اس معزز ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ اس قسم کے ٹریبونل کی تشکیل کی ضرورت مشرقی پاکستان میں بھی محسوس نہیں کی گئی اور ۱۹۵۹ء کے قانون میں بھی اس قسم کے ٹریبونل کی تشکیل کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی ۔ بلکہ ان دو قوانین میں ایوارڈ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیلیں پیش کی جاتی تھیں ۔ لیکن اس قانون کے ذریعہ جیسا کہ محترم وزیر محنت نے اپنی افتتاحیہ تقریر میں ارشاد فرمایا تھا ۔ کہ ایک ہائی کورٹ کے جج صاحب کی خدمات حاصل کر کے ان پر بھی مشتمل ایک ٹریبونل قائم کر دیا جائے گا تاکہ وہ اپیلیں سرعت کے ساتھ بلا تاخیر سماعت کر سکیں مجھے ان کی دیانت ، امانت اور قابلیت پر پورا یقین ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ۔ کہ اس ترمیم کے ذریعہ اگر ان کے ساتھ ایک کارخانہ داروں کا نمائندہ اور محنت کشوں کا نمائندہ شامل ہو جائے اور وہ ایک Full Bench کی حیثیت سے کام کریں ۔ تو وہ انصاف کے زیادہ قریب ہو گا ۔ زیادہ جلدی اور زیادہ درست انصاف بھی مل سکے گا ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is.....

Minister for Labour : Sir, only a few words.

Mr. Speaker : The time is very short and we have to finish the amendments by 12'O clock. That was the arrangement between the parties.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - جہاں تک انہوں نے ٹریبونل کے بارے میں تجویز فرمائی ہے - ٹریبونل چیئرمین کے علاوہ دو اور اراکین پر مشتمل ہو ان میں سے ایک مزدوروں کا نمائندہ ہو اور ایک employers کا نمائندہ ہو - تو میری گذارش یہ ہے کہ میری رائے میں ٹریبونل جو ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ہے اس کو وہی اختیارات حاصل ہیں جو کہ ایک ہائی کورٹ کے جج کو حاصل ہو سکتے ہیں - ان کی یہ تجویز ہے کہ دوسرے دو ارکان کو بھی وہی یعنی ہائی کورٹ کے جج کے اختیارات ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ وہ مناسب نہیں ہے - اور دوسرے جیسا کہ میں نے اس سے پہلے ایک ترمیم کے جواب میں عرض کیا تھا کہ وہ دو ارکان جو صنعتی عدالت میں بطور مشیر کے کام کریں گے - ان کی رائے اس فیصلہ میں شامل ہو گی - جو فیصلہ صنعتی عدالت بطور عدالت کرے گی - اور پھر اس کے بعد جب ان کے فیصلے کے خلاف ٹریبونل میں اپیل دائر ہو گی تو میں سمجھتا ہوں وہاں ان کی مزید رائے کی ضرورت نہیں ہو گی - اس طرح کی دوسری شق میں انہوں نے یہ تجویز کی ہے -

> "The Chairman shall be a person who is, or has been, or is qualified to be appointed as, a Judge of the High Court. . . . . ."

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ جج بھی ٹریبونل کا چیئرمین مقرر ہو سکتا ہے - جس سے مجھے اختلاف ہے - کیونکہ ٹریبونل ہماری تجویز کے

مطابق ایک ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل ہو گا ۔ کیونکہ صنعتی عدالت کا چیئرمین ایک ڈسٹرکٹ جج یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ہو گا ۔ تو اس کے فیصلہ کی اپیل ظاہر ہے ایک ڈسٹرکٹ جج کے پاس نہیں ہونی چاہئے بلکہ ہائی کورٹ کے جج کے پاس ہونی چاہئے ۔ اس لئے جناب والا مجھے اس ترمیم سے اختلاف ہے ۔

Mr. Speaker : The question is—

That for sub-sections (1) and (2) of section 17 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(1) A Tirbunal shall consist of a Chairman and two members. One of the members to represent the employers, and the other to represent the workman, all being appointed by the Government by notification in the official Gazette.

(2) The Chairman shall be a person who is, or has been, or is qualified to be appointed as, a Judge of the High Court, and shall be appointed on such terms and conditions as Government may determine. The members shall be appointed for a period of three years in consultation with the employers and workmen in such manner as may be prescribed, and on such terms and conditions as the Government may determine.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is by Minister for Labour.

Minister for Labour : I beg to move—

That in sub-section (2) of section 17 of the Ordinance, the words and commas "or has been,

or is qualified to be appointed as," occurring in line 2, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved, the question is—

That in sub-section (2) of section 17 of the the Ordinance, the words and commas "or has been or is qualified to be appointed as," occurring in line 2, be deleted.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Amendment Nos. 91, 92, 93, 94 are not moved. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That in para (c) of sub-section (1) of section 18 of the Ordinance, for the word "assigns", occurring in line 2, the word "a signees", be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in para (c) of sub-section (1) of section 18 of the Ordinance, for the word "assigns", occurring in line 2, the word "assignees", be substituted.

Minister for Labour : Opposed.

Mr. Speaker : I think, it should be "assignees".

Minister for Labour : It gives a different meaning. 'Assigns' means a person to whom the property rights are legally transferred.

This is the meaning of the word 'assigns' which is given in the Oxford Dictionery.

Khawaja Muhammad Safdar : If the Minister is sure, I don't press it.

Mr. Speaker : I shall have to put this amendment. The question is :

That in para (c) of sub-section (1) of section 18 of the Ordinance, for the word "assigns" occurring in line 2, the word "assignees" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 96.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I don't move this as well as 97.

Mr. Speaker : Next amendment at 98.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at 99 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I don't move this as well as 100 and 101.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 102.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir, both 102 and 103.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 104.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at 105 by Minister for Labour.

Minister for Labour : Sir, I beg to move :

That in sub-section (5) of section 19 of the Ordinance, for the words "one year" occurring in line 3, the words "two years" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in sub-section (5) of section 19 of the Ordinance, for the words "one year" occurring in line 3, the "words "two years" be substituted.

I think there is no opposition to this amendment ; the amendment is carried.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 106.

Mal k Muhammad Akhtar : Not moving, Sir ; I am not moving 107 as well.

Mr. Speaker : Next at No. 108.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next at No. 109.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 110.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I beg to move :

> That in sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, the words "or as a public demand by the Government" occurring in lines 3-4, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, the words "or as a public demand by the Government" occurring in lines 3-4, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔

Recovery of the money due from the employer will be made as arrears of Land Revenue.

یہ تو سمجھ میں آ گیا ہے لیکن یہ کہ

It will be recovered as public demand.

میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ نہ ہی یہ definition میں کہیں ہے ۔ اس لئے مجھے معلوم نہیں ہے کہ public demand کیا چیز ہے ۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ مجھے کوئی ایسی قانون کی کتاب مل جائے جس میں اس کی definition ہو لیکن مجھے نہیں ملی ۔ یہاں جو لفظ or ہے اس سے یہ arrears of Land Revenue تو نہیں رہے ۔ پھر یہ public demand کیا ہے ۔ کیا یہ کوئی جلسہ کریں گے اور اس میں مطالبہ کریں گے کہ پیسے دے دو ۔ آخر یہ public demand کیا چیز ہے ۔ میرے خیال میں یہ redundant ہے اسے نکال دینا چاہئے ۔

Minister for Labour : Probably, the Member is not aware that there is an Act which is known as Public Demand Recovery Act which is enforced and is applicable to certain parts of this Province.

Mr. Speaker : The question is—

> That in sub-section (1) of section 21 of the Ordinance, the words "or as a public demand by the Government" occurriug in lines 3-4, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Minister for Labour.

Minister for Labour : Sir, I beg to move :

> That in sub-section (2) of section 21 of the Ordinance, for the article "an" occurring in line 2, the words and comma "any settlement,", be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in sub-section (2) of section 21 of the Ordinance, for the article "an" occurring in line 2, the words and comma "any settlement,", be substituted.

There is no opposition ; the motion is carried.

Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I am not moving 111,112 and 113.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in para (ii) of sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the comma appearing at the end be replaced by a full-stop and the rest of the sub-section be deleted ; and after sub-section (3) so amended, the following new sub-section be added, namely :—

"(4) Proceedings before a Court shall be deemed to have concluded on the date on which the award or the decision is delivered or on the date of publication of the award or the decision in the Official Gazette.".

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in para (ii) of sub-section (3) of section 22 of the Ordinance, the comma appearing at the end be replaced by a full-stop and the rest of the sub-section be deleted ; and after sub-section (3) so amended, the following new sub-section be added, namely :—

"(4) Proceedings before a Court shall be deemed to have concluded on the date on which the

award or the decision is delivered or on the date of publication of the award or the decision in the Official Gazette.".

I think there is no opposition ; the amendment is carried. Next amendment, at No. 115.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I don't want to move 115.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 116.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 117.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving Sir, this amendment as well as Nos. 118, 119, 120, 121.

Mr. Speaker : Next amendment No. 122.

Minister for Labour : Not moving.

Mr. Speaker : Next amedment No.123.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Speaker : Next amendment 124.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at 125.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 126.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 127.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving, Sir

Mr. Speaker : Next amendment at No. 128.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving 128 and 129 Sir.

Mr. Speaker : Next at No. 130.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving Sir, both 130 and 131.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 132.

Malik Muhammad Akhtar : I am not moving 132, 133 and 134 Sir.

Mr. Speaker : Next amendment at No. 135.

Major Muhammad Aslam Jan : Sir, I beg to move :

> That in sub-section (1) of section 30 of the Ordinance, for the words "six" and "one hundred" occurring in lines 4 and 5, the words "one" and "ten" respectively, be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (1) of section 30 of the Ordinance, for the words "six" and "one hundred" occurring in lines 4 and 5, the words "one" and "ten" respectively, be substituted.

Minister for Labour : Opposed.

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - چونکہ وقت کم ہے میں کوشش کروں گا کہ بہت جلد ختم کر دوں -

جناب والا - اس ہنگامی قانون کو جس طرح انہوں نے اسے بنایا ہے کوئی بھی strike اب legal نہیں رہ گئی - کیونکہ اب کاریگروں کو اختیار نہیں رہا کہ وہ انجمنیں بنا سکیں - دفعہ ۲۴ کے تحت جب انہوں نے

مفاد عامہ کی خدمات کے پیش نظر ہڑتال کو منسوخ قرار دے دیا ہے اور دفعہ ۲۵ کے تحت ہڑتال اور تالہ بندی کو بھی ممنوع قرار دے دیا ہے ۔ ۲۶ کے تحت ہڑتال اور تالہ بندی کے لئے عدالت کو اختیارات دئے گئے ہیں کہ وہ ہڑتال کو روک دیں ۔ ۲۷ کے تحت حکومت کو اختیارات دئے گئے ہیں کہ ہڑتال کی صورت میں جب بھی حکومت چاہے جب کسی قسم کی ہڑتال ہو رہی ہو یا ہونے کا امکان ہو تو مفاد عامہ کی خاطر اور

for the maintenance of service or supplies essential to the country.

ہڑتال یا تالہ بندی کو ممنوع قرار دے دے ۔ اس میں حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جب چاہے اور جس طرح چاہے Industrial Disputes Ordinance کے شیڈول ۱ اور شیڈول ۲ میں دی گئی essential supplies کے لئے ہر قسم کی ہڑتال اور تالہ بندی کو ناجائز قرار دے دے ۔

جب وہ اسے ناجائز قرار دے دے گی تو سزا کے لئے ۶ ماہ کی قید یا ۱۰۰ روپیہ جرمانہ تجویز کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ یہ پہلی چیز ہے کہ جب کسی آدمی کو ہڑتال کی وجہ سے ۶ ماہ کی سزا ہو جائے تو وہ Industrial Disputes Ordinance کے تحت کسی قسم کا عہدہ دار نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے ہم نے کہا ہے کہ ۶ ماہ کی بجائے ایک ماہ کر دیں اگرچہ آپ نے ہڑتال کو illegal قرار دے دیا ہے ۔

اس کے علاوہ اگر کمیٹی غریب مزدور ہے اس کو ۱۰۰/- روپیہ جرمانہ کر دیں تو یہ بھی ٹھیک نہیں ۔ آپ صاف کہہ دیں کہ ہڑتال illegal ہے

خواہ مخواہ لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش نہ کریں ۔ اور اس آرڈیننس کے بنانے کی کیا ضرورت ہے ۔ کہہ دیجئے کہ جو کوئی ہڑتال کرے گا اس کو سزا دی جائے گی ۔ اور اس کو ہم بند کر دیں گے جب آپ کا یہ ارادہ نہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں تو پھر صاف کہہ دیں لکھنے میں تو جو کچھ آ چکا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کا ارادہ وہی ہے کہ بالکل ہڑتال نہ ہو ۔

جناب والا ۔ انہوں نے جس طریقہ سے اس کو illegal بنایا ہے میں اس کی مثالیں کیا دوں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ انگلینڈ کے ٹریڈ یونینز ایکٹ ۱۸۷۱ء کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی ہڑتال غیر قانونی قرار نہیں دی ۔ یہ تین چھوٹے چھوٹے پیرے ہیں ۔ ان کی جو privileges ہیں ۔

The principal privileges of the trade unions are as follows :

> "Such of their activities as would otherwise be illegal as being in restraint of trade or legalized to the extent that they cannot be punished by criminal prosecution for conspiracy".

دوسرا یہ ہے

Certain enactments, although not restricted to trade unions, are also relevant in this connection. "Peaceful picketing" if carried out "in contemplation or in furtherance of a trade dispute" is declared to be lawful.

اس کے بعد انہوں نے ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۸۷۱ء کو ۱۹۰۶ء میں ترمیم کیا ۔

"As done in contemplation of furtherance of a trade disputes are not actionable on the ground that they induce breaches of contract on employment or that they interfere with another person's business or with a person right to dispose of his capital or labour as judicial. An agreement to do and act "in contemplation or in furtherance of a trade dispute" is not indictable as a conspiracy if such act when committed by one person would not be criminal.

یہاں تک کہ وہ conspiracy کو بھی غیر قانونی قرار نہیں دیتے ۔ میں جناب کی وساطت سے ٹریڈ یونین ایکٹ کا سیکشن ۲ پڑھتا ہوں :۔

"Trade Union is not criminal : The purposes of any trade union shall not by reasons merely that they are in restraint of trade, be deemed to be unlawful so as to render any member of such trade union liable to criminal prosecution for conspiracy or otherwise.

Trade Union not unlawful for civil purposes :— The purposes of any trade union shall not by reason merely that they are in restraint of trade be unlawful so as to render void or voidable any agreement or trust."

جناب والا ۔ ۱۸۷۱ء میں آج سے ۱۰۰ سال پہلے انگلستان کی وہی حالت تھی جو آج پاکستان کی ہے اور اس وقت ان کی انڈسٹری بہت develop ہو چکی ہے تب بھی انہوں نے کسی چیز کو غیر قانونی قرار نہیں دیا ۔ اگر ان کے یہاں سازش بھی ثابت ہو جائے اور وہ اس سلسلے میں سٹرائک کریں تب بھی وہ غیر قانونی نہیں ہے ۔ لیکن انہوں نے یہاں کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی جس کو کہ غیر قانونی نہ قرار دیا ہو ۔ اور ہر ایک مقام اور موقع پر ہر چیز کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے اور اس کو یہ چھ مہینے کی سزا دے دیں گے اور اس سے سب سے بڑا فائدہ ان کو یہ ہو گا کہ کسی بھی آدمی کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے سٹرائک کی تھی تو وہ پھر کسی ٹریڈ یونین کا

ممبر نہیں بن سکے گا ۔ لہذا میری استدعا ہے کہ آپ مہربانی کریں اور چھ مہینے کی سزا کی بجائے ایک مہینے کی سزا کر دیں اور جرمانہ ۱۰۰- روپے کریں کیونکہ آپ کارکنان کو دو تین روپے روز تو دیتے ہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جرمانہ تو ایک ہزار کر رہے ہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب ۱۰۰- روپے ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ لہذا میری استدعا ہے کہ اگر وزیر محنت اس چیز کو مناسب سمجھیں تو قبول فرما لیں ۔

Mr. Speaker : I will put the amendment to the vote of the House. The question is—

> That in sub-section (1) of section 30 of the Ordinance, for the words "six" and "one hundred" occurring in lines 4 and 5, the words "one" and "ten" respectively be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment. (*Amendments No. 136 to 155—(not moved.)*

Malik Muhammad Akhtar : I will be moving amendment No. 156 Sir. Sir, I beg to move—

> That for clause (b) of sub-section (2) of section 37 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(b) a workman who has completed service of nine months shall not, during the pendency of any proceedings or period referred to in sub-section (1), be discharged or dismissed for misconduct not connected with the dispute, except in accordance with the provisions of the West Pakistan Industrial

and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1968, applicable to such workman, and unless, he has been paid wages for a period of one month following such discharge or dismissal :

Provided that the rate of subsistance allowance admissible under this sub-section and for the purposes of clause (b), the provisions of the West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1968, shall not apply to any workman in any industry run by or under the authority of the Central or the Provincial Government, to which specific or general rules or procedure for dismissal or discharge of workmen are applicable.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for clause (b) of sub-section (2) of section 37 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(b) a workman who has completed service of nine months shall not, during the pendency of any proceedings or period referred to in sub-section (1), be discharged or dismissed for misconduct not connected with the dispute, except in accordance with the provisions of the West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1968, applicable to such workman, and unless, he has been paid wages for a period of one month following such discharge or dismissal :

Provided that the rate of subsistance allowance admissible under this sub-section and for the purposes of clause (b), the provisions of the West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Orders) Ordinance, 1968, shall not apply to any workman in any industry run by or

under the authority of the Central or the Provincial Government, to which specific or general rules or procedure for dismissal or discharge of workmen are applicable.".

As there is no opposition, the amendment stands carried.

Mr. Speaker : Next amendment Nos. 157, 9, 10 and 11 (2nd Supplement to Revised List), 158 to 161, 12 (2nd Supplement to Revised List), 162 and 163 are not moved. Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That for sub-section (2) of section 41 of the Ordinance, the following be sub tituted, namely:—

"(2) A workman who is party to an industrial dispute shall be entitled to be represented in any proceedings under this Ordinance, by an officer of a registered trade union, and any employer who is a party to an industrial dispute shall be entitled to be represented in any such proceedings by an officer of an association of employers, if such officer of a registered trade union, or of an association of employment is not a legal practitioner.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for sub-section (2) of section 41 of the Ordinance, the following be substituted, namely:—

"(2) A workman who is party to an industrial dispute shall be entitled to be represented in any proceedings under this Ordinance, by an officer of a registered trade union, and any employer who is a party to an industrial dispute shall be entitled to be represented in any such proceedings by an officer of an association of employers, if such officer of a registered trade union, or of an association of employment is not a legal practitioner.".

As there is no opposition, the amendment stands carried.

Next amendment No. 165. (*Not moved.*) Next amendment No. 166.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move—

That for section 42 of the Ordinance, the following be substituted, na mely :—

"42. (1) If any difficulty or doubt a·ises to the interpretation of any provisions of an award or settlement, it shall be referred to the High Court.

(2) The High Court shall, after giving the parties an opportunity of being heard, decide the matter and its decision shall be final.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for section 42 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"42. (1) If any difficulty or doubt arises to the interpretation of any provisions of an award or settlement, it shall be referred to the High Court.

(2) The High Court shall, after giving the parties an opportunity of being heard, decide the matter and its decision shall be final.".

Minister of Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر(سیالکوٹ۔۱) ۔ جناب والا ۔ میں نے ہنگامی قانون کی شق نمبر ۴۲ ۔ میں سے صرف چند الفاظ کو حذف کرکے ان کی جگہ نئے الفاظ رکھنے کی کوشش کی ہے ۔ ۴۲ ۔ میں یہ لکھا ہے کہ اگر کسی award یا فیصلہ کے متعلق اس کی تصریح یا توضیح کی ضرورت پڑے اور کچھ شکوک پیدا ہو جائیں تو اس آرڈیننس کے تحت ایک نئی عدالت قائم کی جائے گی جس سے اس award یا اس فیصلہ یا اس سمجھوتے کی شرائط کی تصریح کرائی جائے گی اور وہ عدالت جو نئی بنائی جائے گی وہ دونوں فریقوں کو بلا کر ان کی بحث

سننے کے بعد اپنا فیصلہ صادر کرے گی تو میں نے ان کی خدمت میں یہی عرض کیا ہے کہ جب کوئی موقع پیدا ہو اور جس وقت ایک نئی عدالت قائم کی جائے اور وہ عدالت جس کے متعلق کوئی تصریح نہیں کی گئی ہے کہ وہ کس قسم کی ہو گی - - - -

Minister of Labour : 'Court' means an Industrial Court.

خواجہ محمد صفدر - اگر انڈسٹریل کورٹ ہو گی تو پھر ایک اور بات آ گئی - کہ اگر انڈسٹریل کورٹ نے خود فیصلہ کیا ہے تو ایوارڈ کی تصریح کے لئے اس کے پاس نہ جانا چاہئے بلکہ اس سے علیحدہ عدالت میں جانا چاہئے جو کہ اس کے متعلق فیصلہ کرے اگر آپ کی مراد یہاں (اے) کورٹ سے انڈسٹریل کورٹ ہے تو ایسی صورت میں لازم ہے کہ اس کی تصریح کے لئے ان کے پاس نہ بھیجا جائے بلکہ اسکے لئے دوسری عدالت کو مقرر کیا جائے - ویسے نئی عدالت قائم کرنے کی زحمت کیوں اٹھائی جاوے - ہمارے پاس عدالت عالیہ بنی بنائی موجود ہے اور اس صوبہ کو اس پر اعتماد بھی ہے -

Minister for Labour : I will move an amendment if it is acceptable to the House.

> That in sub-sections (1) and (2) of section 42 of the Ordinance, the word "court", occurring anywhere in the two sub-sections, may be substituted by the word "Tribunal".

Mr. Speaker : That means it would be referred to a Tribunal constituted under this Ordinance. Would there be only one Tribunal?

Minister for Labour : Yes, Sir.

Mr. Speaker : Then it should be "the Tribunal".

Minister for Labour : It can be like this.

Mr. Speaker : Then please move an amendment accordingly.

Minister for Labour : Sir I beg to move :

> That for the words "a Court" appearing in sub-section (1) of section 42, the words "the Tribunal" and for the words "The Court", occurring in sub-section (2), the words "The Tribunal" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That for the words "a Court" appearing in sub-section (1) of section 42, the words "the Tribunal" and for the words "The Court", occurring in sub-section (2), the words "The Tribunal" be substituted.

As there is no opposition, the amendment stands carried.

In view of the passage of this amendment, the amendment of Khawaja Muhammad Safdar is ruled out of order.

Amendments Nos. 167, 168 and 169 are not moved.

Next amendment is by Minister for Labour.

Minister for Labour : I beg to move :

> That in sub-section (2) of section 46 of the Ordinance, the words and comma "so far as the same are not inconsistent with the provisions of this Ordinance,", occurring in lines 5-7, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-section (2) of section 46 of the Ordinance, the words and comma "so far as the same are not inconsistent with the provisions of this Ordinance," occurring in lines 5-7, be deleted.

As there is no opposition, the amendment stands carried.

The rest of the amendments are not moved. As there is no other amendment left, I would put the question.

The question is :

Khawaja Muhammad Safdar : Sir we want to oppore the Ordinance as a whole.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed, Sir.

Mr. Speaker : Yes, Malik Akhtar.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب صدر - مجھے آج اس ملک کے ۱۰ لاکھ مزدوروں کی آواز اس ایوان میں بلند کرنی ہوگی - جناب والا - یہ ۱۰ لاکھ مزدور جو آئندہ ۲۰ سالوں میں ۲ کروڑ ہو جائیں گے اور وہ صدیوں پرانے غلام جو جاگیرداروں ، نوابوں اور زمینداروں کی غلامی سے نجات حاصل کر کے بہتر آسائشوں میں رہنے کے لئے اپنے اهل و عیال کے ساتھ پرانی کھیتی باڑی کو ترک کرکے مزدوری اپنا پیشہ اختیار کر رہے ہیں - جناب صدر - ایسا ھی انقلاب ۱۸۲۵ء میں برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک میں آیا جبکہ لوگوں نے جاگیرداروں کی زنجیریں توڑ کر feudal lords کی غلامی سے نجات حاصل کر کے ، ترک سکونت کرکے شہروں میں آ گئے - جناب صدر - آج وھی flow ہے کہ وہ لوگ جنھوں نے صدیوں سے اپنے باپ دادا کے وقت سے غلامی دیکھی اور برھمن شودر ویش کی طرح مزدور کا بیٹا مزدور تھا اور کاشتکار کا بیٹا کاشتکار - آج کاشتکار صدیوں پرانی زندگی سے بلکہ میں کہوں گا کہ بابا آدم کیوقت سے لیکر جو اس بیچارے کے لئے محنت اور مشقت درکار تھی جون کی تپتی ہوئی دھوپ میں کھیتی کرتا تھا آج جب اس نے شہروں میں آ کر محلات دیکھے سینمے دیکھے سہولتیں دیکھیں تو وہ اس امید میں کہ میں ان آقاؤں سے آزادی حاصل کرونگا زیادہ سہولت اپنے لئے پیدا کروں وہ جناب والا ایک فریب کھا گیا اور شہری آبادی میں آ کر بطور ایک مزدور کے داخل ہو گیا لیکن وہ بھول گیا کہ صدر ایوب کی حکومت نے جو زرعی انقلاب پیدا کئے تھے اور feudal lords سے جو آزادی حاصل کی تھی اسے پھر industrial lords کی جیل میں قید ہونا پڑے گا - جناب والا - وہ شہر میں آیا اور عجلت سے آیا

مگر زمیندار کا ظلم جو اس پر اس کے اھل و عیال اور ان کی عزت اور ناموس پر روا رکھا جاتا تھا اس نے اسے مجبور کر کے ایک آقا کی بجائے دوسرے آقا کی غلامی کو ترجیح دیتے ہوئے اختیار کرنا پسند کیا ۔ جناب صدر ۔ یہ حقیقت ہے کہ آبادی کا مسئلہ رفتہ رفتہ بڑھتا گیا لیکن اس کے ساتھ ھی ملک میں بتدریج ایک اور انقلاب آیا وہ یہ تھا کہ ھمارے صنعتکار ھمارے وہ لوگ جو کارخانہ دار تھے ان کو حکومت نے ٹیکس فری ھالی ڈے دیکر چند اجارہ داروں کو موقع دیا کہ وہ بیرونی روپیہ سے کارخانے خریدیں اور اس کے بعد درآمدی لائسنسوں کو محدود کر کے حکومت نے مغربی پاکستان میں ٹاٹاز اور برلاز پیدا کر دیئے جناب والا ۔ مغربی پاکستان کا سنہری ملک جوکہ نہ صرف خوراک بلکہ معدنیات کی دولت سے مالا مال تھا بلکہ جناب والا اس کی زمین میں اس کی خاک میں تمام ھیرے جواھر اور لعل چھپے ہوئے تھے اور جب وہ نکلنے شروع ہوئے تو ان کے مالک بجائے ۵۰۰ کروڑ انسانوں کے ۲۰۰ خاندان بن گئے ۔ جناب والا ۔ قوم کے ساتھ ایک دھوکا کیا گیا ھے ۔ قوم کے ساتھ ایک ظلم کیا گیا ھے ۔ وہ قوم جس نے اپنی گردنیں کٹوا کر پاکستان کو حاصل کیا تھا اس کے عوام کو ۲۰۰ خاندانوں نے اپنی غلامی میں لے لیا ھے ۔ جناب صدر ۔ ۱۹۴۷ء سے قبل یہاں ایک فرنگی حکومت تھی اس کے خلاف جدو جہد ہوتی رھی ۔ ۱۹۱۹ء سے لے کر آپ خلافت کی تحریک دیکھیں ۔ اس کے بعد مسلم لیگ کی جدوجہد اور کانگرس کی بے مثال قربانیاں دیکھیں ۔ عوام پر گولیاں چلیں لیکن عوام آزادی کے لئے لڑتے رھے ۔ عوام نے ھر مشکل کا سامنا کیا اور جو مقصد ۱۹۵۷ء کی جنگ آزادی حاصل نہ کر سکی تھی اسے عوام نے قائداعظم کی قیادت میں ۱۹۴۷ء میں حاصل کیا ۔ لیکن قائداعظم کے جانشینوں نے جن کے ھاتھ میں حکومت کی باگ ڈور ھے ایسا جال پھیلایا کہ عوام پھر غلامی کے دور میں دھکیلے گئے ۔ میں اسے آزادی کا دور نہیں سمجھتا ۔ انہوں نے ایسے قوانین بنائے ہیں کہ میں اس دور کو غلامی کا

دور قرار دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ جب ملک میں اس قدر صنعتی فروغ ہوا اور یہ قرار پایا کہ پچاس بلکہ بیس خاندانوں کے پاس فیکٹریاں اور کارخانے ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے تحت عوام کے ووٹوں کو خرید کر صنعتکار یا جاگیردار نے ملک کی پوری سیاست پر قبضہ کر لیا ۔ اور انہوں نے پہلا کام یہ کیا ہے کہ ان کی فیکٹریوں کو کوئی خطرہ نہ ہو ۔ انہوں نے الیکشن کے ذریعے اپنی فیکٹریوں کا بیمہ کرا لیا ہے ۔ اب انہوں نے عوام کے حقوق پر ایک اور ضرب کاری لگائی ہے ۔ اور ان تین قوانین کی شکل میں صوبہ کے غریب عوام پر تین چرکے لگائے ہیں ۔ جناب والا ۔ اگرچہ ان قوانین کے ذریعہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ مزدوروں کے بچوں کو تعلیم دی جائیگی ۔ انہیں مفت طبی امداد دی جائیگی مگر جہاں ایک ہاتھ سے کوئی چیز دی گئی ہے دوسرے ہاتھ سے دھوکے فریب اور عوام کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر اسے چھین لیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ مزدوروں کے حقوق پر اتنی پابندیاں لگا دی گئی ہیں کہ ان کے لئے صنعتی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا محال ہو گیا ہے ۔ ہر ڈرامے میں ایک ہیرو کا رول ادا کرتا ہے اور villain کا ۔ انہوں نے ۱۹۶۵ء کے قانون میں ترمیم کے ذریعے villain کے رول کے لئے مصالحتی افسر کو مقرر کر دیا ہے یہ قوم کے ساتھ کس قدر فراڈ اور دھوکا کرتے ہیں ۔ یہ کس قدر سفاک ہیں ۔ کس قدر ظلم ہیں ۔ انہوں نے صنعتی عدالت یا صنعتی ٹریبونل کے راستے میں مصالحتی افسر کا ایک ایسا پل بنا دیا ہے جس پر سے گزرنے کے بعد ہی عدالت کے دروازے کو کھٹکھٹایا جا سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ صنعتی تنازعات کے ہنگامی قانون کی دفعہ ۵ کے تحت جب تک مصالحتی افسر ایک سرٹیفیکیٹ نہ دے کہ مصالحتی کارروائی فیل ہو گئی ہے ۔ کوئی تنازعہ صنعتی عدالت میں نہیں جا سکتا ۔ آپ خیال فرمائیں ان تنازعات میں لاکھوں نہیں کروڑوں روپے کے بونس کا جھگڑا ہوگا ۔ مالکان کے

لئے یہ کیا مشکل ہے کہ وہ اتنے روپے دینے کی بجائے بیس یا پچیس ہزار روپے ایک مصالحتی افسر کو دے دیں اور اس سے کہہ دیں کہ وہ مصالحت ناکام ہونے کا سرٹیفکیٹ نہ جاری کرے ۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء اور ۱۹۵۹ء کے قوانین کے برخلاف مفاد عامہ کی سروس کی حد کو اس قدر بڑھا دیا گیا ہے اور پھر اس پر اسقدر ہڑتال کی قیود ہیں کہ وہ ہڑتال ہی نہیں کر سکتے ۔ اس کے بعد حکومت نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ انہوں نے مفاد عامہ کی سروس میں تمام کے تمام ادارے شامل نہیں کئے ایک شیڈول نمبر ۲ رکھا ہے لیکن حکومت کو اختیار ہے کہ وہ چھ چھ ماہ کی میعاد کے لئے ان کو بھی مفاد عامہ میں داخل کر دے ۔

جناب والا ۔ آئین کے آرٹیکل ۳۰ کے تحت ملک میں ایمرجینسی کا اعلان کیا جا سکتا ہے ۔ اگرچہ جنگ ختم ہو چکی ہے ایمرجینسی جاری ہے ۔ علاوہ ازیں اقتصادی بحران کی صورت میں بھی ملک کے کسی حصہ میں ایمرجینسی کا اعلان ہو سکتا ہے ۔ تو پھر یہ چھوٹے لاٹ صاحب یہ چھوٹے سیکرٹری کیوں ایسے اختیارات کا مطالبہ کرتے ہیں ؟ اس کے بعد مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ در اصل یہ قوانین اس لئے نافذ کئے گئے ہیں ، انہیں اسلئے لسٹ میں رکھا گیا ہے تا کہ پاکستان کو انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی ممبری سے دستبردار نہ ہونا پڑے ۔ جناب والا ۔ آئی ۔ ایل ۔ او کی کنوینشن کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ ہم مزدوروں کے کام کرنے کے اوقات اور انہیں رکھنے ، نکالنے یا معطل کرنے کے قواعد وہی رکھیں گے جو دوسرے مہذب اور جمہوری ممالک میں ہیں ۔ میں جناب وزیر محنت کو چیلنج کرتا ہوں کہ انہوں نے آئی ۔ ایل ۔ او کے تحت دیا گیا ہڑتال کا حق جسے وہاں فری ایسوی ایشن کا حق کہتے ہیں ختم کر دیا گیا ہے ۔ جس کے تحت ایک لمحہ کا نوٹس دئے بغیر تمام کے تمام مزدور بلا توقف سٹرائک کر سکتے ہیں ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ صنعتی تنازعات کے ہنگامی قانون کی جو موجودہ شقیں ہیں یہ

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے ساتھ کس طرح مطابقت رکھتی ہیں ۔ اس کے بعد میں ان کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس ہنگامی قانون کو مرکزی حکومت کو کیوں refer کیا؟ وہ اس لئے refer کیا کہ آئین پاکستان کی آرٹیکل ۱۳۱ کے تحت اس قسم کی تمام قانون سازی مرکزی حکومت کر سکتی ہے کیوں کہ انہوں نے دوسرے ممالک کے ساتھ کوئی عہد و پیمان کئے ہوئے ہیں یا کسی انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے ساتھ عہد و پیمان کئے ہوئے ہیں اس لئے صرف مرکزی حکومت ہی اس کے متعلق قانون سازی کر سکتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر محنت صاحب کو یہ یاد دلاتا ہوں کہ ۱۹۵۹ء میں یہ ہنگامی قانون نافذ کیا گیا تھا اور یہ ہنگامی قانون مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان دونوں کے لئے یکساں رائج کیا تھا ۔ اس بات پر میرا تمسخر اڑایا گیا تھا کہا گیا کہ اس نے مشرقی پاکستان کے قانون سے ترمیمیں نقل کی ہیں ۔ یقیناً میں نے slight modification کے ساتھ نقل کی ہے ۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ قانون کی یکسانیت کیا ہوتی ہے ۔ آئین میں بھی اس کے متعلق کہا گیا ہے ۔ پھر قانون کی یکسانیت کے ہوتے ہوئے آج اس ایوان کو کیا ہو گیا ہے کہ میری وہ ترمیمات جو میں نے مشرقی پاکستان کے قانون سے نقل کرکے اس ہاؤس میں پیش کی ہیں وہ کم و بیش ۱۲۵ ترمیمات تھیں جن میں سے ۵ ترمیمات منظور ہوئی ہیں اور ۱۲۰ ترمیمیں نا منظور کی گئی ہیں ۔ کیا میں اس سے یہ تاثر لوں کہ مشرقی پاکستان میں آزادی ہے ۔ وہاں کے لوگوں میں دم خم ہے اور ہمارے لوگ یا نمائندے مردہ ہو چکے ہیں ۔ ان میں جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنے مطالبات منوانے کے لئے اٹھیں ۔ جناب والا ۔ یہ imbalance یا عدم مساوات مشرقی اور مغربی پاکستان کے قوانین میں ہے ۔ ۱۲۰ ایسی ترمیمات کو مسترد کر دینا جو مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود ہیں اس بات کی غمازی نہیں کرتا (میں اپنے آپوزیشن کے تین چار ممبروں کے متعلق یہ

الفاظ استعمال کرتا ہوں ۔ میں contempt of the House نہیں کرنا چاہتا) کہ ہم ٹوڈی ہیں ۔ ہم ٹولز ہیں ۔ ہم کھلونے ہیں ۔ ہم پتلیاں ہیں جو حکومت کی انگلیوں پر ناچتی ہیں . . . .

Mr. Speaker : This argument is self contradictory.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ جن کے لئے کہا جا رہا ہے ۔ وہ مجبور تھے اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ۱۲۰ ترمیمات کو نامنظور کر دیا ۔ وزیر محنت صاحب نے یہ طنز کیا تھا کہ ملک اختر نے ترمیمیں مشرقی پاکستان کے قانون سے نقل کی ہیں ۔ میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ اس ملک میں دو قوانین ہیں ۔ یہاں بنیادی حقوق اور قانون میں یکسانیت نہیں ہے یہ چیز آئین کے منافی ہے ۔ یہ سارے کا سارا صنعتی تنازعات کا قانون آئین کے منافی ہے کیونکہ جو مشرقی اور مغربی پاکستان کے قانون میں یکسانیت ہونی چاہئے یہ اس سے انحراف کر رہے ہیں ۔ اس کے بعد یہ آئین کی دفعہ ۱۳۱ read with th rd schedule of the constitution کے بھی منافی ہے کیونکہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن سے ہماری حکومت کی جو commitments ہوں گی حکومت ان کی پابندی کرے گی تب ہی وہ کوئی نیا معاہدہ ان کے ساتھ کر سکتی ہے ۔ مرکزی حکومت اپنی represent کر سکتی ہے کہ ہم قوانین کو modify کر رہے ہیں صوبائی حکومت کو یہ اختیار حاصل نہیں ۔ صدر صاحب کو کیا پڑی ہے کہ وہ ان تمام جھگڑوں کو اپنے ذمہ لیں اس کام کے لئے یہ لوگ موجود ہیں یہ دھبہ ۔ کلنک کا ٹیکہ یا رو سیاھی ان کے ذمہ لگائی جا سکتی ہے . . . . .

Minister for Basic Democracies : This is unparliamentary.

Malik Muhammad Akhtar : I withdraw, Sir.

وزیر بنیادی جمہوریت و لوکل گورنمنٹ ۔ سیاھی اپنے ھی پاس رکھیں ۔

ملک محمد اختر - آپ کے چہرے سرخ کیوں ہو رہے ہیں میں نے کیا بات کہہ دی ہے ۔

جناب صدر - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ہنگامی قانون قانون کی یکسانیت کے خلاف ہے ۔ یہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے منافی قانون ہے - یہ آئین کی دفعہ ۹۸ سے بھی متصادم ہے ۔ آپ یہ قانون سازی کرکے ہائی کورٹ کی پاورز کو چھین رہے ہیں -

جناب والا ۔ میں اپنی تقریر کے دوسرے حصہ میں یہ عرض کروں گا کہ انگریز کے وقت میں ہمارا کیا عالم تھا ۔ اور اب ہمارا کیا عالم ہے ۔ میں تھوڑا سا اس چیز کو refe r کرنے لگا ہوں اور وقت کے مطابق اس پر بحث کروں گا ۔

جناب والا ۔ متحدہ ہندوستان میں لیبر لیجسلیشن کوکب originate کیا گیا تو ۱۸۶۰ء تا ۱۹۰۳ء یہ اس کی پہلی سٹیج تھی پھر ۱۹۰۳ء تا ۱۹۱۴ء تک کا وہ دور تھا جس میں ہم نے بہت تھوڑی ترقی کی - جس میں چھوٹی چھوٹی صنعتیں شامل ہیں یعنی لکڑی وغیرہ -

۱۹۱۴ء کی جنگ کے بعد مزدور بیدار ہوا ۔ ملک میں خلافت کی تحریک چلی ۔ انگریز نے عیاری کے ساتھ ایک term نکالی اور اس term کو کمیونزم کہتے تھے ۔ وہی کمیونزم تھا جس نے ۱۹۶۵ء کی جنگ لڑی - وہی کمیونزم تھا جس نے ۱۹۶۵ء میں ہندوستانی استبداد سے بچایا - وہی کمیونزم تھا جس نے ۱۹۶۵ء میں لاہور کو ایک مقبوضہ علاقہ ہونے سے بچایا - اس وقت گولہ بارود کم ہونے پر بھی دشمن کے دانت کھٹے کر دئے ۔ آج بھی گورنمنٹ کمیونزم کی ہی آڑ لے رہی ہے اور اس لئے آج ہماری گورنمنٹ لیبر لاز کے ذریعہ ہم پر پابندیاں لگا رہی ہے ۔ انگریز ظالم تھا ۔ انگریز مکار تھا ۔ وہ آپ کی دولت لوٹتا تھا ۔ لیکن اس نے سماجی انصاف ملک میں رکھا ہوا تھا ۔ وہ ایک جابر - منظم ۔ اور سخت حاکم ضرور تھا

لیکن ہندوستان کے مقبوضہ علاقہ کو ایک لیول پر رکھتا تھا ۔ سماجی انصاف کے لئے اس نے جائز قانون ملک میں رائج کئے تھے ۔ اگر قانون جائز نہ تھے تو کیوں نہ ان کو ۱۹۴۷ء میں ختم کر کے رکھ دیا گیا؟ البتہ ایک جاگیرداری اور زمینداری کا قانون تھا کہ inheritance کا حق ان کے صرف male member کو ہوتا تھا تا کہ اس طرح barons یعنی نواب ۔ جاگیردار ختم نہ کئے جائیں ۔ باقی انگریز کے جو قوانین تھے ان میں انصاف تھا ان میں مساوات تھی اور اگر ان میں مساوات اور انصاف نہ تھا تو قائداعظم ۱۹۴۷ء میں ان تمام قوانین کو منسوخ کر دیتے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بتدریج تمام عدالتوں کو ختم کر دیا ہے ۔ اور وہ تمام مواقع جو عدالتوں کو protect کرتے تھے ان کو ختم کر کے رکھ دیا ہے ۔

جناب والا ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ انگریز کے ۱۹۲۶ء کے فیکٹری ایکٹ اور ''ویجز ایکٹ'' میں جو دفعات موجود تھیں ۔ ۱۹۴۷ء کے Industrial Court Act میں ان تینوں قوانین کو Commercial Standing Orders Industrial Disputes Ordinance وغیرہ کو انہوں نے یکسر ختم کر کے کھو دیا ہے ۔

جناب صدر ۔ اب میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہوں کہ میں نے کسی بجٹ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کئی سو کروڑ کا سرمایہ گزشتہ ۱۵ سال میں پرائیویٹ سیکٹر میں بڑھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جناب والا مزدوروں کو اس کا علم ہے ۔ یہ درست ہے کہ ان کو پانچ روپے کی بجائے سات روپے روزانہ مزدوری ملتی ہے ۔ لیکن اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں تین سو فیصد کے حساب سے اضافہ ہوا ہے تو اس لحاظ سے ان کی مزدوری بھی پندرہ روپے روزانہ ہونی چاہئے ۔

جناب والا ۔ میں حکومت کو تین خدشات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ

مزدوروں کی آبادی آئندہ بیس سال میں دو کروڑ ہو جائیگی جو کہ اس صوبے کی کل آبادی کا ایک تہائی حصہ ہوگا ۔ اور دوئم یہ کہ مزدوروں کے جو عدالتوں میں جانے کے حقوق ہیں ان کو ان حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا ہے اور سوئم یہ کہ آپ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ مزدور کی اجرت میں اضافہ ہی نہ ہو سکے ۔ اس کے علاوہ آپ قیمتوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں ۔ ان حالات میں نہ تو ایک مزدور اپنے بچوں اور اہل و عیال کو طبی سہولت ہی دینے کے قابل ہے اور نہ ہی ہسپتالوں میں ہی اسکے لئے کوئی گنجائش ہے کہ وہ وہاں سے مفت طبی سہولت حاصل کرے ۔ ایک دن آئے گا کہ جو مزدور تپدق وغیرہ جیسے امراض میں مبتلا ہیں ان کو وقت پر مطلوبہ ادویہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کے دکھ درد میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا ۔ اس وقت بھی مزدوروں کے بچوں کو دوائیں میسر نہیں ہیں اور وہ بیماریوں میں مبتلا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور بلک بلک کر تڑپتے ہوئے مر رہے ہیں ۔ جب ان دکھ درد میں مبتلا لوگوں کی تعداد ہزاروں لاکھوں تک پہنچ جائیگی تو پھر ایک خونین انقلاب آئیگا ۔

Mr. Speaker : Try to finish it now.

ملک محمد اختر ۔ بس جناب دو چار منٹ میں ختم کر رہا ہوں ۔

تو آپ اندازہ فرمائیے کہ ملک میں ایک طرف تو محلات کی تعمیر ہو رہی ہے اور دوسری طرف جھونپڑیاں بڑھ رہی ہیں ۔ یہ مزدور جنکی تعداد آئندہ بیس سال میں دو تین کروڑ تک پہنچ جائیگی اور جب وہ بھوکے ، ننگے اور نڈھال ہوں گے تو وہ ان محلات کے مکینوں پر بھوکے شیروں کی طرح حملہ آور ہوں گے تو اس وقت آپ کا یہ عملہ اور سینکڑوں کوٹھیوں کی اونچی اونچی دیواریں ان محلات کے مکینوں کا تحفظ نہ کر سکیں گی کیونکہ ان کے محافظ بھی مزدوروں کا ہی ساتھ دیں گے اس وقت وہ انقلاب آئیگا جس کے لئے قائداعظم نے پاکستان بنایا تھا ۔ اگر اس ایوان میں بیٹھنے والے اس وقت زندہ

ہوں گے تو ان کے ان جرائم کی پاداش میں ان کو ختم کر دیا جائیگا اور یہ قانون بنانے والے اپنے ہی چراغ سے جل جائینگے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب سپیکر - اس ہنگامی قانون کے ذریعے مزدوروں پر ان کے جائز حقوق حاصل کرنے پر جو تہ بہ تہ پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ انتہائی افسوسناک ہیں ۔ مجھے دو تاریخی واقعات یاد آئے ہیں میں اپنی تقریر کے آغاز میں بھی ان کا ضمناً ذکر کرنا پسند کروں گا ۔

آپ کو یاد ہوگا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب پانی کی ضرورت پیش آئی تو وہ پانی کی تلاش میں صفا اور مروہ کے کوہستان میں سنگلاخ زمین اور تپتی ہوئی دھوپ میں بھاگتی پھریں ۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان دنوں اس حد تک مہربان تھا کہ اُن کی اس جد و جہد سے تھوڑے ہی عرصے میں وہاں پر میٹھے پانی کا ایک چشمہ نمودار ہوا - اللہ تعالیٰ کی ایک برگزیدہ ہستی جب ایک چیز کا مطالبہ کرتی ہے تو اس کی جد و جہد کے عوض ایک سنگلاخ میدان اور تپتی ہوئی زمین سے بھی اللہ اس کے مطالبہ کو پورا کرتا ہے ۔ خدا معلوم کہ ہمارے ملک کے اس مغربی حصے میں لاکھوں کی تعداد میں جو مزدور بستے ہیں ان سے کونسا اتنا بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کہ ان کی تمام جد و جہد کے باوجود بھی ان کو بھوک اور افلاس سے کیوں خلاصی نصیب نہیں ہوتی اور نہ ان کو نان جوین میسر ہے اور نہ انہیں عام ضروریات زندگی میسر ہیں ۔ میں نے اس کوہستان کے ساتھ اس گورستان کا مقابلہ کیا ہے ۔ آپ یقین کیجئے کہ یہ محض طنز نہیں ۔ بلکہ یہ سب کچھ میں انتہائی دکھ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ مجھے قدرت کی نیرنگیوں کی سمجھ نہیں آتی ۔ میں اسے انتہائی مناسب موقع سمجھتا ہوں کہ آپکی خدمت میں عدل جہانگیری کا ایک واقعہ پیش کروں کہ جہانگیر کے محل سے ایک رسی لٹکتی تھی جس کے ساتھ ایک گھنٹی ملحق تھی ۔ جب کسی شخص کو عدل و انصاف نہیں ملتا تھا تو وہ اس رسی کو کھینچتا جس سے وہ گھنٹی

بجتی جسے سن کر شہنشاہ جہانگیر بذات خود محل سے باہر تشریف لائے اور فریادی کی بات سن کر عدل و انصاف کرتے ۔ ایک سبز بیل بھی اس رسی کے ساتھ لپٹ گئی تھی ۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک روز ایک گدھا اس محل کی جانب گیا ۔ اس نے اس بیل کو دیکھا اور اسے منہ میں ڈال کر چبانے لگا جسکی وجہ سے رسی ہلی اور محل میں گھنٹی بجنے لگی ۔ گھنٹی کی آواز سن کر شہنشاہ جہانگیر حسب دستور محل سے باہر تشریف لے آئے انہوں نے ایک کمزور اور لاغر گدھے کو دیکھا جسکی کمر پر زخم کا نشان بھی تھا اور اس کی ٹانگوں پر بھی زخم تھے ۔ اسے دیکھکر شہنشاہ جہانگیر یہ سمجھے کہ چونکہ اب یہ گدھا بوڑھا اور زخمی ہو گیا ہے اور زخمی ہونے کی وجہ سے کام کاج کے قابل نہیں اس لئے اس کی نگہداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور اسی وجہ سے اسے در در کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے ۔ انہوں نے اسی وقت حکم دیا کہ جس شخص کی یہ خدمت کرتا رہا ہے اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس بیچارگی کے وقت اس کو خوراک وغیرہ مہیا کرے ۔ اور اسکی مناسب دیکھ بھال کرے ۔ جناب سپیکر ۔ وہ دور شہنشائیت کا تھا مگر میں اس کی مثال موجودہ وقت میں دینا مناسب خیال کرتا ہوں ۔ مزدوروں کو اس قانون کے ذریعے اپنے حقوق اور عدل و انصاف حاصل کرنے میں جو دشواریاں لاحق ہونگی وہ بہت زیادہ ہیں اور ہم نے عملی زندگی میں بھی دیکھا ہے کہ ان دشواریوں کے ہوتے ہوئے اس ملک میں ہم معاشرتی انصاف قطعاً نہیں کر سکتے ۔

جناب سپیکر ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب وزیر محنت کو مزدوروں کا دکھ درد اور ان کا غم کھا رہا ہے اور وہ اسی وجہ سے خاصے دبلے ہو گئے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود آپ یقین کیجئے کہ ان کے دبلے ہونے کے باوجود اور اس قانون کو نافذ کرنے سے یا ان کے غم میں اور دکھ درد میں شریک ہونے سے بھی مزدوروں کا بھلا نہیں ہوگا بلکہ اس سے اس ملک کے صنعت کار

ملک کے تمام وسائل کو پوری طرح اپنے قبضے میں لے لیں گے اور ملک کے عام انسان کی زندگی مزید ناگفتہ بہ ہوگی۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر محنت کی خدمت میں ایک مصرعہ مزدوروں کی جانب سے تحفے کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ

ع ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

اسی ہنگامی قانون کے بارے میں جناب وزیر موصوف متعدد بار اپنی تقریر میں یہ فرماتے رہے ہیں کہ اس سے مزدوروں کے مسائل حل ہو جائیں گے ۔ لیکن اس قانون سے مزدوروں کا ایک بہت بڑا حصہ اور طبقہ استفادہ نہیں کر سکے گا ۔ اس قانون کی دفعہ (۲) کا پیرا یوں ہے ۔ اس کے تحت وہ اہل کار جو حکومت کے ان محکموں میں کام کرتے ہیں انہیں اس قانون سے استفادہ کرنے سے روک دیا گیا ہے ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مزدوروں کی تعریف کو بھی محدود کر دیا گیا ہے ۔ اور مزدوروں میں سے بمشکل آدھے جو اس وقت مغربی پاکستان میں محنت مشقت کرتے ہیں اس قانون کی تعریف میں یا اس قانون کی تعریف کے مطابق مزدور کہلا سکتے ہیں ۔ جناب وزیر محنت نے ان پابندیوں پر اکتفا نہیں کیا ۔ بلکہ اس قانون کے تحت بعض صنعتوں کو لازمی صنعتیں قرار دیا گیا ہے ۔ جن پر یہ قانون نافذ نہ ہوگا ۔ اگر صنعتوں میں کام کرنے والے اہل کاروں کے اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں ۔ تو مزدور اس وقت مغربی پاکستان میں مختلف صنعتوں میں کام کرتے ہیں ۔ " سرکاری محکموں یا اداروں کے علاوہ " بمشکل ۲۵ فیصد اس قانون سے استفادہ کر سکیں گے ۔ باقی تمام کے تمام لازمی صنعتوں میں کام کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : Mr. Hamza may please take his seat. Neither the Minister for Labour nor the Parliamentary Secretary, are present in the House. The proceedings will remain suspended till one of them arrives in the House.

(At this stage Minister for Labour entered the House).

Minister for Labour : I am sorry Sir; I was in the lobby and listening to the Member.

Mr. Speaker : Yes please.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - اس قانون کے ذریعہ سرمایہ دار طبقہ کی اور سرمایہ دار طبقہ کے ناجائز مفادات کی حفاظت یہیں ختم نہیں ہو جاتی - آپ کو علم ہے کہ بہت سی ایسی صنعتیں ہیں - جن میں کام کرنے والوں کو لازمی ملازم قرار دیا گیا ہے - وہ بھی اس قانون میں دی گئی مراعات یا جو گنجائشیں رکھی گئی ہیں - ان سے قطعاً فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے - میں جناب وزیر محنت سے یہ دریافت کرتا ہوں - اگر آپ صنعتوں کے کام کو باقاعدگی سے چلانا چاہتے ہیں یا آپ کی منشاء یہ ہے کہ یہ صنعتیں ہڑتال کا شکار نہ ہوں یا ان صنعتوں میں کام کرنے والے مزدور ہڑتال نہ کریں تو آپ نے آج تک ان صنعتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے مفاد کی حفاظت کا کیا انتظام کیا ہے - وہ مزدور مفاد عامہ کے پیش نظر ان صنعتوں میں کام کریں گے - لیکن ان مزدوروں کا اپنا مفاد کہاں ہے - آپ نے اس کی حفاظت کا کیا اہتمام کیا ہے - جوں جوں ہنگامی قانون کا جائزہ لیا جائے یا مطالعہ کیا جائے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ یہ گورکھ دھندا ہے - جس میں کہ اس ایوان کے جملہ ممبران کو ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے - دفعہ تین کی ذیلی دفعہ (۱) میں ان تمام صنعتی اور کاروباری اداروں پر جن میں ۵۰ سے کم افراد یا مزدور کام کرتے ہیں یہ قانون لاگو نہیں ہو گا اس طرح میرے نقطہ نظر سے محض پانچ فی صد ایسی صنعتیں یا کاروباری ادارے رہ جاتے ہیں - جن میں کام کرنے والے ملازمین اس قانون سے استفادہ کر سکیں گے - ایک جانب تو یہ دعویٰ تھا اور مغربی پاکستان کے تمام مزدوروں کو خوش خبری سنائی جا رہی تھی کہ ایک انقلابی قانون نافذ کیا جائے گا - دوسری جانب ان کا طرز عمل یہ ہے کہ عملی طور پر ۹۵ فیصد مزدوروں کو اس قانون میں دی گئی

نام نہاد مراعات سے محروم کر دیا گیا ہے ۔ صرف پانچ فیصد مزدور اس سے استفادہ کر سکیں گے ۔ آپ دیکھیں گے کہ ہڑتال یا ان کے حقوق کی حفاظت محض ایک فراڈ ہے ۔ ایک دھوکا ہے ۔ محض ایک نمائش ہے جناب وزیر محنت کے اس ہنگامی قانون میں یہ دیا گیا ہے کہ اگر کسی کاروباری ادارے میں کام کرنے والے افراد ہڑتال کا نوٹس دیں ۔ تو چودہ دن کے اندر اندر لازمی طور پر مصالحتی افسر مصالحت کرانے کی کوشش کرے ۔ انہوں نے یہ بھی لازمی قرار دیا ہے کہ مصالحتی افسر کو مقرر کرنے کی گنجائش اس لئے رکھی گئی ہے ۔ چونکہ بعض مزدور انجمنیں خواہ مخواہ ہڑتالوں کا نوٹس دے دیتی ہیں آپ کو ذاتی تجربہ ہو گا ۔ کہ اگر جائز کام نہ کیا جائے یا جائز راستے مسدود کر دئے جائیں تو لوگ حقوق کو حاصل کرنے کے لئے کوئی اور راستہ تلاش کرتے ہیں ۔

میں آپ کو ایک زندہ مثال دیتا ہوں کہ عملاً آج تک کوئی تحریک التواء زیر بحث نہیں لائی جا سکی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تحریک التواء کے نوٹس جو آج تک موصول ہوئے ہیں ۔ ان کی تعداد تقریباً دو اڑھائی سو کے قریب پہنچ چکی ہے ۔ معزز اراکین اسمبلی اور خصوصی طور پر ملک اختر صاحب کو یہ علم ہوتا ہے ۔ کہ میں نے محض تحریک التواء ایوان میں پیش کرنی ہے ۔ اور اس پر بحث کا موقع کبھی نصیب نہیں ہو گا آپ یقین کریں اگر اس ایوان میں واقعی تحریک التواء کو باقاعدگی سے زیر بحث لایا جاتا تو تحاریک التواء کے اس قدر نوٹس نہ دئے جاتے ۔ اس سے پہلے جو اسمبلیاں گذر چکی ہیں ۔ جہاں تحریک التواء پر باقاعدگی سے بحث ہوا کرتی تھی ۔ اس زمانے میں اسمبلی کے اجلاس کے دوران پندرہ یا بیس تحریک التواء اس ایوان میں پیش ہوتی تھیں اس طرح اب جب کہ مزدور کو علم ہے کہ ہم نے محض ہڑتال کا نوٹس دینا ہے ہڑتال کی نوبت کبھی نہیں آئے گی ۔ ہر چھوٹے معاملہ

کی جانب انتظامیہ کی توجہ کو مبذول کروانے کے لئے ہڑتال کا نوٹس دیتے ہیں ۔ اور جب کہ ہڑتال کا نوٹس دے دیا جاتا ہے ۔ مصالحتی افسر کو اتنے وسیع اختیارات دئے گئے ہیں کہ بیشتر نوٹسوں کو جو کہ مختلف انجمنوں یا محنت کشوں کی جانب سے دئے جاتے ہیں ۔ پہلی stage پر ہی ختم کر دیا جاتا ہے ۔ اور اس چھلنی سے گزرنے کے بعد جب مصالحتی افسر یہ سرٹیفیکیٹ جاری کر دے کہ یہ معاملہ صنعتی عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے پھر دفعہ (٦) کی ذیلی دفعہ (٨) میں یہ گنجائش رکھ دی گئی ہے ۔ جس کے تحت صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو یہ اختیارات اور حق حاصل ہے ۔ کہ جب بھی کبھی وہ محسوس کریں کہ وہ معاملہ جو صنعتی عدالت کے رو برو پیش ہو یہ اتنا اہم نہیں ۔ کہ اس سے مفاد عامہ متاثر ہو گا تو وہ ایک گزٹ کے ذریعہ اس معاملہ کو غیر ضروری قرار دے کر اسے وہیں ختم کر دیں گے ۔ اگر مصالحتی افسر کا مرحلہ بھی گزر جاتا ہے ۔ اور وزیر محنت یا کسی بھی محکمہ کے افسران نے یہ پسند نہیں کیا ۔ کہ ان خصوصی اختیارات کو استعمال کریں ۔ جب یہ معاملہ صنعتی عدالت کے رو برو چلا جاتا ہے ۔ اور صنعتی عدالت فریقین کا مقدمہ سننے کے بعد ایک فیصلہ دے دیتی ہے جس کو ایوارڈ کہا جاتا ہے ۔ اگر حکومت اس settlement یا award یا فیصلہ کے بعد محسوس کرے کہ اس کا شائع کیا جانا مناسب نہیں ہوگا ۔ تو وہ شائع کئے جانے پر پابندی لگا سکتے ہیں ۔ جب تک فیصلہ کو شائع نہ کیا جائے وہ بیکار ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ صنعتی عدالتوں کے متعلق جناب وزیر محنت فرماتے ہیں کہ ان کے چیئرمین عدلیہ میں سے لئے جائیں گے اور ان عدالتوں میں کارخانہ داروں اور مزدوروں کے نمائندے ہوں گے لیکن جہاں مزدوروں کے نمائندوں کی گنجائش رکھی گئی ہے اور نمائندگی کے لئے جو لوازمات ہیں یا ان کی جو

qualifications یا خوبیاں ہیں جو اس قانون میں درج ہیں اگر ان کو مد نظر رکھا جائے تو صنعتی عدالتوں میں صحیح معنوں میں مزدوروں کے نمائندے مقرر ھی نہیں کئے جا سکتے ۔ یہ خوبیاں اور یہ لوازمات جن کا ذکر ھنگامی قانون میں ھے جو شخص مزدوروں کی نمائندگی کرے گا وہ صنعتی عدالتوں کی نشست سے ایک ماہ سے زائد عرصہ کے لئے غیر حاضر نہیں ہو گا وہ دیوالیہ نہیں ہو گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ھے کہ اس کو کبھی ایسے جرم میں سزا نہ دی گئی ہو جو حکومت کی نظر میں اخلاقی جرم ہو ۔

جناب سپیکر ۔ یہ جو تعریف ھے ۔

"... who is convicted of an offence which in the opinion of the Government involves moral turpitude."

ایک خاص شرط ضابطہ فوجداری میں ھے ۔ بعض جرائم کو moral turpitude یا اخلاقی جرائم کہا جاتا ھے ۔ لیکن اس حکومت کے نقطہ نظر سے اگر کسی شخص کو کسی جرم کی پاداش میں سزا ملی ہو تو یہ حکومت موجودہ قوانین کی پابند نہیں ہو گی ۔ اخلاق جرم کی کوئی تعریف نہیں دی گئی ۔ محض حکومت کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ھے ۔ ھماری حکومت اس اختیار کو لازماً ناجائز طور پر استعمال کرے گی ۔ اس پیرا کی زبان اس بات کی غمازی کرتی ھے اور یہ ان کے سابقہ کردار اور ذھن کا ثبوت ھے ۔

جناب سپیکر ۔ Trade Unions Ordinance میں مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کے لئے شرائط درج ہیں ۔ ایک فرد جسے چھ ماہ کی سزا ہوئی ہو یا تین ماہ تک کسی امتناعی قانون کے تحت نظربند رہا ہو وہ ٹریڈ یونین کا عہدیدار نہیں بن سکتا ۔ یہ بات حکومت کے ذھن کی غمازی کرتی ھے ۔

Minister of Labour : On a point of order Sir. We are not discussing at the moment the Trade Unions Ordinance ; we are discussing the Industrial Disputes Ordinance and the clauses, which the Member is referring to, are

from the Trade Unions Ordinance, which is still to come before the House.

Mr. Speaker : He is referring to the provisions of the Trade Unions Ordinance as an argument. And when the Trade Unions Ordinance comes under discussion, he can refer as an argument to this Ordinance.

مسٹر حمزہ ۔ اگر یہ فرما دیتے ۔

.....who is convicted of an offence which involves moral turpitude.

تو مجھے اس پر قطعاً اعتراض نہ ہوتا اب یہ فرماتے ہیں کہ

". . . which, in the opinion of the Government, involves moral turpitude."

حکومت یہ احکامات جاری کرکے یہ ثبوت مہیا کرتی ہے کہ حکومت کا اصل مقصد کیا ہے اور وہ اس اختیار کو کس طرح استعمال کرے گی ۔

جناب سپیکر ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ایک طرف تو چھ ماہ کی سزا ہے اور دوسری طرف ۳ ماہ کی نظربندی ہے ۔ حکومت اس کو گویا دوگنا سنگین جرم گردانتی ہے ۔ مثال کے طور پر اگر کسی بدمعاش کو سزا ملی اور وہ ۶ ماہ جیل میں رہا ہو ۔ اس کے مقابلہ میں ایک فرد جو سیاسی کارکن ہے اور تین ماہ نظربند رہے یعنی دو بدمعاش ایک سیاسی کارکن کے برابر ہیں ۔ ہماری حکومت کا یہ انتہائی خوفناک کردار ہے کہ وہ سیاسی کارکنوں یا ان لوگوں کے ساتھ جو آزادی کی فضا میں جینا چاہتے ہیں یا مزدوروں کو حق دلانا چاہتے ہیں یہ سلوک روا رکھے ۔ آپ کو علم ہو گا ماسوائے جعلی انجمنوں کے جو افراد مزدوروں کے نمائندے ہیں ان میں سے بیشتر کو مختلف بہانوں سے امتناعی قوانین کے تحت جیل میں بھیجا گیا ہے ۔

Minister for Labour : Question !

مسٹر حمزہ ۔ اور بیشتر بار ان کو نظربند کیا گیا ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب کو بھی امتناعی قانون کے تحت یعنی D.P.R. کے تحت ۹ ماہ تک جیل میں رکھا گیا ۔

Mr. Speaker : He is not a labourer.

مسٹر حمزہ ۔ میرے نزدیک وہ بھی مزدور اور محنت کش ہیں کیوں کہ جو شخص ذہنی یا جسمانی کام کرے ۔ وہ محنت کش ہوتا ہے لیکن اگر خواجہ صاحب حکومت کا ساتھ دیتے تو کارخانہ دار ہوتے اور کبھی جیل نہ جاتے ۔

Mr. Speaker : But I am certain that he is not covered by the provisions of the Industrial Disputes Ordinance.

مسٹر حمزہ ۔ میں نے ان کو مثال اس لئے دی ہے کہ اگر خواجہ صاحب کل کو کسی ٹریڈ یونین کے عہدہ دار بننا چاہیں تو وہ اس قانون کے مطابق نہیں بن سکتے ۔

Minister of Labour : Now the Member has moved an amendment to cover Khawaja Muhammad Safdar as a workman under this Ordinance.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو ترامیم ہماری جانب سے دی گئیں بعض وجوہات کی بناء پر ان کو زیربحث نہیں لایا گیا ۔ ہماری اپنی بھی کچھ مجبوریاں ہیں اور ہم تمام تر کوشش کے باوجود زیادہ تقریریں نہیں کر سکے ۔ حالانکہ ہمیں ان پر زیادہ اصرار کرنا چاہئے تھا اور تقریریں ہونی چاہئیں تھیں ۔ یہ قانون اگر ہنگامی قانون کی شکل میں نہ لایا گیا ہوتا تو اس پر کافی بحث ہو سکتی تھی ۔

جناب سپیکر ۔ صنعتی عدالتوں میں مزدوروں کو مقرر نہیں کیا جا سکتا نہ ہی ان کو چنا جا سکتا ہے ۔

وزیر محنت ۔ کس کے لئے ۔

Mr. Hamza : .....on the Industrial Court that is to be appointed by the Government.

وہ تو جعلی یونین کی سفارش کریں گے ۔

Minister of Labour : There is no such word as 'puppet union' under this Ordinance.

مسٹر حمزہ - جو مزدوروں کے نمائندوں کو پنپنے نہیں دیں گے - ان کو یونین رجسٹر کرانے کی اجازت نہیں اگر رجسٹر ہو گی تو اسے deregister کر دیں گے - جس طرح آپ نے مسلم لیگ بنائی ہوئی ہے اسی طرح ٹریڈ یونینز بنائیں گے -

(قطع کلامی)

جناب سپیکر - وہ میرے بزرگ ہیں لیکن وہ بلا وجہ مداخلت کرتے ہیں - بہت سی سچی باتیں یاد آتی ہیں لیکن اس وقت کہنا مناسب نہیں -

مسٹر سپیکر - اور وقت بھی کم ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - یہ مشہور ہے کہ چھلنی بولا نہیں کرتی - وہ میرے سامنے بات نہ کریں اگر کریں گے تو ان کا ہی گھاٹا ہو گا - اب جب کہ صنعتی عدالتوں میں آپ کے اپنے مقرر کردہ چیئرمین یا ممبران فیصلہ دیں گے تو آپ کو حق ہے کہ اس فیصلہ کو شائع نہ کریں - جناب سپیکر - اور اس کے ساتھ ساتھ آگے چل کر وہ فرماتے ہیں کہ وہ مزدور جو کسی مفاد عامہ کی صنعت میں کام کریں گے وہ ہڑتال نہیں کر سکتے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے ہیں -

(۲۵) ڈی - ہیں شرطیں اور پابندیاں لگائی گئی ہیں کہ کون کون سے مزدور ہڑتال پر نہیں جا سکیں گے -

(۱) جن کا معاملہ مصالحت کے لئے مصالحتی آفیسر کے پاس ہو -

(۲) جب صنعتی عدالت میں ان کا مقدمہ چل رہا ہو -

(۳) جب ان کی اپیل ٹریبونل کے سامنے پیش ہو -

(۴) اور چوتھی پابندی یہ ہے کہ جب عدالت کی جانب سے فیصلہ دے دیا جائے تو اس فیصلہ کی میعاد کے دوران ہڑتال نہیں کی جا سکتی -

اس کا مطلب یہ ہے کہ عملاً ہڑتال نہیں ہو سکتی اور پھر ہڑتال کرنے والے اور ہڑتال میں امداد کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر ہیں - میں جناب وزیر محنت سے دریافت کرتا ہوں کہ ہڑتال کرنے والوں کے لئے تو آپ نے سزا مقرر کی ہے لیکن وہ حکومت جو اپنی مقرر کردہ صنعتی عدالت کے فیصلہ کو نہ مانے بلکہ اس فیصلہ کو شائع کرنے کے لئے تیار نہ ہو کیا وہ ایک مہذب حکومت کہلا سکتی ہے جو اپنی بنائی ہوئی صنعتی عدالت کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی اور اس کے فیصلوں کا احترام نہیں کرتی - حقیقت یہ ہے کہ مزدور اپنی تمام تر غربت ، افلاس اور کمزوریوں کے باوجود بہت طاقتور ہے - طاقتور میں اس لئے کہتا ہوں کہ ان کی تعداد بہت بڑی ہے اور حکومت اور ہمارے ملک کے سرمایہ داروں کا جو طرز عمل ہے اگر یہ مزدوروں کے حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں تو وہ آخرکار ان مزدوروں کو مجبور کریں گے کہ وہ اکٹھے ہو جائیں آپ یہ جانتے ہیں کہ کمزور انسان جب اکٹھے ہو جاتے ہیں تو بہت بڑی طاقت بن جاتے ہیں اور جب بہت بڑی طاقت بن جائیں گے تو یہ پابندیاں جو آپ نے ان پر لگائی ہیں وہ ان کو بالائے طاق رکھ کر تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیں گے - ہم اس ایوان میں اس جانب بیٹھ کر آپ کو جو مشورہ دیتے ہیں ہمارا منشاء یہ ہے کہ ملک کا نظام درہم برہم نہ ہو اگر ایک جانب صنعت کار ہیں اگر وہ خاص طریقہ سے قوم و ملک کی خدمت کرتے ہیں تو ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں لیکن ان صنعتکاروں اور صنعت کاروں کے حاشیہ نشین حکمرانوں کو یہ چاہئے کہ اس کے ساتھ ساتھ مزدوروں کو جینے کا حق دیں وہ ضروریات زندگی جو کم سے کم انسان کو میسر ہونی چاہئیں جب تک ان کو اس کی ضمانت نہیں دیں گے اس کا نتیجہ ماسوائے خرابی کے اور کچھ نہیں نکلے گا - اس لئے میں اس ہنگامی قانون کو انتہائی رجعت پسندانہ قانون کہتا ہوں بلکہ یہ قانون نہیں

ہے یہ ایک مزید زنجیر ہے جو کہ مزدوروں کو اپنے قبضہ میں اور اپنا غلام بنانے کے لئے جناب وزیر محنت نے بڑی محنت کے ساتھ گھڑی ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔۱) ۔ جناب سپیکر ۔ یہ قانون جو اس معزز ایوان کے سامنے پیش ہے میرے خیال میں یہ ۲۰ ۔ لاکھ مزدوروں کی طرف سے نوحہ خوانی کر رہا ہے ۔ Industrial Disputes Act 1947 میں یہ تھا کہ اگر مزدوروں اور صنعتکاروں میں کوئی تنازعات ہوں تو اس میں ایک مدت کا تعین تھا کہ وہ تین مہینے کے اندر اندر طے ہو جائیں ۔ یہ ایکٹ جو ۱۹۴۷ء سے پہلے تھا اور آزادی کے بعد ہمارے حصہ میں آیا اس کے بعد Industrial Disputes Ordinance کو ۱۹۵۹ء میں repeal کیا گیا اور اس کی جگہ ایک انڈسٹریل کورٹ بن گیا جس کا ایک چیئرمین اور دو ممبر ہوا کرتے تھے جو چیئرمین کو صلاح مشورہ دیا کرتے تھے ان میں سے ایک نمائندہ مزدوروں کا ہوتا تھا اور دوسرا نمائندہ صنعت کاروں کا ہوا کرتا تھا ۔ اب ۱۹۶۸ء کے آرڈیننس کے تحت ہم نے وہ شق جو تھی اس کو بھی اڑا دیا اور صرف ایک چیئرمین کر دیا اب کوئی مزدوروں کا نمائندہ ان کے تنازعات کے متعلق چیئرمین کو صلاح مشورہ دینے کے لئے موجود نہ ہو گا اور کوئی اس میں میعاد کا تعین بھی نہیں کیا گیا کہ کتنے عرصہ میں یا کتنی مدت میں ان کے تنازعات کا فیصلہ ہو جائے گا تاکہ مزدوروں کے حق میں یا ان کے خلاف جو فیصلہ ہونا ہیں وہ جلد سے جلد ہو جائیں ۔ اس لئے اس شق کے متعلق جو اب رکھی گئی ہے ہم یہ کہیں تو بیجا نہ ہوگا ۔

justice delayed is justice denied.

اس آرڈیننس میں پہلی چیز یہ کی گئی ہے کہ اس میں سے ٹرائیبل ایریاز کو نکال دیا گیا ہے میں جناب وزیر محنت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا علاقہ غیر جو اب پاکستان کا حصہ ہیں ان کے نمائندہ یہاں پر اس معزز ایوان کے

رکن ہیں کیا وہاں کے مزدور یہاں کے مزدوروں سے کسی طرح سے کم ہیں۔ کیا وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں یا یہ قانون ایسا ہے کہ آپ کو وہاں پر لگاتے ہوئے خوف محسوس ہوتا ہے اگر یہ اچھا قانون ہے تو ان کے لئے بھی اچھا ہونا چاہئے اور ہمارے لئے بھی اچھا ہونا چاہئیے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب یہ ایک ملک ہے ایک یونٹ بھی ہے اور مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میرے نقطہ نظر سے ایک ہی ملک کے دو حصہ ہیں تو پھر مغربی پاکستان کے لئے کیوں دوسرا قانون ہے اور مشرقی پاکستان کے لئے کیوں دوسرا قانون ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں جو مزدوروں کو مراعات حاصل ہیں وہی مراعات یہاں بھی مزدوروں کو دی جائیں تو ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہم ان کی کیوں نقل کریں۔ مشکل یہ ہے کہ کوئی یونیفیکیشن آف لا نہیں ہے اور اگر یونیفیکیشن آف لا ہے تو پھر آپ نے مغربی پاکستان میں اس کو دو حصوں میں کیوں بانٹ دیا ہے۔ جناب والا۔ مفاد عامہ اور پبلک utility سروس کا مفہوم یہ لیا گیا ہے کہ اگر حکومت کو یہ شک بھی ہو جائے کہ یہاں ہڑتال ہونے والی ہے تو وہ اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دے دیں گے۔ اور شاید ہی اس ملک میں کوئی ایسی صنعت ہو جس کا انہوں نے public utility service میں اندراج نہ کیا ہو یہاں تک کہ artificial or chemical fertilisers کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا ہے اس میں انہوں نے مہتر سقہ ڈرائیور اور مکینک سب کو ورک مین کی تعریف سے نکال دیا ہے اور ان کو پبلک utility سروس میں داخل کر دیا یعنی کوئی شخص بھی اپنی انجمن نہیں بنا سکے گا اور اگر بنائے تو یہ اس کو خلاف قانون اور ممنوع قرار دے دیں گے۔ شاید یہ چند لوگوں کے مفاد کے لئے ضروری ہو لیکن ۲۰ یا ۲۵ لاکھ مزدوروں کے مفاد کے لئے نہیں ہے۔ ورک مین کی تعریف میں جیل اور فوج کے ادارے آسکتے ہیں لیکن تعجب تو یہ ہے کہ جیل اور ہسپتالوں میں جو لوگ مریضوں کے علاج کے

لئے ہیں انہیں بھی ورک مین کی تعریف سے نکال دیا گیا ہے ۔ آپ اس میں دو چار قدم اور بڑھے ہیں اور یہاں پر یہ کر دیا ہے کہ وہ اشخاص جو بطور مینیجر یا منتظم ملازم ہوں وہ بھی workman نہیں ہیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر ورک مین کیا رہ گیا ۔ آپ نے دفعہ ۲۵ میں ہڑتال اور تالہ بندی کی عام ممانعت کر دی ہے ۔ دفعہ ۲۷ میں آپ نے اگر یہ کر دیا ہے کہ کسی قسم کی ہڑتال اور تالہ بندی کے باوجود اگر وہ تمام ناکہ بندیوں سے جو انہوں نے کر دی ہیں ان سے نکل کر ہڑتال کا نوٹس دیں یا ہڑتال ہونے کا امکان ہو تو اس وقت اگر صنعتکار حکومت کی رضامندی حاصل کر لے تو حکومت جس وقت چاہے یہ کہہ سکتی ہے کہ تالہ بندی کا جو خدشہ ہے وہ عوامی مفاد کے خلاف ہے اور اس ہڑتال کو ممنوع قرار دے دے اور جب یہ اس ہڑتال کو ممنوع قرار دے دیں اور پھر بھی ہڑتالی ہڑتال کرنے پر مجبور ہو جائیں چاہے ان کو کوئی تکلیف ہی کیوں نہ ہو یا دوسری اشیاء سے انہیں محروم ہی کیوں نہ کیا جائے تو اس کی سزا جو ہے وہ چھ ماہ ہے اور ۱۰۰۰ روپیہ جرمانہ اور دوسری سزا اور جرمانہ جو انہوں نے تجویز کی ہیں ان کے لئے انہیں تیار رہنا چاہئے ۔ تعجب یہ ہے کہ ہمیں دنیا کی ترقی یافتہ قوموں سے سبق لینا چاہئے اور ان کی جو غلطیاں تھیں ان سے بھی سبق لینا چاہئے ۔ جو انہوں نے اچھے کام کئے ان سے بھی سبق لینا چاہئے لیکن بجائے اس کے کہ ہم ان سے سبق لیں اور ان کے جو اچھے قوانین ہیں ان کو اپنائیں اور ڈیڑھ سو سال یا ۲۰۰ سال پرانے قوانین کی نقل کریں تو میرا خیال ہے کہ اس قوم کے لئے بہتری ہوگی ایک ترقی کا راستہ ہمارے لئے ہو جائے گا ۔ لیکن یہاں پر بجائے ان قوانین کو اپنانے کے ہم اپنے قوانین کو جو انگریزی میں حکومت برطانیہ نے ہم پر حکومت کرنے کے لئے بنائے تھے جو کہ آزادی کے بعد ہمارا خیال تھا کہ ہم ان سے بہتر قوانین بنائیں گے ہم ان قوانین سے بھی بد سے بد تر قوانین بناتے چلے جا رہے ہیں عوام کو غلام در غلام بناتے چلے جا رہے ہیں اور ان کو

کسی قسم کی آزادی نہیں دینا چاہتے ۔ تعجب یہ ہوتا ہے کہ کیا یہ ہمارے اپنے بھائی ہیں اور اپنی حکومت ہے جو یہ سب کچھ کر رہی ہے ۔ یا پھر کوئی غیر ملکی حکومت ہے جس نے یہاں پر ایک کالونی بنائی ہوئی ہے وہ کر رہی ہے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ پاکستان دنیا میں دوسرا ملک تھا جس نے آئی ۔ ایل ۔ او ۔ کی دو بہت ہی خاص روایات ۸۷ اور ۹۸ کو قانونی طور پر مان لیا تھا اور اس کی توثیق کر دی تھی وہ تین تھیں ۔ ایسوی ایشن بنانے کی آزادی تنظیم کرنے کا حق اور اجتماعی سودابازی ۔ یہ جو لیبر قوانین ہم مزدوروں کے خلاف بنا رہے ہیں ان میں ہم نے ان تینوں چیزوں کو بالکل ختم کرکے رکھ دیا ہے ۔ اگر ہم یہ تینوں چیزیں ان مزدوروں سے لینا چاہتے ہیں تو پھر ہم صاف طور پر یونائٹیڈ نیشنز کو اور آئی ۔ ایل ۔ او کو یہ کیوں نہ کہہ دیں کہ ہم نے جو آپ کی روایات کی توثیق کی تھی ان سے ہم انکار کرتے ہیں اور ہمارا جو لین دین ہے وہ ہٹا دیں اور جس طرح آپ کا جی چاہے آپ قوانین بنائیں ۔ جس طرح آپ کا جی چاہے آپ مزدوروں کو تکالیف دیں اور ان کے حقوق چھینیں ۔ جناب والا ۔ میں آخر میں صرف بنیادی حقوق کے متعلق عرض کروں گا کہ آئین کی رو سے یہ مزدوروں کو اور ہمیں حق ہے کہ ہم اپنی ایسوسی ایشن اور یونین بنا سکیں ۔ یہ ہر محنت کش مزدور کا بنیادی حق ہے لیکن اس قسم کے قوانین بنائے جا رہے ہیں اور اس آرڈیننس کے ذریعے بلا واسطہ طور پر ان سے ان کے تمام بنیادی حقوق چھین لئے گئے ہیں اور جہاں چھینے نہیں جا سکے ان کو محدود کر دیا گیا ہے یعنی میرے خیال میں آپ نے انسانوں کے بنیادی حقوق سے ان کو محروم کرنے کی جو کوشش ہو سکتی تھی وہ آپ نے کی ہے ۔ ایسے قوانین جو کاغذ پر اچھے معلوم ہوں ان کے بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اگر ان پر عمل اچھا نہیں ہو سکتا اور ان سے عوام کو فائدہ یا فوائد نہیں پہنچ سکتے اور جب تک ان کا مقصد صحیح نہ ہو وہ کاغذ جس پر وہ قانون ہے وہ ردی کے

کاغذ سے بھی بدتر ہے ۔ آئین نے یہ ہمیں بنیادی حقوق دیئے ہیں اور ہر قانون ساز کا یہ فرض ہے کہ ان حقوق کی خلاف ورزی نہ ہو ۔ مجھے تو آپ سے یہ توقع تھی کہ آپ ایک ماہر قانون دان ہیں ۔ آپ دیکھیں گے کہ جو قانون آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے اس سے کہیں لوگوں کے حقوق کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی لیکن مجھے انتہائی افسوس ہے کہ آپ نے ان حقوق کی نگہداشت نہیں کی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ اس حکومت کا یہ ۱۰ سالہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ روزانہ نت نئے قوانین اس ملک میں مزدوروں کے لئے لائے جاتے ہیں کہ جو لوگوں کی آزادی کو سلب کریں اور لوگوں کے اور اس ملک کے عوام الناس کے ایک ایک حق سے ان کو نہتہ کرکے حکومت کو نئے نئے اختیارات سے مسلح کرتے چلے جائیں ۔ کبھی دفاعی قوانین کے ذریعے سے لوگوں کی زبان بندی کی جاتی ہے کبھی ہنگامی قوانین کے ذریعے سے پرامن شہریوں کے لئے جیل کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کبھی صنعتی تنازعات کے قانون کا نام لے کر محنت کشوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی کی جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ہنگامی قانون جو اس ایوان میں ڈھائی دن سے زیر بحث ہے جس کو ایوان میں پیش کرتے ہوئے جناب وزیر محنت نے یہ فرمایا تھا کہ یہ مزدوروں اور مزدوروں کے درمیان۔۔۔مزدوروں اور سرمایہ کاروں کے درمیان عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے وجود میں لایا جا رہا ہے مگر یہ دراصل عدل و انصاف قائم کرنے کا قانون نہیں ہے بلکہ یہ انہی آمرانہ قوانین کی کڑی کی ایک مزید کڑی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے یہ پہلے عرض کر دوں کہ میں اس معاشی نظام کا علم بردار نہیں ہوں کہ جو انسانوں سے ان کے ضمیر کو سلب کرکے ان کے آگے روٹی کے ٹکڑے پھینک دیتا ہو اور میں آپ سے یہ بھی عرض کر دوں کہ میں اس مغربی سرمایہ دارانہ

نظام کا بھی علم بردار نہیں ہوں جو انسانوں کے خون کو جونک کی طرح چوس لیتا ہو اور میں نہیں بلکہ پاکستان اپنے تاسیسی اصولوں کی بنیاد پر اس معاشی نظام کا علمبردار ہے کہ جس میں مزدور اور سرمایہ دار ۔ مزدور اور صنعت کار دو متحارب قوتیں نہ ہوں بلکہ دو متوازن طاقتیں ہوں جو گاڑی کے دو پہیوں کی طرح ملک کے صنعتی استحکام اور ملک کی بقا کے لئے جد و جہد کریں اور اس میں اپنی قوتیں صرف کریں ۔ میرے نزدیک وہ سرمایہ کار اور صنعت کار قابل نفرت ہے جو مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسکی مزدوری ادا نہ کر دے اور اسکی صنعت میں جو مزدور کا حق ہے اور اس کے واجبات کی پائی پائی ادا نہ کر دے ۔ لیکن میرے نزدیک ایسا ہی قابل نفرت وہ مزدور بھی ہے جو اپنی تعداد یا قوت سے فائدہ اٹھا کر ملک کے سارے نظام کو غیر شعوری طور پر معطل کر دیتا ہے ۔ جناب والا ۔ سرمایہ اور محنت کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور ترقی پذیر ممالک میں چولی دامن کے ان دونوں ساتھیوں میں عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ایک بڑا نازک مسئلہ ہوتا ہے ۔ ایک طرف ملک کو ضرورت ہے سرمایہ کی ۔ بالخصوص بیرونی سرمایہ کی ۔ تاکہ اسے ملک کی ترقی کے کام میں لگایا جاسکے ۔ دوسری عدل و انصاف کا تقاضا ہوتا ہے کہ وہ اسی یا پچاسی فیصد لوگ جو سرمایہ کے مالک نہیں ہوتے ۔ مگر وہ اپنی محنت اور قوت سے سرمایہ کو صنعتوں میں لانے کے لئے مدد پہنچاتے ہیں ان کے مفاد کا خیال رکھا جائے ۔ چنانچہ ہوش مند حکمران عدل و انصاف کے اس تقاضے کو ایک تدریج سے پورا کرتا ہے جس طرح ملک میں صنعتیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں اسی طرح ساتھ ساتھ مزدوروں کے حقوق ادا کرنے کی صلاحیتیں ایک تدریج کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں اور ان سے ان کو مراعات منتقل کی جاتیں ہیں ۔

جناب والا ۔ پاکستان کو وجود میں آئے ہوئے ۲۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ اور اس ملک کے صنعتی دور کو بھی شروع ہوئے آج بیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے ۔ یہ عرصہ اس بات کے لئے کافی تھا کہ ہم ان تدریجی مراحل سے

گذر کر مزدوروں کو وہ تمام مراعات دیتے جو کسی متمدن ملک میں ایک مہذب اور معقول حکومت کی طرف سے ملنی چاہئیں اور اس مقصد کے لئے اپنے قوانین میں اتنی گنجائش پیدا کرتے۔ ہمارے لئے یہ بات باعث مسرت ہوتی اگر وزیر محنت اس قانون کو پیش کرتے وقت ان تقاضوں کو پورا کرتے مگر مجھے افسوس ہے کہ جو ہنگامی قانون اس وقت زیر غور ہے اس میں نہ صرف ان تقاضوں کو پورا نہیں کیا گیا بلکہ مزدوروں کے وہ حقوق بھی جو انہیں آج سے پہلے حاصل تھے۔ اور جو انہیں غیر ترقی پذیر ممالک میں بھی حاصل ہیں وہ بھی آپ نے بیک نوک قلم ان سے چھین لئے ہیں میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے اس قانون کا نظام اس طرح رکھا ہے کہ ہڑتال کی ضرورت پیش نہ آئے۔ میں بھی بلا وجہ ہڑتال کا قائل نہیں ہوں۔ اگر ہڑتال کے بغیر مسائل حل ہو سکیں تو اس سے بہتر اور کوئی بات نہیں۔ کوئی سمجھدار مزدور اگر اس کے حقوق بغیر ہڑتال کے حاصل ہو سکیں تو اس پر آمادہ نہیں ہو گا۔ مگر سوال یہ ہے کہ قانون کے اندر اس طرح کی گنجائش تو موجود ہونی چاہئے کہ ہڑتال کئے بغیر مزدور کو اس کا حق مل سکے۔ آپ نے ایک مصالحتی افسر مقرر کیا ہے جسے کلی اختیار حاصل ہے۔ کہ وہ مزدور کے مطالبات کو حق بجانب قرار دے کر یا اس کے تنازعہ کو حق بجانب قرار دے کر اسے صنعتی عدالت کے سامنے جانے کا موقع دے یا نہ دے۔ آپ کے کلاس دو کے اس افسر کو پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی مزدور انجمن کو کسی بڑے سے بڑے مطالبہ کے حصول کے لئے براہ راست صنعتی عدالت میں جانے سے روک دے۔ وزیر محنت نے اپنی ابتدائی تقریر میں فرمایا تھا کہ اس قانون کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ پہلے قوانین میں صرف انجمنوں کو اور ٹریڈ یونینوں کو صنعتی عدالتوں میں جانے کا اختیار تھا لیکن یہ قانون ایک ایک مزدور اور ایک ایک محنت کش کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ صنعتی عدالت میں اپنا مطالبہ لے جا سکے۔ جناب والا۔ میں انگریزی بہت زیادہ نہیں جانتا لیکن جتنی جانتا ہوں

اس کے مطابق میں نے اس نظریہ سے اس قانون کا مطالعہ کیا ہے مگر مجھے اس میں کوئی ایسی شق نظر نہیں آئی جس کی رو سے ایک مزدور کو فرد واحد کی حیثیت سے پورا اختیار ہو کہ وہ صنعتی عدالت میں جا سکے ۔ بلاشبہ آپ نے اس کی دفعہ ۶ (۳) میں بتایا ہے کہ اگر مصالحتی افسر کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ کسی جگہ کوئی تنازعہ موجود ہے تو وہ کارروائی کرسکتا ہے ۔ اور صنعتی عدالت کی تعریف میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر ایک فرد کا اپنے مالک سے جھگڑا ہو تو وہ صنعتی تنازعہ سمجھا جائے گا ۔ اور اس کے متعلق مصالحتی افسر کارروائی کر سکتا ہے اور اگر وہ ناکامی کا سرٹیفیکیٹ دے دے تو وہ شخص صنعتی عدالت میں جا سکتا ہے ۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس ساری کی ساری بات کو مصالحتی افسر کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے ۔ اگر وہ اس تنازعہ کی مصالحتی کارروائی سے مطمئن نہ ہو یا اگر وہ مصالحتی افسر مطمئن ہو مگر اس پر کوئی خارجی دباؤ ہو اور وہ مصالحتی کارروائی کی ناکامی کا سرٹیفیکیٹ جاری نہ کرے تو آخر اس قانون میں وہ کون سی گنجائش ہے جو اس شخص کو عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا حق دیتی ہے ۔ یہ اس قانون کا سب سے بڑا سقم ہے ۔ اس کا دوسرا سقم یہ ہے ۔ میں آپ کے توسل سے جناب وزیر محنت کی توجہ اس پر مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کسی ملک میں حکومت سب سے بڑا اور مثالی ادارہ ہوتی ہے ۔ اگر حکومت کوئی کاروبار چلاتی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ دوسرے صنعت کاروں کے سامنے ایک مثال پیش کرے کہ دیکھو مزدوروں کی دیکھ بھال اس طرح کرتے ہیں ۔ محنت کشوں کا خیال اس طرح رکھتے ہیں ۔ اپنے ملازموں کے حقوق کی نگہداشت اس طرح کرتے ہیں ۔ لیکن اس کے برخلاف آپ نے کیسی مثال قائم کی ہے ۔ آپ اس قانون میں یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی تنازعہ میں حکومت ایک فریق ہو تو صنعتی عدالت کے فیصلہ کے باوجود حکومت کو یہ اختیار ہے کہ وہ مزدور کو وہ حقوق اور مراعات دینے سے اپنے ہاتھ روک لے جن کے بارہ میں عدالت نے فیصلہ کیا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ

آپ ایک فریق ہیں ۔ بالکل اسی طرح جیسے داؤد یا سہگل یا ولیکا یا آدم جی وغیرہ ۔ اگر عدالت ایک فریق کو حکم دیتی ہے کہ آپ کو مزدوروں کو فلاں حقوق دینے چاہئیں تو آپ کو کیا حق ہے ایک فریق کی حیثیت سے ۔ سوائے جابرانہ اور آمرانہ اختیارات کے جو آپ نے لے لئے ہیں ۔ کہ آپ اس فیصلہ کے خلاف ان حقوق اور مراعات کو روک لیں ۔ اس طرح آپ ایک خراب مثال قائم کرتے ہیں ۔ ایک غلط نظیر قائم کرتے ہیں ۔ جس سے دوسرے سرمایہ کاروں کو شہ ملتی ہے ۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی وقت حکومت مزدوروں کو ایسے حقوق سے محروم کرے گی تو آپ اس مسئلہ کو اسمبلی میں لائیں گے ۔ کمال ہے ۔ آپ نے دنیا کی تاریخ پڑھی ہو گی آپ نے دنیا کے ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک کے حالات کا مطالعہ کیا ہو گا آپ کو کہیں یہ نظر نہیں آیا ہوگا کہ دنیا کے کسی ملک میں بھی قانون ساز ادارہ جو ہے وہ عدالت کے فرائض انجام دیتا ہو ۔ یہ قانون ساز ادارہ ہے یہاں سیاست کا کام ہوتا ہے ۔ یہاں سیاسی لوگ بیٹھے ہیں ۔ عدالت کا فیصلہ حق و انصاف کا فیصلہ ہوتا ہے ۔ وہ سیاسی لوگ نہیں کیا کرتے ۔ وہ جج کیا کرتے ہیں ۔ دنیا کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ عدلیہ اور انتظامیہ کے اختیارات مختلف ہونے چاہئیں ۔ اور ان کی حدود علیحدہ علیحدہ ہونی چاہئیں ۔ آخر آپ کے پاس کیا جواز ہے کہ آپ ایوان کے اندر بیٹھ کر ان دو صد افراد کی مدد سے جو آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں جو چاہیں فیصلہ کر دیں ۔ یا اسمبلی سے باہر پارٹی میٹنگ میں فیصلہ کرکے مزدور کے حق کو روک لیں اور اس سے نان جویں چھین سکیں ۔ اور اس کے علاوہ کیا وجہ ہے کہ آپ عدالت میں جانے سے ڈرتے ہیں ۔ دنیا کا یہ معروف اصول ہے کہ نچلی عدالت جو فیصلہ کرتی ہے اگر کوئی فریق اس سے مطمئن نہ ہو وہ اوپر کی عدالت میں جاتا ہے ۔ اگر وہ اس سے بھی مطمئن نہ ہو وہ عدالت عالیہ میں جاتا ہے ۔ یہ دنیا میں انوکھا طریقہ ہے ۔ یہ دنیا میں نایاب طریقہ ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی ۔

اس کی مثال کسی قانون ساز ادارے میں نہیں ملتی کہ اگر عدالت آپ کے خلاف فیصلہ کرتی ہے وہ فیصلہ بجائے اس کے کہ آپ عدالت عالیہ میں لے جائیں آپ اس کو اس اسمبلی میں لا کر طے کرانا چاہتے ہیں - بلکہ اس اسمبلی میں ہی نہیں باہر پارٹی میٹنگ میں طے کروانا چاہتے ہیں - آپ سیاسی افراد سے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے عدالتی فیصلے کو مجروح کرنا چاہتے ہیں - اگر آپ کو یہ حق ہے تو داؤد اور آدم کو یہ حق کیوں نہیں ہے - یہ آپ کو ہی حق کیوں پہنچتا ہے ان کو یہ حق کیوں نہیں پہنچتا ہے -

جناب والا - میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے ایک بات عرض کر دوں کہ مجھے آپ سے قانون کی حکومت کی توقع کرنا ہی فضول ہے - وہ حکومت جس کی بنیاد ہی لا قانونیت پر ہو - وہ حکومت جس کا وجود ہی لا قانونیت کی بنیاد پر ہو - وہ حکومت جس کے آنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ملک کے دستور کو ملک کے آئین کو ایک ردی کے کاغذ جیسا وزن نہ دیا ہو وہ حکومت وجود میں آئی ہو . . . . . .

Minister for Labour : Question !

مسٹر محمود اعظم فاروقی - ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ اس ملک میں قانون کی عظمت قائم کریں گے ان سے یہ توقع عبث ہے - آپ آئے ہی لاقانونیت کے راستے سے ہیں - اور ملک میں لاقانونیت ہی پھیلائیں گے - ان سے قانون کی توقع رکھنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی شریف آدمی سے کسی برائی کی توقع رکھنا ہے -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) - بسم اللہ الرحمن الرحیم -

رب اشرح لی صدری و یسرلی امری و احلل

عقدۃ من اللسانی یفقہوا قولی

جناب سپیکر - میں یہ گذارش کروں گا کہ آج میرے دوستوں نے اس

ہنگامی قانون پر بڑی اچھی وضاحت سے تقاریر کی ہیں ۔ میں اس ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیوں کہ اس ایوان کے اوپر بہت خرچ ہوتا ہے ۔ ایک گھنٹہ میں تقریباً چھ چھ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ میں قوم کا روپیہ ضائع نہیں کرنا چاہتا ۔ ہماری حکومت جو انقلابی حکومت کہلاتی ہے میں صحیح ان کو دوستانہ مشورہ دوں گا کہ خدارا آپ اس بات کو پھر دھرائیں کہ پاکستان بننے سے پہلے ہمارے لیڈروں نے ہماری قوم کے ساتھ کیا وعدے کئے تھے ۔ اور کس نظریہ سے پاکستان بنا تھا ۔ ان کے وعدے یہ تھے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین ہوں گے ۔ اسلامی قوانین کے مطابق مساوات ہو گی ۔ بڑے اور چھوٹے میں کوئی تمیز نہیں ہو گی آپ اس لحاظ سے ان کو یاد کریں ۔ آپ سے پہلے جو دوست دس برس رہے ہیں انہوں نے بھی اپنی کرسیوں کو بچانے کے لئے ہیر پھیر کرنے شروع کئے تھے ۔ ان کا صحیح حشر ہوا ہے ۔ ان کا حشر کس نے کیا آپ نے کیا ۔ اب آپ بھی اپنے متعلق انتظار کریں اگر آپ اس طرف دھیان نہیں کرتے ۔ آپ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تو آپ کو بھی ان جیسا انتظار کرنا چاہئے ۔ وہ دن دور نہیں ہیں ۔ شہنشاہیت خدا کی ہے ۔ حاکمیت خدا کی ہے اس لئے میں یہ گذارش کروں گا کہ جو بھی آپ قانون بنائیں وہ اس طریق پر بنائیں جس طریق پر قرآن و سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ جس طریق پر انہوں نے سبق دیا ہے ۔ جس طریق پر انہوں نے مشورہ دیا ہے ۔ جس طریق پر انہوں نے حکم دیا ہے آپ اس کے مطابق قانون بنائیں ۔ میں آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث سنا دیتا ہوں ۔ آپ کے سامنے جتنے دلائل میرے دوستوں نے دئے ہیں میں سمجھتا ہوں وہ وقت ضائع کرتے رہے ہیں ۔ میں اپنا بوجھ اپنے اوپر سے اتار دیتا ہوں کیوں کہ میں قوم کا نمائندہ بن کر آیا ہوں ۔ . . . .

وزیر خوراک و زراعت - جناب والا - آپ نے یہ compliment سنی ہیں -

حاجی سردار عطا محمد -

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا
(متفق علیہ)

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی کرو اور تکلف میں مبتلا نہ کرو اور تسکین دو - نفرت پیدا نہ کرو) -

وزیر خوراک و زراعت - ہمیں منظور ہے -

حاجی سردار عطا محمد -

عَنْ اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ عَنِ ابْنِ
عَمٍّ لَّہٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ مَنْ
وَلِّیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ
بَابَہٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ
ذِی الْحَاجَۃِ اَغْلَقَ اللّٰہُ دُوْنَہٗ اَبْوَابَ
رَحْمَتِہٖ عِنْدَ حَاجَتِہٖ

"حضرت ابی الشماخ الازدی نے اپنے چچا زاد بھائی سے روایت کی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابہ میں سے تھے - وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ہاں داخل ہوئے - انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو میری امت کے امور (امور حکومت) کا والی مقرر کیا گیا پھر اس نے اپنا دروازہ مسلمان یا مظلوم یا حاجتمند کے لئے بند کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت اور اس کے فقر کے وقت اپنی رحمت کے دروازے بند کر لئے -"

صاحبزادہ نور حسن - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میری یہ گزارش ہے کہ میں حاجی صاحب سے جناب کے توسط سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک کی تلاوت کے لئے ضروری نہیں ہے کہ جو صاحبان اس کو سنیں وہ باوضو ہوں -

حاجی سردار عطا محمد - اس کا جواب جناب سپیکر ہی دے سکتے ہیں - اب میں اپنی تقریر شروع کرتا ہوں - اب میں ایک اور حدیث شریف آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،
اللھم من ولي من امر امتی شیئاً
فشق علیھم فاشقق علیہ ومن ولي
من امر امتی شیئاً فرفقا بھم فار
فق بہ ۵ (مسلم)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے میرے اللہ میری امت میں سے جس شخص کو امور (امور خلافت) کا اختیار حاصل ہوا اور اس نے ان پر سختی کی تو تو بھی اس پر سختی فرما اور جس شخص کو میری امت کے کچھ امور (امور خلافت) کا اختیار حاصل ہوا اور اس نے ان پر نرمی اور شفقت کی تو بھی اس سے نرمی اور شفقت فرما"

یہ میری طرف سے مشورہ ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ ہم مشورہ قبول کرتے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ جو قانون بناتے ہیں ۔ یہ اس مشورہ کے مطابق نہیں بناتے ہیں ۔ آپ دل سے تو مانتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے ۔ ملک صاحب میں آپ سے اپیل کرتا ہوں آپ قوانین بنائیں لیکن آپ کسی کے اوپر حاوی نہیں ہو سکتے ۔ جب تک آپ قوانین قرآن و سنت کے مطابق نہیں بنائیں گے آپ تمام لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں لوگوں کو اندھیرے میں رکھتے ہیں ۔ میری یہی گزارش ہے کہ جب آپ قانون بنائیں اسی لحاظ سے بنائیں ۔

(اس مرحلے پر وزیر محنت تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہوئے) (تالیاں)

Mr. Speaker : The time of the House is extended by half an hour.

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میری تقریر پر تالیاں بجی ہیں یا وزیر صاحب کے اٹھنے پر تالیاں بجی ہیں ؟ (قہقہہ)

وزیر خوراک و زراعت ۔ میں نے آپ کیلئے تالی بجائی تھی ۔ (قہقہہ)

وزیر صحت ۔ پٹی آپ کے اوپر ہے اور بجی ان کیلئے ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ زیر بحث قانون پر حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے آپ نے تقاریر سنی ہیں ۔ ان تقاریر میں جو اعتراضات پیش کئے گئے ہیں ان میں سے بیشتر اعتراضات وہ تھے جو کہ زیر بحث قانون پر عام بحث کے دوران کئے جاتے رہے ہیں اور ان اعتراضات کے

جوابات بھی دیئے جاتے رہے ہیں لیکن میں ضروری سمجھتا ہوں کہ میں ان اعتراضات کا جواب دے دوں جو اس زیر بحث قانون کے پیش نظر اہمیت رکھتے ہیں اور جو حزب اختلاف کے اراکین کی جانب سے دھرائے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ مجھے جناب محمود اعظم فاروقی صاحب کی اس رائے سے کلی طور پر اتفاق ہے کہ جب بھی کوئی قانون بنایا جائے اس وقت ہمیں یہ بات ملحوظ خاطر رکھنی چاہئے کہ مزدور اور سرمایہ دار کے رشتے کو زیادہ استوار اور زیادہ خوشگوار بنایا جائے ۔ میں ان کے ان خیالات کی پرزور تائید کرتا ہوں اور جیسا کہ میں نے اپنی تعارفی تقریر میں بھی گذارش کی تھی کہ ان مزدور قوانین میں اہم تبدیلیاں کرنے کا مقصد اور غرض و غایت یہ تھی کہ ہم ان قوانین میں چند اہم اور ضروری تبدیلیاں کرکے مزدور اور سرمایہ دار کے درمیان بعض اوقات جو نفرت کی ایک دیوار حائل ہو جاتی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح بسا اوقات ان کے درمیان ہیجان کی جو کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔

جناب والا ۔ ان قوانین میں اہم تبدیلیاں کرتے وقت سوائے اس کے ہمارے پیش نظر اور کوئی مقصد نہ تھا ۔

جناب والا ۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر ترقی پذیر ملک میں اس ملک کے معاشی اور معاشرتی نظام کے پیش نظر ہی بعض قوانین رائج اور نافذ کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ہم نے بھی اس نوزائیدہ مملکت کے نئے معاشی اور معاشرتی حالات کے تحت ہی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا ہمیں اس ملک کے مخصوص معاشی اور معاشرتی حالات کے پیش نظر قوانین مرتب کرنے ہیں یا اس ملک میں جو قوانین آج سے بیس پچیس سال پہلے نافذ تھے انہیں قوانین کو ہم نے اپنانا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی ابھی جناب وزیر محنت نے فرمایا ہے کہ ابھی ہماری مملکت یعنی ان کی حکومت دور طفولیت میں ہے حالانکہ

پاکستان کو قائم ہوئے اکیس سال ہو چکے ہیں اس لئے اب تو اس کو بالغ ہو جانا چاہئے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ جناب حمزہ خود جانتے ہیں کہ اس مملکت کا قیام ۱۹۴۷ء میں ہوا تھا اور اسے اب واقعی اکیس سال ہو چکے ہیں اس لئے اس مختصر سے عرصے میں اپنے معاشی اور معاشرتی حالات کے پیش نظر قوانین مرتب کئے ہیں اور ایک نئی معاشرت کو جنم دینے کی کوشش کی ہے ۔

(آوازیں ۔ چین نے بھی ایک نئی معاشرت کو بہت تھوڑے عرصے میں جنم دیا ہے) ۔

وزیر محنت ۔ بالکل بجا ہے کہ چین نے بھی اسی طرح ایک نیا معاشی قانون اپنے لئے نافذ کیا ہے لیکن میں پھر اس بات کو دہرانے کی جسارت کروں گا کہ ہر ملک اور ہر قوم اپنے معاشی اور معاشرتی حالات کے پیش نظر قواعد و ضوابط اور قوانین مرتب اور نافذ کرتی ہے اور اسی لئے اگر آپ کی حکومت نے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر ان بوسیدہ اور فرسودہ قوانین میں چند اہم اور ضروری تبدیلیاں کرنے کی غرض سے اقدام کیا ہے تو یہ کوئی اچنبے کی بات نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ اقدام قابل ستائش ہے قابل مذمت نہیں ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے اس سے پیشتر بھی عرض کیا ہے کہ اس قانون میں چند اہم تبدیلیاں کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم ان صنعتی تنازعات کو جو کہ صنعتی عدالتوں میں پیش کئے جائیں ان کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کے لئے کوئی اہم اور مفید طریق کار وضع کریں ۔ جیسا کہ میں نے اس سے قبل اپنی تعارفی تقریر میں بھی عرض کیا تھا کہ بیشک ان تنازعات کو فیصلہ کرنے کے لئے صنعتی عدالتیں موجود تھیں لیکن اس کے طریق کار میں بعض ایسی خامیاں تھیں جن کو دور کرنا ضروری تھا اور اسی ضرورت کے پیش نظر

اس قانون میں چند ایک اہم ترامیم کی گئی ہیں ۔ جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے میری تعارفی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ اس سے قبل صرف رجسٹر شدہ اور منظور شدہ ٹریڈ یونینوں کو ہی یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنے تنازعات صنعتی عدالت میں لے جائیں اور کسی فرد واحد کو یا کسی واحد مزدور کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ اپنا تنازعہ صنعتی عدالت میں لے جائے ۔ تو ہم اس قانون میں اس ضمن میں بھی ایک تبدیلی کر رہے ہیں ۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب میں نے اس قانون کی اس متعلقہ شق کا ذکر کیا تھا تو میں نے ہڑتال کے نوٹس کے بارے میں عرض کیا تھا کہ اس سے قبل منظور شدہ ٹریڈ یونینوں کے علاوہ چند ایک منتخب اراکین کو بھی یہ حق حاصل تھا کہ وہ ہڑتال کا نوٹس دے سکیں لیکن گذشتہ چند ایک سال میں ہم نے دیکھا کہ ایک ہی ادارے میں ہڑتال کے کئی ایک نوٹس دئے جانے لگے جو کہ بادی النظر میں غیر مفید ہی ثابت ہوئے اور جن سے سوائے اس کے کہ صنعتی عدالتوں کے کام میں اضافہ ہی ہوا ۔ دیگر کوئی بھی مفید نتیجہ برآمد نہیں کیا جا سکتا تھا ۔ چنانچہ ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قانون میں یہ تبدیلی کی گئی ہے کہ اب صرف رجسٹر شدہ اور منظور شدہ ٹریڈ یونینوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے مطالبات یا تنازعات کے بارے میں ہڑتال کا نوٹس دے سکیں اور یہ اس لئے کیا گیا ہے یہ اقدام اس غرض سے اٹھایا گیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ترقی پذیر ملک میں مزدور انجمنوں کو زیادہ فروغ حاصل ہو اور مزدور انجمنیں زیادہ مضبوط اور زیادہ مستحکم ہوں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کبھی بھی اپنے ملک کے اس ترقی پذیر معاشی نظام میں اپنے مزدوروں کے حقوق کا تحفظ صحیح معنوں میں نہیں کر سکتے جب تک آپ اس معاشرے میں مزدور انجمنوں کو مضبوط اور مستحکم نہ کریں اور یہ اقدام اسی امر کے پیش نظر کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ بیشتر ایسے افراد

جو کہ یہ جانتے تھے کہ بغیر رجسٹر شدہ ٹریڈ یونین بنانے کے بھی وہ ہڑتال کا نوٹس دے سکتے ہیں تو بسا اوقات یہ ہو سکتا تھا کہ وہ سرمایہ داروں سے لین دین کرکے مزدوروں کے مفاد کو نقصان پہنچائیں ۔ لیکن اب جو تبدیلی ہم نے اس قانون میں کی ہے اب اس کے پیش نظر ایسا نہیں ہو سکے گا اب ہر اس رکن کے لئے جو کہ ہڑتال کا نوٹس دینا چاہے یہ لازم ہو گا کہ وہ کسی ٹریڈ یونین کا رکن ہو ۔ اب ہر ملازم کو یہ حق حاصل نہیں ہو گا کہ وہ بلا واسطہ ہڑتال کا نوٹس دے ۔ خواہ وہ کسی ٹریڈ یونین کا رکن ہو یا نہ ہو ۔ یعنی اس کے لئے کسی ٹریڈ یونین کا رکن ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ میری دانست میں اس سے ٹریڈ یونین زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوں گی اور جب یہ مزدور انجمنیں زیادہ مضبوط اور مستحکم ہوں گی تو وہ اپنے اراکین کا زیادہ اچھی طرح سے خیال رکھ سکیں گی اور ان کے حقوق کی حفاظت زیادہ مؤثر طریقے پر کر سکیں گی ۔ جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ اس قانون کے تحت جس کے بارے میں جناب محمود اعظم فاروقی صاحب نے اشارہ کیا ہے کہ اس قانون میں انہیں ایسی کوئی شق نظر نہیں آتی کہ جس کے تحت کوئی فرد واحد اپنا تنازعہ صنعتی عدالت میں لے جا سکتا ہو تو میں ان کی توجہ دفعہ ۳۹ کی ذیلی دفعہ ۳ کی طرف دلاتا ہوں کہ جس کے تحت ہر فرد کو یہ حق حاصل ہے کہ کسی تنازعے یا تصفیے کی صورت میں اگر اس کے جائز مطالبات نہ مانے گئے ہوں تو اس کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بلاواسطہ طور پر صنعتی عدالت کی طرف رجوع کر سکے ۔ اور علاوہ اس کے وہ حکومت کے محکمہ محنت کے افسران کی طرف بھی رجوع کر سکتے ہیں ۔ اور انہیں اس بات کی اطلاع دے سکتے ہیں ۔ کہ آیا صنعتی عدالت کے کسی فیصلے کے پیش نظر کسی فریق نے اس فیصلہ کے کسی جزو پر عمل نہیں کیا ہے ۔ اور اس کے بعد . . . .

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ کا شق ۹۳ جو ہے ۔ یہ صرف penalty کے بارے میں agreed persons کے لئے ہے صنعتی تنازعات کے

سلسلے میں نہیں ہے ۔

وزیر محنت ۔ اگر جناب والا ۔ آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے ۔ تو penalty اس لئے دی گئی ہے ۔ کہ وہ penalty ان امور کے بارے میں . . . .

حاجی سردار عطا محمد ۔ اب جناب وقت ختم ہو گیا ہے ۔ آپ خواہ مخواہ وقت صرف کر رہے ہیں ۔ آپ بیٹھ جائیں تو پھر بھی یہ پاس ہو جائے گا ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ سپیکر صاحب نے وقت بڑھا دیا ہے معلوم ہوتا ہے آپ نے سنا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے جس وقت time بڑھایا گیا تھا اس وقت حاجی صاحب اپنی تقریر کے جوش میں تھے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ یہ جو penalty کی شق دی گئی ہے ۔ یہ اس لئے دی گئی ہے ۔ کہ وہ فریق جو صنعتی عدالتوں کے فیصلہ پر کار بند نہیں ہو گا ۔ اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی ۔ اور اس فیصلہ سے اگر کوئی متاثر ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

اگر اس فیصلہ اور تصفیہ سے کوئی ایک فریق متاثر ہوتا ہے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ صنعتی عدالت یا محکمہ محنت کے افسران کی توجہ اس جانب دلائے اور اس بارے میں پھر صنعتی عدالت کی طرف رجوع کرے ۔ تو جناب والا ۔ اختر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ شکایت کی ہے ۔ کہ ان کی سو ترامیم میں سے صرف پانچ ترامیم منظور کی گئی ہیں ۔ باقی تمام نا منظور کی گئی ہیں ۔ مجھے جناب والا ۔ ان کے خیال سے اتفاق نہیں ہے ۔ میں سمجھتا

ہوں کہ ہم نے جتنا بھی ممکن ہو سکا اور جن ترامیم کو ہم نے بہتر سمجھا ان ترامیم کو منظور کیا ۔ لیکن انہوں نے اپنی بیشتر ترامیم اس ایوان میں پیش ہی نہیں کیں ۔ اس لئے ان کا یہ کہنا کہ انہوں نے اپنی تمام ترامیم اس ایوان میں پیش کی تھیں اور وہ تمام ترامیم نامنظور ہوئی ہیں یہ نا درست ہے ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ مصالحتی افسر کے اختیار کے بارے میں متعدد بار حزب اختلاف کے اراکین نے یہ اعتراض اٹھایا ہے ۔ کہ ان کو اتنے وسیع اختیارات دئے گئے ہیں کہ کسی ایک مزدور کے لئے یا کسی ایک انجمن کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے تنازعات یا اپنے مطالبات کے تصفیہ کے لئے انصاف کی توقع رکھ سکے ۔ جناب والا ۔ میں نے اس زیر بحث قانون کی اس شق پر جب حزب اختلاف کی جانب سے ترامیم پیش کی گئی تھیں اس وقت بھی میں نے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن مجھے افسوس ہے ۔ کہ حزب اختلاف کے اراکین بار بار اس اعتراض کو اٹھا رہے ہیں ۔ حالانکہ زیر بحث قانون میں واضح طور پر اس کی وضاحت کی گئی ہے ۔ کہ Conciliation Officer کو جب بھی ہڑتال کا نوٹس موصول ہو گا تو بشرطیکہ ہڑتال کا نوٹس خلاف قاعدہ نہ ہو ۔ اس پر لازم ہو گا کہ وہ مصالحتی کارروائی شروع کرے اور جب وہ کارروائی شروع کرے گا ۔ تو اس پر پھر یہ پابندی عائد کر دی گئی ہے ۔ پھر یہ قید لگا دی گئی ہے ۔ کہ مصالحتی کارروائی کے بعد جو اس کا فیصلہ ہو گا ۔ اس کے لئے ایک سرٹیفیکیٹ دے گا ۔ اگر مصالحتی کارروائی کے درمیان دونوں فریق میں سمجھوتہ اور تصفیہ ہو جاتا ہے ۔ تو پھر کسی سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں ہے ۔ لیکن اگر اس مصالحتی کارروائی کی تکمیل کے بعد دونوں فریق میں کسی بات پر سمجھوتہ یا تصفیہ نہیں ہوتا ۔ تو اس وقت مصالحتی افسر پر لازم آتا ہے ۔ کہ وہ ایک سرٹیفیکیٹ دے ۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی فریق محسوس کرتا ہے ۔ کہ مصالحتی افسر صحیح معنوں میں اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہا

ہے تو اس کے لئے ایک اور طریق کار کی وضاحت کی گئی ہے ۔ کہ وہ محکمہ محنت کے افسران کو اس بات کی اطلاع دے سکتا ہے ۔ کہ آیا کسی ادارے میں کسی تنازعہ کا اندیشہ ہے یا کوئی تنازعہ موجود ہے ۔ تو اس صورت میں محکمہ محنت کی جانب سے صنعتی عدالت کو یہ اطلاع دی جائے گی اس کے بعد صنعتی عدالت از خود اس تنازعہ کو لے کر اس پر کارروائی شروع کر دے گی ۔ تو جناب والا ۔ یہ کہنا کہ مصالحتی افسر کو اس قدر وسیع اختیارات اس قدر لا محدود اختیارات دئے گئے ہیں ۔ یہ میں سمجھتا ہوں درست نہیں ہے ۔ جناب ملک اختر صاحب نے اور میجر اسلم جان نے یہ بھی کہا ہے ۔ کہ ہم International Labour Organisation کی بہت سی conventions کی توثیق کرنے کے بعد ان پر عمل نہیں کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں ان معزز اراکین بلکہ اس ایوان کے تمام اراکین کی خدمت میں یہ گذارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے ملک نے conventions I.L.O. کی جتنی تعداد میں توثیق کی ہے ۔ اس وقت دنیا کے مہذب ترین ممالک میں سے بعض ایسے ممالک ہیں ۔ جنہوں نے اتنی تعداد میں I.L.O. convention کی توثیق نہیں کی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ اس لئے جناب والا ۔ میں نے . . . .

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ جب بھی ہم نے کسی I.L.O. convention کی توثیق کی ہے ۔ تو ہم نے ان تمام convention پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے اور اسے قانونی شکل دینے کی بھی کوشش کی ہے ۔ لیکن ان قوانین میں جو طریق کار یا قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے ہیں ۔ اس بارے میں میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں ۔ کہ ہر ملک اور معاشرہ اپنے لئے اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر قواعد و ضوابط مرتب کرتے ہیں ، لیکن جناب والا ۔ جہاں تک بنیادی اصولوں کا تعلق ہے ۔

وہ اصول تسلیم کئے جا چکے ہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ ان قواعد و ضوابط میں بعض اختلافات ہوں لیکن اصولی طور پر جناب والا ۔ کوئی اختلاف نہیں ۔ ہڑتال کے بارے میں میرے معزز بھائیوں نے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ اس زیر بحث قانون کے تحت ہڑتال کرنے کا کسی مزدور یا مزدور انجمن کو حق حاصل نہیں ۔ حالانکہ جناب والا ۔ ایسا نہیں ہے ۔ صرف چند ایک مخصوص صنعتی اداروں پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے ۔ جو کہ مفاد عامہ کی صنعتیں قرار دی گئی ہیں ۔ لیکن اس کے بعد اس کو یہاں تک ہی نہیں چھوڑا گیا ۔ بلکہ ان کے ساتھ ساتھ ان اداروں کے مالکان اور مزدوروں کے درمیان ان کے تنازعات کو حل کرنے کے لئے ایک انتہائی مؤثر مشینری مہیا کی گئی ہے ۔ ایک مؤثر طریق کار وضع کیا گیا ہے ۔ جس کے تحت ان کے تنازعات حل کئے جا سکیں ۔ جناب والا ۔ کیا یہ ضروری ہے ۔ کہ جب کسی صنعتی ادارے کے ملازمین کے درمیان کوئی تنازعہ کھڑا ہو جائے ۔ تو ملازمین لازمی طور پر ہڑتال کر جائیں ۔ کیا یہ ضروری ہے ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے ۔ کہ اس قسم کی ناجائز ہڑتالوں سے آپ کے ملک کو آپ کے ملک کی اقتصادیات کو کس قدر نقصان پہنچا ہے ؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پیشتر آپ کے صوبے کی پاکستان تمباکو کمپنی جہلم میں سٹرائک ہو گئی تھی جو کہ ناجائز سٹرائک تھی تو اس سٹرائک سے آپ کے ملک کو ہر روز لاکھوں روپے کا نقصان ہوتا تھا ۔ کیا جناب والا ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ کہ جب گذشتہ سال آپ کے صوبے میں ریلوے ہڑتال ہو گئی تھی ۔ تو آپ کی حکومت کے خزانہ اور آپ کا وہ خزانہ جو آپ کی دولت ہے ۔ اور جس پر آپ کا حق ہے ۔ اس خزانے کو اس قدر نقصان پہنچا ۔ تو کیا جناب والا ۔ ہڑتال کو ہر صورت میں لازمی قرار دینا چاہئے ۔ باوجود اس کے کہ ہم اس ہڑتال کی بجائے ایک ایسا طریقہ کار وضع کر سکیں جس سے ہم سرمایہ دار ، مالک اور مزدور کے درمیان ان کے تنازعات کو ایک باعزت طریقے سے حل بھی

کر سکیں ۔ جناب والا ۔ ہم نے زیر بحث قانون میں اس امر کی کوشش کی ہے ہم اپنے مخصوص معاشرہ میں ایسے لا محدود اختیارات یا ایسے قواعد مرتب نہیں کر سکتے ۔ جہاں مزدوروں کو یا مزدور انجمنوں کو اس قدر اختیارات دئے جائیں کہ وہ ان تمام اصولوں کو تمام قواعد کو جن کے بارے میں کسی مزدور انجمن پر ان کا احترام کرنا لازم آتا ہے بالائے طاق رکھ کر ملک کی صنعتی پیداوار کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں ۔ یہ قابل ستائش بات نہیں ۔ ہم نے اس بے پناہ نقصان سے جو صنعتی پیداوار کو ہوتا ہے بچنے کے لئے ایسا طریقہ کار وضع کیا ہے کہ ہڑتال کر جانے کی بجائے ہمارے مزدور اور سرمایہ دار اپنے مسائل کو باعزت طریقہ سے اور انتہائی مفید طریقہ سے حل کر سکیں ۔

آج میرے دوست اسلم جان نے حکومت برطانیہ کے سو سالہ قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے اور حزب اختلاف کے اراکین نے مغربی ممالک کے بعض لیبر قوانین کا حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں ۔ جناب قائد حزب اختلاف نے متعدد بار اس بات کو دہرانے کی کوشش کی ہے کہ یہ حکومت قوانین مرتب کرتے وقت پیچھے کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتی ہے اور آگے کی طرف نہیں جاتی ۔ اس وقت تک جتنی منازل ہم نے طے کر لی ہیں کیا یہ قدم آگے کی طرف نہیں ۔

جناب والا ۔ زیر بحث قانون کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم نے جو یہ قانون نافذ کیا ہے یہ کوئی نیا قانون نہیں یہ پرانا قانون ہے اور اس میں بعض اہم تبدیلیاں کی ہیں اور ایسا اقدام کیا ہے جو آگے کی طرف ہے پیچھے کی طرف نہیں ۔ ہم نے چھلانگ لگانے کی کوشش نہیں کی ۔ جیسا کہ قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے ہم نے ایک جست سے حدود پار کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ اپنے خیال کے مطابق ہم نے وہ کام کیا ہے جو پبلک اور معاشرہ کے لئے مفید ہو ۔ ہم نے چھلانگ نہیں لگائی بلکہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھا ہے ۔ اگر ہم احتیاط سے کام نہ لیں گے

اگر ہم تمام امور کا جائزہ نہیں لیں گے اور حالات کو پیش نظر نہیں رکھیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم ملک سے قوم سے اور معاشرہ سے دشمنی کریں گے ہمیں حالات کے مطابق قواعد و ضوابط کو مرتب کرنا ہے ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اور معزز ارکان مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ہم نے اس قانون کو پیش کر کے ایک قدم آگے کی طرف بڑھایا ہے نہ کہ پیچھے کی طرف ۔

جناب والا ۔ ایک اور اعتراض جو کہ متعدد بار حزب اختلاف کے ارکان کی طرف سے اٹھایا گیا ہے یہ ہے کہ حکومت اس اختیار کو تصفیہ یا فیصلہ کے بارے میں استعمال کر سکتی ہے جب کہ تنازعہ ان دو فریقین کے درمیان ہو جن میں سے ایک فریق صوبائی یا مرکزی حکومت ہو ۔ نیز انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ حکومت اختیارات کی بھوکی ہے ۔ اور تمام تر اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتی ہے اور مزدوروں کے مفاد کو زک پہنچانا چاہتی ہے ۔ فی الحقیقت یہ بات درست نہیں ۔ حکومت نہیں چاہتی کہ اس قسم کے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ۔ متعلقہ شق میں یہ بھی provide کیا گیا ہے کہ حکومت ہر صورت میں مفاد عامہ کے پیش نظر صنعتی عدالتوں کے فیصلہ یا تصفیہ کی پابند ہے ۔ اس پر پھر یہ قید اور پابندی عائد کی گئی ہے کہ ایک واضح قرار داد کی صورت میں صوبائی اسمبلی کے سامنے پیش کریں ۔ اس کے فیصلہ کا حق صوبائی اسمبلی کے ایوان کو دیا گیا ہے کہ حتمی طور پر وہ کوئی فیصلہ یا award جو صنعتی عدالتوں نے دیا ہے کلی طور پر تسلیم کریں یا ترمیم کے ساتھ تسلیم کریں ۔ اس لئے ان کا یہ اعتراض جائز اور درست نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ چیمبر آف کامرس کے سامنے پیش کریں تو زیادہ بہتر ہو گا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ عدالتوں سے کیوں ڈرتے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات پر

روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ اس قانون کے تحت صرف ان اداروں کے ملازمین کو حقوق حاصل ہیں جن اداروں کے ملازمین کی تعداد پچاس یا بیس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے - زیر بحث قانون میں ہر ایک فرد کو حق حاصل ہے اور ان پر یا کسی صنعتی ادارے یا تجارتی ادارے کی کسی انجمن پر کوئی قید نہیں لگائی گئی - صرف ان صنعتی اور تجارتی اداروں کے ملازمین تنازعات کے حل کے لئے صنعتی عدالتوں سے رجوع کر سکتے ہیں جہاں تعداد ۵۰ سے زیادہ ہو اس ضمن میں works committee کے بارے میں جہاں Industrial & Commercial Employees Standing Order کا ذکر کیا گیا ہے وہاں ملازمین کی تعداد مقرر کر دی ہے - اور works committee کے قیام کے لئے اس شق کو رکھ دیا ہے - اس کے علاوہ کسی صنعتی ادارے پر قید نہیں لگائی گئی - ان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے تنازعات کا فیصلہ صنعتی عدالتوں میں کرا سکیں -

جناب والا - جناب میجر اسلم جان نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا ہے کہ موجودہ حکومت اس ملک کے شہریوں سے ان کے بنیادی حقوق چھین رہی ہے اور زیر بحث قانون میں ایسی شقیں موجود ہیں جن کے تحت ان کے بنیادی حقوق سلب کئے جا رہے ہیں -

جناب والا - مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میجر صاحب نے بغیر مطالعہ کے یہ کہہ دیا ہے ورنہ وہ مجھ سے اتفاق کرتے کہ اس قانون میں کوئی ایسی شق یا کوئی لفظ موجود نہیں جس سے اس ملک کے شہریوں کی آزادی اور ان کے بنیادی حقوق سلب کرنے کی کوشش کی گئی ہو - انہوں نے فرمایا ہے کہ Free Association کے حق کو سلب کیا گیا ہے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم نے مزدوروں کو ان کے آزادانہ طور پر انجمن بنانے کے حق کو تقویت دینے کی کوشش کی ہے - ہم نے انجمنوں کو

فروغ دینے اور ان کو مستحکم بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے تا کہ وہ آزادانہ طور پر اور مؤثر طور پر اپنے حقوق کا انجمنوں کی وساطت سے تحفظ کر سکیں ۔ اور کوئی ایسی زنجیر نہیں لگائی گئی نہ ہی اس بات پر کوئی پابندی عائد کی گئی ہے کہ آزادانہ طور پر انجمن نہ بنا سکیں ۔ بلکہ ہم دیانت داری کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس ملک کے مزدوروں کے حقوق کا تحفظ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ مزدوروں کی انجمنوں کو صحیح معنوں میں تقویت حاصل ہو اور وہ مضبوط و مستحکم ہوں ۔ آپ کے ملک کے مزدور اس وقت تک اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے ۔ جب تک کہ ان کی انجمنوں کو تقویت حاصل نہ ہو جائے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ایوان کے معزز ارکان سے گذارش کروں گا کہ وہ اس قانون کو اتفاق رائے سے پاس کریں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں جناب وزیر محنت کے آخری فقرے سے اتفاق کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is—

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance of 1968 (W.P. Ordinance No. IV of 1968), promulgated by the Governor of West Pakistan on 8th March, 1968, and as amended by the Assembly.

The motion was carried.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow at 8.00 a.m.

The Assembly then adjourned (at 2.00 p.m.) till 8.00 a.m. on Friday, the 31st May, 1968.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 10100)

Date	From	To	Remarks
1-1-67 ...	Lahore ...	Rawalpindi	
2-1-67 ...	Rawalpindi ...	Lahore	Inspection.
17-1-67 ...	Lahore ...	Raiwind	
...	Raiwind ...	Pakpattan	
18-1-67 ...	Pakpattan ...	Lahore	
...	Lahore ...	Lalamusa	... Annual inspection of Lahore Division.
	Lalamusa ...	Wazirabad	
19-1-67 ...	Wazirabad ...	Lyallpur	
20-1-67 ...	Lyallpur ...	Lahore	

28-1-67	...	Lahore	...	Karachi (P.I.A. Trident).	Attended Karachi Advisory Committee Meeting.
30-1-67	...	Karachi	...	Lahore	
16-2-67	...	Lahore	...	Montgomery	
17-2-67	...	Montgomery	...	Multan Cantoment	
18-2-67	...	Multan Cantoment	...	Leiah	Annual inspection of Multan Division.
19-2-67	...	Leiah	...	Kundian	
20-2-67	...	Kundian	...	Lahore	
6-3-67	...	Lahore	...	Rawalpindi	Inspection.
8-3-67	...	Rawalpindi	...	Lahore	
16-3-67	...	Lahore	...	Lalamusa	
16-3-67	...	Lalamusa	...	Malakwal	
17-3-67	...	Malakwal	...	Sargodha	
18-3-67	...	Sargodha	...	Khushab	Annual inspection of Rawalpindi Division.
18-3-67	...	Khushab	...	Kundian	
19-3-67	...	Kundian	...	Daud Khel	
19-3-67	...	Daud Khel	...	Jand	

APPENDIX I

Date	From	To	Remarks
19-3-67	Jand	Campbellpur	
20-3-67	Campbellpur	Lahore	
22-3-67	Lahore	Rawalpindi	To attend investure ceremony.
24-3-67	Rawalpindi	Lahore	
8-4-67	Lahore	Rawalpindi	Inspection.
9-4-67	Rawalpindi	Lahore	
20-4-67	Lahore	Rawalpindi	Inspection.
22-4-67	Rawalpindi	Lahore	
24-4-67	Lahore	Khanpur	
25-4-67	Khanpur	Rohri	
26-4-67	Rohri	Nawabshah	Annual inspection of Sukkur and Karachi Divisions.
26-4-67	Nawabshah	Kotri	
27-4-67	Kotri	Badin	

27-4-67	...	Badin	...	Kotri	
28-4-67	...	Kotri	...	Karachi City	Attended Local Advisory Committee Meeting.
30-4-67	...	Karachi City	...	Rohri	
30-4-67	...	Rohri	...	Damboli	
1-5-67	...	Damboli	...	Jacobabad	Inspection.
2-5-67	...	Jacobabad	...	Rohri	
3-5-67	...	Rohri	...	Lahore	
20-5-67	...	Lahore	...	Rawalpindi	Inspection.
22-5-67	...	Rawalpindi	...	Lahore	
3-6-67	...	Lahore	...	Rawalpindi	
4-6-67	...	Rawalpindi	...	Lalamusa	Inspection.
4-6-67	...	Lalamusa	...	Lahore	
24-6-67	...	Lahore	...	Rawalptndi	Inspection of proposed Carriage Factory site at Islamabad.
26-6-67	...	Rawalpindi	...	Lahore	
3-7-67 to 30-7-67		On leave.			

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11548.)

STATEMENT SHOWING PARTICULARS OF TRAIN ACCIDENTS WHICH TOOK PLACE ON THE P.W. RAILWAY FROM 1ST JULY, 1966 TO 31ST MARCH, 1968.

Category of Accident.	Brief particulars of the accident.	Date of accident	Place of accident
1	2	3	4
Collision of passenger trains.	(1) Rear end collision between 2 Down Khyber Mail and Down Cement Special Goods train.	16.7.66	Near the Down Outer Signal of Jhimpir station.
	(2) Side collision between 3 Up Bolan Mail and a Goods wagon.	23.7.66	Ruk station.
	(3) Side collision between 33 Up passenger train and a fruit van.	2.8.66	Hyderabad station yard.
	(4) Rear-end collision between 213 Up passenger train and 367 Up Parcel Express.	6.8.66	Near the Down Outer Signal of Badami Bagh station.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11548.)

STATEMENT SHOWING PARTICULARS OF TRAIN ACCIDENTS WHICH TOOK PLACE ON THE P.W. RAILWAY FROM 1ST JULY, 1966 TO 31ST MARCH, 1968.

No. of persons killed or injured		Amount of compensation paid.	Whether an enquiry was held & by whom	Remarks.
killed	Injured.			
5	6	7	8	9
NIL	6 grievous and 5 simple.	NIL	Yes, by Central Government Inspector of Railways.	No claim preferred.
1	1 Grievous	Rs. 5000	Yes, by Deputy Principal Officer's enquiry committee.	—
NIL	NIL	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
2	8 (1 Grievous and 7 simple)	—	Yes, by Central Government Inspector of Railways.	Claim preferred by one claimant is pending finalization.

APPENDIX II

1	2	3	4
	(5) Slight collision between the engine of 203 Up passenger train and another engine being shunted in the yard.	16.9.66	Narowal station yard.
	(6) Side collision between SC 13 Up suburban train and a stationary shunting engine.	23.10.66	Wazir Mansion station.
	(7) Side collision between engine of 25 Up Express and the shunting load of Up Pipri Special Goods train.	16.7.67	Pipri station.
	(8) Collision between engine of 47 Up Thal Fast passenger and the shunting load comprising goods wagons.	14.9.67	Kot Adu station.

5	6	7	8	9
NIL	NIL	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
NIL	NIL	—	Yes, by Divisional Officer enquiry committee.	
NIL	NIL	—	—do—	—
	5 simple.	—	—do—	No claim preferred.

APPENDIX II

1	2	3	4
Collision of Goods trains.	(1) Collision between 3 loose goods wagons and 702 Down goods train.	29.6.66	Sher Shah station.
	(2) Side collision between the engine of Down Goods train and 2 wagons of a Shunting load.	15.4.67	Raiwind station.
	(3) Side collision between 825 Up Goods train and a light engine.	22.4.67	Kot Samaba Station.
	(4) Collision between 512 Down Goods train and train engine of 177 Up while returning after taking water at the water column.	24.10.67	Kasur station.
	(5) Collision between engine of 506 Down Goods train and a light engine.	3.1.68	Liaqatpur Station.

5	6	7	8	9
NIL	NIL	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
NIL	NIL	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	
NIL	NIL	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
NIL	NIL	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
NIL	NIL	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(6) Collision between Down Coupled engines and a stationary Tank Special train.	15.2.68	Oderolal Station.
Derailment of passenger trains.	(1) Derailment of engine of NG 2 Down Mixed passenger train.	3.7.66	Between Naurang Serai and Gambila Serai station.
	(2) Derailment of engine and two passenger carriages of 91 Up passenger train.	7.7.66	Haripur Hazara station.
	(3) Derailment of a fruit van on 44 Down. passenger train.	21-7-66	Shikarpur station.
	(4) Derailment of Engine of 35 Up passenger train.	26-7-66	Prem Nagar station.
	(5) Derailment of a wagon by 53 Up passenger train.	8-11-65	Kundian station.
	(6) Derailment of the last Passenger Carriage of 15 Up Karachi Express.	17-1-67	Samasatta station.

5	6	7	8	9
NIL	NIL	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
NIL	NIL	—	—do—	—
2	2 8 (1 received grievous injuries and 7 minor injuries.)	Rs. 3600	Yes, by Central Government Inspector of Railways.	Rs. 3600/-have been paid to one claimant. Claims of three are pending finalization and that of one has been repudiated
Nil	Nil	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(7) Derailment of a covered wagon by NG 2 Down Mixed passenger train.	23-1-67	Between Bannu and Naurang Serai stations.
	(8) Derailment of engine of NG 2 Down Mixed passenger train.	8-2-67	Bannu station.
	(9) Derailment of a passenger carriage of 354 Down passenger train.	18-2-67	Bhan Sayadabad station.
	(10) Derailment of 3 bogies of 208 Down Van and Shunting Mixed train.	1-4-67	Narowal station.
	(11) Derailment of engine and two loaded Tank, wagons of MG 32 Down Goods train.	7-4-67	Tando Jam station.
	(12) Derailment of 44 Down passenger train.	30-4-67	Between Lindsay and Demboli stations.
	(13) Derailment of engine of MG 25 Up passenger train.	11-5-67	Mirpurkhas station yard.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
			—do—	—
4	6 (4 Grievous and 2 simple).	—	Yes, by Central Government Inspector of Rlys.	Claims of four persons are pending finalization.
Nil	Nil	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—

APPENDIX II

APPENDIX II

1	2	3	4
	(14) Derailment of engine and three passenger carriages of S.M.6 Down Suburban train.	24-5-67	Karachi Cantt. station.
	(15) Derailment of engine of 1 Up Khyber Mail.	29-6-67	Between Cambelliper and Rumian stations.
	(16) Derailment of a covered goods wagon of NG 9 Up Mixed.	3-7-67	Between Zarghun and Kan Mehterzai stations.
	(17) Derailment of engine of SL 15 Up Suburban train.	28-7-67	Landhi station.
	(18) Derailment of engine of SM Up Suburban train.	1-8-67	Malir Colony station.
	(19) Derailment of Railcar JL 19 Up.	7-8-67	Harbanspura station.
	(20) Derailment of engine of 391 Up Van and shunting mixed train.	16-9-67	Between Nari and Babar Kachh stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—		
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
			—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Asstt: Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(21) Derailment of engine of 392 Down Van and Shunting mixed train.	22-9-67	Between Kuchali and Babar Kachh station.
	(22) Derailment of engine of 1 Up Khyber Mail.	29-9-67	Rawalpindi station.
	(23) Derailment of engine of MG 17 Up passenger train.	7-10-67	Between Rahuki and Hyderabad stations.
	(24) Derailment of engine of 226 Down passenger train.	19-10-67	Nishatabad station.
	(25) Derailment of engine and two passenger carriages of 252 Down passenger train.	4-11-67	Sadikabad station.
	(26) Derailment of engine of 391 Up Van and Shunting Mixed train.	12-11-67	Between Spintangi and Harnai stations.
	(27) Derailment of engine of 47 Up Thal Fast passenger train.	29-11-67	Between Nammal and Pind Sultani Road stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
			—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry	—
Nil	Nil	—	Committee.	
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—

APPENDIX

3669

APPENDIX II

1	2	3	4
	(28) Derailment of 134 Dn. Mixed train.	1-12-67	Between Sukho and Dhudial stations.
	(29) Derailment of 393 Up Van and Shunting Mixed train.	29-12-67	Larkana stations.
	(30) Derailment of Water tank attached to Engine of 345 Up passenger train.	6-1-68	Between Shahdadpur and Lundo stations.
	(31) Derailment of NG 3 Up Van and Shunting mixed.	10-1-68	Between Gul Imam and Tank stations.
	(32) Derailment of engine and a passenger carriage of 45 Up passenger train.	20-1-68	Between Basal and Jhalar stations.
	(33) Derailment of a passenger carriage of 241 Up passenger train.	26-1-68	Chak Amru station.
	(34) Derailment of last three passenger carriages of 395 Up passenger train.	29-1-68	Between Garhi Khairo and Uata Muhammad station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers' enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(35) Derailment of train engine and attached engine of 84 Dn. passenger train.	30-1-68	Gambar station.
	(36) Derailment of 3 Goods wagons of 353 Up passenger train.	25-2-68	Sukkur station yard.
	(37) Derailment of one Carriage of MG 14 Dn.	7-3-68	Pithoro station.
	(38) Derailment of engine of 118 Dn. passenger train between Outer & Home Signals.	14-3-68	Chilianwala station.
	(39) Derailment of train engine of 6 Down Tezrao.	15-3-68	Kamoki station.
	(40) Derailment of 4 passenger carriage & goods wagons of 194 Dn. passenger mixed train.	18-3-68	Between Gunna Kalan and Sialkot stations.
	(41) Derailment of one passenger carriage by 357 Up passenger train.	19-3-68	Between Moro and Tharu Shah stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers' enquiry committee.	—
4 (2 serious and 2 simple).	Nil	—	Yes, by Deputy Principal Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(42) Derailment of a covered goods wagon of NG 2 Dn. mixed.	25-3-63	Between Naurang Serai and Gambila Serai stations.
	(43) Derailment of engine of 351 Up passenger train.	30-3-68	Pir Bakhir station.
Derailment of Goods trains	(1) Derailment of 10 wagons by K-31 Up goods train.	1-7-66	Departure Yard station.
	(2) Derailment of one empty tank by 512 Dn. Goods train.	13-7-66	Between Ran Pethani and Gharo stations.
	(3) Derailment of two wagons on Fertilizer Special Goods train.	15-7-66	Sarhari station.
	(4) Derailment of one empty oil tank by 959 Up goods train.	19-7-66	Between Utran and Jhimpir stations.
	(5) Derailment of a goods wagon on 510 Down goods train.	29-7-66	Between Khairabad Kund and Attock stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers' enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Traffic Inspector.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officers enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officers' enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(6) Derailment of a goods wagon of Q-95 Up Goods train.	2-8-66	Between Nari and Babar Kachh stations.
	(7) Derailment of an empty wagon of 991 Up Van and Shunting Goods train.	3-8-66	Between Vehari and Machhianwala stations.
	(8) Derailment of engine of R-76 Down Goods train.	8-8-66	Between Pezu and Laki Marwat stations.
	(9) Derailment of one wagon on Up Sambrial goods train.	13-8-66	Between Wazirabad and Sodhara Kopra stations.
	(10) Derailment of an empty wagon by Up Sargodha train. Special Goods train.	20-8-66	Sillanwali station.
	(11) Derailment of 4 goods wagons of 523 Up goods train.	18-9-66	Jangal Mariala station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinate's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(12) Derailment of a goods wagon of K-72 Down goods train.	27-9-66	Between Samaro Road & Pithoro stations.
	(13) Derailment of a goods wagon of Q-95 Up goods train.	28-9-66	Between Harnai and Spintangi stations.
	(14) Derailment of 3 goods wagons of Q-95 Up goods train.	28-10-66	Kuchali station.
	(15) Derailment of water tank of Q-94 Dn.	5-11-66	Between Babar Kachh and Nari stations.
	(16) Derailment of Brake Van of Q-95 Up goods train.	5-1-67	Between Nari and Babar Kachh stations.
	(17) Derailment of engine and a goods wagon of R-417 Up.	10-2-67	Mardan station.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(18) Derailment of a loaded wagon by 953 Up goods train.	21-2-67	Chukhra station.
	(19) Derailment of engine of Dn. Special goods train.	21-2-67	Between Nari and Babar Kachh stations.
	(20) Derailment of dead engine on Special Goods train.	27-2-67	Between Tajpur Nasar Road and Tando Jam stations.
	(21) Derailment of a wagon by R-42 Dn. goods train.	3-3-67	Daud Khel station.
	(22) Derailment of 13 goods wagons of 51: Up goods train.	4-3-67	Gidu halt between Kotri and Hyderabad stations.
	(23) Derailment of 8 wagons of Up Special Goods train.	15-3-67	Between Dalbandin and Yak Mach, stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Deputy Principal Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(24) Derailment of one wagon and engine of R-67 Up goods train.	20-3-67	Ala Yard station.
	(25) Derailment of a goods wagon and a Motor van of 367 Up parcel express.	26-3-67	Rohri station.
	(26) Derailment of train engine of M-42 goods train.	28-3-67	Abdul Hakim station.
	(27) Derailment of Empty Tank wagon by 516 Dn. goods train.	1-4-67	Between Dhabeji & Gaddar stations.
	(28) Derailment of 8 wagons of 504 Dn. goods train.	5-4-67	Mian Channun station.
	(29) Derailment of engine water tank and 3 goods wagons of Down Special goods train.	17-4-67	Marh Balochan station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Subordinates enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(30) Derailment of engine of 516 Down oil Special Goods train.	21-4-67	Mubarakpur station.
	(31) Derailment of Water Tank of Q-96 Down Goods train.	29-4-67	Between Kuchali and Spintangi stations.
	(32) Derailment of goods brake Van of Q-53 Up goods train.	1-5-67	Between Kila Saif Ullah and Simzai stations.
	(33) Derailment of a goods wagon of 991 Up goods train.	2-5-67	Between Kasur and Athilpur stations.
	(34) Derailment of water tank of Q-30 Down Goods train.	11-5-67	Kohsar station.
	(35) Derailment of engine of Down Goods train.	11-5-67	Sohawa station.
	(36) Derailment of 2 open goods wagons of Mandi Bahauddin Pilot.	4-6-67	Mandi Bahauddin station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil		No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(37) Derailment of a tank wagon of R-10 Down Goods train.	14-6-67	Rawalpindi station.
	(38) Derailment of 24 goods wagons of Down Special Goods train.	22-6-67	Between Machianwala and Vihari stations.
	(39) Derailment of an empty goods wagon of Down special goods train.	25-6-67	Between Sohawa and Tarki stations.
	(40) Derailment of a Goods Brakevan of 520 Down goods train.	22-7-67	Between Wasawewala and Chak Nur Mohammed, stations.
	(41) Derailment of a goods wagon of R-77 Up Van and Shunting goods train.	24-7-67	Between Thanedarwala and Laki Marwat stations.
	(42) Derailment of train engine and 2 goods wagons of Q-95 Up goods train.	6-8-67	Between Spintangi and Harnai stations.
	(43) Derailment of a wagon of Down Cement Special Goods train.	10-9-67	Between Saduro and Jung Shahi stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(44) Derailment of an empty goods wagon of Up Van and Shunting goods train.	12-9-67	Between Harunabad and Fort Abbas station.
	(45) Derailment of train engine and goods wagon of 515 Up goods train.	4-10-67	Khanewal station.
	(46) Derailment of two goods wagons and goods brake van of R-75 Up goods train.	10-10-67	Between Pezu and Tank stations.
	(47) Derailment of goods brake van of 509 Up goods train.	19-10-67	Ratial station.
	(48) Derailment of engine of 515 Up goods train.	10-11-67	Rohri goods Yard.
	(49) Derailment of a Petrol tank wagon of 454 Down through goods train.	14-11-67	Jhelum station.
	(50) Derailment of 6 good wagons of 981 Up goods train.	28-11-67	Khushab station.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Subordinates enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX

6889

APPENDIX II

1	2	3	4
	(51) Derailment of 22 wheat wagons of Up special goods train.	4-12-97	Between Dhudial and Chakwal stations.
	(52) Derailment of engine of Q-42 Down Goods train.	9-12-67	Between Kisningi and Galangur stations.
	(53) Derailment of engine of Q-96 Down Goods train.	14-12-67	Between Spintangi and Kuchali stations.
	(54) Derailment of a goods wagon of Up Special goods train.	19-12.67	Between Rohri and Sukkur stations.
	(55) Derailment of 4 goods wagons of S-52 Down goods train.	21-12-67	Madeji Road station.
	(56) Derailment of empty Petrol Tank wagons of S-14 Down goods train.	13-1-68	Kohsar station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(57) Derailment of 7 goods wagons and goods brake van of Down Chashma special goods train.	20-1-68	Between Mitha Tiwana and Quidabad stations.
	(58) Derailment of a goods wagon of Q-98 Down Goods train.	21-168	Between Kuchali and Babar Kachh stations.
	(59) Derailment of a goods wagon of Up Store Special.	24-1-68	Karachi Cantt station.
	(60) Derailment of a goods wagon of R-78 Down goods train.	25-1-68	Between Naurang Serai and Gambila Serai Stations.
	(61) Derailment of a goods wagon of Q-96 Down goods train.	15-2-68	Between Sharigh and Nakus Stations.
	(62) Derailment of 11 goods wagons of Up Special goods train.	18-2-68	Jhelum station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Subordinates Enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(63) Derailment of an empty covered wagon of Down Sukkur Special Goods train.	23-2-68	Rohri station.
	(64) Derailment of 9 rear most goods wagons of Up Chaklala Special Goods train.	7-3-68	Between Fatehjang and Kutbal stations.
	(65) Derailment of 10 goods wagons of 451 Up goods train.	11-3-68	Lalamusa Goods Block Hut station.
	(66) Derailment of engine of Q-41 Up goods train.	14-3-68	Between Kishingi and Nushki stations.
	(67) Derailment of a goods wagon of Down Special Goods train.	29-3-68	Between Naurang Serai and Gambila Serai stations.
	(68) Derailment of engine of Q-94 Down goods train.	31-3-68	Between Kuchali and Babar Kachh stations.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX II

1	2	3	4
Collision of Trains with Road Vehicles at manned level crossings.	(1) Collision between engine of 213 Up passenger train and Motor Truck No. RIA 2655.	5-8-66	Between Chichoki Mallian and Qila Sheikhupura stations.
	(2) Collision between 26 Down Express train and Taxi Cab No. KAU 8394.	14-8-66	Between Pipri and Landi stations.
	(3) Collision between 45 Up passenger train. and Motor Truck No. RTA 8646.	29-9-66	Between Daud Khel and Mari Indus stations.
	(4) Collision between engine of 47 Up passenger train and Motor Truck No. RI-3955 loaded with sugar cane.	26-12-66	Between Up Outer and Home Signals of Darya Khan stations.
	(5) Collision between engine of 12 Down and rear portion of Motor Truck No. PR 9475.	29-1-67	Between Down Main Home and Branch Home Signals of Nawab Shah Stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	6 (Simple)	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	No claim received.
5	Nil	Nil	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	Claim repudiated.
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
1		5		
Nil	Nil	--		

APPENDIX II

1	2	3	4
	(6) Side-collision between Motor Truck No. LEA 8004 and 213 Up passenger train.	9-4-67	Between Chichoki Mallian and Qila Sheikhupura stations.
	(7) Collision of Road Dumper Truck No. KA-2188 with an engine.	13-4-67	Between Usman Khattar and Kot Najibullah stations.
	(8) Collision between Motor Car No. 7957 KAD and 10 Down Shaheen Express.	23-4-67	Between Jamke Chatta and Alipur Chatta stations.
	(9) Collision between MG 31 Up and a bullock cart.	26-4-67	Between Mirpurkhas and Sultanabad stations.
	(10) Collision between Up Sargodha Special Goods train and passenger bus No. 6866.	10-5-67	Between Rivaz West Bank and Chund stations.
	(11) Collision between Motor Truck No. RIA 7383 and 56 Down passenger train.	22-5-67	Between Kot Sujan Singh and Kacha Khuh stations.

5	6	7	8	9
1	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	Claim repudiated.
Nil	1 (Simple)	Nil	—do—	No claim received.
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
1	Nil	Nil	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	No claim received.
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry Committee.	—
2	1 (Slight)	Nil	Yes, by Divisional Officer's enquiry Committee.	Claim repudiated.

APPENDIX II

1	2	3	4
	(12) Collision between Motor Truck No. 6775-PR and engine of 11 Up.	12-5-67	Between Khushhal Kot and Pabbi stations.
	(13) Collision between Motor Truck No. RIA-3689 and the engine of 458 Down Goods train.	19-7-67	Between Burhan and Hasan Abdal stations.
	(14) Collision between Motor Truck No. RIA-1386 and 14 Down Awam Express.	17-10-67	Between Kassowal and Iqbal Nagar stations.
	(15) Collision between Motor Truck No. RIA-8036 and R-40 Down Goods train.	22-10-67	Between Gagan and Fateh Jang stations.
	(16) Collision between Motor Truck MR-3792 and 52 Down passenger train.	17-1-68	Between Chilianwala and Mandi Baha-ud-Din stations.
	(17) Collision between engine of 25 Up passenger train and a bullock cart.	18-1-68	Jhimpir station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Somior Subordinate's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinate's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	—
1	2 (Simple)	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	No claim received
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(18) Collision between Motor Truck No. PR-5628 and 353 Up passenger train.	23-3-68	Between Outer and Home Signals of Petaro stations.
Collision of Trains with road vehicles at unmanned level crossings.	(1) Collision between up WAPDA Special and WAPDA Water Carrier.	14-7-66	Between Hafizabad and Gajargola stations.
	(2) Collision between 11 Up Chenab Express and passenger Bus No. MN 2339.	21-7-66	Between Lodhran and Shah Nal stations.
	(3) Collission between 516 Down Goods train and Taxi Cab No. AAU 8965.	3-8-66	Between Juma Goth and Pipri stations.
	(4) Collision between 185 Up passenger train and a bullock cart.	16-8-66	Between Baddomalhi and Raya Khas stations.
	(5) Collision between Auto Richshaw No. QA-246 and second wagon of "A" Up Shuttle train.	13-10-67	Between Quetta and Baleli stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
40	19 (Serious)	Nil	Yes, by Deputy Principal Officer's enquiry committee.	No claim received.
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	1 (Simple)	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	No claim received.
Nil	1 (Simple)	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—do—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(6) Collision between engine of 257 Up and earth grader No. MPO 3337.	24-11-67	Between Kot Adu and Daera Din Paneh Stations.
	(7) Collision between engine of 54 down and a country cart.	24-11-67	Between Nishtarabad and Lalian stations.
	(8) Collision between engine of 54 Down passenger and a country cart.	2-12-67	Between Nishatabad and Gatti stations.
	(9) Collision between RC 12 Down rail car and a country cart.	7-2-67	Between Sadhoke and Muridki stations.
	(10) Collision between the engine of 2 Down Mail and a private tractor.	8-3-67	Between Kassowal and Iqbal Nagar stations.
	(11) Collision between a Motor Truck No. LE-9211 and 258 Up passenger train.	29-4-67	Between Muzaffarabad and Multan Cantt stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	6
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
1	Nil	Nil	—do—	No claim received.
Nil	4 (Simple)	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—do—
2	1 (Simple)	Nil	Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	—do—
1	Nil	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—do—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(12) Collision between Motor Truck No. KI-25 and Q-52 Down Goods train.	23-5-67	Between Zarghun and Kan Mehtarzai stations.
	(13) Collision between Trailor of Tractor No. MR-2115 and engine of 122 Down passenger train.	13-6-67	Between Mardan and Risalpur Cantt stations.
	(14) Collision between Motor Rickshaw No. KT-781 and R-36 Down Goods train.	7-10-67	Between Babari Banda and Kohat Cantt stations.
	(15) Collision between a Military Truck No. 55177 and 56 Down passenger train.	13-10-67	Between Lodhran and Adam Wahan stations.
	(16) Collision between Motor Truck No. 1276-BU and engine of 41 Up passenger train.	7-11-67	Between Damboli and Lindsay stations.
	(17) Collision between Motor Truck No. HD-9882 and a Shunting load.	13-11-67	Near Zeal Pak Factory Siding.

5	6	7	8	9
Nil	2 (Simple)	Nil	—do—	—do—
Nil	Nil	—	—do—	—
2	4 (1 Grievous & 3 simple)	Nil	—do— Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	No claim receipt. Claim from one person was received and repudiated.
3	Nil	Nil		
Nil	Nil	Nil	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior subordinates' enquiry committee.	—

APPENDIX II

1	2	3	4
	(18) Slight collision between 246 Down and rear portion of Truck No. TD-20.	6-12-67	Between Chawinda and Gunna Kalan stations.
	(19) Collision between MG 18 Down Mixed and a bullock cart.	16-12-67	Between Mirpurkhas Goods Junction and Jamrao stations.
	(20) Collision between Land Rover No. LR-2902 and a Light engine.	25-12-67	Between Janiwala and Toba Tek Singh stations.
	(21) Collision between 10 Down Shaheen Express and a Tonga.	19-2-68	Near the Up Outer Signal of Hafizabad station.
	(22) Collision between 5 Up Tezrao and a country cart.	23-2-68	Between Mian Chanun and Iqbal Nagar stations.
	(23) Collision between a Motor Truck No. QA-1343 and 381 Up passenger Mixed train.	27-3-68	Between Yaru and Saranan stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
Nil	1 (Grievous)	Nil	—do—	No claim received.
Nil	3 (1 Grievous & 2 simple)	Nil	—do—	—do—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
1	Nil	Nil	—do—	No claim received.
5	7 (Grievous)	Nil	Yes, by Divisional Officer's enquiry committee.	—do—

APPENDIX II

1	2	3	4
Fires in Trains.	(1) Slight fire to upper class composite carriage of 275 Up passenger train.	23-7-66	Between Harunabad and Fort Abbas stations.
	(2) Slight fire to engine of RC 21 Up Railcar.	22-12-66	Between Raokhanwala and Raja Jang.
	(3) Slight fire to a covered goods wagon of 360 Down passenger train.	28-12-66	Khanot station.
	(4) Fire to an empty goods wagon by 401 Up.	11-1-67	Thul Nau station.
	(5) Slight fire in upper class composite carriage by 304 Down.	12-1-67	Between Kambar Ali Khan and Larkana stations.
	(6) Fire in Inter and Third class composite carriage by 291 Up passenger train.	11-4-67	Between Sher Shah and Chenab West Bank stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	—do—	—
2	5 (3 Grievous)	Nil	Yes, by Central Government Inspector of Railways.	Claim preferred by two claimants is pending finalisation.

APPENDIX II

1	2	3	4
	(7) Slight fire to Third class and Mail composite carriage by 72 Down passenger train.	11-5-67	Bhila Hithar station.
	(8) Fire to 10 Cotton seed Husk wagons by 528 Down goods train.	11-5-67	Between Latif Chanu and Jhimpir stations.
	(8) Slight fire in third class compartment of a passenger carriage of 50 Down.	13-5-67	Sobhaga station.
	(10) Slight fire in a passenger carriage of 199 Up.	29-5-67	Alipur Sayadan station.
	(11) Fire to three items of furniture loaded in the luggage compartment of a carriage by 12 Down Chenab Express.	16-7-67	Darkhana station.
	(12) Fire to roof of Ist class compartment of a passenger carriage by 9 Up Shaheen Express.	28-8-67	Between Gojra and Lyallpur stations.

APPENDIX II

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
—	—	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	No enquiry was held as the cause of accident was clear.	—
Nil	Nil	—	Yes, Senior Subordinates enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Assistant Officer's enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry committee.	—

APPENDIX H

1	2	3	4
	(13) Fire to batteries of passenger brakevan by 390 Down passenger train.	22-9-67	Kirdagap station.
	(14) Fire to a Motor Car lladed in an open Truck by 388 Down passenger Mixed train.	29-11-67	Between Mastung Road and Spezand stations.
	(15) Slight fire in the air-condition.	29-1-68	Chirok station.

5	6	7	8	9
Nil	Nil	—	—do—	—
Nil	Nil	—	Yes, by Senior Subordinates enquiry committee.	—
Nil	Nil	—	—do—	—

APPENDIX III

(Ref: Starred Question No. 12004).

Annexure 'A'

URGENT TELE MESSAGE BYPOST.

SIBI. Dated 18-2-1968.

The Vice Chairman (P), Lahore P.W.R.

Copy to :—

1. The Governor West Pakistan, at Sibi.
2. Divisional Superintendent, QTA, P.W.R. at Sibi.
3. President District Labour Council, Sibi District.
4. Labour Director QTA, at Sibi.
5. Provincial Labour Minister, West Pakistan, Lahore.
6. General Secretary United Union, P.W.R., Lahore.
7. General Secretary all P.W.R. Guard's Association, Khanewal.

Refer No. GAF/JS/G-COMP/182 dated 18-2-1968.

1. Great discontentment amongst staff, causing running of trains owing to Railway Housing Committee, Sibi's unjust decisions. Guards-Drivers-Firemen-Shunters-2nd Firemen, who cause running of trains are lying shelterless for years. Housing Committee providing non-pooled accommodation to staff performing rostered stationary duty contrary to Vice Chairman orders. Staff causing running of trains deserved top priority. Request intervention.

Running staff causing running of trains working much under rest ex. Headquarter owing to shortage caused through transfers or promotions without relief-medical grounds-long leave-suspension and book off for minor reasons. Shortage thus caused not recouped for months. It is absolute violation of Industrial Court orders.

3. Staff posted at out stations, on official business, not provided with accommodation, temporarily or permanently.

4. STEs working with special railway magistrate torchering travelling public as well as railway employees, contrary to Vice Chairman (P) circular No. 170-E/6(E.III/SBO) dated 30-5-66, either wilfully or under pressure of the special railway Magistrate, Mr. Jamshad Kaikbad. They ignore Railways Act framed by the Government in this regard.

6. Office not prompt in issuing orders of promotions-Locally or from headquarter-confirmation-filling of posts falling vacant for months and years.

6. Driver Mr. Jan Mohammad of Sibi Shed who is actually not responsible for the AEN/Mach trolly accident, has been victimized and case made over to the Police. Demand impartial inquiry by three High ranked, Railway, Judicial and Military officials.

Pray immediate intervention to avoid any minor or major mishap that may cause through train operating staff working trains under-rest and shelterless.

Rester A.C.T. Mr. Sardar Shah of MCH Railway station under suspension for several months. His case deserves special sympathetic consideration. The case is based on purely private affairs.

Request intervention.

Sd/— X X X X X X X

From :—Ghulam Ahmed/Khawaja Farooqi

1. Joint Secretary Railway Area Works Committee, Sibi Area.
2. Secretary Guard's Association.
3. Secretary Running Staff Association (Train Essential).

APPENDIX

(*Ref*: *Starred Question*

Statement showing particulars
on the P. W. Railway during

Category Collision.	Brief Particulars of the Collision.	Cause of Collision.
1	2	3
Collision of Passenger trains.	(1) Rear-and collision between 2 Down Khyber Mail and Down Cement Special Goods train near the Down Outer Signal of Jhimpir station on 16-7-66.	Negligence in the observance of rules by Station Staff and train crew.
	(2) While 3 Up Bolan Mail was leaving yard from line No. 2 of Ruk Station on 23-7-66, train engine side collided with goods wagon No. 60858 which was standing on line No. 1 and fouling line No. 2.	—do—
	(3) While 33 Up passenger train was leaving Hyderabad station on 2-8-66 from line No. 8, it side collided with EVR. No. 7711 which was standing on line No. 5 and fouling line No. 6.	—do—
	(4) Rear-end collision between 213 Up passenger train and	Negligence in the observance of

IV

No. 12040) Annexture 'B'

of collisions which took place
1966-67 & 1967-68 (upto 30-4-68)

Action taken again the staff held responsible.	Remarks.
4	5
The staff held responsible were prosecuted and are standing trial in the Court of SDM, Thatta.	
(i) Guard Shamsher Ali reduced in lower time scale for one year. (ii) ASM Mobarak Ali reduced as Signaller for 2 years. (iii) ASM Mohd Siddique Azad reduced as Signaller for 2 years. (iv) Cabinman Faqir Muhammad reduced as Shunting Porter for two years. (v) Driver Mohd Rafique, case pending in the Court of Sub-judge, Shikarpur.	—
The staff held responsible were prosecuted and are standing trial in the Court of SDM, Hyderabad.	
The staff were prosecuted and are standing trial in a Court of Corporation Magistrate, Lahore.	—

1	2	3
	367 Up parcel mixed express near the Down Outer Signal of Badami Bagh Station on 6-8-66.	rules by engine crew.
	(5) While 203 Up passenger train was entering Narowal station on 16-9-66, engine No. 3414 ALU-95 which was sent to the triangle for reversing, stopped, fouling points No. 10 of line No. 4 and the buffers of the engines slightly struck against each other.	Non vigilance of Driver and negligent working by Shunting porter.
	(6) While SC-13 Up Suburban train was leaving Wazir Mansion Station on 23-10-66, it side collided with Shunting engine which was standing on adjacent line, fouling the main line.	Negligence in the observance of rules by Station staff and engine crew.
	(7) While the load of Up Pipri Special was being shunted from Up Main Line into the Up relief siding at Pipri station on 16.7.67, for its placement into the grain godown, engine of 25 Up express dashed against the 6th wagon of the load.	The Driver ran against Signal.

4	5
(i) Driver Khurshid Ahmad, increment withheld for one year.	—
(ii) Shunting porter Mohd Tufail, increment withheld for two years.	—
(i) ASM Mohd Rafique reverted as Signaller for 3 months.	—
(ii) Fireman Mushtaq Ali censured.	—
(iii) Shunting porter Suleman, increment withheld for 6 months.	—
(iv) Shunting porter Fazalur Rahman, increment withheld for 6 months.	—
Driver Abdul Rahman reverted as Shunter for 3 months.	—

1	2	3
	(8) While 47 Up Thal Fast Passenger was entering Kot Adu Station on 14.9.67, its engine collided with the shunting load near the Up Home Signal.	Negligent working and Non-observance of rules by Station staff.
Collision of Goods Trains.	(1) Collision between 3 loose goods wagons and 702 Down goods train while the train was leaving Sher Shah Station on 29.6.66, from line No. 4.	Non-observance of rules by station staff.
	(2) Side collision between the engine of Down goods train and two wagons of a shunting load at Raiwind station on 15.4.67.	Negligence in the observance of rules by Driver and Shunting Jamadar.
	(3) While 825 Up goods train with a load of 42 goods wagons was being drawn ahead from Up relief siding at Kot Samaba station on 22.4.67, an Up light engine collided with the 9th wagon from the rear of 825 Up.	Driver of Up light engine ran against Signal.
	(4) While 512 Down goods train was being received on line No.2 at Kasur station on 24.10.67, engine of 177 Up	Negligence in the observance of rules by Shunting Jamadar.

4	5
(i) ASM Muhammad Rashid Sarwar reduced as Signallar for one year.	
(ii) Signaller Abdul Razzak reduced in pay scale by two steps for one year.	
(iii) Shunter Porter Ghulam Qadir, increment withheld for two years.	
(i) Shunting Jamadar Ghulam Muhammad, pay reduced by two steps for three months.	
(ii) ASM Inyatullah Khan, increment withheld for three months.	
(i) Driver Altaf Hussain, increment withheld for 6 months.	
(ii) Shunting Jamadar Muhammad Samee, increment withheld for one year.	
Driver Rahim Dad reverted as Shunter for 3 months.	
Shunting Jamadar Arshad Hussain, reverted as Shunting Porter for one year.	

1	2	3
	passenger train coming from water column, collided with engine of 512 Down at point No. 32.	
	(5) Engine of 506 Down goods train collided with transfer engine No. 2271 HG/S on line No. 3 at Liaqat Pur station on 3.1.68.	The driver of 506 Down ran against Signal.
	(6) Down coupled engines No. 3312 ALU 14 and 4444 ALU 20 collided with the rear of Down Tanks Special goods train standing on the main line at Oderolal on 15.2.68.	The Driver of Down coupled engines ran against Signals.
Collision of trains with Road Vehicles at manned level crossings.	(1) Collision between engine of 213 Up passenger train and truck No. RIA 2655 on 5.8.66, at level crossing situated at mile 18/8-9 between Chickoki Mallian and Qila Sheikhupura stations.	The truck driver forced his entry into the level crossing while the gate was in the process of being closed.
	(2) Collision between 26 Down Express train and Taxi No. KAU 8394 on 14.8.66. at level crossing situated at mile 21/2-3 between Pipri and Landhi stations.	The road driver dashed against the closed barrier chain of the level crossing.

4	5
(i) Driver Mohd Sharif) (ii) Fireman Mohd Saeed)	Departmental enquiry for imposition of major penalty is in progress.
Driver Ghani Mohd is under suspension and form 'A' has been issued.	
No railway staff held responsible.	The driver of road vehicle violated section 124 (a) of the Railways Act IX of 1890.
—do—	—do—

1	2	3
	(3) Collision between 45 Up passenger train and truck No. RIA 8646 on 29.9.66. at level crossing situated at mile 4/8-9 between Daud Khel & Mari Indus stations.	—do—
	(4) Collision between engine of 46 Up passenger train and truck No. RIA 3955 on 26.12.66 at level crossing situated between Up Outer and Home Signals of Darya Khan station.	The Truck Driver entered the level crossing while it was in the process of being closed.
	(5) Collision between engine of 12 Dn. and rear portion of Truck No. PR 9475 on 29.1.67 at level crossing situated between Dn. Main Home and Branch Home Signals of Nawab Shah station.	Careless and negligent driving by driver of the truck, failure of the Gateman to pad lock the gates and opening of the gate by Truck Cleaner.
	(6) Collision of Truck No. LEA 8004 with the Third Bogie from the engine of 213 Up passenger train on 9.4.67, at level crossing situated at mile 18/8-9 between Chichoki Mallian & Qila Sheikhupura stations.	Failure of gateman to close the level crossing and non-vigilance on the part of Truck Driver who attempted to pass the level crossing when the train with full head lights on, was passing through it.

4	5
—do—	—do—
—do—	—do—
Gateman Ali Nawaz reduced in pay to lower scale for two years.	—do—
Gateman Rahmat Ali was prosecuted and is standing trial in a Court.	—do—

1	2	3
	(7) Collision of Road Dumper Truck No. HA 2188 with engine of R-28 Dn. Goods train on 13.4.67 at level crossing situated at mile 6/6-7 between Usman Khattar and Kot Najibullah stations.	Failure of gateman to close the level crossing and non-vigilance of Truck Driver.
	(8) Car No. 7957 KAD struck against the 6th Bogie from the engine of 10 Dn. Shaheen Express on 28.4.67 at level crossing situated at mile 178/5-6 between Jamke Chatta and Alipur Chatta stations.	The Driver of the car being a learner with only 5 days experience of learning and driving the car unaccompanied by a qualified driver, lost its control and collided with the train, after breaking through the closed chain.
	(9) Engine of MG 31 Up collided with a Bullock Cart on 26.4.67 at level crossing situated at mile 38/8-9 between Mirpurkhas and Sultanabad stations.	Failure on the part of gateman to close the gate for the passage of train.
	(10) Engine of Up Special collided with Stationary & empty passenger bus No. 6866 on 10-5-67 at level crossing situated at mile 48/ 14 between	The bus got struck up at the level crossing before the accident because the bearing of its rear wheel had

4	5
Gateman Muhammad Din was prosecuted and is standing trial in a Court of Law.	—do—
—do—	—do—
Gateman Hussaina is under trial in the court of Sub-judge, Mirpurkhas.	—do—
No railway staff held responsible.	

1	2	3
	Rivaz West Bank and Chund stations.	broken (After obstruction of the track, the gatemen ran towards the approaching train and could place only one detonator which being short of braking distance, the collision could not be avoided)
(11)	Goods truck No. 6775-PR collided with engine of 11 Up on 12-5-67 at level crossing situated at mile 1023/4-5 between Khushal Kot and Pabbi stations.	The truck driver dashed against the closed gate at fast speed, broke it and collided with the train.
(12)	Loaded truck No. RIA 7383 collided with the left side of train engine of 56 Down passenger train on 22-5-67 at level crossing situated at mile 598/1-2 between Kot Sujan Singh and Kacha Khuh stations.	Failure of gateman to close the level crossing against the gate Signals by the driver of 56 Dn and attempting to pass over level crossing in the face of approaching train by truck driver who held no driving license.
(13)	Truck No. RIA 3689 collided with the engine of 458 Dn. Goods train on 19-7-67 at level crossing situated at	The truck driver dashed against the closed gate at fast speed, broke it and

4	5
No railway staff held responsible.	The driver of road vehicle violated section 124 (A) of the Railways Act, IX of 1890.
Gatement Ghulam Hassan and driver Khalil Ahmed of 56 Dn. are under trial in Court.	—do -
No railway staff held responsible.	—do—

1	2	3
	mile 972/14-15 between Burhan and Hassan Abdal stations.	collided with the train.
	(14) Engine of 14 Dn. Awam Express collided with goods truck No. RIA 1386 on 17-10-67 at level crossing situated at mile 618/2-3 between Kassowal and Iqbal Nagar Stations.	Reckless and negligent driving by Truck Driver and failure of brakes and steering of truck on account of poor maintenance by him.
	(15) Truck No. RIA 8036 collided with R-40 Down goods train on 22-10-67 at level crossing situated at mile 27/6 between Gagan and Fateh Jang stations.	The truck driver forced his entry into the closed level crossing, broke it and caused the collision.
	(16) Road Truck No. MR 3792 collided with Bogie Third which was next to the engine of 52 Down passenger train on 17-1-68 at level crossing situated at mile 25/17 between Chilianwala and Mandi Bahauddin stations.	—do—
	(17) Engine of 25 Up collided with a Bullock cart on 18-1-68 at level crossing in Jhimpir Yard.	The cartman brought the cart on the level crossing by opening the padlocked gates unauthorizedly and was not vigilant.

4	5
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	—do—

1	2	3
	(18) The engine of 353 Up passenger train collided with truck No. PR 5658 on 23-3-68 at level crossing situated at Petaro station.	The truck driver dashed against the closed gate, broke it and caused the collision.
Collision of trains with Road Vehicles at unmanned level crossings.	(1) Collision between Up WAPDA Special and a truck on 14-7-65 at level crossing situated at mile 168/7 between Hafizabad and Gajar Gola stations.	The driver of the road vehicle attempted to cross the unmanned level crossing in the face of approaching train and failed to stop before the level crossing and depute a conductor to walk before the vehicle until it had cleared the railway line.
	(2) Collision between engine of 11 Up Chenab Express and passenger Bus No. MN 2339 of Sehra Bus Co. on 21-7-66 at level crossing situated at mile 3/21-22 between Lodhran and Shah Nal stations.	The driver of the road vehilce attempted to cross the unmanned level crossing in the face of approaching train and failed to stop before the level crossing and depute a conductor to walk before the vehicle until it had cleared the railway line.

4	5
—do—	—do—
—do—	The driver of the road vehicle violated Section 124 (A) of the Railways Act IX of 1890 and section 91 (1) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965.
No railway staff held responsible.	The driver of the road vehicle violated section 124 A of the Railway Act IX of 1890 & Section 91 (1) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965.

1	2	3
	(3) Collision between 516 Down goods train and Taxi No. KAU 8965 on 3-8-66 at level crossing situated at mile 23/0 between Juma Goth & Pipri stations.	The driver of road vehicle attempted to cross the unmanned level crossing in the face of approaching train.
	(4) Collision between 185 Up passenger train and a Bullock Cart on 16-8-66 at level crossing situated at mile 35/14-13 between Baddomalhi and Raya Khas stations.	
	(5) Collision between Auto Rickshaw No. QA 246 and a wagon of "A" Up Shuttle just before the shuttle was stopping on 13-10-66 at mile 241/14-15 between Quetta and Baleli stations.	Non vigilance of driver of road vehicle while passing over unmanned level crossing.
	(6) Collision between Engine of 257 Up passenger train and earth grader No. MPO 3337 on 24-11-66 at mile 74/4-5 between Kot Adu and Dera Din Panah stations.	—do—
	(7) Collision between engine of 54 Down passenger train and a country cart on 24-11-66 at mile 35/10-11 between Nishtarabad and Lalian stations.	—do—

4	5
—do—	The driver of road vehicle violated Section 124 A of the Railway Act.
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	—do

1	2	3
	(8) Collision between engine of 54 Down and country cart on 2-12-66 at mile 109/15-16 between Nishatabad and Gatti stations.	—do—
	(9) Collision between RC 12 Down Railcar and a country cart on 7-2-67 at mile 776/2-3 between Sadhoki and Muridke stations.	—do—
	(10) Collision between the engine of 2 Down and a private tractor on 8-3-67 at mile 617/4-3 between Kassowal and Iqbal Nagar stations.	—do—
	(11) Engine of 258 Up passenger train collided with the rear portion of a Motor truck No. LE 9211 on 20-4-67 at mile 50/18-19 between Muzaffarabad and Multan Cantt. stations.	The driver of truck attempted to cross the unmanned level crossing in the face of approaching train and failed to stop before the level crossing and depute a conductor to walk ahead.
	(12) Truck No. LI 25 collided with Q-52 Dn. goods train on 23-5-67 at mile 24/23-4 between Zarghun and Kan Mehtarzai stations.	—do—

4	5
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	The driver of the road vehicle violated section 124 A of the Railways Act and section 91 (1) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance, 1965.
—do—	—do—

1	2	3
	(13) Trailor of Tractor No. MR 2115 collided with the engine of 122 Dn. passenger train on 12-6-67 at mile 13/2-3 between Mardan and Risalpur Cantt— stations.	Negligent driving by the Driver of the road vehicle.
	(14) Engine of R-36 Down goods train collided with the rear portion of Motor Rickshaw No. KT 781 on 7-10-67 at mile 32/8-9 between Babri Banda and Kohat Cantt. stations.	—do—
	(15) Engine of 56 Down collided with a military truck No. 055177 on 13-10-67 at mile 519/20-21 between Lodhran and Adam Wahan stations.	—do—
	(16) Engine of 41 Up passenger train collided with the rear portion of goods truck No. 1276 BU on 7-11-67 at mile 122/19-20 between Damboli and Lindsay stations.	The driver of truck attempted to cross the unmanned level crossing in the face of approaching train and failed to stop before the level crossing and depute a conductor to walk ahead.

4	5
No railway staff held responsible.	The driver of the road vehicle violated section 124A of the Railway Act.
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	The driver of road vehicle violated section 124 A of the Railways Act and Section 91 (1) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance.

1	2	3
	(17) Engine of shunting load coming out of the factory collided with truck No. HD 9892 on 13-11-67 near Zeal Pak station.	—do—
	(18) Slight collision between 246 Down passenger train and rear portion of truck No. TD 20 on 6-12-67 at mile 10/6-5 between Chawinda and Gunna Kalan stations.	—do—
	(19) Engine of MG 18 Down Mixed train Collided with a bullock cart on 16-12-67 between Mirpurkhas goods Junction and Jamrao stations.	Negligence of the cart driver who was sleeping on duty.
	(20) Land Rover No. LR 2902 struck against the tender of Down light engine No. 1113 SG/C on 25-12-67 at mile 60/18-19 between Janiwala and Toba Tek Singh stations.	Negligent driving by driver of road vehicle.
	(21) A Tonga struck against the foot board of two bogies of two bogies of 10 Down Shaheen Express on 19-2-68 near the Up Outer Signal of Hafizabad.	—do—

4	5
—do—	—do—
—do—	—do—
—do—	The driver violated section 124 A of the Railways Act.
—do—	—do—
—do—	—do—

1	2	3
	(22) A country cart side collided with the engine of 5 Up Tezrao on 23-2-68 at mile 612/18-19 between Mian Channun and Iqbal Nagar stations.	—do—
	(23) 381 Up collided with Motor truck No. QA 1343 on 27-3-68 at mile 77/0 between Yaru and Saranan stations.	Negligent and rash driving on the part of driver of road vehicle and failure to depute a conductor to walk ahead.
	(24) Engine of 45 Up passenger train collided with a tractor on 16-4-68 between Sanwan & Kot Adu stations.	Negligent and rash driving of the driver of the tractor.

3	4	5
	—do—	—do—
	—do—	The driver violated section 124 A of the Rlys. Act and Section 91 (1) of the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance 1965.
	—do—	The driver violated Section 124 A of the Rlys. Act.

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 12236).

Annexure 'A'

STATEMENT SHOWING TOTAL NO. OF CLASS III STAFF APPOINTED IN RAWALPINDI DIVISION DURING THE PERIOD FROM 1ST JULY 1965 TO 31ST DECEMBER 1967.

Serial No.	Category	Area					Total	Remarks
		Punjab	Former Frontier	Tribal Area	Merged Area Azad Kashmir	Sind		
1	S.M. Group Student	142	8	3	3	...	156	
2	Guards Grade I ...	5	...	...	...	...	5	
3	Guards Grade II ...	3	...	...	...	...	3	Recruited by Headquarters Office, Lahore, on all Railway basis.
4	Ticket Collectors, Grade I	33	3	...	...	...	36	

5	Trains Clerks, Grade I	22	1	...	...	...	23	
6	Commercial Clerks	34	3	2	1	...	40	
7	Office Clerks	114	2	...	...	...	116	
8	Apprentice Fireman, Grade III	21	3	...	...	...	24	
9	Assistant Chemist	1	...	...	...	...	1	Recruited by Headquarters Office, Lahore on all Railway basis.
10	Number Takers	2	...	...	...	...	2	
11	Nurses	3	...	...	...	...	3	
12	A.I.O.Ws.	9	...	...	...	...	9	Recruited by Headquarters Office, Lahore, on all Railway basis.
13	Block Maintainers	10	...	...	...	...	10	
	Grand Total	399	20	5	4	...	428	

ANNEXURE 'B'

STATEMENT SHOWING NO. OF CLASS IV STAFF APPOINTED ON RAWALPINDI DIVISION DURING THE PERIOD FROM 1ST JULY 1965 TO 31ST DECEMBER 1967

Serial No.	Category	Area					Remarks
		Punjab	Former Frontier	Tribal Area	Merged Area Azad Kashmir	Sind	Total	
1	2	3	4	5	6	7	8	9
1	Pitter	5	...	...	...	...	5	
2	Tin Smith	1	...	...	...	...	1	
3	Machinist	1	...	...	...	...	1	
4	Driver	3	...	...	...	...	3	
5	Motor Mechanic	3	...	...	...	...	3	
6	Painter	2	...	...	...	...	2	

7	Blacksmith	...	1	...	...	...	...	1
8	Welder	...	1	...	...	...	...	1
9	Turner	...	6	...	...	...	...	6
10	Wireman	...	9	...	...	...	...	9
11	Winder	...	2	...	...	...	...	2
12	S.S. Pitter	...	18	1	...	...	...	19
13	Hammerman	...	1	...	...	...	...	1
14	S.S. Turner	...	5	...	...	...	...	5
15	S.S. Welder	...	3	...	...	...	...	3
16	S.S. Painter	...	11	...	...	...	...	11
17	Store Issuer	...	1	...	...	...	...	1
18	S.S. Winder	...	...	1	...	...	...	1
19	Cooly	...	160	8	...	1	...	159

ANNEXURE 'B'

1	2		3	4	5	6	7	8	9
20	Sweepers	...	2	...	...	...	...	2	
21	Gangman	...	310	107	10	...	...	427	
22	T. Man	...	6	1	...	...	...	7	
23	Store H/Colony	...	4	1	...	...	...	5	
24	Bellowmen	...	1	...	...	...	...	1	
25	Carpenter	...	1	...	...	...	...	1	
26	Carpenter Cooly	...	2	...	...	...	...	2	
27	Works Cooly	...	12	3	...	1	...	16	
28	Mason	...	1	...	...	...	...	1	
29	R. H. Chowkidar	...	2	...	...	...	...	2	

30	Painter	... 1	...	...	...	...	1
31	Fitter	... —	1	...	...	...	1
32	Gate-Keeper	... 1	2	...	...	...	3
33	Loco Cleaners	... 218	95	...	...	...	313
34	Carriage and Wagon Coolies	... 200	20	...	...	...	220
35	Carriage and Wagon Cleaners	... 335	107	...	...	...	442
36	Electric Coolies	... 188	51	...	...	...	239
37	Electric Khalasies	... 4	3	...	...	...	7
38	S.S. Mechanic (Electric)	... 2	...	...	...	...	2
39	S.S. Painter (Electric)	... ...	1	...	...	...	1
40	R. Mech. (Electric)	1	...	...	...	...	1

ANNEXURE 'B'

1	2	3	4	5	6	7	8	9
41	Loco Coolies	... 433	77	...	5	...	515	
42	Pointsman	... 304	53	...	...	...	357	
43	Gateman	... 15	12	...	...	...	27	
44	Box Porter	... 11	3	...	...	...	14	
45	Lamp Man	... 19	4	...	...	...	23	
46	Peons	... 20	1	...	...	...	21	
47	Tokenmen	... 5	1	...	...	...	6	
48	R.R. Bearer	... 3	1	...	...	...	4	
49	Callmen	... 1	...	...	...	...	1	
50	Waterman	... 45	13	...	...	...	58	
51	Luggage Porters	... 19	3	...	...	...	22	
52	Goods Coolies	... 10	...	...	...	...	10	
53	Sealmen	... 4	1	...	...	...	5	

54	Van Porter	...	12	1	...	...	...	13
55	W. R. Bearers	...	5	1	...	...	...	6
56	Khalasi	...	5	...	...	...	...	5
57	Cleaners (Sig. and Block)	...	22	9	...	...	...	31
58	Ward Servants	...	8	1	...	...	...	9
59	Femal Ward Servants		4	...	...	...	...	4
60	Card Driver	...	1	...	...	...	...	1
61	A. M. Coolies	...	5	2	...	...	...	7
62	Train Coolies	...	3	...	...	...	...	3
63	Chowkidars	...	...	1	...	...	...	1
64	Bhishty	...	3	...	...	...	...	3
	Grand Total	...	2,481	586	10	7	...	3,078

APPENDIX VI

(Ref : Starred Question No. 12249)

Annexure 'A'

Statement of clerical staff of Lahore Division.

Branches.	Present Strength			Proposed Strength			Posts withdrawn.
	Gr. III	Gr. II	Gr. I	Gr. III	Gr. II	Gr. I	
Personnal	19	51	39	33	34	35	Gr.I=4 Gr. II=3
Transportation	7	23	37	15	15	33	Gr. I-4
Commercial.	6	16	11	10	12	8	Gr. I-3
Rolling Stock.	3	9	10	5	7	8	Gr. I-2
Loco Shed.	4	12	36	8	8	33	Gr. I-3
Diesel & DRC Shed.	5	6	14	5	6	14	—
Carr : & Wagon.	2	8	18	4	6	16	Gr. I-2
Electric.	4	17	13	8	13	11	Gr. I-2
Engineering.	13	34	20	23	23	16	Gr. I-4 Gr. II-1
Works combined.	4	18	8	8	12	8	Gr. II-2

Signal & Block.	1	5	10	3	3	8	Gr. I=2.
	68	199	216	122	139	190	Gr. I=26 Gr. II=6

number of posts Gr. II required to be upgraded in Gr. III = 54.

Difference for one post. = Rs. 1050

Total :— 1050 x 54 =56700/-

Number of Gr. II posts withdrawn. ... =6

Amount per year. ... =2100 x 6=12600.

Number of Gr. I posts withdrawn. ... =26

Amount per year. ... =1740 x 26=45240

Total. Rs. 57840

Difference (Saving) ... Rs. 57840-56700=Rs. 1140/-

1. Average expenditure per annum on one post of Clerk Grade I Scale Rs. 115-175. $= \frac{115+175}{2} = \frac{290}{2} = 145 \times 12 =$ Rs. 1740/-

2. Average expenditure per annum on one clerk Grade II scale 125-225. $= \frac{1252+25}{2} = \frac{350}{2} = 175 \times 12 =$ Rs. 2100/-

3. Average expenditure per annum on one clerk Grade III Scale 175-350. $= \frac{175-350}{2} = \frac{525}{2} = 262.50 \times 12 =$ Rs 3150/-

4. Savings for surrendering 6 posts of Clerk Grade II and 26 posts of Clerk-Grade III.
   =6x2100 Rs. 12600/-
   =26x1740 Rs. 45240/-
   Total Rs. 57840/-

5. Additional expenditure on conversion of 54 posts of Grade II into Grade III at

3150-2100=Rs. 1050=54 x 1050 = Rs. 56700/-.

6. Savings 4—5 = Rs. 1150/-.

7. Actual expenditure on protmotion of Clerks Grade II scale 125-225 to Clerk Grade III scale 175-350 on 1-6-68.

(a) 27 men from 225 to 230 for one year. =Rs. 1620/.

(b) 27 men from Rs. 218/- to Rs. 230/- for one year. =Rs. 3888/.

Total =Rs. 5508/-

8. Actual saving on

(i) 26 posts of Clerk Grade I at minimum of the scale Rs. 115-175. Rs. 36880/-

(ii) 6 posts of Clerks Grade II

at minimum of the scale = Rs. 9000/-

Rs. 125-225.

Total Savings =Rs. 45880/-

9. Savings 8-7 =Rs. 40372/-

Annexure

Statement showing existing sanctioned clerical staff in Gr-I, II & III on of V. C. (P) Lahore letter No.

S. No.	Branch Seniority Unit.	Existing sanctioned strength Gr-III	Gr-II	Gr-I	Total
1.	(P) Branch including C.R. Welfare, School DMO/ AMO, Copying Branch & L/R.	11	34	41	86
2.	Transporation.	4	14	15	33
3.	Works Accounts.	2	6	8	26
4	Way & Works including works clerks SDC and Signal Branch.	8	18	43	69
	Total ...	25	82	107	214

'B' **Multan Division**

strength and proposed strength of
Multan Division on a review made in terms
561-E/100-III (E-IV), dated 2-10-1967.

Expenditure per month	Proposed sanctioned strength			
	Gr-III	Gr-II	Gr-I	Total
Rs. 14782/50	21	24	35	80
Rs. 5675/-	10	10	9	29
Rs. 4485/-	8	12	2	22
Rs. 11485/-	15	19	29	63
Rs. 36427/50	54	65	75	194

Annexure

Statement showing sanctioned strength staff in Gr-I, II & III on Multan of V.C. (P) Lahore letter No.

Expenditure per month.	No. of Gr-I posts to be surrendered	Difference in expenditure
Rs. 14787/50	6	Rs. 5/- Excess
Rs. 5680/-	4	Rs. 5/- Excess
Rs. 4490/-	4	Rs. 5/- Excess
Rs. 11467/-	6	Rs. 18/- Saving
Rs. 36424/50	20	Rs. 3/- Saving

'B'

and proposed strength of clerical
Division on a review made in terms
561-E/100-III (E-IV), dated 2-10-1967.

Approximate period at present spent in Gr-I & II	Approximate period to be spent if the proposed strength is adopted	Views of Div. Multan.
13 years in Gr-I & 19 to 21 years in Gr-II	11 years in Gr-I and 11 years to 18 years in Gr-II	Concurrence
—do—	—do—	
—do—	—do—	
—do—	—do—	

D.M.E. and D.C.O. have not recommended any change in the existing staff in Rolling Stock and Commercial Branches.

ANNEXRE

Statement showing existing sanctioned and proposed sanctioned strengtht of

Rawalpindi

S. No.	Branch	Present sanctioned			
		Grade I		Grade II	
		Pt.	Ty.	Pt.	Ty.
1	2	3	4	5	6
1.	Personnel.	30	5	35	10
2	Transporation.	8	—	15	—
3	Commercial.	7	1	7	8
4.	Mechanical.	6	—	6	—
5.	W/Electrical.	3	2	2	2

'C'

strength of permanent and temporary clerical staff grade I, II & III on

Division

strength					Proposed	
Grade III		Total		Grand Total	Grade I	
Pt.	Ty.	Pt.	Ty.		Pt.	Ty.
7	8	9	10	11	12	13
10	3	84	18	102	29	5
5	—	8	—	28	3	—
2	2	16	11	27	2	1
2	—	14	—	14	1	—
1	—	6	4	10	1	2

Annexure

sanctioned strength						Staff required to be retrenched in Gr-I
Grade II		Grade III		Total		
Pt.	Ty.	Pt.	Ty.	Pt.	Ty.	
I4	15	16	17	18	19	20
28	10	20	3	77	18	7
14	—	8	—	25	—	3
8	1	4	2	14	11	2
8	—	3	—	12	—	2
2	4	5	—	2	2	1

'C'

App : period at present spent by Clerk Gr. I and Gr-II	App : period at likely to be spent if the proposal is accepted.	Saving
21	22	23
Gr. I upto 10 years, Gr. II up to 15 to 20 years.	Gr. I upto 8 years, Gr. II upto 15 years.	Rs. 50.00
—do—	—do—	Rs. 112.50
—do—	—do—	Rs. 25.00
—do—	—do—	Rs. 112.50
—do—	—do—	Rs. 27.50

1	2	3	4	5	6
6.	W/Account and Store.	6	7	8	5
7.	W/Budget.	3	—	8	—
8.	Way and Works.	4	1	3	—
9.	Civil Defence.	1	—	3	—
1 .	M/Signal.	1	—	1	—
11.	M/Project.	1	—	1	—
12.	SDC & M/Clerks.	42	3	5	7
13.	Correspondence Clerks.	16	—	5	—
14.	C & W Clerks.	16	—	4	—
15.	Electrical (Line)	9	1	4	1

7	8	9	10	11	12	13
1	2	15	14	29	5	7
1	—	12	—	12	2	—
1	2	8	3	11	1	1
—	—	4	—	4	1	—
1	—	3	—	3	1	—
1	—	3	—	3	1	—
—	7	47	17	64	32	3
—	—	21	—	21	12	—
1	—	21	—	21	11	—
—	—	13	2	15	5	1

14	15	16	17	18	19	20
6	5	2	2	13	14	2
7	—	2	—	11	—	1
4	—	2	2	7	3	1
3	—	—	—	4	—	—
1	—	1	—	3	—	—
1	—	1	—	3	—	—
13	7	—	7	45	17	2
2	—	4	—	13	—	3
8	—	1	—	20	—	1
4	1	2	—	11	2	2

21	22	23
—do—	—do—	R.s 132.50
—do—	—do—	Rs. 57.50 ** (Minus)
—do—	—do—	Rs. 2.50
—do—	—do—	Nil
—do—	—do—	Nil
—do—	—do—	Nil
—do—	—do—	Rs, 50.00
—do—	—do—	Rs. 55.00
—do—	—do—	Rs. 25.00
do	—do—	Rs, 55.00

1	2	3	4	5	6
16.	Shed Clerks & F. B. Factory.	53	—	31	—
17.	C.D.L. Shop.	—	48	—	28
		215	68	138	61

7	8	9	10	11	12	13
5	—	89	—	89	33	—
—	11	—	87	87	—	48
31	27	384	156	540	140	68

14	15	16	17	18	12	20
41	—	9	—	83	—	6
—	28	—	11	—	87	—
68	150	61	27	351	1:6	33-5—28

N.B.—As a result of proposed adjustment there and this amount can be utilized by merged in the proposed sanctioned saving of Rs. 75.50 P.M. comes to the

No. X/733 (10) 67 Dated 23/11/67

Forwarded to the Divi. Superintendent, Rawalpindi duly verified and concurred.

Sd/- Divl. Accounts Officer/Rawalpindi.

21	22	23
—do—	—do—	Rs. 100.00
—do—	—do—	Nil
		Rs. 803.00
		Rs. 2.50
	Cost of 5 posts of Clerks	Rs. 800.00
	Grade I	Rs. 725.00
	Net saving P.M.	Rs. 75.50

will be saving of Rs. 800.50 P.M. retaining 5 posts of clerk Gr. I (being strength in the Divil. Office) thus total Administration.

No. 561-48-IX (E. I) Dated 20/11/67

Forwarded to DAO, RWP in duplicate) for verification and early return. This is in reference to his letter No. X/33 (10)/67 dated 18/11/67. The position has been re-checked and the adjustment has been made as desired.

Sd/- for Divl. Superintendent,
P.W.R., Rawalpindi.

Annexure "D"

PAKISTAN WESTERN RAILWAY.

HEAD QUARTERS OFFICE,
LAHORE.

No. 35-MC/3 Dated /12/1967.

The Assistant Secretary,
Headquarters Office,
P.W.Railway,
LAHORE.

Sub :— Promotion of clerical staff to Gr. II & III.
Your letter No. 803-E/O(E-III dated) 7/10/1967 and 6/12/1967 and Vice Chairman Personnel letter No. 561-E/100-III (E. IV) dated 2/10/1967.

The present strength of Commercial Branch Group 'A' is as under :—

Clerks Grade-I = 27)
Clerks Grade-II = 60) As per details attached
Clerks Grade-III = 31) as annexure "A".
Ckerks Grade IV = 16)
Head Clerks Grade= 9)

Keeping in view the instructions issued vide Vice Chairman Personnel letter noted above, the strength of the Commercial Branch group 'A' has been revised as under :—

(Details as per annexure "B")

Clerks Gr. I = 17 (10 posts of clerks Gr. I have been converted into 8 posts of clerks Gr. II).

Clerks Gr. II = 46 (out of (60+8) = 68 posts of clerks Gr. II, 15 posts have been upgraded and 7 posts of clerks Gr. II surrendered).

Clerks Gr. III = 46 (15 posts of Gr. II have been upgraded to Gr. III).

Clerks Gr. IV = 16 No change.

Hd: Clerks Gr. V = 9 No change.

The revised strength has the approval of the C. C. M. It is now requested that the same may kindly be got implemented at your earliest.

DA/Two.

Sd/—
for Vice Chairman/ Commercial.
23-12-67.

Copy forwarded to :—

Vice Chairmen/Personnel (E. IV) Section with reference to their letter No. 561-E/100-III (E. IV) dated 30-9-67 &/12/10/67 with the request that the same may kindly be got implemented as early as possible.

DA/One.

2. All Heads Clerks of Commercial Branch, Group 'A' for information.

APPENDIX 'A'

Present Strength of the Commercial Branch Group 'A'

Name of the Section	Strength				
	Gr. V	Gr. IV	Gr. III	Gr. II	Gr. I
C-1	1	2	2	8	1
C-2	1	1	3	5	1
C-3	1	1	5	5	3
C-4	-	1	1	5	5
Oil & Coal	-	1	3	3	1
Special.	-	1	1	2	-
Outstanding.	1	1	4	13	7
Litigation.	1	-	3	4	1
L.P.O.	-	1	1	2	2
M.C.	1	2	3	2	1
Agreement.	1	1	1	1	1
T.C.	-	1	-	1	1
A.C.C.W.	-	-	1	-	-
D.C.	-	1	1	5	1

Publicity.	-	1	2	3	1
S.T. Coml:	1	-	-	1	1
C. & D.	1	1	-	-	-
Total :—	9	16	31	60	27

Grand Total = 143

APPENDIX 'B'

Revised Strength of the Commercial Branch Group 'A'.

Name of the Section.	Strength				
	Gr. V	Gr. IV	Gr. III	Gr. II	Gr. I
C-I	1	2	4	5	1
C-2	1	1	5	3	1
C-3	1	1	6	4	2
C-4	-	1	3	6	1
Oil & Coal.	-	1	4	2	1
Special.	-	1	1	2	-
Outstanding.	1	1	8	9	2
Litigation.	1	-	4	3	1
L.P.O.	-	1	1	2	2
M.C.	1	2	3	2	1
Agreement.	1	1	1	1	1
T.C.	-	1	-	1	1
A.C.C.W.	-	-	1	-	-
D.C.	-	1	3	2	1
Publicity.	-	1	2	3	1

S.T. Coml:	1	-	-	1	1
C. & D.	1	1	-	-	-
Total :	9	16	46	46	17

Grand Total = 134

Sd/-
O. S/Commercial.
dt: I8-12-67

A L.O.

J.C.O.I. J.C.O.-II & J.C.O./O/S.

Dy : C.C.M. (G). Dy : C.C.M (C) & Dy : C.C.M. (R&D). all signed.

C.C.M. Approved.

Sd/-
C.C.M. dt : 20-12-67.

Annexure 'B'

PAKISTAN WESTERN RAILWAY

O. S (OPTG)-III-68.

Headquarters Office
Lahore

Dated : /2/ 1968.

The Assistant Secretary,
Headquarters Office,
P.W. Railway,
Lahore.

Subject : Promotion of Clerical Staff to Gr. II & III.

Ref : Your letter No. 803-E/O (E-III) dated 7/10/1967 and 6/12/1967 and Vice Chairman personnel letter No. 361-E/100-III (E-IV) dated 2-10-1967.

The present strength of Operating Branch is as under :—

Clerks Grade -I	=	28	
Clerks Grade -II	=	35	As per details attached
Clerks Grade -III	=	24	as annexure 'A'.
Clerks Grade -IV	=	14	
Head Clerk Grade V	=	9	

Keeping in view the instructions issued vide Vice Chairman/ Personnel letter noted above, the strength of the Operating Branch has been revised as under :—

(Details as per annexure "B".)

Clerks Gr. I	=5	(23 posts of clerks Gr. I have been converted into 18 posts of clerks Gr. II)
Clerks Gr. II	=38	(Out of 35+18 = 53 posts of clerks Gr-II, 3 have been added to the strength and remaining 15 have been converted into 10 posts of Clerks for Gr. III.

Clerks Gr. III = 34 (17 posts of Gr. II have been upgraded to Gr. III).

Clerks Gr. IV = 14 No change.

Hd : Clerks Gr. V = 9 No change.

The revised strength has the approval of the C.O P.S. It is now requested that the same may kindly be got implemented at your earliest.

Sd/-

DA/Two. for Vice Chairman/Operating.

Copy forwarded to :—

1. Vice Chairman/Personnel (E-IV) Section with reference to their letter No. 561-E/100-III (E. IV) dated 30-9-67 & 12-10-67 with the request that the same may kindly be got implemented as early as possible.

2. All Hd : Clerks Operating Branch, for information.

DA/One.

APPENDIX 'A'

Present strength of Operating Branch.

Group (A).

	V	IV	III	II	I
C.C. Section	1	1	1	3	4
T.G & CON	1	2	2	7	4
T & W Section.	1	-	1	1	-
T.R.A Section	1	1	2	1	1
Total :	4	4	6	12	9

Grup (B).

F. A & RS	2	4	6	8	6
TAG	-	1	2	1	6
Safety	-	1	1	-	2
VII & VR.	-	2	5	5	4
Total :—	2	8	14	14	18

Group (C)

T.T.	3	2	4	9	1
Grand Total :	9	14	24	35	28

Revised strength of Operating Branch. Annexure (B).

Group (A) Gr.	V	IV	III	II	I
C.C. Section	1	1	3	4	-
T.G & Con:	1	2	4	6	1
T & W Section	1	-	1	1	-
TRA Section	1	1	2	1	-
Total : -	4	4	10	12	1
Group (B).					
F. A & R.S	2	4	8	10	-
TAG	-	1	3	4	1
Safety		1	1	-	2
VII & VR	-	2	6	6	-
Total :—	2	8	18	20	3
Group (C)					
T.T	3	2	6	6	1
Grand Toral :—	9	14	34	38	5

Friday, the 31st May, 1968

جمعة المبارک - ۳ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. o'clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H. K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

(۲۷ پ) س ۵۷ - ع ۱۷ - آیات از ۱ تا ۵)

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اور وہ غالب اور زبردست حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکمرانی اسی کی ہے۔ وہ زندگی بخشتا ہے اور وہی موت طاری کرتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی اوّل ہے اور وہی آخر وہی ظاہر ہے اور وہی پوشیدہ اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز کی مدت میں پیدا کیا پھر اقتدار عرش کا مظاہرہ کیا۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس کی طرف چڑھتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے خواہ تم جہاں کہیں ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو (بھی) دیکھ رہا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ساری سلطنت اسی کے قبضہ و اقتدار میں ہے۔ اور سارے امور اللہ کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS.

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

REVENUE ACCRUING TO THE PROVINCIAL GOVERNMENT

*10048. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Finance be pleased to state the revenue accrued to the Government in 1955-56, and 1966-67, separately, from each District and Agency in West Pakistan under the following Heads :—

(*i*) Land Revenue, (*ii*) Provincial Excise, (*iii*) Stamps, (*iv*) Forest, (*v*) Receipt under Motor Vehicles Act, (*vi*) Irrigation, (*vii*) Beneficent Departments, (*viii*) Other Taxes and Duties, (*ix*) Miscellaneous, (*x*) Other Heads and (*xi*) Extraordinary Items ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the departments concerned. The complete information has not yet been received and will be placed before the House on its receipt.

REVENUE ACCRUED TO GOVERNMENT

*10056. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Finance be pleased to state that the year-wise total revenue accrued to Government during the years 1955-56 and 1966-67 from each District and Agency of the Province ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the departments concerned. The complete information has not yet been received and will be placed before the House on its receipt.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Then Sir, these will have to be repeated.

Minister for Finance : I don't mind, Sir.

ALLOWANCE FOR ASSEMBLY STAFF

*10495. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Finance be pleased to state whether there is any proposal under the consideration of Government to give some allowance to the staff of the Provincial Assembly Secretariat for late sitting during Assembly Sessions; if so, when a final decision would be taken in this regard ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : Yes, the case is under consideration and would be decided in due course.

چودھری عید محمد - آپ نے فرمایا ہے کہ مناسب وقت میں فیصلہ ہو جائے گا یہ مناسب وقت کب تک ہوگا ؟

وزیر خزانہ - مناسب وقت سے میری مراد وہ وقت ہے - جو حکومت کے اہم معاملات کے پیش نظر - کام کی نوعیت کے پیش نظر - یا کام کی کمی یا زیادتی کے پیش نظر یا جو بھی اس لفظ کو معنی دئے جا سکتے ہیں مناسب ہو -

خان اجون خان جدون - وزیر موصوف کو بخوبی علم ہے کہ یہ مسئلہ کئی دفعہ پیش ہوا ہے اس لئے مناسب وقت کے متعلق فرمائیں کہ کب تک ہو جائے گا - آپ نے فرمایا ہے کہ کام کی نوعیت دیکھنے اور معلومات حاصل کرنے میں وقت لگے گا میرے خیال میں اتنا وقت نہیں لگنا چاہئے - آپ ذاتی دلچسپی لے کر اس معاملہ کو صحیح کریں -

Minister for Finance : I do not know whether it is a question but I assure him that I will continue taking personal interest in the matter and also see that a decision is taken in this behalf at an early date. Already

a decision was taken by the Council of Ministers but that was against the demand. Now again the matter was processed by the Services and General Administration Department and the reply has only recently been received. The matter will be put up before the Council of Ministers and then a decision will be taken. Whatever this decision will be, will be communicated to the House. But today, I am not in a position to say as to what decision will be arrived at. Anyhow, I assure the Member that so far as I am concerned, I will do my level best to see that an early decision is taken in this behalf.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا - میں درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نہ صرف ذاتی دلچسپی لے کر جلد فیصلہ کریں بلکہ وہ اس معاملہ میں ہمدردانہ دلچسپی لیں اور وہ میری درخواست قبول فرمالیں ۔

Minister for Finance : I assure the Leader of the Opposition that so far as I am concerned, I share his views but I have my own limitations also and the money is not my personal money ; it is nation's money but anyhow I will try my level best that some decision which may appear to be reasonable and favourable is arrived at but I do not know whether I succeed in it or not because there are many other things which are to be considered. There is a possibility of the same demand being raised by the other Departments then the Government has to see whether it is in a position to accede to the demands of the other Departments as well, otherwise we are in sympathy with these people as they work day and night and it is because of their efficiency that this House is functioning smoothly and I am conscious of it. But it is very difficult for me at this stage to make a categorical statement on behalf of the Government.

Khawaja Muhammad Safder : Only sympathy.

Minister for Finance : I will do my best.

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر مالیات کو اس امر کا احساس ہے کہ اسمبلی کے اہلکاروں کو over time کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے کیا آپ انہیں معاوضہ دینے کے لئے تیار نہیں ۔ یہاں تمام تر کوشش کرکے کاروباری اداروں پر پابندی لگائی ہوئی ہے کہ جو لوگ اوورٹائم کام کرتے ہیں ان کو معاوضہ دیا جائے کیا آپ ان سے سبق سیکھیں گے ۔

Minister for Finance : Is this a supplementary question ?

Mr. Speaker : That would lead to discussion.

خواجہ محمد صفدر ۔ یہ ایک بری مثال قائم کی جا رہی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا جناب وزیر مالیات کو احساس ہے کہ اگر آپ اس معاملہ کا فیصلہ جلد از جلد نہ کریں گے تو ہم جناب وزیر محنت سے رجوع کریں گے اور وہ آپ کا چالان کر دیں گے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا جناب وزیر خزانہ کو معلوم ہے کہ محکمہ خزانہ کے اہلکاروں کو بجٹ تیار کرنے کے لئے الاؤنس دیا جاتا ہے ۔ تو ان کو کیوں نہیں دیا جاتا ؟

وزیر خزانہ ۔ میں نہیں سمجھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ محکمہ مالیات جب بجٹ تیار کرتا ہے تو ان کو الاؤنس دیا جاتا ہے اسمبلی کے اہلکاروں کو کیوں نہیں دیا جاتا ۔

وزیر خزانہ ۔ ان کی یہ اطلاع درست نہیں ۔ کہ محکمہ مالیات کے افسروں یا اہلکاروں کو بجٹ کا کام کرنے کے لئے کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Would the Minister be pleased to state whether he has been, when he was on these benches in the past, moving about in the office and finding these people sleeping on the tables in the afternoon and late at night, without any extra allowance being paid to them ? Can he deny this fact ?

Minister for Finance : Well, I don't disturb people while they are sleeping.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر مالیات سے فرمایا ہے کہ محکمہ مالیات کے افسروں اور اہلکاروں کو بجٹ تیار کرنے کے لئے کوئی اوورٹائم نہیں دیا جاتا ۔ کیا ان کو کوئی سپیشل الاؤنس دیا جاتا ہے ۔ اگر یہ حقیقت ہے تو یہ نظر کرم ادھر کیوں نہیں ؟

Minister for Finance : This is strictly speaking, not a supplementary question but in any case I have already assured this House through you Sir, that the matter is receiving consideration and all that I have been able to understand is that the Member who has put this question, is very keen that an early decision is taken in that regard. I have already stated that, and I again repeat, that no unnecessary delay will be allowed to stand in the way and so far as I am concerned I will do my best to see that a decision is taken. I will try and keep that in view of-

course, I am bound by my limitations-such a decision may at least appear to be acceptable to the questioner. That's all, I can say for the time being. I cannot make a firm commitment at this stage.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر صاحب میرے ضمنی سوال کا جواب کہا گئے ہیں میں نے یہ دریافت کیا تھا کہ محکمہ مالیات کے اہلکاروں کو جب وہ بجٹ کے دنوں میں زیادہ وقت لگاتے ہیں تو کوئی الاؤنس دیا جاتا ہے یا نہیں ؟

Minister for Finance: With regard to my objection, I still maintain that objection.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میرا سوال بھی یہی تھا اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اردو میں جواب دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ اس سے یہ ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا اگر وہ وزارت مالیات کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو fresh notice دیں میں جواب دے دوں گا ۔

Malik Muhammad Akhtar: Will the Minister for Finance be pleased to state whether it is a fact that similar compensatory allowances are given in various other Government departments, Local Bodies, and the Finance Department ?

Mr. Speaker: When the Minister can't say something about the Finance Department, how can he say anything about other Departments ?

مسٹر حمزہ ۔ آپ اپنے بارے میں کوئی بات نہیں بتا سکتے تو دوسروں کے متعلق کس طرح بتا سکتے ہیں ۔

Minister for Finance : Sir, I am sorry I have not been able to put my case properly and there seems to be some misunderstanding. Your honour has been pleased to observe that I was not in a position.....

Mr. Speaker : I mean to say that the Minister wants fresh notice for that.

Minister for Finance : I only said that supplementary raised by Mr. Hamza does not arise out of this question and the supplementary question must arise from the principal question. Since it does not arise, therefore, I will request you not to allow him, and in fact, your honour has rightly not allowed him. The supplementary question, which is being raised by Malik Akhtar, is again of a nature, which does not arise directly from the question. He is now asking about local bodies, and if he gives fresh notice about all these local bodies, specifying the names of the local bodies, certainly I will give an answer.

مسٹر حمزہ ۔ جناب وزیر موصوف نے ضمنی سوالوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسمبلی کے عملہ کو یہ الاؤنس دیا گیا تو دوسرے محکمہ جات کے عملہ کو بھی اس قسم کا الاؤنس دیا جائیگا ۔ اس کے بعد آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آیا اس جواب سے میرا یہ ضمنی سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں کہ جناب وزیر موصوف کو لازمی طور پر یہ اطلاع ہوگی اور مجھے ان کی ذات کے بارے میں یہ علم ہے کہ وہ بہت صفتوں کے مالک ہیں وہ حزب اختلاف کے ایک سرکردہ رکن بھی رہے ہیں لیکن جہاں تک وزارت کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : No personal remarks. Mr. Hamza may please put the supplementary question.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے آپ اس امر کی اجازت دیں کہ میں

عرض کروں کہ جناب وزیر موصوف کو ایسی معلومات حاصل ہیں
کہ محکمہ مالیات کے اہلکاروں کو اس قسم کا الاؤنس دیا جاتا
ہے کیا اس ضمنی سوال کے جواب سے میرا یہ سوال پیدا ہوتا
ہے یا نہیں ۔ اس کا فیصلہ جناب سپیکر آپ کو کرنا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کا فیصلہ وہ کر چکے ہیں ۔

CONSTRUCTION OF CINEMA HOUSE

*10572. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some time ago, a Committee consisting of three Ministers was formed to consider the applications for the grant of permission for the construction of Cinema Houses in major cities of West Pakistan such as Lahore, Rawalpindi, Peshawar, Multan, Hyderabad, Karachi, etc;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, please state (*i*) when the Committee was formed, (*ii*) the names of the said Ministers; (*iii*) how many meetings of this Committee were held since its formation, (*iv*) the total number of applications received in this respect alongwith the names of applicants, dates of receipt and dates of disposal of such applications, (*v*) the number of applicants, out of these mentioned in (*b*) above, who were granted permission for the construction of new Cinema Houses in each City mentioned in (*a*) above, (*vi*) the number of applications which are still under consideration of the said Committee and a list of such applicants whose applications have been rejected alongwith the reasons thereof ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) (*i*) On 27th October, 1965.

(*ii*) (1) Mr. Ahmad Saeed Kirmani, Minister for Finance, Excise and Taxation and Information Government of West Pakistan.

(2) Mr. Muhammad Yasin Khan Wattoo, Minister for Basic Democracies and Local Government, Government of West Pakistan.

(3) Mr. Muhammad Khan Junejo, Minister for Communications and Works, Government of West Pakistan.

(*iii*) Five

(*iv*) 82 (Details placed on the Table of the House as Appendix A).*

(*v*) Lahore	..	15
Karachi	..	7
Rawalpindi	..	4
Peshawar	..	2
Lyallpur	..	Nil
Multan	..	1
Hyderabad	..	1

(*vi*) (1) 34 pending with Cabinet Committee (Details placed on the Table of the House as Appendix (B).*

(2) Eighteen cases rejected by the Cabinet Committee. (Details placed on the Table of the House as Appendix (C).*

چودھری عید محمد - جناب والا - جو لسٹ مجھے دی گئی ہے اس میں سنیما کے نام نہیں دئے گئے ہیں کہ کس کس کی درخواست تھی اور کس کس کی منظور ہوئی - میں نے دریافت کیا تھا کہ پنڈی ، پشاور ، ملتان اور حیدر آباد میں کن آدمیوں نے

*Please see Appendix I at the end.

درخواست دی تھی ؟

وزیر اطلاعات - آپ نے جو پوچھا تھا وہ بتا دیا گیا اور وہ آپ کو سپلائی کر دیا گیا آپ اپنا سوال پڑھئے اس میں آپ نے پوچھا ہے کہ کب کمیٹی بنائی گئی اس کا بھی جواب دے دیا گیا - کمیٹی کے ممبران کے نام آپ نے پوچھے تھے وہ بھی بتا دئے گے - کمیٹی کی کتنی میٹنگ ہوئی ہیں وہ بھی بتا دیا گیا - آپ نے پوچھا تھا کہ درخواستوں کی کل تعداد کتنی ہے جو موصول ہوئی ہیں وہ بھی بتا دی گئیں - درخواستیں جس دن وصول ہوئیں اور جس دن ان پر فیصلہ ہوا وہ بھی بتا دیا گیا - آپ نے پوچھا کہ درخواست دھندگان کے نام کیا ہیں جن کو سنیما کی اجازت دی گئی وہ بھی بتا دئے گئے پھر آپ نے پوچھا - - - -

چودھری عید محمد - نام نہیں بتائے گئے - اس میں لاہور کراچی کے نام ہیں - لیکن پنڈی ، پشاور ، ملتان اور حیدرآباد کے نام نہیں ہیں - جو میرے پاس سٹیٹ منٹ آئی ہے اس میں ان شہروں کے نام نہیں ہیں -

وزیر اطلاعات - کس شہر کے نام نہیں ہیں ؟

چودھری عید محمد - پنڈی ، پشاور ، ملتان اور حیدرآباد میں جن جن لوگوں کو سنیما کی اجازت ملی ہے ان کے نام نہیں ہیں -

وزیر اطلاعات - آپ کو آفس نے نقل نہ دی ہوگی -

راولپنڈی - ٦٧ - نمبر پر ہے -

پشاور - ٧١ - نمبر پر ہے -

لائلپور - ٧٥ - نمبر پر ہے -

حیدر آباد - ٨٢ - نمبر پر ہے -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب کیا آپ کے پاس Appendix A والی سٹیٹ منٹ نہیں ہے ؟ اس میں کراچی بھی ہے پنڈی بھی ہوگی -

(اس مرحلہ پر ممبر کو جواب کی ایک نقل مہیا کی گئی)

Malik Muhammad Aslam Khan : Would the Minister be pleased to state on what grounds applications are accepted and on what grounds the applications for the grant of cinema houses are rejected ?

Minister of Information : The local requirement is the first factor. The second factor is that we see that the cinema is not allowed to be constructed within a radius of two hundred yards from a school, a hospital, a mosque or such type of buildings. But it is the requirement of the local population that determines finally whether we should grant permission or not. There is a Divisional Cinema Sub-Committee, presided over by the Commissioner. He processes all these applications and he makes a recommendation or he turns down the request. All these things come to the Cabinet Sub-Committee, and ordinarily we do grant permission to those applicants, whose applications are processed and recommended by the Divisional Cinema Sub-Committee.

چودھری محمد نواز - جناب وزیر موصوف نے سوال کے پارٹ (بی) میں سب کلاز IV & V کا جواب دیتے ہوئے جو لسٹ ایوان

کو سپلائی کی ہے اس میں ڈاکٹر امیرالدین وغیرہ کی درخواستوں کو منظور کیا ہے لیکن اس سے پہلے کی جو درخواستیں دی گئی تھیں یعنی ۳۵- نمبر پر ۲۶-۹-۶۳ء کی دی ہوئی درخواست ہے - ۳۶- پر ۱۲-۲-۶۶ء کی دی ہوئی درخواست ہے - ۴۲- پر ۲۴-۹-۶۴ء کی درخواست ہے - ۴۳- پر ۱۷-۴-۶۴ء کی درخواست ہے اور ۴۴- پر ۲۶-۹-۶۳ء کی درخواست ہے مگر یہ اب تک pending ہیں ؟

Minister for Information : Dr. Ameer-ud-Din's application has been disposed of.

Chaudhri Muhammad Nawaz : That has been disposed of.

لیکن جو ان سے پہلے کی درخواستیں تھیں وہ اب تک pending ہیں مگر ۲۰-۴-۱۹۶۴ء کو انہوں نے درخواست دی تو ان کا کام ہو گیا -

Minister of Information : Not very many, and those which are pending, there is a reason behind it. The reason is that where the Sub-Committee feels that the recommending authority has not furnished sufficient material and information enabling the Sub-Committee to take a decision, there we keep the matter pending, with a direction to the concerned authorities to provide us more details. It is for lack of sufficient details that such cases are pending ; otherwise there is no delay.

صاحبزادہ نور حسن - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ہر مقام کی ضرورت کے مطابق سنیماؤں کی تعمیر کی منظوری دی جاتی ہے - میں دریافت

کرتا ہوں کہ اس ضرورت کو کیسے محسوس کیا جاتا ہے کیا لوگ اس کے لئے درخواستیں دیتے ہیں ؟

وزیر اطلاعات - درخواستیں لوگ ہی دیتے ہیں اور کس نے دینی ہوتی ہیں -

صاحبزادہ نور حسن - بہت دفعہ ایسا بھی ہوا کہ لوگوں نے درخواستیں دیں کہ فلاں جگہ سنیما نہ بنے لیکن پھر بھی منظوری دے دی گئی - اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر اطلاعات - پہلے ضرورت کو دیکھ لیا جاتا ہے پھر اس کے مطابق منظوری دیجاتی ہے -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ویسے تو کئی درخواستیں محکمہ کے زیر غور ہیں مگر سب سے لمبی عمر کی درخواست چودھری عید محمد صاحب کی ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ درخواست اتنی بوڑھی ہو چکی ہے کہ اس پر اب غور کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی ؟

Minister for Information : I don't know what is supplementary ?

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب اس سے پہلے کی بھی درخواستیں موجود ہیں -

مسٹر حمزہ - اگلے سوال میں جو فہرست دی گئی ہے ان ناموں میں چودھری عید محمد کا نمبر شمار ۲۳ ہے اور اس کے آگے ۱۷ اپریل سن ۱۹۶۴ لکھا ہوا ہے -

چودھری عید محمد - جناب والا - میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تین چار سنیما ایسے ہیں جن کے لئے سپیشل میٹنگ کی گئی اور ایک کی منظوری دی گئی تو کیا آپ ایک ایک سنیما کے لئے میٹنگ call کرتے ہیں کیا وہ لوگ ان کے پاس آئے تھے یا انہیں خود ضرورت محسوس ہوئی تھی کہ ان سنیماؤں کی منظوری دی جائے ؟

Minister for Information : Now, the cat is out of the bag. I wish this question would have been put at the very outset. The matter is still pending and, I assure the Member, soon a decision will be taken thereon.

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب آپ کسی کا نام لے کر بتائیے اس طرح آپ کا سوال جنرل ہوگا -

چودھری عید محمد - فہرست میں میاں صلاح الدین اور ایم-اے وحید کا نام پیش کرتا ہوں -

Minister for Information : I don't follow what the Member wants to say.

مسٹر سپیکر - آپ کا سوال کیا ہے ؟

چودھری عید محمد - میں نے دریافت کیا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ایک سنیما نمبر ۱۳ کی منظوری کے لئے میٹنگ کی گئی -

مسٹر سپیکر - نمبر ۱۳ کے لئے یعنی میاں صلاح الدین کے لئے میٹنگ کی گئی -

چودھری عید محمد - صرف ایک سنیما کے لئے کیوں منظوری دی گئی ؟

وزیر خزانہ - ایک تو چودھری صاحب کی اطلاع غلط ہے کہ ایک سنیما کو منظور کرنے کے لئے وزراء کی سپیشل کمیٹی کی میٹنگ ہوئی - یہ صحیح ہے کہ بعض دفعہ بہت سی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے میٹنگ call کی جاتی ہے لیکن بعض دفعہ فیصلہ ایک ہی سنیما کے لئے کیا جاتا ہے -

پیر علی گوہر چشتی - جناب والا - ۳۴ درخواستیں Cabinet کمیٹی کے زیر غور ہیں ان کا جلدی فیصلہ کرنے کے لئے کون سا اصول اپنایا جائیگا ؟

وزیر خزانہ - جو اصول آپ بتا دیں گے ہم اسی کو اپنا لیں گے -

Malik Muhammad Akhtar : May I hnow whether it is a fact that the cinema of Mian Salah-ud-Din was originally sanctioned in 1940 by teh

Lahore Municipal Corporation and it has only been ratified now and that it is not a new sanction ?

Minister for Information : It is a fact that it is one of the oldest pending cases with the Government.

میاں محمد شفیع - جناب والا - وزیر صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ سنیماؤں کی منظوری دینے کے لئے چند اصولوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا کسی سپیشل کیس میں ان چیزوں کو نظر انداز بھی کیا جاتا ہے ؟

Minister for Information : What hypothetical questions are being put !

میاں محمد شفیع - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ بعض سنیماؤں کی منظوری ان اصولوں کو نظرانداز کرنے کے بعد دی گئی - بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی جگہہ مسجد - یتیم خانہ یا کالج ہوتا ہے تو کیا آپ ان کو نظرانداز کرکے سنیما کی منظوری دیتے ہیں ؟

وزیر اطلاعات - اگر آپ کوئی ایسی چیز میرے نوٹس میں لائیں تو ہم دوبارہ اس پر غور کر لیں گے -

میاں محمد شفیع - ملتان روڈ لاہور پر آپ نے سنیما کی اجازت دے دی ہے اور وہاں کے لوگوں نے سول کورٹ میں درخواست دی ہے کہ سنیما اس جگہہ نہیں بننا چاہئے - کیا آپ اس پر غور فرمائیں گے ؟

وزیر اطلاعات - میرا خیال ہے کہ آپ علیحدہ سوال دے دیں تو ہم اس کا جواب دے سکیں گے -

چودھری عید محمد - میاں صلاح‌الدین کی درخواست بہت دیر سے آئی ہوئی ہے ۱۲-۲-۶۶ء کو انہوں نے درخواست دی اور ۲۹-۱۰-۶۷ء کو فیصلہ کیا گیا - اسی طرح ایم‌ایم وحید اور شیخ اختر علی نے درخواستیں دیں جن کا فیصلہ دیر میں ہوا -

وزیر اطلاعات - ان سے پہلے کی درخواستیں بھی لوگوں نے دی ہوئی تھیں - آپ صبر سے کام لیں - جب سپیشل meeting call کی جاتی ہے تو بہت سی درخواستوں پر غور ہوتا ہے - غور کرنے کے بعد اگر ایک یا دو درخواست دھندگان کے کیس پر غور کر لیا جائے اور فیصلہ کر لیا جائے اور ان کے حق میں ہو جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کمیٹی کا اجلاس صرف ایک شخص کے کیس کا فیصلہ کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا - فیصلہ کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے - کسی قاعدے کی خلاف ورزی نہیں اور کوئی پریکٹس کے خلاف بات نہیں ہے -

---

CINEMA COMMITTEE

*10641. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to refer to the answer to my starred question No. 8468 given on the floor of the House on 4th November, 1967 and state :—

(*a*) the dates since when the 54 applications mentioned in list 3 of the

answer for the grant of N. O. C. for the construction of Cinema Houses are pending with the Government ;

(*b*) the reasons of delay in the disposal of these applications ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Out of 54 applications, 27 have since been disposed of by the Cinema Committee. The following 27 applications are at present pending with effect from the date shown against each :—

Serial No.	Name of the applicant	The date on which completed papers were forwarded to the Secretariat
1	Mian Manzoor Ahmad, Baghbanpura, Lahore ...	12th February, 1966
2	Mirza Anwar Beg, G. T. Road, Lahore ...	5th August, 1965
3	M/s. Malik Muhammad Ali and Khawaja Ghulam Mohy-ud-Din Samanabad, Lahore ...	5th August, 1965
4	Mr. Muhammad Zamir Ahmed Khan, Temple Road, Lahore ...	8th July, 1966
5	Mr. Muhammad Sadiq and Others, Lahore ...	12th February, 1966
6	M/s. Mian Saeed Ahmed and Abdul Hamid. Lahore ...	30th June, 1966.
7	Bagum Razia Sultana, Lahore ...	6th August, 1965
8	Malik Bashir Ahmed and Mian Umar Hayat, Lahore ...	5th August, 1965
9	M/s. Malik Anwar Masood and Malik Anwar Mahmud, Lahore ...	5th September, 1966
10	M/s. Mian Muhammad Shafi and Mian Mumtaz Ahmad Khan, Lahore ...	12th February, 1966

Serial No.	Name of the applicant	The date on which complete papers were forwarded to the Secretariat
11	M/s. Muhammad Amin, Mahboob Alam Ikram and Muhammad Aslam of Okara at Lahore	5th September, 1965
12	Sheikh Sarfraz Ahmad, Lahore	5th March, 1966
13	Sh. Muhammad Ayub of Sarhad Automobiles Peshawar	14th July, 1966
14	Syed Zia-Mohy-ud-Din and Syed Aftab Mohy-ud-Din, Lahore	13th October, 1966
15	Mr. Arbab Noor Muhammad Khan, Peshawar	20th January, 1967
16	Dr. Mahmood Ali, Multan	13th October, 1966
17	Mr. M. Abdul Waris Mirza, Multan	30th August, 1966
18	Mr. Muhammad Ibrahim and Others, Lahore	1st July, 1967
19	Mr. Hamid Saeed, Lahore	30th June, 1967
20	Raja Lal Khan, son of Raja Feroze Khan, Lyallpur	10th June, 1967
21	S. Mukhtar Ahmed, Karachi	7th July, 1967
22	Mr. Mahboob Rizvi, Karachi	5th July, 1967
23	Mst. T. P. Bhandra, Lahore	11th August, 1967
24	Ch. Eid Muhammad, Lahore	17th April, 1964
25	Malik Muhammad Ishaq, Karachi	15th June, 1967
26	Sadiqia Begum, Karachi	24th November, 1966
27	Mr. Sardar Muhammad of M/s. S. M. Khawaja and Co., Lahore	30th June, 1966

(*b*) The cases are being looked into and the decisions will be taken as soon as possible.

ملک محمد اختر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - لاہور ہی کے منسٹر ہیں اور لاہور ہی کے ممبر ہیں انہوں نے کیا خلفہ جنگی شروع کر رکھی ہے ؟

Mr. Speaker : The Member knows it better.

میاں محمد شفیع - آپ نے فرمایا ہے کہ ۵۳ میں سے ۲۷ پر عمل درآمد ہوا ہے - لسٹ میں ۲۳ نمبر پر جو ہے اس کی تاریخ ۱۷-۳-۶۳ء ہے باقی سن ۶۶-۶۷ کی ہیں - سن ۶۳ کی اب تک کیوں زور شور نہیں آئی ہے ؟

[illegible] اطلاعات - جب نواب کالا باغ کے زمانے میں صبر کر سکتے [illegible] بھی صبر کر لیں -

مسٹر حمزہ - نواب کالا باغ کا جو انجام ہوا کیا آپ نے اس سے عبرت نہیں پکڑی ؟

Mr. Speaker : Not a supplementary arising out of it.

Minister for Information : I have sympathies for the Member and I pray for him.

SHIFTING OF OFFICE OF DIRECTOR, PRESS INFORMATION

*10723. **Chaudhri Idd Muhammad :** Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the office of the Director Press Information once situated at Abbot Road was shifted to Queens Road, Lahore and thereafter it has recently been shifted to 7-Egerton Road, Lahore ; if so, reasons for the shifting of the said office from one place to another ;

(*b*) whether it is a fact that the buildings occupied by the Information Department on Abbot Road, Queens Road and Egerton Road Lahore were taken on rent, if so, the monthly rent of each building ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes. On the proposal of Central Government area measuring 18 kanals 16 marlas and 180 sq. feet out of the plot of land owned by the Information Department at 21-Abbot Road, Lahore has been sold to the Television Authorities for the construction of the Lahore T. V. Station. Moreover the building at 21-Abbot Road was very old and dilapidated and was inadequate to house the large establishment. It was, therefore, decided to construct a new building for housing the offices of the Information Department located at Lahore. In order to give vacant possession of the land to T. V. Authorities for the purpose the offices of the Information Department had to be shifted from 21-Abbot Road, Lahore. Consequently, the office of the Director, Press Information was shifted to 16-Queens Road in the first instance. The rent of this building was considered to be very high, therefore, office of the Director, Press Information was re-shifted to 7-Egerton Road, Lahore.

(*b*) The building at 21-Abbot Road is Government owned building and, therefore, no rent was paid for it. The buildings at 16-Queens Road and 7-Egerton Road are private owned buildings. The monthly rent of these buildings is as under :—

Serial No.	Name of Building		Monthly rent
1	16-Queens Road, Lahore	...	Rs. 2,250
2	7-Egerton Road, Lahore	...	Rs. 1,575

پیر علی گوھر چشتی - کیا وزیر اطلاعات یہ بتائیں گے کہ یہ بلڈنگ کرائے پر لینے کی بجائے محکمہ پریس و انفارمیشن کے زیر غور اپنی عمارت کی تعمیر ہے - اگر ایسا ہے تو اس عمارت کا بنانا کب تک ممکن ہے ؟

وزیر اطلاعات - آپ میرا جواب دوبارہ پڑھ لیں اس میں اس سوال کا جواب موجود ہے -

پیر علی گوھر چشتی - میں نے یہ پوچھا ہے کہ کرائے پر لینے کی بجائے - - -

Minister for Finance : "It was, therefore, decided to construct a new building for housing the offices of the Information Department located at Lahore." The Member may kindly read it, read it, read it and he will get the answer.

مسٹر سپیکر - ان کا سوال یہ ہے کہ وہ کب تک آپ بنا لیں گے -

وزیر اطلاعات - پہلا سوال یہی تھا - کب تک کا بعد میں آتا ہے -

We will do it at as early an opportunity as possible.

میاں محمد شفیع - آپ نے کرائے کی جو رقوم دی ہیں ۲۲۵۰ روپے اور ۵۵۷۵ روپے - یہ ۵۵۷۵ روپے کی رقم جو کرائے میں دی جا رہی ہے بہت بڑی ہے - کیا آپ فرمائیں گے کہ اس بلڈنگ کا کرایہ کس طرح سے تشخیص کیا گیا ہے - فی مربع فٹ کے حساب سے کیا ہے یا ویسے کیا ہے ؟

Minister for Information : This does not arise out of this question.

میاں محمد شفیع ۔ آپ ۵۵۷۵ روپے جو کرایہ دیتے ہیں وہ کس حساب سے دیتے ہیں ۔ کیا وہ یکمشت دیا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ۱۵۷۵ روپے ہے ۔ ۵۵۷۵ روپے نہیں ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ میرے پاس یہی رقم درج ہے ۔

Mr. Speaker : That is mis-print.

میاں محمد شفیع ۔ اسی حساب سے بتائیے کہ اس بلڈنگ کا کل رقبہ کتنا ہے اور آپ کتنے روپے فی مربع فٹ کے حساب سے کرایہ دیتے ہیں ؟

Minister for Information : I cannot answer this question off-hand.

Mr. Speaker : Moreover, the assessment would have been made.....

Minister for Finance : .....by the Estate Office.

Malik Muhammad Aslam Khan : Sir, may I know who owns this building at 7-Egerton Road, Lahore ?

Minister for Finance : Fresh notice.

PURCHASE OF EQUIPMENT FOR THE HOUSING, WATER AND SEWERAGE SCHEMES

*11015. **Chaudhri Idd Muhammad** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount of foreign aid received from different sources in foreign and Pakistan currency for the purchase of equipment for the Housing, Water and Sewerage Schemes in the Province, during 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the amount, out of that stated in (*a*) above, utilized during the said periods in the towns of Karachi, Lahore, Hyderabad, Lyallpur, Rawalpindi, Multan and Peshawar ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) :

House Building.—Total aid received during the year 1965-67 was $7,86,555 worth of material, conversion value of which is Rs. 37.44 lac. Out of this $2,10,504 worth of material, was utilized for Lahore Township Scheme, conversion value of which is Rs. 10.02 lac.

$1,37,605 worth of material has been received so far during the year 1967-68, conversion value of which is Rs. 6.55 lac. Out of this, $29,412 worth of material for Lahore Township has been utilized, conversion value of which is Rs. 1.40 lac.

Water Supply.—Total value of the aid received during 1966-67 was Rs. 36.74 lac. Against this, the expenditure incurred was as under :

		Rs.
Lahore Water Supply Scheme	...	1.47 lac.
Karachi Water Supply Scheme	...	11.50 lac.
Hyderabad Water Supply Scheme	...	.95 lac.
Multan Water Supply Scheme	...	.95 lac.
Total	...	14.87 lac.

During the current financial year 1967-68, total value of the aid so far received is Rs. 41.24 lac and according to the information so far received, the expenditure incurred is as under :

		Rs.
Lahore Water Supply Scheme	...	11.45 lac.
Hyderabad Water Supply Scheme	...	2.38 lac.
Multan Water Supply Scheme	...	2.38 lac.
Karachi Water Supply Scheme	...	22.00 lac.
Total	...	38.21 lac.

Sewerage.—Total value of the aid received during 1966-67 was Rs. 26.94 lac against which the expenditure incurred was only Rs. 0.49 lac on Lahore Sewerage Scheme.

During the current financial year 1967-68 the total aid so far received is only Rs. 4.86 lac which has been totally spent on the Lahore Sewerage Scheme.

Expenditure reports in respect of these three services for Lahore, Rawalpindi and Lyallpur have not yet been received.

M. P. As. and M. N. As. Invited to Attend to Airport Ceremonies, Shalimar Garden Reception and Government House Dinner Held in Honour of President of Yugoslavia

*11070. **Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the names of M. N. As. and M. P. As. who were staying in the Pipals Lahore on th e 10th, 11th, 12th and 13th January, 1968 ;

(*b*) the names of M. P. As. and M. N. As. who were invited to attend to Airport Ceremonies, Shalimar Garden Reception and Government House Dinner held in honour of President of Yugoslavia in January, 1968 ;

(*c*) in case a very small number of M. N. As. and M. P. As. mentioned in (a) above was invited to attend the said functions, reasons thereof ;

(*d*) whether it is a fact that a number of lady filmstars were also invited to the said functions ;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, reasons for giving preference to the said filmstars over M. N. As. and M. P. As ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) The Provincial Information Department is not required to maintain any such record as the 'Pipals' is under the charge of the Assembly Secretariat.

(*b*) This Department is not concerned with the Airport Ceremonies and Government House Dinner parties. A list of invitees to the Civic Reception at the Shalimar Garden is placed on the table of the House.*

(*c*) This time the Reception at the Shalimar Gardens was arranged on a very limited scale. Only local MPAs/MNAs. were invited. Outstation MPAs/MNAs., who had notified their presence in Lahore on the occasion to the Director of Protocol were also invited.

(*d*) No.

(*e*) Question does not arise.

پیر علی گوہر چشتی - جناب والا - میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ گورنمنٹ ہاؤس ائر پورٹ اور شالا مار گارڈن میں جو پارٹیاں دی جاتی ہیں ان میں جن لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے ان کی لسٹ مہیا کی جائے - مجھے صرف شالا مار باغ کی پارٹیوں کی لسٹ مہیا کی گئی

**Please see Appendix II at the end.*

ہے ۔ ویسے انہوں نے فرمایا ہے وہ گورنمنٹ ہاؤس اور ایر پورٹ کی پارٹیوں کے ذمہ دار نہیں ہیں ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ ہاؤس کی پارٹیوں کے اخراجات محکمہ خزانہ ادا کرتا ہے یا کوئی اور محکمہ ؟

Minister for Information : This question has been directed to the Minister of Information who stands committed to answer it, and they have nothing to do with ceremonies being held at the Air Port, and with the Government dinner parties. This Department is not concerned. If the Member puts a fresh question and addresses it to the Finance Department, then, of course, we will be in a position to supply a suitable answer. This question does not arise out of this.

پیر علی گوہر چشتی ۔ جناب والا ۔ پھر گورنمنٹ ہاؤس اور ائر پورٹ کی پارٹیوں کے جو دعوت نامے جاری کئے جاتے ہیں ان کا ذمہ‌دار کون ہے ؟

Minister for Information : I can only furnish the copy of the Constitution and Rules of Business of the Government of West Pakistan. The Member should in his leisure time go through them. This does not arise out of this question.

WILL OF THE FORMER GOVERNOR OF WEST PAKISTAN LATE MALIK AMIR MUHAMMAD KHAN

***11117. Pir Ali Gohar Chishti :** Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the 'will' of the former Governor of West Pakistan, late Malik Amir Muhammad Khan, has been traced from the treasury record of Mianwali District ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative ;

(*i*) who traced the said 'will' (*ii*) when the 'will' was signed, recorded and by whom it was attested and (*iii*) what are the details of the 'will' ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (a) Yes.

(*b*) (*i*) The Deputy Commissioner, Mianwali traced out the "WILL" at the time of inspection of the Treasury and by withdrawing his Confidential Box from the Treasury containing this document on 30th December, 1967.

(*ii*) The "WILL" was signed by the Testator on 22.9.1946. It was recorded by the Testator himself and attested by two witnesses - Dost Muhammad Khan Major of Kalabagh and Yar Muhammad Khan of Pindi Gheb.

(*iii*) The contents of the "WILL" have already appeared in the Press.

EXCISE DUTY ON THE SALE OR USE OF IMPORTED AND COUNTRY MADE LIQUOR

*11121. **Pir Ali Gohar Chishti** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state the total amount accrued to Government as Excise Duty on the sale or use of imported and country made liquor during the years 1965-66, 1966-67 and 1967-68 throughout the Province ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) :

		Rs.
1965-66	...	2,04,64,384
1966-67	...	2,03,60,891
1967-68	...	Actual income during first half of the year is Rs. 1,07,26,644. Budget estimate of income for the entire year is Rs. 2,19,50,000.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ جو شراب سے آمدنی ہوتی ہے ۔ یہ آپ کس کس مد پر خرچ کرتے ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جو ممبر صاحبان کو الاؤنس دیا جاتا ہے یہ اس پر بھی خرچ ہوتی ہے ۔ (قہقہہ)

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ منسٹر صاحب کی تنخواہ پر بھی خرچ ہوتی ہوگی ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ مولانا صاحب دانا ہیں ۔ خوب سمجھتے ہیں ۔ جواب واضح ہے جب کسی ایک مد سے خزانہ میں آمدنی آئیگی تو وہ سب جگہ خرچ ہوگی آپ کو بھی تنخواہ اسی سے ملتی ہے دوسروں کو بھی اسی سے ملتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا منسٹر صاحب کو بھی اس سے تنخواہ ملتی ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ سب کو اسی سے ملتی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ہماری اسلامی جمہوریہ پاکستان کے لحاظ سے اس کی جو آمدنی ہے کیا وہ اسے حلال سمجھتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ رائے کا معاملہ ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ میں اسے حرام کی آمدنی سمجھتا

ہوں ؟ آپ اس میں سے ماہانہ الاؤنس لیتے ہیں اور پھر مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں اسے حرام کی کمائی سمجھتا ہوں یا نہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ شراب کی آمدنی حلال ہے یا نہیں۔ اس کا جواب منسٹر صاحب نے نہیں دیا ۔

پیر علی گوہر چشتی ۔ کیا وزیر خزانہ صاحب یہ بتائیں گے کہ شراب پینے پلانے کے بارے میں وہ اسلامی مشاورتی کونسل سے دریافت کریں گے ؟ نیز اس بارہ میں ان کی ذاتی رائے کیا ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ میرے نزدیک یہ حرام ہے ۔ اور میں آپ کو بھی تلقین کرونگا کہ آپ اس رائے کو اپنائیں ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ میں اسلامک ایڈوائزری کونسل سے مشورہ لیا جا سکتا ہے تو لے لیں میری رائے میں شراب پینا حرام ہے حرام ہے ۔

پیر علی گوہر چشتی ۔ کیا حکومت درآمد شدہ شراب پر پابندی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ عوام اس سے بچ جائیں ؟

Mr. Speaker : The Member should give a fresh notice for that. Next question now.

PUBLICATION OF FORTNIGHTLY "TASLEEM" HAFIZABAD

***11272. Mr. Hamza** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Saleem Shahid, Chief Editor and

Publisher of the proposed fortnightly "Tasleem", Hafizabad filed a declaration on 29th April, 1967 with the Deputy Commissioner, Gujranwala for the publication of the said newspaper ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said application has since been disposed of ; if so, with what result ;

(*c*) whether the said applicant was informed of the decision of the Deputy Commissioner on the said application ; if not, reasons therefor ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) The application has since been disposed of and request for authentication declined.

(*c*) The applicant has since been informed by the District Magistrate, Gujranwala.

مسٹر حمزہ ۔ کیا وزیر اطلاعات مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ ڈکلریشن دینے کا فیصلہ آپ نے کس تاریخ کو کیا اور اس درخواست دہندہ کو کب دی ؟

Minister of Information : I am sorry Sir, I can furnish the information if he gives a fresh notice.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ انتہائی متعلقہ سوال ہے ۔ اگر آپ حکم دیں تو ہم سوال کرنا چھوڑ دیتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I am in agreement with Mr. Hamza that this supplementary arises out of this question, when he asks : "if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said application has since been disposed of ; if so, with what result ;".

Minister of Information : Then it may be kept pending Sir. I will answer it on the next occasion, if he is so keen about this information. But at the moment I can only say that the District Magistrate, Gujranwala did not forward the necessary police case, which was sent on the 20th

March 1968 but there it no date mentioned in it. However, if he is so keen, I can furnish it on some other occasion.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اس کی اطلاع دی جائے - دوسرے میں خصوصی طور پر آپ سے یہ اصولی فیصلہ لینا چاہتا ہوں - جناب وزیر موصوف کا طرز عمل اس ایوان کے وقار کے بالکل منافی ہے کیونکہ اکثر اوقات جب وہ جواب دیتے ہیں ان کا لب و لہجہ ٹھیک نہیں ہوتا دوسرے وہ اس قسم کے اعتراضات ہمیشہ کرتے ہیں جو ایوان کے وقار کے بھی منافی ہیں -

مسٹر سپیکر - حمزہ صاحب آپ اپنا ضمنی سوال پوچھیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں ضمنی سوال کیا کروں وہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حق ہے کہ جب ضمنی سوال کیا جائے - - - - - -

وزیر اطلاعات - جناب والا - میں نے کب کہا ہے کہ آپ کا حق نہیں ہے میں نے کب منع کیا ہے کہ آپ سوالات نہ اٹھائیں - کب آپ کے سوال کا جواب دینے کی کوشش نہیں کی - یہ آپکی ڈیوٹی ہے لیکن آپ سوالات کے درمیان سیاست کو گھسیڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے سوالات کا جواب دینا غیر متعلقہ ہو جاتا ہے - جب ضمنی سوالات اٹھائے جاتے ہیں - تو ہم سپیکر صاحب کے نوٹس میں یہ چیز لاتے ہیں کہ یہ سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا ہے - آپ اپنا حق اپنے انداز سے بیان کرتے ہیں اور میں اپنی بات اپنے انداز سے بیان کرتا ہوں - جناب سپیکر - میں پھر عرض کر دوں کہ جب حکومت جواب دیتی ہے تو کہہ دیتی ہے کہ فلاں سوال میں اسکا جواب دے دیا ہے یا اگر کسی وجہ سے حکومت کے پاس جواب نہیں

نہ ہو تو حکومت ہمیشہ کہہ دیتی ہے کہ اگلے موقع پر اس سوال کا جواب دے دیا جائیگا ۔ میں آج پھر دہراتا ہوں کہ جب کبھی یہ سوال اٹھاتے ہیں تو یہی کوشش ہوتی ہے کہ اس سوال کا جواب دیا جائے ۔ انہوں نے لب و لہجہ کے متعلق فرمایا ہے ذرا اپنے لب و لہجہ کو بھی دیکھیں ۔ میں فطرتاً احترام کرنے کا عادی ہوں ۔ یہ درست ہے کہ میں کبھی cow down نہیں ہوتا ۔ دنیا کے کسی رعب یا دھونس میں نہیں آتا ۔ میں عاجز سا آدمی ہوں لیکن آپ مجھ سے ایسی بات کریں کہ میں خاموشی سے برداشت کر لوں یہ میرے بس کی بات نہیں ہے ۔ میں نے یہ سیکھا نہیں ہے ۔ جو میرا احترام کرتے ہیں میں ان کا دل سے احترام کرتا ہوں ۔ جو میرا احترام نہیں کرتے میں ان کی طرف رجوع نہیں کرتا مگر cow down ہونا میرے لئے مشکل ہے کہ میں ان کے سامنے ہتھیار ڈال دوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ Point of personal explanation جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے میں ضمنی سوالات میں سیاست کو گھسیڑ دیتا ہوں ۔ میں اسمبلی میں ذاتی کاروبار کیلئے نہیں آیا ہوں ۔ جو کارروائی یہاں ہوتی ہے اس میں کچھ نہ کچھ سیاسی مقصد مضمر ہوتا ہے ۔ چودھری عید محمد صاحب کے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا تھا کہ جب نواب آف کالا باغ ملک امیر محمد خان کا دور تھا اس وقت آپ خاموش تھے اب کچھ دیر اور خاموش رہیں کیا ان کو یہ جواب دینا مناسب تھا ۔ میں نے جو سوال کیا تھا اس کا لازماً اس جواب سے تعلق تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Ahmedmian Soomro: Point of order Sir. This conversation, which is going on, does it concern the question hour ? Is this not a waste of the question hour ?

Mr. Speaker : He was on a point of personal explanation, and Mr. Hamza should not put cross questions, and I think we should end this discussion. Now I call upon the Member to ask the next question.

Khawaja Muhammad Sıfdar : What about this question ; has it been kept pending ?

Mr. Speaker : No; so far as the date is concerned, that will be communicated by the Minister of Information to Mr. Hamza.

Minister of Information : The date about ; I want to be doubly sure.

Mr. Speaker : Mr. Hamza, you want to know the date on which the District Magistrate informed the applicant ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے فیصلہ کر دیا ہے میں یہ پوچھتا ہوں کہ انہوں نے کب فیصلہ کیا ؟ دوسرے جواب کے حصہ ''ج'' میں فرماتے ہیں کہ درخواست دھندہ کو اطلاع دے دی ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ اطلاع کب دی ہے ؟

Minister of Information : Sir, I have just received the information from the department. The answer is that the date of rejection is 1st of April 1968. Now you can understand the anxiety of the Government to answer your questions. Within five minutes I have been able to get the information. This is 1st April 1968.

CALENDAR DIARY "A DECADE OF REFORMS 1958—68"

*11351. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a Calendar Diary for the year 1968 "A

Decade of Reforms 1958-1968" was published by the Department of Films to be sold at Rs. 8 per copy in the case of bulk purchase ;

(*b*) if reply to (*a*) above be in the affirmative, whether it is also a fact that the Informotion Department issued a directive No. S. O. (Pub)-I-31/67, dated 29th February, 1968 to all Administrative Secretaries, all Heads of Autonomous Bodies and Attached Departments, all the Commissioners and Deputy Commissioners, Registrar High Court, to order bulk purchase of the said Calendar Diary ; if so, the reasons for this considerable expenditure from the public exchequer ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes. The expenditure is not considerable as only one thousand three hundred and fifty copies have been purchased for Government offices in the 53 Districts of West Pakistan.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کیلنڈر ڈائری پر جو رقم صرف ہوئی ہے بہت معمولی ہے ۔ میں نے اس رقم کا حساب لگایا ہے ۔ صرف ۹ ہزار ۲ سو ۵۰ روپے اس کیلنڈر ڈائری پر خرچ ہوئے ہیں ۔ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ اس کیلنڈر ڈائری کی خرید پر کتنی رقم صرف ہوئی ۔ محکمہ اطلاعات کے سرکلر سے جو جاری کیا گیا ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ سرکاری خزانہ کی رقم پارٹی کے پراپیگنڈہ پر صرف کرتے ہیں ؟

Minister of Information : I don't know what is the question. I would like him to repeat it and put it in a .....

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ جو ۹ ہزار کے قریب رقم بنتی ہے یہ سرکاری کام کیلئے خرچ نہیں کی گئی ہے ۔ کیا یہ درست ہے کہ وہ رقم پارٹی کے پراپیگنڈہ کیلئے خرچ کی گئی ہے ؟

Minister of Information : Now, Sir the Government activities are being projected and the Government is something different from the party. The party propaganda is not being carried out through these calendars. The activities or the achievements of the present Government, not the party, are being projected through these calendars. So there is no truth in what he says.

UNATTRACTIVE AREA ALLOWANCE FOR GAZETTED AND NON-GAZETTED OFFICERS OF REVENUE DEPARTMENT.

*11487. **Khan Malang Khan** : Will the Minister for Finance be pleased to state whether it is a fact that Gazetted Officers of the Revenue Department posted in added area of Hazara District are allowed 20 per cent of their pay as unattractive area allowance whereas non-gazetted employees of the same Department are allowed only 15 per cent of their pay as unattractive area allowance ; if so, reasons therefor ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) ; Yes in Added Areas of Hazara District the Unattractive Areas Compensatory Allowance to Non-Gazetted Government Servants is being given at 15 per cent of their pay as against 20 per cent to the Gazetted Government Servants. This is because of a misinterpretation of the Government orders on the subject. Orders have since been issued clarifying the position with instructions that the arrears on this account may also be paid to all those who have been allowed the Unattractive Areas Allowance at 15 per cent of pay instead of the sanctioned 20 per cent.

خان ملنگ خان - جناب والا - میں وزیر خزانہ صاحب کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے غلط فہمی کا ازالہ کر دیا ہے - لیکن جو استانیاں زنانہ مدارس میں ہیں ان کو غیر دلکش علاقہ جات الاؤنس نہیں مل رہا ہے - آپ مہربانی فرما کر ایسی ہدایات جاری کر دیں کہ زنانہ مدارس میں استانیوں کو بھی یہ الاؤنس مل جائے -

مسٹر سپیکر ۔ یہ ایک تجویز ہے ۔

AMOUNT RELEASED BY FINANCE DEPARTMENT OUT OF SUGARCANE CESS FOR UTILIZATION ON DIFFERENT APPROVED SCHEMES

*11602. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the amount released by the Finance Department during the period from 1st July 1964 to 30th March 1968 out of the sugarcane cess for utilization on different approved schemes ;

(*b*) reasons for excesses and savings, if any, during each of the fiscal year of the said period ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Funds were released for utilization on different schemes as under :—

(*i*) 1966-67	30.00 lacs	Only Rs. 9,20,031 utilized.
(*ii*) 1967-68	57,32,700	

No funds were demanded/released before 1966-67 as procedural details regarding selection of roads by Zonal Committees, issue of administrative approval and appointment of executing agencies remained under consideration.

(*b*) Funds are released by the Finance Department according to the requirements of the Highways Department against the schemes administratively approved by the competent authority. The year has not yet closed, therefore, there is no question of saving or excess at this stage.

BUDGET ESTIMATE FOR 1967-68 FOR PROVINCIAL SCHEMES

*11688. **Rais Haji Darya Khan Jalbani** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the criteria adopted for region-wise and department-wise allocation of the provision of Rs. 91.19 crore provided in the Budget Estimates for 1967-68 for Provincial Schemes having province-wide impact ;

(*b*) the region-wise and department-wise distribution of the provision mentioned in (*a*) above ;

(*c*) the amount surrendered by each region, alongwith reasons therefor ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The information is being collected from the Departments concerned.

Haji Murad Bakhsh : Do you think that it should be repeated on the next turn ?

Minister for Finance : It will be repeated.

POSTING OF ABDUL MAJID, SUPERINTENDENT IN OFFICE OF DIRECTOR EXCISE AND TAXATION, KHAIRPUR

*11759. **Mr. Ahmedmian Soomro** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Abdul Majid has been transferred from the area of former Punjab and posted as office Superintendent in the office of Director of Excise and Taxation, Khairpur;

(*b*) whether it is a fact that according to the West Pakistan Excise and Taxation Department Ministerial Service (Divisional) Rules, 1963, the said post was to be filled by promotion from amongst the members of the Service in the Division where the vacancy occurred ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, why the said Abdul Majid was so appointed in contravention of the said rules and the action Government propose to take in this behalf ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Mr. Abdul Majid Chaudhry has been working for long as office Superintendent in the Punjab area. His appointment as Superintendent was challenged through a Writ petition in the Supreme Court by one of his colleague which was accepted.

2. However, the Supreme Court directed that the rights of Abdul Majid should also be safe-guarded. Accordingly Mr. Abdul Majid was appointed as Superintendent against a newly created post of Superintendent sanctioned for Khairpur division. This was done in pursuance of observation of the Supreme Court and in consultation with the Services and General Administration Deptt. The appointment of Mr. Abdul Majid did not affect rights of any employee of that division and his appointment is not in contravention of the West Pakistan Excise and Taxation Department Ministerial Service (Divisional) Rules, 1963 which provide that if strict application of any of the rule causes hardship to the individual concerned it may be relaxed.

Mr. Ahmedmian Soomro : Under the West Pakistan Excise and Taxation Rules, to which my friend the Minister for Finance has accepted being relevant, if a person was not sent from Punjab to Khairpur Division, the person assisting there would naturally have been promoted. Is it not a fact that the sending of a man from here has usurped the right of the people of Khairpur Division ?

Minister for Excise and Taxation : I have already said that there is provision in the rules by which we can relax applicability of the rules with regard to any particular individual and that has been done in the case of Abdul Majid because there was a direction by the Supreme Court and the decisions of the Supreme Court are binding on all authorities throughout the country. We could not afford to disobey the order of the Supreme Court. That was the difficulty of the Government. It was in obedience

to the directions and wishes of the Supreme Court that this step has been taken.

Mr. Ahmedmian Soomro : Did the Supreme Court direct that the rights of Khairpur Division be usurped and this person sent to Khairpur ?

Minister for Excise & Taxation : I would not attribute such observations to the Supreme Court and I would request the Member let us not involve ourselves in a matter which does not fall within the province of this legislature.

Mr. Ahmedmian Soomro : I would respectfully submit what was the direction of the Supreme Court under which the action was taken ?

Minister for Excise & Taxation : The direction was that this Abdul Majid's rights may be respected and some arrangements may be made to safeguard his interest.

خواجه محمد صفدر – جناب والا - مجھے خوشی ہے کہ جناب وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلہ جات کا حکومت احترام کرتی ہے لیکن میں ان کی خدمت میں یہ سوال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس سلسلے میں واضح قواعد موجود ہیں کہ سپرنٹنڈنٹ اپنے اپنے ڈویژنِ میں رہیں گے - تو کیا اس کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ انہیں ان کے ڈویژن میں ہی کسی جگہ تعینات کیا جاتا اور خیرپور کے کسی آدمی کو اس کی جگہ پر ترقی دی جاتی -

Minister for Excise & Taxation : The difficulty of the Government was that this Abdul Majid had been working for long as an office superintendent in the Punjab area and the decision given by the Supreme Court was that he may be accommodated as superintendent of the regional office. There was no vacancy or no post available in this region and then the Government was confronted with the difficulty of honouring the

observations and suggestions of the Supreme Court. So, the rules had to be relaxed and he had to be put there. But I assure the Member that this is not the policy of the Government to ignore the rights and interests of other Divisions and to accommodate people from other Divisions by appointing them there. This was just an exceptional situation in which the Government was placed unfortunately and the Government had to take a decision. Normally, the Government does not do that.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرنے پر اس لئے مجبور ہوئے کہ چونکہ سپریم کورٹ نے یہ حکم دیا تھا کہ اس کے حقوق کا تحفظ کیا جائے کیا میں ان سے یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ کیا سپریم کورٹ نے آپ کو یہ ہدایت کی تھی کہ آپ دوسروں کے حقوق کو پامال کرکے اس کے حقوق کا تحفظ کریں ۔

Mr. Speaker : I think this was the supplementary question asked by Mr. Soomro.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ دریافت کیا ہے کہ دوسروں کے حقوق کو پامال کرکے آپ نے ان کے حقوق کا تحفظ کیوں کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اب حاجی صاحب کے بعد سوال پوچھیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ لوگ وحدت مغربی پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں تو کیا ایسے اقدامات کرنے سے حکومت خود اس وحدت کے خلاف

پراپیگنڈہ نہیں کر رہی ۔ کیا حکومت ایسے اقدامات کرکے لوگوں کو مجبور نہیں کرتی کہ وہ اس وحدت کو توڑنے کا مطالبہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ یہ تو اپنی اپنی رائے کا معاملہ ہے ۔

خان اجون خان جدون ۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ بقول ان کے سپریم کورٹ نے یہ ہدایات دی تھیں کہ اس سپرنٹنڈنٹ کو accommodate کیا جائے تو خیرپور میں ہی ایک ایڈیشنل اسامی create کرکے اس کو accommodate کیوں نہیں کیا گیا ۔ کیا یہ بہتر نہ تھا کہ اس کے اپنے ہی ڈویژن میں ایک ایڈیشنل اسامی create کرکے اس کو accommodate کیا جاتا ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ دراصل جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے محکمے کے لئے ایک غیر معمولی situation پیدا ہو گئی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جدون صاحب ۔ یہ نئی اسامی create نہیں کی گئی تھی بلکہ ایک vacancy وہاں پر موجود تھی ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ vacancy پہلے ہی exist کرتی تھی ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں

کہ یہ صاحب بطور سپرنٹنڈنٹ کب سے خیرپور میں تعینات ہیں ؟

Minister for Excise & Taxation : I have no information in this regard and I am not in a position to give an answer just now but if the Leader of the Opposition is so keen about it I can furnish the information.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes, I am keen about it. With your permission, Sir, I will ask another supplementary.

Minister for Excise & Taxation : Just a minute. I have to furnish the information to this effect when this Abdul Majid was posted as Superintendent in the Khairpur Division ? Since when ?

خواجہ محمد صفدر ۔ Yes جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں وزیر موصوف کی توجہ

West Pakistan Excise and Taxation Divisional Rules, 1963, part 1 General.

کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ تو اس کے کالم چار میں لکھا ہے اور کالم نمبر ۱ میں ہے سپرنٹنڈنٹ ۔ کالم چار میں لکھا ہے ۔ کہ ان کی appointment کیسے ہوتی ہے :-

> "By promotion from among the Members of the Service in the Division where the vacancies occur, holding posts of Assistants, Head Assistants, clerks, with at least 5 years experience as such, ... and so on."

میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں میں نے کم از کم یہاں نہیں دیکھا ۔ کہ رولز کو relax کیا جاتا ہے ۔ یہاں واضح طور پر لکھا ہوا ہے ۔ کہ ڈویژن میں سپرنٹنڈنٹ کی جو اسامی خالی ہو

گی ۔ وہ اس سے اگلے آدمی یا اس سے نچلے آدمی کو promote کرکے پر کی جائیگی ۔ تو اس کی خلاف ورزی کس ضابطے کے مطابق کی گئی ہے ؟

Mr. Speaker : This is one of the Rules.

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

Mr. Speaker : The Member means to say the Government has no power to relax it ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir.

اگر رولز relax کرنے کے لئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Minister for Excise & Taxation : I am not in possession of the Rules but my office note shows that there is a provision in the Rules and because of that, the Rule was relaxed.

Mr. Ahmedmian Soomro : Sir, the Minister has stated that there is a provision for relaxing the Rules, I would honestly request him to please look into it whether it is so.

Minister for Excise & Taxation : Sir, I have already submitted that the Provincial Government was placed in a very unusual and peculiar situation. Normally, we recruit, and promote as well, people on such posts from the persons of that Division but in this case, we had to effect a departure because the observation of the Supreme Court was there, and there was no course open to Government. But it is not going to make it a precedent and form a policy. The Government appoints persons belonging to that Division and that policy is being followed for the last several years but this departure was necessitated due to the observation of the Supreme Court and the Government was helpless in this matter.

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر کی اطلاع کیلئے میں عرض کرتا ہوں ۔ انہوں نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے ۔ کہ

گورنمنٹ ان قوانین کی پوری پوری پابندی کر رہی ہے ۔ لیکن مشکل حالات پیدا ہو گئے ہیں ۔ اس لئے ایسا کام کرنا پڑتا ہے ۔ میں ان کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ کہ میری اطلاع کے مطابق یہ Superintendent پانچ سال سے خیرپور میں تعینات ہے ۔ کیا ان پانچ سالوں میں کسی شخص کی حق تلفی نہیں کی گئی ہے ۔ اگر کسی کی حق تلفی کی گئی ہے تو اس کو حق دلانے کی کوئی کوشش کی گئی ہے ؟

Minister for Excise and Taxation : How this question arises out of this question ?

خواجہ محمد صفدر ۔ آپ نے تو ابھی یہاں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ آپ نے تو صرف یہ کہا ہے کہ پہلے رولز میں کوئی پروویژن نہیں ہے ۔

My contention is that the power does vest in the Government. You said I should bring the rules next time and we shall thrash it and I said very well.

اب آپ نے ایک نیا سوال اٹھا دیا ہے ۔ یہ سپلیمنٹری پیدا نہیں ہوتا ۔

Supplementary should arise from the principal question. Does it arise here ? Then there will be no end to these things.

ملک معراج خالد ۔ اس کا فیصلہ کہ یہ سپلیمنٹری صحیح ہے یا غلط یہ کس نے کرنا ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب یہ بڑی ظاہر اور مسلمہ بات ہے ۔

کہ اس چیز کا فیصلہ وہ ہمیشہ سپیکر ہی کریگا ۔ کہ یہ سوال سپلیمنٹری ہے یا کہ نہیں لیکن وزراء صاحبان سپیکر کی توجہ اس امر کی طرف دلا سکتے ہیں کہ یہ سوال سپلیمنٹری سوال سے پیدا نہیں ہوتا - اور زیادہ مناسب یہ ہے ۔ کہ فاضل وزراء صاحبان directly یہ نہ کہیں کہ یہ سپلیمنٹری سوال نہیں ہے بلکہ سپیکر کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں کہ یہ سوال سپلیمنٹری سوال سے پیدا نہیں ہوتا اور اس سوال کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے اور جہاں تک خواجہ صاحب آپ کے سوال کا تعلق ہے جو آپ نے پوچھا ہے ۔ کیونکہ یہ معاملہ جیسا کہ کرمانی صاحب نے فرمایا ہے ۔ اس کے متعلق اگلی مرتبہ آپ کو یہ بتایا جائیگا ۔ کہ رولز کو relax کرنے کی پاور گورنمنٹ کے پاس ہے کہ نہیں ۔ اس کے بعد آپ ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب میری رائے یہ ہے - کہ اس سوال کو ملتوی کر دیا جاوے ۔ اور وزیر صاحب پوری طرح تیار ہو کر آئیں اور سارے سوالات کا جواب دیں ۔

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn. The Question Hour is over now. Will the Minister kindly place on the Table of the House the answers to the remaining questions ?

Minister for Finance : Sir, I beg to place on the Table of the House the answers to the remaining questions.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا - قاضی صاحب کے سوال نمبر ۱۲۰۸۶ کا جواب تو انہوں نے دیا ہے ۔ لیکن اس سوال کا جواب

انہوں نے نہیں دیا کہ آیا یہ ان کی تعداد مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کب سے محکمہ خزانہ میں منظوری کیلئے التواء میں پڑا ہوا ہے ؟ یہ جواب انہوں نے نہیں دیا ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ حاجی صاحب اس کا جواب ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا فرما رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کیا اس کا جواب نہیں دیا گیا ۔ کرمانی صاحب قاضی محمد اعظم عباسی کے سوال نمبر ۱۲۰۸۶ میں دریافت کیا گیا تھا ۔ کہ سول ججوں کی ہر ریجن میں جو تعداد مقرر کرنے کا سوال ہے وہ کب سے زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب کا یہ کہنا ہے ۔ کہ وہ تاریخ نہیں دی گئی کہ یہ معاملہ کب سے زیر غور ہے ۔ حاجی صاحب محض اس بناء پر اس سوال کو دہرایا نہیں جا سکتا ۔

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up a Short Notice Question by Mr. Abdul Qayyum Qureshi. Yes please.

INTER REGIONAL TRANSFERS OF A. S. IS. OF POLICE

***12921. Mr. Abdul Qayyum Qureshi :** Will the Minister for Home be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Assistant Sub-Inspectors of Police are treated as Class III employees ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Class III employees of the Police Department are transferable from one region to another region ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the negative, whether it is a fact that A. S. Is. have been transferred from Bahawalpur Region to other regions since January, 1968 ; if so, the monthwise number thereof alongwith reasons for their transfer from Bahawalpur Region ?

وزیر داخلہ (قاضی فضل اللہ عبیداللہ) ۔ جہاں تک الف کا تعلق ہے ۔ جواب جی ہاں ۔

(ب) حکومت مغربی پاکستان کے تمام ملازمین کا تبادلہ کہیں بھی کیا جا سکتا ہے ۔

(ج) ضروری معلومات حاصل کی جا رہی ہیں ۔ اور وصول ہونے پر فراہم کی جائینگی ۔ لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اس بات پر غور کر رہی ہے کہ درجہ سوم اور چہارم کے ملازمین کو ان کے ریجن سے تبدیل نہ کیا جائے ۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں جلدی فیصلہ ہو جائیگا ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ ان کے لئے کافی مشکلات کا باعث ہوتا ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم قریشی ۔ جناب والا ۔ یہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ معاملہ دوبارہ ہاؤس میں آ جائے ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے - یہ اطلاع آپ کو پہنچا دیں گے -

---

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

TEMPORARY COURTS OF CIVIL JUDGES IN FORMER SIND

*12086. **Kazi Muhammad Azam Abbasi:** Will the Minister for Finance be pleased to refer to answer to starred question No. 9988 of Mr. Zain Noorani, M. P. A. given on the floor of the House on 2nd May 1968 and state :—

(*a*) since when the case of fixing the cadre strength of Civil Judges, of each region is pending for final sanction in the Finance Department ;

(*b*) how long more it will take for the Finance Department to finalise the matter ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Fixation of cadres was to be finalised jointly by Services and General Administration Department and Finance Department, as such it cannot be said that the matter remained pending in Finance Department. In any case, the cadre was revised in a joint meeting of the aforesaid Departments on 29th March 1968 and advice to this effect was issued from Finance Department on 19th April 1968.

(*b*) In view of reply to (*a*) above, this question does not arise.

TECHNICAL PAY TO SCIENCE LECTURERS OF GOVERNMENT COLLEGES

*12123. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Science Lecturers of Government

Colleges in the Province are not getting technical pay in addition to their normal pay ;

(*b*) whether it is a fact that the technical hands with similar qualifications working in other Government Departments are getting technical pay ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for not giving technical pay to the said lecturers and (*ii*) whether Government intend to consider the advisability of allowing the technical pay to them ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Only Medical and Engineering Graduates have been allowed Technical Pay.

(*c*) (*i*) Does not arise in view of the answer at (*a*) and (*b*) above.

(*ii*) No.

CONSTRUCTION OF CINEMA ON MULTAN ROAD, LAHORE

*12125. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that permission has been given by Government to construct a Cinema on a plot on Multan Road, Lahore, almost opposite Poonch House Colony, Lahore ;

(*b*) whether it is a fact that the following mosques and educational institutions exist within a radius of 600 feet from the said proposed Cinema ;

(*c*) Government Girls High School, Chauburji Government Quarters ; (*ii*) Gehwara-i-Taleem (for boys and girls) ; (*iii*) English Academy and for P. C. S. and C. S. S. candidates and for B. A. Students ; (*iv*) Jamia Mosque in Old Rifle Range Colony ; (*v*) Jamia Mosque Poonch House ;

(*d*) whether it is a fact that protests against the said construction in the form of resolutions have been lodged by the residents of following localities and institutions on various dates in April, 1968 with the Commissioner, Lahore Division, Secretary Information and Deputy Commissioner, Lahore, (*i*) Chauburji Government Quarters ; (*ii*) Poonch House Colony ; (*iii*) Jamia Fazlia, Aali Masjid ; (*iv*) Old Rifle Range ;

(*e*) whether the concerned authorities verified the facts mentioned in (*b*) to (*d*) above before issuing the N. O. C. for the construction of the said Cinema ; if not, the action taken by Government against the said authorities and whether Government intend to cancel the said N. O. C ; if so, when ?

Minister for Information (Mr. Ahmad Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, except that the Jamia Mosque, Poonch House is outside the radius of 600 feet even from the corner of the site.

(*c*) There is no part (*c*) in the question.

(*d*) After the construction had started, representations were received only by the District Mcgaistrate and no representations have been received by Government. Even the District Magistrate has not received a representation from the Poonch House Colony.

(*e*) No action is contemplated against the officers concerned, because the rules do not provide for compulsory imposition of this restriction. No cancellation of the permission is contemplated either. However, a circular letter has since been addressed to all Divisional Commissioners/District Magistrates and P. As. advising them not to allow construction of cinema houses in future within 600 feet of Mosque, School, etc.

FILLING VACANCIES IN EXCISE AND TAXATION DEPARTMENT

*12143. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that before the enforcement of the West Pakistan Excise and Taxation Department Subordinate Service Rules, 1966 all the posts of Inspectors in the Excise and Taxation Department were filled in by promotion from amongst the Sub-Inspectors of the said Department ;

(*b*) whether it is a fact that now 25 per cent vacancies of Inspectors are being filled in by initial recruitment and 10 per cent vacancies have been reserved for Assistant and Private Secretaries in the Board of Revenue ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for the change of Policy ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Exact reasons were not stated and brought on record at the time of drafting of existing service rules. But it is clear that the provision of direct recruitment was intended to improve the quality of service by bringing into the rank of Excise and Taxation Inspectors well educated young men. The provision in favour of ministerial establishment of the Board of Revenue might have been intended to provide an incentive to them as they were associated with the functioning of Excise and Taxation Department. The Administrative Department has since reviewed the rules and is contemplating amendments.

GRANT OF CONSOLIDATED MEDICAL ALLOWANCE TO GOVERNMENT SERVANTS

*12275. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government is considering a proposal to give consolidated medical allowance to the various categories of Government Servants ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, since how long the said proposal is under consideration and the time still required to finalise it?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) No.

(*b*) No.

CONSTRUCTION OF A CINEMA IN JALALPUR JATTAN

*12276. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that some people and the political and social organisations of Jalalpur Jattan, District Gujrat have been continuously agitating against the construction of a cinema in the said town ;

(*b*) whether it is a fact that the said cinema is within a radius of 200 yards of a mosque ;

(*c*) whether it is also a fact that the said cinema is without a roof ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*c*) above be in the affirmative, the action taken by Government in his respect ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) No.

(*c*) Yes. It is an Open Air Cinema.

(*d*) The cinema site is away from the town and there can be no objection to its construction.

SPECIAL ALLOWANCE FOR GOVERNMENT SERVANTS OF POLITICAL AGENCY

*12393. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that whenever a Government employee belonging to settled areas is transferred and posted in political agency, he is allowed a special allowance ;

(*b*) whether it is also a fact that a Government Servant belonging to a political agency is not allowed any special allowance on transfer to another political agency ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for this discrimination and whether Government intend to grant allowance to the employees mentioned in (*b*) above ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Gazetted Government servants belonging to a Political Agency on transfer to another Political Agency are entitled to the special allowance. Non-gazetted Government servants are, however, not entitled to this concession.

(*c*) Differentiation between locals and non-locals in the case of non-gazetted Government servants has been made for the reasons that :—

(*i*) this allowance has been sanctioned in order to attract talent for services, in the remote and inaccessible areas. Gazetted Government servants posted in the Political Agencies usually do not belong to these areas.

(*ii*) Non-gazetted Government servants are usually posted in the areas of their birth or domicile and as such they are accustomed to the living conditions of the areas concerned. The question of providing any additional incentive for them does not, therefore, arise.

GRANT OF 50 PER CENT RELIEF IN AREAS OF PROPERTY TAX IN LYARI AREA

*12427 **Malik Mir Hazar Khan**: Will the Minister for Excise and Taxation be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that due to heavy rains in Karachi during 1967 the residents of Lyari area were affected very badly as compared with other colonies and they sustained heavy loss and this area was declared as calamity affected area ;

(*b*) whether it is a fact that Karachi Municipal Corporation as its meeting held on 6th May 1967 and the Divisional Council Karachi at its meeting held on 11th May 1967 recommended to the Provincial Government for giving 50 per cent relief in areas of property tax ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not giving the said relief so far ?

Minister for Excise and Taxation (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) This department is not aware of the exact position of the recommendations and resolutions of Karachi Municipal Corporation and Divisional Council on the subject. No such recommendation has, however, been received so far by Government in the Excise and Taxation Department as authority competent to grant tax relief under reference.

(*c*) Question does not arise in view of (*b*) above.

DEVELOPMENT SCHEMES IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*12430. **Malik Mir Hazar Khan**: Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the total amount sanctioned for the development schemes of Quetta and Kalat Divisions from 1947-48 to 1967-68 to-date, yearwise, the amount so utilized in each year, the amount surrendered, yearwise, and the reasons for surrendering the funds ;

(*b*) the yearwise amount recovered by Government on account of taxes from Quetta and Kalat Divisions during the said period ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): (*a*) The factual position of the Quetta and Kalat Divisions before integration was as follows :—

Quetta Division.

This was the Centrally administered area. The expenditure/receipts of this area were reflected in the Central Budget.

Kalat Division.

The Baluchistan States Union, which comprised of the former states of Kalat, Mekran, Kharan and Lesbela, had its own budget which was neither reflected in the Central nor in the Provincial estimates.

(*b*) The information from the financial years 1947-48 to the date of integration is, therefore, not available with the Government of West Pakistan. The requisite information from the date of integration to 1959-60 is not available either as the development expenditure during this period was not separately defined and was not, therefore, reflected in the estimates as such. It is from the first year of the Second Five Year Plan period viz., 1960-61 that the development expenditure of the Province was defined and shown distinctly in the Provincial estimates for the first time.

Information pertaining to the financial year 1965-66 and 1966-67 has already been given while answering the starred Assembly Question No. 11462.

Information for the remaining period is being collected from the departments concerned.

INCOME UNDER ALL RECEIPT HEADS OF ACCOUNT IN KARACHI DISTRICT.

*12455. **Mian Saifullah Khan**: Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the yearwise total income under all receipt Heads of Account, separately, in Karachi district for 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ;

(*b*) the yearwise total expenditure under all expenditure Heads of Account, separately, in Karachi District for said years ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): The requisite information is being collected from the departments concerned. The complete information has not yet been received and will be placed before the House on its receipt.

INCOME AND EXPENDITURE UNDER ALL HEADS OF ACCOUNT IN QUETTA AND KALAT DIVISIONS

*12456. **Mian Saifullah Khan**: Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the year-wise and district-wise total expenditure under all expenditure Heads of Account, separately, in Quetta and Kalat Divisions for 1963-64, 1964-65 and 1966-67 ;

(*b*) the yearwise and districtwise total income under all receipt Heads of Account in Quetta and Kalat Divisions for the said years ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : The requisite information is being collected from the departments concerned. The complete information has not been received and will be placed before the House on its receipt.

CIRCULATION FIGURES OF DAILIES AND WEEKLIES IN QUETTA DIVISION

*12458. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the names and circulation figures of dailies and weeklies in Quetta Division as on 1st January 1968 ;

(*b*) whether any grant-in-aid or other amount has been paid as subsidy by the Government to the said newspapers during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 ; if so, details thereof ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Following is the list of dailies and weeklies published from Quetta Division as on 1st January, 1968 :—

Dailies.

1. Meezan.
2. Nara-i-Haq.
3. Qasid.
4. Zamana.

Weeklies.

1. Ailum.
2. Hewad.

3. Kohsar.

4. Noken Daur.

5. Pukar.

6. Rehbar-e-Niswan.

7. Sarban.

8. Subh-i-Nau.

9. Tamir-i-Baluchistan.

10. Tanzeem.

11. Quetta Times.

(*b*) No grant-in-aid or subsidy is paid by the Government to any newspapers anywhere in West Pakistan.

EDUCATION CESS

*12460. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that last year a Committee was appointed by the Finance Minister of West Pakistan to investigate into the question of levying "Education Cess" in West Pakistan ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether any final report in respect of the said cess has been submitted by the said Committee; if so, the action taken by Government on this report ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes.

(*b*) The Committee has held several meetings but has not finalized its recommodations so far.

LUNCHES AND DINNERS ARRANGED BY INFORMATION DEPARTMENT

*12469. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) the number of lunches and dinners arranged by the Director of Protocol, Information Department, Lahore during the financial year 1967-68;

(*b*) the number of those amongst (*a*) which were arranged on behalf of West Pakistan Government and the names of foreigners who attended each of these functions ;

(*c*) names of Provincial Ministers or Secretaries to Government, West Pakistan who were hosts at the said functions alongwith the names of places where these functions were arranged ;

(*d*) quantity of liquor and beer consumed on each of the said functions alongwith the total amount paid by Government on this account ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) 24.

(*b*) and (*c*) 24. The requisite information is placed on the table of the House.*

(*d*) It would be repugnant to our traditions of hospitality to disclose the quantity and cost of liquor and beer served to our distinguished foreign guests.

DIRECTORATES OF INFORMATION DEPARTMENT

*12470. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the two important offices of the Information Department, viz., Directorate of Protocol, Lahore, and Regional

*Please see Appendix III at the end.

Directorate of Information, Quetta are without Directors for the last so many months ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for not filling these vacancies ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) No. Mr. Ismail S. Khoja, Director of Information, Hyderabad, is holding additional charge of the post of Director of Information, Quetta, since 11th October, 1967, and Haji Abdur Rehman, Assistant Director of Protocol is looking after the field work of Director of Protocol, Lahore, in addition to his own duties, since 16th October, 1967, as stop gap arrangement.

(*b*) These posts would be filled on a regular basis as soon as a Director on leave resumes duty and the amendment to the Recruitment Rules providing for the selection of Director of Information entirely by promotion from among the departmental Assistant Directors is notified by Services and General Administration Department to whom a reference has been made following the recommendations to this effect by a conference of the Directors and Assistant Directors of Information held in the first week of December, 1967, and the subsequent approval of this proposal by the Service Rules Sub-Committee of the West Pakistan Public Service Commission on 15th April 1968.

DIRECTOR OF PROTOCOL

*12471. **Malik Muhammad Akhtar** : Will the Minister for Information be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Haji Abdur Rehman, at present acting as Director of Protocol, West Pakistan, Lahore, is a non-matriculate and does not possess any specialised trading in the protocol work and is also a junior most Assistant Director in the Department ;

(*b*) whether it is a fact that there are three other Assistant Directors in the Department who are senior to him and they are graduates having many

years experience of protocol work ;

(*c*) if answer to (*a*) to (*b*) above be in the affirmative, reasons for appointing a junior and less qualified person as Director Protocol, West Pakistan, Lahore ?

Minister for Information (Mr. Ahmed Saeed Kirmani) : (*a*) Yes. He was selected by the West Pakistan Public Service Commission for the post of Public Relations Officer from Hyderabad Region in 1958. He is one of the comparatively junior Assistant Directors of Information. There is no specialized training required for protocol work. Any officer of the Information Department is liable to be posted to the Protocol Cell.

(*b*) Yes. But Haji Abdur Rehman was already working as Assistant Director (Protocol) at Lahore.

(*c*) Haji Abdur Rehman has not been appointed a fullfledged Director of Protocol, Lahore. He has only been looking after the current duties of the post of Director of Protocol with effect from 16th October, 1967.

Pay Scale of Canal Patwari

*12472. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Finance be pleased to state :—

(*a*) the pay and allowances admissible to Canal Patwaris in the Province alongwith their normal working hours;

(*b*) whether it is a fact that the pay scale of Revenue Patwari was increased in 1964 ;

(*c*) whether it is a fact that the pay scale of Canal Patwari has never been revised since December 1962 ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for the said discrimination ?

Minister for Finance (Mr. Ahmed Saeed Kirmani): (a) The time scale of Canal Patwaris is Rs. 75-1-85/2-115 plus usual allowances sanctioned by the Govt. from time to time. No working hours have been fixed for the field staff. Their field duties are defined in Irrigation Rev. Manual (Fourth Edition) and they are required to complete their jobs within the scheduled time.

(b) It is a fact that the pay scale of Revenue Patwaris was increased by the Government with effect from the 1st December, 1964.

(c) It is a fact that the pay scale of the Canal Patwaris has not been revised by the Government so far.

(d) There is difference in the nature of duties performed by the two categories of Patwaris. Hence it is not necessary that the pay scales of the two categories of Patwaris should be identical.

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 11459 ABOUT THE INQUIRY CONDUCTED IN CONNECTION WITH A COMPLAINT FROM FAZAL KHAN, CANAL PATWARI

Mr. Speaker: We will now take up privilege motions which were deferred for today, and the first motion is No. 6 by Malik Muhammad Akhtar. I think the Minister for Home has to reply to that.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah): Sir, my friends privilege motions No. 6 and 7, relate to the same incident.

Malik Muhammad Akhtar: I cannot hear him Sir. Use the mike please.

Minister for Home: I am using the mike.

Malik Muhammad Akhtar: I cannot hear you.

Minister for Home : Well, then look after ears.

Sir, my respectful submission is that the two privilege motions relate to more or less one incident and they are so involved that I have not really been able to make any head or tail of them. Personally I think that the main points that my friend has tried to make in these two motions are, first, that I have made an incorrect statement that the S. P.....

Mr. Speaker : Just a minute. Had Malik Akhtar moved privilege motion No. 7 ?

Malik Muhammad Akhtar : Yes Sir ; both the privilege motions have been moved.

Mr. Speaker : Yes, Kazi Sahib.

Minister for Home : I was submitting Sir that so far as I have been able to see in the long-worded motions, the two points that my friend has tried to make against me are one, that I have made an incorrect statement that the S. P. Railways conducted the enquiry personally, as he was directed by the D. I. G., and, two, that the statement saying that the recovery memos made by the Sub-Inspector and the Assistant Sub-Inspector are false, and he thinks that is an incorrect statement because the departmental enquiry is being held against these two persons, and also against the Inspector, who did the investigation initially, and therefore, we are not in a position to say categorically that the recovery memos were false. That is what I have been able to understand from these motions. Now, my submission is that so far as the enquiry by the S. P. personally is concerned, I have made a statement, and I still adhere to that, it may not be strictly correct but technically it is correct because I have got a file on which I have got a note by the D. I. G. directing the investigation, that the S. P. has told him that he has done the investigation personally, and it was on the basis of that that the reply to my friend's question was framed, and the Home Department put up that answer to which my friend takes exception Sir. Beyond that there is no evidence, I must admit Sir.

Mr. Speaker : There is no proof on the record that he held the enquiry.

Minister for Home : I have looked up the record ; that is correct. I don't find any endorsement of the S. P., any initial of the S. P., anything showing that he has done any investigation or he has verified the investigation. But actually the I. G. had made an enquiry from the D. I. G. whether this S. P., who was directed to do the investigation personally, had done it or not, and the D. I. G. had drawn his attention to the note, which he had made on the previous file that the S. P. had told him that he had investigated personally.

Mr. Speaker : On this, the contention of the S. P. stands contradicted by the record.

Minister for Home : That is what I have said, that strictly I will saythat this is not correct, but technically it is so, because the D. I. G. has accepted his explanation, and the D. I. G., who is a man of integrity-now he is at Quetta ; Sarfraz Hassan, who is a man of known integrity-had directed that this investigation should be done personally and he seemed to be satisfied with the answer of the S. P. and he has made a note in his own hand-writing on the file. When I. G. afterwards made enquiries, he had been told that this was the note that had been left by Sarfraz Hassan, the then D. I. G. I have looked up that note ; it is on the file. Beyond that there is nothing to show that Mr. Sher Muhammad Gheba-I hope the entire House is familiar with the background of that man ; he has retired-I have nothing to show that he conducted the investigation personally. I am sorry if I have made a mis-statement, these are the facts. It was on the basis of that information that I furnished the reply to the august House, and I committed no breach of privilege.

The second point that my friend wants to make is.....

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ قبل اس کے کہ وہ اس اہم واقعہ کے متعلق تحریک استحقاق کی وضاحت اس معزز ایوان میں پیش کریں انہوں نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ ملک شیر محمد کے ماضی کے بارے میں تمام عوام جانتے ہیں ۔ میرے پاس کوئی خاص اطلاع نہیں ۔ اگر مجھے روشناس کرائیں تو مہربانی ہو گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں ۔

Minister for Home: My friend is showing wilful ignorance. That gentleman has served in our area; I think he was S. P., Jacobabad and I know him better; He also knows him very well, and he is showing wilful ignorance.

RE : INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO. 11312 ABOUT THE RECOVERY MEMO OF STOLEN PROPERTY RECOVERED FROM FAZAL KHAN, PATWARI

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, so far as the other privilege motion is concerned, it was said by us that the recovery memo made by Sub-Inspector Abdul Hamid and the Assistant Sub-Inspector Altaf Hussain, was false. I still hold that they are false. The fact that there is a departmental enquiry against him or against Muhammad Aslam, the man who did the investigation initially, does not show that my statement that this recovery memo was false is not proved. So my submission is that I have committed no breach of privilege. If the departmental enquiry exonerates the Sub-Inspector, and the Assistant Sub-Inspector, and the Enquiry Officer holds that these two memos, which form the basis of the enquiry, and which are held to be false by the Ilaqa Magistrate and the District Magistrate, are actually true, then that would be a different matter. But as the situation at present is, the position is that we hold that they are false and the District Magistrate has also held that they are false, the departmental enquiry is being held.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I am glad that the Minister has conceded the point that the investigation was not conducted personally by the S. P.

Minister for Home: I don't say that.

Malik Muhammad Akhtar: But this is what I understood. As you observed Sir, the report submitted to the Minister is self-contradictory,

and he has also been pleased to make an observation regarding the S. P. on the basis of whose note this information was submitted to the House. Secondly, Sir, he has also admitted that the recovery memo, whether it is false or correct.....

Mr. Speaker : So far as the first privilege motion is concerned, the position has been explained by the Home Minister, and in view of that explanation, does the Member press this motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I will not press that motion since he has conceded.

Mr. Speaker : What about the second privilege motion ?

Malik Muhammad Akhtar : I consider as far as I have understood, he has tried to explain that whether the recovery memo is false or correct, the matter is still under investigation, and if this is the position, I will not press the motion.

Mr. Speaker : Both the motions are not pressed.

Malik Muhammad Akhtar : I only wanted to bring the true facts to his notice.

Mr. Speaker : But the Member should bear it in mind that the privilege motions are not a device through which one should bring such information to the notice of the Minister. If he wants to bring something to the notice of the Minister, then he can directly approach him. He can ask a question, even a short notice question, but it should be kept in mind that privilege motion is a very sacred thing. It should be moved rarely in the House. The sanctity of the privilege motion should be maintained.

Malik Muhammad Akhtar : A self-respecting member will always bring a privilege motion rather than ask through a question.

Mr. Speaker : Every member is self-respecting.

ADJOURNMENT MOTIONS

FAILURE OF THE KARACHI ADMINISTRATION TO PERMIT THE HOLDING OF A PUBLIC MEETING IN CONNECTION WITH THE BAIT-UL-MUQADDAS DAY

Mr. Speaker: We will now take up adjournment motions. First motion is 234 by Khawaja Muhammad Safdar.

I think, that has already been moved.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubaidullah): My submission is that permission has been accorded for holding two public meetings on the dates desired by the applicants. They have been given permission to hold meetings, with loudspeakers, in the Khaliq Dina Hall and, therefore, there is no urgency about it.

Mr. Speaker: Does the Member press it ?

Khawaja Muhammad Safdar: Yes, Sir, I do.

With your permission I will read out the telegram which I have received —

> All below refused permission by the Administration of Karachi to hold public meeting at public place to observe Baitul Maqdis Day(.) 5th June 1968 as appealed by Central Bureau of Palestine Tripoli and freedom movement of Aman meeting in a Hall does not suit as a protest proposed meeting will not be held as scheduled(.)

پبلک میٹنگ کے متعلق میں نے عرض کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر - پوچھنے والے کون ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر - مجلس استقلال فلسطین - پاکستان

مسلم لیگ ۔ جماعت اسلامی ۔ جمیعت العلمائے اسلام جمیعت العلمائے پاکستان ۔ جمیعت غرباۓ اہلحدیث ۔ کونسل مسلم لیگ موتمر عالم اسلامی ۔ نیشنل عوامی پارٹی ۔ عوامی لیگ ۔ نظام اسلام پارٹی ۔مولانا احتشام الحق تھانوی ان سب نے مل کر درخواست دی کہ ہم یوم بیت المقدس منانے کے لئے ایک جلسہ کریں گے ہم کو اجازت دی جائے ۔ ان سے یہی بات کہی گئی جیسا کہ جناب وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ خالق دینا ہال میں جلسہ کرلیں ۔ خالق دینا ہال میں جلسہ کرنے اور کسی پبلک مقام پر جلسہ کرنے میں بہت فرق ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آخر کراچی میں وہ کونسے حالات ہیں جن کے باعث سال کے ۳۶۵۔ دنوں میں دفعہ ۱۴۴۔ نافذ رہتی ہے اور اس قدر سختی سے رہتی ہے کہ سارے پاکستان کی سیاسی جماعتیں مل کر بھی درخواست دیتی ہیں لیکن کراچی ایڈمنسٹریشن یہ سمجھتی ہے کہ وہاں نقص امن کا اندیشہ ہوگا اور اس لئے وہ اجازت نہیں دیتی میں نے کراچی کے متعلق ایک غیر نشان زدہ سوال پوچھا تھا کہ وہاں سال میں کتنے دن دفعہ ۱۴۴۔ نافذ رہی ہے تو اسے میں آپ کی اطلاع کے لئے اور اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں ۔ موصوف نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ہے کہ سال رواں ۱۹۶۸ء میں ۳۰۔ اپریل تک ۱۱۹۔ دن دفعہ ۱۴۴۔ نافذ رہی ہے ۔ میں نے ان چاروں مہینوں کے دنوں کا حساب لگایا ہے تو کل ۱۲۱۔ دن ہوتے ہیں جن میں سے ۱۱۹۔ دن وہاں دفعہ ۱۴۴۔ نافذ رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر - یعنی پہلی جنوری سے ۳۰ اپریل تک ؟

خواجہ محمد صفدر - جی ہاں - جناب میرا یہ سوال ہے جس کا مجھے چھپا ہوا جواب دیا گیا ہے -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میری معلومات یہ ہیں کہ جس دن وہاں دفعہ ۱۴۴- نہیں تھی اس دن وہاں لوگوں نے نماز شکرانہ ادا کی -

خواجہ محمد صفدر - جناب والا - جو میں نے انفارمیشن پوچھی تھی اس کا جواب یہ ہے - میں نے پوچھا ہے کہ

۱۹۶۲ء

۱۹۶۳ء

۱۹۶۴ء

۱۹۶۵ء

۱۹۶۶ء

۱۹۶۷ء

اور ۳۰- اپریل ۱۹۶۸ء تک کن کن شہروں میں کتنے کتنے دن دفعہ ۱۴۴- نافذ رہی - تو کراچی کے متعلق مجھے بتایا گیا ہے کہ سال رواں میں جنوری سے ۳۰- اپریل ۱۹۶۸ء تک یعنی چار مہینوں میں جس کے کل ۱۲۱ء دن ہوتے ہیں ان میں سے ۱۱۹- دن دفعہ ۱۴۴- نافذ رہی ہے ء

Minister for Home : Sir, is this relevant ?

Khawaja Muhammad Safdar : This is most relevant.

Minister for Home : Please let me submit.

Khawaja Muhammad Safdar : You are nof on a poiut of order. I am in possession of the House.

Minister for Home : I am on a point of order. My submission is that what my friend is saying may be correct or may not be correct. That is a different matter. Is it relevant ?

Khawaja Muhammad Safdar : Certainly. I am protesting.

Mr. Speaker : The Minister's contention was that the matter has lost its urgency.

خواجہ محمد صفدر - میں خود احتجاج نہیں کر رہا ہوں - وہاں لوگ کیسے میٹنگ کر سکتے ہیں - اس کے بعد جناب والا ۱۹۶۷ء میں ۳۶۵- دن تھے جن میں سے ۳۵۵- دن دفعہ ۱۴۴- نافذ رہی - صرف سال میں ۱۰- دن کھلی چھٹی دی گئی تو میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کراچی ایڈمنسٹریشن اسی طرح چلایا جائے گا کہ سال کے ۳۶۵- دنوں میں ۳۵۵- دن دفعہ ۱۴۴- نافذ رہی یا ۱۲۱- دنوں میں سے ۱۱۹- دن دفعہ ۱۴۴- نافذ رہتی ہے تو لوگ یا سیاسی جماعتیں وہاں کس طرح اپنے سیاسی دھندے چلائیں گی اور دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری ملک کی خارجہ پالیسی کا بنیادی پتھر یہ ہے کہ عربوں کے ساتھ قولاً اور فعلاً ہمدردی رکھی جائے مگر جب فلسطین

کے مسئلہ میں اور ان کی آزادی کے مسئلہ میں موتمر عالم اسلامی کی جانب سے اور فلسطین کی جانب سے تمام دنیائے اسلام سے ۵- جون ۱۹۶۸ء کو یوم بیت‌المقدس منانے کی اپیل کی جاتی ہے تو ہماری حکومت کی پالیسی کے علی‌الرغم کراچی ایڈمنسٹریشن کہتی ہے کہ تم یہ دن نہیں منا سکتے - جناب والا - یہ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول ہے جس کے متعلق یہ دن منایا جاتا تھا - مگر کراچی ایڈمنسٹریشن نے جس کو جناب وزیر داخلہ defend کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں کہدیا کہ تم یہ دن نہیں منا سکتے - میں حیران ہوں کہ یہ ایڈمنسٹریشن کس طرح چلایا جا رہا ہے - میں جناب قائد ایوان اور جملہ وزراء صاحبان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا قولاً اور فعلاً ان کی پالیسی نہیں ہے کہ عربوں کی حمایت کی جائے کیا کراچی ایڈمنسٹریشن کی پالیسی اس پالیسی کے خلاف نہیں ہے کہ وہ کراچی کی پبلک کو پبلک جلسہ کی اجازت بھی نہیں دیتی -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - میں آپ کی اطلاع کیلئے اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہتا ہوں - - - -

مسٹر سپیکر - ۵- جون کے لئے تو قاضی صاحب نے اجازت دے دی ہے -

مسٹر حمزہ - جلسہ عام کی اجازت نہیں دی ہے - انہوں نے خالق دینا ہال میں جلسہ کی اجازت دی ہے - جلسہ عام کی

اجازت نہیں دی ہے ۔

Minister for Home : My friend knows that Khaliq Dina Hall is a very big place and it can accommodate ten thousand people within its premises.

خواجہ محمد صفدر ۔ صرف چار سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں ۔

Minister for Home : I would again submit that the Khaliq Dina Hall can accommodate ten thousand people within its premises.

خواجہ محمد صفدر ۔ غلط ہے ۔ انہوں نے خالق دینا ہال دیکھا ہی نہیں ہے جس میں ۱۰- ہزار آدمی بیٹھ سکیں ۔

وزیر داخلہ ۔ میں بچپن سے دیکھتا آ رہا ہوں ۔ آپ نے تو ابھی دیکھا ہوگا ۔

Mr. Speaker : But the Minister is making a definite statement.

خواجہ محمد صفدر ۔ اس میں ۴- سو سے زیادہ کرسیاں نہیں بچھائی جا سکتیں ۔ میں نے دیکھا ہی نہیں ہے بیسوں مرتبہ اس میں جلسوں میں گیا ہوں ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ اس ہال سے چھوٹا ہے ۔

Mr. Speaker : But that is the version of the Home Minister that the premises .. ..

Khawaja Muhammad Safdar : The Minister might be a responsible person but I am also no less responsible a man. I am making this statement on the Floor of the House.

Mr. Speaker : Will Khawaja Sahib please listen ?

He has made a statement on the Floor of the House that permission for holding a general meeting within the premises of the Khaliq Dina Hall has been awarded and they can hold the public meeting there within the premises of the Khaliq Dina Hall. I have not seen Khaliq Dina Hall myself but if the Minister says that its premises can accommodate ten thousand..... *(interruptions)*

Minister for Home : I will again consider my friend's request and speak to the Deputy Commissioner. My friend knows that we have fullest sympathy with the Arab cause and we have showed it very abundantly from the day this war started with Israel till today. My friend knows and every Member of this House knows that our country, our Ministry and our President have been showing fullest sympathy with this cause and we have been giving moral, even material, support to the Arabs. That being so, there can be no objection for holding a public meeting and we have allowed it for Khaliq Dina Hall. This Hall may accommodate about 2 to 5 thousand people but according to me, it can accommodate about 10 thousand people.

Mr. Speaker : The Minister means the Hall itself ?

Minister for Home : Yes Sir, the premises itself.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I challenge this statement of the Minister.

Mr. Speaker : I would like to hear Mr. Zain Noorani on this subject.

خواجہ محمد صفدر - چلئے یہ بہتر ہوگا - لیکن خالق دینا ہال میں چار سو سے زیادہ کسی صورت میں کرسیاں نہیں بچھائی جا سکتیں - (قطع کلامیاں) -

Mr. Speaker : No interruptions please ; I will first listen to Mr. Zain Noorani.

Mr Zain Noorani (Karachi-I) : Sir, obviously Khawaja Sahib has not understood what the Minister for Home has stated. The Minister for Home has replied, that 10,000 people can be accommodated in the premises of the Hall. The premises of the Hall consist of the hall and a big compound. The meeting can be held in the hall and people can sit and attend the meeting in the compound of the Hall. Hence I would go further to state that not only 10,000 but 15,000 people can be accommodated in the Hall and the compound. Only if the Hall is to be used, we can expect it to accommodate upto 800 or 1000 persons.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ یہ جلسہ مسلمانوں کے تمام مکاتیب خیال کے لوگوں کی طرف سے ہوتا تھا ۔

مسٹر حمزہ ۔ خیال ہے کہ تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے لوگ اس میں شامل ہونگے ۔ اور ایک ایسے شہر میں جس کی آبادی ۳۵ لاکھ ہو اگر انہیں کہا جائے کہ کسی ہال میں جلسہ کر لیں تو وہ کس حد تک مناسب ہو سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے جو اعلانات کئے جاتے ہیں یہ بالکل اس کے منافی ہے ۔

Minister for Home : Sir, my submission is that the applications of these two Associations which wanted to organise meeting in this behalf were received, one requesting to hold meeting in Theosophical Hall which is a small place than Khaliq Dina Hall ; that was allowed. Another was for Patel Park which is called now as Nishtar Park. But Khaliq Dina Hall is a centrally situated place in Karachi and it is accessible and, according to me, it can accommodate more people easily using the outside place. I was under-estimating the number of people as 10,000 but according to my friend it can accommodate 15,000 people. I do not think it can attract

more audience but if my friend is keen I will speak to the District Magistrate and will tell him to consider the desirability of allowing them to hold a meeting outside. But personally I think their purpose has been served by unnecessarily trying to create difficulties for everybody. Khaliq Dina Hall is a centrally situated place where law and order situation can also be easily controlled and Sir, you have seen that place ; my friend has also seen that place and every Member, I think, must have seen that place.

Mr. Speaker : Except myself.

Minister for Home : I am sorry Sir. This is the place where the trial of Maulana Muhammad Ali Johar was held. I know that place from my childhood Sir, and it can accommodate easily 15,000 people, and a meeting like this will not attract audience more than 15,000. If my friend is keen on this that it should be held in an open place like Nishtar Park, I will speak to the Deputy Commissioner and I hope there will be no objection to it.

Malik Muhammad Akhtar : Another point I want to bring to your kind notice, Sir.

Mr. Speaker : No more points now.

Khawaja Muhammad Safdar : In view of the assurance given by the Minister, I do not press my motion.

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

POLICE FIRING ON STUDENTS OF A COLLEGE AT QUETTA

Mr. Speaker : Next motion No. 238.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the police has opened fire injuring two students of a College at Quetta. A clash has

occurred between two groups of students of the College. The Police failed to take preventive measures in time. Consequently, the situation gone out of control. The news of the negligence of the police to take preventive action in time, has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubaidullah) : There are two other related motions by Khawaja Muhammad Safdar and Mr. Hamza. They should also be moved and then I will respectfully request for some time and these may please be taken up on Monday.

Mr. Speaker : Adjournment Motions Nos. 238, 241 and 242 will be taken up on Monday.

FAILURE OF GOVT. TO PROTECT SMALL LAND-OWNERS OF MAUZA BIRBET, TEH. NAUSHERA, DISTT. HAZARA FROM THE TYRANNY OF A BIG LANDLORD OF THE AREA.

Mr. Speaker : Motion No. 239 by Mr. Hamza now.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the failure of the Government to protect the small owners of land of Mauza Birbet Ilaqa Sher Garh (Upper Tanawal) Tehsil Nowshera, District Hazara, whose ancestoral homes have been burnt and raised to the ground by a big landlord of the area as revealed by the contents of a letter published in the daily Mashraq, Lahore dated 29-5-68, which has perturbed the minds of the public all over the province.

Minister for Home : I oppose this motion and request that this may also be taken up on Monday.

Mr. Speaker : This motion will be taken up on Monday. Next motion.

LOOTING OF PASSENGERS OF 123 UP TRAIN (SARGODHA TO LAHORE) BY ARMED DACOITS

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گزشتہ شب سرگودھا سے لاہور جانیوالی ۱۲۳ اپ ٹرین میں پانچ مسلح افراد نے انٹر کلاس کے ڈبہ میں داخل ہو کر مسافروں سے نقد روپے اور گھڑیاں چھین لیں ۔ گاڑی کے ساتھ دو غیر مسلح پولیس کے سپاہی بھی تھے جو ڈاکوؤں سے مزاحمت کی جرأت نہ کر سکے اس واقعہ سے ریل گاڑیوں میں سفر کرنے والے لوگوں میں ہراس پھیل گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپکی تحریک التواء سات بجکر ۵۸ منٹ پر دی گئی ہے اس لئے اس پر پیر کے روز غور ہو گا ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی صاحب کی تحریک التواء میں خود لیکر آیا تھا انہوں نے مجھ سے وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ معذرتانہ بھی دیں گے ۔ میں یہاں ۷-۵۸ سے بہت پہلے پہنچ گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب مجھے افسوس ہے کہ مجھے اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے غلط اطلاع دی گئی ۔ دراصل آپ صحیح فرماتے ہیں ۔ یہ دونوں تحریکات التواء چھ بجکر پچیس منٹ پر دی گئی تھیں ۔ ان پر آج ہی غور ہو گا ۔ ایک تو پیر تک روز تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے دوسری پیش کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روھڑی ڈویژن (ضلع سکھر) کے پرائمری سکولوں کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ نہیں ہے اس کی میں نے اجازت نہیں دی آپ ۲۴۵ پیش کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب یہ تو بہت ضروری تھی ۔

DAMAGE CAUSED TO CROPS IN SHAHPUR JAKAR, DISTT. NAWAB SHAH DUE TO THE NEGLIGENCE OF THE STAFF OF THE AGRICULTURE DEPTT.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ شاہ پور جا کر ضلع نواب شاہ کے آباد کاروں میں پریشانی پائی جا رہی ہے ۔ کیونکہ ان کی فصلیں کیڑا لگنے کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہیں ۔ اور کیڑا محکمہ زراعت کے عملہ کی لاپرواہی اور فرض سے کوتاہی کی وجہ سے لگا ہے کیونکہ انہوں نے بار بار کہنے کے باوجود فصلوں کو سپرے کرنے سے صریحاً انکار کر دیا تھا ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ حاجی صاحب اتنی تحریکات التواء پیش کرتے ہیں کہ میں گھبرا گیا تھا ۔ اس لئے مجھ سے اس تحریک التواء کی مخالفت کرنے میں التواء ہو گیا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ اور اس کے بارے میں، اس وقت تک جو کچھ دریافت کر سکا ہوں ۔ وہ عرض کئے دیتا ہوں ۔ مجھے یہ آج ہی موصوف ہوئی ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جلدی میں ملک صاحب کو اچھی اطلاع نہیں ملی ہے ۔ اس لئے میں انہیں وقت دینے کے لئے تیار ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ وہ تو اصول کی بات ہے ۔ آپ فرمائیں آپ کی کس فصل کا نقصان ہوا ہے اس وقت کونسی فصل ہے جسے کیڑا لگ رہا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کماد ہے ۔ لوسن ہے ۔

وزیر زراعت ۔ لوسن میں کونسا کیڑا لگتا ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ وہ تو آپ کو پتہ ہوگا ۔ میں زراعت کا ماہر نہیں ہوں ۔

وزیر زراعت ۔ میں نے تو لوسن کا کیڑا آج تک نہیں سنا ۔ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں اگر جناب اجازت دیے دیں تو

اسے ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں مزید اطلاعات فراہم کر لوں ۔ ویسے spray کا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پیسے دے تو spray ہوتا ہے اگر نہ دے تو نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التواء پیر کے روز تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE'S REPORTS

Mr. Speaker : We will now take up certain motions for the extension of time. First is by Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to move :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1967 (Bill No. 45 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1967 (Bill No. 45 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion by Mr. Zain Noorani.

Mr. Zain Noorani : Sir, I beg to move :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (West Pakistan Amendment) Bill 1967, Bill No. 46 of 1967, be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for presentation of the Report of the Standing Committee on Local Government on the Karachi Development Authority (West Pakistan Amendment) Bill 1967, Bill No. 46 of 1967, be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion by Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : Sir, I beg to move :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Adult Education Bill 1966, Bill No. 43 of 1966, be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Adult Education Bill 1966, Bill No. 43 of 1966, be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion is from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : I beg to move :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the Medical Council Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1967 (Bill No. 20 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the Medical Council Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill 1967 (Bill No. 20 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Next motion is again by Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : I beg to move :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Pure Food Amendment Bill 1967 (Bill No. 25 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health

on the West Pakistan Pure Food Amendment Bill 1967 (Bill No. 25 of 1967) be extended upto December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Next motion again from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I beg to move:

That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Education and Health on the West Pakistan Pure Food Ordinance (Amendment) Bill. 1968, (Bill No. 6 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker: Motion moved, the question is:

That time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Eudcation and Health on the West Pakistan Pure Food Ordinance (Amendment) Bill 1968, (Bill No. 6 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Next motion.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: I beg to move:

That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Health and Education on the West Pakistan Registration of Unauthorized Educational Institutions (Amendment) Bill, 1968, (Bill No. 19 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> That the time for the presentation of the Report of the Standing Committee on Health and Education on the West Pakistan Registration of Unauthorized Educational Institutions (Amendment) Bill, 1968, (Bill No. 19 of 1968) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day.

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, before you take up Orders of the Day I have a request to make. According to the time-table of the Business of the House, it has been felt that unless we have a second sitting it will not be possible for us to conclude the deliberations of the Ordinance that you are going to take up today. It has been agreed between us, subject to your approval and the sense of the House, that there should be a second session on the 3rd, i.e. Monday, but it should begin at 7-30 P. M. and should last upto 10-00 P. M.

The second request is that there should be a second sitting for the 6th also at the usual time which means from 5-30 P. M. to 8-30 P. M. and we hope to conclude discussion on that day.

Khawaja Muhammad Safdar : Seventh will be the safety margin.

Minister for Food and Agriculture : So, this is the arrangement. If it has your concurrence it may be arranged accordingly.

Mr. Speaker : What I have gathered from the proposal of the House, which was made the other day and today, is that we would be having only one sitting today, i.e., the morning sitting. On the 3rd we would be having two sittings-the morning sitting as well as the evening sitting which will commence at 7-30 P. M. and will conclude at 10-00 P. M. On the 4th we would be having two sittings-first in the morning and the second in the evening-for the consideration of Rules of Procedure and the evening sitting will commence at 5-30 P. M. and will conclude at 8-30 P. M. Then

on the 5th we would be having two sittings-first in the morning and the second in the evening which will commence at 5-30 P. M. and will conclude at 8-30 P. M. On the 6th we would also be having two sittings. First sitting in the morning and the second in the evening commencing 5-30 P. M. and going up to 8-30 P. M. I think that is the schedule. Is that the sense of the House ?

(*Voices—Yes*).

I think this is the sense of the House. So, this will be the time-table of working from 3rd to 6th June, 1968.

Minister for Food and Agriculture : Thank you.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN TRADE UNIONS ORDINANCE, 1968.

Mr. Speaker : Now, we will take up the Orders of the Day. Minister for Labour to move his resolution

Minister for Labour : I beg to move :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968 (W. P. Ordinance No. V of 1968), promulgated by the Governor of West Pakistan on 8th March, 1968.

Mr. Speaker : The motion moved is :

> That the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968 (W. P. Ordinance No. V of 1968), promulgated by the Governor of West Pakistan on 8th March, 1968.

Malik Muhammad Akhtar: Opposed.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب سپیکر - یہ قانون ۱۹۲۶ء میں نافذ ہوا - جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت حکومت برطانیہ ہندوستان میں اس بارے میں خصوصی طور پر خیال رکھتی تھی کہ ہندوستان صنعتی لحاظ سے ترقی نہ کرے چونکہ حکومت برطانیہ کو اپنی مصنوعات - اپنا تیار شدہ مال ہندوستان اور ایسی دیگر نو آبادیات کی منڈیوں میں بھیجنا مقصود ہوتا تھا اس لحاظ سے متحدہ ہندوستان سے بہتر منڈی انہیں کہیں دستیاب نہیں ہو سکتی تھی اس لئے انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ ہندوستان صنعتی لحاظ سے ترقی نہ کرے - اس صورت حال کے پیش نظر ٹریڈ یونین کا صحیح تصور ملک میں پنپ نہ سکا لیکن قیام پاکستان کے بعد ملک میں صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ عوام اور حکومت کی خصوصی توجہ کی بناء پر اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس ۱۹۲۶ء کے ٹریڈ یونین کے قانون میں ضروری تبدیلیاں کی جائیں -

جناب والا - پاکستان میں گزشتہ پندرہ بیس سال کے دوران صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ ملک میں مزدوروں کی تعداد بھی زیادہ ہوئی اس طرح مزدور انجمنوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا لیکن سابقہ ٹریڈ یونین کے قانون کے پیش نظر مزدور انجمنوں کو صحیح جمہوری طریق پر چلانے کی کوشش نہیں کی گئی اور آئے دن سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی چھوٹی مزدور انجمنوں کا قیام عمل میں آتا گیا اور اس سے ٹریڈ یونین یعنی مزدور انجمنوں کے استحقاق

اور ان کی اجتماعی طاقت کو بہت زیادہ زک پہنچی اور ان میں بیشتر مزدور انجمنوں کی حیثیت محض کاغذی حیثیت سے زیادہ نہ تھی ۔ اس لئے وہ آئے دن اپنے اداروں کی یا دوسرے اداروں کی انجمنوں کے درمیان چپقلش کا شکار رہتی تھیں اس طرح مزدوروں کے مفادات کو انتہائی طور پر زک پہنچنے کا احتمال تھا ۔ چنانچہ جناب والا ۔ مارچ ۱۹۶۸ء میں حکومت مغربی پاکستان نے طے کیا کہ اس قانون میں چند ایک اہم اور ضروری تبدیلیاں کی جائیں ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں عام طور پر Trade Unions جمہوری ادارے ہیں اور یہ اس وقت تک صحیح طریقے سے کام نہیں کر سکتے جس وقت تک ان کو جمہوری طرز سے نہ چلایا جائے ۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ گزشتہ دس پندرہ سال میں ان جمہوری اداروں پر چند ایک ایسے عناصر قابض اور مسلط ہو گئے تھے کہ ان کو ان جمہوری اداروں سے الگ کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا ۔ چونکہ سابقہ قانون کے تحت ایسے قواعد و ضوابط مرتب نہیں کئے گئے تھے اور نہ ہی ان سابقہ قوانین میں کسی ایسی دفعہ کو شامل کیا گیا تھا کہ جسکی رو سے یہ لازم ہوتا کہ ان مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کا صحیح طور پر انتخاب ہو اور یہ کہ ان کے خلاف کسی وقت عدم اعتماد کی تحریک بھی پیش کی جا سکے ۔ تو اسی لئے اس زیر بحث قانون میں اس امر پر خاص طور پر توجہ دی گئی ہے اور یہ تجویز کیا گیا ہے کہ مزدور انجمنوں کو جہاں اپنے عہدیداروں کے انتخاب کا حق حاصل ہو وہاں

انہیں یہ حق بھی دیا جائے کہ اگر کوئی عہدیدار ان کا اعتماد کھو دیتا ہے تو وہ اس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک بھی پیش کر سکیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طریق کار سے ان انجمنوں میں جنکے بارے میں میں اس سے پیشتر بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ بنیادی طور پر جمہوری ادارے ہیں - وہ صحیح طور پر کام کر سکیں گے اور مزدوروں کو ان اداروں کو زیادہ مستحکم طریقے پر چلانے میں کامیابی ہو سکے گی ۔ اس کے علاوہ وہ اپنے حقوق کی زیادہ سے زیادہ موثر طریقے پر حفاظت کر سکیں گے ۔

جناب والا ۔ اس سے قبل سابقہ قانون کے تحت کسی انجمن کو رجسٹر کرنے کے لئے صرف سات مزدوروں کی رکنیت کی ضرورت پڑتی تھی ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ہر چھوٹے بڑے ادارے میں ایک سے زیادہ چھوٹی چھوٹی انجمنیں پیدا ہو گئی تھیں اور ظاہر ہے کہ اگر کسی ایک ادارے میں ایک سے زیادہ یعنی چار چھ چھوٹی چھوٹی انجمنیں بن جائیں تو وہ آپس کی رقابت اور چپقلش کی وجہ سے مزدوروں کے مفادات کا تحفظ صحیح طور پر نہیں کر سکتے ہیں اس لئے ایک بےہنگم طریقے سے ان انجمنوں کی افزائش کی گئی ۔

جناب والا ۔ اس قانون کے تحت ہم نے یہ تجویز کیا ہے کہ آئندہ کسی ادارے میں کسی انجمن کی رجسٹریشن کیلئے اس متعلقہ ادارے کے تمام مزدوروں کی تعداد کا دس فیصد حصہ یا اس ادارے کے کم از کم سو اراکین اپنی انجمن کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دے سکیں گے ۔ کیونکہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس طریقے سے

ہماری مزدور انجمنوں کو زیادہ استحکام حاصل ہوگا ۔ مزید برآں ایک اور ترمیم جو کہ ہم نے سابقہ قانون میں کی ہے اسکی رو سے ہم نے مزدور انجمنوں کے عہدیداروں کو سرمایہ کاروں یا ان کے اپنے آجروں کے نامنصفانہ رویہ سے محفوظ کرنے کے لئے اقدام کیا ہے اس سے قبل عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کبھی کسی ادارے کے مزدور اپنی انجمن کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دیتے تھے تو مالکان اس انجمن کے عہدیداروں کے خلاف کچھ اس قسم کے حربے استعمال کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ان عہدیداروں کو یہ ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اپنی ملازمت کے چلے جانے کے خوف سے اپنی انجمن کو رجسٹر کرا سکیں جسکی وجہ سے ان کی انجمن زیادہ مستحکم نہیں ہو سکتی تھی ۔ اب اس قانون میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جب بھی کوئی مزدور انجمن رجسٹریشن کے لئے درخواست دیگی تو اس درخواست کی سماعت اور اس کے فیصلے کے دوران اس ادارے کے مالکان اس مزدور انجمن کے عہدیداروں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکیں گے ۔ نہ ان کو برخاست کر سکیں گے اور نہ ہی کوئی ایسے اقدام کر سکیں گے کہ جن سے ان کی ملازمت پر کوئی اثر پڑ سکے ۔ اور اگر اسی دوران اس مزدور انجمن کے عہدیدار کوئی ایسا فعل کرتے ہیں تو وہ مالک ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کی اجازت سے ان کو ملازمت سے برطرف کر سکتا ہے ۔ ورنہ نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے بھی ہم نے مزدور انجمنوں کو زیادہ استحکام اور زیادہ تقویت دی ہے ۔ علاوہ ازیں میں نے اس قانون میں ایک ایسی ترمیم بھی تجویز کر رکھی ہے جس کا ذکر آئندہ بحث

کے دوران آئیگا اور اس پر معزز اراکین اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے - لیکن اس قانون کی دو تین شقوں کے بارے میں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمیں مختلف لوگوں کی طرف سے اور بالخصوص مزدور انجمنوں کے عہدیداروں اور مزدوروں کے رہنماؤں کی طرف سے بہت سے خطوط اور یاد داشتیں موصول ہوئی ہیں جن میں انہوں نے ان شقوں پر کافی اعتراضات کئے ہیں - چنانچہ ان اعتراضات اور ان یاد داشتوں کا بنظر غائر مطالعہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان اعتراضات کو بادی‌النظر میں درست اور جائز تسلیم کرتے ہوئے ہم اس قانون کی بعض شقوں میں ترامیم کردیں اور جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ میں نے بعض شقوں میں ترامیم کا نوٹس بھی دے رکھا ہے - ان ترامیم میں سے سب سے ضروری جو ترمیم تجویز کی گئی ہے وہ دفعہ نمبر ۲۹ کی ذیلی دفعہ (۳) کے متعلق ہے - جسکی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی مزدور انجمن کے عہدیدار کو کسی بھی وقت اس کے عہدے سے علیحدہ کر سکتی ہے اگر حکومت کا یہ خیال ہو کہ وہ عہدیدار کسی غلط فعل کا مرتکب ہوا ہے - جس سے عام طور پر یہ تاثر لیا گیا ہے کہ حکومت نے یہ ایک بہت ہی وسیع اختیار حاصل کر لیا ہے کہ جسکو دانستہ یا نادانستہ طور پر غلط استعمال کیا جا سکتا ہے - تو اس تاثر کی بناء پر میں نے اس شق کو اس قانون سے حذف کرنے کا نوٹس دیدیا ہے - اسکے علاوہ دیگر ترامیم بھی ہیں جنکے مطالعہ سے آپ محسوس کریں گے کہ ہم نے مزدوروں کے بعض جائز اعتراضات کو درست تسلیم کرتے

ہوئے اور مزدور رہنماؤں کے احساسات اور خیالات کا احترام کرتے ہوئے ان شقوں کے بارے میں ترامیم پیش کی ہیں جن پر انہوں نے اعتراضات کئے تھے ۔ مجھے امید ہے کہ ایوان کے معزز اراکین اس نئے قانون کا بنظر غور مطالعہ فرمائیں گے اور اسکی مختلف شقوں پر بحث میں حصہ لیں گے جسکے بعد مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ یہ قانون ہر صورت میں اور ہر لحاظ سے سابقہ قانون کو بہتر بنانے کی کوشش میں ہی اس ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔

(*At this stage, Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah took the Chair*).

Mr. Senior Deputy Speaker : First amendment is from Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That after sub-para. (iii) of para. (a) of section 2 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(iv) in case of sale of the industrial concern the person who becomes an employer as transferee of the concern ;

(v) a benami owner of the concern ; ".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That after sub-para. (iii) of para. (a) of section 2 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(iv) in case of sale of the industrial concern the person who becomes an employer as transferee of the concern ;

(iv) a benami owner of the concern ;".

Minister of Labour: Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب صدر ۔ اس مجوزہ لیبر قوانین میں چند حقوق و مراعات دی گئی ہیں ۔ اور جیسے تنازعات کے فیصلہ جات کیلئے عدالتیں قائم کرنے کا قانون بھی ہم نے کل پاس کیا ہے تو جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے آگے بھی عرض کیا تھا ۔ اکثر دیکھنے میں آتا ہے ۔ کہ بعض industrialists اپنے الکم ٹیکس کی evision کیلئے بے انداز institutions کو بطور بے نامی owner کے run کر رہے ہیں اس کے علاوہ جناب صدر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جس وقت ایک liability کسی انڈسٹریل concern پر ہو تو کوئی پابندی نہیں کہ اس انڈسٹریل concern کو کسی اور ادارے کے پاس یا مالک کے پاس transfer کر دیا جائے یا فروخت کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ بسا اوقات agreement میں liabilities جو اگلا خریدار یا مشتری ہو وہ لینے کو تیار نہیں ہوتا ۔ تو جناب والا buyer جب تک ان liabilities کو recognise نہ کرے ایک written instrument کے تحت یا acknowledge نہ کرے تو ان تینوں قوانین کی تمام spirit اور ان تینوں قوانین کا تمام مقصد فوت ہو کر رہ جاتا ہے ۔ اس لئے جناب والا ۔ قانون کو مکمل کرنے کیلئے بلا کسی اصولی اختلاف کے میں نے ذیلی دفعہ (۳) کے بعد دفعہ (۴) اور (۵) میں پابند کیا ہے ۔ ایک بے نامی owner کو اور ایک لئے ایسے خریدار کو جو کسی انڈسٹریل concern کو خریدے وہ تمام مراعات جو کہ کمرشل Standing Order اور تمام liabilities جو انڈسٹریل dispute کی ہوں ۔ وہ ایسے owners پر بھی لاگو ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That after sub-para. (iii) of para. (a) of section 2 of the Ordinance, the following be added, namely :—

"(iv) in case of sale of the industrial concern the person who becomes an employer as transferee of the concern ;

(v) a benami owner of the concern ; ".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment is from Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for para. (b) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(b) "executive" means the body which is responsible for the management of the affairs of a Trade Union, under its rules or constitution and is in fact the managing body of the union ;".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for para. (b) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(b) "executive" means the body which is responsible for the management of the affairs of a Trade Union, under its rules or constitution and is in fact the managing body of the union ;".

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب صدر - یہاں پر کوئی اصولی

اختلاف نہ تھا ۔ آپ vagueness ملاحظہ فرمائیں ۔ جو ایگزیکٹو کی definition کی ذیلی دفعہ (b) میں دی گئی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ

"executive" means the body, by whatever name called, to which the management of the affairs of a Trade Union or of a Federation, as the case may be, is entrusted ;"

جناب والا ۔ یہ definition اس تمام spirit سے conflict کرتی ہے ۔ جس سپرٹ کے ہوتے ہوئے ہم نے انڈسٹریل اور کمرشل Standing Orders اور انڈسٹریل Disputes Ordinance کو پاس کیا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ایگزیکٹو سے مراد انہوں نے یہ قرار دیا ہے ۔ کہ تمام ٹریڈ Unions رجسٹرڈ ہونگی یا recognised ہونگی ۔ اس کے بعد رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کیلئے ضروری ہے کہ ان کا memorandum ہو ۔ یہ ضروری ہے کہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونین اپنا memorandum دے اپنے رولز دے ۔ یہ بھی قرار دیا گیا ہے ۔ کہ Recognised Trade Unions کے جو رولز اور memorandum ہونگے اگر وہ نہ ہونگے تو پھر جیسا کہ اسی قانون میں ہے کہ اس ٹریڈ یونین کو recognise ہی نہ کیا جائیگا جب کہ اگلی دفعات میں جناب وزیر محنت و صنعت کے اپنے پیش کردہ آرڈیننس میں یہ موجود ہے کہ ٹریڈ Unions اپنے رولز رکھیں گی ۔ اور ان رولز میں یہ provided ہے کہ ایک ایگزیکٹو ہوگی ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اگر میں نے یہ ضروری قرار دیا ہے ۔ کہ ایگزیکٹو صرف ایسی body نہ ہو جسکو کسی نام سے بھی ایگزیکٹو کہہ دیا جائے ۔ بلکہ وہ body ایگزیکٹو ہو جو رولز کے تحت بنائی جائے ۔ اور جو حقیقت میں ٹریڈ یونین کے

روزمرہ کے معاملات کو conduct کرتی ہو ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ حکومت کی جانب سے جو ایگزیکٹو کا مطلب دیا گیا ہے ۔ اس سے abuse کا امکان ہے ۔ ایگزیکٹو کا Trade Unionism میں نہایت ہی جناب والا بلند مقام ہے ۔ مزدوروں کی روزمرہ کی مشکلات میں ایگزیکٹو نے ہی ان مقدمات کو جو انڈسٹریل کورٹ میں جاتے ہیں سپروائز کرنا ہے ایگزیکٹو ہی نے یہ دیکھنا ہے کہ جو بھی conduct ہو رہا ہے یا day to day proceedings ہیں کیا وہ درست ہیں یا نہیں اب بتائیے جناب والا ۔ ایک کورٹ میں ایک مالک یہ اعتراض لے لیتا ہے اور اس کا اعتراض یہ ہے کہ اس باڈی کو اختیارات نہیں ہیں جو ایگزیکٹو باڈی اس وقت proceeding کو conduct کر رہی ہے جناب والا ۔ تو un-defined ایگزیکٹو باڈی کو رکھنے کے بعد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ ان کی definition کو میں definition نہیں سمجھتا مجھے بتائیے کہ وہ مقدمہ سرے سے fail نہ ہو جائیگا ۔ اب بتائیے ان قوانین کو سادہ اور قابل نفاذ بنانے کیلئے یہ نہایت ہی ضروری ہے ۔ کہ یہ ایگزیکٹو باڈی جناب والا ۔ اگر ایگزیکٹو باڈی کی term کو un-defined رکھیں گے ۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو دونوں قوانین پاس کئے ہیں وہ بھی منفی ہو گئے ۔ اور اس قانون کے نفاذ کا بھی کوئی فائدہ نہیں ۔ اب جناب والا ۔ اس term کو define نہ کرنا ان تمام مراعات جو کہ طبی مراعات ، تعلیمی مراعات چھٹیوں کے اوقات اور وہ پابندی جو ہم نے working hours اور interval پر لگائی ہے ۔ وہ تمام کی تمام جناب والا ۔ یہ negotiations کیلئے چار اشخاص کو بڑھا کر کہہ دیں گے کہ یہ ایگزیکٹو ہے ۔ جناب وزیر محنت ارشاد فرمائیں

کہ میری اس ترمیم یعنی

"Executive is to be an executive constituted under the rules or constitution of the concerned Trade Union."

پر انہیں کیا اعتراض ہے ۔ آخر ہر آدمی کے لئے چھوٹی بڑی سوسائٹی میں کوئی رولز اور ریگولیشنز ہوتے ہیں کیا وہ کوئی ڈمی یا کاغذی ٹریڈ یونین رکھنا چاہتے ہیں ۔ پھر جو اس کے نمائندے ہونگے جو فعال ہونگے اگر ان کی مراد یہ ہے کہ honesty of purpose ہے اس کام کو چلانا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک یہ executive کی definition کو define نہ کریں میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو اس ہاؤس کے اوقات جو اس آرڈیننس کو پاس کرنے پر صرف کریگا جائز ہونگے ۔ پھر روپیہ اس کاروبار پر جو صرف ہوگا نہ وہ جائز ہوگا اور نہ ہی ۱۰ لاکھ مزدوروں کے حقوق جائز ہونگے ۔ یہ ایک داؤ کھیل رہے ہیں اور فریب دیا جا رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ ترمیم ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے بارے میں نہیں ہے ۔ ملک صاحب اپنی تقریر میں ترمیم تک محدود رہیں ۔ اس سلسلہ میں جو دو تین باتیں کہی جا سکتی تھیں وہ کہہ چکے ہیں اب محض دہرانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں دہرا نہیں رہا ۔ میرے پاس کافی material ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ executive کی تعریف وہی ہونی

چاہئے جو رولز اور constitution کے تحت بنالی جائے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہر ٹریڈ یونین اپنے قواعد و ضوابط اور قانون مرتب کرتی ہے ۔ جب کوئی قواعد و ضوابط مرتب ہونگے تو اس میں executive کی تعداد بھی دی جائے گی اور اختیارات کے بارے میں بھی فیصلہ کیا جائیگا ۔ پھر یہ اختیارات executive کو انجمن کی طرف سے دیئے جائیں گے جو کسی ٹریڈ یونین کے قواعد و ضوابط میں دیئے جاتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ شق کافی صاف اور واضح ہے اور جو مقصد وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں موجودہ شق سے حاصل ہو سکتا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That for para (b) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(b) 'executive' means the body which is responsible for the management of the affairs of a Trade Union, under its rules or constitution and is in fact the managing body of the union ;"

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

> That in para (c) of section 2 of the Ordinance, the word "registered", occurring in line 1, be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

> That in para (c) of section 2 of the Ordinance, the word "registered", occurring in line 1, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور-۲) - جناب والا - اس آرڈیننس کے تحت یہ قرار دیا گیا ہے کہ چند ٹریڈ یونین اگر چاہیں تو اس آرڈیننس کے تحت اپنی فیڈریشن بنا سکتی ہیں - انہوں نے فیڈریشن بنانے کا حق دیا ہے - یہ اچھی سپرٹ ہے کہ اگر بہت سی ٹریڈ یونین چاہیں یا اگر کوئی ٹریڈ یونین مختلف اضلاع سے یا ملک کے دونوں حصوں سے all Pakistan basis پر ٹریڈ یونین چاہیں تو فیڈریشن بنا لیں مجھے ان کے فیڈریشن بنانے پر اعتراض نہیں لیکن آپ فیڈریشن کی definition دیکھیں :-

> " 'Federation' means an association of registered Trade Unions and includes a Confederation of two or more Federations ;"

جناب والا - یہاں فیڈریشن کے بعد کنفیڈریشن کو بھی allow کیا ہے - لیکن ایک شرط لگائی ہے کہ بنیادی طور پر فیڈریشن ان ٹریڈ یونین کی ہو گی جو رجسٹرڈ ہوں گی - یعنی رجسٹرڈ ٹریڈ یونین مل کر فیڈریشن بنائیں گی اور فیڈریشن مل کر کنفیڈریشن بنائیں گی -

اب یہ مسئلہ دیکھیں کہ اس میں رجسٹریشن کا دھندا الگ رکھ دیا ہے ۔ وہ نہایت ہی خطرناک حربہ ہے ۔ دفعہ ۴ میں انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ سات یا زیادہ آدمی جو ٹریڈ یونین بنانا چاہیں وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست دے سکتے ہیں جب ان کی درخواست رجسٹرار کے پاس آئے گی تو اس کے ساتھ ٹریڈ یونین کے رولز کی کاپی لگائی جائے گی اور اس کے ممبران کے کوائف بھی مہیا کئے جائیں گے ۔ اس کے بعد دفعہ ۶ کے تحت یہ دیکھا جائے گا کہ ممبر شپ کی تعداد کیا ہے ٹریڈ یونین کا نام کیا ہے ۔ اسی طرح بارہ چودہ پابندیاں ہیں ۔ اس میں removal of officers کا طریق کار بھی بتایا گیا ہے اس کے ساتھ list of members بھی ہوگی executive کے ممبر کون ہوں گے جو اس ٹریڈ یونین سے متعلق ہوں گے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس کے ساتھ گذارش کرنا پڑتی ہے کہ ملک اختر صاحب پورے قواعد کو discuss کر رہے ہیں ترمیم پر بالکل نہیں بول رہے ۔ ان کی ترمیم ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے بارے میں ہے اس میں بہت سی شقیں آگے آ رہی ہیں ۔ اس وقت بات صرف رجسٹریشن کے متعلق ہو رہی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ فیڈریشن کا کیا طریقہ ہے یا فیڈریشن کن انجمنوں پر مشتمل ہو ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ آپ تمام طریق کار پر بحث نہیں کر سکتے ۔ صرف اپنی ترمیم پر بحث کریں ۔

Malik Muhammad Akhtar : I am only referring to it.

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ صرف رجسٹریشن تک محدود رہیں ۔

Malik Muhammad Akhtar : I humbly concede, Sir.

جناب والا ۔ ٹریڈ یونین کا جو طریق کار ہے وہ نہ صرف دشوار ہے بلکہ ناقابل عمل ہے ۔ کیونکہ اگر ٹریڈ یونین رجسٹر نہ ہوں گی تو نہ فیڈریشن بن سکے گی اور نہ ہی کنفیڈریشن بن سکے گی ۔ آپ رجسٹریشن کا لفظ نکال دیں تو کوئی بھی ٹریڈ یونین جو رجسٹر نہ ہو ان کو حق حاصل ہو کہ وہ اپنی فیڈریشن اور کنفیڈریشن بنا لیں ۔ دراصل جناب والا یہ تمام لیبر کا جو دھندا ہے اس کو قطعی طور پر بند کیا جا رہا ہے اور اس لئے بند کیا جا رہا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اپنا کاروبار چلایا جائے ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ میں محترم ملک اختر صاحب کی اس ترمیم کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی محترم وزیر محنت صاحب نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا تھا کہ انہوں نے مزدوروں کی سہولت کے لئے ان کی امداد کے لئے اپنے جائز مطالبات منوانے کے لئے اور زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اور زیادہ مواقع مہیا کرنے کے لئے سابقہ قانون میں جو کہ ۱۹۲۶ء سے آ رہا تھا بڑی اہم ترامیم کی ہیں اور ایک نئی شکل میں موجودہ تقاضوں کے پیش نظر مزدوروں کی

بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اور ان کے بیچ در بیچ مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک نیا ہنگامی قانون گورنر صاحب سے پاس کروایا جو کہ ہمارے سامنے اس وقت تصدیق کے لئے پیش ہے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ دراصل ٹریڈ یونین یا انجمنوں کی تشکیل میں یہ تعریف بہت بڑی رکاوٹ ہو گی ۔ کہ کوئی فیڈریشن اس وقت تک معرض وجود میں نہیں آ سکتی جب تک کہ اس کے اجزائے ترکیبی یعنی وہ مزدور انجمنیں جن پر وہ مشتمل ہوگی بذات خود ان میں سے ہر ایک رجسٹرڈ نہ ہو ۔ جناب والا میں جناب وزیر محنت کی توجہ ۱۹۶۵ء کے مشرقی پاکستان کے قانون کی جانب دلاتا ہوں اس قانون میں یہ پابندی ہرگز نہیں ہے کہ فیڈریشن یا کنفیڈریشن کے اجزائے ترکیبی پہلے رجسٹر ہوں اور پھر اس کے بعد فیڈریشن رجسٹر ہو ۔ میں ان کی توجہ سیکشن ۲ کے پیرا (N) کی طرف دلاتا ہوں جس میں ٹریڈ یونین کی تعریف دی گئی ہے :-

"Trade Union" means any combination of workers or of employers formed primarily for the purpose of regulating the relations between workers and employers or workers and workers or between employers and employers and for imposing restricted conditions on the conduct of any trade or business, and includes a federation of two or more Trade Unions."

تو ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے لئے جو شرائط وزیر صاحب نے رکھی ہیں وہی شرائط انہوں نے فیڈریشن اور کنفیڈریشن کے لئے رکھی ہیں اور انہوں نے وہی شرائط دونوں کے لئے رکھی ہیں جس حد

تک انہوں نے ٹریڈ یونین کا رجسٹر کرانا ضروری رکھا ہے اسی حد تک انہوں نے کنفیڈریشن اور فیڈریشن کا تصدیق کرانا ضروری خیال کیا ہے یعنی بجائے اس کے کہ ان کو دو تین بار رجسٹر کرایا جائے جتنا رجسٹریشن مزدور انجمن کے لئے ضروری ہے بس اتنا ہی فیڈریشن کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے ۔ اگر کوئی فیڈریشن بن گئی ہے تو وہ معرض وجود میں آ سکتی ہے بشرطیکہ اس کی تمام انجمنیں رجسٹرڈ ہوں ۔ میں جناب کے توسط سے جناب وزیر موصوف کی توجہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء کے سیکشن (M) کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ دراصل میں اس کو پڑھنا نہیں چاہتا کیونکہ یہاں بھی ٹریڈ یونین کی وہی تعریف درج ہے جو مشرقی پاکستان کے ۱۹۶۵ء کے قانون میں درج ہے البتہ انہوں نے بزعم خود مزدوروں کی بھلائی کے لئے اس کی ترمیم کر دی ہے کہ فیڈریشن علیحدہ رجسٹر ہوگی ۔ ٹریڈ یونین علیحدہ رجسٹر ہوگی ۔ لہذا میری رائے میں دو دو تین تین بار کی رجسٹریشن مزدور انجمنوں کے راستے میں اور ان کی صحیح نشوونما کے راستے میں یہ بہت بڑی رکاوٹ ہوگی ۔ میں جناب وزیر صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اگر کوئی ٹریڈ یونین انفرادی طور پر کام کر رہی ہے تو وہ رجسٹر کرائی جائے لیکن اگر کوئی فیڈریشن بن گئی ہے تو وہ غیر رجسٹری شدہ ٹریڈ یونین پر بھی مشتمل ہو سکتی ہے اور اگر فیڈریشن اس طرح بن سکتی ہے تو کنفیڈریشن کا بھی یہی حساب ہونا چاہئیے اس لئے میں جناب ملک اختر صاحب کی ترمیم کی تائید کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ میں جناب ملک اختر صاحب اور خواجہ محمد صفدر صاحب کے خیالات سے متفق نہیں ہوں ۔ جناب والا ۔ بنیادی طور پر جیسا کہ میں نے اپنی تقریر میں اس سے پیشتر عرض کیا ہے کہ ہماری خواہش یہ ہے کہ ہم مزدوروں کی انجمنوں کو تقویت دیں اور ان کو مضبوط بنائیں ۔ جناب والا ۔ وہ انجمنیں اسی وقت تقویت حاصل کر سکتی ہیں اور اسی وقت استحکام حاصل کر سکتی ہیں جب ان کے کچھ قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں ان پر کوئی قید اور پابندی ہو تو جناب والا ہم وہ قید اور پابندی ان پر اسی وقت لگا سکتے ہیں جب کہ وہ ہمارے پاس رجسٹریشن کے لئے آئیں ورنہ جناب والا کسی انجمن پر کوئی پابندی نہیں ہے کہ کوئی مزدور انجمن نہیں بن سکتی جناب والا ۔ تمام ادارے کے ملازمین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ۱۰۰-۲۰۰-۳ جتنی تعداد میں چاہیں انجمنیں بنا سکتے ہیں اور فیڈریشن کے بنانے پر بھی اس قانون کے تحت اور کسی قانون کے تحت کوئی پابندی نہیں لگی ہوئی ہے وہ جتنی چاہیں انجمنیں بنائیں جتنی چاہیں فیڈریشن بنائیں ان کو یہ حق حاصل ہے ۔ لیکن جناب والا ہم نے فیڈریشن پر بھی اسی وقت پابندی لگائی ہے جب کوئی فیڈریشن رجسٹریشن کے لئے درخواست دیتی ہے - جیسے قواعد وضوابط ٹریڈ یونین کے لئے بنانے مقصود ہیں ویسے ہی قواعد وضوابط فیڈریشن کے لئے بنائے جاتے ہیں تو جناب والا جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ اگر کوئی بات ہم نے ٹریڈ یونین کے لئے ضروری خیال کی ہے تو وہی بات ہم نے فیڈریشن کے لئے بھی ضروری خیال کی ہے کہ

جب وہ رجسٹریشن کے لئے ہمارے پاس آئیں تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا یہ ٹریڈ یونین ان ہی انجمنوں پر مشتمل ہے جو رجسٹرڈ ہیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

> That in para (c) of section 2 of the Ordinance, the word "registered" occurring in line 1, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment is at No. 4, but we will take amendment No. 5 first. Yes please.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اس میں دو ترمیمیں ہیں ۔ کیا میں پہلے وہ ترمیم پیش کروں جو نمبر ۵ پر ہے ۔

مسٹر سپیٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جی ہاں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That for para (*d*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(*d*) "go-slow" means an organised, deliberate and purposeful slowing down of normal output or work by a body of workers in a concerted manner as a result of a decision taken by the Trade Union and which is not due to any mechanical defect, break-down of machinery, failure or defect in power supply, or in the supply of normal materials and spare parts of machinery ;",

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for para. (*d*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*d*) "go-slow" means an organised, deliberate and purposeful slowing down of normal output or work by a body of workers in a concerted manner as a result of a decision taken by the Trade Union and which is not due to any mechanical defect, break-down of machinery, failure or defect in power supply, or in the supply of normal materials and spare parts of machinery ;".

Parliamentary Secretary (Labour) : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور ۲۰) ۔ جناب صدر ۔ go slow کی term ایک اور میٹھا زهر هے ۔ جو صنعتکار اپنی عیاری سے بیچارے غریب مزدوروں کو دے رها هے ۔ go slow سے مراد یه هے که کوئی ٹریڈ یونین Organized, Deliberate اور Purposful طریقه سے کارخانے کے کام میں سستی پیدا کر دے اور وه سستی کسی مشینری کے defective هونے یا برقی قوت کے فیل هونے کی وجه سے نه هو تو ایسی صورت میں اگر عام طور پر کارخانے میں بننے والے مال کی تعداد میں کمی واقع هو لیبر go slow کی مجرم هوگی ۔ جناب والا ۔ در اصل قوانین کی بنیاد تعریف هوتی هے اندازه فرمائیے که انهوں نے کهه دیا که بجلی کی کمی هونے یا مشینری کے defective نه هونے سے اگر پیداوار میں کمی هو گئی تو جو متعلقه مزدور هونگے وه غیر معقول رویه کے ذمه دار گردانے جائیں گے ۔ جناب والا ۔ میں نے انکی definition دی هے ۔ چلو هم مانتے هیں go slow آپ جس طور پر چاهیں رکھ لیں لیکن ایک شرط لگا دیں ۔ وه جناب والا

میں نے یہ شرط لگائی ہے یعنی لائین ۳ میں میں نے الفاظ بڑھائے ہیں اور وہ یہ ہیں جناب والا :-

.....as a result of a decision taken by the trade union.

یعنی جناب والا ۔ go slow کو غیر معقول رویہ قرار دینے اور ایسا کرنے سے قبل صنعتکار کو صنعتی عدالت میں تعریف کے مطابق یہ ثابت کرنا ہوگا ۔ کہ یہ کسی ٹریڈ یونین کی سازش کا نتیجہ تو نہیں ۔ پھر کہہ دیا جائے ۔ کہ بھائی آپ نارمل کی بجائے کم کام کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ فرسودہ مشینری کے باعث بھی پروڈکشن میں کمی ہو سکتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بے انداز کئی وجوہات پروڈکشن کی کمی کی ہو سکتی ہیں ۔ دیکھئے جب ضابطہ فوجداری یا تعزیرات پاکستان کے تحت کسی شخص کو مجرم گردانا ہو تو ہمیشہ اس کی نیت کو لیا جاتا ہے اس کے فعل کے نتائج کو نہیں لیا جاتا ۔ اگر موٹر کے حادثے کیوجہ سے کوئی مر جائے تو دفعہ ۳۰۴ لگتی ہے ۳۰۲ نہیں لگتی ۔ ضابطہ فوجداری کے مطابق ملزم کی نیت شمار میں لائی جاتی ہے ۔ اس لئے جناب والا میں ایک قانون دان ہونے کی حیثیت میں یہ چیز اس قانون دان ادارے کے سامنے رکھتا ہوں ۔ go slow جرم ثابت کرنے سے پہلے دو شرائط ضروری ہونی چاہئیں ایک تو یہ ہے کہ یہ جو go slow کیا گیا ہے یہ کسی ٹریڈ یونین کا فیصلہ تھا یا سازش تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ جو زیر بحث قانون میں go slow کی تعریف دی گئی ہے وہ بعینہ وہی ہے جو

جناب ملک اختر صاحب نے تجویز فرمائی ہے سوائے چند الفاظ کے جو انہوں نے اپنی ترمیم کے درمیان دئے ہیں اور وہ یہ ہیں ۔

.....as a result of a decision taken by the trade union.

تو جناب والا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فی الحقیقت تعریف جو ہم نے کی ہے یا جو خود انہوں نے کی ہے اس کی وہ خود ہی نفی کر دیتے ہیں یا ان الفاظ کی ایزادی کیساتھ وہ الفاظ go slow کی خود ہی نفی کر دیتے ہیں اب یہ کیسے معلوم ہو سکیگا کہ آیا go slow کا عمل ان مزدوروں کے مشترکہ فیصلے کی بنا' پر ہوا ہے اب اس بات کو ثابت کرنا جبکہ وہ فیصلہ تحریری طور پر نہ ہو اور یہ بھی پابندی عائد نہیں کی گئی کہ فیصلہ تحریری طور پر کیا جائے اگر انہوں نے go slow پر عمل کرنا ہے تو جناب والا ۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ آیا وہ فیصلہ اس انجمن نے باھمی طور پر کیا تھا یہ بہت مشکل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک منفی ترمیم ہے جو کہ خلاف قاعدہ بھی قرار دی جا سکتی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is :

> That for para. (*d*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :
>
> "(*d*) "go-slow" means an organised, deliberate and purposeful slowing down of normal output or work by a body of workers in a concerted manner as a result of a decision taken by the Trade Union and which is not due to any mech-

anical defect, break-down of machinery, failure or defect in power supply, or in the supply of normal materials and spare parts of machinery ;".

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment No. 4.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment not moved ; then we take up No. 6.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir. I will now move No. 7.

Sir, I beg to move :

That for para. (*f*) of section 2 of the Ordinance, the following be substitued, namely :—

"(*f*) "illegal strike" means a strike declared in contravention of sections 24 to 27 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ;".

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for para. (*f*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*f*) "illegal strike" means a strike declared in contravention of sections 24 to 27 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ;".

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - میں نے کوشش کی ہے کہ مزدوروں کا تحفظ ہو سکے کوشش کی ہے کہ قانون واضح

ہو سکے ۔ کوشش کی ہے کہ قانون بامعنی ہو سکے ۔ کوشش کی ہے کہ ترازو یعنی ترازو کے دونوں پلڑے متوازن ہوں ۔ لیکن جناب والا میں یہاں یہ دیکھ رہا ہوں کہ انصاف کا پلڑہ طاقتوروں کے ہاتھ میں ہے اور اس کو صنعتکار کیطرف جھکا رہے ہیں ۔ دفعہ ۷ میں ناجائز ہڑتال کی اس طرح تعریف کی گئی ہے :۔

"illegal strike" means a strike which, by virtue of any law for the time being in force, is illegal."

آج جناب سپیکر ہم لیبر کورٹ بنا رہے ہیں ۔ میں ان تینوں قوانین کو لیبر کورٹ کہوں گا ۔ ان تینوں قوانین میں ہم کوئی بھی اور قانون انڈسٹریل تنازعات کے متعلق لانے کا ارادہ نہیں رکھتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تینوں قوانین جامع ہیں اور ان کو ناجائز طور پر استعمال نہیں کرنا چاہئے ۔ یہ باتیں بہت صاف ہیں صرف مطالعہ کی ضرورت ہے ۔ لیکن ان تینوں قوانین کے ہوتے ہوئے وہ کون سا چوتھا قانون ہوگا جس کے تحت یہ اسے غیر قانونی ہڑتال قرار دیں گے ۔ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے :۔

" 'illegal strike' means a strike declared in contravention of sections 24 to 27 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ;"

تین جامع اور لمبی دفعات میں غیر قانونی ہڑتال کی تعریف کی گئی ہے اس کے بعد یہ کہتے ہیں :۔

" 'illegal strike, means a strike which, by virtue of any law for the time being in force, is illegal."

اس کے متعلق ان کے ارادے نیک نہیں - ان کی نیت نیک نہیں - یہ کوئی اور بھی قوانین لانے والے ہیں - جن کے تحت یہ ہڑتال کو غیر قانونی قرار دیں گے - کیا میں نے کہا ہے کہ اس خلاف قانون ہڑتال کے متعلق کسی دفعہ کو حذف کیا جائے - کیا میں نے یہ کہا ہے کہ دفعات ۲۴ تا ۲۷ کو حذف کر دو - میں کہتا ہوں جو زنجیریں پہلے پہنا چکے ہو اس میں اضافہ نہ کرو - کیا ان کی یہ تعریف مبہم نہیں - کیا حکومت بے پناہ اختیارات حاصل نہیں کرنا چاہتی - کیا وہ جس سٹرائک کو چاہے کسی قانون کے ذریعے کسی نئے آرڈیننس کے ذریعے

"In exercise of the powers conferred upon them under section 79".

اس کا غلط استعمال کرتے ہوئے کسی بھی سٹرائک کو جو ان تمام مرحلوں سے گذرنے کے بعد قانونی ہو اسے بھی غیر قانونی قرار نہیں دے دے گی - یہ کہاں کا انصاف ہے - یہ مزدوروں کے کیسے حامی بنے پھرتے ہیں - میں مزدوروں کے ان قاتلوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جتنی سختیاں آپ نے ان پر لگائی ہیں ان تین قوانین میں لگا لیجئیے - اس قانون میں جو ہم نے صنعتی تنازعات کے بارہ میں پاس کیا تھا آپ ۲۴ سے ۲۷ کی بجائے ۲۴ سے ۳۰ تک دفعات لے جاتے - لیکن کاش مزدور کو معلوم ہوتا کہ کون سی ہڑتال قانونی ہے اور کون سی غیر قانونی -

Under any law for the time being in force.

جناب والا - میں یہ سمجھتا ہوں - میں یہ تو نہیں کہونگا -

ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مگر یہ کہتا ہوں کہ خدا ان سے سمجھے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is ;

That for para (*f*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*f*) 'illegal 'strike' means a strike declared in contravention of sections 24 to 27 of the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968 ;"

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

That in para (*f*) of section 2 of the Ordinance, for the word "illegal", occurring in line 2, the words "declared illegal by a competent court", be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That in para (*f*) of section 2 of the Ordinance, for the word "illegal", occurring in line 2, the words "declared illegal by a competent court," be substituted.

Minister for Law ; Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۔۲) ۔ جناب والا ۔ بات پھر وہیں پر ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جسے یہ غیر قانونی سٹرائک کہتے ہیں :۔

"Illegal strike" means a strike which is illegal under any law for the time being in force."

اب جناب والا یہ فیصلہ کون کرے گا کہ یہ غیر قانونی ہے یا قانون کے مطابق ۔ میری ترمیم کو مان لیجئیے ابہام کو نکال دیجئیے ۔ غیر قانونی سٹرائک کے نتائج نہایت ہی سنگین ہو سکتے ہیں میں نے یہ عرض کیا ہے کہ غیر قانونی سٹرائک وہ ہوگی جسے کوئی مجاز عدالت یعنی صنعتی عدالت غیر قانونی قرار دے اب جناب والا آپ ملاحظہ فرمائیں کہ غیر قانونی سٹرائک کی صورت میں تمام نقصانات لیبر سے کلیم کئے جا سکتے ہیں ۔ اسے غیر قانونی اجتماع قرار دیا جا سکتا ہے اور پاکستان پینل کوڈ کے تحت ان کا باقاعدہ عدالت میں چالان کیا جا سکتا ہے ۔ اور جناب والا ان کو اس غیر قانونی اجتماع کی سزا دی جا سکتی ہے ۔ جو بعض اوقات عمر قید بھی ہے ۔

جناب صدر ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔

I really pay compliments to him because he has put in very hard labour.

کیا جناب وزیر محنت یہ اعلان کریں گے یا جناب قائد

حزب اقتدار یہ اعلان کریں گے کہ یہ سٹرائک غیر قانونی ہے - ایک ہی ادارہ ہے جو یہ اعلان کر سکتا ہے اور وہ صنعتی عدالت ہے کیونکہ اس کے علاوہ ان پر تمام عدالتوں کے دروازے انہوں نے بند کر دیئے ہیں ۔ جناب والا ۔ غیر قانونی سٹرائک کا اعلان کرنے کے لئے باقاعدہ پروسیجر موجود ہے جس کی definition میں وضاحت ہونی چاہئیے کہ غیر قانونی سٹرائک وہ ہوگی جسے کوئی عدالت غیر قانونی قرار دے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ غیر قانونی سٹرائک کے بارے میں طریق کار صنعتی تنازعات کے ہنگامی قانون میں وضع کیا گیا ہے ۔ اس طریق کار کی خلاف ورزی میں اگر کوئی سٹرائک نوٹس ہوگا تو وہ سٹرائک غیر قانونی قرار دے دی جائے گی - یہ کہنا کہ سٹرائک کو غیر قانونی قرار دینے کا اختیار صرف عدالت کو دیا جائے مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے - جیسا کہ میں نے صنعتی تنازعات کے قانون پر بحث کے دوران کہا تھا اگر یہ اختیار صنعتی عدالت کو دیا جائے تو اس کے پاس اس قدر زیادہ کام ہو جائے گا کہ ان تنازعات کو حل کرنے میں اور زیادہ تاخیر کا سامنا کرنا پڑے گا - تو اس صورت میں وہ متنازعہ مسائل حل نہیں کر پائیں گے صنعتی عدالتوں کا زیادہ وقت اس بات پر صرف ہوگا کہ وہ دیکھیے کہ ہڑتال کا نوٹس جائز ہے یا ناجائز ہے ۔ یا کوئی ہڑتال قانونی ہے یا غیر قانونی ہے اس لئے میں ان کی اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the amendment to vote.

The question is :

> That in para (*f*) of section 2 of the Ordinance, for the word "illegal" occurring in line 2, the words "declared illegal by a competent court", be substituted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

> That para (*f*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

> That para (*f*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ مجھے ملک محمد اختر صاحب سے اتفاق ہے کہ جناب وزیر محنت گزشتہ کئی روز سے بڑی محنت کر رہے ہیں لیکن میری مشکل یہ ہے کہ ان کی محنت پر ان کی جانفشانی پر ان کے زیادہ وقت دینے پر بلکہ اس قانون پر حاوی ہونے پر اس قانون کے نکات کو سمجھنے پر ان کا جو وقت صرف ہوا ہے میں سمجھتا ہوں اس سے ایک اچھے بھلے آدمی کا وقت ضائع ہوتا ہے ۔ اس کی وجہ

یہ ہے کہ میرے نزدیک انہوں نے بہت کم یہ کوشش کی ہے بلکہ انہوں نے اپنی تمام تر دماغی صلاحیتوں کو اس بات پر مرکوز کر دیا ہے یا صرف کر دیا ہے کہ کس طرح محنت کشوں کے حقوق سے ہم غفلت کر سکتے ہیں۔

جناب والا۔ اس کلاز کے متعلق میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس پیرا کو حذف کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پیرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پیرا میں غیر قانونی سٹرائک کی تعریف کرنے کی بجائے صرف سٹرائک کی تعریف کر دی گئی ہے اگر وہ اس طرح تعریف کرتے کہ

"Strike means an illegal strike."

تو زیادہ موزوں ہوتا۔ انہوں نے اپنے اس قانون میں سٹرائک کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ غیر قانونی سٹرائک کی تعریف کی ہے۔ اگر آپ اس قانون کے متن کو دیکھیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہر سٹرائک جو مزدور کریں گے یا ہر ہڑتال جو مزدور کریں گے وہ غیر قانونی ہڑتال ہوگی۔ یہ سیدھی سی بات ہے یہ "ہڑتال" کے لفظ کی تعریف کر سکتے تھے۔

"Strike means an illegal strike."

اس طرح ان کا کام بھی آسان ہو جاتا اور ان کو زیادہ دقت بھی نہ کرنی پڑتی۔ میری رائے میں مشرقی پاکستان کا قانون بناتے وقت زیادہ دانشمندی اور زیادہ ہوشمندی سے کام لیا گیا ہے

انہوں نے سرے سے ہی غیر قانونی سٹرائک یا سٹرائک کی تعریف نہیں کی ۔ ۱۹۲۶ء کے قانون میں بھی غیر قانونی ہڑتال کی تعریف نہیں ہے ۔ اس وقت ذہن میں بات آ سکتی تھی کہ جائز طور پر مزدور اپنے حقوق منوانے کے لئے ہڑتال کر سکتے ہیں لیکن اس زمانہ کے حکمرانوں نے اس لفظ "غیر قانونی ہڑتال" کی تعریف نہیں کی اور نہ ہی مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون ۱۹۶۵ء میں اس لفظ کی تعریف کی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ میری بات مان لیں یعنی "سٹرائک" کے لفظ کی تعریف جو میں نے تجویز کی ہے کہ

"Strike means an illegal strike."

وزیر صاحب ان الفاظ کو شامل کر لیں ۔ ان کا کام بھی ہو جائیگا اور وہ غلط فہمی یا ابہام جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی نکل جائیگا ۔ اس نفی کے ساتھ مثبت نہیں ہے یہ کھلی نفی۔نفی۔نفی ہے ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔۶) ۔ مسٹر سپیکر ۔ قبل اس کے کہ میں جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی ترمیم کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں میں آپ کی خصوصی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ایوان کی آبادی بہت کم ہو گئی ہے اور

صورت حال اس حد بگڑ چکی ہے کہ میں نے ایک واقعہ سنا تھا کہ ایک بار کوئی مقرر جو بہت لمبی تقریر کیا کرتے تھے اور ان کی تقریر بھی خاص دلچسپ نہ تھی سامعین اکتا کر جلسہ گاہ سے جاتے رہے بالآخر صبح کے وقت صرف ایک شخص باقی رہ گیا ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ ترمیم کے متعلق تقریر فرمائیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اور اس دور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ نہیں ہوا کرتی تھی ۔ یہ بات صدر ایوب کے سنہری دور سے پہلے کی بات ہے ۔ انہوں نے اتنی لمبی تقریر کی کہ رات ساری گزر گئی لیکن جب تقریر ختم کی تو دیکھا کہ آپ جیسا صدر وہاں ''قابو'' تھا اور آگے سامعین میں سے کوئی موجود نہ تھا ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ ان کو غلط فہمی ہوئی ہے سامعین میں سے ایک اور آدمی تھا ۔ وہ تقریر سننے کے لئے نہیں بیٹھا ہوا تھا بلکہ وہ اس لئے بیٹھا ہوا تھا کہ اس نے بھی تقریر کرنی تھی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا حمزہ صاحب اور فاروقی صاحب طوطا اور مینا کی ڈیوٹی نہیں دے رہے ہیں ؟

مسٹر حمزہ ۔ وہ نوبت پہنچنے والی ہے ۔ جیسا کہ جناب

فاروقی صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ شخص سامعین میں سے نہیں تھا بلکہ وہ اس لئے بیٹھا تھا کہ اس کی ملک اختر صاحب کے بعد تقریر کی باری تھی ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ صدر ایوب کے ان بنائے ہوئے اداروں میں جو منتخب شدہ نمائندے ہیں ان کو قانون سازی میں کس حد تک دلچسپی ہے ۔ جناب سپیکر ۔ ان بیچاروں کو دلچسپی کیوں ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم پر بول رہے ہیں یا یہ جنرل تقریر فرما رہے ہیں ۔ حمزہ صاحب بھی ملک محمد اختر کی طرح بڑے غیر متعلقہ ہوتے جا رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ اس سے زیادہ متعلقہ بات اس ایوان میں اس وقت اور کیا ہو سکتی ہے ؟

میاں محمد شفیع ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں اور وہ اپنے من کی بات نہیں کر پائے ہیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میاں صاحب آپ کے سر پر بیٹھ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ملک صاحب کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک اختر صاحب نے تھوڑی دیر پہلے دعویٰ کیا تھا کہ میں ایک قانون دان کی طرح بات کرتا ہوں ۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر تھا ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں احتجاج کرتا ہوں ان کو الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔

ملک محمد اختر ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ، عرض یہ ہے کہ اس سختی دور میں یا وہ دور جس کو پروڈکشن کا دور کہا جاتا ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ کارخانوں میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں لیکن دولت چند ایک ہاتھوں میں سمٹ کر رہ گئی ہے ۔ اس دور میں مزدوروں کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ جنرل بحث نہ کیجئے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس ترمیم کا تعلق

ہے اگر قانون میں مزدور انجمنوں کے لئے ہڑتال کی گنجائش نہ رکھی گئی تو مزدور انجمنوں کا وجود ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے ۔ جناب وزیر موصوف کو کافی روز پہلے جناب خواجہ محمد صفدر صاحب نے وزیر صنعتکاران کا لقب دیا تھا جس کے وہ بجا طور پر مستحق ہیں وہ بذات خود مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ اس قانون کے مطابق جو اس وقت نافذالعمل ہے مزدور انجمنیں ہڑتال نہیں کر سکتی ہیں اگر کوئی ہڑتال ہوگی تو وہ محض غیر قانونی ہڑتال ہوگی ۔

جناب سپیکر ۔ جب کہ قانون کی حدود میں رہتے ہوئے ہڑتال کرنے کی کوئی گنجائش ہی موجود نہیں ہے اس ہنگامی قانون میں ہڑتال کا ذکر ہی بے معنی ہے کیونکہ ہڑتال تو اپنے حقوق منوانے کے لئے کی جاتی ہے اور ہڑتال اجتماعی سودا بازی کا سب سے موثر ہتھیار اور اس کا سب سے موثر مظہر ہے اور اگر ہڑتال کی گنجائش ہی موجود نہ ہو تو پھر اجتماعی سودا بازی کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس حقیقت کو جناب وزیر محنت بھی جانتے ہیں کہ اس قانون کے تحت ہڑتال ہو ہی نہیں سکتی اس لئے قانونی یا غیر قانونی ہڑتال کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ میں ان معروضات کے ساتھ یہ گذارش کروں گا کہ آپ نے یہ قانون بنانے کی جو سعی لاحاصل کی ہے یہ محض مزدوروں کو دھوکہ دینے میں حکومت کے ساتھ مل کر ایک سازش کی گئی ہے اور اگر آپ نے برائے نام یہ قانون بنانا ہی

ہے تو اس "illegal" کے لفظ کو حذف کر دیں کیونکہ لفظ ہڑتال میں پہلے ہی روح موجود نہیں اور ہڑتال کرنے والے ہڑتال سے جو مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ کبھی حاصل نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی ۔۸) ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ترمیم پر کچھ زیادہ تو عرض نہیں کرنا ہے صرف اسی قدر عرض کروں گا کہ جب انہوں نے دنیا کے تمام معروف اصولوں سے صرف نظر کرکے اس قانون کو اس ملک میں رواج دینا شروع کر دیا ہے نہ صرف یہ کہ آپ نے اس کی بنیاد رکھ دی ہے بلکہ اس پر پوری عمارت بھی تعمیر کر دی ہے جس کی وجہ سے مزدوروں کا وہ حق جو کہ تمام متمدن اور مہذب ممالک میں مزدوروں اور محنت کشوں کو حاصل ہے آپ نے ان سے سرے سے چھین ہی لیا ہے جس کو استعمال کرکے وہ اپنے جائز مطالبات منوا سکتے ہیں ۔ یعنی آپ کے کسی قانون میں بھی یہ ذکر موجود نہیں ہے کہ وہ اجتماعی حیثیت سے یا متحد ہو کر اپنی قوت کے زور سے اپنے کسی جائز مطالبے کو منوا سکے تو پھر اس قانون میں قانونی ہڑتال یا غیر قانونی ہڑتال کے کیا معنی ہو سکتے ہیں ۔ یہ ایک فضول سی دفعہ ہے جس کا کہ کوئی حاصل نہیں ہے ۔ اس بے مقصد دفعہ کو رکھنے سے شاید آپ نے دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ اگر کوئی یہ سوچے کہ اگر کوئی غیر قانونی ہڑتال ہے تو قانونی ہڑتال بھی ضرور ہی ہوگی ۔

یعنی آپ سلامتی فرمائیں کہ جب غیر قانونی ہڑتال کا ذکر آپ کریں گے تو یقینی طور پر دل میں قانونی ہڑتال کا خیال بھی جاگزین ہوتا ہے کہ شاید یہ بھی موجود ہو حالانکہ اس کا سرے سے ملک میں کوئی وجود ہی نہیں ہے ۔ تو پھر میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس غیر قانونی ہڑتال کا سوال کس طرح پیدا ہوتا ہے ۔ جب ایک چیز کا وجود مثبت میں نہیں ہے تو اس کے وجود کے ہونے کا منفی میں بھی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ چند الفاظ کے اضافے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے جو کہ کاغذ اور روشنائی کے ضیاع کے علاوہ پڑھنے والوں کے وقت کا بھی نقصان ہے ۔ پڑھنے والوں کو اس سے ایک فائدہ ضرور ہوگا کہ وہ غیر قانونی ہڑتال کے متعلق پڑھنے کے بعد اس قانون میں یہ تلاش کرتے رہیں گے کہ وہ قانونی ہڑتال کیا چیز ہے اور اس کا حق کس طرح سے اور کن حالات میں دیا گیا ہے لیکن یہ سب ایک سعی لاحاصل سے زیادہ اور کچھ حیثیت نہیں رکھے گا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ صنعتی تنازعات کے قانون کے تحت ہڑتال کی بھی تعریف کی گئی ہے ۔ اس شق میں ترمیم کی تجویز پیش کرتے ہوئے جناب قائد حزب اختلاف نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ محنت کے اس قانون میں ہڑتال کی تعریف نہیں کی گئی ہے اس لئے اس ''غیر قانونی ہڑتال،، کو یہاں پر رکھنے کی کیا وجہ ہے اور اس کی ضرورت کیوں پیش

آئی ہے - تو میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ صنعتی تنازعات کے قانون میں ہڑتال کی بھی تعریف کی گئی ہے اور جہاں ہڑتال کی تعریف کی گئی ہے وہاں صنعتی تنازعات کے قانون میں ان ہڑتالوں کے بارے میں نوٹس دینے کے متعلق بھی ایک طریق کار وضع کیا ہے - یہ اسی صنعتی تنازعات کے قانون میں وضع کیا گیا ہے جس پر جناب قائد حزب اختلاف اور دیگر اراکین ایوان نے بحث میں حصہ لیا ہے - جہاں تک اس اندیشے کا تعلق ہے کہ جب اس ملک میں موجودہ قوانین کے تحت کوئی آدمی یا کوئی انجمن ہڑتال کر ہی نہیں سکتی تو پھر اس لفظ کو یہاں پر رکھنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے - حالانکہ صنعتی تنازعات کے قانون میں ہڑتال کرنے کا حق دیا گیا ہے لیکن بعض صورتوں میں اس ہڑتال کو محدود کر دیا گیا ہے - اس لئے مجھے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے کہ ہم نے ہڑتال کے حق کو کلی طور پر ختم کر دیا ہے - البتہ یہ ضرور ہے کہ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ ہم نے بعض صورتوں میں اس حق کو محدود کرنے کی ضرور کوشش کی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم نے ایک طریق کار بھی وضع کیا ہے - تو اس صورت میں جب ہم نے یہ دیکھنا ہو کہ کوئی ہڑتال قانونی ہے یا غیر قانونی ہے یہ ضروری ہے کہ غیر قانونی ہڑتال کی تعریف بھی کی جائے -

Mr. Senior Deputy Speaker: I will now put the amendment to the House. The question is :

> That para (*f*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ آدھر سے تو ایک مرغی کی آواز تھی اور وہ بھی رائے منصب علی خان کی ۔ لیکن ادھر سے آوازیں زیادہ زوردار تھیں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment No. 9 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move :

> That in para. (*k*) of section 2 of the Ordinance, for the words "under this Ordinance" occurring in line 2, the words "in accordance with the provisions of this Ordinance", be substituted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

> That in para. (*k*) of section 2 of the Ordinance, for the words "under this Ordinance" occurring in line 2, the words "in accordance with the provisions of this Ordinance", be substituted.

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ میں اس پر کوئی زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں کروں گا ۔ اسکی اصل تعریف یہ ہے ۔

'Prescribed' means prescribed by regulations made under this Ordinance.

"This Ordinance" کی بجائے میں چاہتا ہوں کہ "under the provisions of this Ordinance" کر دیا جائے ۔ اگر ان کو اس طرح پسند ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں اس ترمیم کو press نہیں کروں گا ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That in para. (*k*) of section 2 of the Ordinance, for the words "under this Ordinance" occurring in line 2, the words "in accordance with the provisions of this Ordinance", be substituted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving Sir. I will be moving No. 11.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in para. (*p*) of section 2 of the Ordinance, between the word "business" and colon appearing at the end, the words "and includes any Federation of two or more Trade Unions", be inserted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That in para. (*p*) of section 2 of the Ordinance, between the word "business" and colon appearing at the end, the words "and includes any Federation of two or more Trade Unions", be inserted.

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - ٹریڈ یونین کی تعریف میں پھر یہ فروگزاشت کی گئی ہے کہ جہاں متعلقہ مزدور چاہیں وہاں عارضی طور پر یا مستقل طور پر اپنا کاروبار چلائے اور اپنے مسائل اور اپنی مشکلات حل کرنے کے لئے ٹریڈ یونین بنا لیں لیکن دفعہ ۲ میں

انہوں نے اسکی جو تعریف کی ہے اس میں انہوں نے کہیں بھی یہ تعریف نہیں کی کہ فیڈریشن کیا ہو گی ۔ میں نے فیڈریشن کی تعریف یہاں کر دی ہے اگرچہ (سی) میں فیڈریشن کی تعریف ہے لیکن یہاں بھی اسکی تعریف کر دی جاتی تو زیادہ بہتر تھا ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اس ترمیم کے متعلق میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب فیڈریشن کی تعریف پہلے سے ہی موجود ہے تو پھر ٹریڈ یونین کی تعریف میں اسکو شامل کرنا یا اسکو دہرانے کی کیا ضرورت ہے ۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کے قانون کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا ہے کہ ٹریڈ یونین کی تعریف فیڈریشن میں کر دیں ۔ لیکن ہم نے چونکہ یہ تعریف علیحدہ کر دی ہے اسلئے اسکو ٹریڈ یونین کی تعریف میں شامل کرنا مناسب نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the amendment to the House. The question is :

> That in para. (*p*) of section 2 of the Ordinance, between the word "business" and colon appearing at the end, the words "and includes any Federation of two or more Trade Unions", be inserted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move :

> That proviso to para (*p*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That proviso to para (*p*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاهور - ۲) - جناب والا - یه نهایت هی اهم قانونی اور اصولی مسئله هے - (پی) میں یه قرار دیا گیا هے که :-

"Trade Union means any combination of workmen or employers, whether temporary or permanent, formed primarily for the purpose of regulating the relation between workmen and employers or workmen and workmen, or between employers and employers, or for imposing restrictive conditions on the conduct of any trade or business :"

جناب والا - ٹریڈ یونین کو قائم کرنے کا طریقه پیرا (پی) میں دیا گیا هے - لیکن اس پر انهوں نے پرووائزو لگا دی هے انهوں نے پرووائزو یه لگائی هے - جس کو میں delete کرانا چاهتا هوں :-

"(*i*) any agreement between partners as to their own business ;

(*ii*) any agreement between any employer and those employed by him as to such employment ; or

(*iii*) any agreement in consideration of the sale of the goodwill of a business or of instruction in any profession, trade or handicraft ;"

اب جناب والا - یه تین شرائط ملاحظه فرمائیں - اس proviso سے

Industrial Trade Unions Disputes Act اور Standing Commercial Orders وغیرہ ختم ہو کر رہ جاتے ہیں ۔ یعنی ٹریڈ یونین کا جو مفاد ہو گا وہ اس agreement کے تابع ہو گا ۔ جو partners آپس میں کریں یا وہ employers اور employed آپس میں کریں ۔ یا اس agreement کے تحت ہو گا جس سے کوئی business یا concern کسی کو بیچا جائے ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ بات مہمل کیسے ہے ۔ جناب والا ۔ میں ٹریڈ یونین کی اس definition کو ILO کی convention سے inconflict قرار دیتا ہوں ۔ جس کو آرٹیکل ۱۳۱ اور constitution کے شیڈول (۳) کے تحت مرکزی حکومت ratify کر چکی ہے ۔ اور ایسی پرووائزو لگانے کا اختیار ہماری صوبائی حکومت کو آئین کی دفعہ ۱۳۱ شیڈول (۳) کے تحت نہیں اب جناب والا ۔ اس کے متعلق International Labour Organization کا جو آرٹیکل ہے ۔ وہ پڑھتا ہوں میں صرف دو منٹ اس پر لونگا کوئی لمبی بات نہیں کرونگا ۔

Convention concerning freedom of association —

یعنی یہ پرووائزو freedom of association سے curb ہے ۔ جناب والا ۔

"The General Conference of the International Labour Organization having been convened at San Fransisco by the Governing Body of International Labour Organization Office and having met at its 31st Session on 17th June, 1948 and having decided to adopt in the form of conventions certain proposals concerning freedom of association and protection of the right to organise, which is the seventh item on the agenda of the session, considering the preamble to the constitution of the International

Labour Organization, declares the recognition of the principle of freedom of association to amend, to improve the conditions of labour and establish peace....."

وزیر محنت - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ، ملک صاحب ILO کی convention کی جس شق کا حوالہ دے رہے ہیں - وہ بالکل غیر ضروری ہے - ہم نے اس ٹریڈ یونین پر قید لگانے کی کوشش نہیں کی ہے -

Malik Muhammad Akhtar: That he can't raise as a point of order. The Minister can say that in his speech while replying.

وزیر محنت - جناب یہ جو آپ پڑھ رہے ہیں - یہ غیر ضروری ہے -

ملک محمد اختر - جناب والا - مجھے پڑھنے دیجئے - میں متعلقہ بات پر آ رہا ہوں -

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر - اگر اس کے متعلق کوئی portion ہو - تو وہ پڑھیں -

ملک محمد اختر - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا - مگر انہوں نے مجھے interrupt کیا ہے -

مسٹر حمزہ - جناب وزیر موصوف کو منع کرنا چاہیئے - جو کچھ باتیں انہوں نے کہنی تھیں - وہ وقت سے پہلے ہی کہنی شروع کر دی ہیں - اس طرح تو repetition ہو جائیگی -

ملک محمد اختر - جناب والا - ابھی تو میں نے preamble ہی پڑھا تھا - اب دو دو لائنوں کی ایکدو conventions جن کو میں پڑھے دیتا ہوں اب کیونکہ انہوں نے مجھے interrupt کیا ہے اس لئے مجھے اب پھر دھرانا پڑیگا (قہقہہ) ۱۷ - جون ۱۹۴۸ء کو یہ کنونشن ہوئی جسکو پاکستان کے قیام کے بعد ratify کیا گیا . Freedom of Association کے اس آرٹیکل میں - - - - -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - ملک صاحب اس میں ورک میں کے متعلق کچھ ہے - - - -

ملک محمد اختر - جناب والا - دیکھیں آپ کتنے زیرک اور معاملہ فہم ہیں انہوں نے آرٹیکل (۲) میں کہا ہے :-

"Workers and Employers without distinctions whatsoever shall have the right to establish and, subject only to the rules of the organisation concerned, to join organizations of their own choosing without previous authorization."

گورنمنٹ اس کے متعلق rules نہیں بنا سکی جو پرووائزو انہوں نے لگائی ہے وہ غلط لگائی ہے - اب ایک بات اور متعلقہ ہے :-

"The public authorities shall be free from any interference which would restrict this right to impede the lawful exercise thereof."

وقت کی بچت کی خاطر میں کچھ حصہ چھوڑتا ہوں اور کنونشن چار کو پڑھتا ہوں :-

"Measures appropriate to national conditions shall be taken where necessary to encourage and promote the full development and utilization of machinery for voluntary negotiations between employers or employees, organizations and workers with a view to regularise the terms and conditions of employment by means of collective agreement."

اب آپ خود دیکھیں کہ وہ یہ پرووائزو لگا رہے ہیں -

Provided that this Ordinance shall not affect any agreement between partners as to their own business.

جناب والا - اس کو میں repeat نہیں کرتا نمبر ۳ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ جب کسی concern کی sale ہو جائیگی تو اس وقت ٹریڈ یونین کا نفاذ ختم ہو جائیگا - اور اگر employer اور employed کوئی agreement کرے تو اس صورت میں بھی یہ پرووائزو ٹریڈ یونین کی definition سے - - - - - - - یعنی ٹریڈ یونین تابع کر دی گئی اس contract سے جو کہ employer اور employee آپس میں کر لیں اور ٹریڈ یونین ختم ہو گئی جب کہ کہیں transfer ہو جائے institution - ٹریڈ یونین میں سمجھتا ہوں کہ وہ تمام contract جو employer اور employee آپس میں کریں گے وہ International Conventions کے تحت ultra vires ہیں اور ان International Conventions کو legalize کرنے کے لئے اس تعریف کے ساتھ ایک شرمناک پرووائزو لگا دی گئی ہے -

جناب والا ۔ اس کو سرکاری طور پر ڈرافٹ کرنے والے عیار ہیں ۔ زیرک ہیں ۔ cunning ہیں ۔ میں وزراء کو نہیں کہتا ۔ یہ آنکھیں نکال سکتے ہیں ۔ آنکھوں میں دھول ڈال سکتے ہیں لیکن بھیجہ تو نہیں نکال سکتے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ ملک اختر صاحب نے جن کے لئے عیار اور مکار کہنا پسند کیا ہے وہ تو بے زبان ہیں وہ اپنی نمائندگی نہیں کر سکتے ۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں حکومت کی ہدایات پر کرتے ہیں ۔ وہ وزیر صاحبان کو کیوں نہیں کہتے جو یہاں موجود نہیں ہیں میں سمجھتا ہوں ان کو کہنا نامناسب ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ گفتہ آید در حدیث دیگران ۔

ملک محمد اختر ۔ یہ جو Conciliation Officer کا بت بنا کر رکھ دیا گیا ہے ۔ یہ ناپاک فعل ہے ۔ International Conventions کے ہوتے ہوئے اس کی کوئی حیثیت نہیں ۔ اس proviso کو اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ contract یا معاہدہ جو مالک اور workman کے درمیان ہوگا وہ یہاں بے نقاب ہو گیا ہے ۔ The cat is out of the bag یہ proviso جو لگائی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ان باتوں کو کیوں repeat کرتے ہیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) - جناب والا - اختر صاحب کی اتنی طویل تقریر کا جواب اگر دو تین فقروں میں نہ دوں تو میں سمجھتا ہوں کہ نامناسب ہوگا -

جناب والا - مناسب تو یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو سمجھانے کی کوشش کی جائے اور وہ کوئی بات سمجھنے پر آمادہ ہو تو اس کو سمجھانا درست ہے لیکن جس نے تہیہ کر لیا ہو کہ وہ کوئی بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرے گا تو اس کو سمجھانے کی کوشش کرنا بے معنی ہے اور بے مصرف ہے -

ملک محمد اختر - مرد نادان پر کلام نرم و نازک بے اثر -

یہ میں نے اپنے لئے کہا ہے -

وزیر محنت - انہوں نے جو ترمیم پیش کی ہے اور یہ حذف کرانے کی جسارت کی ہے - ان کا خیال ہے کہ اس proviso سے ٹریڈ یونین پر زیادہ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں اور اس سے ٹریڈ یونین کا وجود ہی ختم ہو گیا ہے اور Right of free Association جو I.L.O. کے تحت ہے سارے صوبہ کے شہریوں سے لے لیا جائے گا - میں ان کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ براہ خدا اس proviso کو پھر پڑھیں اس میں یہ تحریر کیا گیا ہے -

"This Ordinance shall not affect any agreement between partners as to their own business any

agreement between any employer and those employed by him as to such employment."

یہ وہ معاہدہ ہے جو کسی ادارہ کے مالکان حصہ داران اور ملازمین کے درمیان آزاد شہری کی طرح ہوتا ہے جس کے بارے میں ملک محمد اختر صاحب نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں - حالانکہ یہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ proviso اس معاہدہ پر اثر انداز نہیں ہوگا جو اپنی خوشی سے کوئی مالک اور ملازمین آپس میں خود کر لیں - میں سمجھتا ہوں کہ اس proviso سے ان کے حقوق کو زیادہ تقویت اور تحفظ ملتا ہے ۔ جیسا کہ ملک صاحب نے اندیشہ ظاہر کیا ہے اس کو محدود کرنے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ ان کے حقوق کو تقویت دینے اور زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That proviso to para (*p*) of section 2 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*q*) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of

industry to do any skilled, unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and include any such person —

(*i*) who is emyloyed in the service of a prison, or a hospital for the treatment of human patients ;

(*ii*) who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service ;

(*iii*) who is employed in a managerial or administrative capacity ; or

(*iv*) who is a Government servant, being employed in a factory or in the railways, or in any other establishment, undertaking, department, profession or service declared by Government to be an establishment of industry or service for the purpose of this Ordinance ;

(*v*) who is a worker employed by a contractor ;

(*vi*) who is a Divisional Head or a Foreman in a Factory ;

(*vii*) who is a Goldsmith engaged by a gold-merchant to manufacture jewels ;

(*viii*) who is a watch maker entrusted work by a Firm for execution ;

(*ix*) who is a person engaged by utensil manufacture and is supplied with raw material and paid with fixed wages ;

(*x*) who is a person supplied material to make Bidis ;

(*xi*) who is a person incharge of a department ;

(*xii*) who is a Assistant Artist employed by advertising concern ;

(*xiii*) who is a checking Inspector employed by a Bus Company ;

(*xiv*) who is a Aircraft maintenace engineer or traffic officer ;

(*xv*) who is a Distributor or a salesman ;

(*xvi*) who is a Depot Superintendent or Assistant Superintendent ;

(*xvii*) who is a Labour Officer ;

(*xviii*) who is a Overseer or Sub-Overseer ;

(*xix*) who is a chowkidar ;"

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendent moved is :

That for para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

(*q*) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of Industry to do any skilled, unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and include any such person—

(*i*) who is employed in the service of a prison, or a hospital for the treatment of human patients ;

(*ii*) who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service ;

(*iii*) who is employed in a managerial or administrative capacity ; or

(*iv*) who is a Government servant, being employed in a factory or in the railways, or in any other establishment, undertaking, department, profession or service declared by Government to be an establishment of industry or service for the purpose of this Ordinance ;

(*v*) who is a worker employed by a contractor ;

(*vi*) who is a Goldsmith engaged by a goldmerchant to manufacture jewels ;

(*viii*) who is a watch maker entrusted work by a Firm for execution ;

(*ix*) who is a person engaged by utensil manufacture and is supplied with raw material and paid with fixed wages ;

(*x*) who is a person supplied material to make Bidis ;

(*xi*) who is a person incharge of a department ;

(*xii*) who is a Assistant Artist employed by advertising concern ;

(*xiii*) who is a checking Inspector employed by a Bus Company ;

(*xiv*) who is a Aircraft maintenance engineer or traffic officer ;

(*xv*) who is a Distributor or a salesman ;

(*xvi*) who is a Depot Superintendent or Assistant Superintendent ;

(*xvii*) who is a Labour Officer ;

(*xviii*) who is a Overseer or Sub-Overseer

(*xix*) who is a chowkidar ;"

Parliamentary Secretary (Labour) : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور ۲۰) - جناب صدر - میں نے ان کی definition میں جیل کے ملازمین ہسپتال کے ملازمین اور سیکوریٹی سروس کے ملازمین کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی ہے - میں اس ایوان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ان تمام لوگوں کو جن کو کہ میں نے اس definition میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے ان کو اس قانون کے تحت ٹریڈ یونین بنانے کی ممانعت کر دی گئی ہے - جناب والا - میں نے اسی طرح سے ریلوے کے ملازمین اور جو مزدور ہیں یا کارخانوں میں کام کرنے والے اور کلریکل سٹاف سے جو تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے بھی کہا ہے کہ انہیں یونین بنانے کا حق ہونا چاہئے - اسی طرح ٹھیکیداروں کے جو مزدور ہوتے ہیں ان کو بھی حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنی یونین بنائیں - اس کے بعد آٹھ دس شقیں آگے ہیں جن میں کہا ہے کہ یہ جو سنار اور گھڑی ساز ہوتے ہیں ان کو بھی یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ اپنی یونین بنا سکیں - میں ان تمام لوگوں کے لئے حق مانگتا ہوں جن کو انہوں نے debar کر دیا ہے کہ یہ اپنی یونین نہیں بنا سکتے - میں جناب والا اپنی تائید میں صرف دو قانون پیش کروں گا - (۱) بنیادی حق نمبر ۷- آئین پاکستان کے تحت ہے جس میں یہ قرار دیا گیا ہے :-

"Every citizen shall have the right to form associations or unions, subject to any reasonable restrictions..."

جناب والا ۔ "رائٹ آف فریڈم آف ایسوسی ایشن" آئین کے تحت حاصل ہے اور اسے ختم نہیں کیا جا سکتا ۔ اسکے بعد میں جناب والا انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے کنوینشن ۹۸- کو پیش کرتا ہوں اس کا آرٹیکل (۱) یہ ہے :-

"The worker shall enjoy adequate protection against acts of anti-union discrimination in respect of their employment."

جناب والا ۔ جب یہ کہتے ہیں کہ فلاں ٹریڈ یونین بنا سکتا ہے اور فلاں ٹریڈ یونین نہیں بنا سکتا تو یہ ایک امتیازی سلوک ہوگا اور یہ بنیادی حقوق کی اس شق کے منافی ہے جس میں فریڈم آف ایسوسی ایشن ہے ۔ اسی طرح آرٹیکل ۹۸- کے کنوینشن کے تحت یہ سلوک غلط ہے ۔ اب میں ۹۸ (۲) کو بھی پیش کرتا ہوں وہ اس طرح سے ہے :-

"In particular acts, which are designed to promote the establishmet of workers organization under the domination of employers or employees organisation, to support the workers organisation by financial or other means by placing such organisations under the control of the employers and employees, the organisation shall be deemed to constitute acts of interference with in the constitution of association."

یہ نہ صرف آئین کے منافی ہے بلکہ ٹریڈ یونین بنانے کے حق سے کسی شخص کو محروم کرنے کے مترادف ہے اور یہ فریڈم آف ایسوسی ایشن ہمارے آئین میں موجود ہے ۔ یہ اس سے بھی متصادم

ہے اور انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے کنوینشن نمبر ۹۸- سے بھی متصادم ہے اور رائٹ نمبر ۸- فریڈم آف ایسوسی ایشن سے بھی متصادم ہے - تیسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ Revised Labour policy of the Central Government. ہے - یعنی سنٹرل گورنمنٹ تو یہ چاہتی ہے کہ انڈسٹریل peace ہو لیکن یہ چاہتے ہیں کہ انڈسٹریل revolution آئے - اب میں سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کے دو paras پڑھتا ہوں :-

"The policy of the Government of Pakistan in the field of labour shall be based on International Labour Organization Conventions and recommendations ratified by Pakistan. The Government of Pakistan believes that industrial peace is essential for economic progress. . . . ."

جناب والا - سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء کی ان lines پر ترمیم کی جائے تو جناب والا - ہمارے وزیر محنت نے ٹریڈ یونین ایکٹ کو جن lines پر ترمیم کیا وہ یہ ہیں (۱) آئین کے منافی یعنی فریڈم آف ایسوسی ایشن کو ختم کر دیا گیا ہے (۲) آرٹیکل ۹۸ جو کہ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کا کنوینشن تھا اسکو ختم کر دیا گیا (۳) صدر مملکت کی پالیسی جس کے متعلق سنٹرل گورنمنٹ کے ایک spokesman نے کہا کہ ہم فریڈم آف ایسوسی ایشن کو encourage کرتے ہیں :-

"It discourages agitation and tensions in the industrial and commercial undertakings and other fields of human endeavour. Government believes

in the settlement of disputes between the management and the labour through constitutional means such as joint consultation, voluntary arbitration, conciliation, mediation and adjudication. The Government of Pakistan would give due importance to the research and collection of statistics concerning workers and living conditions of the workers, and would also encourage the same by private employers and employees. Government of Pakistan would take suitable steps to ensure propar men and women.....(that does not concern.) ...Formation of suitable organization by workers would be encouraged by the Government. Workers and employees are, however, advised in their own interest to encourage multiplicity of their organizations in order that trade unionism develops in the country on healthy and sound lines. Steps shall be taken to ensure that the workers are not exploited by the outsiders for their own personal and political ends. The Trade Union Act, 1926, should suitably be amended in this regard".

در اصل ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد جب یہ محسوس کیا گیا کہ اب ضرورت ہے کہ ملک میں جس قدر بھی پابندیاں لگی ہوئی ہیں انکو ختم کیا جائے تب انہوں نے اس پالیسی کا اظہار کیا کہ ہم نے آرٹیکل ۴۸ کے تحت انٹرنیشنل آرگنائزیشن کے ساتھ کچھ معاملات طے کئے ہوئے ہیں تو انہوں نے ایک اعلان جاری کیا جس کے تحت سنٹرل گورنمنٹ کی جو لیبر پالیسی تھی کم سے کم اسے کاغذ پر declare کیا گیا کہ ہم ٹریڈ unionism کو tolerate کریں گے - میں اس کی آخر تین لائنیں پڑھتا ہوں :-

".....In order that their unionism develops in the country on healthy and sound lines, steps shall be taken to ensure that the workers are not exploited by the outsiders for their own personal or political ends. The Trade Union Act 1926 should be suitably amended in this regard."

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کتنا وقت اور اس امنڈمنٹ پر لیں گے ؟

ملک محمد اختر ۔ ۵ ۔ منٹ اور لوں گا ۔ تو جناب والا ۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ ٹریڈ یونین ایکٹ آف ۱۹۲۶ء کو ہم ترمیم کریں گے کیونکہ اس کو فرسودہ اور بہت پرانا قانون تصور کیا گیا ہے تو ہوا یہ کہ چونکہ ۱۰ سالہ جشن کی تیاری ہو رہی تھی اور حکومت نے اپنے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا تھا اور ان میں لیبر ویلفیئر کا بھی ایک وعدہ تھا لہذا ٹریڈ یونین ایکٹ کی بھی اسی طور پر ترمیم کی گئی کہ ملک میں سے ٹریڈ یونین ازم کو ختم کر دیا جائے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will put the amendment to the vote of the House.

The question is :

> That for para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—
>
> "(*q*) "workman" means any person, including an apprentice, employed in any establishment of industry to do any skilled, unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, and include any such person —
>
> (*i*) who is employed in the service of a prison, or a hospital for the treatment of human patients ;

(*ii*) who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service ;

(*iii*) who is employed in a managerial or administrative capacity ; or

(*iv*) who is a Government servant, being employed in a factory or in the railways, or in any other establishment, undertaking, department, profession or service declared by Government to be an establishment of industry or service for the purpose of this Ordinance ;

(*v*) who is a worker employed by a contractor ;

(*vi*) who is a Divisional Head or a Foreman in a Factory ;

(*vii*) who is a Goldsmith engaged by a goldmerchant to manufacture jewels ;

(*viii*) who is a watch maker entrusted work by a Firm for execution ;

(*ix*) who is a person engaged by utensil manufacture and is supplied with raw material and paid with fixed wages ;

(*x*) who is a person supplied material to make Bidis ;

(*xi*) who is a person incharge of a department ;

(*xii*) who is a Assistant Artist employed by advertising concern ;

(*xiii*) who is a checking Inspector employed by a Bus Company ;

(xiv) who is a Aircraft maintenance engineer or traffic officer ;

(xv) who is a Distributor or a salesman ;

(xvi) who is a Depot Superintendent or Assistant Superintendent ;

(xvii) who is a Labour Officer ;

(xviii) who is a Overseer or Sub-Overseer ;

(xix) who is a chowkidar ; ".

The motion was lost.

Khawaja Muhammad Safdar : I will not move amendment No. 2 on the 1st supplement but I will move No. 8.

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, please.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move ;

That for para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*q*) "workman" means any person, including an apprentice employed in any establishment of trade or industry to do any skilled or unskilled, manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person, who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, but does not include any person —

(*i*) who is employed in the Police or Armed Forces, or

(*ii*) who is employed mainly in a managerial or administrative capacity."

Mr. Senior Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for para (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(q) "workman" means any person, including an apprentice employed in any establishment of trade or industry to do any skilled or unskilled. manual, technical or clerical work for hire or reward, whether the terms of employment be express or implied, and includes any such person, who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment is the subject matter of of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, but does not include any person —

(i) who is employed in the Police or Armed Forces, or

(ii) who is employed mainly in a managerial or administrative capacity."

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس موضوع پر - انڈسٹریل Disputes آرڈیننس پر بحث کرتے ہوئے اس ایوان کی اس جانب سے ہم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا لیکن وہ قانون چونکہ مختلف تھا اس لئے مجھے پھر دوبارہ مزدور یا محنت کش کی تعریف میں ترمیم پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی - جناب والا - اس موضوع پر ایک قانون ۱۹۲۶ء میں یہ بنایا گیا تھا اور اس موجودہ ہنگامی قانون کے ذریعے اس قانون کو منسوخ کر دیا گیا - اس قانون میں اگرچہ موجودہ دور میں یا موجودہ ارباب اقتدار کے دور میں بعض اہم تبدیلیاں کی گئی تھیں لیکن پھر بھی مزدور یا محنت کش کی تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی سنہ ۶۱-۶۲ اور ۱۹۶۳ء میں بعض ترامیم ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں کی گئی تھیں لیکن اس لفظ مزدور یا محنت کش کی تعریف میں کوئی

ترمیم نہیں کی گئی اس کا مطلب یہ ہوا کہ گزشتہ ۴۲ سال میں جو محنت کش کی ترمیم تھی اسے ہم نے مارچ سن ۱۹۶۸ میں ترمیم کر دیا اور اس ترمیم کے ساتھ ہم نے اس کے مطالب اور معنی کو اس حد تک محدود کیا ہے کہ وہ لاکھوں افراد جو مزدور انجمنیں بنا سکتے تھے اور ان کو رجسٹر بھی کروا سکتے تھے اور ان کو کارخانہ داروں سے recognize بھی کرا سکتے تھے اب ان سے یہ حق چھین لیا گیا ہے ۔ مثال کے طور پر جناب والا ۔ پی ڈبلیو ڈی کو آپ جانتے ہیں کہ اس میں مزدوروں کی انجمنیں تھیں ۔ محکمہ انہار میں مزدوروں کی انجمنیں تھیں ۔ ہسپتالوں میں مزدوروں کی انجمنیں تھیں ۔ بعض سرکاری دفاتر کے مزدوروں کی انجمنیں تھیں اور علیٰ ھذالقیاس اور ایسی ان گنت انجمنیں ہیں جو اب قائم نہیں رہ سکیں گے اگر وہ قائم رہیں گی ۔ جیسا کہ جناب وزیر محنت نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ یہ تو نہیں کہتے کہ انجمن سازی نہ ہو ۔ تو انہیں کوئی اختیار حاصل نہیں ہو گا ۔ کیونکہ غیر رجسٹرڈ انجمنوں کے کوئی اختیارات اور حقوق نہیں ہیں ۔ حقوق اور اختیارات اگر کچھ ہیں تو صرف ان انجمنوں کے ہیں جو رجسٹرڈ ہونگی ۔ دوسری انجمنیں بیکار قسم کی ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کے سامنے پہلے وہ تعریف پڑھتا ہوں جو ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں درج تھی میں نے جو اپنی ترمیم چھوڑ دی ہے دراصل اس میں میں نے اسے درج کیا تھا ۔ اس میں ورک مین کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے :-

"Workman" means a person employed in a Trade and Industry whether or not in the employ-

ment of the employer with whom the industrial dispute arises."

میں نے اسے اس طرح کر دیا ہے ۔ لیکن بندہ نواز آپ اس کی وسعت ملاحظہ فرمائیں ۔ ہر قسم کا ملازم محنت کش اور مزدور اس میں شامل تھا اور اس تعریف سے فائدہ اٹھاتا تھا ۔ گزشتہ ۴۰ ، ۴۲ برسوں میں محنت کشوں اور مزدوروں نے اپنی ایسی انجمنیں بنائیں ۔ اپنے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کی ۔ لیکن ہماری موجودہ حکومت نے ترقی کے اس دور میں ۔ اپنی دس سالہ ترقی کا جشن مناتے ہوئے مزدور کو یہ تحفہ دیا ہے کہ آئندہ وہ انجمن سازی نہیں کر سکے گا ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست جناب ملک اختر صاحب نے آپ کے سامنے انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے کنوینشن نمبر ۸۵ کا کچھ حوالہ دیا تھا ۔ میں آپ کے سامنے آئی ۔ ایل ۔ او کنوینشن ۸۷ کے دو ایک آرٹیکل پڑھتا ہوں ۔ کنوینشن ۸۷ کے آرٹیکل (دو) کے الفاظ اس طرح ہیں :۔

"Workers and Employers without distinction whatsoever shall have the right to establish and subject only to the rules of the organisation concerned, to join organisation of their own choicing without previous authorisation."

الفاظ ملاحظہ ہوں جناب

"without distinction all workers"

تو یہ متعلقہ الفاظ ہیں جن کی طرف میں آپ کی اور آپ کے

توسل سے اس ایوان کی توجہ منعطف کراتا ہوں :-

"Public authorities shall be framed from any interference which would restrict the right or impede the lawful exercise thereof."

The law of the land shall not be such as to impair nor shall it be so applied as to impair the guarantees provided in this convention."

وہ پی - ڈبلیو - ڈی میں ہوں سہگل کے کارخانے میں ہوں میو ہسپتال میں ہوں یا کسی دفتر میں ہوں - سب کے متعلق یہ ہے کہ وہ انجمن بنا سکتے ہیں - اور جناب والا - ہم نے اس کنوینشن پر دستخط کئے ہوئے ہیں - موثق عہد کیا ہوا ہے کہ ہم اس کے مطابق اپنے ملک میں قانون رائج کریں گے اور اس کنوینشن کی پابندی کریں گے - آرٹیکل نمبر ۳ کا دوسرا پیرا یہ ہے :-

"The extent to which the guarantee is provided for this convention shall apply to the Armed Forces and the Police, shall be determined by national laws or regulations."

وہ قانونی حق کیا ہے - یہی کہ وہ انجمن سازی کریں اور یہ ہم نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہماری گورنمنٹ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی جس سے اس حق کو محدود کیا جا سکے یا اس حق پر کسی اور طرح سے زک پہنچے - جناب والا - اس کے بعد پھر وضاحت کے لئے آرٹیکل ۸ میں یہ درج ہے :-

Workman.

"Who is employed in the Police or Armed Forces of Pakistan."

تو آزادی اجتماع کی یہ کنوینشن ہے اور اس کے اندر رہتے ہوئے کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائیگا جس سے مزدور کا یہ حق محدود کیا جا سکے ۔ اس پر صرف ایک پابندی ہے اور وہ اس کنوینشن کے آرٹیکل ۹ میں ہے :-

"Who is employed in the service of a prison or a hospital for the treatment of human patients."

جہاں تک کسی پابندی لگانے کا تعلق ہے اس بنیادی حق پر وہ یہ ہے کہ جہاں تک پولیس یا فوج کا تعلق ہے ان پر متعلقہ ملک کی حکومت ایک حد تک پابندی عائد کر سکتی ہے اب جناب والا ۔ بین‌الاقوامی دنیا میں بیٹھ کر ہم نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس قسم کے قوانین نہیں بنائیں گے اور آج ہم یہ کیا کر رہے ہیں ۔ ورک مین کی تعریف سے کون کون لوگ خارج ہوئے ۔

"Unification of laws and equality before laws."

جناب والا ۔ جو وعدہ ہم نے بین‌الاقوامی دنیا میں کیا تھا اس میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ ہم جیل کے وارڈروں یا

ہسپتال کے چھوٹے ملازموں کو انجمن سازی سے منع کر دیں گے ۔ بلکہ اس کے خلاف ہمارا وعدہ یہ تھا کہ ہم اس قسم کا رویہ اختیار نہیں کریں گے جس سے ایسے ملازموں یا مزدوروں کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہو ۔

جناب والا ۔ خود ہمارے ملک کے دوسرے صوبے یعنی مشرقی پاکستان میں اس قسم کے ملازموں پر کوئی ایسی پابندی نہیں ہے ۔ کم از کم یونیفیکیشن آف لاز اور قانون کے سامنے مساوات کا ہی خیال رکھ لیا جاتا ۔ لیکن نہیں ہماری حکومت ایک اڑیل ٹٹو کی طرح ہے جس طرف چاہا اپنا منہ موڑ لیا ۔ اس کے لئے کوئی سمت مقرر نہیں کوئی پابندی نہیں ۔

جناب والا ۔ پھر یہ کہتے ہیں ۔

"Who is employed in a service declared by Government to be watch and ward or security service."

جناب والا ۔ جسکو چاہیں یہ واچ اینڈ وارڈ بنا لیں ۔ بیچارے چوکیدار بھی اس سے مستثنیٰ قرار دے دیئے گئے ہیں کہ وہ مزدور نہیں ہیں ۔ اگر چوکیدار یا پہرے دار مزدور نہیں ہیں تو پھر مزدور کہاں سے اتریں گے ۔

"Who is employed in a managerial or administrative capacity."

جناب والا ۔ ہمارے بین‌الاقوامی معاہدہ کے مطابق ہم پر یہ لازم تھا کہ ہم اس قسم کے لوگوں پر ایسی کوئی پابندی نہ لگائے جو ہم نے لگائی ہے ۔ مشرقی پاکستان میں اس سے ذرا مختلف قانون ہے ۔ وہاں لفظ mainly ہے ۔ اگر ایک آدمی کا اکثر وقت یا ملازمت کا اکثر حصہ اس قسم کے کاموں پر صرف ہوتا ہے ۔ جسے ہم مینچیورل یا سپروائزری کہتے ہیں تو وہ بھی مستثنیٰ ہے ۔ لیکن یہاں قانون ایسا ہے کہ اگر اس کے کام کا کچھ حصہ مینچیورل یا سپروائزری ہے تو وہ بھی اپنی انجمن سازی نہیں کر سکتا ۔ اور آخر میں گورنمنٹ کے وہ تمام ملازم جو کسی فیکٹری میں ہوں یا ریلوے میں ہوں یا کسی ایسی establishment میں ہوں جس کے متعلق گورنمنٹ نے کہا ہو کہ یہ انڈسٹری ہے وہ سب اس سے مستثنیٰ ہیں ۔ اس میں ورک مین کی تعریف اس حد تک محدود کر دی گئی ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں محنت کشوں کو اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لئے یا اپنے مطالبات منوانے کیلئے مالکان سے کوئی سودا کر سکیں یا کوئی مطالبات ان کے سامنے پیش کر سکیں ۔ میرے رائے میں ہم نے یہ درست نہیں کیا اور ہم نے مستقبل میں اپنے راستے میں کانٹے بچھانے کے مترادف کام کیا ہے ۔ یہ بات ہمارے ملک کے لئے کسی طور پر بھی درست نہیں ہے ۔ یہ ناجائز ہے ۔ نادرست ہے ۔ یہ نہ فائدہ مند ہے ۔ یہ نہ سود مند ہے ۔ کہ ہم مزدوروں کے ایک بہت بڑے طبقے میں بلکہ سبھی مزدوروں میں بے چینی پیدا کریں ۔ ان میں ہیجان پیدا کریں ۔ ان میں یہ خیال پیدا کریں کہ ہماری گورنمنٹ ان کے

حقوق کا خیال نہیں رکھتی ہے ۔ یہ حکومت ان کے حقوق سے بے پرواہ ہے ۔ یہ گورنمنٹ سرمایہ داروں کے اثر کے نیچے ہے ۔ یہ گورنمنٹ انکے دباؤ کے نیچے ہے ۔ کارخانہ داروں ۔ مل مالکان یا سرمایہ داروں کا اثر اس گورنمنٹ پر آ چکا ہے ۔ اس وجہ سے یہ حکومت مزدوروں کے حقوق کو پامال کر رہی ہے ۔ مزدور بہت موثر طبقہ ہے ۔ جناب والا ۔ دنیا بھر کے ممالک میں دو طبقات ہوتے ہیں ۔ گزشتہ ربع صدی میں بلکہ ۳/۴ صدی میں دنیا کے مختلف ممالک میں جو انقلاب برپا ہوئے وہ انقلاب خونی تھے یا غیر خونی تھے ان انقلابات میں ایک موثر طبقہ مزدور یا محنت کش تھے دوسرا طبقہ طالبعلموں کا ہے ۔ یہ دونوں کی طرف سے بے پرواہ ہیں ۔ ہمیں ڈر ہے کہ ہم بھی کسی ایسے راستے پر نہ چل پڑیں جیسے کہ اکثر ممالک میں اس وقت طبقاتی جنگ شروع ہے ۔ وطن عزیز میں بھی شروع نہ ہو جاوے ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ ایک روز وقفہ سوالات میں میں نے ایک ضمنی سوال کرتے ہوئے حکومت سے دریافت کیا تھا کہ آپ کی حکومت کے زیر سرپرستی ایک انجمن ہے جس کو انجمن انسداد بے رحمی حیوانات کہتے ہیں ۔ چل رہی ہے ۔ آپ انسانوں کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں ۔ اور جانوروں سے ہمدردی کرتے ہیں ۔ معاشرے کے ساتھ اگر بے رحمی برتی جاتی ہے اور اس کے انسداد کے لئے کوئی انجمن بنانا چاہے ۔ آپ اس میں بھی مانع ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ اس روز شاید وزیر محنت کو میرا یہ سوال

پسند نہ آیا اور کرسئی صدارت نے بھی پسند نہ کیا اس لئے اس کا جواب دینے کی زحمت گوارا نہ کی ۔ قوانین جس قسم کے بنائے جاتے ہیں اگر حکومت خود ہی بے رحمی کرے پھر ہم اس کا مداوا کہاں سے تلاش کریں ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے بین‌الاقوامی معاہدات کئے ہیں لیکن ہم ان کی ذرا بھر بھی پرواہ نہیں کرتے ۔ اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس یعنی بین‌الاقوامی عدالت انصاف سے رجوع کیا جائے شاید وہاں سے انصاف کی خیرات مل جائے ۔ جناب سپیکر ۔ ہم دوسروں کو طعنہ دیتے ہیں ۔ اکثر و بیشتر ہم ہندوستان کا طعنہ دیتے ہیں کہ ہم بین‌الاقوامی معاہدات پر سختی سے عمل کرتے ہیں لیکن ہندوستان ایسا نہیں کرتا لیکن جب مزدوروں کا مسئلہ آتا ہے تو پاکستان کا مقابلہ ہندوستان سے نہیں ۔ بلکہ ایک دولتمند طبقہ کا مقابلہ کمزور اور لاچار انسانوں سے ہوتا ہے تو حکومت پاکستان کا رویہ ہندوستانی حکومت کی طرح انتہائی نازیبا اور نا معقول ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کہیں گے کہ حمزہ اس ملک میں رہتے ہوئے ہم بین‌اقوامی عدالت انصاف کے روبرو مقدمات نہیں لے جاسکتے لیکن یہاں تو حزب اختلاف اراکین کی ڈاک بھی سینسر ہوتی ہے ۔ ڈیفنس آف پاکستان رولز کو خاص طور پر ہمارے لئے گھڑ رکھا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ ترمیم پر نہیں بول رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جب حکومت بین‌الاقوامی معاہدات کی خلاف ورزی

کرتی ہے تو ہم کہاں جائیں - کس کے سامنے جا کر اپنا رونا روئیں - کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں سے ہمیں انصاف مل سکے یہ خود ہی قاتل ہیں اور خود ہی منصف بن بیٹھے ہیں - ان سے یہ کہنا کہ یہ انصاف کریں گے ان سے انصاف کی توقع رکھنا ہی حماقت ہے -

ملک محمد اختر - جناب والا - وہ زیر لب مسکرا رہے ہیں اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ مان گئے ہیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - ہمیں دقت یہ ہے کہ بعض پابندیاں جو ہمارے حکمرانوں کی وجہ سے ہم پر قہر خداوندی کی صورت میں مسلط ہیں ان کی وجہ سے ہم بین‌الاقوامی عدالت انصاف کے سامنے جا کر شکایت بھی نہیں کر سکتے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پہلے کچھ اللہ سے گلہ و شکوہ کر لیا کرتے تھے اب محکمہ اوقاف آ گیا ہے کسی پیر کی وساطت سے وہاں پہنچنا بھی مشکل ہو گیا ہے - - -

وزیر محنت - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - حمزہ صاحب کی تمہیدی تقریر کافی طویل ہو رہی ہے - میں گزارش کروں گا کہ وہ اس بارے میں فرمائیں -

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - میں ان کو پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آپ اس ترمیم کے بارے میں فرمائیں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - وزیر محنت صاحب نے اس ہنگامی

قانون کا تعارف کراتے ہوئے اور کل کے اختتامی تقریر میں بھی فرمایا تھا کہ پہلا قانون فرسودہ تھا لیکن اگر وہ مجھ سے ناراض نہ ہوں اور وہ کہیں ظہر آلود نہ ہو جائیں تو میں عرض کروں گا کہ وہ فرسودہ قانون تھا لیکن یہ قانون یقینی طور پر بیہودہ ہے ۔ ہم نے ایک تجویز پیش کی کہ وہ قانون جس شکل میں بھی مشرقی پاکستان میں نافذالعمل ہے آپ اسکو کیوں نہیں اپناتے ۔ آپ یہ فرماتے ہیں کہ ہم سارے ملک میں ایک ہی قسم کے قوانین چاہتے ہیں تا کہ ملک میں بسنے والے ایک ہی قانون کے تابع ہوں ۔ آپ نے ایک آئین بنایا ہے اس آئین کے تحت صوبائی حکومت کو بعض اختیارات ہیں اگر آپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ آپ مغربی پاکستان کے لوگوں کو اور خصوصی طور پر محنت کشوں کو جبرو تشدد کے ساتھ غلام بنانا اور ان کو ان کے حق سے محروم رکھنا چاہتے ہیں آپ کا منشاء یہ ہے کہ ان کو ان کے اس حق سے محروم کر کے اس ملک میں یا اس صوبہ میں تیزی سے صنعتی انقلاب لے آئیں ۔ آپ کی یہ جدو جہد محض صنعتکاروں کی حمایت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر جناب وزیر محنت صاحب کا یہ خیال تھا کہ وہ لوگ جو جیلوں میں کام کرتے ہیں یا ہسپتالوں میں کام کرتے ہیں یا وہ ماتحت عملہ جو نگہداشت کا کام مختلف فیکٹریوں یا محکموں میں کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سنیئر ڈپٹی سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

The House is adjourned to meet on Monday, the 3rd June, 1968, at 8.00 a. m.

The Assembly then adjourned at (12-30 p.m.) till 8-00 a.m. on Monday, the 3rd June, 1968.

APPENDICES

APPENDIX I

(Ref : Starred Question No. 10572)

APPENDIX 'A'

(Referred in the item (b) (iv)

Lahore

Sr. No.	Name	Date of application.	Date of Disposal.
1.	Dr. Amir-ud-Din, Montgomery Road, Lahore.	20.4.64	3.5.66
2.	Dr. Amir-ud-Din, Montgomery Road, Lahore.	20.4.64	3.5.66
3.	Mr. Muhammad Munawar, 113-Ferozepur Road, Lahore.	1.7.67	25.1.68
4.	Mr. Mumtaz Elahi and Mst. Ghulam Fatima, Lahore.	5.9.66	25.1.68
5.	Mr. Ibrahim Minhas, Tajpura, Lahore.	26.9.63	25.1.68

6.	Mohammad Ehsan, Jail Road, Lahore.	30.6.66	25.1.68
7.	Mr. Anwar-ul-Haq and Others, Lahore.	30.6.66	25.1.68
8.	Mr. Allah Bakhsh, Badami Bagh, Lahore.	12.2.66	25.1.68
9.	Mr. Majahid Sumdani and Pervaz Aftab, Lahore.	12.2.66	25.1.68
10.	Mr. Zubair Ahmed, Multan Road, Lahore.	30.6.67	25.1.68
11.	Mian A. M. Saeed etc. Ferozepur Road, Lahore.	14.1.64	25.1.68
12.	Mr. Sarfraz Ahmed, Lahore.	5.8.65	25.1.68
13.	Mian Salah-ud-Din, Lahore.	12 2.66	24.10.67
14.	Mr. M. A. Wahid and Brother, Lahore.	30.6.66	22.10.66
15.	Sh. Akhtar Ali, Lahore.	30.6.66	8.9.66
16.	Mr. Mubarik Ali, Ferozepur Road, Lahore.	12.2.66	26.1.68
17.	Mr. G. M. D. Ghauri, Queens Road, Lahore.	5.8.65	26.1.68
18.	Mst. Balqis Begum, Shalimar Road, Lahore.	1.7.67	16.3.68
19.	Nawabzada Ali Nawaz Khan, Abbot Road, Lahore.	1.7.67	16.3.68
20.	Mr. Fazal Hussain, and Others.	1.7.67	16.3.68

Sr. No.	Name	Date of application.	Date of Disposal.
21.	Mst. Nathoo through her son Mr. Fayyaz, Lahore.	30.6.66	25.1.68
22.	Malik Shams-ul-Islam, Abbot Road, Lahore.	5.9.66	25.1.68
23.	Mohd Ibrahim and S. Mohd Ismail, Lahore.	5.9.66	25.1.68
24.	M/s Barkat Ali and Azmat Ali, etc., Lahore.	6.8.65	25.1.68
25.	Mohd Afzal and Mohd Amin, Lahore.	5.8.65	25.1.68
26.	Sh. Atta Muhammad, Abbot Road, Lahore.	12.2.66	25.1.68
27.	Sh. Niaz Ahmed and Sh: Bashir Ahmed, Lahore.	30.6.66	25.1.68
28.	Mr. Bashir Ahmed, Egerton Road, Lahore.	12.2.66	25.1.68
29.	Mr. Saeed Ahmed Khan, Lahore.	12.2.66	25.1.68
30.	Sardar Mohd Khan Alvi, Lahore.	13.2.65	25.1.68
31.	Ch: Salah Muhammad Rajgarh, Lahore.	5.8.65	26.1.68

32.	Mian Manzoor Ahmed, Baghbanpura, Lahore.	12.2.66	Under consideration
33.	Mirza Anwar Beg, G. T. Road, Lahore.	5.8.65	-do-
34.	M/s Malik Mohd Ali and Kh. Ghulam Mohyuddin, Lhr.	5.8.65	-do-
35.	Mr. Zamir Ahmed Khan, Ferozepur Road, Lahore.	26.9.63	-do-
36.	Mr. Muhammad Sadiq and Others, Multan Road, Lahore.	12.2.66	-do-
37.	M/s Mian Saeed Ahmed and Abdul Hamid, Lahore.	30.6.66	-do-
38.	Begum Razia, Sultana, Queens Road, Lahore.	26.9.63	-do-
39.	M/s Mian Umar Hyat and Malik Bashir Ahmed, Lahore.	5.8.65	-do-
40.	Mian Muhammad Shafi and Others, Abbot Road, Lahore.	12.2.66	-do-
41.	M/s Muhammad Amin and Others Lahore.	5.9.66	-do-
42.	Sh. Sarfaraz Ahmed, Panjmahal, Lahore.	26.9.64	-do-
43.	Ch. Idd Muhammad, McLeod, Lahore.	17.4.64	-do-
44.	Mr. Sardar Muhammad, Queens Road, Lahore.	26.9.63	-do-
45.	Syed Zia Mohy-ud-Din, Ferozepur Road, Lahore.	30.6.66	-do-
46.	M/s Muhammad Ibrahim and Others, Shahdara Lahore.	1.7.67	-do-

Sr. No.	Name	Date ot application.	Date of Disposal.
47.	Mr. Hamad Saeed, Cooper Road, Lahore.	30.6.67	Under consideration.
48.	T. P. Bhandara, Warris Road, Lahore.	11.8.67	-do-
49.	M/s Malik Anwar Masood and Malik Anwar Mahmood, Lahore.	5.9.66	-do-
KARACHI			
50.	M/s Kiran Cinema Ltd, Karachi.	6.11.67	16.3.68
51.	Mr. Ruknuddin, North Karachi.	28.11.67	16.3.68
52.	Begum Rashida Ahmed, Karachi.	27.12.66	23.10.67
53.	Mr. G. M. Khan and Others, Karachi.	21.7.65	10.5.66
54.	M/s Abdul Mateen and Abdul Khaliq Allah Wala, Karachi.	27.2.64	5.1.68
55.	A. R. Khan C/o Nayab Corporation, Karachi.	6.11.67	25.1.68
56.	Mr. Muneer Ahmed, Karachi.	28.11.67	16.3.68

57.	Mst. Siddique Begum, Nazimabad, Karachi.	24.11.68	Under consideration.
58.	S. Mukhtar Ahmed, Federal Area, Karachi.	6.7.66	-do-
59.	Mr. Mahboob Rizvi, Federal B. Area, Karachi.	5.7.67	-do-
60.	Malik Muhammad Ishaq, Lawrence Road, Karachi.	15.6.67	-do-
61.	Mr. Sultan Ahmed, Japanwala, Serai Road, Karachi.	4.11.67	-do-
62.	Mr. Abdul Hafeez Kardar, Karachi.	28.11.67	-do-
63.	Mr. Aziz Ullah Khan, Karachi.	28.11.67	-do-
64.	M/s. Abdul Khaliq Allahwala, Karachi.	24.11.66	6.5.66
65.	Mr. Anis Ahmed, Karachi.	28.11.67	Under consideration.
66.	Mr. Muhammad Tasneem, Karachi.	28.11.67	-do-
RAWALPINDI			
67.	Mr. Aurangzeb Khan, Rawalpindi.	3.8.65	24.10.66
68.	Mr. G. A. Gul, Rawalpindi.	15.1.66	2.6.67
69.	M/s. Altaf & Sons, Horse Fair Ground, Rawalpindi.	5.4.66	23.10.67
70.	Begum Mumtaz Jamal, Rawalpindi.	17.1.66	23.10.67

Sr. No.	Name	Date of application	Date of Disposal
PESHAWAR			
71.	Cinema for Cantt Board.	18.1.66	24.10.67
72.	Mst. Sakhawat Sultan, W/o Haji Feroze Din, Peshawar Cantt.	18.1.66	24.10.67
73.	Sh. Mohd Ayub of Sarhad, Peshawar.	14.7.66	Under consideration.
74.	Arbab Noor Mohd Khan, Peshawar.	10.9.66	-do-
LYALLPUR			
75.	Raja Lal Khan of Chak No. 279, Lyallpur.	29.12.66	-do-
76.	Mr. Anwar Ali Khan & Mohd Muzaffar Khan, Lyallpur.	23.10.67	-do-
MULTAN			
77.	Mr. Naushab Ali Shah, Multan.	18.8.67	16.3.68
78.	Central Co-operative Bank Ltd., Multan.	26.3.66	16.3.68

79.	M. Abdul Warris Mirza, Multan.	30.8.66	Under consideration.
80.	Dr. Mahmud Ali, Azmat, Wasti Road, Multan.	13.10.66	-do-
81.	Mst. Azmat Ara Begum & Mohd Azeem, Multan.	19.8.67	-do-
	HYDERABAD		
82.	Sardar Ghulam Rasul Khan Bhurgri, Hyderabad.	31.7.67	16.3.68

APPENDIX 'B'

[Referred to in item (b) (iv) (1) :]

List of cases with the Cabinet Committee.

1. Mian Manzoor Ahmed, Baghbanpura, Lahore.
2. Mirza Anwar Beg, G. T. Road, Lahore.
3. M/S Malik Muhammad Ali and Kh. Ghulam Moby-ud-Din, Lahore.
4. Mr. Zamir Ahmed Khan, Ferozepur Road, Lahore.
5. Mr. Muhammad Sadiq and Others Multan Road, Lahore.
6. M/S Mian Saeed Ahmed and Abdul Hamid, Lahore.
7. Begum Razia Sultana, Queens Road Lahore.
8. M/S Mian Umar Hayat and Malik Bashir Ahmad, Lahore.
9. Mian Muhammad Shafi & Others Abbot Road, Lahore.
10. M/S Muhammad Amin and Others, Lahore.
11. Sh. Sarfraz Ahmed, Panjmahal, Lahore.
12. Ch. Idd Muhammad, McLeod Road, Lahore.
13. Mr. Sardar Muhammad, Queens Road, Lahore.
14. Syed Zia Mohy-ud-Din, Ferozepur Road, Lahore.
15. M/S. Muhammad Ibrahim and and Others, Shahdara, Lahore.
16. Mr. Hamad Saeed, Cooper Road, Lahore.
17. T. P. Bhandara, Warris Road, Lahore.
18. M/S Malik Anwar Masood and Malik Anwar Mahmood, Lhr.
19. Mst. Siddique Begum, Nazimabad, Karachi.
20. S. Mukhtar Ahmed, Federal Area, Karachi,

21. Mr. Mahboob Rizvi, Federal B. Area, Karachi.

22. Malik Muhammad Ishaq, Lawrence Road, Karachi.

23. Mr. Sultan Ahmad Lapanwala, Serai Road, Karachi.

24. Mr. Abdul Hafeez Kardar, Karachi.

25. Mr. Aziz Ullah Khan, Karachi.

26. Mr. Anis Ahmed, Karachi.

27. Mr. Muhammad Tasneem Karachi.

28. Sh. Muhammad Ayub of Sarhad, Peshawar.

29. Arbab Noor Muhammad Khan, Peshawar.

30. Raja Lal Khan, Chak No. 279, Lyallpur.

31. Mr. Anwar Ali Khan and Muhammad Muzaffar Khan, Lyallpur.

32. M. Abdul Warris Mirza, Multan.

33. Dr. Mahmud Ali, Azmat, Wasti Road Multan.

34. Mst. Azmat Ara Begum and Muhammad Azeem, Multan.

APPENDIX 'C'

(Referred in item (b) (vi) (2))

Sr. No.	Name	Cause
1.	Agha Ahmed Raza Khan, C. S. P.	The Plot was less than 8 kanals.
2.	Mr. Mubarik Ali, Ferozepur Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
3.	Mr. G. M. D. Ghauri, Ferozepur Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
4.	Mr. Mohd Hussain & Others Ravi Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
5.	Mst. Balqis Begum Shalimar Link Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
6.	Nawabzada Ali Nawaz Khan, 11-Abbot Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
7.	Mr. Fazal Hussain & Others, Iqbal Park, Lahore.	It was proposed to construct the cinema behind the Pakistan Day Memorial and it was feared that this would spoil the memorial sight.

8.	Mst. Nathoo (through her son Fayyaz Ahmad) at Gunj Moghalpura, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
9.	Malik Shams-ul-Islam, Abbot Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
10.	Mohd Ibrahim & S. Mohd Ismail at 6/2 Multan Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
11.	Mr. Barket Ali & Mr. Azmat Ali etc., Nai Abadi Rajgarh, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
12.	Mohd Afzal, Mohd Amin, Egerton Road, Lahore.	The proposed construction of a cinema was in conflict with the notified scheme of the Lahore Improvement Trust.
13.	Sh. Atta Mohd, 20-Abbot Road, Lahore.	The site was too narrow for construction of a cinema. Also it measured 5 kanals 16 marlas which is less than 8 kanals.
14.	Sh. Niaz Ahmed, Sh. Bashir Ahmad Lawrence Road, Lahore.	The site was not suitable from traffic point of view. St. Anthony High School is quite near and there is one way traffic on this portion on Lawrence Road and one such application for construction of a cinema on this portion of Lawrence Road has already been rejected.
15.	Mr. Bashir Ahmed, Egerton Road, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
16.	Mr. Said Ahmad Khan for construction of a second cinema in the compound of Rex Cinema, Lahore.	If the new cinema is constructed in the existing compound in Rex Cinema there will not be sufficient space for parking.

Sr. No.	Name	Cause
17.	Sardar Mohammad Khan Alvi, Abbot Road, Lahore.	The second approach road was not sufficiently wide and there was a Mosque adjacent to the site and the application conflicted with the sanctioned town planning scheme for the area. The application had already been rejected and the applicant gave no further grounds for appeal.
18.	Mr. Safdar Khan, Ferozepur Road, Lahore.	The site measured less than 8 kanals.
19.	Ch. Saleh Mohammad and Shafiq Ali, Nai Abadi, Rajgarh, Lahore.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
20.	Mr. Munir Ahmed & Bros, Block-II, Nazimabad, Karachi.	The Divisional Cinema Committee did not recommend the case.
21.	Central Cooperative Bank, Multan.	There is a Government Degree College for Women at a distance of 22 yards from the site. The site is situated on National High Way in Kutchary Chowk, where width of the National High is only 50 feet. There is already a traffic problem at the place. There was a great resentment amongst the public even when the case was being examined at the District and Divisional levels.

APPENDIX II

(Ref : Starred Question No. 11070)

LIST OF INVITEES FOR CIVIC RECEPTION ARRANGED IN HONOUR OF H. E. THE PRESIDENT OF YUGOSLAVIA ON 12TH JANAUARY, 1968 AT SHALIMAR GARDENS LAHORE.

1. Malik Khuda Bakhsh, Minister for Agriculture, Food and Cooperation, Lahore.

2. Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo, Minister for Basic Democracies and Local Self Government, Government of West Pakistan, 1 Bromhead Road, Lahore.

3. Mr. Muhammad Khan Junejo, Minister for Communicatioms and Works, Government of West Pakistan, 2-College, Road, Lahore.

4. Khan Muhammad Ali Khan, Minister for Education and Auqaf, Government of West Pakistan, 1-Ministers' Residence, Opp : Governor's House, Lahore.

5. Makhdum Hamid-nd-Din, Minister for Irrigation and Power, Government of West Pakistan, 3-Minister's Residence, Opp : Governor's House, Lahore.

6. Begum Zahida Khaliq-uz-Zaman, Minister for Health and Social Welfare, Government of West Pakistan, 7-Club Road, Lahore.

7. Syed Ahmad Saeed Kirmani, Minister for Finance, Excise and Taxation and Information, Government of West Pakistan, 25-Aikman, Road, Lahore.

8. Qazi Fazal Ullah, Minister for Home, Government of West Pakistan, 39-FCC, Gulberg, Lahore.

9. Mr. Allah Bachayo Akhund, Minister for Law and Parliamentary Affairs, Government of West Pakistan, 1-Minister's Residence, Opp : Aitchison College, Lahore.

10. Malik Allahyar Khan, Minister for Labour and Jails, Govt. of West Pakistan, 12-B, Aikman Road, Lahore.

11. Khan Ghulam Sarwar Khan, Minister for Revenue and Rehabilitation and Tribal Affairs Government of West Pakistan, 2-Ministers' Residence, Opp : Aitchison College, Lahore.

12. Chaudhry Muhammad Anwar, S. K., Speaker Provincial Assembly of West Pakistan, 36-Main Gulberg, Lahore.

13. Mr. and Begum S. I. Haque, C. S. P. ; CSP., Chief Secretary, Government of West Pakistan, 9-Aikman Road, Lahore.

14. Mr. and Begum S. A. M. Khan, CSP., Additional Chief Secretary, S. and GAD, Government of West Pakistan, 5-Club Road, Lahore.

15. Mr. and Begum B. A. Kureshi, CSP., Additional Chief Secretary, Planning and Development, Government of West Pakistan, 65-E/1-Gulberg III, Lahore.

16. Mr. and Begum S. M. Wasim, CSP., Secretary Basic Democracies, Government of West Pakistan, 3-A, Tollinton Road, Lahore.

17. Chaudhry and Begum Niaz Ahmad, CSP., Secretary Communications and Works, Government of West Pakistan, 198-Abid Majid Road, Lahore Cantt :

18. Mr. Tajjamal Hussain, Secretary Finance, Government of West Pakistan, 21-Golf Road, Lahore.

19. Mr. and Begum Masood Nabi Noor, S. K. CSP., Secretary Home, Government of West Pakistan, 100-B, Model Town, Lahore.

20. Mr. and Begum Masood-ur-Rauf, CSP., Secretary Information, Government of West Pakistan, 18-Aikman Road, Lahore.

21. Mr. Justice and Mrs. A. R. Cornelius, Chief Justice, Supreme Court of Pakistan, 1/2, Faletti's Hotel, Lahore.

22. Mr. Justice and Begum Waheed-ud-Din, Chief Justice, High Court of West Pakistan, Lahore.

23. Mr. and Begum Mukhtar Masood, CSP., Commissioner, Lahore Division, 10-Aikman, Road, Lahore.

24. Mr. and Mrs. Mustafa Zaida, TQA, CSP., Deputy Commissioner, Lahore.

25. Mr. and Begum A. H. Qureshi, S. Pk., CSP., Member Board of Revenue, Lahore.

26. Mr. and Begum S. Manzoor Elahi, CSP., Member Board of Revenue, 3-Club Road, Lahore.

27. Mr. and Mrs. Riffat Pasha Sheikh, CSP., Member Board of Revenue, 2-Tollinton Road, Lahore.

28. Mr. and Begum Abu Nasar, S. Pk., SQA., CSP., Member Board of Revenue, 8-Club Road, Lahore.

29. Mr. and Begum Hussain Hyder, CSP., Member Board of Revenue, 15-Aikman Road, Lahore.

30. Mr. and Mrs. S. M. Raza, S. Pk; Comptroller and Auditor General of Pakistan, 183-Muradabad Road, Lahore Cantonment.

31. Mr. and Mrs. I. U. Khan, S. Pk., CSP., Chairman, West Pakistan, Public Service Commission, 10-Main Gulberg, Lahore.

32. Prof. and Mrs. Hameed Ahmad Khan, Vice Chancellor, Punjab University, Lahore.

33. Mr. and Mrs. A. R. Zubair, Vice Chancellor, West Pakistan, Engineering University, Lahore.

34. Mr. and Miss N. A. Qureshi, Chairman, West Pakistan Railways 3-C, Board, 2-Mayo Gardens, Lahore.

35. Mr. and Mrs. A. G. N. Kazi, S. K., CSP., Chairman, WAPDA, Gulberg, Lahore.

36. Major General Malik Haq Nawaz, Chairman, Agricultural Development Corporation, 12-Golf Road, Lahore.

37. Mr. and Mrs. Inayatullah, CSP., Chairman, Lahore Improvement Trust, 68-Off Shah Jamal Road, Lahore.

38. Lt. General and Begum Bakhtiar Rana, S. Pk., Chairman, Small Industries Corporation, Model Town, Lahore.

39. Mr. and Mrs. Abdul Qayyum, CSP., Chairman, West Pakistan Road Transport Board, Lahore.

40. Mr. and Begum S. M. Qasim Rizvi, SQA., CSP., Secretary. Cooperation, Government of West Pakistan, 2-Danepur Lane, Lahore.

41. Major General and Mrs. Kh. Muhammad Azhar Khan, SQA., General Officer Commanding, 11-Division, Lahore Cantt :

42. Major General and Mrs. Khuda Dad, S. K., General Officer Commanding, 10-Division, Lahore, Cantt :

43. Brig. and Begum R. G. Hyder, Director General Rangers, 31-E, Gulberg, Lahore.

44. Lt. Col and Mrs. Ahmad Jamal Khan, Military Secretary to the Governor, West Pakistan, Lahore.

45. Mr. and Mrs. Asif Rahim, CSP., Secretary to Governor West Pakistan, Governor's House, Lahore.

46. Captain Muhammad Zareef Malik, A. D. C. to Governor West Pakistan, Governor's House, Lahore.

47. Mr. Anayatullah Ansari, T. K., Private Secretary to Governor's West Pakistan, Governor's House, Lahore.

48. Mr. and Mrs. Salah-ud-Din Qureshi, SQA., TPk., PSP., Inspector General of Police, West Pakistan, 1-Club Road, Lahore.

49. Mr. and Mrs. Agha Muhammad Ali, S. K. QPM., PSP., Deputy Inspector General of Police, Special Branch, 2-Club Road, Lahore,

50. Mr. and Mrs. Khalil-ur-Rehman, S. K., PSP., Deputy Inspector General of Police, Lahore Range, Lahore.

51. Mr. and Mrs. Muhammad Azam Kazi, PSP., Deputy Inspector-General Crimes, Lahore.

52. Shaikh and Mrs. Fazal Karim, Chairman, Lahore Municipal Corporation, 73-C-II, Gulberg III, Lahore.

53. Ch. Muhammad Hussain, Vice-Chairman, Lahore Municipal Corporation, Ferozepur Road, Lahore.

54. Raja and Begum Ahmad Khan, TQA, PCS., Registrar, Cooperative Societies, West Pakistan, 7-Danepur Lane, Lahore.

55. Mr. and Mrs. M. A. K. Beg, Director, NIPA., 15 Aikman Road, Lahore.

56. Ch. and Begum Muhammad Aslam, Director, Excise and Taxation, 8-Jail Road, Lahore.

57. Syed and Mrs. Ali Iqtidar Shah Dara, Director Civil Defence, 147-Ferozepur Road, Lahore.

58. Mr. and Mrs. M. I. H. Siddiqui, Controller, Printing and Stationery, 10-Lower, Mall-Lahore.

59. Mr. and Mrs. A. R. Soomro, Superintendent, Printing and Stationery, Lahore.

60. Rana and Begum Muhammad Yasin, Accountant General, West Pakistan, Lahore.

61. Syed and Begum Ghulam Mustafa Shah, Director Education, Lahore Region, Lahore.

62. Mr. B. R. Awan, PSP., Assistant Director Intelligence Bureau, Lahore.

63. Mr. and Mrs. Abdul Qadir, Member, Public Service Commission, Davis Road, Lahore.

64. Brig. and Begum Ata Muhammad Khan Daha, Member, Public Service Commission, Davis Road, Lahore.

65. Nawabzada and Begum Muhammad Ayub Khan, Member, Public Service Commission, Davis Road, Lahore.

66. Mr. and Mrs. Muhammad Saleem Khan, Member, Public Service Commission, Davis Road, Lahore.

MEMBERS NATIONAL ASSEMBLY

1. Ch. Fazal Elahi, Deputy Speaker, National Assembly, 45-Empress Road, Lahore.

2. Mian and Begum Salah-ud-Din, Member National Assembly, 42-G, Main Gulberg, Lahore.

3. Begum G. A. Khan, Member National Assembly, 9-Aziz Avenue, Canal Bank, Lahore.

4. Major Zulfiqar Ali Qazalbash, Member National Assembly, 20-Empress Road, Lahore.

5. Sardar and Begum Abdul Hamid, Member National Assembly, 58-E-II. Gulberg III, Lahore.

6. Mian and Begum Arif Iftikhar, Member National Assembly, 21-Aikman Road, Lahore.

7. Malik Noor Hayat Noon, Member National Assembly, Noon Avenue, Canal Bank, Lahore.

8. Alhaj Ch. Ahmed Khan Guman, Member, National Assembly, 2-Zaffar Ali Road, Gulberg V, Lahore.

9. Mr. Jaleel Ahmad (Gujranwala) Member National Assembly, 16-B, Model Town, Lahore.

10. Mr. Muhammad Anwar Tiwana, Member National Assembly, 32-Main Gulberg, Lahore.

11. Malik Muhammad Qasim, Member National Assembly, 10-Edward Road, Lahore.

12. Mian and Begum Rafique Saigol, Member National Assembly, Kohinoor Industries, Egerton Road, Lahore.

MEMBERS PROVINCIAL ASSEMBLY

1. Syed Yusuf Ali Shah, Senior Deputy Speaker, Provincial Assembly of West Pakistan, 26-Aikman Road, Lahore.

2. Mr. and Mrs. Ahmed Mian Soomro, Deputy Speaker, Provincial Assembly of West Pakistan, 27-Aikman Road, Lahore.

3. Pir Ali Gohar Chishti, Member Provincial Assembly Room No. 63, Faletti's Hotel, Lahore.

4. Malik Muhammad Akhtar, Member Provincial Assembly, 2-Fleming Road, Lahore.

5. Ch. Idd Muhammad, Member Provincial Assembly, Rattan Cinema, McLeod Road, Lahore.

6. Mian Muhammad Shafi, Member Provincial Assembly 51/52 Old Rifle Range, Chauburji, Lahore.

7. Malik Meraj Khalid, Member Provincial Assembly, 10-Fleming Road, Lahore.

8. Sardar Muhammad Ahmad Khan, Member Provincial Assembly, 11-Abbot Road, Lahore.

9. Rana Phool Muhammad Khan, Member Provincial Assembly Village and Post Office Bhaipheru, Tehsil Chunian, District, Lahore.

10. Sahibzadi Mahmooda Begum, Member Provincial Assembly, 2-Zaffar Ali Road, Lahore.

11. Mian and Begum Mehraj Din, Member Provincial Assembly Crown Estate, Baghbanpura, Lahore.

12. Mian and Begum Ghulam Muhammad Khan Maneka, Member Provincial Assembly, 237-Ferozepur Road, Lahore.

ENTOURAGE

1. H. E. Mr. Milos Minic, President of the Assembly of the SR of Srbia, Member of the Council of Federation.

2. H. E. Mr. Vladimir Popovic, Member of the Council of Federation, Secretary General to the President of the Republic.

3. H. E. Mr. Marko Nikezic, Secretary of State for Foreign Affairs and Madame Marko Nikezic.

4. H. E. Mr. Janko Smole, Federal Secretary for Finance.

5. H. E. Mr. Nikola Milicevic, Director of Department, Secretariat of State for Foreign Affairs.

6. Mr. Bogdan Brecelj, M. D., Professor of University, Faculty of Medicine.

7. H. E. Mr. Mirko Milutinovic, Chief of Protocol of the President of the Republic.

8. Lt. General Petar Babic, Head of the Office of the Supreme Commander.

9. Major General Djuka Balenovic, A. D. C. of the Supreme Commanders.

10. Mr. Djure Alfirovic, Councellor of the Federal Secretary for the Interior.

11. Colonel Andjelko Valter.

12. Mr. Marjan Osolnik, Councellor to the Secretary General of the President of the Republic.

13. Mr. Blazo Mandic, Press Councellor in the Secretariat General of the President.

14. Mr. Veljko Velasevic, Assistant Chief of Protocol of the President of the Republic.

15. Mr. Novak Pribicevic, Councellor in the Secretariat General of lhe President.

16. Mr. Nijaz Hadzic, M. D. Personal Physician of the President.

17. Mr. Predrag Lalevic, M. D., Physician.

18. Mr. Zvonimir Petnicki, Interpreter.

19. Miss Lijana Tambaca ; Interpreter.

20. Lt. Col. Manc Hadric, A. D. C.

21. Lt. Col. Kosta Jelicic, A. D. C.

22. Major Luka Perisic, A. D. C.

23. Captain Blagomir Maric, A. D. C.

24. Mr. Milan Stevic, Official at the Secretariat General of the President.

25. Mr. Mitar Murgaski, Clerk.

26. Mr. Aleksandar Stojanovic, Photographer at the Secretariat General of the President.

27. Mr. R. Martinovic, TV Cameraman.

28. Mr. Dragan Mitrovic, Film News Cameraman.

29. Miss Marta Pirnat, Technical Assistant.

30. Miss Marijo Tomasevic.

31. H. E. Mr. and Madame Vlado Sestan.

32. Mr. Dasan Zavasnik.

33. Syed and Begum Sharifuddin Pirzada, S.Pk., Minister for Foreign Affairs.

34. Mr. J. G. Kharas, PFS., Pakistani Ambassador in Yugosalavia.

35. Mr. and Mrs. A. H. B. Tyabji, PFS., Chief of Protocol.

36. Pakistani Military Secretary to the President of Yugoslavia.

YUGOSLAV NATIONALS

1. Mr. Ante Kucar C/O "GEOTEHNIKA", 35-L Gulberg, Lahore.

2. Mr. and Mrs. Andrija Cibilic.

3. Mr. and Mrs. Miroslav Rukavina.

4. Mr. and Mrs. Petar Petranovic.

5. Mr. and Mrs. Vladimir Grotic.

6. Mr. and Mrs. Bozidar Forster.

7. Mr. Sime Bonacic.

8. Mr. and Mrs. Ante Aljinovic.

9. Mr. Franjo Boko.

10. Mrs. Vilma Hassenohri.

11. Mr. Franjo Debelec.

12. Mr. and Mrs. Zeljok Lestric.

13. Mr. Zvonko Ivic.

14. Mr. Djuro Levkus.

15. Mr. and Mrs. Djordje Njegic.

16. Mr. Ciro Skupnjak.

17. Mr. and Mrs. Mijo Takac.

18. Mr. Josip Bujanovic.

19. Mr. Strezo Cvetkovski.

20. Mr. Borivej Cosic.

21. Mr. Drage Jakepovic.

22. Mr. Franjo Kuzma.

23. Mr. Vinko Miklenic.

24. Mr. Zivko Mihelcic.

25. Mr. Krsto Petkovic.

26. Mr. Franjo Pucnik.

27. Mrs. Vjenceslav Grsetic.

28. Mr. and Mrs. Sefik Kevic C/O ENERGOINVEST, 48-Zafar Ali Road, Lahore.

29. Mr. and Mrs. Sulejman Musakadic.

30. Mr. and Mrs. Abdulah Karic.

31. Mr. Mulutin Djordjevic.

32. Mr. and Mrs. Irfan Rustempasic.

33. Mr. Uscumlic Tomislav.

34. Mr. Vojo Skakic.

35. Mr. Novica Petkovic.

36. Mr. and Mrs. Desimir Panjevic.

37. Mr. and Mrs. Milan Jeremic C/O ENERGOPROJECT, 36-L, Gulberg, LAHORE.

38. Mr. Vidoje Zivanovic.

———

APPENDIX III

(Ref : Starred Question No. 12469)

LUNCH & DINNER PARTIES ARRANGED BY THE INFORMATION DEPARTMENT DURING THE FINANCIAL YEAR 1967-68.

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended	Name of Provincial Minister or Secretary who played most	Name of place where Function was held
1.	Dinner in honour of the Member of the CENTO Travelling Seminar Group.	1. Dr. John Malcolum 2. Dr. Mukyar Nooka 3. H. E. Mr. Shahreesh 4. Mr. Naseem Toosi 5. Mr. Noath Berker 6. Mr. Nazim Ulgin 7. Dr. Dasun Elhari	Agriculture Department.	Gymkhana Club Lahore

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended.	Name of Provincial Minister or Secretary who played most	Name of places where function was held
2.	Dinner in honour of Members of CENTO Arid Zone Research.	7 Delegates	Secretary Agriculture.	Gymkhana Club Lahore
3.	Dinner in honour of Mr. Haldore Hanson, Representative of Ford Foundation.	1. Mr. Hardore 2. Mr. Haldore Hanson	Government of West Pakistan.	Hotel International
4.	Dinner in honour of Assistant Director, F. A. O.	1. Dr. A. R. Siddiki 2. Mr. C. C. Brookshir 3. Mr. G. P. Summar 4. Dr. Heese	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Food & Agriculture, Government of West Pakistan.	Hotel International
5.	Dinner in honour of Phillipino Experts on Rice.	1. Mr. I. C. Bola 2. Mr. O. G. Santos 3. Mr. O. R. Ansvik 4. Mr. I. Nawanz	Secretary Agriculture.	Hotel Ambassador, Lahore.

6. Dinner in honour of C. M. Elkinto, Member of U. S. Aid Advisory Staff.	Five Delegates	Secretary Health.	Hotel Inter-Continental
7. Lunch in honour of Mr. Brain Jones, Regional Director, UNICEF.	1. Brain Jones 2. Mr. A. Robinson 3. Mr. Perry O. Henson 4. Mr. F. E. Smi thwick 5. Mr. Wah Wonj 6. Mr. S. A. Massuna	Secretary Health	Hotel Ambassador
8. Dinner in honour of the Delegation to the Fourth International Asian Maize Development Workshop.	48 Delegate from 14 countries	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Agriculture, Govt: of West Pakistan.	Hotel Inter-Continental
9. Dinner in honour of the Australian Wheat Board Delegation.	1. Mr. A. R. Collegham 2. Mr. A. V. Evertt 3. Mr. J. L. Chapman	-do-	Hotel Ambassador

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended	Name of Provincial Minister or Secretary who played most	Name of places where function was held.
10.	Dinner in honour of Iranian Agricultural Delegation.	1. H. E. Eng. Sadaghiani 2. Engr. Ali Mojtehadi 3. Engr. Sami'ee 4. Mr. Aziz Maniei 5. Mr. Mehdi Sharifi	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Agriculture, Govt: of West Pakistan	Hotel Inter-Continental
11.	Dinner in honour of World Bank Mission.	1. Mr. Ces Veino Eugine and three others	Secretary Agriculture.	Gymkhana Club Lahore
12.	Dinner in honour of Iranian & Turkish Journalists.	1. Mr. Ilham Cevik 2. Mr. Sait Terzioglu 3. Mr. Fahir Easin 4. Mr. Abbas Shahandil	Secretary Informrtion.	Hotel Inter-Continental

		5. Mr. Abdul Majid Vakil-zadeh		
		6. Mr. Hushing Mir heslum		
		7. Mr. S. H. Zhahid Noor-ani		
13.	Dinner in honour of Mr. Eugine S. Staple, Director of South & South East Asia Foundation.	1. Mr. E. S. Staple	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Food & Agriculture.	Hotel Inter-Continental
		2. Mr. C. C. Brookshir		
		3. Mr. L, Heeser		
		4. Dr. R. H. Smucklen		
		5. Mr. R. D. Hanever		
		6. Mr. Ignaco Narvenz		
		7. Mr. K. E. Muller		
		8. Mr. T. P. Altfillah		
		9. Mr. D. E. Devey		
		10. Mr. Odda Orsvik		
		11. W. A. P. Snydw		

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended	Name of Provincial Minister or Secretary who played host most	Name of places where function was held.
14.	Dinner in honour of Dr. Eudo Hain, Secretary to Government of West Germany on Economic Co-operation.	1. Dr. Udo Hein 2. Mr. O. G. Seiler 3. Mr. Thome 4. Mr. R. Hover 5. Mr. K. Todpperween	Planning & Development Department.	Hotel Inter-Continental
15.	Dinner in honour of Members of the CENTO Travelling Seminar Group.	1. Mr. Brookshir 2. Nr. Frech U. S. Aid 3. Mr. W. L. Hessen 4. Mr. Vestuoh 5. Mr. R. S. Fero 6. Delegates (12)	Secretary Agriculture.	Hotel Inter-Continental

16.	Dinner in honour of the Members of the U.S. Experts on Soil & Water Conservation Management.	1. Mr. C. W. Kontos 2. Mr. C. P. Brookshir 3. Mr. Heshon 4. Mr. Euth 5. Mr. Craig Dartar 6. Mr. Bred Lockev	Malik Khuda Bakhsh, Minister for Food & Agriculture.	Gymkhana Club
17.	Dinner in honour of F.A.O. World Planning Mission.	4 Members	Sectretary Agriculture.	Hotel Inter-Continental
18.	Lunch in honour of Iranian Parliamentary Delegation.	H. E. Mr. Sharif Emami H. E. Sanator Farouqui H. E. Sanator Saddiqi H. E. Sanator Baidi	Speaker, Provincial Assembly, West Pakistan.	Assembly Chambers, by Hotel Indus, Lahore.
19.	Dinner in honour of World Bank Mission.	1. Mr. Prodolf Heblulzett 2. Mr. Manfual Blobel 3. Mr. Harly Mueson 4. Mr. Wef Chamspfesev 5. Mr. Jian Amsells 6. Mr. Dulay 7. Mr. W. Bernard Decoeux 8. Mr. Gopenil Both 9. Mr. Own Prune	Chairman, Planning & Development Board.	Hotel Inter-Continental

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended	Name of Provincial Minister or Secretary who played most	Name of places where function was held
20.	Dinner in honour of World Bank Press Party.	1. Mr. W. Borden Speans 2. Dr. Gerd Jenson 3. Dr. Wolf Gang Mullar 4. Mr. Jean Lacerf 5. Mr. Leonardo Vergani 6. Mr. Yoshrio Kurishhe 7. Mr. Sixth Pelum 8. Mr. Richerd Jones 9. Mr. Ronald Dard. 10. Mr. Ram Crowley 11. Mr. Ram Crowley 12. Viggo Cheshenson 13. Mr. William Berrnett	Chief Secretary, West Pakistan.	Faletti's Hotel

21. Dinner in honour of World Bank Mission.	1. Mr. J. Conunched 2. Mr. G. Roth 3. Mr. Champan 4. Mr. H. Young 5. Mr. Weren C. Baun 6. Mr. Kaydam	Chief Secretary, West Pakistan.	Hotel Inter-Continental
22. Dinner for U.S. Agriculture Research Team.	1. Dr. Frank W. Parkar 2. Dr. Albert N. Moseman 3. Mr. Nole Konnard 4. Mr. Eal Prin	Secretary Agriculture.	Hotel Inter-Continental
23. Dinner in honour of World Bank Press Party.	1. Mr. W. Borden Speans 2. Dr. Gerd Jenson 3. Dr. Wolf Gang Mullar 4. Mr. Jean Lacarf 5. Mr. Leonardo Vergain 6. Mr. Yoshrio Kuresehe	Secretary Information.	Hotel Inter-Continental

S. No.	Lunch/Dinner Party arranged in honour of	Name of Foreigners who attended	Name of Provincial Minister or Secretary who played most	Name of places where function was held.
		7. Mr. Sixth Pelum 8. Mr. Richard Jones 9. Mr. Ronald David 10. Mr. Ram Cromley 11. Mr. Spenev Davidson 12. Viggo Chespenson 13. Mr. William Bernett		
24.	Dinner in honour of World Bank Mission on Agriculture.	List of invitees with Agriculture Deptt.	Agriculture Department.	Hotel Inter-Continental

Monday, the 3rd June, 1968.

دو شنبہ - ٦ ربیع الاول ١٣٨٨ھ

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at 8-00 a.m. of the clock. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ
اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ
لَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ
هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ
ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(١٨ پ سورہ ٢٥ - ع ١٦ - آیات از ١ تا ٦)

خدائے عزوجل کی ذات بڑی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے (محمد رسول اللہ) پر قرآن نازل کیا تاکہ تمام اہل عالم کو ہدایت کرے۔ وہی تو ہے۔ کہ آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ اور جس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ اور جس کی فرمانروائی میں کوئی شریک نہیں اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں جو کوئی چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ بلکہ اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ اور نہ وہ اپنے نفع و نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔ اور نہ مرنا ان کے اختیار میں ہے۔ اور نہ جینا ان کے بس میں ہے۔ اور نہ (مر کر) اٹھ کھڑے ہونا۔ اور کافر ضرور یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ قرآن میں گھڑت باتیں ہیں جو اس مدعی رسالت نے بنالی ہیں۔ اور دوسرے لوگوں نے اس میں اس کی مدد کی ہے۔ یہ لوگ ایسی باتیں کر کے ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ پہلے کے لوگوں کی کہانیاں ہیں جن کو اس نے جمع کر رکھا ہے۔ اور وہ صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ کہدو اس کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ بلاشبہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وما علینا الا البلاغ

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : Now the Question Hour. Chaudhri Muhammad Idrees.

RENTED PORTION OF WAPDA HOUSE

***10037. Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total portion of WAPDA House which has so far been given on rent alongwith the rent fixed thereof per mensem ;

(*b*) whether any of the WAPDA's offices in Lahore is still housed in a rented building ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) 84,239 Sft, Rs. 2,55,222.00 per mensem as rent.

(*b*) Yes.

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاھتا ھوں کہ واپڈا کے جو دفاتر کرائے کی عمارتوں میں ھیں کیا آپ ان کو واپڈا ھاؤس میں منتقل کرنا چاھتے میں ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ اس وقت ھم ان دفاتر کو واپڈا ھاؤس میں منتقل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے ۔ اس کی وجہ یہ ھے کہ اگر ان تمام دفاتر کو واپڈا کی عمارت میں منتقل کر بھی دیا جائے تو بھی ھمیں ضرورت رھے گی کہ ھمارے کچھ دفاتر واپڈا ھاؤس سے باھر ھی رھیں ۔ یا تو یہ ھو سکتا ھے کہ کوئی مزید عمارت چاھے اس سے چھوٹی ھی کیوں نہ ھو بنا دی جائے اور اگر ھم ایسا نہیں کر سکتے تو اس عمارت کے باوجود بھی ھمیں اپنے دفاتر باھر رکھنے ھوں گے ۔ دوسری بات یہ ھے کہ اس وقت ھم جتنے دفاتر بھی اس عمارت میں منتقل کر سکے ھیں وہ تو کر چکے ھیں اور باقی جو دفاتر ھم اس میں منتقل نہیں کر رھے ھیں اس کی وجہ

یہ ہے کہ جو کرایہ ہم ان دفاتر کا دیتے ہیں اس کے مقابلے میں تجارتی اغراض کے لئے جو جگہ ہم اس عمارت میں باہر کے لوگوں کو دیتے ہیں وہ کرایہ دینے کے مقابلے میں زیادہ ہے ۔ اس کے علاوہ ہم نے اس عمارت کی تعمیر کے لئے جو قرضہ جات لئے تھے ان کی ادائیگی بھی اس طرح سے ہو سکتی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف مجھے بتائیں گے ۔ کہ جب آپ نے اس عمارت کا پلان بنایا تھا ۔ کیا اس وقت آپ نے اپنی ضروریات کو مد نظر نہیں رکھا تھا ۔ کہ لاہور کے تمام دفتر ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں جو اس عمارت کے بنانے کا مقصد تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے "it is a matter of investment" ہو سکتا تھا کہ چھ کروڑ روپیہ خرچ پڑتا تو Keeping in view the funds, keeping in view the resources of WAPDA and the Provincial Government میں نے یہ موزوں سمجھا کہ اس وقت اتنی بنا لیں ۔ کیوں کہ اس سے زیادہ "keeping in view the financial position" we cannot do it.

ARREARS OF WATER RATES

*10041. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the amount due as arrears of Water Rate in each District of the Province on 30th June 1967 ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : The amount due as arrears of Water Rate in each District in the Province on 30th June 1967 is as under :—

Name of District		*Arrears on 30th June, 1967*
		Rs.
Hazara		27,066
Peshawar	...	5,35,551
Mardan	...	15,92,071
Kohat	...	10,195
D. I. Khan	...	12,56,462
Bannu	...	5,46,992
Gujrat	...	...
Campbellpur	...	...
Jhelum	...	...
Rawalpindi	...	...
Sargodha	...	30,08,441
Lyallpur	...	88,35,629
Jhang	...	33,23,426
Mianwali	...	14,76,769
Lahore	...	34,53,909
Sialkot	...	...
Gujranwala	...	2,51,423
Sheikhupura	...	35,50,589
Sahiwal	...	67,48,459
Multan	...	78,96,872
Muzaffargarh	...	1,03,930
D. G. Khan	...	6,10,810
Bahawalpur	...	8,39,040
Bahawalnagar	...	31,93,515
Rahimyar Khan	...	37,22,331
Nawabshah	...	47,67,992
Khairpur	...	1,12,810
Sukkur	...	19,61,683

Larkana	...	6,70,205
Jaccobabad	...	8,64,511
Hyderabad	...	52,417
Thatta	...	8,43,352
Tharparkar	...	10,68,417
Sanghar	...	4,86,923
Dadu	...	19,61,819
Karachi	...	...
Lasbela	...	...

DISCHARGE OF WATER IN LOWER BARI DOAB AND SUKKUR BARRAGE CANALS

*10042. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the discharge of water in Lower Bari Doab Canal alongwith the total acreage of land irrigated by the said canal during *Rabi* and *Kharif* crops in 1967 and the amount of water rate levied therefor during each of the said crops ;

(*b*) discharge of water in Sukkur Barrage Canal alongwith the total acreage of land irrigated by the said canal during *Rabi* and *Kharif* crops 1967 and the amount of water rate levied during each of the above said crop seasons ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) The mean disty : discharge of Lower Bari Doab Canal including Karanga, Fazal Shah Feeder during :—

Rabi 1966-67	Kharif 1967
4,274 cusecs.	7,235 cusecs.

Total area irrigated :—

Rabi 1966-67	Kharif 1967
9,47,604 acres.	10,03,045 acres.

Amount of water rates assessed :—

Rabi 1966-67	Kharif 1967
Rs. 64,71,602.00	Rs. 1,10,97,686.00

(*b*) Discharge of Sukkur Barrage.

Mean disty discharge of Sukkur Barrage Canals.	Rabi 1966-67	Kharif 1967
	22,378 cs.	34,178 cs.

Area irrigated	Rabi 1966-67	Kharif 1967
	31,41,517 acres.	28,04,257 acres
Amount of water rates assessed.	Rs. 2,05,45,302.00	Rs. 1,15,82,511.43

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے ۔ کہ یہ جو اتنی رقوم بقایا ہیں ۔ اور گورنمنٹ کا جو روپیہ لوگوں سے recover کیا جانے والا ہے ۔ یہ آپ کب تک توقع رکھتے ہیں کہ recover کر لیا جائیگا ۔ محکمہ نے اس کو آج تک recover کیوں نہیں کیا ۔ اس کے کیا اسباب ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ پہلے تو یہ ہے کہ یہ کام Revenue ڈیپارٹمنٹ کا ہے ۔ ہم revenue کی رقوم recover نہیں کرتے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے ۔ کہ یہ کب تک recover ہو جائیگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے کہ سارا recover ہو چکا ہو ۔ کیونکہ یہ figures ایک سال پہلے کی ہیں ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جس وقت یہ سوال آیا تھا کیا آپ کا یہ فرض نہیں تھا ۔ کہ آپ یہ Revenue ڈیپارٹمنٹ

سے معلوم کرتے کہ یہ روپیہ وصول ہو چکا ہے یا نہیں ؟

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn.

WAPDA EMPLOYEES MORE THAN 60 YEARS OLD

*10076. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the number of employees of WAPDA whose ages are more than 60 years alongwith their (*i*) names (*ii*) designations (*iii*) ages (*iv*) present pay and (*v*) qualifications ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) :

Name	Designation	Age		Present Pay	Qualifications
		Years	Months		
1. Sir John Orteheson, C.B.E.	Legal Advisor	62	0	Rs. 4,000 *minus* pension, *i.e.*, Rs. 2,686-60 per mensem.	Retired Judge of High Court of West Pakistan.
2. Ch. Abdul Hamid	General Manager (Power).	60	5	Rs. 3,000 *minus* pension, *i.e.*, Rs. 1,000 per mensem	D.F.H. (London) M.I.E.E. (London) M.A.I.E.E. (U.S.A.), M.I.E. (Pak.)

Officer No. 1 had been appointed on contract for 3 years ending 31st July 1959 while No. 2 was re-employed for one year ending 9th October 1968.

مسٹر حمزہ ۔ کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب مجھے بتا سکتے ہیں کہ چودھری عبدالحمید صاحب جن کی عمر ساٹھ سال سے زائد ہو چکی ہے ۔ ان کا بدل پاکستان میں کوئی انسان کی صورت میں موجود ہے یا نہیں ۔ اگر ہے تو ان کو ساٹھ سال سے زائد عمر تک کیوں رکھا گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جہاں تک replacement کا تعلق ہے یا انسان کے بدل کا سوال ہے ۔ وہ تو پاکستان میں حمزہ صاحب کا بھی بدل موجود ہے اور میرا بدل بھی موجود ہے ۔ تو عرض یہ ہے کہ یہ بہت ہی کوالیفائڈ آدمی ہے اور پبلک کے مفاد کی خاطر ان کو ایک سال کے لئے retain کیا گیا ہے ۔ ان کی قابلیت کے پیش نظر ، ان کی دیانت کے پیش نظر ، ان کے تجربہ کے پیش نظر اور پبلک interest کیلئے ہم نے ایک ماہ کی توسیع دی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ مجھے یہ تسلی دلا سکتے ہیں ۔ کہ ایک سال کے بعد جب کہ ان کی میعاد توسیع ختم ہو جائیگی ۔ ان کا بدل پاکستان میں پیدا ہو جائیگا ۔ یا اللہ تعالیٰ نے ان جیسا کبھی کوئی انسان پیدا کرنا ہی نہیں؟

CLOSING OF TUBEWELL IN EAST DIVISION OF ZAFARWAL SCHEME IN DISTRICT SHEIKHUPURA

*10110. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Tubewell No. 370 installed in East Division of Zafarwal Scheme in District Sheikhupura remained closed for some time between 3rd July 1967 and 1st October 1967 ; if so, the total duration of the closure and the reasons for the same, alongwith the action taken to recommission it ;

(*b*) in case the closure time was pretty long one, action taken or intended to be taken against those responsible for it ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes ; due to load shedding and interruptions in supply line, for 244 hours and 58 minutes. However, the tubewell remained closed

from 22nd July to 28th October, 1967, for other reasons which are under investigation. The tubewell has since been functioning satisfactorily.

(*b*) Action will be taken after the result of investigations.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے میرے سوال کے جواب کی بجائے کسی دوسرے سوال کا جواب پڑھ دیا ہے ۔ یا تو گل عبدالحمید کو تعنیات کر دیا جائے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : It is not a revised answer.

Parliamentary Secretary : It is Sir.

WAPDA HOUSE

*10115. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the construction of WAPDA House in Lahore has been completed and the various offices of WAPDA are being shifted to this building ;

(*b*) whether it is a fact that some of the buildings hired by WAPDA in Lahore are still in the occupation of the said Authority ; if so, the number of such buildings, the monthly rent paid for each building and the names of owners of these buildings ;

(*c*) whether it is also a fact that same portion of the said WAPDA House is being leased out ; if so, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes ; 68 buildings. Statements Annexures I, II & III, are placed on the Assembly table.*

**Please see Appendix I at the end.*

(c) Yes ; a portion of the WAPDA House is being leased out for commercial purposes to create funds for the maintenance of the building and servicing of the debt incurred on it.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جو فہرست مجھے مہیا کی گئی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ واپڈا نے اس وقت لاہور میں جو مکانات پرائیویٹ افراد سے کرایہ پر لئے ہوئے ہیں ۔ ان پر سالانہ ۸۲۲۸۶۶ روپے خرچ کرتے ہیں ۔ کیا میں جناب وزیر برق قوت سے یہ دریافت کر سکتا ہوں ۔ کیا آپ کا محکمہ مغربی پاکستان جیسے ایک غریب صوبہ میں غریبانہ طریقے سے ایک مزید عمارت بنانے کی تجویز پر غور کر رہا ہے ۔ تاکہ اتنا بڑا کرایہ پرائیویٹ لوگوں کو ادا نہ کیا جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمدالدین)۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ ابھی تو مقابلتاً یہ ساری buildings کم کرایہ پر لی ہوئی ہیں ۔ sub-offices کو accommodate کرنے کے لئے اس وقت تک ہم نے اپنی کوئی building نہیں بنائی ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ پارلیمنٹری سیکرٹری نے جو جواب پڑھا ہے ۔ میرے پاس تو نہیں ہے ۔ لیکن حمزہ صاحب نے جو ۸۲۲۸۶۶ کی figure بتائی ہیں یہ بڑی تشویشناک figures ہیں ۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ portion جو اس واپڈا ہاؤس سے آپ rent out کر رہے ہیں ۔ اس سے آپ کو کیا آمدنی ہو گی ۔ کیا اس سے زیادہ ہے یا اس سے بھی کم ہے ؟

مسٹر حمزہ ۔ وزیر موصوف کو کیا ہو گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس سے زیادہ حاصل کر رہے ہیں ۔

میاں محمد شفیع ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ آپ نے واہڈا ہاؤس کو جو rent out کیا ہے ، اس سے کرائے کی total figure آپ کو کیا حاصل ہوتی ہے ۔ اور جو حصہ خالی پڑا ہے ، اس سے کتنی آمدنی کی توقع ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس وقت کرایہ کی آمدنی ۲,۱۸,۲۷۷ روپیہ ماہوار ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میرے ایک سوال کے جواب میں دو لاکھ پچپن ہزار بتایا گیا تھا ۔ باقی کہاں گئے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ typographical mistake ہوگی ۔ دو لاکھ اٹھارہ ہزار ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ میں نے جو سوال کیا تھا ، اس کا آدھا جواب ملا ہے ۔ آدھا نہیں ملا ۔ میں نے پوچھا تھا کہ بلڈنگ کا جو حصہ کرایہ پر دیا ہے ۔ اس کا کیا کرایہ مل رہا ہے اور جو حصہ خالی پڑا پڑا ہے ۔ اس سے کتنا کرایہ ملنے کی توقع ہے ؟ جو رقم بتائی گئی ہے ۔ اب پتہ نہیں یہ ساری بلڈنگ کے لئے ہے یا جو حصہ کرایہ پر دیا ہوا ہے اس کے لئے ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ میں نے rented portion کا per month کرایہ بتایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یعنی جو وصول ہو رہا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ جو حصہ خالی پڑا ہے اس کا کتنا کرایہ وصول ہو گا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس سے ہمیں چون لاکھ per year وصول ہو گا ۔

چودھری محمد نواز ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جو جگہ خالی پڑی ہے اور جسے کرایہ پر کوئی نہیں لے رہا ۔ باوجود اس کے کہ ہر روز اخبارات میں اشتہار بھی دیئے جاتے ہیں ، کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ آپ جو خرچ باہر کر رہے ہیں ، اس کی بجائے اپنے دفاتر کو اس خالی جگہ میں لے آئیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ اس وقت ہمیں کافی demands آ چکی ہیں ۔ promises ہو چکے ہیں ۔ لیکن جیسا کہ تھوڑی بہت disputas ہوتی ہیں کرایہ کے سلسلہ میں اور دوسری conditions کے سلسلہ میں ان کی وجہ سے کچھ معاملات pending ہیں ۔ ویسے ہمارے پاس کافی demands آ چکی ہیں ۔ اس کو زیادہ دیر نہیں لگے گی

till it is finally occupied.

چودھری محمد سرور خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ آیا یہ واپڈا ہاؤس commercial purposes کے لئے بنایا تھا یا سرکاری محکمہ کی efficiency کو بڑھانے کے لئے بنایا تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - اس میں دونوں components involved ہیں - commercial اس لئے کہ ہمیں ضرورت ہے کہ کچھ نہ کچھ revenues کو generate کرکے اپنے loans کو یا debts کو satisfy کریں اور اس کے ساتھ ساتھ جیسا کہ آپ نے کہا ہے efficiency کے لئے بھی ہے اور پھر اپنی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہے -

چودھری محمد سرور خان - کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ واپڈا ہاؤس وہ دونوں purposes serve نہیں کر رہا ہے ؟ نہ تو یہ بلڈنگ کرایہ پر دی جا رہی ہے اور نہ وہ دفاتر جو باہر موجود ہیں ، ان کو یہاں لایا گیا ہے تاکہ efficiency بڑھے - اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بلڈنگ دونوں purposes serve نہیں کر رہی ہے -

وزیر آبپاشی و برقیات - دونوں purposes serve ہو رہے ہیں - اور آپ کے جو ارشادات ہیں ، وہ مبنی بر حقائق نہیں ہیں - ہماری ضروریات بھی پوری ہو رہی ہیں - ہم اس سے کچھ revenues بھی generate کر رہے ہیں اور loans کو بھی repay کر رہے ہیں -

چودھری محمد نواز - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ آپ نے کبھی یہ سوچنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے کہ اگر ان دفاتر کو جو واپڈا ہاؤس سے باہر ہیں یہاں لایا جائے اور موازنہ کرکے دیکھا جائے کہ جو کرایہ آپ باہر دے رہے ہیں ، اس کے مقابلہ میں واپڈا ہاؤس میں جگہ occupy کریں تو اس میں فائدہ ہو گا یا نقصان ہو گا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - آپ بغور سماعت فرمایا کریں ابھی

میں نے عرض کیا ہے کہ مقابلتاً ہمیں اس میں فائدہ ہے - باہر ہم کم کرایہ دے رہے ہیں اور ادھر ہم commercial purposes کے لئے rent out کر کے زیادہ revenue حاصل کر رہے ہیں -

خواجہ محمد صفدر - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں اور زیادہ فائدہ نہ ہوتا کہ یہ عمارت بنائی ہی نہ جاتی اور کرایہ پر ہی رہتے- کیونکہ ابھی وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ کچھ حصہ کرایہ پر دیا ہے اور باقی اپنے دفاتر کے لئے رکھا ہے - تو کیا یہ زیادہ فائدہ بخش نہ ہوتا کہ یہ عمارت بنائی ہی نہ جاتی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - مجھے یقین تھا کہ کم‌ازکم خواجہ صاحب اس قسم کا سطحی سوال نہیں کریں گے (قہقہہ) یہ ایک layman کا سوال ہے -

Naturally it is in the manner of a layman.

جو سطحی طریقہ پر سوچتا ہو کہ یہ سارا کیوں نہ rent out کر دیا جائے -مگر وہ جو دوسرا purpose ہے وہ اس سے serve نہ ہوتا - میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا بلند ہو کر سوچا کریں - (قہقہہ)

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر کو یہ علم ہے کہ بہت سی عمارتیں جو کہ واپڈا نے لاہور میں کرایہ پر لی ہوئی ہیں ان کے بیشتر مالکان بڑے بڑے افسر ہیں اور آپ کے محکمہ سے مل کر انہوں نے بہت زیادہ کرائے مقرر کرائے ہوئے ہیں اور اسی کی وجہ سے مالکان کے جو نام ہیں ، وہ خواتین کے ہیں اور - - - -

وزیر آبپاشی و برقیات - خواتین کو بھی rights of citizenship حاصل ہیں ، یہ تو ان کو علم ہو گا - جہاں تک کرایہ کا تعلق ہے ، میری اطلاع یہ ہے کہ

all these rents are governed by the Rent Restriction Act or the Rent Control Act.

Mr. Speaker : Next question.

MANGLA POWER HOUSE

***10117. Mr. Hamza :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the generating capacity of Mangla Power House and the Kilowatts of electricity actually generated by it ;

(*b*) in case the said Power House is not functioning to its full capacity, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) :

(*a*) Generating Capacity ... ... 300 M.W.
Maximum Demand ... ... 230 M.W.

(*b*) Power is being drawn from Mangla to the extent required by the net work.

مسٹر حمزہ - جناب والا - پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ منگلا تین سو میگا واٹ بجلی پیدا کرتا ہے اور مطالبہ محض دو سو تیس میگا واٹ کا ہے - کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ ان کے پاس تین سو میگا واٹ بجلی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا پہنچانے کے لئے net-work کے انتظامات موجود ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - میں سمجھتا ہوں کہ ایک سال اور بھی حمزہ صاحب کو اس معاملہ کی فہم نہیں ہوگی - کیونکہ آپ کو بھی یاد ہوگا کہ میں دو تین مرتبہ اس معاملہ کے متعلق بتا چکا ہوں - یہ ناردرن گرڈ جو ہے ، اس میں اور generators بھی ہیں - تو یہ ضروری نہیں ہے کہ باقی سب کو ہم بند کر کے صرف ایک source کو چلائیں - اس میں voltage کا question involved ہے - مثلاً منگلا کو ہم ملتان اور اس کے ساتھ ساتھ - - - - -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - میں نے محض ایک سادہ سا سوال دریافت کیا ہے کہ آیا آپ کے پاس منگلا میں جو کل بجلی پیدا ہوتی ہے ، اس کو منگلا کے پاور ہاؤس سے آپ کا جو main transmission system ہے ، اس تک لے جانے کے لئے انتظامات موجود ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - جناب والا - یہ ہمیشہ اپنی سادہ طبعی کے ساتھ ملک کے اہم معاملات میں دخل دیتے ہیں - میں یہ عرض کر رہا کہ اس میں voltage کا سوال involved ہے - ہم کسی ایک source کو پوری capacity میں generate کر کے دوسرے sources کو بند نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں distance کی وجہ سے voltage کے drop ہونے کا خطرہ ہے - ضرورت یہ رہتی ہے کہ distance کے مطابق دوسرا unit بھی چلے - voltage کو وہ صحیح رکھے اور ادھر جتنی ضرورت ہو ، اتنی بجلی generate کی جائے - ضرورت کے مطابق جتنی ہم generate کر رہے ہیں اور جتنی ضرورت ہے تاکہ دوسرے سٹیشن بھی چلتے رہیں - اس کے مطابق transmission lines ہمارے پاس موجود ہیں -

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ Thermal Power Station سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے وہ Hydel Power Station کی بجلی کے مقابلہ میں بہت مہنگی ہوتی ہے ؟ اگر یہ حقیقت ہے تو جب آپ کے پاس منگلا میں Hydel Power Station سے بجلی موجود ہے تو پھر آپ باہر کے جو Thermal Power Stations ہیں ، ان کو کیوں چلا رہے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ان کو ضرور چلانا ہوگا ۔ اگر منگلا میں بجلی کافی پیدا ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملتان کو shut down کر دیا جائے ۔ اس لئے کہ یہاں پہنچنے تک منگلا کی بجلی کا voltage کم ہو جائے گا اور صحیح معنوں میں لوگ اسے استعمال نہیں کر سکیں گے اور اس سلسلہ میں انہیں تکالیف کا سامنا ہو گا ۔ اس لئے ان کو in public interest چلانا پڑتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ نے voltage کو ایک خاص سطح پر stabilise کرنے کے لئے کوئی انتظامات کئے ہیں ؟ اگر نہیں کئے تو کیوں نہیں کئے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ کئے ہوئے ہیں ۔ ہم جہاں جہاں distance کے مطابق ضروری سمجھتے ہیں ، وہاں وہاں ان Power Stations کو چلا رہے ہیں اور voltage صحیح ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر صاحب نے از راہ کرم فتویٰ دے دیا ہے کہ میں سادہ ہوں اس لئے میرا سوال بھی سادہ سا ہے ۔ آپ

جناب خود ھی فیصلہ کریں کہ آپ کے خیال میں وزیر صاحب جواب دینا نہیں چاہتے یا وہ جواب دینا نہیں جانتے ھیں ۔ میں نے دریافت کیا تھا کہ منگلا میں جتنی بجلی پیدا ھوتی ھے اسے main transmission lines تک لے جانے کے لئے آپ کے پاس انتظامات ھیں یا نہیں ۔ اس کا جواب اثبات یا نفی میں ھونا چاھئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ھے کہ انتظامات موجود ھیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جتنی ضرورت ھے اس کے لئے انتظامات موجود ھیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جناب والا ۔ جب وزیر صاحب بلا سوچے سمجھے باتیں کرتے ھیں تو اس کا کیا کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ھوں کہ دو سادگیوں میں یہ معاملہ الجھ کر رہ گیا ھے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ وہ وزیر طاقت ھیں اور ایوان میں سینہ زوری کر" ھیں ۔

POWER GENERATING PLANT AT LYALLPUR

*10118. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the date on which the Inquiry Committee to probe into the causes of failure of Power Generating Plant installed at Lyallpur was appointed by the Government ;

(*b*) the date on which the report was submitted to the Government by the said Committee ;

(*c*) whether Government would lay on the Table of the House a copy of the said report ;

(*d*) the action taken by WAPDA on the recommendations made in the said report ;

(*e*) in case the said Committee has not submitted its report reasons therefor and the time by which the same will be submitted ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) :

(*a*) No Enquiry Committee as such had been appointed by the Govt. However, the Standing Committee appointed by the Provincial Government to look into the power position in West Pakistan is probing into the causes of failure of Lyallpur Generating Plant.

(*b*), (*c*) & (*d*)

Does not arise in the light of (*a*) above.

(*e*) The report of the Standing Committee is expected shortly.

مسٹر حمزہ ۔ کیا آپ بتائیں گے کہ آپ نے ''کھڑی'' کمیٹی کب مقرر کی تھی اور اس کی رپورٹ کب تک آ جائے گی ۔ (قہقہے)

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ ایسے معاملات میں چونکہ ثقافت اور تمدن کو دخل ہے اور حمزہ صاحب اس سے عاری ہیں ۔ اس لئے اس میں ہنسنے کی کوئی بات نہیں ۔ یہ سٹینڈنگ کمیٹی حکومت نے propose کی تھی ۔ تاکہ power problems کے متعلق وقتاً فوقتاً investigate کرے وہی تحقیقات کرے گی کہ شیڈیولڈ ٹائم سے کیوں زیادہ دیر ہوئی ہے ۔ اسی لئے یہ معاملہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے ۔

...with these objectives entrusted to it and this is a permanent Committee of the Provincial Government. I have not appointed this Committee.

مسٹر حمزہ ۔ مجھے اپنا سوال پیش کرنا پڑے گا آپ بتائیں کہ یہ سٹینڈنگ کمیٹی کب مقرر کی گئی اور اس کی رپورٹ کب تک وصول ہو گی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے یہ کمیٹی مقرر نہیں کی ۔ بلکہ حکومت نے مقرر کی ہے اور اس کمیٹی کا یہ regular feature ہے کہ وہ معاملات کی تحقیقات کرے ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ Permanent Committee ہے اور اس کے permanent features ہیں اور power failure بھی اب ایک permanent feature بن گیا ہے ۔ میں نے محض یہ دریافت کیا تھا کہ یہ کمیٹی کب مقرر کی گئی تھی ۔

Mr. Speaker : He cannot give the exact date.

مسٹر حمزہ ۔ پھر وہ معذرت کا اظہار کریں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ مجھے نوٹس دیں میں دریافت کر کے بتا دوں گا ۔

KHADIR TUBEWELL SCHEME

***10119. Mr. Hamza** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) the date on which "Khadir Tubewell Scheme" was completed by WAPDA (Lalian Circle);

(*b*) whether it is a fact that after about one month of their operation, tubewell Nos. 18, 23, 66, 72, 168 and 169 went out of order; if so, reasons

thereof alongwith the period during which the above tubewells remained out of order ;

(*c*) whether it is a fact that the water pumped out by tubewells Nos. 7-A, 7-B, 16, 16-A, 18, 19, 20, 25, 33, 34, and 35 is not fit for irrigation purposes and the agriculturists receiving water from the said tubewells have made complaints about it; if so, the steps Government intend to take in the matter ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmad Khan Maneka):

(*a*) May, 1967.

(*b*) Yes. The details may be seen in statement placed on the Table of the Assembly. *

(*c*) Yes if used directly on land, but when mixed in proper proportion with canal water, it is fit for irrigation.

مسٹر حمزہ ــ جناب سپیکر ۔ اس بیان میں ہر ٹیوب ویل کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ تقریباً ایک مہینہ چلایا گیا اور اب ناکارہ ہو گیا ہے ۔ اس لئے ان ٹیوب ویلوں کو بند کرنا پڑا ۔ آپ بتائیں کہ وہ افراد جنہوں نے ٹیوب ویل نصب کئے اور وہ افسر جنہوں نے ٹیوب ویل نصب کرائے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟ اتنا تھوڑا عرصہ چلنے کے بعد ٹیوب ویل کس طرح خراب ہو گئے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ــ اس statement میں ہر ایک ٹیوب ویل کے against وجوہات دی گئی ہیں حمزہ صاحب کو اس سے اتفاق ہو گا ۔ دراصل بعض اوقات accident ہوتے ہیں ground foundation کی وجہ سے نقصان ہو جاتا ہے ۔ اس بیان میں ہر ایک ٹیوب ویل کے متعلق وجوہات درج ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حمزہ صاحب اس سے مطمئن ہوں گے ۔

Please see Appendix II at the end.

مسٹر حمزہ ــ وجوہات سے مطمئن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

خواجہ محمد صفدر ــ حقیقت یہ ہے کہ کوئی قدم ہی نہیں اٹھایا گیا ۔

مسٹر حمزہ ــ میرا یہ سوال تھا کہ

"whether it is a fact that after about one month of their operation . . ."

یعنی انہیں چلائے ایک ماہ ہوا تھا کہ خراب ہو گئے ۔

Minister for Irrigation & Power : That was for a small period.

مسٹر حمزہ ــ اس statement میں نمبر ٦٦ پر ٹیوب ویل کے متعلق بتایا گیا ہے

"From 16th August 1967 to 16th September 1967 the tubewell remained out of order due to electrical defect from 21 hours. The tubewell has been closed since 16th September 1967, as it has settled down, and the matter reported to the Project Director, WAPDA."

اسی طرح ہر ایک ٹیوب ویل کے متعلق بتایا گیا ہے ۔ مثلاً نمبر ٧٢ پر یہ بتایا گیا ہے کہ اس ٹیوب ویل میں بھی تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نقص پیدا ہو گیا ۔ نئے ٹیوب ویل میں اتنی جلدی نقص پیدا نہیں ہو سکتا ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ واپڈا کا لاکھوں روپیہ ضائع ہو گیا آپ نے پہلے تحقیقات کیوں نہیں کروائیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ــ ان تمام ٹیوب ویلوں میں شاید ایک یا دو ایسے ہوں گے ۔ ایک ٹیوب ویل میں تو ایسا ہوا کہ اس میں salinity proportion زیادہ ہوئی اور اسے close down کرنا پڑا ۔ دوسرے کو بھی

اسی طرح close down کرنا پڑا اس میں کوئی نقص رونما ہو گیا تھا باقی جتنے ٹیوب ویل ہیں وہ چھ سات دن کے لئے بند ہوئے ہیں ۔

...and that too for electrical defects or other minor defects.

زیادہ دنوں کے لئے بند نہیں ہوئے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ آپ نے جواب کے حصہ (ج) میں یہ بتایا ہے کہ دس ٹیوب ویل ایسے ہیں جن کا پانی زراعت کے لئے موزوں نہیں ہے ۔ کیا آپ نے یہ ٹیوب ویل لگانے سے پہلے ان کا پانی ٹیسٹ کروا لیا تھا ۔ نتیجہ کیا تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ دیکھئے یہ نہیں ہے کہ وہ پانی زراعت کے لئے بالکل غیر موزوں تھا ۔ البتہ وہ ٹیوب ویل جن کا ذکر کیا گیا ہے ان کا پانی اتنا نا موزوں نہیں بلکہ دوسرے ٹیوب ویلوں کے مقابلہ میں ان کے پانی میں سالٹ تقریباً زیادہ تھا لیکن اگر ان کے پانی کو نہری پانی سے ملا کر استعمال کیا جائے تو

Then it does not remain injurious for the purpose of agriculture.

مسٹر حمزہ ۔ ٹیوب ویل لگانے کی دو اغراض ہوتی ہیں ایک آبپاشی اور دوسرے سطح آب کو نیچے لے جانا ۔ آبپاشی کے لئے تو آپ فرماتے ہیں کہ نہر کا پانی خاص تناسب سے ملا کر استعمال کریں تو نقصان دہ نہیں ہوتا ۔ میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا باقی وقت ٹیوب ویل کھڑے رہتے ہیں اگر کھڑے رہتے ہیں تو کیوں اور کیا اس سے دوہرا مقصد پورا ہوتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ پھر فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حمزہ صاحب آپ سے اس بات پر agree کرتے ہیں کہ ٹیوب ویل کے پانی میں نہر کا پانی ملا کر استعمال کریں تو موزوں ہے لیکن جب آبپاشی نہیں ہوتی تو ٹیوب ویل کھڑے رہتے ہیں اور پانی استعمال نہیں ہوتا ۔ اس سے water table low نہیں ہوتی اس سے آپ کا دوسرا مقصد تو حل نہ ہوا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس کے لئے draining channels تو ہوتی ہیں اور کسی وقت جب اریگیشن کے لئے ٹیوب ویل بند ہوتے ہیں تو زراعتی اغراض کے لئے بیشتر اوقات یہ ٹیوب ویل چلا کرتے ہیں اور اگر کبھی بند بھی ہوں تو ان کے متعلق میں وثوق سے اس وقت نہیں کہہ سکتا کہ ان کے delivery channels اور drains ہیں یا نہیں اور اگر ہوں بھی تو ان میں پانی ڈال کر ان کو water logging اور salinity کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ باقی جتنے بھی ٹیوب ویل جناب حمزہ صاحب نے بتائے ہیں ان کی وضاحت کرتا ہوں مجھے امید ہے خواجہ صاحب بھی غور سے سنیں گے ان میں سے دو ٹیوب ویل ایسے ہیں جن کے متعلق subsequently پتہ چلا ہے کہ ان کو ابھی نہیں چلانا چاہئے جب تک کہ ان کا تدارک نہ کر لیا جائے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ کوئی ٹیوب ویل ۱۶ دن کے لئے کوئی ۸ دن کے لئے کوئی ۶ دن کے لئے اور کوئی ۵ دن کے لئے زیادہ سے زیادہ بند ہوا ہے

They have been recommissioned and now they are working. It should not give wrong impression to the House.

حاجی گلاب خان شنواری ۔ جناب والا ۔ (الف) میں قبائلی علاقوں میں خرچ کی جانے والی رقم جو بتائی گئی ہے اس کے پیش نظر آیا حکومت اس علاقہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس سال زیادہ گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ تو گورنمنٹ کے objectives میں ہے کہ قبائلی علاقہ کو زیادہ سے زیادہ develop کیا جائے مگر ظاہر ہے کہ وہاں کے حالات مقابلتاً مشکل ہیں

both pertaining to topography & also to social conditions.

تو حکومت کی کوشش یہی ہے اور یہ جاری بھی رہے گی اور حکومت کی یہ خواہش بھی ہے کہ فرنٹیئر کے علاقوں میں زیادہ سے زیادہ development کی جائے ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ میں وزیر برقیات کے نوٹس میں یہ اعداد و شمار لانا چاہتا ہوں جو انہوں نے مہیا کئے ہیں کہ قبائلی علاقوں کے لئے ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱۶۲۸۰ روپے مہیا کئے گئے ہیں ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۱,۷۹,۰۳۰ روپے ۔ لیکن باقی رقموں میں کروڑوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں ۔ میں مانتا ہوں کہ دوسرے بھی پسماندہ علاقے ہیں مگر قبائلی علاقوں کے لئے آپ اتنی کم رقم کیوں رکھتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ میں اس کے متعلق صرف اس وقت کا تاثر عرض کروں البتہ تحقیق کے بعد کچھ مزید عرض کرنے کے قابل ہو سکوں گا ۔ ایک بات تو یہ ہے کہ اس علاقہ میں demand ہونا چاہئے دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سے return insured ہو ۔ مجھے اس وقت یاد

آ رہا ہے کہ پچھلے سال مجھ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ فرنٹیئر میں واپڈا کے کتنے revenues باقی ہیں جو اس وقت تک recover نہیں ہوئے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے

Law of the land is not applicable there and has to face certain other relevant & associated difficulties for the purpose of realising the revenues.

اس کے پیش نظر مجھے یاد آ رہا ہے کہ بہت کافی رقم میں نے بتائی تھی جو فرنٹیئر کے علاقہ سے واپڈا کو وصول ہونا باقی ہے جسے ہم پولیٹیکل ایجنٹ اور کمشنر کے ذریعہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ وصول ہو جائے۔ پہلی بات میں نے یہ عرض کی تھی کہ وہاں demand ہو دوسرے یہ کہ اس میں security بھی ہو لیکن بہر حال میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ consideration فرنٹیئر کی ترقی میں کسی طرح حائل نہ ہو گا۔ ہمارا پورا ارادہ ہے اور کوشش ہے اور کوشش جاری رہے گی اور یہی خواہش ہے کہ فرنٹیئر کے علاقہ میں بھی زیادہ سے زیادہ development کی جائے۔

ملک محمد اسلم خان ۔ جناب والا ۔ جواب جو دیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۶-۶۷ء میں ماسوائے پنجاب اور بہاولپور کے ہر ایک علاقہ میں جو رقم خرچ کی گئی ہے وہ کم خرچ ہوئی ہے اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ کہاں ؟

ملک محمد اسلم خان ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں جتنی رقم آپ نے ماسوائے پنجاب اور بہاولپور کے ہر ایک علاقہ میں

خرچ کی ہے اس کے مقابلہ میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں ہر ایک علاقہ میں کم رقم خرچ کی ہے ۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ــ جناب والا ۔ پنجاب میں ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۱۷ کروڑ ۵۳ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس کے مقابلے میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں Sind is the second best جس پر صرف ۴ کروڑ روپے خرچ کئے جا رہے ہیں اس کے پیش نظر پنجاب اور بہاولپور پر اگر justifiable reasons کی وجہ سے پہلے development زیادہ ہوا تھا تو دوسرے صوبوں کو at par لانے کے لئے یا اپنے وسائل کے پیش نظر یا ممکنات کے پیش نظر اگر دوسرے صوبوں کا pace of development بڑھا دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ

it should amount to a good policy. There is nothing wrong or infurious about it.

اتالیق جعفر علیشاہ ــ جناب والا ۔ قبائلی علاقوں میں بعض ایجنسیاں ایسی ہیں جہاں ابھی تک بجلی نہیں پہنچی اور وہاں demand بھی زیادہ ہے تو کیا حکومت وہاں بجلی پہونچانے کے لئے کوئی انتظام کر رہی ہے اور اس مقصد کے لئے کوئی رقم مخصوص کی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ــ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ demand اور بھی جگہوں پر زیادہ ہے اور اس سلسلے میں میں نے مشکلات بھی بتا دی تھیں ۔ مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ فاضل ممبر کسی specific جگہ کے لئے بتا رہے ہیں یا کوئی گاؤں ایسا ہو جہاں کہ بجلی نہ پہونچی ہو ۔

انالیق جعفر علیشاہ ۔ میں چترال سٹیٹ کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ تو اس کے متعلق میں دریافت کروں گا کہ آیا چترال سٹیٹ کے لئے کوئی آئندہ سال میں بجلی کی بہم رسانی کا پروگرام ہے ۔

DEVELOPMENT WORK IN RESPECT OF ELECTRICITY

*10187. **Haji Ghulab Khan Shinwari :** Will the Minister of Irrigation and Power be pleased to state the amount spent by WAPDA during each year of the Third Five Year Plan Period on the development work in respect of electricity (*i*) in each of the integrated units in the Province and (*ii*) in Tribal Areas ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) :

(*i*)

	1965-66 Rs. Lacs	1966-67 Rs. Lacs
Punjab and Bahawalpur	1,753.88	1,533.02
N. W.F.P.	137.87	157.13
Baluchistan	49.98	53.37
	474.75	639.67

(*ii*) The amount spent in Tribal Areas is as follows :—

	Rs.
1965-66	16,280
1966-67	1,89,030

---

*۱۰۲۲۶ ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

ان انجینئروں کے نام کیا ہیں جنہیں سکھر ، حیدر آباد ، لائل پور ،

ملتان ، کوئٹہ اور کوٹری کے تھرمل پاور سٹیشنوں سے ٹریننگ کے لئے بیرون ملک بھیجا گیا نیز ۔

(اول) ان کی جائے سکونت ۔

(دوم) ان سکولوں کے نام جن میں انہوں نے پرائمری تعلیم حاصل کی ۔

(سوئم) ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : مطلوبہ معلومات ایک گوشوارے میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔*

خاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ کوئٹہ پاور سٹیشن سے سپرنٹنڈنٹ سلیم سالک اور سکھر سے مسٹر نثار احمد اور کوئٹہ پاور سٹیشن سے مسٹر عبدالحمید اور حیدر آباد سے مسٹر مشتاق احمد زبیری کو آپ نے ٹریننگ کے لیے باہر بھیجا تو کیا مقامی طور پر ایسے انجینئرز نہیں تھے جن کو اس ٹریننگ کے لیے بھیجا جاتا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ جناب والا ۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ سندھ میں کوئی بڑے جنریٹرز یا units نہیں لگے ہوئے سوائے اس کے کہ بہت چھوٹے جنریٹرز جو ڈیزل پر چلا کرتے تھے اور وہ بھی بہت تھوڑی تعداد میں تھے اور ان پر وہ آدمی لگائے گئے تھے جو بڑے pateemed سٹیشنوں پر کام کر چکے تھے سینئر اور بہت تجربہ کار

*Please see Appendix III at the end.

بھی تھے اور ایسے افراد کو ہی ہم مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھیجتے ہیں اور ان کو بھیجا گیا ۔ کوئی مقامی آدمی ایسا تجربہ کار اور qualified نہ تھا جو اتنی capacity پر کام کر چکا ہو ۔

now they are building up and we hope to send them in the near future. We will consider it very sympathetically.

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم صاحب آپ نے حاجی صاحب کے جواب کے لئے کوئی خاص کاغذ استعمال کیا ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ یہ متبرک کاغذ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا کاغذ خاص ہے میرا اور حاجی صاحب کا ایک جیسا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ میں نے specially replace کروایا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں جناب وزیر صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کیا ان لوگوں سے انٹرویو لیا تھا اور کیا یہ مشتہر بھی کیا تھا کہ ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے یا آپ نے ان لوگوں سے درخواستیں لی تھیں جس سے آپ کو معلوم ہوا کہ وہاں سے کوئی آدمی نہیں ملتا ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ٹریننگ پر بھیجنے کے لیے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جاتی اس کے لئے صرف efficiency اور qualifications دیکھی جاتی ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ گزارش یہ ہے آپ نے یہ مشتہری تو نہیں کی تھی ۔

وزیر آبپاشی و برقیات - یہ کوئی نئی ملازمت والے لوگ تھے نہیں - ان کو محض ٹریننگ پر بھیجنا تھا - اس کے لیے مشتہری تو نہیں ہوتی -

---

LAND IN DISTRICT DERA GHAZI KHAN IRRIGATED BY PERENNIAL CANALS

*10386. **Sardar Manzur Ahmed Khan Qaisrani :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total cultivable area of land, in acres, in District Dera Ghazi Khan ;

(*b*) the acreage of land, out of that mentioned in (*a*) above, which is irrigated by perennial canals ;

(*c*) the total acreage in the said District which remains uncultivated and details of schemes, if any, for providing irrigation facilities to the said land ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) 24,22,909 acres.

(*b*) There is no perennial canal in Dera Ghazi Khan District.

(*c*) The area which remains uncultivated is 16,47,984 acres. An area of about 4 lakh acres towards Kashmor is proposed to be supplied with non-perennial irrigation under the scheme "Extension of Dera Ghazi Khan Canal R.D. 190 to 534."

سردار منظور احمد خان قیصرانی - کیا جناب وزیر صاحب بتائیں گے کہ تونسہ بیراج کے بننے کے بعد جب ایک ہیڈ مستقل طور پر نہروں کے لئے موجود ہے تو کیا وجوہات ہیں کہ ڈیرہ غازی خان کے لئے مستقل نہر کا اجراء نہیں کر سکے -

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ سندھ پنجاب بہاولپور وغیرہ اگریمنٹ بھی ہوئے اور perennial water کی winter supplies ہیں وہ بہت valuable ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ کئی مرتبہ پانی کی سپلائی کی وجہ سے جھگڑے بھی ہوچکے ہیں ۔ تو اس وقت جو پوزیشن ہے ہم اس پر عمل پیرا ہو رہے ہیں ۔ حقوق پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اور مختلف ایریاز کے حقوق کا معائنہ کیا جا رہا ہے اور جونہی وہ متعین ہوں گے ہم ان کے مطابق پانی کی سپلائی کا انتظام کریں گے اور پانی دیا جائے گا ۔ ہم اس وقت اس پالیسی پر عمل پیرا ہیں جو آج سے چھ سال پہلے تھی اور جس پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے اگر اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی جائے تو ظاہر ہے کہ دوسرے لوگ اس سے متاثر ہوں گے ۔ بہت جلد ہم اس کو perennial بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے البتہ یہ حلقہ جتنی perennial supplies لے سکتا تھا پہلے اتنی اس کو دی جا رہی ہے مگر سردست اس کو perennial نہیں کیا جا سکتا ۔

چودھری محمد ادریس ۔ جناب والا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نہروں کے متعلق جو اگریمنٹ ہوا ہے تو کیا ان نہروں پر apply ہوگا جو نئی بنیں گی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ ایک complex سا کوئسچن ہے ۔ یہ چیز فی الحال زیر غور ہے ۔ ویسے ہم یونیفارم پالیسی بنانا چاہتے ہیں لیکن ہم سردست نہیں کہہ سکتے کہ یہ ہم کب کر رہے ہیں ۔

UNCOMMANDED LAND IN TEHSIL TAUNSA

*10393. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the acreage of uncommanded land in Tehsil Taunsa of District Dera Ghazi Khan ;

(*b*) whether there is any scheme for the irrigation of the said land ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Mnhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) 4,62,014 acres.

(*b*) 4,917 acres would be brought under irrigation on execution of the proposed Retra Minor (extension) scheme. In addition irrigation of some area in Tehsil Taunsa from the Chashma Right Bank Canal is under investigation. The area to be irrigated by Chashma Right Bank Canal is yet to be determined.

سردار منظور احمد خان قیصرانی ۔ یہ ریترا مائینر کی سکیم کب تک مکمل ہو جائے گی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ۱۹۶۸-۶۹ء میں ۔

WAPDA EMPOLOYEES AND OTHER PERSONS ELECTROCUTED IN THE PROVINCE

*10396. **Sardar Manzur Ahmad Khan Qaisrani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of (*i*) WAPDA employees and (*ii*) other persons electrocuted during the year 1967 in the Province ;

(*b*) whether any compensation was given by WAPDA to the dependents of the said persons ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the total number of such cases and the total amount paid to the dependents ;

(*d*) the number of cases in which no compensation was paid to the dependents and the reasons for the same ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) :

(*a*) (*i*) 40

(*ii*) 108

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 31 Nos.

(*ii*) Rs. 1,65,100

(*d*) 117

The reasons for non-payment are—

(*i*) Nine cases in respect of WAPDA employees are under action.

(*ii*) In other cases the accidents occurred either due to negligence on the part of persons involved or natural elements not within the control of suppliers.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ (سی) میں انہوں نے ۳۱ لکھا ہے اور معاوضہ کی کل رقم ایک لاکھ ۶۵ ہزار ایک سو لکھی گئی ہے ۔ میرے حساب سے معاوضہ ۵ ہزار فی کس بنتا ہے ۔

Mr. Speaker : I think it is 131.

Minister for Irrigation and Power : It is 31, Sir.

Mr. Speaker : He has read it 131.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ آپ نے انسانی زندگی کی قیمت ۵ ہزار روپیہ مقرر کی ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ آپ کس طرح سے معاوضہ دیتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ یہ معاوضہ کا قانون بنا ہوا ہے اس کے تابع یہ دیا جاتا ہے ۔

It is not discretionary ; it has been determined by law.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا۔ جہاں تک ورک مین کے معاوضہ کا سوال ہے وہ جو قانون ہے اس کے تحت واپڈا کے ملازمین کو دیا جاتا ہے لیکن میں دریافت کرتا ہوں کہ جو واپڈا کے ملازمین نہیں ہیں کیا ان کو معاوضہ دیتے وقت ان کی حیثیت اور آمدنی کا خیال رکھا جاتا ہے ؟

Minister for Irrigation and Power : No, we are governed by the rules which are in confirmity with the law of the land.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ نے کون سے قانون کا حوالہ دیا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ وہ قانون جس کے تحت معاوضہ دیا جاتا ہے ۔ پتہ نہیں کہ اس کا ٹائٹل کیا ہے ۔

Khawaja Muhammad Safdar : Workmen Compensation Act.

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اسی کے تحت ان کا بھی فیصلہ کیا جائے گا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ متذکرہ بالا قانون جو ہے اس کا اطلاق ان پر ہوتا ہے جو واپڈا کے ملازم ہوں اور ملازمت کے دوران اگر ان کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اس قانون کے تحت جو ان کا معاوضہ بنتا ہو وہ انہیں دے دیا جاتا ہے لیکن جو اس ادارے کے ملازم نہ ہوں

اگر ان کو نقصان پہنچ جائے تو کیا ان پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا اگر نہیں ہوتا تو پھر ان کو کس قانون کے تحت معاوضہ دیا جاتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ یہ جو اعداد و شمار دئے گئے ہیں ان میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جو ہماری غفلت کی وجہ سے معاوضہ سے محروم ہوا ہو ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ کیا یہ ۳۱ سارے کے سارے آپ کے ملازمین تھے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ۴۰ تھے جن میں سے ۳۱ کو دیا گیا ہے ۔ باقی ماندہ اشخاص کی ناگہانی اور افسوس ناک موت کے ہم ذمہ دار نہیں ٹھہرائے گئے ۔

APPOINTMENT OF SENIOR AND JUNIOR CLERKS IN REVENUE OFFICE (E) WAPDA, HYDERABAD

***10406. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the date on which the present Revenue Officer took over charge in the Revenue Office (E) WAPDA, Hyderabad ;

(*b*) whether it is a fact that some appointments of senior and junior clerks have been made by him ; if so, (*i*) the names of clerks appointed alongwith the dates of their appointment ; (*ii*) the original places to which the above said clerks belong (*iii*) the names of places where the said clerks have completed their primary and secondary education, separately ; (*iv*) the names of the Secondary Boards of Education from which the said clerks have passed their matriculation examinations and (*v*) the places from which the said clerks obtained their domicile certificates, if any ;

(*c*) whether the posts against which the said clerks have been recruited were advertised and interview and written test were taken ; if so, the result sheet be placed on the Table of the House and if not, reasons therefor ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammed Ahmed Khan Maneka) : (*a*) The present Revenue Officer took over charge of the Revenue Officer (Electricity) Hyderbbad, on 1st July 1967.

(*b*) The particulars of the senior junior clerks appointed in the Revenue Office, Hyderabad, are given in the attached statement*. No senior clerks were appointed by the Revenue Officer as he is competent, under WAPDA Rules, to appoint only junior clerks whose particulars are also given in the attached statement.*

(*c*) The posts were not advertised nor were any written tests given.

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں متعلقہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جونئیر اور سینئر کلرکوں کی نسبت مشتہری نہیں کی تھی کیا واقعی نہیں کی تھی ؟

وزیر آبپاشی و برقیات(مخدوم حمیدالدین) ۔ کوئی نہیں کی تھی ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ تو یہ لوگ کہاں سے آ گئے ۔ لائلپور گوجرانوالہ سرگودھا اور لاہور کے نام دیئے ہوئےہیں ۔گیارہ میں سے ۷ باہر سے آئے تو چار آپ نے کہاں سے لئے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس کے لئے میں عرض کر رہا ہوں پوزیشن یہ ہے کہ یہ Revenue افسر سے متعلق ہے اور وہ بااختیار ہے کہ جونیئر کلرک کسی آدمی کو رکھ لے ۔ برخلاف اس کے کہ وہ کسی جگہ کا ہے یا کہاں کا نہیں ہے ۔ مگر ہم اس کے اس طرح رکھنے کو وہاں

**Please see Appendix IV at the end.*

کے لوگوں کی حق تلفی سمجھتے ہیں ۔ ہم اسے غیر مناسب سمجھتے ہیں ۔ اس کے لئے کوئی ایسے رولز بھی نہیں ہیں ۔ اب ہم نے یہ directive دے دیا ہے اور یہ رول بنا دیا ہے کہ اس افسر کو متعلقہ ریجن سے recruitment کرنی ہوگی وہ باہر سے نہیں کر سکے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپ نے اب جو ہدایت دی ہے کیا اس کے بعد وہ ان لوگوں کو واپس کر دیں گے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ وہ واپس نہیں ہو سکیں گے اس کا اطلاق پچھلی تاریخ سے نہیں ہوگا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ دور والوں کو کیسے اس کا علم ہوا اور نزدیک والوں کو نہ ہوا ۔ جب کہ انہوں نے اس کا اعلان بھی نہیں کیا تھا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ ممکن ہے وہ اس وقت وہاں سکونت پذیر ہوں جب انہوں نے یہ recruitment کی ہو ۔

---

*۱۰۴۳۳ ۔ خان گل حمید خان ۔ کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے :۔

(الف) ضلع میانوالی میں چشمہ بیراج کے لیے حاصل کی ہوئی زمینوں سے بے گھر ہونے والے اشخاص کی تعداد کیا ہے نیز متذکرہ افراد سے جو زمین حاصل کی گئی ہے وہ کتنے ایکڑ تھی ۔

(ب) متذکرہ افراد سے حاصل کردہ زمین کے عوض انہیں زمین دینے کی کوئی تجویز ہے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو وہ اندازاً کون سی تاریخ تک دی جائے گی اور کس ضلع یا علاقہ میں دی جائے گی ۔

(ج) اگر ایسی کوئی تجویز نہ ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں خصوصاً جب کہ تربیلا بند اور منگلا بند کے لئے حاصل کردہ زمین سے بے گھر کئے جانے والے اشخاص کو ان کی زمینوں کے عوض زمین دی جارہی ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : -(الف) آج تک ۱,۱۲۳ افراد (۲۷۶) کنبے ۹,۰۵۵ ایکڑ رقبہ چھ گاؤں میں حاصل کیا گیا ہے ۔

(ب) گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ تھل میں متاثرہ لوگوں کو زمین دی جائے گی ۔

(ج) متذکرہ بالا (ب) کے مطابق اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

چودھری محمد ادریس - جن لوگوں کو وہاں سے غیر آباد کیا گیا ہے انہیں زمین دینے کا مسئلہ کب سے زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) - جب سے یہ پراجیکٹ زیر غور ہے ۔

It was part of the project. It was part of the problem-a very important part of it.

چودھری محمد ادریس ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ابھی تک ان لوگوں کو متبادل جگہ دینے کا انتظام کیوں نہیں کیا گیا ؟ ان کا تو ذریعہ معاش کاشتکاری تھا وہاں سے آپ نے ان کو نکال دیا ہے ۔ وہ اب کہاں جائیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ کچھ رقبہ حاصل کرکے انہیں دیا گیا ہے عنقریب محکمہ مال کچھ acquire کرکے ان کو دیگا یہ معاملہ Revenue Deptt سے متعلق ہے ۔

خان گل حمید خان ۔ ان لوگوں کو ابھی تک کوئی رقبہ نہیں دیا گیا ہے ۔ حالانکہ منگلا اور تربیلا سے متاثرہ لوگوں کو لائلپور اور منٹگمری میں زمین دی گئی ہے ۔ ان کا کیا قصور ہے ؟ انہیں اتنی دیر سے بے دخل کر دیا گیا ہے ۔ اور ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ گورنمنٹ کی تجویز ہے کہ ان کو تھل میں جو تقریباً اسی ضلع میں ہے زمین دی جائے ۔ اس لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت نہیں رہے گی کہ انہیں کسی اور ضلع میں آباد کیا جائے ۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے ۔ منگلا وغیرہ کے متعلق اور باقی جگہ بھی حکومت متاثرہ لوگوں کو فراخدلانہ طور پر زمینیں دے رہی ہے ۔ انہیں بھی جلدی زمین مل جائے گی اور اس سلسلہ میں محکمہ مال جلدی ان کی شکایت کا تدراک کرے گا میرے ذاتی علم میں ہے کہ ان کے لئے بہت جلد زمین تجویز کی جا رہی ہے ۔

میاں محمد شفیع ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ

حکومت کو احساس ہے ان لوگوں کو جلد از جلد آباد کیا جائے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارا الاٹمنٹ کا پروسیجر بہت لمبا ہے کیا وزیر صاحب یہ نہیں کر سکتے کہ جن لوگوں سے زمینیں چھینی گئی ہیں کوئی ایسا پروسیجر بنایا جائے کہ انہیں جلد از جلد آباد کیا جائے۔

---

*۱۰۵۴۸ - چودھری عید محمد - کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ان اشخاص یا کنبوں کی تعداد کتنی ہے جو کہ تربیلا ڈیم کے منصوبے کی تعمیر کی بناء پر بے گھر ہوگئے ہیں۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ ان اشخاص یا کنبوں کی تعداد کیا ہے جنہیں کاشت کے لیے اراضی اور رہائش کے لئے مکانات مہیا کئے گئے ہیں۔ نیز ان علاقوں کے نام کیا ہیں جہاں انہیں آباد کیا گیا ہے۔

(ج) متذکرہ - خانماں (اٹھائے گئے) اشخاص اور کنبوں کو تقسیم کرنے کے لئے حکومت نے صوبے کے کون کون سے اضلاع سے رقبہ جات اراضی حاصل کئے ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) : (الف) فروری ۱۹۶۸ء کے آخر تک دس کنبے بے گھر ہوئے ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا (الف) میں بتائے گئے تمام دس کنبے ضلع لائلپور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں متبادل زرعی زمینوں پر آباد کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) گورنمنٹ نے ۳۰,۰۰۰ ایکڑ زمین پنجاب کے سابقہ اضلاع میں مخصوص کی ہے - باقی ضرورت بیراج ایریا سے پوری کی جائے گی -

وزیر آبپاشی و برقیات - تیس ہزار ایکڑ زمین انہیں سابقہ پنجاب کے اضلاع میں ملی ہے ان کی باقی ضرورت کو بھی فراخدلی سے پورا کیا جائے گا -

چودھری عید محمد - کیا فروری کے بعد بھی کوئی اشخاص بے گھر ہوئے ہیں یا نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - ہوئے ہیں اپریل کے اختتام تک ان کی تعداد ۳۵۵ تھی -

---

PAYMENT OF PENSION TO ATTA MUHAMMAD LEGHARI, RETIRED CANAL ASSISTANT, KANDIARO

*10615. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Atta Muhammad Leghari, Canal Assistant, Kandiaro, retired from service on 13th June 1966 but has not been granted his pension so far ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) the reasons for delay in sanctioning pension to the said person (*ii*) the officials responsible for such negligence and (*iii*) the action proposed to be taken against them ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (*a*) Mr. Atta Muhammad Leghari, Canal Assistant retired on 1st September 1966 and not on 13th June 1966. Pension has since been santioned in his favour.

(*b*) Does not arise.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب یہ پینشن کس تاریخ کو منظور ہوئی اور ابھی ان کو ملی ہے یا نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ ۵ فروری کو فائنل آرڈر ہو چکے ہیں یہ پینشن انہیں مل چکی ہوگی یا ملنے والی ہوگی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ ۱۳ جون ۱۹۶۶ء کو ریٹائر ہوئے اور ڈیڑھ سال کے بعد انکی پینشن منظور ہوئی ۔ اتنا عرصہ وہ کہاں سے کھائیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ سب کو معلوم ہے کہ اس میں کچھ administrative مشکلات ہوتی ہیں پیپرز بننے میں کچھ دقتیں ہوتی ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ مگر وہ شخص اتنا عرصہ کہاں سے کھائے وہ وزیر تو نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اب اسے سارا بقایا بھی مل جائے گا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ آپکی دشواریاں کبھی دور بھی ہوں گی یا نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ آپ دعا فرمائیں ۔

CANAL IRRIGATED AREA

*11078. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the canal irrigated area in the Province during *Kharif* of 67 and *Rabi* 68, separately ;

(*b*) the amount of Water Rate assessed to be recovered during each of the said periods ;

(*c*) the amount of Water Rate recovered during each of the said periods ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmad Khan Maneka) : Information is being collected.

Mr. Speaker : This question would be repeated on the next turn ?

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ اس میں ۶۸-۱۹۶۷ء کی فصل ربیع کا ذکر ہے آپ اسے پیش نظر رکھیئے ۔ ۳۱ مئی کو تمام سٹیٹمنٹس ہمیں پہنچتی ہیں۔ بتائیے ۳ جولائی تک ہم کیسے ہر جگہ سے تمام سٹیٹمنٹس بذریعہ ڈاک منگوا بھی لیں اور ان سے جواب بھی تیار کر لیں ۔

They were supposed to be handed over to the Revenue Department.

یہ اگلے دس دن میں بھی نہیں ہو گا ۔

Mr. Speaker : This question is deferred for the next turn and if the statement is not ready we will again defer it for the next turn.

NUMBER AND MAINTENANCE COST OF VEHICLES OF WAPDA

*11342. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the number of vehicles presently placed at the disposal of Officers of WAPDA for use on general duty, the average annual amount spent on their maintenance and average annual consumption of petroleum and mobiloil on these vehicles ?

Parliamentary Secretary (Mian Ghulam Muhammad Ahmed Khan Maneka) : (1) The number of vehicles placed at the disposal of officers of WAPDA for use on general duty. ... 38 No.

(2) Average annual amount spend on their maintenance. ... Rs. 8,666.60 per vehicle

(3) Average annual consumption of petroleum and mobiloil ... 418 and 12 gallons per vehicle, respectively.

میاں محمد شفیع — جناب والا ۔ جواب میں لکھا ہے کہ ۳۸ گاڑیاں واپڈا کے استعمال میں ہوتی ہیں ۔ اس طرح ۸ لاکھ ۶۶ ہزار فی گاڑی خرچ آتا ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ ۷۵۰ روپے فی ماہ جو دیکھ بھال پر خرچ ہو رہا ہے کیا آپ کے خیال میں یہ زیادہ نہیں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) — میاں صاحب یہ ۸ ہزار ہے ۸ لاکھ نہیں ہے ۔ commonsense سے کام لیتے ہوئے بھی یہ ۸,۶۶۶ روپے بنتے ہیں ۔

میاں محمد شفیع — ۸,۶۶۶ روپے کے حساب سے ۷۵۰ روپے فی گاڑی ماہانہ خرچ آتا ہے ۔ کیا یہ خرچ زیادہ نہیں ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ۔ جناب والا ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ صحیح خرچ ہے ۔ اس میں ڈرائیور کی بھی تنخواہ ہے ۔ اس میں انشورنش بھی شامل ہے ۔ اس میں ٹوکن بھی شامل ہے ۔ اس میں پٹرول بھی شامل ہے ۔ اس میں سروس بھی ہے ۔ اس میں ساری چیزیں ملا کر کہا ہے ۔

میاں محمد شفیع — جناب والا ۔ وزیر صاحب نے میرا سوال نہیں سمجھا ہے ۔ آپ نے جواب غلط دیا ہے ۔ پٹرول کا خرچ الگ دیا ہے وہ دیکھ بھال میں شامل نہیں ہے ۔ دیکھ بھال کا خرچ ۷۵۰ روپے فی ماہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات - پٹرول کا بھی خرچ ہے - ان aggregate expenses میں پٹرول بھی شامل ہے -

میاں محمد شفیع — میں یہ پوچھتا ہوں کہ ۵۰۷ روپے ماہانہ فی گاڑی جو خرچ کیا ہے کیا یہ زیادہ نہیں ہے ؟

Minister of Irrigation and Power : It includes petrol, service charges, the pay of the drivers, token tax and other relevant expenses.

Mr. Speaker : The Minister means to say the expenses of petrol are included in this, whereas in (3) you say "Average annual consumption of petroleum and mobiloil.

Minister of Irrigation and Power : Not petrol, but token tax etc.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - وزیر صاحب بغیر فائل دیکھے جواب دیئے جا رہے ہیں -

میاں محمد شفیع — جناب والا - انہوں نے فائل دیکھے بغیر ہی جواب دے دیا ہے - جواب کے جزو (۳) میں پٹرول کی آئٹم الگ ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات — جناب والا - میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ پٹرول کی آئٹم الگ ہے - پٹرول کا لفظ زبان سے نکل گیا ہے - باقی ہیڈز دے دیئے ہیں - خواجہ صاحب اس بات کو جرم سمجھتے ہیں کہ یہ لفظ کیوں زبان سے نکل گیا ہے - میں نے اس کا اعتراف کر لیا ہے کہ اس میں پٹرول نہیں ہے باقی دوسری آئٹمز ہیں -

میاں محمد شفیع - جناب والا - وہیکل کی مرمت کیا اپنی ورکشاپ میں کرتے ہیں یا مرمت کا ٹھیکہ کسی ورکشاپ کو دیا ہوا ہے ؟

وزیر خزانہ ــ اگر آپ کی کوئی ورکشاپ ہے تو اس کو بھی ٹھیکہ دیا جا سکتا ہے ؟

میاں محمد شفیع ــ جناب والا ۔ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے بھی ٹھیکہ مل سکتا ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ ٹھیکہ کس کو دیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ــ ہمارے پاس بھی انتظام ہے ہم وہاں سے مرمت کرواتے ہیں ۔

Mr. Speaker : The Question Hour is over now.

پارلیمنٹری سیکرٹری (میاں غلام محمد احمد خان مانیکا) ۔ جناب والا ۔ میں بقایا سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

چودھری محمد نواز ــ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج کے سوالات کی فہرست کے صفحہ ۴۵ پر میرا ایک سوال نمبر ۱۲۴۶۶ تھا ۔ یہ سوال میں نے پہلے محکمہ ریلوے کو ایڈریس کیا تھا ۔ محکمہ ریلوے نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ یہ سوال محکمہ ایریگیشن سے تعلق رکھتا ہے ۔ اب محکمہ ایریگیشن کہتا ہے کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ پھر اس سوال کا کس سے تعلق ہے ؟ اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ہی اس کا وارث بن جاؤں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ــ ایسا سوال ہی نہ put کیا کریں جس کا دنیا میں کسی کے پاس جواب نہ ہو ۔ وہ فضول ہے ۔ (قہقہہ)

Mr. Speaker : We will now take up the privilege motion.

چودھری محمد نواز ــ حضور والا ۔ میرے سوال کے متعلق کیا فیصلہ ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ــ آپ نے ایسا کوئی معاملہ اٹھایا ہی نہیں جس کا میں فیصلہ کر سکوں ۔ آپ نے خود ہی اس کا وارث ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور وہ آپ دعویٰ کر سکتے ہیں ۔

چودھری محمد نواز ــ جناب والا ۔ یہ سوال کس محکمہ کو ایڈریس کیا جائے ۔ اس کا کوئی فیصلہ ہونا چاہئے ۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے کہ یہ سامان محکمہ ریلوے کا ہے ؟

مسٹر سپیکر ــ مخدوم صاحب ۔ یہ سوال آپ نے متعلقہ محکمہ کو ریفر کرنا ہے یا کسی کو ریفر کرنا پسند کریں گے ۔ آپ مہربانی کر کے متعلقہ محکمہ کو ریفر کریں ۔ جس کو آپ کریں گے وہ اس کا جواب دے دیں گے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سوال نمبر ۱۲۵۶۹ کا مجھے جواب نہیں ملا ہے ؟

مسٹر سپیکر ــ مخدوم صاحب ۔ آج کے سوالات کی فہرست میں یہ آخری سوال ہے ۔ کیا اس کے متعلق بھی معلومات فراہم کر رہے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات ــ کیا اس کا جواب نہیں ملا ہے ۔ جواب میں کیا لکھا ہے ؟

چودھری محمد سرور خان ــ جناب والا ۔ روحانیت کے ذریعہ سے سوال نمبر ۱۲۵۶۹ کے جواب کے متعلق پتہ ہو تو یہ دوسری بات ہے ورنہ

مجھے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے ۔ کیا اس کا تکیہ روحانیت پر کروں یا آپ اس کا جواب دیں گے ؟

Parliamentary Secretary (Irrigation) : The information is being collected.

Mr. Speaker : This would be repeated on the next turn.

Dr. Sultan Ahmed Cheema : Sir I have not received answers to my questions No. 12217 and 12218 ; they appear at pages 38 and 39, of the List of Questions & Answers.

Parliamentary Secretary (Irrigation) : Sir, about 12217, information is being collected.

Mr. Speaker : What about 12218 ?

Parliamentary Secretary (Irrigation) : The position is the same Sir.

Mr. Speaker : Both the questions will be repeated for the next turn.

مسٹر حمزہ ــ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کی جانب سے مجھے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے کہ میرے سوال نمبر ۱۰۹۸۳ کو جس کو آپ نے باضابطہ قرار دیا تھا اس کو بعد میں بے ضابطہ قرار دے دیا ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے کیونکہ یہ سوال جناب میجر محمد اسلم جان صاحب نے اٹھایا تھا اور ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء کو اس پر کافی بحث بھی ہو چکی ہے اس لئے مزید سوال نہیں کیا جا سکتا ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے میجر محمد اسلم جان صاحب کے سوال کا مطالعہ کیا ہے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ جناب وزیر موصوف نے اس روز ایوان میں فرمایا تھا کہ گورنر کی انسپیکشن ٹیم اس معاملہ کا جائزہ لے رہی ہے ۔ میرا سوال میجر محمد اسلم جان صاحب کے سوال سے ہے جن کے جوابات اس ایوان میں دیئے گئے بالکل ہی مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ــ کس طرح مختلف ہے ؟

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر ۔ مختلف اس طرح ہے کہ میں نے پوچھا ہے کہ

"whether any sifting enquiry by the Governor's Inspection Team was held with a view to fixing responsibility for irregularities committed ; if so, a copy of the enquiry report may be placed on the Table of the House."

کیا آج تک اس ایوان میں انسپیکشن ٹیم کی رپورٹ پیش کی گئی ہے ؟

مسٹر سپیکر — یہی سوال میجر محمد اسلم جان صاحب کا تھا ۔ انہوں نے یہاں ضمنی سوالات پوچھے تھے ۔ اس کے متعلق بحث ہو چکی ہے ۔ وہ رولنگ جو میں سوالات کے بارے میں دیتا ہوں اس کے مطابق آپ کا یہاں سوال اٹھانا مناسب نہیں ہے ۔ میں نے اس معاملہ کے متعلق غور کرنے کے بعد رولنگ دی ہے ۔ اسی ایوان میں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے ۔

مسٹر حمزہ — میرے سوال میں اور ان کے سوال میں جو فرق ہے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔

Mr. Speaker : But there is no occasion for raising this point of order at this question. If the Member wants to raise this question, he should please refer to me and I will consider it again.

مسٹر حمزہ — جناب والا ۔ میجر محمد اسلم جان صاحب کا سوال اس سے قطعاً متعلقہ نہیں ۔

ANSWERS TO STARRED QUESTIONS LAID ON THE TABLE

TOTAL INCOME AND EXPENDITURE OF WAPDA DURING 1965-66 AND 1966-67

*11344. **Khan Gul Hameed Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total income and expenditure of WAPDA during 1965-66 and 1966-67 ;

(*b*) the amount of profit, if any, earned by WAPDA during the said period, and in case no profit has been earned, reasons, therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) :

		1965-66	1966-67
		Rs. in lacs	Rs. in lacs
(*a*) (*i*) Revenue Receipts	...	24,66.52	26,82.03
(*ii*) Revenue Expenditure	...	23,29.81	28,57.34
(*b*) Project	...	1,36.71	1,75.31 (Provisional).

The loss of Rs. 1,75.31 lacs during 1966-67 is largely due to heavy expenditure on running the power stations. The running expenditure at Multan Power House had increased as oil had to be used instead of natural gas due to damage to the burner. This was also due to the repairs that had to be carried out at Multan.

At Shahdara, the gas was not available in time to run the gas turbines and as such oil had to be used there. This also increased the running expenditure.

APPOINTMENT OF STORE OFFICERS WAPDA

*11346. **Syed Inayat Ali Shah** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the number of Store Officers (*i*) appointed directly (*ii*) by promotion since the creation of WAPDA ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) (*i*) Six out of which four are on deputation from the Ordnance Department of the Government of Pakistan.

(*ii*) Ten.

INSTALLATION OF TUBEWELLS IN THAR DESERT OF THARPARKAR DISTRICT

*11364. **Haji Sardar Atta Muhammad** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the experimental boring for installing tube-

wells has been carried out in Thar Desert of Tharparkar District ; if so, (*i*) the total expenditure incurred thereon (*ii*) the names of places where the said boring was carried out and the actual depth in feet of the boring done in each case and (*iii*) the report submitted from each of these test wells ;

(*b*) whether Government intend to instal any tubewell in any of the said places ; if so, when ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

		Rs.
(*i*) Total expenditure incurred	...	99,900

(*ii*) Names of places where the said boring was carried out and the actual depth of boring were as follows :—

(1) Islamkot	...	510 feet.
(2) Lunia	...	500 feet.
(3) Surachand	...	500 feet.
(4) Mukrio	...	138 feet.
	...	150 feet.
	...	120 feet.

(*iii*) The report of the Chemical Examiner showed that the quality of water was not found to be fit for irrigation purposes.

(*b*) No.

TUBEWELL PROJECT STARTED BY IRRIGATION DEPARTMENT AND WAPDA

*11477. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) when the work on the tubewell project was started by Irrigation Department and WAPDA separately, in the former Punjab Region ;

(*b*) the yearwise number of tubewells installed by each agency in the said area upto 1965-66 ;

(*c*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*b*) above which did work and the number of those tubewells which did not work from the very beginning alongwith reasons therefor ;

(*d*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*c*) above which went out of order alongwith reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The work on the tubewell projects in the former Punjab Region was started by the Irrigation Deptt : and WAPDA during the years shown against each :—

Irrigation Department	=	1945-46
WAPDA.	=	1959-60

(*b*) Yearwise number of tubewells installed by each agency in the said area upto 1965-66 is given in the Statement-I placed on the table.*

(*c*) Detail given in the statement-II placed on the Table.*

(*d*) Detail given in the statement-III placed on the Table of the Assembly.*

———

POWER HOUSES OR POWER STATIONS IN WEST PAKISTAN

***11478. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of Power Houses or Power Stations in West Pakistan with their (*i*) generating capacity (*ii*) actual generated at present and (*iii*) actual consumption of electricity generated by these Power Houses ;

(*b*) in case of difference in the generating capacity and its consumption, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) (*i*) It is given in the statement placed on the Table.

(*ii*) 3923.84 million KWH.

(*ii*) 2811. 1 million KWH.

(*b*) Generation of energy depends upon the consumers demand and varies from instant to instant. It has no bearing with the production capacity. However, the difference in units generated and units sold comprises mostly of units used in auxiliaries of Power Stations, Grid Stations etc. and losses in transmission and distribution which are usual. A small

**Please see Appendix V at the end.*

percentage of energy is also lost due to stealing. All possible efforts are being continuously made to reduce this.

STATEMENT

1—WAPDA

Power Station	Production/Installed Capacity
NORTHERN GRID ZONE	
Warsak	160 MW.
Malakand	19.6 MW.
Dargai	20.0 MW.
Rasul	22.0 MW.
Chichoki	13.8 MW.
Shadiwal	13.5 MW.
Nandipur.	13.8 MW.
Renala	1.1 MW.
Kurramghari	4.0 MW.
Mangla	300.0 MW.
Multan.	265.7 MW.
Lyallpur (New)	132.0 MW.
Lyallpur (Old)	14.0 MW.
Sahiwal.	6.0 MW.
Shahdara.	26.0 MW.
Lyallpur Diesel.	10.2 MW.
Warsak Diesel.	4.2 MW.
QUETTA &KLAT ZONE	
Quetta.	15.0 MW.
Kalat.	0.1 MW.
Loralai.	0.155 MW.
Khuzdar.	0.15 MW.
Mastung.	0.055 MW.
Sibi.	0.750 MW.

UPPER SIND ZONE

Sukkur.	50.0 MW.
Jamshoro.	1.85 MW.
Thatta.	0.525 MW.
Khairpur.	0.52 MW.
Sukkur A.C.	1.125 MW.
Sukkur D.C.	2.194 MW.
Kot Dijji.	0.07 MW.
Tharushah.	0.72 MW.
Dadu D.C. Dadu A.C.	0.365 MW.
Shahdad Kot.	0.781 MW.
Kand Kot.	0.53 MW.
Mehar.	0.31 MW.
Sehwan.	0.145 MW.
Thul	0.075 MW.
Larkana	2.466 MW.

LOWER SIND ZONE

Hyderabad (New)	43.7 MW.
Hyderabad (Old)	5.7 MW.
Sujawal.	0.08 MW.
Kotri.	0.122 MW.

II-KARACHI ELECTRIC SUPPLY CORPORATION LIMITED

1.	Diesel Power Station Elandu Road	5000 KWs.
2.	West Wharf Steam Station.	114000 KWs.
3.	Diesel Fuel Station S.I.T.E.	16000 KWs.
4.	'C' Steam Station Korangi.	132000 KWs.

LALIAN KHADIR TUBEWELL SCHEME

*11491. **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the working of all the tubewells of Lalian-Khadir Scheme has been stopped; if so, reasons for the same and if not, the number of tubewells working at present ;

(*b*) the total number of tubewells installed in the said scheme and its total cost ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No. The tubewells were stopped during rains when there was no demand for tubewell supplies. About 102 tubewells of Lalian Scheme and 99 tubewells of Khadir Scheme are in operation at present.

(*b*) (*i*) No of tubewells installed in Lalian Scheme	160 at a cost of Rs. 1.768 crore.
(*ii*) No. of tubewells installed in Khadir Scheme.	213 at a cost of Rs. 2.963 crore

---

LORALAI POWER HOUSE

*11586. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no electric connection was given till 25th March 1968 for agricultural purposes from Loralai Power House ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether Government intend to sanction electric connections ; if so, when ;

(*c*) total load on the said Power House at present ;

(*d*) the date by which its second generator will start operating ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Connections for agricultural purposes will be given as soon as the 11 K. V. Lines are completed and energized.

(*c*) About 100 K. Ws.

(*d*) It is expected by the end of May, 1968.

CLASS I AND II OFFICIALS BELONGING TO QUETTA AND KALAT DIVISIONS WORKING UNDER WAPDA

*11594. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power please refer to answer to supplementary question to starred question No 5473 given on the floor of the House on 20th June, 1967 and state the names, designations and home addresses of Class I and II officials belonging to Quetta and Kalat Divisions working under WAPDA ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The posts of officers under WAPDA are not classified into Class I/Class II but into junior and senior scale officers.

The required information in respect of the officers belonging to Quetta and Kalat Divisions employed by the Authority is as under :—

SENIOR SCALE

1.	Sh. Nisar-ul-Haq.	Manager, Ware House, M P. O., WAPDA, Superintending Engineer.	C/o S. M. Arif Advocate, Prince Road, Quetta.

JUNIOR SCALE

1.	Mr. Abdul Ghani Rathore.	Finance Officer	House No. 65, Abdul Jan Lane, Islamabad, Quetta.
5.	Mr. Munammad Younis Qadri.	Junior Accountant	C/o Sohrabji and Sons, Coalmines Owners, Jinnah Road, Quetta.
3.	Mr. Muhammad Younis.	Ditto	Taghi Road, Sadat Building, Quetta.
4.	Mr. Abdul Sami	Junior Engineer	2—24/14 Gaisford Road Quetta.
5.	Mr. Noor-ul-Huda.	Junior Engineer	House No. 5-61, Patel Road, Quetta.
6.	Mr. Rehmat Ullah.	Ditto	House No. 124-A Jarant Road, Railway Colony, Quetta.

7.	Mr. Muhammad Asad Durrani.	Ditto	Drummond Road, Quetta.
8.	Mr. Afzal Dar	Ditto	Gopal Street near Delite Cinema, Islamabad, Quetta.
9.	Mr. Sanaullah	Ditto	H/No 4-25/98, Abdullah Khan Road, Quetta.
10.	Mr. Muhammad Amin.	Ditto	H/No. 3-9/17, Natha Singh Road, Quetta.
11.	Mr. Ghazanfar Ali Suharwardy	Ditto	C/o Jhelum Provision Store, Fatima Jinnah Road, Quetta.
12.	Mr. Rafiq Ahmad.	Purchase Agent	H/No. 2-38/29, Hari Krishan Road, Quetta.

THERMAL STATION, QUETTA

*11595. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power please refer to the answer to supplementary qusestion of Mian Saifullah Khan to question No. 4684, given on the floor of the House on 20th June 1967 and state whether an additional Thermal Plant of 7500 KWts capacity has since been installed to raise the existing generating capacity of Quetta Thermal Station; if not, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): No. The present capacity can very well meet the requirements. It is, however, proposed to add another two sets of 7,500 KWts each by 1970-71.

SUPPLY OF ELECTRICITY FROM MULTAN THERMAL STATION TO QUETTA *Via* LORALAI

*11596. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the District Council, Loralai recommended in its meeting held on 14th March 1968 that electricity supply from

Multan Thermal Station be extended *via* Loralai to Quetta and connected with the grid system;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, what action Government has so far taken in this regard ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No such resolution has been received.

(*b*) Does not arise in the light of (*a*) above.

FOREIGN ADVISERS ENGAGED BY WAPDA

*11597. **Babu Muhammad Rafiq** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the number of foreign advisers engaged by WAPDA and the amount paid to each of them annually during the years 1964-65, 1965-66, 1966-67, and 1967-68 and the amount proposed to be paid in 1968-69 ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): Seventeen, 10 for the Water Wing and 7 for the Power Wing. Two Statements (A and B.) showing the amount paid to each of them during the four years 1964-65 to 1967-68 are placed on the Assembly Table.* The amount payable in the year 1968-69 has not been finally estimated.

MULTAN POWER HOUSE

*11665 **Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that the generating machines of the Multan Power House were operated beyond their generating capacity during 1964-65, 1965-66 and 1966-67 to meet the shortage of electricity;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the Engineer Incharge of the said Power House did so on his own; if so, the action taken or proposed to be taken against him;

**Please see Appendix VI at the end.*

(*c*) in case the above said machines were operated beyond their generating capacity in pursuance of some instructions of the higher authorities, the names and designations of such authorities and dates of their visit to the said Power House since the issuance of these instructions ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) No.

(*b*) Does not arise.

(*c*) Does not arise.

POWER SHORTAGE IN THE PROVINCE

*11712. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the extent upto which Power shortage has been met in the Province after the commissioning of Mangla Dam Power House ;

(*b*) whether it is a fact that some foreign engineers were also responsible for the defects which cropped up in generators at the Multan Thermal Station Piran-e-Ghaib ; if so, action taken in the matter ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The demand of the Network has been fully met.

(*b*) The only foreign Engineer employed for operation of Multan Power House was one Mr. Siotto, who was appointed in 1960-61 on the recommendations of the consultants. During his period the main defect that appeared in the Power House was the deflection of the shaft of Machine No. II. The shaft was sent back to Germany and was duly repaired by the manufacturers at their cost.

WAPDA REST HOUSE AT BAHAWALNAGAR

*11750. **Sahibzada Noor Hassan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the original estimate of the WAPDA Rest House constructed at Bahawalnagar and the final and revised estimate of the same with reasons for the increased expenditure, if any ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Original estimate Rs. 56,465

but sanctioned for Rs. 43,614

(*b*) Revised estimate which is under sanction. Rs. 76,843

(*c*) The estimate was revised to cover the cost of water supply, Water Tank, Sewerage and Roads.

CHAIRMEN AND SECRETARIES OF UNION COUNCILS AND UNION COMMITTEES TO SUPERVISE METER READING STAFF OF WAPDA

*11824. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the District Council, Lahore recommended to the WAPDA to allow the Chairmen and Secretaries of Union Councils and Union Committees to accompany the Meter Readers and supervise meter reading by them ;

(*b*) whether it is a fact that the WAPDA has rejected the said recommendations of the District Council, Lahore ; if so, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) No. Instructions had been issued to Chief Engineer (East) to implement the resolution. However, meanwhile the District Council had modified their earlier resolution. WAPDA will be happy to co-operate with the District Council and Union Councils in respect of this matter.

INSTALLATION OF TUBEWELLS FOR IRRIGATION AND ERADICATION OF WATERLOGGING AND SALINITY

*11826. **Rana Phool Muhammad Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the total number of the tubewells actually installed by the Government for irrigation and eradication of water-logging and salinity operations, separately, during the years 1966-67 and 196.-68 ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) :

	1966-67	1967-68
(*i*) Number of tubewells installed for irrigation	312	186
(*ii*) Number of tubewells installed for eradication of water-logging and salinity operations	547	1112

WORKING OF TUBEWELLS IN THE PROVINCE

*11854. **Khawaja Muhammad Safdar** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the total number of tubewells in SCARP I alongwith the following datails :—

(*i*) total cost including the consultants fee, etc. ;

(*ii*) the number of tubewells working as on 1st March, 1968 and giving full designed discharge ;

(*iii*) the number of tubewells with more than 1000 parts of salt contents per million parts of water ;

(*b*) the number of tubewells in SCARP II, alongwith following details—

(*i*) the total cost of this scheme including consultants fees etc ;

(*ii*) the number of tubewells working and giving full designed discharge as on 1st March, 1968 ;

(*iii*) the number of tubewells giving less than designed discharge and the reasons thereof ;

(*iv*) the number of tubewells with more than 1000 parts of salt contents per million parts of water ;

(*c*) the number of tubewells included in SCARP III alongwith the following details ;

(*i*) the number of tubewells so far constructed ;

(*ii*) the total estimated cost thereof ;

(*d*) a copy of relevant documents pertaining to SCARP I, II and III showing the cost and working thereof may be placed on the Table of the House ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Total number of tubewells in SCARP I 2056

(*i*) Total cost of the Project Rs. 10.26 crores

(*ii*) Total No. of tubewells working on 1st March, 1968. 1748 T/wells

1543 tubewells were giving discharge within 75 per cent of the full designed capacity.

(*iii*) Ditto 597 T/wells

(*b*) Total number of tubewells in SCARP-II 3311

(*i*) Estimated cost of the Project Rs. 13.2 crore

(*ii*) Out of 633 tubewells totally ready for operation on 1st March,1968, 625 were giving full designed discharged.

(*iii*) Only 8 tubewells were giving less than designed discharge and the reasons thereof are given below :—

Reasons	*No. of T/wells*
1. Acquifer not giving full dsicharge ...	3 No.
2. Sand Blowing ...	3 No.
3. Settlement ...	1 No.
4. Chowking of strainer since construction	1 No.
Total ...	8 No.

(*iv*) Out of 1398 tube-wells installed by WAPDA so far, water from 143 tube-wells has salinity above 1000 parts per million.

(*c*) Total number of tubewells to be installed in SCARP-III ... 1550

(*i*) 72 No. of tube-wells have been installed and electrified by WAPDA so far.

(*ii*) Estimated cost of the Project Rs. 123. 53 million.

(*d*) A copy of the documents in respect of SCARP-I, II and III is placed on the Table of the Assembly.*

PAY SCALES OF GRADUATES FROM POLYTECHNIC INSTITUTES EMPLOYED IN WAPDA ELECTRICAL WING

*11856. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that graduates from Ploytechnic Institutes of Hyderabad, Khairpur and Karachi, employed in Water and Power Development Authority, Electrical Wing, have been allowed junior subordinate pay scale of Rs. 170—10—240—EB—15—300;

(*b*) whether it is a fact that graduates from Ploytechnic Institutes of former Punjab and Frontier Regions and graduates in Civil Technology from Government School of Civil Engineering Rasul employed in Water and Power Development Au hority, Electrical Wing, have been allowed senior subodinate pay scale of Rs. 230—15—350—EB 20—450 ;

(*c*) whether it is a fact that unqualified skilled workers and persons holding ordinary electricians certificates, wireman's permit, supervisor s competency certificate and permits, and similar trade certificate holders have appointed in junior subordinate pay scale of Rs. 170—10—240—EB—300 ;

(*d*) if answer to (*a*) to (*c*) above be in the affirmative, reasons for the disparity and whether Government intend to consider the advisability of upgrading the pay scale of Polytechnic Graduates mentioned in (*a*) above; if so, when and if not, reasons thereof ?

**Placed in the Assembly Library under L.T. No. 4/68*

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) WAPDA does not discriminate between diploma holders of different Polytechnic Institutes of the Province. All new Polytechnic Diploma holders, recruited as upper subordinates Grade II, are given the pay scale of Rs. 170—10—240/15—300 ;

Persons holding Civil Engineering Diplomas from Rasul, NED and other such institutions, when recruited, as Overseers are given the pay scale of Rs 200—15—350/20—450;

(*c*) No such appointments are being made since 1963 when the Graduates from Ploytechnic started becoming available. Unqualified persons and those holding certificates not recognized for direct appointment to the posts of subordinates, are not directly appointed against such posts. Non-qualified persons are, however, promoted from lower ranks, keeping in view the experience gained by the individual.

(*d*) Does not arise in the light of (a), (b) and (c) above.

PAY SCALES OF DIRECTLY RECRUITED POLYTECHNIC GRADUATES IN ELECTRICAL TECHNOLOGY AS METER INSPECTORS GRADE I AND DETECTION INSPECTORS GRADE I

***11859. Kazi Muhammad Azam Abbasi : Will the Minister for Irrigation** and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the office oder No. 1369—EC—1—164/17034, dated 25th September, 1964 issued by the Finance Wing of WAPDA provides for the direct recruitment of Polytechnic Graduates in Electrical Technology, as Meter Inspectors grade I and Detection Inspectors Grade I, in the senior subordinate scale of Rs. 230—15—350—EB—20—450 ;

(*b*) whether it is a fact that Polytechnic Graduates in Electrical Technology from Polytechnics, specially from the Southern Region, are employed as Line Superintendents grade II, Switch Board Operators grade II, etc., in the junior subordinante scale viz Rs. 170—10—250—EB—300 not taking into consideration their qualifications ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to consider the advisability of upgrading the pay scale of the officials mentioned in (*b*) above to that of Rs. 250—15—350—EB—20—450; if not, reasons thereof ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes; the Meter Inspector and Detection Inspectors are recruited as Subordinate Grade I and given the Pay scale of Rs. 230—15—350/20—450.

(*b*) Yes ; vacancies of the Line Superintendents with the exception of 25% and all vacancies of Switch Board operators are filled in Subordinate Grade II carrying the pay scale of Rs. 170—10—240/15—300 without any distinction in the matter ef Polytechnic from which they qualify or the region to which they belong. 25% vacancies of the Line Superintendents are filled in by recruitment in Subordinate Grade I from among the candidates having two years practical experience in addition to the basic technical qualification.

(*c*) No. Chances of further advancement in service of the Meter Inspectors and Detection Inspectors are not as bright as those of the Line Superintendents and Switch Board Operators. They are, therefore, recruited in the higher grade.

———

GRADUATES FROM POLYTECHNIC INSTITUTES SITUATED IN SOUTHERN REGION

***11861. Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that following persons graduating from Polytechnic Institutes other than those stituated in Southern Region, employed by the General Manager WAPDA Electrical Wing in the subordinate scale of Rs. 230—15—350/EB—20—450 have been transferred to the Southern Region under the Chief Engineer Electricity, WAPDA, Hyderabad ;

1. Faqir Muhammad Zahid, Detection Inspector Grade I ;
2. Mr. Aslam Bhatty, Detection Inspector Grade I ;
3. Mr. Iqbal, Detection Inspector Grade I ;
4. Mr. Muhammad Nayyer Hussain, Detection Inspector Grade I ;
5. Mr. Riaz Ali Shah, Meter Inspector Grade I ; and
6. Mr. Safdar Chaudhry, Detection Inspector Grade I ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for their transfer alongwith the following details in respect of the each official :

(*i*) place of birth ;

(*ii*) place of domicile ;

(*iii*) name of the Board of Secondary Education from which he passed the Secondary School Examination ;

(*iv*) region in which he received his primary education;

(*v*) name of Polytechnic Institute from which he graduated and the year of graduation ;

(*vi*) length of service ;

(*vii*) date of appointment/promotion ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, with the exception Mr. Iqbal who has not been transferred.

(*b*) The officials concerned are part of the detection staff of the Operational Manager and liable to transfer all over the Province for checking operations.

A statement giving particulars is placed on the Table.*

ELECTRIFICATION OF VILLAGES CHANDERKE RAJPUTAN AND KANJRUR FROM JASSAR VILLAGE II—K.V. FEEDER LINE

*11957. **Rai Mansab Ali Khan Kharal** : Will the Minister for Irrigation and Power please refer to the answer to starred question No. 7973, given on the floor of the House on 4th October, 1967 and state :—

(*a*) whether it is a fact that for supplying electricity to tubewells, Jassar Village II-KV, feeder line has been extended upto the vicinity of village Aima Qazian *via* Ali Abad, Pandori and Tajpura; if so, the number of tubewells commissioned on this line ;

(*b*) whether it is a fact that the tubewells commissioned in the vicinity of village Atma Qazian is only at a distance of 2 miles from village Chanderke Rajputan ;

**Please see Appendix VII at the end.*

(*c*) whether villages Chanderke Rajputan and Kanjrur have also been electrified through the said 11 K.V. line; if not, reasons therefor and the time by which these villages are likely to be electrified ;

(*d*) the funds allocated for village electrification in Sialkot District during 1967-68 ;

(*e*) the funds, out of those mentioned in (*d*) above, utilized so far and (*i*) the names of villages electrified with the utilization of the said funds and (*ii*) the names of those villages which are yet to be electrified ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. 39.

(*b*) No, the distance is about 3 miles.

(*c*) Villages Chanderke Rajputan and Kanjrur have not been electrified so far. These are proposed to be electrified during 1968-69 subject to availability of funds.

(*d*) Rs. 4,70,000.

(*e*) Rs. 4,45,000.

(*i*) Work of electrification of the following villages is nearing completion :—

(1) Chak Qazian.

(2) Mangri.

(3) Nurkot.

(4) Mirpur.

(5) Hussainpur.

(6) Salahpur.

(7) Bostan Afghana.

(8) Mahr Shah.

(9) Sultanpur.

(10) Mandikhail.

(11) Kotla Afghana.

(*ii*) No other village is scheduled for electrification in Sialkot District during the current financial year.

COMPENSATING ZAMINDARS OF TEHSIL SWABI DISTRICT MARDAN FOR LIFTING EARTH

*11959. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that huge quantity of earth will be lifted from the lands of villages Topi, Gandaf, Beesak, Maini, Batakra and Kotha of Tehsil Swabi, District Mardan for the construction of Tarbela Dam ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) what compensation will be paid to the owners of said lands (*ii*) whether Government intend to provide alternate cultivable land to the affected people of the area in addition to cash compensation ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes, silt and gravel would be borrowed from the lands of villages Topi, Gandaf, Beesak, Maini and Kotha.

(*b*) (*i*) Compensation will be paid to the owners of the lands in the villages mentioned above according to the award of the Land Acquisition Collector under Land Acquisition Act.

(*ii*) Eligible persons are entitled to allotment of alternate lands in old colony area of former Punjab and in Guddu Project areas on the basis of prices worked out by the Agricultural Development Corporation. Non eligible persons would be allowed to purchase plots of land in the new hamlets to be built on the periphery of Tarbela Reservoir.

———

ELECTRIFICATION OF VILLAGES BATAKRA AND ZAKARYA IN TEHSIL SWABI

*11960. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that electricity has not so far been provided to villages Batakra and Zakarya in Tehsil Swabi, District Mardan ; if so, when it will be supplied to these villages ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : Yes, village Zakarya will be electrified during this year, while survey of village Batakra is being carried out. The electrification of this village will be taken up in next financial year if financially justified and funds are available.

CONSTRUCTION OF PROTECTIVE BUND AT VILLAGE SALIM KHAN TEHSIL SWABI

*11962. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that estimates for the construction of flood protective *bund* at village Salim Khan, Tehsil Swabi was prepared by the Irrigation Department and submitted to Government but no funds have so far been allocated for this project ; if so, reasons therefor and the likely date by which the scheme would be approved and funds allocated ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The scheme for the above mentioned work was prepared and administratively approved for Rs. 60,500 but due to change of schedule of rates from 1st July, 1967 the amount of the estimate increased to Rs. 94,200. The Regional Officers are competent to sanction the estimate.

The funds could not be arranged during 1967-68 due to financial stringency.

The provision has now been made in A. D. P. 1968-69 and the work will be carried out during 1968-69 if funds are allocated.

ACQUISITION OF LANDS OF MULLAGORI TRIBE OF KHYBER AGENCY

*11989. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Government had acquired lands of Mullagori Tribe of Khyber Agency for the digging of Warsak Canal, construction of irrigation tunnel, construction of road alongside the said canal and plantation of trees on the roadside ;

(*b*) whether it is a fact that no compensation for the above said lands has been paid to the Mullagori Tribe despite their repeated representations to the Political Department of Khyber Agency for the last 10 years ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not paying the compensation for the said lands and the rate at which compensation will be paid therefor alongwith the total amount of com-

pensation to be paid in this behalf and the time by which the compensation will be paid ;

(*d*) whether Government intend to pay some interest due to the inordinate delay in the payment of the said compensation ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) The award has been announced by the Political Agent Khyber Agency who has treated the whole area of 147.60 acres as tribal area, which assumption is under dispute for an area of 74.31 acres.

(*ii*) Rs. 4,00,586 for the whole area of 147.60 acres @ Rs. 2000—per acre+6% interest for 3 years and 15% compulsory acquisition charges.

(*iii*) Payment of compensation will be made as and when the dispute is resolved and necessary funds are available.

(*d*) Yes ; 6% per annum for 3 years only.

ACQUISITION OF LANDS OF MULLAGORI TRIBE FOR CONSTRUCTION OF PANDI LULMA IRRIGATION TUNNEL

*11991. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the WAPDA had acquired lands of Mullagori tribe measuring 150 *jaribs* for the construction of Pandi Lulma Irrigation Tunnel ;

(*b*) whether it is a fact that the compensation for the abovesaid land has not been paid so far ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for which the said compensation has not been paid so far ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*), (*b*) and (*c*) The Warsak Dam with its appurtenant works including Pandi Lulma Irrigation Tunnel was constructed by the Central Government under the supervision of Engineering Authority with Canadian Aid under the Colombo Plan. WAPDA or Irrigation Department of the Provincial Government is therefore, not in a position to answer the question.

SUPPLY OF IRRIGATION WATER TO LANDS IN FORTABBAS

*11993. **Haji Ghulab Khan Shinwari** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the allotment of land in chak No. 290, 291 and 292 in Fortabbas has been made to the tribal people and they have been even given the possession thereof ;

(*b*) whether it is a fact that in the map of the said area a minor canal has been shown ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to take immediate steps for the supply of water in the said minor canal ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum-Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes ; alignment of 2-L Minor of Hakra Right Distributary exists on the Chakbandi Plan.

(*c*) Intimation for allotment of this area was received in April, 1968. Necessary steps are being taken in hand to prepare schemes for making the supplies available to the allottees. As soon as the schemes are approved, estimates sanctioned, and funds allotted, the work will be carried out and supplies made available.

TUBEWELLS INSTALLED FOR IRRIGATION AND CHECKING OF WATERLOGGING

*12021. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of tubewells installed for irrigation and checking of waterlogging, separately, in each of the following regions during the years 1962-63, 1963-64, 1964-65. 1965-66 and 1966-67—

(*i*) former N.-W. F. P.

(*ii*) former Punjab.

(*iii*) former Sind.

(*b*) the number of tubewells, out of those mentioned in (*a*) above, installed in Tehsil Swabi of Mardan District ; if none, reasons therefor ;

(*c*) the number of tubewells proposed to be installed in Tehsil Swabi during the current plan period ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) A statement is placed on the Assembly Table.*

(*b*) Three.

(*c*) 109 ; subject to approval of the schemes by Government and allotment of necessary funds.

MANUFACTURE OF CONCRETE POLES IN WAPDA FACTORIES

***12036. Mian Nazeer Ahmed** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state whether it is a fact that Government has decided to manufacture concrete poles in the WAPDA Factories in the Province ; if so, (*i*) when the decision was taken and how far it has been implemented (*ii*) the names and location of these Factories (*iii*) the total amount spent on the setting up of the said manufacturing Units ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*i*) Government did not take any such decision. It was, however, WAPDA, who decided in 1965 to manufacture concrete poles. The plant was set up in 1966.

(*ii*) Sukkur Thermal Project Concrete Pole Factory situated at Rohri.

(*iii*) Rs. 10,00,000.

---

*۱۲۰۶۵ - چودھری سیف اللہ خان تارڑ - کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قادرآباد بلوکی لنک نہر کی تہہ

**Please see Appendix VIII at the end.*

برجی نمبر ۱ تا ۲۰ سطح زمین سے تقریباً ۲۵ فٹ ابھر آئی ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ مقامات پر متذکرہ نہر کی ابھری ہوئی تہہ کی وجہ سے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے دیہات کوٹلی ڈائم ، کوٹ حسن ، بنک چلہ ، چنی مرید، کوٹ بارا ، برج تاشا اور نور پور کی اراضی سیم سے متاثر ہوئی ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ دیہاتوں کی اراضی میں سیم کا پانی تقریباً ۴ فٹ گہرا کھڑا ہے ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ خرابی نے متذکرہ دیہاتوں میں اس سال کی ربیع اور خریف کی فصلوں کو تباہ کر دیا ہے ۔

(د) اگر اجزائے (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت متذکرہ دیہاتوں کو سیم سے بچانے کے لئے سیم نالہ کھودنے اور متذکرہ علاقے کے متاثرہ کسانوں کو معاوضہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقیات (مخدوم حمیدالدین) ۔ (الف) نہیں ۔

(ب) صرف پہلے تین گاؤں سیم اور تھور کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں ۔

(ج) متاثرہ علاقوں میں سیم کے پانی کی گہرائی صرف ایک فٹ سے دو فٹ تک ہے ۔

(د) نہیں ۔ متذکرہ بالا گاؤں کی فصل ربیع کے صرف کچھ حصہ کو نقصان پہنچا ہے ۔

(ہ) (i) ہاں رام نگر کے علاقے میں سیم نالہ بنانے کی سکیم محکمہ انہار تیار کر رہا ہے ۔ اور اس کو حکومت کی منظوری کے لئے جلد بھیج دیا جائیگا ۔

(ii) آبیانہ معاملہ اراضی محکمہ انہار کے قانون کے مطابق معاف کر دیا جائیگا ۔

(iii) جواب نمبر (i) اور (ii) کے مدنظر اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

AGRICULTURAL LANDS FOR DISPLACED PEOPLE OF TARBELA DAM

*12072. **Kazi Muhammad Azam Abbasi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Government is considering a plan for granting agricultural lands in the Guddu Barrage area to the displaced people of Tarbela Dam ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the number of families displaced from the said dam area, the acreage of land held by them in the said area, the acreage of land out of that, which was cultivated alongwith the acreage of land proposed to be given to the said people in Guddu Barrage area and the conditions under which it will be granted ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. Alternate Agricultural lands would be allotted to the eligible families only.

(*b*) (*i*) 16,000 families or 80,000 persons.

(*ii*) About 1,00,000 acres out of which about 50,000 acres is cultivated land.

(*iii*) 30,000 acres.

(*iv*) A minimum of 16 acres would be allotted to eligible families only who possess 4 kanals *Chahi* and 16 kanals *Barani* cultivated land. Allotment would be on the basis of prices worked out by the Agricultural Development Corporation, less Rs. 100 per acre.

COMPENSATION AND REHABILITATION OF PERSONS AFFECTED BY CONSTRUCTION OF TARBELA DAM

*12074. **Khan Ajoon Khan Jadoon** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the names of villages on western bank of River Indus which are to be affected by the Tarbela Dam and whose population would have to be evacuated during the course of construction of the said Dam ;

(*b*) the details of the scheme approved by Government, if any, through which the affected persons would be compensated and rehabiliated ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Pehur, Bara, Kiara, Kia, Khabul and Sathana. The population of these villages will have to be evacuated. The villages Topi, Gala, Gandaf, Kotha, Baisak and Maini will also be affected but evacuation of population is not involved in these villages.

(*b*) The affected people are to be compensated according to the provisions of the Land Acquisition Act. Those persons who possess four kanals Chahi and sixteen kanals Barani cultivable land would be allotted alternate land in the Old Colony Districts of the former Punjab and New Colonies of Guddu Barrage at the rate of minimum of 12·5 acres in the colony districts and 16 acres in the barrage area. Those affected persons who possess less cultivable land than the limit mentioned above and those who are non-agriculturists, would be eligible to purchase plots of land for

construction of their houses in the new hamlets to be established on the periphery of the Tarbela Reservoir. These persons would be provided basic amenities in the proposed townships such as roads, water supply, electricity, etc.

DECLARING S.D.Os. OF FORMER SIND AS GAZETTED OFFICERS

*12080. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Sub-Divisional Officers of former Punjab working in Irrigation Department are Gazetted Officers whereas their counterparts belonging to former Sind area are non-gazetted ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and whether Government intend to remove this disparity ; if so, when and if not, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The question of removing the disparity is under active consideration, but no time limit can be fixed for the finalisation of the case as it is a complicated one.

ELECTRIFICATION OF VILLAGES IN HYDERABAD AND KHAIRPUR DIVISIONS

*12081. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of villages electrified in the Province during 1967-68 ;

(*b*) the number of villages, out of those mentioned in (*a*) above which are situated in Hyderabad and Khairpur Divisions, separately ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 73

(*b*) Hyderabad Division ... 6
Khairpur Division ... 6

REPAIRS AND IMPROVEMENT OF SUKKUR BARRAGE

*12082. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the annual amount spent on repair and improvement of Sukkur Barrage during the period from 1958-59 to 1967-68 ;

(*b*) the amount out of that mentioned in (*a*) above, which was spent on tail minors of the said barrage during the said period ;

(*c*) whether it is a fact that the tail minors mentioned in (*b*) above have silted up ; if so, the steps Government intend to take to desilt the same and when ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The expenditure incurred on the Sukkur Barrage (L. B. U.S.) during the period 1958-59 to 1967-68 annually under the head XVII-I-W. E. an Minor Heads M. & R. and E. & I. is as under :—

		Rs.	
1958-59	...	1,11,57,136	
1959-60	...	77,88,125	
1960-61	...	97,45,518	
1961-62	...	1,16,15,517	
1962-63	...	1,07,21,698	
1963-64	...	1,22,79,127	
1964-65	...	1,38,26,069	
1965-66	...	1,40,29,379	
1966-67	...	1,57,81,876	
1967-68	...	91,64,410	(upto 4/68).
Total (*a*)	...	11,61,08,855	

(*b*) The expenditure incurred under the Sub-Head III-D. M. of the Barrage inclusive of silt clearance during the period in question annually is as under :—

		Rs.
1958-59	...	38,53,063
1959-60	...	32,46,661
1960-61	...	40,08,619
1961-62	...	49,34,780
1962-63	...	44,61,826
1963-64	...	37,53,535
1964-65	...	39,77,203
1965-66	...	34,90,775
1966-67	...	41,06,595
1967-68	...	28,67,717
Total (*b*)	...	3,87,00,775

(*c*) Yes, Silt clearance is being done regularly as far as possible, subject to availability of funds.

RELEASE OF WATER FROM SUKKUR BARRAGE

*12083. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the cusecs of water released from Sukkur Barrage at the time of its inaugration ;

(*b*) the cusecs of water released from the said barrage at present ;

(*c*) in case the release of water has decreased ; reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Maximum discharge released in canals during 1932 :—

Kharif	*Rabi*
43339 cusecs.	23541 cusecs.

(*b*) Maximum discharge released in canals during 1967 :—

Kharif	*Rabi*
52088 cusecs.	34604 cusecs.

(*c*) Does not arise.

ELECTRIFICATION OF KURRAM AGENCY

*12098. **Malik Kibat Khan Masozai** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Kurram Agency is so far deprived of electricity ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative whether there is any scheme to supply electricity to the Kurram Agency ; if so, the likely date by which work will be taken in hand ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) There is no scheme, at present, to supply electricity to Kurram Agency.

COMPENSATION FOR LAND ACQUIRED FOR CONSTRUCTION OF SEM NULLAH IN GHAKKHAR TOWN

*12102. **Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power please refer to the assurance given on the floor of the House while giving answer to the Starred Question No. 3349 on 29th June, 1966 and state :—

(*a*) whether it is a fact that compensation amount alongwith 6% interest thereon per annum has not so far been paid to the landowners whose land was acquired for the construction of Sem Nullah in Ghakkhar Town starting from the Railway line towards the western end ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons for inordinate delay in the matter and time still required for the payment of the said amount to the said landowners alongwith the action taken against the officials responsible for the said delay ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The delay has been procedural which does not call for action against any official. The compensation will be paid as soon as necessary formalities are completed.

COMPENSATING PERSONS AFFECTED BY WATERLOGGING IN TEHSIL HAFIZABAD

*12144. **Raja Muhammad Abdullah Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the last *Kharif* and *Rabi* crops in villages Kothi Daim, Kot Hassan, Nikki Chatha and Baloki of Tehsil Hafizabad were totally destroyed due to waterlogging and salinity caused by the Qadirabad-Balloki Link Canal ;

(*b*) whether it is also a fact that many applications have been sent by the affected people of the said areas to the authorities concerned for granting compensation to them ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether any steps have been taken to compensate the people of this area ; if not, reasons thereof ;

(*d*) whether the Government intend to consider the advisability of making the said canal *pacca* at the points mentioned in (*a*) above to relieve the people of the menace of waterlogging ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No crops in some areas of these villages were affected to a varying degree by waterlogging caused by the Qadirabad-Balloki Link ;

(*b*) One application for compensation was received from the Zamindars of Villages Kotli Daim, Kot Hassan, Nikki Chatha and Balloki.

(*c*) No compensation was due for the crops affected by waterlogging. Remission of water rates and land revenue was, however, admissible under the normal rules corresponding to the extent of damage sustained by the crops, but could not be given as the crops had been cut before inspection.

(*d*) No, a drainage scheme to relieve the waterlogging, estimated to cost Rs. 39.66 lakh, has been prepared and is under examination. The scheme will be executed when it is sanctioned and when necessary funds are available.

THATTA-SUJAWAL BRIDGE

*12177. **Mr. Bashir Ahmed Shah** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the year in which the work on Thatta-Sujawal Bridge was started ;

(*b*) the total cost of the said project alongwith the amount that has been spent thereon so far and the percentage of the work completed in this behalf ;

(*c*) whether it is a fact that the said work is scheduled to be completed by the end of 1968 ;

(*d*) whether it is a fact that the pace of work on the said bridge is very slow ;

(*e*) if answer to (*c*) and (*d*) above be in the affirmative, the reasons for slow progress on the said work ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) 1965.

(*b*) Total cost =Rs. 399 lacs

Amount spent to the end of April, 1968=Rs. 276 lacs. Work has been completed upto 70%

(*c*) Yes.

(*d*) Yes.

(*e*) Sinking of very deep (140 feet below mean Sea level) wells for foundation of piers has taken more time than anticipated.

---

*12210. **Mian Nazar Muhammad Khan Kaluka** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a grid station exists at Mandi Sadiq Gunj, Tehsil Minchinabad ;

(*b*) whether it is a fact that Minchinabad is a Tehsil Headquarter ;

(*c*) whether there is any scheme under the consideration of Government for supplying electricity from Mandi Sadiq Gunj to Minchinabad ;

(*d*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the likely date by which this project would be completed ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) The work will be taken in hand in the next financial year subject to the availability of funds.

ERADICATION OF WATERLOGGING AND SALINITY

*12217. **Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the menace of waterlogging and salinity is affecting the cultivable land and the highway road opposite village Othian between Gujranwala and Daska ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, what steps Government is taking for the eradication of the said menace in the said area ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No record of salinity and waterlogging is maintained by the Irrigation Department for the area round about village Othian which is outside Irrigation boundary.

(*b*) A survery for a storm-cum-seepage drain is in progress.

LAND AFFECTED BY WATERLOGGING IN SIALKOT DISTRICT

*12218. **Dr. Sultan Ahmed Cheema :** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the acreage of land in Sialkot District affected by waterlogging due to Marala-Ravi Link Canal, B.R.B. Link Canal and Upper Chenab Canal flowing in the said District alongwith the steps Government have taken for the eradication of the said menace in the said District ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : The acreage of land in Sialkot District affected by waterlogging due to Marala-Ravi Link Canal, B.R.B.D. Link Canal and Upper Chenab Canal is not available as the waterlogging survey of this area has not yet been completed.

WAPDA has formulated Salinity Control and Reclamation Project No. IV (Upper Rechna) which covers a part of Tehsil Narowal of Sialkot District comprising the areas under the command of Talwandi, Badomali and Shamsa distributaries of M.R. Link Canal. The specified areas of Tehsils Sialkot, Daska and Pasroor are not included in Project for the reason that a large number of private tubewells have been installed there and more and more are coming up fast.

A small surface Drainage-Scheme of local nature costing Rs. 1.82 lacs covering the area between M.R. Link and UCC in the head reach, has recently been sanctioned and work on the same will he started in the year 1968-69 as soon as funds are made available.

TUBEWELLS INSTALLED IN TEHSIL DASKA

*12222. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of tubewells installed for irrigation purposes in Tehsil Daska, District Sialkot alongwith the names and addresses of the owners thereof, the location of the tubewells, the distance of each tubewell from power supply centre, the date of their installation the date of power supply to each tubewell and the reasons of delay, if any, in the supply of electric connection to each tubewell since 1st July, 1965 ;

(*b*) whether it is a fact that the owners of the said tubewells have submitted many complaints to the authorities concerned about the delay in supply of power connection to their tubewells since 1st July, 1965 ; if so, what steps have been taken in this regard ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The Department does not maintain a record of tubewells being installed in private sector. 280 tubewell connections have, however, been installed in

Tehsil Daska so far. The rest of the information is given in the statement placed on the Table.*

(*b*) In the process of arranging supply to the large number of prospective consumers, delays in giving connections can occur due to various reasons, the most common being :—

(*i*) Delayed compliance of the statutory formalities by applicants themselves *e.g.*, belated submission of the Test Reports or late deposit of securities or delayed furnishing of Minimum Consumption Guarantees ; and

(*ii*) Non-availability of required materials and funds with WAPDA.

It would take too long to investigate delay in each of these 280 cases. It is, however evident from the detail given in the statement, placed on the Table, that the delays were not serious.

ELECTRIC TRANSMISSION LINES IN DISTRICT CAMPBELLPUR

*12227. **Major Muhammad Aslam Jan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that electric transmission lines have passed through the lands in villages Mallal and Khaidwal, Tehsil Fateh Jang, District Campbellpur ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the lands on which the transmission poles were erected were acquired and the trees standing there were cut ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) month and year in which the said lands were acquired and the trees were cut, and (*ii*) whether any compensation has been paid to the owners thereof ;

(*d*) if answer to (*c*) (*ii*) above be in the affirmative, (*i*) names of the owners (*ii*) amount of the compensation paid (*iii*) dates on which it was paid ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid ud-Din) : (*a*) Yes.

**Please see Appendix IX at the end.*

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 1963-64

(*ii*) No.

(*d*) In view of the uncertainty about the authenticity of entitlement, claims were being awaited from the owners. No claims have been received upto date except one recently received from M/s. Fateh Khan, Sikandar Khan and others of village Mallal which is under verification. Payment will be made as soon as claims are established.

———

SCARP IV

*12230. **Chaudhri Saifullah Khan Tarar** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme known as SCARP IV has been prepared by WAPDA ; if so, when it is going to be implemented and in which parts of the Province ;

(*b*) the total cost of the said scheme alongwith the period during which it is proposed to be implemented and the present stage thereof ;

(*c*) the benefits expected to be derived from the said scheme ;

(*d*) whether Government would place on the Table of the House a copy of the said scheme duly approved ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes. The execution started in December, 1966. It covers parts of Districts Sheikhupura, Gujranwala and Sialkot.

(*b*) Total estimated cost of the project is Rs. 31.09 crore and the project is proposed to be completed by 1970-71. At present, out of total 1942 tubewells, 311 tubewells of Mangtanwala Unit have been completed. 23 of these completed tubewells have been electrified and the remaining will be energised during 1968-69. 580 Tubewells of Muridke Unit are also under construction.

(*c*) The project will provide sub-soil drainage and additional irrigation facilities to intensity agriculture. Large parts of the area in the project

will be converted from non-perennial to perennial one and the intensity of irrigation will be increased from presently authorised 20—60 per cent to 150 per cent.

(*d*) A copy of the PC-I *proforma* approved by the Economic Council is placed on the table of the Assembly.*

SMALL THERMAL OR HYDEL POWER STATIONS

*12332. **Ataliq Jafar Ali Shah** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) the number of small Thermal or Hydel Power Stations working at present in West Pakistan ;

(*b*) whether Government have any scheme to install such small Hydel stations at such far flung places which are inaccessible or too costly for the extension of existing big power lines to them ;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the name of such places;

(*d*) if answer to (*b*) above be in the negative, what other steps are contemplated to electrify such areas ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) (*i*) Small Thermal Power Stations 20

(*ii*) Small Hydel Power Stations 5

(*b*) Yes, subject to feasibility and availability of funds.

(*c*) *(1) Skardu Hydel Scheme	...	Balistan.
(2) Chitral Hydel Scheme	...	Chitral State.
(3) Dir Hydel Scheme	...	Dir State.
(4) Daral Hydel Scheme	...	Swat State.
(5) Batagram Hydel Scheme	...	Hazara District.
(6) Chilas Hydel Scheme	...	Gilgit Agency.
(7) Jagpot Hydel Scheme	...	Ditto
(*8) Chinari Hydel Scheme	...	Azad Kashmir
(*9) Bagh Hydel Scheme	...	Ditto

**Copy of the proforma not placed on the table.*

(*10)	Kotli Hydel Scheme	...	Ditto
(11)	Drosh Hydel Scheme	...	Chitral State.
(12)	Mahandri Hydel Scheme	...	Kaghan Valley.
(13)	Shighar Hydel Scheme	...	Baltistan.
(14)	Kathai Nala Multipurpose Project	..	Azad Kashmir.

*These schemes have been taken up on behalf of Government of Pakistan, Ministry of Azad Kashmir.

(*d*) Does not arise in light of (*b*) above.

WATERLOGGING IN PESHAWAR CITY

*12357. **Syed Yusaf Ali Shah** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the waterlogging is increasing tremendously in Peshawar City and the condition of the City is deteriorating day by day ;

(*b*) whether it is also a fact that the said menace is not being checked by Government for lack of funds ; if so, why necessary funds are not being provided for this purpose ;

(*c*) the time by which work for the eradication of waterlogging in Peshawar City will start and whether Government intend to declare this City as calamity affected area ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) No. The Government is alive to the problem and measures have been taken to check the waterlogging problem. All possible steps which could reduce the level of water have been taken within the resources of the Government.

(*c*) The eradication of waterlogging is already under-way and the time required for completely checking the waterlogging depends on the successful completion of the scheme prepared in which several Departments are taking part.

CONSUMPTION OF ELECTRICITY FOR AIR CONDITIONING OF WAPDA HOUSE

*12396. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the up-to-date monthly expenditure on the consumption of electricity for the air conditioning of WAPDA House ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : They energy charges for air conditioning and lighting of the WAPDA House for the period 1st August, 1967 to 12th May, 1968 is Rs. 1,09,310. The average monthly expenditure comes to Rs. 11,610.

AIR-CONDITIONING OF WAPDA HOUSE

*12398. **Mian Muhammad Shafi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state the total and per sq. ft. expenditure incurred on the air-conditioning of WAPDA House, Lahore ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) :

	Rs.
Total cost	59.18 *lacs*
Cost per sqr. ft.	10.08

ELECTRICITY TO COAL MINES IN LAKRA COALFIELD

*12408. **Mian Saifullah Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Pakistan Mineowners' Association requested in writing to the Chairman and General Manager, WAPDA for providing electricity to coal mines located in Lakra Coalfield in District Dadu ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the steps being taken to provide electricity to coalmines in Lakra Coalfield ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Engineering Study for the extension of lines to Lakra Coalfields has since been carried out. The design details of the grid stations and line are at present being worked out.

CONSTRUCTION OF DAM ON MALIR RIVER, KARACHI

*12445. **Mr. Zain Noorani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Central Government proposed in 1959 that a Dam be constructed on the Malir River, Karachi ;

(*b*) is it also a fact that though nine years have passed since the Central Government conveyed this proposal to the Provincial Government, only a reconnaissance report has been made and no other progress has been made;

(*c*) by when is the actual work of construction of the Dam expected to be taken in hand ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) Yes, the reconnaissance report is under examination.

(*c*) If found feasible, the work will be taken in hand subject to the sanction of scheme and allotment of funds.

NON-PAYMENT OF SALARY TO MR. IFTIKHAR AHMAD, LINE SUPERINTENDENT, REGIONAL STORE, WAPDA, QASIMPUR, MULTAN.

*12450. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that Mr. Iftikhar Ahmed, Line Superintendent, Regional Store, WAPDA, Qasimpur, Multan has not been paid his monthly salary since September, 1967 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, (*i*) reasons therefor and (*ii*) the action Government intend to take against the officers responsible for withholding his pay ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) and (*b*)(*i*) Mr. Iftikhar Ahmed has not been paid his salary for the following periods for reasons shown against each ;

1st September to 31st October 1967 (2 months)—He absented from duty from 12th September, 1967 to 4th November, 1967. He has so far neither

explained this period of absence nor submitted any leave application. Payment of the salary for this period, is, therefore, held up.

February 24, 1968 to February 21, 1968 (*6 days*)—He was transferred from Regional Stores Multan to Arifwala, Sub-Division on 24th February 1968. His salary bill for these 6 days of February, 1968 is being pre-audited by the Regional Accountant and will be paid shortly.

He has received his salary for the remaining period from November, 1967 to 31st April 1968.

(*ii*) Does not arise in light of above information.

PAY SCALES OF ABDARS OF FORMER SIND

*12464. **Rais Khan Muhammad Khan Nizamani** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that inspite of the persistent demands the pay scales of *Abdars* of former Sind area have not been revised so far ;

(*b*) whether it is a fact that nature of duties performed by the said *Abdars* is mostly similar to that of Revenue *Tapedars* ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, whether Government intend to allow the said *Abdars* same scale of pay as is being given to the said *Tapedars*; if so, when, and if not, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The matter was considered and rejected by Govt.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise as there is no justification.

GRANT OF ELECTRIC CONNECTION TO AMIR BAKHSH OF VILLAGE SHUJATPUR IN DISTRICT MULTAN.

*12465. **Diwan Syed Ghulam Abbas Bokhari** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that one Amir Bakhsh, son of Abdur Rehman, resident of village Shujatpur, Tehsil Shujabad, District Multan, applied to

the WAPDA authorities for the grant of an electric connection for tubewell one year ago ;

(*b*) whether it is a fact that the said application was recommended and forwarded by the Eeecutive Engineer, Multan, to the Superintendent Engineer, WAPDA, Sahiwal, nearly 6 months back, but the electric connection has not been sanctioned so far ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, the time by which the electric connection will be sanctioned to the said applicant ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes; in July 1967.

(*b*) Yes.

(*c*) The connection will be given when Security Deposit and Test Repo are furnished by the applicant.

MATERIAL LYING ON AN OPEN FIELD AT SHAKARGARH RAILWAY STATION.

***12466. Chaudhri Muhammad Nawaz** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to refer to answer to my starred question No. 11030 given on the floor of the House on 10th May, 1968 by the Parliamentary Secretary Railways and state :—

(*a*) whether it is a fact that material worth lacs of rupees lying on an open field at the Shakargarh Railway Station is the property of the Irrigation Department ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said material is lying there since the last 12 years ; if so, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The material, if any, lying in open at Shakargarh Railway Station is not the property of the Irrigation Department.

(*b*) The question does not arise.

RAISING MOGAS OF FORDWAH DISTRIBUTORY CANAL IN TEHSIL HASILPUR

*12473. **Mr. Abdul Qayyum Qureshi** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state : —

(*a*) whether it is a fact that lower surface of *mogas* of Fordwah distributory canal in Tehsil Hasilpur has been raised by 6 inches but banks of the canal have not been raised ;

(*b*) whether it is a fact that breaches have occurred in the said canal due to the raising of the said *mogas* ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) reasons for raising the *mogas* prior to putting earth on either bank of the canal and (*ii*) the authority responsible for the negligence ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) The crest of the outlets have been adjusted according to the rise in full supply of level of the channel.

(*b*) No.

(*c*) (*i*) Raising of the banks of the channel prior to raising of the *mogas* was not necessary.

(*ii*) Does not arise; no negligence has occurred.

SUPPLY OF ELECTRICITY TO VILLGES IN NAROWAL TEHSIL

*12492. **Dr. Sultan Ahmed Cheema** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Divisional Council, Lahore, recommended to the Government on 11th October 1967 that electricity be supplied to the villages in Narowal Tehsil;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the action Government has taken in this regard and if no action has been taken, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) Village Electrification in Tehsil Narowal, will be carried out under the scheme of System Additions Renewals and Replacements. Financial feasibility of the villages will be worked out and suitable schemes will be implemented subject to availability of funds.

ISSUANCE OF ELECTRIC BILLS BY KARACHI ELECTRIC SUPPLY CORPORATION

*12564. **Mr. Zain Noorani:** Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the Karachi Electric Supply Corporation is operating in Karachi under a licence granted by the Government ;

(*b*) whether it is a fact that the said Karachi Electric Supply Corporation is a public utility Corporation ;

(*c*) whether it is a fact that the bye-laws of the said KESC as regards its relations with the consumers have been approved by the Government or the Electric Inspector ;

(*d*) if answer to (*c*) above be in the affirmative, whether it is a fact that the said KESC is now sending electric bills to consumers every two months not on the basis of actual consumption but on the basis of previous months, consumption which is contrary to the said bye-laws;

(*e*) if answer to (*d*) above be in the affirmative, the reasons why the bills are not made on basis of actual consumption and the action Government intend to take in the matter ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes.

(*d*) No, the bills are sent every two months on basis of actual consumption.

(*e*) Does not arise in light of (*d*) above.

RATE FOR DOMESTIC POWER CONSUMPTION

12565. Mr. Zain Noorani : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the rate of domestic power consumption as approved by the Government and as specifically mentioned in the Karachi Electric Supply Corporation licence is Rs. 4.00 per power meter per month;

(*b*) whether it is also a fact that the said KESC is charging Rs. 4 00 per power plug per month from domestic consumers;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, reasons for charging rates other than those approved by the Government and what action does the Government intend to take in this matter ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) No.

(*b*) No.

(*c*) Does not arise in light of (*a*) and (*b*) above.

———

POSTS OF ASSISTANT EXECUTIVE ENGINEERS CLASS I IN IRRIGATION DEPARTMENT

***12569. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan** : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that applications were invited by the West Pakistan Public Service Commission for filling vacant posts of Assistant Executive Engineers Class I in the Irrigation and Power Department during the month of April, 1966;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the total number of applications received for the posts mentioned in (*a*) above and the upper age limit fixed for the candidates for the said posts;

(*c*) whether it is a fact that some candidates who had applied for the said posts and were older than the required upper age limit on the closing date of the applications were granted relaxation in age limit by the Secretary, Irrigation and Power Department and interviewed by the West Pakistan Public Service Commission during the month of April 1968; if so, the names of such candidates alongwith the age relaxed in each case ;

(*d*) whether it is a fact that the upper age limit relaxation granted to some of the candidate mentioned in (*c*) above was subsequently cancelled by the Secretary, Irrigation and Power Department; if so, the reasons therefor;

(*e*) whether it is a fact that some of the candidates mentioned in (*c*) above are working at present in WAPDA; if so, whether they were granted the benefit of their service period in WAPDA while considering the relaxation in their upper age limit; if so, the names of such candidates alongwith the relaxation granted in each case; if not, reasons therefor ?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din): (*a*) Yes, 17 posts of Assistant Executive Engineers were advertised by the West Pakistan Public Service Commission. 3 more posts were advertised in 2/1968.

(*b*) The total number of applications received for the 20 posts advertised were 639. The upper age limit fixed for the candidates for the said posts was 25 years (28 years for candidates from under developed areas) relaxable for Temporary Engineers and Asstt : Engineers of the Irrigation Department only to the extent of their total service, including service as Overseers/Supervisors.

(*c,d & e*) The matter of withdrawal of relaxations allowed in the upper age limit to certain candidates is subjudice in the Courts of Law. It will, therefore, not be in public interest to give details at this stage.

UNSTARRED QUESTION AND ANSWER.

TENDERS FOR SUPPLY OF INDIGENOUS COAL FOR SHEIKH MANDA ELECTRIC THERMAL PLANT

415. Mian Saifullah Khan : Will the Minister for Irrigation and Power be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that tenders were called by WAPDA for the supply of indigenous coal for Sheikh Manda Electric Thermal Plant near Quetta in 1967;

(*b*) the quantity of coal for which tenders were called and the date fixed for submission thereof;

(*c*) the names of the parties who submitted their tenders for the coal supply;

(*d*) the price per ton quoted by each party on the basis of coal supplied at Samungli Road Railway Station;

(*e*) the price per ton quoted by each party on the basis of coal delivered and stacked at Sheikh Manda Electric Thermal Plant?

Minister for Irrigation and Power (Makhdum Hamid-ud-Din) : (*a*) Yes.

(*b*) The quantity of coal for which tenders were called, was 76,000 long tons. The last date for receiving the tender was 17-5-1967.

(*c*) (1) M/s Habib Ullah Mines Ltd.
(2) WPIDC

(*d*) This price was not quoted.

(*e*) M/s Habib Ullah Mines Rs. 61 per ton including stacking.

M/s WIPDC Rs. 74.50 -do-

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE : INCORRECT STATEMENT MADE BY THE MINISTER FOR EXCISE & TAXATION ABOUT THE GRANT OF A 'NO OBJECTION CERTIFICATE' FOR THE CONSTRUCTION OF A CINEMA HOUSE IN NAZIMABAD NO. 1 KARACHI

Mr. Speaker : We will now take up Privilege Motions and the first one is by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : I ask for leave to raise a question of privilege of the Assembly on the ground that a breach of privilege of the Assembly has occurred due to incorrect and misleading statement made by the Minister for Finance, Excise and Taxation on the Floor of this House on 1st May, 1968. On 1st May 1968, while opposing my adjournment motion regarding the construction of a cinema house on plot No. 1-K/2 (Commercial), Nazimabad, No. 1, Karachi, the Minister for Finance, Excise and Taxation had stated that the Provincial Government granted the no objection certificate to the applicant in the year 1960 and that only recently the no objection certificate already granted was revalidated.

Sir, I now produce a copy of a counter-affidavit sworn on 27th May, 1968 by one Muhammad Akhtar s/o Dr. Muhammad Ali in connection with case No. W. P. 228 of 1968 in the High Court of West Pakistan, Karachi Bench (Inamud Din v/s Mr. Mumtaz Akhtar and another) from which it is evident that the no objection certificate for the construction of the cinema house referred to in my adjournment motion was granted in January, 1968 and not in 1960 as stated by the Minister in his reply on 1st May, 1968.

Sir, the breach of privilege in this case is very serious as the Minister being the most responsible person representing the Government, the Chair normally and rightly too attaches weight to the statements made by him and many adjournment motions are some times rejected merely on the grounds of facts stated by him. The Minister for Finance, Excise and Taxation has, therefore, breached the privilege of this august House and of its Members.

جناب والا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یکم مئی کو میں نے ایک تحریک التواء اس معزز ایوان میں پیش کی تھی جس میں میں نے یہ بتایا تھا کہ ناظم آباد میں پلاٹ نمبر ۱ بلاک نمبر ۲ K. کراچی نمبر ۱ پر ایک سینما تعمیر ہوا جس کی اجازت حکومت کے اپنے ہی قانون کے مطابق دو مساجد دو سو گز کے فاصلے پر ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ اس کے جواب میں وزیر اطلاعات نے تین باتیں فرمائی ہیں۔ پہلی بات تو انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ یہ سینما مسجد سے دو سو گز سے کم فاصلے پر واقع نہیں ہے اور یہ کہ یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے اس سلسلے میں ایک سرٹیفکیٹ بھی پیش کیا تھا۔ وزیر موصوف نے دوسری بات یہ فرمائی تھی کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر مسجد اور سینما کا فاصلہ دو سوگز کے اندر اندر ہو تو پھر بھی سینما کی تعمیر کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اطلاعات نے جو ہدایات جاری فرمائی ہیں وہ میں آپ کی خدمت میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء کا ایک گشتی

مراسلہ ہے جو کہ وزیر اطلاعات کی جانب سے تمام کمشنروں کو بھیجا گیا تھا اس میں فرمایا گیا ہے کہ

"I am directed to say that instances have come to the notice of Government where cinemas have been allowed to be constructed within 600 feet of graveyards, mosques, etc. All this has been done in utter disregard of Government instructions on the subject."

آگے چل کر وہ کہتے ہیں ۔

"No construction is permitted within the prohibited perimeter of 200 yards from such places and on the main provincial and arterial high ways."

پھر آگے چل کر وہ فرماتے ہیں ۔

"I oppose the motions on two grounds ; firstly, these are not of recent occurrence. A no objection certificate was issued for the construction of the said cinema house on this site in the year 1960."

اس جواب میں انہوں نے تیسری بات یہ ارشاد فرمائی تھی کہ یہ معاملہ بہت ہی پرانا ہے اور اس کی منظوری حکومت نے ۱۹۶۰ء میں دی تھی جس کو بعد میں revalidate کیا گیا ۔ میں یہ پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں ۔

"Yes, Sir, long before the birth of this Legislature. Only recently the No Objection Certificate, already granted, was revalidated because of the change in the relevant rules."

پھر آگے فرماتے ہیں ۔

"I am not sure whether the construction is complete or not but the fact remains that the Provincial Government granted the No Objection Certificate to the applicant in the year 1960."

جناب والا ۔ No Objection Certificate دراصل کسی عمارت کو نہیں دیا جاتا بلکہ کسی شخص کو دیا جاتا ہے ۔ یعنی یہ سرٹیفیکیٹ سینما کی عمارت کو نہیں دیا گیا بلکہ ایک شخص کو سینما کی تعمیر کے لئے دیا

گیا ہے اور

The No Objection Certificate was granted to the applicant in 1960.

اور اب صورت یہ ہے کہ اس سینما کے جو موجودہ مالکان ہیں یعنی نایاب کارپوریشن۔ ان کا ۱۹۶۰ء میں وجود ہی نہیں تھا اور نہ وہ اس زمین کے اس وقت مالک تھے ۔ یہ تو ۱۹۶۰ء کے بعد کی بات ہے کہ انہوں نے یہ زمین خریدی اور اس کے بعد انہوں نے حکومت کو سینما کی تعمیر کے لئے درخواست دی جس کی منظوری جنوری ۱۹۶۷ء میں دی گئی ۔ اس کے متعلق مغربی پاکستان ہائی کورٹ کی کراچی Bench کا فیصلہ بھی موجود ہے جس کی نقل میرے پاس موجود ہے اور جسے میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں ۔ یہ ایک خط ہے :-

This is from the Secretary to Government of West Pakistan, Information Department, Lahore, to the Commissioner, Karachi Division, Karachi.

"Grant of No Objection Certificate for the construction of Cinema House on plot No. 2, sub-block K, Block No. 1, Commercial Area, Nazimabad, Karachi.

Reference your memorandum No. 14, dated the 6th November, 1967, on the subject noted above.

Government have approved the grant of a No Objection Certificate to M/S Nayab Corporation for the construction of a New Cinema House on plot No. 2, sub-block K, Block No. 1, Commercial Area, Karachi.

The District Magistrate, Karachi, may kindly be advised to issue the No Objection Certificate to the applicant."

جناب والا ۔ اس اجازت نامے سے یہ بات صاف طور پر واضح ہے کہ کسی پرانے اجازت نامے کی revalidation نہیں ہوئی بلکہ یہ ایک نیا اجازت نامہ ہے جو کہ جناب وزیر اطلاعات کی ہدایات پر جنوری ۱۹۶۸ء

میں نایاب کارپوریشن کو جاری کیا گیا ہے اور جن کا نہ تو وجود ہی ۱۹۶۰ء میں وہاں تھا اور نہ ہی یہ زمین ان کی تھی ۔ اس لئے یہ اجازت ان کو دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے واقعات کے خلاف اطلاع بہم پہنچا کر جناب وزیر اطلاعات نے اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا ہے ۔

Minister for Finance, Excise and Taxation (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : I received this motion today at about 8.30 A. M. and I do not retain those facts which were stated by me or by the learned mover on the 1st May, 1968. Therefore, in all fairness to me, to this House and to the department to which this matter relates, this motion may be deferred for a few days. It may be taken up after the 6th. Then I will be in a position to state whether what has been stated by my friend is correct or not or whether breach has been committed by him or by me today. I am not in a position to say anything unless I have got all the information from my department. If your goodself allows me a few days' time, certainly, I will place all the facts before this House.

Mr. Speaker : When will the Minister be able to reply to it ?

Minister for Finance, Excise and Taxation : It may be fixed for the 6th.

Mr. Speaker : Has the Member any objection ?

Khawaja Muhammad Safdar : Let it be on the 7th because 6th is fixed for discussion on the budget.

Minister for Finance, Excise and Taxation : 7th will be alright.

Mr Speaker : This privilege motion will be taken up on the 7th June, 1968. Next privilege motion by Mr. Mahmood Azam Farooqi. We will take up this motion tomorrow.

ADJOURNMENT MOTIONS

POLICE FIRING ON STUDENTS OF A COLLEGE AT QUETTA

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions. First motion No. 238 by Malik Muhammad Akhtar ; it has been moved.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, there are other motions too, on the same subject which are 241 and 247.

Mr. Speaker : They are differently worded and will be dealt with independently. We will take up this motion now.

Minister for Home : Yes Sir. Sir, my submission is that I oppose this motion because it is not based on facts. The factual position is that the incident to which my friend refers, is a clash between two sections of the students which happened on 26th May and not on the nights of 28th and 29th as the motion suggests.

Mr. Speaker : Which date ?

Minister for Home : Actually the clash between two sections of students took place on 27th May, in the Government Degree College, Quetta, which is situated in 'B' section and is outside the jurisdiction of the Police Department.

Mr. Speaker : Which place that area is ?

Minister for Home : It is 'B' area, Sir, where the clash occurred.

Mr. Speaker : Which is that area ?

Minister for Home : It is just a suburb of Quetta and is not in the town of Quetta, and is not administered by Police. It is 'B' area outside Police jurisdiction.

Mr. Speaker : Then administered by whom ?

Minister for Home : By levies and Jamadars and Inspectors and ultimately administered by Revenue Department.

Mr. Speaker : The Minister means the staff is administered and is subordinate to the Revenue Department ?

Minister for Home : Yes Sir. It was definitely not under the Police. This is outside the police jurisdiction. The first clash to which my friend

has referred to, happened on the 27th May, in the 'B' area in the Government Degree College, Quetta, and this was a clash between some local and non-local students. The Police, conscious of the situation, apprehending that the trouble may not spread to 'A' Area, started patrolling and picketting the areas. On the night of 28th and 29th May, the Police Party came across about 30/40 people who were found in suspicious circumstances. They were actually, according to me, dismantling the fencing of the Intermediate College, which is a different College where no clash had occurred. My friend has tried to confuse the issue by suggesting in his adjournment motion that the clash between two sections of students happened and the Police opened fire on them ; that is not correct. The clash took place on the 27th May, in Degree College in 'B' Area and the other incident relates to a different Intermediate College, where the Police party patrolled. The Police entered the Intermediate College Hostel where they were faced with brick-bats, and my information is that some fire was also resorted to from the other side. The District Magistrate had to order the Police to fire on the other party which unfortunately resulted in serious injuries to two students who were admitted in the Hospital but one of them unfortunately died while the other is recovering. Some constables and other students also received injuries.

So Sir, my submission is that these are two incidents which happened on 27th and 28th respectively, and these are being confused. If you kindly peruse the adjournment motion, it says that there was a clash between two sections of the students and the Police opened fire. This is not so. So the motion is based on mis-statement. My information is that a case was registered and 84 of the students were taken into custody. My friend, and colleague, the Minister for Revenue, Incharge of Tribal Areas, immediately rushed to Quetta. The arrested boys have been bailed out and the matter is subjudice. It is a very sensitive matter and I hope that my friend will not press his motion. There is no doubt that there is some perturbation in the minds of the people and it is in our minds too but it is not on account of any negligence on the part of the Police. On the contrary, we have been very much vigilant. It is incorrect that unrest between the locals and non-local is increasing. So, I request that the motion which is based on mis-statement and also the matter being subjudice, be ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the Minister has confused the two issues. If he could kindly go through the wording of the adjournment motion, he will see that it is worded, "A definite matter of recent and

urgent public importance, namely, the police has opened fire injuring two students of a College of Quetta. Sir, the second incident which is mentioned had to be referred. I am referring to the opening of fire by the Police on the students of Quetta. They have said that the fire had to be resorted to as the police wanted to take preventive measures due to a clash between two groups of students. The factual position is that on 27th May. . . . . .

Mr. Speaker : The Minister means to say that the police opened fire because of clash between two groups of students.

Malik Muhammad Akhtar : An earlier clash, because tension was there.

Mr. Speaker : Then to avoid a fresh clash the police took action ?

Malik Muhammad Akhtar : Police did not take preventive measures because. . . . . .

Mr. Speaker : The Ministers' allegations are that police opened fire and that the police was negligent ?

Malik Muhammad Akhtar : Preventive measures were not taken. . . .

Mr. Speaker : Anyhow as stated by the Minister, the Member has mingled two occurrences. The motion is not definite and it is, therefore, ruled out of order.

FAILURE OF GOVT. TO PROTECT SMALL LAND-OWNERS OF MAUZA BIRBET TEH. NOWSHERA, DISTRICT HAZARA FROM THE TYRANNY OF A BIG LANDLORD OF THE AREA

Mr. Speaker : Next motion-No. 239. This was moved the other day. This is about Upper Tannawal.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubaidullah) : This also I respectfully oppose on the around that it is not a matter of recent occurrence and if I give the factual position I am sure my friend, Mr. Hamza will not press this motion.

The factual position is that there was a dispute over a landed property and one 'bandi' which means a cattle shed between one Taj Muhammad Khan on the one hand and Alam Khan, Fazlul Rehman and Sher Zaman

on the other. My friend is trying to bring this motion in support of Alam Khan. The High Court has decided the matter in favour of Taj Muhammad Khan and issued ejectment orders against Alam Khan. The learned Court issued further orders that at the time of giving possession of the disputed cattle shed and the landed property the police should also be present on the spot with the patwari to maintain law and order. So in the presence of the local police this was done on the 19th May, 1968. Alam Khan bolted away from there and came down to Lahore. He probably met some press people. He may have met my friend too. But then he has no case. We have carried out the orders of the High Court.

Mr. Speaker : What about the burning of homes ?

Minister for Home : This 'bandi' and the landed property was handed over to Taj Muhammad Khan. My submission is that this Alam Khan has no dependents. He is living alone.

Mr. Speaker : I am asking about the allegation which has been levelled that the house has been burnt and razed to the ground.

Minister for Home : If that house was in the 'bandi' then Taj Muhammad must have dismantled it. The entire property has been handed over to Taj Muhammad. He may have burnt some property also. It does not belong to Alam Khan. It belongs to Taj Muhammad according to the High Court decision. If he has dismantled any property I am not aware of it. Alam Khan was living alone. He has no dependents and according to the police record is a bad character and as soon as the patwari had gone with the police party to eject him he bolted away, and the possession was handed over, according to the High Court decision, to Taj Muhammad. Now, if he burnt any shed or he has dismantled it he is justified because the property belongs to him. We don't come into the picture.

Mr. Speaker : The house was not burnt on the 19th ?

Minister for Home : No. Sir. The facts as they are do not support my friend and it is not a matter of recent occurrence.

Mr. Speaker : Does the Member press the motion ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر موصوف کے بیان سے ظاہر ہے کہ انہیں ابھی تک اس چیز کا علم نہیں آیا لوگوں کے مکانات جلائے گئے یا

نہیں ۔ وہ اس سے انکار نہیں کرتے اور نہ ہی اسے تسلیم کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہائی کورٹ کے احکام کے تحت یہ قبضہ دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد اگر کوئی مکان جلایا بھی گیا ہے تو وہ تاج محمد کا مکان ہے ۔ عالم خان کا تو نہیں ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ یہ تین چار کنبوں کے مشترکہ مکانات تھے ۔ یہ لوگ صدیوں سے وہاں رہ رہے تھے ۔ یہ ان کے آباؤ اجداد کے مکانات تھے ۔

جناب سپیکر ۔ جس کے ساتھ ان غریب لوگوں کا جھگڑا ہے ، وہ علاقے کا بہت بڑا زمیندار ہے ۔ اگر زمین کا قبضہ لینا تھا ان کو مکانوں سے بیدخل نہیں کرنا چاہیئے تھا ۔

Mr. Speaker : As the facts have been denied by the Home Minister the motion is ruled out of order.

LARGE-SCALE RIOTING AND TWENTY-FOUR HOUR CURFEW IN QUETTA

Mr. Speaker : Next-241 by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely the failure of the Government to keep law and order in Quetta which has resulted in large-scale rioting and clamping of 24 hour curfew and calling in of the army in Quetta. This failure of the Government to keep law and order has sent a wave of deep resentment throughout the Province.

ALARMING LAW AND ORDER SITUATION AND IMPOSITION OF CURFEW FOR ONE MONTH IN QUETTA

Mr. Speaker : Next-242 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely the alarming law and order situation in Quetta, as revealed by the imposition of curfew for one month has caused great resentment among the public all over the Province. The news of the imposition of curfew in Quetta was published in the daily Nawai-Waqt, Lahore dated 31st May, 1968.

IMPOSITION OF DUSK TO DAWN CURFEW IN QUETTA BY THE DISTT. MAGISTRATE FOR A PERIOD OF ONE MONTH.

Mr. Speaker : No : 247 by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the situation caused by the imposition of dusk to dawn curfew in Quetta by the District Magistrate for a period of one month during May-June 1968. This has perturbed the minds of the people of West Pakistan and, therefore, it needs to be discussed in this House immediately.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : I oppose these motions. They relate to the same incident. They are, of course, differently worded. In the first instance I will deal with my esteemed friend, Khawaja Muhammad Safdar's motion. The two points that he has made are : that there is large-scale rioting in Quetta and there is a 24-hour-curfew. I suppose these are the two points that he is emphasizing (*interruptions*) That shows that Govt. is very vigilant and the Govt. is not prepared to take any risk. On the contrary you should compliment the Govt. for that. This incident, as I have submitted earlier in answer to the adjournment motion moved by Malik Muhammad Akhtar, occurred on the the night between the 28th and 29th which has resulted in the imposition of the curfew and which he calls large-scale rioting. Now, there is no large-scale rioting at all but only this one incident which took place on the night between the 28th and 29th which has unfortunately resulted in firing on both sides. Two students seem to have been hit one had unfortunately died. There is no widespread rioting as my friend suggests. This is denied. There is also no curfew for twenty-four

hours. My friend has emphasized that there is curfew for 24 hours. I submit that there is no curfew for 24 hours in Quetta. All that the District Magistrate has done is that he has imposed a curfew from 8.30 p.m. till 5.30 in the morning-that means nine hours out of 24 hours. The situation demanded that and it had to be imposed. So, my submission is, that so far as Khawaja Muhammad Safdar's motion is concerned it should be ruled out of order because it is not based on facts.

Then, my friend Mr. Hamza also talks of imposition of curfew for one month and that it has caused great despondency and resentment among the public all over the Province. There is no imposition of curfew for one month. I have got in writing from the Commissioner that there is nothing of the sort.

...and that he expects that it will be withdrawn. It is there-probably it was there for the last two nights-but it will be withdrawn in a day or two. It is no where said that the curfew will be there for one month.

Then, Sir, my friend, Mr. Mahmood Azam Farooqi's adjournment motion says that "the imposition of dusk to dawn curfew by the District Magistrate for a period of one month". Of course, it is from dusk to dawn as I submitted earlier but it is not for one month, and I assure the House that as soon as the situation improves, we will immediately without this curfew. The situation, according to me is absolutely under control. But for that one clash, which occurred on the 29th, no other incident has occurred, no widespread rioting, no curfew for twentyfour hours. . . .

Mr. Speaker : Has any other case of rioting taken place ?

Minister for Home : No Sir ; I, therefore, submit that these adjournment motions should be ruled out of order.

Mr. Speaker : Is this not a matter postponable till the general discussion on the budget ?

Khawaja Muhammad Safdar : Yes Sir, it can be postponed. . . .

جناب والا ۔ اس تحریک التواء کے پیش کرنے سے قبل مجھے کوئٹہ سے ایک ٹیلیگرام آیا نیز میں نے اپنے ایک دوست سے ٹیلیفون پر وہاں کے حالات پوچھے ۔ اس کے علاوہ نہ صرف کچھ طلبا میرے پاس بھاگے آئے بلکہ جب میں اتوار کو سیالکوٹ میں تھا ۔ سیالکوٹ کے رہنے والے

چند مزدور جو کہ کوئٹہ میں مزدوری کے لئے گئے ہوئے تھے ۔ میرے پاس آئے اور کوئٹہ کے حالات بتائے مجھے سخت افسوس ہوا ۔ جناب والا ۔ یہ واقعہ بڑا روح فرسا ہے اس واقعہ کو بتاتے ہوئے مجھے انتہائی دکھ اور رنج ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ان واقعات کی ذمہ داری بہت حد تک حکومت پر ہے میرے دوست اس سے اتفاق نہیں فرمائیں گے لیکن میری یہ قطعی رائے ہے کہ اس قسم کے واقعات حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے رونما ہو رہے ہیں ۔ جن کے نتیجہ میں ایک بڑے شہر کو فوج کے حوالے کرنا پڑا ہے ۔ اب جناب وزیر داخلہ کو میں کس بات کی مبارک باد دوں اس لئے کہ انہوں نے ایک شہر کو فوج کے حوالے کر دیا ہے مجھے تو تعزیت کرنا چاہئے ۔ وزیر داخلہ صاحب نے خوب فرمایا ہے کہ حکومت alert ہو گئی اور شہر کو فوج کے حوالے کر دیا ۔ اس کے لئے تو میں ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کروں گا ۔ کوئٹہ کے شہریوں پر ظلم کیا گیا ہے یہ کوئی خوبی نہیں ۔ ملک میں اس قسم کا لاء اینڈ آرڈر قائم ہے ؟

حکومت امن عامہ کو برقرار رکھنے میں حد درجہ ناکام رہی ہے ۔ مبارک باد کیا دوں گا ؟ میں تو افسوس کا اظہار کروں گا ۔ آپ ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے لڑا رہے ہیں ۔ آپ لوگ دس سال سے یہاں براجمان ہیں اور آپ کی دس سالہ غلط پالیسیوں کا یہ نتیجہ ہے کہ اس قسم کے حالات

پیدا ہو رہے ہیں ۔ آپ کو یہ انتظام کرنا چاہئے کہ علاقائی اور قبائلی تعصبات کو ہوا نہ دی جائے تاکہ اس قسم کے حالات پیدا نہ ہوں ۔ یہ سب آپ کے غلط انتظام اور غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہے کہ ایک بھائی دوسرے بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے ۔

جناب والا ۔ ان کی رپورٹ غلط ہے ۔ ۳۰-۵-۶۸ کے پاکستان ٹائمز میں Students Riots کا ذکر ہے ۔ اور پریس ریلیز میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے ۔

Students clash in Quetta :

Some disgruntled political elements, however, thought it fit to exploit the differences of the students for their own ends and continued to incite them.

وہ کون سے disgruntled elements ہیں ۔ آپ کو اس بات کا پتہ کرنا چاہئے اور اس ہاؤس کو بتانا چاہئے ۔

Minister for Home : Sir, my friend should confine himself to his adjournment motion.

خواجہ محمد صفدر ۔ انہوں نے جو کچھ ارشاد کیا ہے اور میری بات میں صرف اتنا فرق ہے کہ میں نے کہا تھا کہ ۲۴ گھنٹے کا کرفیو لگا دیا ہے اور پریس ریلیز میں یہ کہا گیا ہے کہ dusk to dawn گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ۔ یہ تو لوگوں کو mislead کرنا ہے اور اپنی غلط کاریوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ ان کا کردار اور ان کی گفتگو کیا ہے ۔

Mr. Speaker : It has been stated by the Minister of Home that there has been no large scale rioting in Quetta nor any curfew for twentyfour

hours has been imposed in Quetta. Moreover the matter is postponable till the general discussion on the General Budget. Therefore, all the three motions are ruled of order.

Mr. Speaker : We will now pass on to adjournment motion No. 243.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک التواء کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ایک ماہ کرفیو لگایا گیا ہے ۔ اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں ۔ اس طرح اگر ٹھیک نہیں تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ماہ کا نہ ہو ۵ ماہ کا ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ معاملہ ختم ہوگیا ہے ۔

LOOTING OF PASSENGERS OF 123 UP TRAIN (SARGODHA TO LAHORE) BY ARMED DACOITS

Mr. Speaker : Now the adjournment motion by Haji Sardar Atta Muhammad.

Minister for Law : This pertained to the Home Department Sir-dacoity in a railway compartment between Sargodha and Lahore.

Minister for Home : Has my friend moved it Sir ?

Mr. Speaker : Yes.

وزیر داخلہ (قاضی فضل اللہ عبیداللہ) ۔ جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے اس تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ یہ واقعہ ضرور ہوا ہے کہ ریلوے کے ایک کمپارٹمنٹ میں ایک ڈاکہ ہوا ۔ اور ڈاکو ۱۱۴۵ روپیہ کی مالیت کا سامان لے کر بھاگ گئے ۔ اس واقعہ کی فوراً first report درج کرائی گئی اور اب ریلوے پولیس اس واقعہ کی تفتیش کر رہی ہے ۔ سرگودھا کا سرکل انسپکٹر بھی تفتیش کر رہا ہے ۔

تو میں عرض کروں گا کہ حکومت کی یا پولیس کی اس میں کوئی negligence نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا وہاں جو دو غیر مسلح سپاہی موجود تھے ان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر داخلہ ۔ ان دونوں سپاہیوں کو جو ڈیوٹی پر تھے suspend کر دیا ہے یہ واقعہ پلیٹ فارم سے off side پر ہوا ۔ جب فائرنگ ہوئی تھی تو ان سپاہیوں کو وہاں موجود ہونا چاہئے تھا ۔ اور کوشش کرنی چاہئے تھی کہ ڈاکوؤں کو گرفتار کر لیتے لیکن ایسا نہ ہوا اس لئے ان دونوں سپاہیوں کو suspend کر دیا ہے ۔ اور تفتیش ہو رہی ہے ۔

Mr. Speaker : Were they armed or un-armed ?

Minister for Home : One foot constable was armed with a revolver and the other had no weapon with him. That is what I have been told Sir. And both of them have been suspended.

مسٹر سپیکر ۔ تو کیا ان کی غفلت کی وجہ سے ڈاکو گرفتار نہ ہوئے ؟

Minister for Home : I am not in a position to say that just now because my information. . . . . .

خواجہ محمد صفدر ۔ کانسٹیبل کو پستول issue نہیں ہوتے ان کو رائفل issue ہوتی ہے ۔

وزیر داخلہ ۔ لیکن ڈی جی نے مجھے بتایا ہے کہ ایک کے پاس پستول تھا دوسرے کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا ۔ ہم نے ان دونوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی ۔ جہاں تک

اس معاملہ کا تعلق ہے اس کی باقاعدہ تفتیش ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ابھی کوئی ملزم گرفتار نہیں ہوا ؟

وزیر داخلہ ۔ جی نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب کیا آپ اس پر زور دیں گے جب کہ مقدمہ درج رجسٹر ہوچکا ہے ۔ اور پولیس کے سپاہیوں کو جو ڈیوٹی پر تھے معطل کردیا گیا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ اس تحریک کے لانے سے میرا مقصد یہ عرض کرنا تھا کہ مغربی پاکستان میں نہ تو عوام سڑکوں پر سفر کر سکتے ہیں نہ ہی ریل گاڑی میں محفوظ ہیں نہ ہی گھر میں حفاظت سے سو سکتے ہیں ۔ یہ ہماری حکومت کے لا اینڈ آرڈر کی حالت ہے مجھے افسوس ہے کہ وزیر داخلہ اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔

میری تحریک التواء کا سبب یہ تھا کہ میں ہاؤس کو بتاؤں اور آپ کی وساطت سے حکومت کو بتا دوں کہ اس وقت ملک کی کیا حالت ہے ۔ اب میں اسے press کروں گا تو کیا ہوگا اور نہ کروں گا تو کیا ہوسکتا ہے ۔

DAMAGE CAUSED TO CROPS IN SHAHPUR JAKAR DISTRICT NAWABSHAH DUE TO THE NEGLIGENCE OF THE STAFF OF THE AGRICULTURE DEPARTMENT.

Mr. Speaker : Next adjournment motion No. 245.

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ میں نے اس روز حاجی صاحب کی تحریک التواء کے متعلق اپنی گزارشات پیش کی تھیں اور میں نے

وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے متعلق ایک افسر کو وہاں بھیج کر تحقیقات کراؤں گا ۔ چنانچہ حسب وعدہ میں نے ایک افسر کو بھیجا ۔ اس کی اطلاع کے مطابق وہاں پر بیماری کی نوعیت کچھ ایسی نہیں ہے جس سے اضطراب اور تشویش پائی جائے وہاں جو کچھ تھوڑی بہت بیماری تھی اس کے متعلق تدارک کیا جا رہا ہے ۔

دراصل تنازعہ یہ ہے کہ وہاں زراعت کے اہلکار ایک خاص قسم کی دوا کا استعمال کرنا چاہتے تھے اور وہاں کے زمیندار ایک خاص دوا کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے ۔ تو میں یہ بات جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دراصل قواعد و ضوابط یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی خاص فصل بیماریوں کے جراثیم کو مارنے کے لئے دواؤں کو spray کرانا چاہے تو اس کو ۲۵ فیصد دوا کی قیمت داخل کرنا پڑتی ہے اور پھر ہم پر فرض عائد ہو جاتا ہے کہ ہم spray کردیں تو اس بناء پر میں حاجی صاحب سے التماس کروں گا کہ ان کا جو منشاء ہے وہ پورا ہوگا ہم نے وہاں پر آدمی بھیج دئے ہیں کہ وہ زمینداروں کو اس بات پر قائل کریں کہ جس قسم کی ہم دوا spray کریں گے وہ دوا مناسب ہے ۔ ایسی صورت میں میری حاجی صاحب سے التماس ہے کہ وہ تحریک التواء کو واپس لےلیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے خوشی ہے کہ ملک صاحب نے وہاں ایک افسر کو تعینات کیا اور بھیجا ۔ اور تحریک پیش کرنے کا جو مقصد تھا وہ پورا ہوگیا اس وجہ سے میں اس کو press نہیں کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The motion is not pressed.

DEMOLITION OF THE BUILDING OF BAQIAT-US-SALEHAT IN RAWALPINDI BY THE MUNICIPAL COMMITTEE, RAWALPINDI

Mr. Speakar : Next motion No.246 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the building of the religious institution Baqiat-us-Salehat situated in Mohalla Amarpura, Rawalpindi, has been demolished by the Municipal Committee Rawalpindi. As a protest Maulvi Abdur Rehman one of the members of the association who run the institution went on hunger strike and has been arrested. The illegal action of the Rawalpindi Municipal Committee has perturbed the minds of public of West Pakistan.

مسٹر حمزہ — جناب سپیکر - میری بھی اس سے متعلق ایک تحریک التواء تھی -

Mr. Speaker : A similar motion has been given notice of by Mr. Hamza, who may please move it.

———

DEMOLITION OF THE RELIGIOUS INSTITUTE, BAQIAT-US-SALEHAT IN MOHALLA AMARPURA BY THE MUNICIPAL COMMITTEE, RAWALPINDI

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, the uncalled for action of the Municipal Committee, Rawalpindi, in demolishing a religious institute known as Baqiat-us-Salehat consisting of a few class rooms and attached to the mosque of Mohalla Amarpura which was serving the purpose of teaching the Holy Quran to the children of the area. The matter was reported in the daily 'Nawa-e-Waqt', Rawalpindi, on Saturday, the 1st of June, 1968. This has caused great resentment among the public of West Pakistan.

Minister for Basic Democracies & Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo) : I oppose both the adjournment motions. Firstly, I will take up Malik Muhammad Akhtar's motion.

Sir, this is a motion which does not relate to a single specific matter. In addition to that the action of the Municipal Committee, as I will just

now state, was taken in the ordinary administration of law. Secondly, factually it is also incorrect.

The actual position is that Maulvi Muhammad Farooq, brother of Abdur Rehman, had raised an unauthorised construction over the graves in a grave-yard. (*laughter*)

He had raised a construction over the graves of the dears and nears of some of the people living in the locality situated in Mohalla Amarpura Rawalpindi. Notice for demolition of the unauthorised and illegal construction was served on the offenders Maulvi Muhammad Farooq, etc., on 8th May, 1968. He did not comply with the requirements of the lawful notice issued by the Municipal Committee. The notice had been issued on the persistent demand of the residents of the adjoining locality to the effect that the defaulter had taken over illegal possession of a portion of grave-yard and had thus hurt the susceptibilities of those families whose near and dears were lying buried in the grave-yard. The unauthorised building was being used as a residential quarter. The portion where the religious institution "Baqiat-us-Salehat" is stated to be situated has not been demolished although it is also an illegal construction. The matter regarding this undemolished portion is still under investigation. It may be stated that the portion of the building which had been demolished was a recent construction. The portion where the religious institution "Baqiat-us-Salehat" is stated to be situated, where boys study, is existing since 1966 and has so far been untouched.

In spite of the fact that two days notice for demolition was given, the unauthorised construction was demolished after 20 days from the date of service of the notice. The Municipal Committee is competent to demolish the unauthorised construction under the provisions of M.A.O. of 1960. The action of the Municipal Committee is legal and without prejudice.

So Sir, under these circumstances, I, would request that this is an action which has been taken by the Municipal Committee under the ordinary administration of law and secondly this is factually incorrect and thirdly, for this particular matter, I feel that the action of the Municipal Committee should have been appreciated by our friends instead of being criticised. If somebody, even in the name of religious education, tries to occupy a land which is already occupied by those who are now powerless, motionless and cannot protest and who are not in this world - we are also

not to be here after some time - and the Municipal Committee has taken action particularly on the persistent demand of the people of the locality, I think, that action should be appreciated. I, therefore, request that this may please be ruled out of order.

Mr. Speaker : Does Mr. Hamza press this motion ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر بلدیات نے جو کچھ حقائق اس ایوان میں بتائے ہیں میں ان سے شدید اختلاف رکھتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ تعمیر حالیہ تھی ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ کیا آپ کے پاس ثبوت موجود ہے کہ یہ عمارت گرا دی گئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ پچھلے سات سال سے یہ تعمیر موجود ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر صاحب کا کہنا ہے کہ یہ عمارت موجود ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ عرض یہ ہے کہ اس کا ایک حصہ گرایا اور دوسرا موجود ہے ۔ یہ دونوں حصے ایک ہی وقت میں تعمیر کئے گئے بلکہ جن لوگوں کے عزیزوں کی قبریں وہاں موجود ہیں انہوں نے ان کے چندہ سے یہ عمارت تعمیر کی تھی ۔ وجہ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی راولپنڈی کے ایک ممبر اس شخص کے ساتھ ذاتی عناد رکھتے تھے ۔ یہ کسی ایک شخص کی ملکیت نہیں ہے بلکہ یہ ایک تعلیمی درسگاہ تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ کے پاس کیا ثبوت ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ میرے پاس ثبوت ہے اور قانون کو جو معنی یا مطالب دیئے گئے ہیں وہ غلط ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پاس کیا ثبوت موجود ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ فرمائیے ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ اصل بات یہ ہے واقعات یہ ہیں کہ راولپنڈی کے محلہ امر پورہ میں ایک دینی درسگاہ ہے جسکا نام لیا گیا ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کے پاس یہ ثبوت صرف پریس رپورٹ ہی کے ذریعے ہے ؟

ملک محمد اختر ۔ نہیں جناب والا ۔ میرے پاس کچھ اور بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پیش کیجئے ۔ یہ تو واقعہ بیان کیا جاتا ہے ۔ پریس رپورٹ کے ذریعے ۔

ملک محمد اختر ۔ اس میں جناب والا ۔ ہوا یہ ہے کہ ایک شخص مسمی شیر بہادر ہیں جو مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر ہیں ۔ وہ غنڈہ ایکٹ میں چالان کئے گئے تھے جب گورنر موسیٰ مغربی پاکستان میں آئے تھے ۔ ان کی الاٹمنٹوں کو ایک شخص فاروق نے چیلنج کیا تھا ۔ ہائی کورٹ میں اور جس کی مثلیں میرے پاس موجود ہیں ۔ اس شیر بہادر نے اپنے ذاتی عناد کی خاطر اس دینی درسگاہ کو گرایا اور جناب وزیر صاحب کا یہ کہنا کہ دو دن کے نوٹس پر اس کو گرایا جانا تھا تو اس کا مطلب

یہ ہے کہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ وہ قانون کی واقفیت سے لا علم ہیں۔ اب جناب والا ۔ نوٹس کے دو طریقے ہوتے ہیں ۔ پہلا نوٹس ۱۰ یوم کا ۔ پھر تین دن کا اور ازاں بعد ۲۴ گھنٹوں کا ہوتا ہے انہوں نے وہ تمام stages طے نہیں کیں اس لئے ان کا جو ایکشن ہے وہ ٹھیک نہیں ہے ۔ جناب وزیر صاحب نے طویل تقریر فرمائی ہے ۔ پہلے انہوں نے کہا کہ ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ عناد کی بناء پر کیا گیا ۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ قانونی طور پر کیا گیا لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ میونسپل ایڈمنسٹریشن کے رواز کی خلاف ورزی کی گئی ہے اس کے بعد وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ specific نہیں ہے specific تو میری آخری لائن بھی ہے کہ illegal action of Rawalpindi Municipal Committee ۔ جناب والا ۔ جو واقعات اصل میں ہوں وہ تو بیان کرنے ہی ہوتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو غلط تاثر دیا جانا شروع ہو گیا ہے اور آج صبح بھی ایک موشن میں دیا گیا کہ دونوں incidents اکٹھے کریں گے ۔ اگر ایک واقعہ کے بعد دوسرا واقعہ آئیگا تو اس کو لازماً ایسا کرنا پڑے گا لیکن ایکشن صرف ایک ہی ٹیکس ہو گا ۔ تو جناب والا ۔ جو سٹیٹمنٹ منسٹر صاحب کی ہے یہ مرمت بغیر قانونی اجازت یا بغیر اجازت حاکم مجاز کے ہوئی یہ درست نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور نوٹس کی ضرورت تھی ۔ یہ چیز عناد کی بناء پر کی گئی ہے کیونکہ شیر بہادر مسلم لیگ پارٹی کا لیڈر تھا جس کا چالان غنڈہ ایکٹ میں ہوا تھا ۔

Mr. Speaker : So far as motion No. 246 by Malik Muhammad Akhtar is concerned, that does not relate to a single specific matter and is not of recent occurrence. Besides the Member wants to discuss so many matters in this motion. It is therefore, ruled out of order.

So far as the motion moved by Mr. Hamza is concerned, it has been stated by the Minister for Basic Democracies and Local Government that the building has not demolished. The facts have been denied and, moreover, the action has been taken by the Municipal Committee in the ordinary administration of law and I am in agreement with the Minister. Therefore, both the motions are ruled out of order. Next motion by Mr. Mahmood Azam Farooqi stands disposed of.

DECISION OF THE PROV. GOVT. TO STOP THE SUPPLY OF SUGAR AT RATION DEPOTS

Mr. Speaker : Next motion No. 248 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the decision of the Provincial Government to stop the supply of sugar at Ration Depots due to failure of the Department to procure stock of sugar from Sugar Mills. The decision will cause scarcity and will result in the prices. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

FAILURE OF GOVT. TO SUPPLY SUGAR TO BE SOLD AT RATION DEPOTS IN LAHORE

Mr. Speaker : No. 250 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent importance, namely the failure of the Government to make adequate arrangements for the supply of sugar to be sold to the citizens of Lahore through ration depots consequently due to its non-availability, sugar will not be sold to the public through the depots after 15th June, 968. This has caused great resentment among the Laborities. The grave situation has been disclosed through a news item published in the Daily Imroze Lahore dated 1-6-68.

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, I beg to oppose both these motions. I consider the publication of this news item is very unfor-

tunate particulary at a time when the market was rather sensitive. I would request everyone concerned to check up the facts and figures before they are published in the press. They do more harm than good because they tend to create a scare about this commodity, which is neither in the interest of the consumers nor of those who publish it. We have already denied that news item, and there is no scarcity of sugar in Lahore. Besides, the Mill owners are not to stop the sugar supply as ordered by the Government. It is incorrect that 5,000 ration cards have been recently issued. Only 470 cards have been issued and this is in ordinary process which goes on taking place. I was distrubed to see that despite the publication of a press communique on the subject, it was thought fit by certain people again to controvert the decision taken by the Government and thus persue a course which would unfortunately result only in creating the scare. The House would recall that when the sugar prices position began to deteriorate, the Government decided to requisition 60,000 tons of sugar from the sugar mills which is adequate for meeting the needs of the urban areas till November this year when the next sugar season will commence. Out of the 60,000 tons, 40,000 tons have already been acquired. So it is malicious and very unfortunate for anyone to say that the mill-owners are not co-operating or the Government is not powerful enough to take charge of the stocks. It will also interest this House to know that about 20,000 tons of sugar is being imported during the course of this month. I have been informed - it will turn out to be correct - that 8,000 tons will be arriving shortly and the rest 12,000 tons will be arriving during the third week of June.

In view of these circumstances, the Government, it will go to prove, has taken all the steps that it can take in order to alleviate the sugar scarcity.

It seems to me, I hesitate to make any accusation that such news which has appeared twice in the paper is the result of either some unfortunate misunderstanding or the result of something that I would not like to say. But I think it can be inferred and that is this that if a scare is created the prices will rise because then there will be demand or rush. Sir, it will also be interesting to know that on the first of this month sugar at the ration depots was available and the ration card holders had not consumed the whole quota. It is part of the allegation that the sugar quota had been fixed at fifteen hundred tons and the actual supply was at 12.85 hundred tons. This again is absolutely wrong that the sugar

quota for Lahore is inadequate. The fact that so much sugar was left undisposed of at the end of this month clearly demonstrates that the sugar quota given for the Lahore town is not inadequate.

Taking up the technical question on which both the motions can be ruled out of order, subject to your decision, it may be stated that the facts are denied. It is denied that the supply of sugar at the ration depots is not adequate or that the mills have not given all the quantity required of them.

I would, therefore, beg of you to kindly rule these motions out of order.

Mr. Speaker : Has the Government taken any decision to stop the supply of sugar to the ration depots ?

Minister of Food : No Sir. They will continue to be supplied not till tomorrow or the day after but upto November, as I have submitted.

مسٹر حمزہ (لائلپور-٦) ۔ میری تحریک التواء ملک اختر صاحب سے کچھ مختلف تھی ۔ آپ کو اس امر کا احساس ہوگا کہ جوں جوں بازار میں چینی کمیاب ہوتی جا رہی ہے ۔ اس کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے ۔

جناب وزیر صاحب کو اس کا یقینی طور پر علم ہوگا کہ چینی کا جو کوٹہ دیا جا رہا ہے وہ سوا تولہ فی کس یومیہ ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ حکومت نے کارخانوں کے مالکان سے جو ٦٠٠٠٠ ٹن چینی وصول کرنی تھی اس میں سے ٣٠٠٠٠ ٹن وصول ہوچکی ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ حکومت کی چینی کی پالیسی بہت کامیاب ہے اس سے نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ چینی کے نرخ دسمبر کے مقابلہ میں دوگنے ہو چکے ہیں ۔ اگر ان کے وعدوں کا اعتبار کیا جائے تو مجھے یہ تحریک التواء پیش نہیں کرنی چاہئیے ۔ مگر جہاں تک ان کے وعدوں کے ایفاء کا تعلق ہے حکومت کی چینی کی پالیسی بری طرح

ناکام ہوئی ہے ۔ وہ خدشات جن کا اس پریس رپورٹ میں اظہار کیا گیا ہے بہت حد تک درست ہیں ۔ وزیر موصوف نے یہ کہا ہے کہ ۶۰۰۰۰ ٹن چینی میں سے ۴۰۰۰۰ ٹن بہم پہنچا لی گئی ہے اس وقت ملیں نہیں چل رہیں اور انہیں اتنی چینی حاصل کئے کافی عرصہ گزر چکا ہے ۔ اگر مالکان کی جانب سے یہ مقدار مہیا کی جانی تھی تو یہ اس وقت تک تمام کی تمام وصول ہو جانی چاہئیے تھی ۔ ان حالات کے پیش نظر میرا اندازہ ہے کہ وزیر موصوف کی زبان کی شیرینی کے باوجود آپ اس تحریک کو باضابطہ قرار دیں گے ۔

وزیر خوراک ۔ میں ان کی زبان کی تلخی کے باوجود یہ عرض کروں گا کہ ۴۰ ہزار ٹن چینی جو اس وقت تک لی جا چکی ہے یہ ہم ایک تدریجی پروگرام کے مطابق حاصل کر رہے ہیں ۔ ساری ۶۰ ہزار ٹن چینی ایک وقت نہ لینی ہے نہ لینے کا ارادہ تھا ۔ ہر دوسرے تیسرے مہینے ہم کچھ مقدار لے لیتے ہیں ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ باقی بیس ہزار ٹن چینی ان کے پاس موجود نہیں ہے ، وہ ان کے پاس موجود ہے ۔ اور انشاءاللہ ہم پوری ۶۰۰۰۰ ٹن لے لیں گے ۔ شوگر پالیسی کے متعلق میرے عزیز نے ذکر فرمایا ہے اگر آپ اس تحریک کو دیکھیں گے تو اس میں شوگر پالیسی کا ذکر نہیں ہے یہ صرف ایک واقعہ کے متعلق ہے کہ لاہور میں راشن کارڈ ہولڈرز کو چینی نہیں مل رہی ۔ اور اس واقعہ کے متعلق میں نے گذارش کردی ہے ۔

Mr. Speaker : As it has been stated by the Minister for Food that no decision by the Provincial Government to stop the supply of sugar to ration depots has so far been taken both the motions are factually incorrect and are ruled out of order.

Mr. Speaker : No : 249.

Minister of Food : These adjournment motions have already taken so much time.

Mr. Speaker : The rest of the adjournment motions will be taken up tomorrow.

ELECTION OF M.P.As TO P.W.R. LOCAL ADVISORY COMMITTEES

Mr. Speaker : We will now take up the Orders of the Day. The first motion is from the Parliamentary Secretary (Railways).

Parliamentary Secretary (Railways) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Sir, I beg to move :

> **That the Provincial Assembly of West Pakistan do elect six of its members through simple majority vote to represent the House on the Pakistan Western Railway, Local Advisory Committee - 4 for the Lahore Committee and 2 for the Karachi Committee against the seats reserved for the Members of the Provincial Assembly.**

Mr. Speaker : Motion moved, the question is :

> **That the Provincial Assembly of West Pakistan do elect six of its members through simple majority vote to represent the House on the Pakistan Western Railway, Local Advisory Committee 4 - for the Lahore Committee and 2 for the Karachi Committee against the seats reserved for the Members of the Provincial Assembly.**

The motion was carried.

Mr. Speaker : Now that the Assembly has agreed to elect six of its Members to serve on the 2 Advisory Committees of the Pakistan Western Railway - 4 on the Lahore Advisory Committee and 2 on the Karachi Advisory Committee, nomination papers are invited by 12 noon on 11th June, 1968. Nomination forms are available with the Assembly Secretariat.

Withdrawal of candidates can be made before 12 Noon on the 12th June, 1968. A poll, if necessary, will be held on 14th June, 1968.

SUPPLEMENTARY BUDGET (RAILWAY) FOR THE YEAR 1967-68 (*presentation*)

Mr. Speaker : Next motion is from the Finance Minister.

Minister of Finance (Syed Ahmed Saeed Kirmani) : Sir, I present the Supplementary Budget (Railway) for the year 1967-68. The demands included therein are on the recommendation of the Governor.

Mr. Speaker : The Supplementary Budget (Railway) for the year 1967-68 stands presented to the House.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN TRADE UNIONS ORDINANCE, 1968 (*resumption of discussion*)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968.

Mr. Hamza may please resume his speech.

(اس مرحلے پر مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر سید یوسف علی شاہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - جناب والا - اس روز میں جناب خواجہ محمد صفدر کو یہ نصیحت کر رہا تھا کہ اگر حکومت مزدوروں کے ساتھ اپنے بین الاقوامی وعدوں کو پورا نہیں کرتی تو ہمیں اس کا گلہ نہیں کرنا چاہیئے - اگر حکومت ان وعدوں کی خلاف ورزی کرتی ہے تو ہمارے پاس ایسا کوئی راستہ نہیں - کوئی ایسا فورم اس ملک میں اور بیرونی دنیا میں جہاں ہم حکومت کے کئے ہوئے معاہدات کی خلاف ورزی کے بارے میں جا کر کوئی عرض داشت پیش کر سکیں اور وہاں سے ہم کوئی انصاف حاصل کر سکیں -

جناب سپیکر ۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ جناب وزیر موصوف نے محنت کشوں کی تعریف جو اس ہنگامی قانون میں دی گئی ہے کو محدود کرنا کیوں پسند کیا ہے جبکہ غلامی کے دور میں یا اس نام نہاد آزادی کے دور میں مشرقی پاکستان کی حکومت نے مزدوروں کی تعریف کو اس حد تک محدود نہیں کیا ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر محنت صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے ۲ سال کے عرصہ میں حکومت نے ان چھوٹے اہلکاروں اور ان چھوٹے سرکاری ملازمین کو کون کون سی خصوصی مراعات دی ہیں ۔ اور ان کی تنخواہوں میں کون سا بیش بہا اضافہ کیا ہے ۔ اور ان کو اب انجمن سازی کے حق سے کیوں محروم کرنا پسند فرمایا ہے ۔ اگر حکومت کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ بڑے بڑے افسران کو ہم انجمن سازی کی اجازت نہیں دیں گے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس میں کسی حد تک حق بجانب ہو گی ۔ کیونکہ حکومت بڑے بڑے افسران کو تنخواہوں کے علاوہ بہت سی مراعات مہیا کرتی ہے جو وہ مراعات ان ان چھوٹے اہلکاروں ۔ مزدوروں ۔ چپڑاسیوں ۔ چوکیداروں ۔ ہسپتال کے بیروں ۔ ڈسپنسروں اور جیل کے وارڈوں کو قطعاً میسر نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ ہمارے کان حکومت کی جانب سے یہ اعلان سننے کیلئے ترستے ہیں کہ چھوٹے اہلکاروں ۔ چپڑاسیوں اور چوکیداروں کو نئی زمینیں کسی جگہ رعائتی نرخوں پر الاٹ کر رہی ہو یہ تمام کی تمام رعائتیں بڑے بڑے افسران کیلئے مخصوص ہیں ۔ ایک جانب ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتوں کے نرخ بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور وہ معیار زندگی جو

چھوٹے اہلکاروں کو آج سے پانچ چھ سال پہلے نصیب تھا انہیں آج وہ بھی نصیب نہیں ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں جناب وزیر محنت صاحب کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ آج سے ۲۰ سال پہلے کی تنخواہیں جو چپڑاسیوں یا چوکیداروں کو وہ ادا کر رہے تھے اگر وہ ان کی وہی تنخواہیں ادا کرنے کیلئے تیار ہوں تو ان کا بہت بڑا فیاضانہ اعلان ہو گا ۔ یہ ان کا بہت بڑا فیصلہ ہو گا ۔ میں سابقہ تنخواہوں کا جب حوالہ دیتا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آج سے ۲۰ سال پہلے روپے سے جو کچھ خریدا جاتا تھا آج اگر اتنا ہی روپے سے وہ خرید سکیں ۔ یا آج سے بیس سال پہلے اشیائے خوردنی یا روزمرہ کی چیزیں جو وہ اس تنخواہ سے خرید سکتے تھے وہ آج بھی اس تنخواہ سے خرید سکیں ۔ یہ اس کمزور طبقہ اور کم تنخواہ پانے والوں پر بہت ہی بڑا احسان ہو گا ۔ ایک جانب کیفیت یہ ہے کہ ضروریات زندگی کی چیزوں کی قیمتیں تیزی سے بڑھ رہی ہیں اور اس ملک کا وہ طبقہ جن کی تنخواہیں fixed ہیں جن کی تنخواہیں بہت کم مقرر کی ہوئی ہیں کو انتہائی تکلیف اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ آپکو یہ احساس ہوگا کہ انجمن سازی بذات خود مقصود بالذات نہیں البتہ انجمن سازی سے بعض مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ لوگ انجمن سازی محض انجمن سازی کی غرض سے نہیں کرتے بلکہ اس کے ذریعہ اپنے جائز مطالبات ان لوگوں سے منواتے ہیں جن کے مقابلہ میں ایک عام فرد کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی ۔ وہ انجمن سازی کر کے منظم ہو کر متحد ہو کر اور مسلسل جدوجہد کے بعد اپنے حقوق کسی

حد تک حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف کو بحیثیت ایک وزیر محنت کے یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے ہاں نچلے درجہ کے ملازمین انتہائی تکلیف کی زندگی گزار رہے ہیں ۔ اگر جناب وزیر موصوف عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو میں ان کے سامنے ایک تجویز پیش کرتا ہوں ۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر وزیر موصوف اس پر عمل کرنا پسند کریں تو اس کے بعد ان کو احساس ہو گا کہ ان چھوٹے اہلکاروں کو منظم ہونے اور انہیں انجمن سازی کا حق دیا جانا کتنا ضروری ہے ۔ میں ان کو یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ ایک سال کے لئے کسی جیل میں وارڈن یا کسی دفتر میں چپڑاسی کا کام کریں ۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ سات بچے بھی دیئے ہوں گے ۔ اگر نہیں دیئے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ حکومت کی فیملی پلاننگ کی پابندیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کو پانچ چھ بچے جلد عطا فرمائے ۔ بعض لوگوں کے ایک درجن بچے بھی ہوتے ہیں ۔ چلئے میں بچوں کی اوسط جناب وزیر موصوف کیلئے تجویز کرتا ہوں ۔ اگر وہ بطور وارڈن کام کریں اور ان کو تنخواہ ۷۰ یا ۸۰ روپے دے دی جائے ۔ ان کے آباؤ اجداد کی جو جاگیریں ہیں وہ ان سے بالکل استفادہ نہ کر سکیں (میں چھیننے کا لفظ استعمال نہیں کرتا) اور ایک سال بطور چپڑاسی یا چوکیدار یا وارڈن یا ڈسپنسر کام کریں اسکے بعد یہ دیکھیں کہ پانچ چھ بچوں کو اور بیگم صاحبہ کو خوراک مہیا کرنے اور ان کو دوسری ضروریات زندگی مہیا کرنا کتنا مشکل ہے ۔ اگر ان کو یہ احساس ہو اور ان کو یہ علم ہو کہ انہوں نے تمام زندگی وارڈن کا کام

کرنا ہے تو آپ اندازہ لگائیں ۔ جب ایک سال کے بعد اگر اس طریقے سے وزیر موصوف کو ایوان میں لایا جائے تو یہ محض انجمن سازی کی حمایت میں تقریر ہی نہیں کریں گے بلکہ وہ چیخ و پکار بھی کریں گے اور اپنے جسم کے نشان جو محنت کرنے کی وجہ سے پڑے ہوں گے وہ بھی دکھائیں گے یا کمزوری سے ان کے جسم کے اعضا ٹیڑھے ہو گئے ہوں گے یا جو چیتھڑے بن چکے ہوں گے ہمارے سامنے پیش کریں گے ۔ وہ ہمارے سامنے ہاتھ پھیلا کر درخواست کریں گے کہ انہیں انجمن سازی کا حق دیا جائے ۔ جناب سپیکر ۔ انجمن سازی سے کسی کا پیٹ نہیں بھر جاتا لیکن انجمن سازی حقوق حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے ۔ آپ یقین کیجئے کہ اس ملک میں انجمن سازی کے سلسلے میں اگر قدغن نہ لگائی جاتی یا وہ پابندیاں نہ عائد کی جاتیں یا وہ جبر و تشدد نہ کیا جاتا جو کہ کیا جاتا رہا ہے تو آج حکومت ان افراد پر یا اس طبقے پر جس قسم کی پابندیاں لگا رہی ہے نہ لگا سکتی ۔ میں حیران ہوں ایک طرف تو ہماری حکومت کو یہ اصرار ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے اہلکاروں کو محض اسی نوے یا سو روپے ماہوار تنخواہ دیکر دوسری جانب وہ اس حق کو جس کے ذریعے یہ چھوٹے اہلکار اپنے حالات زندگی بہتر بنا سکتے ہیں کو بھی سلب کرنے پر تلی ہوئی ہے ۔ میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے جناب وزیر موصوف کو ایک دن ایک فراخدلانہ دعوت دی تھی لیکن وہ اسکے متعلق ابھی تک خاموش ہیں ۔ حالانکہ اگر میں ان کو دعوت نہ بھی دوں تو بھی وہ میری تقریر کے دوران مداخلت کیا کرتے ہیں ۔ میں یہ تقریر نہ صرف تقریر برائے تقریر نہیں کر رہا بلکہ یہ زندگی کی ایک تلخ حقیقت ہے جو میرے غریب بھائیوں اور غربت اور افلاس کے شکار انسانوں

کی حالت زار کے متعلق ہے ۔ ان کی اس حالت کا احساس اسوقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک سینے میں ایک احساس دل نہ دھڑکتا ہو ۔ جب تک کہ انسانوں کو انسان نہ سمجھا جائے ۔ آج اس دور میں جبکہ روز مرہ کی عام استعمال کی اشیاء اسقدر مہنگی ہیں ۔ جناب وزیر خوراک یا وزیر چینی اس ایوان میں تو اٹھ کر بڑی اچھی تقریر کر لیتے ہیں لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ چینی کی پرچون قیمت آجکل تین روپے فی سیر ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Hamza is not relevant.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ میں اسلئے عرض کر رہا ہوں کہ وہ بھی اس حکومت کا ایک حصہ ہیں اور آج جبکہ عام انسان کو عام ضروریات زندگی میسر نہیں ہے اور نہ ہی ان کو پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوتا ہے وہ بلند بانگ دعوے کیوں کرتے ہیں ۔ میں آج پھر وزیر موصوف کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ماہرین کو بٹھائیں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ جو شخص سو روپے ماہوار تنخواہ لیتا ہے کیا وہ اسقدر محدود وسائل کے اندر رہ کر گزر اوقات کر سکتا ہے اور پھر اسی پر اکتفاء نہیں ۔ آپ نے جب بھی اخبارات میں محکمہ انسداد رشوت ستانی کی کارروائی پڑھی ہو گی تو یہی دیکھا ہو گا کہ لاہور ۔ لائلپور ۔ ساہیوال یا پشاور میں اس محکمے نے اکثر چھوٹے اہلکاروں پر چھاپے مار کر ان کو پکڑا ۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ التجا کروں گا کہ اگر آپ چھوٹے اہلکاروں کو ستر یا اسی روپے ماہوار تنخواہ دینے پر ہی تلے ہوئے ہیں اور اس کے بعد یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ناجائز ذرائع سے آمدنی حاصل نہ کریں تو آپ کی یہ پالیسی انتہائی غیر دانشمندانہ ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ تو کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ان کو رشوت لینے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر حمزہ ۔ اسکی اجازت تو حکومت نے دے رکھی ہے ۔ حکومت نے اپنے اس فعل سے ہی ان کو اجازت دی ہوئی ہے ۔ وہ اپنی اس قلیل آمدنی سے کس طرح گزارہ کر سکتے ہیں ۔ آپ کے محکمہ انسداد رشوت ستانی کا ہاتھ پٹواری اور سپاہی پر پڑتا ہے ۔ انہوں نے کبھی کسی افسر پر بھی چھاپہ مارا ہے ۔ اور جب ہم پوچھتے ہیں کہ آیا آپ نے کبھی کسی گزٹیڈ افسر کو بھی رشوت خوری کی وجہ سے سزا دی ہے تو ہمیں ایوان میں یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو کسی افسر کو جرگے کے سامنے رشوت خوری کے جرم میں پیش کیا گیا اور نہ ہی کسی کو سزا دی گئی ۔ جسکے معنی یہ ہوئے کہ اگر افسران کھلے بندوں دولت کی بھوک مٹانے کے لئے مخلوق خدا کو لوٹ رہے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آیا حمزہ صاحب نے انسداد رشوت ستانی کے متعلق کوئی بل پیش کیا ہوا ہے یا ابھی کوئی ترمیم پیش کی ہے ۔ یہ ترمیم تو مزدوروں کے متعلق قانون میں تجویز کی گئی ہے لیکن کیا وہ مزدوروں کے متعلق تقریر کر رہے ہیں یا اپنے موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے کہ حمزہ صاحب اپنے موضوع سے ہٹ گئے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں ان کو سمجھا رہا ہوں کہ ایک

جانب تو وہ چھوٹے اہلکاروں کو معقول معاوضہ دینے کے لئے تیار نہیں اور دوسری جانب انہیں انجمن سازی کے حق سے بھی محروم کر دیا ہے اور پھر آپ توقع رکھتے ہیں کہ وہ دیانت دار رہیں ۔ اس ملک میں اس حکومت کے ہوتے ہوئے وہ افسر جو کہ ہزاروں روپے ماہوار تنخواہ لیتے ہیں اگر وہ رشوت خوری کرتے ہیں تو اسقدر محدود اور نامعقول تنخواہ پانے والوں سے آپ یہ توقع کیوں کرتے ہیں کہ یہ چھوٹے اہلکار دیانتدار رہیں اور اسکے ساتھ ہی ساتھ آپ محکمہ انسداد رشوت ستانی کو یہ بھی حق دیتے ہیں کہ وہ ان چھوٹے اہلکاروں پر چھاپے مارے ۔ جناب وزیر موصوف کی جیب سے روپیہ نہیں جاتا جنکو ان سے سابقہ پڑتا ہے وہ رشوت دینے پر مجبور ہوتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ حکومت کا محنت کش کی تعریف کو محدود کر دینا اسکی محنت کش پالیسی کا مظہر ہے جس سے مجھے انتہائی دکھ ہوا ہے چاہئیے تو یہ تھا کہ وہ افراد یا وہ ملازمین جو کہ ان کے اپنے محکموں میں کام کرتے ہیں ان کے ساتھ اسقدر فیاضانہ سلوک کرتی جو اس ملک کے دوسرے صنعتکاروں کے لئے ایک قابل تقلید مثال بن جاتا ۔ ہمیں ایک جانب تو یہ گلہ ہے کہ جہاں تک صنعتکاروں کا تعلق ہے حکومت ان کو کنٹرول کرنے کے لئے تیار نہیں اور دوسری جانب جہاں تک ایک قابل تقلید کردار پیش کرنے کا تعلق ہے وہ اہلکار جو بالواسطہ ان کے ماتحت کام کرتے ہیں ان کو وہ حقوق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں جو کہ ایک مہذب حکومت ان کو دیتی ہے ۔

ان معروضات کے پیش نظر میں خواجہ صاحب کی اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں جو کہ انہوں نے دو دن قبل پیش کی تھی ۔

میجر محمد اسلم چان (راولپنڈی - ۱) - جناب والا - Workmen کی جو تعریف ۱۹۲۶ء کے ایکٹ میں تھی وہ یہ تھی

"Workmen means all persons employed in trade or industry whether or not in the employment of the employer with whom the industrial dispute arises"

اس میں جو بعد میں تعریف دی گئی ہے This does not include any such persons جو کہ All forces میں ہے - پولیس میں ہے واچ اینڈ وارڈ میں ہے - اس قسم کی دوسری چیزیں شامل نہیں تھیں - اس وقت یہ پوزیشن تھی کہ اگر کوئی workman ہو اور چاہے وہ محکمہ زراعت میں ہو چاہے وہ کسی trade یا صنعت میں ملازم ہو اسکو تو اختیار دیں کہ وہ انجمن سازی کر سکے - لیکن اس سے یہ حق چھین لیا گیا ہے - غریب مزدور کی اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ ان کی کوئی سنتا ہی نہیں - وہ اپنی آواز صنعتکار تک نہیں پہنچا سکتا تاکہ اس کی حالت پر رحم کیا جائے - اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ وہ انجمن سازی کر سکیں اور اسکے بعد وہ درخواست کر سکیں کہ ان کے حال پر رحم کیا جائے اور یہ کہ وہ اپنی کم تنخواہوں اور دوسرے حقوق کے متعلق درخواست کر سکیں - لیکن یہ حقوق ان سے چھین لئے گئے ہیں - آپ غور فرمائیے کہ مشرق پاکستان کا جو ایکٹ ہے - اس میں جو ہماری ایک شق سب سیکشن (۲) ہے :-

"(ii) who is employed in the service of a prison, or a hospital for the treatment of human patients;"

یہ included ہے - کہ جیل خانہ جات میں یا کسی ہسپتال میں کوئی کام کرنے والے محنت کش اپنی انجمن بنا سکتے ہیں ان حقوق کا جو تھوڑے بہت انہیں دیئے گئے ہیں تحفظ کر سکتے ہیں - مگر ہم نے اپنے

اس آرڈیننس کے تحت ان سے وہ حقوق بھی چھین لئے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے ان civilian کو بھی جن کا کسی گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تعلق ہے انجمن سازی کا حق نہیں دیا ہمارے برعکس بھارت میں ان کا جو ٹریڈ یونین ایکٹ ہے ۔ اس کی سیکشن (2b) میں انہیں یہ حق دیا گیا ہے ۔ اور جب یہ dispute وہاں پر ہوا تو اس کا فیصلہ ان کی سپریم کورٹ نے بھی کیا کہ آیا یہ بھی لیبر base ہے ۔ وہاں پر جو civilian ہیں وہ گو کہ گورنمنٹ کے ایمپلائز ہیں ۔ کیا انہیں انجمن سازی کا اختیار ہے یا نہیں ۔ تو یہ فیصلہ ہوا کہ labour base میں جو civilian ایمپلائز ہیں ۔ چاہے وہ ورکشاپ کے ساتھ ہوں ۔ چاہے وہ رجسٹرڈ ہوں یا نہ ہوں ۔ انہیں انجمن سازی کا پورا پورا اختیار ہے ۔ ہم نے وہ تمام اختیارات ان لوگوں سے چھین لئے ہیں پھر یہاں پر شق نمبر ۴ ہے

"Who is employed in a Managerial or administrative capacity."

یہ اس قدر vague اور ambiguous ہے ۔ اس کو define نہیں کیا گیا ۔ کہ Managerial میں کیا کچھ آئیگا ۔ اور کیا نہیں آئیگا ۔ ہو سکتا ہے کہ اس کو غلط طریقے سے استعمال کیا جائے ۔ گو کہ جناب ملک صاحب کی intention تو اس میں بہتر ہی ہو گی ۔ لیکن ہمیں یہ کوئی گارنٹی نہیں ہے ۔ کہ یہ جو ادارے ہیں وہ انہیں نیک نیتی سے استعمال کریں گے ۔ اس طریقے سے ہزارہا لوگ جو (اگر اس میں ایک لفظ mainly لگا دیا جائے) یعنی Mainly in Managerial & administrative capacity تو وہ ایک specific چیز ہو جاتی ہے ۔ اس کے برعکس ہم نے

administrative capacity میں جو لوگ ہیں ۔ ان میں سے ہزارہا ایسے لوگ ہیں ۔ جو سنٹرل اور پروونشل گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں کام کرتے ہیں مثلاً پوسٹ اینڈ ٹیلی گراف B & R ، اریگیشن ، ایگریکلچر، ہیلتھ اور اینٹی ملیریا وغیرہ ۔ ان محکموں میں جو سٹاف ہے ۔ ہم نے ان کو بالکل مستثنیٰ قرار دے دیا ہے کہ وہ اپنی ٹریڈ یونین نہیں بنا سکیں گے ۔ اگر وہ اپنی ٹریڈ یونین بنائیں گے ۔ تو وہ غیر قانونی ہو گی ۔ اس کے ساتھ آپ بھی غور فرمائیں کہ اس طریقے سے آئی ۔ ایل ۔ او کی کنوینشن ۸۷ اور ۹۸ جس کو میں نے ratify کیا ہے ۔ جس میں یہ ہے کہ

Freedom of Associations and Rights of Organising

یہ دو بڑی important conventions ہیں جن کو ہم نے ratify کیا ہے تو indirectly ہم نے 'workman' کو اس میں سے نکالنے کے بعد یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگرچہ ہم نے conventions کو ratify تو کیا تھا ۔ لیکن ہم اس ratification کے باوجود ان conventions سے منحرف ہو رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ کی speed بڑی سست ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ حمزہ صاحب کی تو بڑی speed ہے لیکن میری speed سست ہے ۔ آپ کے لئے کوئی دوسری speed رکھنی پڑے گی تو میری عرض یہ ہے کہ جو ہم لوگوں کی امنڈمنٹ ہے اسکو اگر منظور فرمایا جائے ۔ تو میرے خیال میں مزدوروں کی جو عام تکلیفیں ہیں ۔ شاید ان میں کوئی بچت ہو سکے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی ۔ ۸) ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے حکومت کے طریقہ قانون سازی پر حیرت ہوتی ہے ۔ کہ دنیا میں قانون کا

دھارا کسی اور رخ بہہ رہا ہے ۔ اور انہوں نے اپنے دریا کا رخ دوسری سمت موڑ لیا ہے جناب والا ۔ ہوشمند حکومتیں جب قانون بنانے کے لئے بیٹھتی ہیں تو پہلے وہ اپنی ماضی کی تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھتی ہیں کہ ان سے کیا سبق ملتا ہے ۔ پھر جس زمانے سے وہ گذر رہے ہوتے ہیں اس میں اپنے ملک اور دنیا کے حالات کا جائزہ لیکر دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ قانون کس معاشرے کے لئے بن رہا ہے کن لوگوں کے لئے بن رہا ہے۔ کن حالات میں اس کا اطلاق ہو گا اور کون سے لوگوں پر اسکی زد پڑتی ہے اور کونسے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں گے ۔ اور کونسے لوگ اس کے استفادہ سے محروم رہیں گے ۔ پھر جناب والا ہوشمند لوگ قانون بناتے وقت مستقبل کی ضروریات کو بھی مد نظر رکھتے ہیں ۔ کیونکہ قانون یقیناً بدلتی ہوئی چیز ہے لیکن بہر حال اسکو پائے استقلال ملنا چاہیئے ۔ اور پائے استقلال ملنے کے لئے ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بھی قانون میں گنجائش موجود ہے ۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ ہمارے موجودہ حکمرانوں کو نشے کی قوت نے انکی بصارت بھی چھین لی ہے اور بصیرت بھی ۔ نہ تو ان کو بصارت سے دنیا کا بدلتا ہوا نظام نظر آتا ہے اور نہ بصیرت سے مستقبل کے آنے والے حالات کو دیکھ سکتے ہیں یہ قانون یہ ہنگامی قانون جس میں ورک مین کی تعریف پر ہم گذشتہ اجلاس سے بحث کر رہے ہیں ۔ اس میں انجمن سازی کا وہ بنیادی حق جو اللہ تعالیٰ انسان کو پیدائش کے ساتھ عطا کرتا ہے وہ حق ان سے چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جناب والا ۔ انجمن سازی کا وہ حق جو نہ صرف قانون قدرت عطا کرتا ہے بلکہ وہ دستور جو کہ اس ملک میں وجود میں آیا اور اس حکومت کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ دستور بھی اس چیز کی ضمانت دیتا ہے اور

میں آپ کے توسل سے جناب وزیر محنت کی خدمت میں اس کا ایک آرٹیکل پڑھ کر پیش کرونگا ۔ جناب والا یہ Chapter (2) کا آرٹیکل (۷) ہے ۔ اس میں صدر مملکت نے فرمایا ہے میں صدر مملکت اس لئے کہتا ہوں کیونکہ یہ دستور انہی کا بنایا ہوا ہے ۔

"Every citizen shall have the right to form associations or unions, subject to any reasonable restrictions imposed by law in the interest or morality of public order."

اب یہ جو انہوں ۔ اپنے اس موجودہ ہنگامی قانون میں سرکاری ملازمین ہسپتال کے ملازمین اور ایک بہت بڑے طبقے کو انجمن سازی کے اس بنیادی اور دستوری حق سے محروم کیا ہے اس کا ان کے پاس morality and public order کا کیا جواز ہے ۔ میں اب اس سے بھی آگے بڑھتا ہوں لیکن میں یہاں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ وہ حق انسانوں سے چھین رہے ہیں جو کہ ملک کے ہر شہری کو..... دستور میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ حق ملک کے ہر شہری کو حاصل ہے ۔ تو کیا آپ کے نزدیک سرکاری ملازمین یا ہسپتال میں کام کرنے والے اہل کار یا وہ Watch & Ward کے محکمہ میں کام کرنے والا چوکیدار کیا وہ ملک کا شہری نہیں ہے ۔

پھر جناب والا ۔ یہ انجمن سازی کا حق وہ حق ہے جس کو I.L.O. نے 87th Convention میں بڑے واضح اور غیر مبہم الفاظ میں دنیا کے ہر ایسے شخص کو عطا کرنے کی سفارش کی ہے جو اپنے ہاتھوں سے روزی کماتا ہو ۔ اور محنت کش طبقے کی تعریف میں آتا ہو ۔ وہ لوگ جو کہ معاشی وسائل کے لحاظ سے تنگدست ہوں وہ لوگ جن کی آمدنی محدود ہو جن کا شمار محنت کش اور مزدور طبقے میں ہوتا ہو ان کو انجمن سازی

کا یہ حق I.L.O. کے 87th Convention میں غیر مبہم اور واضح الفاظ میں دیا گیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔

"The workers and employers, without distinction whatsoever, shall have the right to establish and subject only to the rules of the organisation concerned, to join organisations of their own choice without previous authorisation."

اور پھر آگے چل کر آرٹیکل ۸ میں فرماتے ہیں ۔

"Th law of the land shall not be such as to impair nor shall it be so applied as to impair the guarantees provided for in this Convention."

اور اس convention کی سفارشات کے ساتھ حکومت پاکستان کا جو عہد نامہ ہے وہ یہ ہے ۔

"The Government is pledged to ensure implementation of the revised labour policy which includes the following :

The policy of the Government of Pakistan in the field of labour shall be based on I.L O. Convention and recommendations ratified by Pakistan. The Government of Pakisten believes that the growth of healthy trade unionism is essential for the establishment of a national structure wherein there will be industrial and social peace ensuring greater production of wealth."

جناب والا۔ پھر یہی نہیں بلکہ یہ انجمن سازی کا حق وہ حق ہے جو کہ آج سے بیالیس سال پہلے انگریز نے اپنی اس colonial حکومت میں غلاموں کو عطا کیا تھا ۔ اور آج وہی حق اس آزاد ملک کے شہریوں سے چھینا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ ۱۹۲۶ء کا یہ ٹریڈ یونین ایکٹ انگریزوں نے اپنے دور اقتدار کے عروج کے زمانے میں بنایا تھا ۔ میں عروج کا زمانہ اس لئے کہتا ہوں کہ ۱۹۳۰-۳۵ء سے ملک میں آزادی کی تحریک شروع ہونے کے بعد انگریز کا اقتدار متزلزل ہو گیا تھا اور وہ اس بات پر آمادہ ہو گیا تھا کہ کچھ ایسے حقوق بھی اس ملک کے شہریوں کو دیئے جائیں جو کہ

اپنے دور اقتدار کے عروج کے زمانے میں وہ دبنے کے لئے تیار نہیں تھا ۔ تو یہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء میں بنا تھا جو کہ انگریزوں کے عروج کا زمانہ تھا اور جسوقت ملک میں نہ تو کوئی سیاسی تحریک تھی جو ان کے اختیارات کے راستے میں حائل ہو سکتی ۔ نہ کوئی مزدوروں کی تحریک تھی جو حقوق کا مطالبہ کر سکتی اور نہ اس وقت ملک میں کوئی اورایسی تحریک تھی جو ان کے اختیارات کو اور ان کے احکام کو چیلنج کر سکے ۔ اس وقت حکومت برطانیہ نے اپنے غلام شہریوں کے لئے جو قانون بنایا تھا اس میں workman کی تعریف یہ ہے ۔

"Workman' means all persons employed in a trade or industry whether or not in the employment of the employer with whom the industrial dispute arises."

یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ۱۹۲۶ء میں انگریز نے جو قانون ملک میں نافذ کیا تھا اس کی رو سے ملک کے ہر محنت کش طبقہ ۔ ہر مزدور ۔ ہر سرکاری اہلکار ۔ ہر اس شخص کو جو نان شبینہ کو محتاج ہو ۔ ہر اس شخص کو جس کو نان جویں میسر نہ ہو اور ہر اس شخص کو جس کے معاشی ذرائع و وسائل تنگ ہوں یہ حق ملا کہ وہ اپنی پسند کی انجمن بنا کر اپنی پسند کی انجمن کے ساتھ شریک کار ہو کر اپنے مطالبات کو حکومت کے بڑے سے بڑے ادارے کے سامنے ، اپنے بڑے سے بڑے employer کے سامنے بے باکی کے ساتھ اور آزادی کے ساتھ پیش کر سکے یہ انجمن سازی کا وہ بنیادی حق تھا جو ۱۹۲۶ء میں انگریزوں نے ہمیں دیا ۔ یہ انجمن سازی کا وہ بنیادی حق تھا جو دستور پاکستان ملک کے شہریوں کو عطا کرتا ہے ۔ یہ انجمن سازی کا وہ بنیادی حق ہے جو اس ملک نے I.L.O. Convention کو تسلیم کر کے اپنے شہریوں کے لئے

مانا ہے ۔ اس حق کو آج ہم سے چھینا جا رہا ہے ۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ نشہ قوت نے ان حکمرانوں کی بصیرت بھی چھین لی ہے اور بصارت بھی چھین لی ہے ۔

پھر جناب والا ۔ قانون سازی کرتے وقت ، قانون بناتے وقت ملک کے حالات کو دیکھنا چاہیئے ۔ اس معاشی نظام کو دیکھنا چاہیئے ۔ اس معاشی ڈھانچے اور structure کو دیکھنا چاہیئے اس معاشرے کو دیکھنا چاہیئے جس معاشرے پر آپ قانون کو نافذ کر رہے ہیں ۔ آپ نے پچھلے دس سال میں .... آپ کی انقلابی حکومت کے دس سال ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۸ء تک کے دس سال جن کی تعریف میں ہرشخص رطب اللسان ہے ۔ صدر مملکت سے لے کر ایک معمولی افسر تک ایک ایم ۔ این ۔ اے سے لے کر بی ۔ ڈی کے ممبر تک آج ہر شخص اس دس سالہ عرصے کی تعریف میں رطب اللسان ہے ۔ اس کے لئے دن منائے جاتے ہیں ۔ یوم منائے جاتے ہیں ۔ تقریبیں منعقد کی جاتی ہیں ۔ سال منائے جاتے ہیں ۔ وہ دس سالہ ترقی کا دور جس کی تعریف میں آج ریڈیو ۔ ٹیلی ویژن اور پریس ٹرسٹ کے اخباوات کی زبانیں نہیں تھکتیں میں پوچھتا ہوں کہ اس دور ترقی میں اگر کوئی ترقی ہوئی ہے اگر کچھ اس ملک کو حاصل ہوا ہے ، تو وہ کس کو حاصل ہوا ہے ؟ اگر اس ملک میں کوئی صنعتی ترقی ہوئی ہے ۔ اگر بنکوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ اگر انشورنس کمپنیوں کی دولت میں اضافہ ہوا ہے ، اگر ملک کی صنعتی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے تو اس پیداوار سے اس روپے کے اضافے سے فائدہ کس کو پہنچا ہے ؟ مزدور کو یا ان بیس خاندانوں کو جن کے ہاتھوں میں سارے ملک کی دولت مرتکز ہو گئی ہے ؟ جب ملک کا معاشی نظام

ایسا ہو ، جب معاشی نظام وہ ہو جو کہ آپ کے ہاتھوں کا بنایا ہوا ہو اور جس کے تحت ملک کی ساری دولت جس کے حصول میں جس کے پیدا کرنے میں مزدور کا بھی اتنا ہی ہاتھ ہو جتنا کہ سرمایہ کار ، وہ ساری دولت آپ نے ان چند ان بیس خاندانوں میں مرتکز کردی ہو کہ جو اس دولت پر قابض ہیں ۔ اگر آپ ایک طرف یہ نظام ملک میں نافذ رکھیں جو دولت کو اس طرح سے چند ہاتھوں میں مرتکز کر رہا ہو ۔ ملک میں آپ وہ نظام قائم رکھیں کہ جس کی وجہ سے گرانی روز بروز بڑھ رہی ہو اور جس نے غریبوں کی کمر توڑ دی ہو ۔ اور آپ نے ملک میں ایسا نظام برپا کر رکھا ہے کہ جس میں ایک اوسط درجے کے انسان کو (میں غریب نہیں کہتا) میں کہتا ہوں کہ ایک اوسط درجے کے انسان کو زندگی گزارانا مشکل ہو رہا ہے ۔ پھر اس نظام میں اگر آپ لوگوں سے یہ حق بھی چھین لیں کہ وہ آپ کے ظلم کے خلاف آواز بلند کر سکیں ۔ اگر آپ لوگوں کو یہ حق بھی نہ دیں کہ آپ کی زبردستیوں کے خلاف وہ زبان کھول سکیں تو میں جناب والا ۔ آپ کے توسل سے وزیر محنت کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس طریق کار سے آپ اس معاشی نظام کو اس ملک میں دعوت دے رہے ہیں جو جب آتا ہے تو تنہا نہیں آتا ۔ اپنے ساتھ آگ کی بارش لے کر آتا ہے اور اپنے ساتھ خون کا سیلاب لے کر آتا ہے ۔ وہ معاشی نظام جب کسی ملک میں جاتا ہے تو نہ وہاں آپ کے محلات محفوظ رہ سکتے ہیں اور نہ دین و اقدار کی عمارتیں محفوظ رہ سکتی ہیں ۔ یہ ساری کی ساری اس سیلاب میں خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی ہیں ۔ آپ اس نظام کو اس ملک میں دعوت دے رہے ہیں ۔ خدا کے لئے سوچئے کہ آپ کیا کر رہے ہیں ۔ میں کہتا ہوں اس بات کا جواب دینا وزیر محنت کے ذمہ ہے کہ

۱۹۲۶ء سے لے کر ۱۹۶۸ء تک پچھلے بیالیس سال کے عرصے میں جو قانون اس ملک میں نافذ تھا ۔ اس برصغیر میں نافذ تھا جس کی تعریف سے سرکاری ملازم خارج نہیں تھا ، ہسپتال کا ملازم خارج نہیں تھا ، واچ اینڈ وارڈ کا چوکیدار خارج نہیں تھا ، اس نظام قانون نے اس ملک میں کیا آفت برپا کردی کہ آج آپ کو اس تعریف کا دائرہ تنگ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ؟ اس کا جواب آپ کو اس ایوان میں دینا ہوگا ۔ اس ایوان کا اور اس ملک کے عوام کا آپ کے اوپر یہ حق ہے کہ آپ ان کو بتائیں کہ وہ کیا حالات تھے ، بیالیس سال کے عرصے میں وہ کون سے غیر معمولی حالات پیدا ہو گئے کہ آپ کو اس طرح سے محنت کش طبقے کی تعریف کے دائرے کو تنگ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ؟ اگر قانون کی بنیاد ماضی کے تجربے ہوتے ہیں ، اگر قانون کی بنیاد حال کا مشاہدہ ہوتا ہے ، اگر قانون کی بنیاد مستقبل کی عاقبت اندیشی ہوتی ہے تو مجھے بتائیے کہ ان بیالیس سالوں میں وہ کیا حالات رونما ہوئے یا آگے آپ کون سے حالات دیکھ رہے ہیں جس کی بنیاد پر آپ نے اس محنت کش طبقے کی تعریف کے دائرے کو تنگ کرنے کی یہ ضرورت محسوس کی ؟ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون ہڑتال کا قانون تو نہیں ہے ۔ یہ قانون Industrial Disputes Act کا قانون تو نہیں ہے ۔ یہ انجمن سازی کا قانون ہے ۔ یہ قانون صرف اس بات کا قانون ہے کہ لوگوں کو حق دیا جائے کہ وہ اپنی پسند کی انجمن بنا کر اپنے مطالبات کو اپنے بڑوں کے سامنے رکھ سکیں ۔ سوال یہ ہے کہ آپ ہسپتال کے ملازمین کو یا سرکاری ملازمین کو ہڑتال کرنے سے تو روک سکتے ہیں (اور آپ نے ہڑتال کرنے کا حق

اس ملک میں دیا ہی کس کو ہے ؟) اور پھر وہ Industrial Disputes Act ہے جس سے اس کا تعلق ہے لیکن یہ قانون جو کہ واحد انجمن سازی سے متعلق ہے جو صرف اس اختیار سے متعلق ہے کہ اگر ایک شخص کو تکلیف ہو تو وہ اپنی تکلیفیں کہاں رکھے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر۔ مسٹر احمد میاں سومرو کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

اگر ایک شخص کا دل دکھتا ہے تو اپنے دل کے پھپھولے کسے کھول کر دکھائے ۔ اگر ایک شخص پر مظالم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں تو اپنے زخمی پیٹھ کھول کر کس کے سامنے فریاد لے کر جائے ۔ کیا وجہ ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر انجمن سازی کرکے اپنے مطالبات منوانے کا اس کو حق نہ ہو ۔ یہ قانون صرف اس بات سے متعلق ہے کہ اس کو حق ملنا چاہئیے یا نہیں ۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ قانون صرف اس بات سے متعلق ہے تو پھر سرکاری ملازمین اور اہل کاروں کو جن کی تنخواہوں اور افسران کی تنخواہوں کی نسبت ایک اور ۱۰۰ کی ہے ۔ آج آپ کے سرکاری دفتروں میں تنخواہوں کا نظام یہ ہے کہ نچلے طبقہ اور سب سے کم تنخواہ پانے والے ملازم کی تنخواہ کی نسبت سب سے زیادہ تنخواہ پانے والے ملازم کی تنخواہ ایک اور ۱۰۰ یا اس سے بھی زیادہ ایک اور ۲۰۰ کی ہے ۔ اگر آپ اس ملک کے سب بڑے سربراہ کے معاوضے اور سب سے نچلے درجے کے ملازم کی تنخواہ کا تناسب دیکھیں تو آپ ایک اور ۳۰۰ یا ایک اور ۲۵۰ کا فرق محسوس کریں گے ۔ جس ملک میں سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کا تناسب

یہ ہو جس ملک میں معاشی نظام ایسا ہو جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے اور جہاں گرانی کا یہ عالم ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے تو اس نظام میں آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ سرکاری اہلکاروں چپڑاسیوں کلرکوں سکول کے ماسٹروں اور ٹیچروں کو ان کے حق سے محروم کر دیا جائے۔ کہ وہ اپنے دکھ درد کی آواز کو حکومت کے ایوانوں تک پہنچانے کے لئے انجمن نہ بنا سکیں اور نہ ہی اپنی پسند کی انجمنوں میں شامل ہوسکیں۔

رانا پھول محمد خان۔ مسجد کے ملاؤں کا ذکر نہیں کیا۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی۔ جناب والا۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ اگر آپ اس ملک کا استحکام چاہتے ہیں اگر آپ اس ملک کی بقا چاہتے ہیں اگر آپ خود اپنی بقا چاہتے ہیں اگر آپ کو اپنی بقا عزیز ہے۔ یا ان لوگوں کی بقا عزیز ہے ان لوگوں کا استحکام عزیز ہے جن کے آپ نمائندے ہیں یا ان خاندانوں کی عزت عزیز ہے اگر ان کارخانوں کی فیکٹریوں اور ان لوگوں کے حقوق عزیز ہیں تو آپ اس ملک میں قوانین اس طرح سے لائیں جو مزدور اور عام طبقہ یا محنت کش یا کم معاشی وسائل رکھنے والے لوگوں کو کم از کم اتنا حق دے سکیں کہ وہ اپنی ایک اجتماعی تنظیم بنا سکیں اور اپنی اجتماعی آواز اٹھا سکیں۔ میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ آج ایسا قانون نہیں بنائیں گے تو یقین کیجئے کہ جب قانون کسی کو حق نہیں دیتا تو تنگ آمد بہ جنگ آمد کے مترادف جب انسان اپنی مشکلات سے پریشان ہوتا ہے تو قانون کی پرواہ نہیں کرتا اور اگر قانون کی وجہ سے اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ ہوتی ہے تو وہ قانون شکنی پر آمادہ

ہوتا ہے کیا آپ نے کبھی نہیں سنا کہ مجبور اور بے کس بلی ہو ایک حقیر سا جانور ہے تنگ آ کر شیر کی آنکھوں میں اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے - کیا آپ نے کبھی نہیں سنا - کیا آپ نے کبھی نہیں دیکھا کہ جب دستوری اور قانونی حقوق سے کسی کو محروم کر دیا جاتا ہے تو اپنے مطالبات منوانے کے لئے قانون شکنی کرنے سے اسے کوئی چیز نہیں روک سکتی - ابھی پچھلے دنوں آپ نے دیکھا کہ ریلوے میں سٹرائک ہوئی کیا وہ قانونی ہڑتال نہیں تھی ان ملازمین کا جو قانونی حق تھا آپ نے وہ ان کو نہیں دیا اور اس ہڑتال کو غیر قانونی قرار دے دیا - پھر بھی آپ کا قانون اسے نہیں روک سکا کیوں کہ ان کے مطالبات اتنے وزنی تھے ان کی ضرورتیں اتنی pressing ہو گئی تھیں کہ وہ اس بات پر مجبور تھے کہ اپنی اجتماعی قوت سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے جدوجہد کریں اگر آپ نے انہیں یہ حق نہیں دیا تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک وہ وقت آنے والا ہے جب مزدور آپ کا گریبان پکڑ لے گا اور حلق کے اندر سے اپنے حق کو چھین کر نکال لے گا پیشتر اس کے کہ وہ آپ کے گریبان پر ہاتھ ڈالے آپ خود اس کا حق دے دیں عزت کے ساتھ شرافت کے ساتھ اور فراخ دلی کے ساتھ اس کا حق دے دیں - شریف حکمرانوں کی طرح متمدن اور مہذب ملکوں کی طرح ان کو ان کا حق دیجئے تاکہ آپ کے گریبان محفوظ رہ سکیں تاکہ آپ کے سربراہوں کے کارخانے محفوظ رہ سکیں تاکہ آپ جن کے نمائندے ہیں ان کے خاندان ان کی عزت محفوظ رہ سکے - اس لئے ان کی عزت کی خاطر ان کے خاندانوں کی خاطر ملک اور قوم کی عزت کی خاطر ملک کے استحکام کی خاطر میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو

منظور کرکے مزدوروں اور محنت کشوں کو ان کے حقوق دیجئے جو ان کا بنیادی حق ہے جو ان کا دستوری حق ہے جو ان کو ایک متمدن اور مہذب ملک میں ملنا چاہیئے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ زیر بحث ترمیم میں حصہ لیتے ہوئے یہ کہا گیا ہے کہ حکومت کے ارکان اس بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ زیر بحث قانون کی زیر بحث شق سے آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہوتی ہے ۔ اور آئی ایل او Convention جن کی حکومت پاکستان نے توثیق کی ہے ، کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے ۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ میں ان کے اس اعتراض کو درست تسلیم نہیں کرتا کیونکہ میرے نزدیک اس قانون میں کوئی شق ایسی نہیں رکھی گئی جو کہ آئین پاکستان کے کسی آرٹیکل کے خلاف ہو نہ اس قانون کے ذریعہ ہم نے کوئی ایسا اقدام کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ کسی آئی ۔ ایل ۔ او کی اس کنوینشن سے تعلق رکھتی ہو جس کنوینشن کی حکومت پاکستان توثیق کر چکی ہو ۔

جناب والا ۔ یہ کہنا کہ ہم اس workman کی تعریف کے ذریعہ اس ملک کے شہریوں کے وہ بنیادی حقوق چھین رہے ہیں جو بنیادی حق آئین میں دیئے گئے ہیں یہ نا درست ہے اور ناجائز ہے ۔ فی الحقیقت ہم اس قانون کے ذریعے ملازمین کے لئے انجمن سازی کے طریقہ کا تعین کر رہے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو شہری اس انجمن سازی کے قانون سے استفادہ نہیں کر سکتے انہیں انجمن سازی کا حق نہیں ۔ اس کے علاوہ اس قانون میں یا ملک کے کسی اور قانون میں کہیں بھی یہ نہیں دیا گیا

کہ جو شخص انجمن سازی کے قانون کے تحت انجمن بنائے وہ workman کی تعریف میں شامل نہیں اس لئے اس کو حق حاصل نہیں ۔ یقین کیجئے ہم نے اس قانون کے ذریعہ اس بنیادی حق کو سلب کرنے کی کوشش نہیں کی ۔ اس قانون کے باوجود ہر شخص کو اور ملک کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی بھی انجمن کا رکن بن سکتا ہے ۔

حکومت کا ملازم خواہ وہ workman کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں آتا اس کو حق ہے بالکل اس کا بنیادی حق ہے کہ وہ کسی بھی انجمن سے اپنے آپ کو وابستہ کرے اور اپنی مشکلات کو حل کرنے کے لئے کسی انجمن کے ذریعہ اپنے حقوق کی حفاظت کرے اور یہ کہنا کہ ہم اس قانون کے ذریعہ workman کی تعریف کرتے ہوئے حکومت کے ملازمین کے بنیادی حقوق سلب کر رہے ہیں یہ غلط ہے ۔ جناب خواجہ محمد صفدر نے اپنی ترمیم پر بحث کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مشرقی پاکستان میں بھی جو قانون workman کی تعریف کرتا ہے وہاں وہ مختلف ہے انہوں نے ضروری نہیں سمجھا کہ وہ جیل خانہ جات کے ملازمین اور ہسپتالوں کے ملازمین کو اس تعریف سے خارج کر دیں اس کے علاوہ باقی جو workman کی تعریف ہے وہ قریباً وہی ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک جیل خانہ جات کے ملازمین کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اس تعریف میں لانے کی ضرورت نہ تھی اگر وہ اس کے لئے علیحدہ ترمیم لاتے تو میں اس کو تسلیم کرتا اور حضور والا ۔ میں تو یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے بھی ضرورت نہ تھی کیوں کہ یہ اس شق کی ذیلی دفعہ ۵ سے cover ہو جاتی ہے لیکن جہاں تک

ہسپتالوں کے ملازمین کا تعلق ہے مجھے ان سے اختلاف ہے ۔

جناب والا ۔ ہم نے Industrial Disputes Ordinance میں 'workman' کی تعریف کرتے ہوئے اس بات کی وضاحت کر دی ہے ۔ کہ یہ صرف وہ ملازمین ہیں جو کہ علاج معالجہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ایسی صورت میں جیسا کہ میں نے سابق صنعتی تنازعہ کے قانون کو پیش کرتے ہوئے گذارش کی تھی کہ جو مریض ہسپتالوں میں دم توڑ رہے ہوں اور ان کو طبی امداد کی ضرورت ہو اور اگر ہسپتال کے مزدور اس وقت ہڑتال پر چلے جائیں تو کیا یہ مناسب بات ہوگی ؟ کیا یہ سوسائٹی کے لئے ہمارے معاشرے کے لئے مفید بات ہوگی ؟ تو صرف ان ہی امکانات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ 'workman' کی تعریف میں سے ہسپتال کے ملازمین کو خارج کر دیا جائے ۔ اس کے علاوہ مشرقی پاکستان میں جو ''ورک مین'' کی تعریف کی گئی ہے وہ بعینہ وہی ہے ۔

جناب والا ۔ محترم محمود اعظم فاروقی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا کہ ۱۹۲۶ء میں حکومت برطانیہ نے بھی یہ مناسب نہیں سمجھا کہ ان ملازمین کو 'workman' کی تعریف میں سے نکال دیا جائے اور ان کے حقوق سلب کر لئے جائیں ۔ جناب والا ۔ اس وقت کے حالات اور اس وقت کے حالات میں بہت اختلاف ہے اور آپ کو علم ہے کہ ۱۹۲۶ء میں صنعتی اعتبار سے قطعی طور پر ہندوستان کو اتنی اہمیت حاصل نہ تھی اور نہ اس اس دور میں صنعتی تنازعات اس درجہ اہمیت کے حامل ہوتے تھے اور نہ ان کے لئے اس قسم کے قوانین نافذ ہوتے تھے اور نہ اس دور میں کسی شخص کو یہ جرات ہوسکتی تھی کہ ۱۹۲۶ء کے قانون میں انجمن سازی کا

حق مانگے جو حق حکومت نے آج اپنے ملازمین کو انجمن سازی کا دیا ہے جناب والا ۔ یہ بھی کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ اس غلامی کے دور میں اپنی حکومت کے خلاف کسی قسم کا مظاہرہ کر سکے یا حکومت پر نکتہ چینی کر سکے ۔ جناب والا ۔ اب ہر پاکستانی اور ہر شہری کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنے حق کی حفاظت کے لئے مظاہرہ کرے اور اپنے حق کے تحفظ کے لئے آواز اٹھائے ۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ اس ڈھنگ سے سوچنے کی جسارت کر رہے ہیں ورنہ ۱۹۲۶ء میں جناب فاروقی صاحب اس ڈھنگ سے اور اس طریقہ سے سوچنے اور اس موضوع پر بحث کرنے کی جسارت نہیں کرسکتے تھے جس طرح سے کہ وہ اب اس ایوان میں کر رہے ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ سوچتے اگر اس قابل ہوتے ۔

وزیر محنت ۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایک آزادی شہری کی حیثیت سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : Is Mr. Farooqi on a point of order ?

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جناب وزیر محنت فرما رہے ہیں کہ میں انگریزوں کے زمانے میں یہ جرات نہیں کرسکتا تھا کہ اس کو ایوان میں پیش کرتا اور اس پر بحث کرتا تو میں عرض کروں گا کہ میں اس وقت اس پر بحث کرتا مگر میں اس قابل نہ تھا کیونکہ میری عمر اس وقت صرف ۲۰ سال کی تھی ۔

Mr. Deputy Speaker : That is no point of order.

وزیر محنت ۔ میں عرض کروں گا کہ آپ کی خواہ کتنی ہی عمر

کیوں نہ ہوتی آپ نہ بحث کرتے ۔

Mr. Deputy Speaker : Please be relevant to the amendment. We are not discussing Mr. Farooqi here.

Minister for Labour : I am discussing what Mr. Farooqi has stated in his speech.

اس لئے مجھے حزب اختلاف کے ارکان کے اس خیال سے اتفاق نہیں ہے کہ 'workman' کی تعریف کرتے ہوئے حکومت نے ملازمین کے بنیادی حقوق کو چھیننے کی کوشش کی ہے ۔ ہم نے بیشتر ملازمین کی جو مخصوص ذمہ داریاں ہیں ان کی وضاحت کی ہے اور صرف ایک مخصوص طبقہ کو 'workman' کی تعریف سے خارج کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ کہنا کہ اس قانون کے ہوتے ہوئے انہیں انجمن سازی کا حق نہیں ہے یہ غلط ہے اس کے باوجود بھی ان کو انجمن سازی کا حق ہے وہ پھر بھی کسی ایسوسی ایشن کے ممبر بن سکتے ہیں اور اپنی انجمنوں کے ذریعہ اپنے حقوق اور اپنے مفادات کے تحفظ کا حق رکھتے ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is —

That for para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*q*) "workman" means any person, including an apprentice employed in any establishment of trade or industry to do any skilled or unskilled, manual, technical or clerical work for the hire or reward, whether the terms of employment be expresses or implied, and includes any such person who has been dismissed, discharged or retrenched from such establishment, and such dismissal, discharge or retrenchment, the subject matter of a dispute under the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968, but does not include any person—

(*i*) who is employed in the Police or Armed Forces, or

(*ii*) who is employed mainly in a managerial or administrative capacity.".

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar. The Member is not present. Amendments Nos. 2 and 3 are not moved.

Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move —

That in sub-para. (*iv*) of para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, between the word "capacity" and semi-colon occurring in line 2, the words "except the Supervisor or Mistri" be inserted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is —

That in sub-para. (*iv*) of para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, between the word "capacity" and semi-colon occurring in line 2, the words "except the Supervisor or Mistri" be inserted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔۱) ۔ جناب والا ۔ مشرقی پاکستان میں اسوقت جو قانون رائج ہے اسمیں اس لفظ 'workman' کی تعریف کرتے ہوئے جب اسکے draftsman اس مرحلہ پر پہونچے تو انہوں نے یہاں ایک لفظ کا اضافہ کیا جو کہ قانون زیر بحث میں نہیں ہے ۔ اور وہ لفظ mainly ہے ۔

"who is employed mainly in a managerial or administrative capacity".

اسکی ضرورت انہیں در اصل اسلئے محسوس ہوئی کہ اس قسم کے سپروائزر یا جن کی تھوڑی بہت ذمہ داریاں managerial قسم کی ہوتی تھیں انکے جب تنازعہ انڈسٹریل کورٹ میں جاتے یا وہ جب انجمن سازی کرتے تو ان پر یہ پابندی لگائی جاتی اسلئے مختلف عدالتی فیصلوں کے پیش نظر انہوں نے ضروری سمجھا کہ managerial اور supervisory کو mainly سے

qualify کر دیا جائے ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے جو ترمیم میں نے اس ایوان میں پیش کی تھی جسکو اس ایوان نے مسترد کر دیا اور افسوس ہے کہ اس ایوان نے اس ترمیم کو منظور نہیں فرمایا ۔ میں نے اسمیں یہ اضافہ کیا ہے کہ جو محنت کشی managerial اور سپروائزری فرائض پر انجام دے رہے ہیں انکو بھی آپ اسمیں سے نکال دیں کیونکہ اگرچہ یہ لوگ managerial اور سپروائزری فرائض انجام دیتے ہیں مگر یہ دستکار ہیں ان پر یہ پابندی نہ لگائی جائے اور عام طور پر مزدور ہی سپروائزر اور دستکار ہوتے ہیں اور دستکاروں میں سے انکو لیا جاتا ہے ۔ یہ خود دستکاری کر لیتے ہیں اور اپنے ماتحت ۵ - ۷ مزدوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں ۔ انڈسٹریل کورٹ کے بھی اسکے متعلق فیصلے ہیں انہوں نے بھی انکو 'workman' کی تعریف سے باہر نکال دیا ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری چیز ہے اور اسکو اس تعریف سے نکال دیا جائے تاکہ یہ مزدور اور سپروائزر اپنی انجمن سازی کر سکیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ فاضل مخالف نے 'workman' کی تعریف میں اس شق کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ۔ سابقہ قانون میں یہ شق موجود نہیں ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ موجود ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ اس ترمیم کے پیش کرنے سے جو مقصد جناب خواجہ صاحب کے پیش نظر تھا ۔ وہ مقصد ان الفاظ سے حل ہو جاتا ہے ۔ اس سے قبل اس کی تعریف کبھی نہیں ہو سکی ۔ جو افسران اعلیٰ انتظامیہ کے کاموں میں

تعنیات ہوں پہلے ان کو بھی اسی تعریف میں شامل کر لیا جاتا تھا لیکن اب اس ابہام کو دور کرنے کے لئے اور اس کی وضاحت کرنے کے لئے یہ الفاظ یہاں شامل کئے گئے ہیں :-

"who is employed in a managerial or administrative capacity"

یعنی وہ ملازمین جو managerial یا administrative capacity میں کام کر رہے ہیں وہ 'workman' کی تعریف سے خارج ہو جائیں گے مگر مستری لوگ یا دوسرے لوگ جو اس قسم کے کام پر ہونگے وہ 'workman' کی تعریف میں آئیں گے اور وہ تمام مراعات سہولتیں اور فوائد حاصل کر سکیں گے اسی واسطے اس قانون پر زور دیا گیا ہے -

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That in sub-para. (*iv*) of para. (*q*) of section 2 of the Ordinance, between the word "capacity" and semi-colon occurring in line 2, the words "except the Supervisor or Mistri" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : I would like to bring to the notice of the Minister for Labour that there are just 5 Members here for supporting the Government at this stage.

Minister for Labour : Yes Sir, should I move my amendment ?

Mr. Deputy Speaker : But before that the Minister may please see that there are sufficient supporters in the House.

Minister for Labour : Sir, I beg to move :

That in part (*v*) of clause (*q*) of section 2 of the Ordinance, for the words "Government Servant" occuring in line 1, the words "Public Servant engaged in the administration of State" be substituted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That in part (*v*) of clause (*q*) of section 2 of the Ordinance, for the words "Government Servant" occurring in line 1, the words "Public Servant engaged in the administration of State" be substituted.

There is no opposition to this amendment ; the amendment is carried.

I would like to ask the Minister for Labour whether this sub-clause (*ii*) is included in sub-clause (*v*). Both these clauses talk about Government servants. How is it ? Does the Minister mean that these hospitals mentioned in (*ii*) are those other than Government hospitals ?

Minister for Labour : This is the definition of Government servant which is given in the Constitution.

Mr. Deputy Speaker : But that sub-clause (*ii*) is automatically included in sub-clause (*v*). Why does the Minister put separate clause ?

Minister for Labour : It did not strike me earlier Sir.

Mr. Deputy Speaker : Then the Minister does not want this amendment to be put.

Minister for Labour : No Sir, I don't think.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for para. (*r*) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(*r*) (1) "industrial dispute" means any dispute or difference between employers and employers, or between employers and workmen, or between workmen and workmen, which is connected with the employment or non-employment or the terms of employment or with the conditions of work of any person and includes—

(*i*) closing down of a business without a reasonable cause ;

(*ii*) claim for compensation for wrongful dismissal ;

(*iii*) dispute between coolies and the contractor ;

(*iv*) dispute between the employees and officers of a Co-operative Society ;

(*v*) dispute for demand of medical facilities between the employer and an empoloyee ;

(*vi*) dispute for demand for removal of curb on union activities ;

(*vii*) dispute on ownership of establishment or concern ;

(*viii*) dispute on education of workers' children ;

(*ix*) dispute on award of holidays, hours of duty, leave of absence on full pay, promotion, maternity benefits and other privileges ;

(x) dispute regarding grant of bonus to retrenched workmen ;

(2) "strike" shall have the same meaning as are as signed to it in the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for para. (r) of section 2 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"(r) (1) " industrial dispute" means any dispute or difference between employers and employers, or between employers and workmen, or between workmen and workmen, which is connected with the employment or non-employment or the terms of employment or with the conditions of work of any person and includes—

(i) closing down of a business without a reasonable cause ;

(ii) claim for compensation for wrongful dismissal ;

(iii) dispute between coolies and the contractor ;

(iv) dispute between the employees and officers of a Co-operative Society ;

(v) dispute for demand of medical facilities between the employer and an empoloyee ;

(vi) dispute for demand for removal of curb on union activities ;

(vii) dispute on ownership of establishment or concern ,

(viii) diapute on education of workers' children ;

(ix) dispute on award of holidays, hours of duty, leave of absence on full pay, promotion, maternity benefits and other privileges ;

(x) dispute regarding grant of bonus to retrenched workmen ;

(2) "strike" shall have the same meaning as are as signed to it in the West Pakistan Industrial Disputes Ordinance, 1968.".

What is this English ?

"As are assigned" or "as are as assigned"

Malik Muhammad Akhtar : "Assigned to it". "As" and "are" are both unnecessary . . . . ." As assigned to it.

Mr. Deputy Speaker : It is grammatically wrong. Hence it is ruled out of order.

Malik Muhammad Akhtar : But this is the wording of East Pakistan.

Mr. Deputy Speaker : "Strike" shall have the same meanings as are

assigned to it. "as" is grammatically wrong, therefore, ruled out of order. Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for section 3 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"3 (1) The Director of Labour shall be the Provincial Registrar, who shall have all the power of a Registrar under this Ordinance, throughout the Province and shall also have powers of supervision and control over the Registrars, if any, appointed under sub-section (2).

(2) The Provincial Government may, by notification in the official Gazette, appoint such persons as it thinks fit to be Registrars for all or any of the purposes of this Ordinance and within such local limits as may be assigned to each.".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for section 3 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"3. (1) The Director of Labour shall be the Provincial Registrar, who shall have all the power of a Registrar under this Ordinance, throughout the Province, and shall also have powers of supervision and control over the Registrars, if any, appointed under sub-section (2).

(2) The Provincial Government may, by notification in the official Gazette, appoint such persons as it thinks fit to be Registrars for all or any of the purposes of this Ordinance and within such local limits as may be assigned to each.".

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر — جناب صدر - - - - -

Mr. Deputy Speaker : Just a minute Malik Akhtar.

(a short pause)

" . . . shall have all the power of a Registrar . . . ."power or powers.

Malik Muhammad Akhtar : Both will do. Singular includes plural. This type of language has been used at least twenty times.

Mr. Deputy Speaker : Point out.

Malik Muhammad Akhtar : Section 3 reads :

"Government shall appoint one or more persons as the Registrars of Trade Unions, and when more than one person are appointed as Registrars, it shall specify the areas within which they are to exercise their powers. . . . ."

Mr. Deputy Speaker : "Their powers.".

Malik Muhammad Akhtar : In so many sections I can point out.

Mr. Deputy Speaker : Please point out.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have no objection provided you stick to your ruling even in future.

Mr. Deputy Speaker : I want to be guided by you.

Malik Muhammad Akhtar : You may please give your ruling. But you will please stick to your ruling as long as you are in the Chair. They have used singular so many times for plural.

Mr. Deputy Speaker : Is this grammatically correct, Khawaja Sahib ?

Malik Muhammad Akhtar : You can rule it out.

Mr. Deputy Speaker : I want to know what is correct.

Khawaja Muhammad Safdar : Construction demands that it should be powers and not powers.

Malik Muhammad Akhtar : Power and powers, both are correct.

Mr. Deputy Speaker : "shall have all the power" is not grammatically correct.

Malik Muhammad Akhtar : I consider there is nothing wrong with my amendment. If you want you may rule it out.

Mr. Deputy Speaker : I don't want to rule it out straightaway. I am open to reason.

Malik Muhammad Akhtar : I am led by the language used in this Ordinance by the Law Department.

Mr. Deputy Speaker : We are not here to put a stamp and agree to all that the Law Department says. We do what we feel is correct.

Malik Muhammad Akhtar : Power and powers both can be used.

Mr. Deputy Speaker : Doesn't the Member agree that this is grammatically wrong ?

Malik Muhammad Akhtar : You may rule it out.

Mr. Deputy Speaker : It is ruled out of order.

مسٹر حمزہ ــ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ان وجوہات کا جائزہ لے یا سراغ لگائے کہ اس ایوان کے معزز اراکین قانون سازی میں دلچسپی کیوں نہیں لیتے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ــ کس طرح ؟

مسٹر حمزہ ــ کیونکہ یہ مرض بہت خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اس لئے کم از کم اس کا جائزہ لیا جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ــ سب دلچسپی لے رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ــ پوائنٹ آف آرڈر ۔ حمزہ صاحب نے اس مقننہ کے اراکین پر ایک بہتان لگایا ہے اور انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس ایوان کے اراکین کام میں دلچسپی نہیں لیتے ۔ ایوان کے تمام اراکین تعمیر چاہتے ہیں ۔ حمزہ صاحب صرف تخریب چاہتے ہیں ۔ حمزہ صاحب یہاں کسی جماعت میں شامل نہیں ہیں ۔

Mr. Deputy Speaker : This is no point of order. The Member may please resume his seat. No further discussion.

Next amendment No. 8.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for section 4 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"4. Any trade union may, under the signature of the President and the Secretary, apply for registration of the trade union under this Ordinance.".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That for section 4 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"4. Any trade union may, under the signature of the President and the Secretary, apply for registration of the trade union under this Ordinance.".

Minister of Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔۔ جناب صدر ۔ اس دفعہ کے تحت رجسٹریشن کا طریقہ دیا گیا ہے ۔ آرڈیننس کے سیکشن ۴ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ سات یا اس سے زیادہ آدمی جو ایک ٹریڈ یونین سے متعلق ہوں اس کے رولز کے مطابق ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے لئے ایک درخواست دے سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ طریق کار غلط ہے ۔ کسی بھی لمیٹیڈ فرم یا ادارہ میں اس کی ایگزیکٹو باڈی یا انتظامیہ کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ روز مرہ کا کام چلائے ۔ جناب صدر ۔ اسے لازمی قرار دینا کہ ٹریڈ یونین کے سات یا زیادہ ممبر دستخط کر کے اپنے رولز کے مطابق درخواست دیں کہ اسے رجسٹر کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ پابندی غلط ہے ۔ ۱۹۱۹ء میں ایک ٹریڈ یونین کے متعلق ہاؤس آف لارڈز کا ایک فیصلہ ملتا ہے کیس ہے جناب Oldham vs Trade Union جناب والا ۔ اس میں ایک ایسی پابندی تھی جس میں ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کو ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۱۳ء کے تحت ناممکن بنا کے رکھ دیا گیا تھا ۔ اس پر کافی upheavel ہوا ۔ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء جو کہ بعینہ ہندوستان میں لگایا گیا تھا وہ انگلینڈ میں بھی لگایا گیا تھا۔ انگلینڈ کے ۱۹۲۶ء کے ایکٹ کے تحت ۱۹۱۳ء کا ٹریڈ یونین

ایکٹ ختم کر دیا گیا اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ پولیس کی سب سے بڑی تاریخی سٹرائک انگلستان میں ہوئی ۔ جیسا کہ آجکل فرانس میں ہو رہا ہے ۔ جناب والا ۔ ۱۹۲۰ء میں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member may please come to his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I am coming to this restriction of 1926 which is being repeated.

ایمرجینسی ایکٹ ۱۹۲۰ء کے تحت پولیس کو اس حق سے محروم کر دیا گیا تھا ۔

Mr. Deputy Speaker : That is not relevant.

ملک محمد اختر— ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کی یہ دفعات ۱۹۲۶ء ایکٹ میں لگائی گئی تھیں اب انہیں اور زیادہ محدود کر دیا گیا ہے اس ایکٹ کے تحت ۔ ٹریڈ یونین کے انتظامیہ کے ممبران یا سیکرٹری یا صدر کے پاس یہ اختیار نہیں چھوڑا گیا ۔ انہوں نے ۱۹۲۶ء کے ایکٹ سے آگےجاکر یہ پابندی لگا دی ہے کہ سات آدمی اس پر دستخط کریں تو رجسٹریشن کی درخواست دے سکتے ہیں ۔

Khawaja Muhammad Safdar : I will support it, Sir.

Mr. Deputy Speaker : Yes, Khawaja Muhammad Safdar.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) — جناب والا ۔ جو بہت سی قیود مزدوروں کی انجمن سازی پر عائد کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے ۔ اس ایک قید سے ہمارے صوبے میں مزدوروں کی انجمن سازی ناممکن ہو جائے گی ۔ جونہی کسی کارخانہ کے مالک کو یہ معلوم ہو گا کہ اس کے کارخانہ میں کام کرنے والے مزدوروں میں سے سات افراد نے کوئی درخواست اپنی انجمن کو رجسٹر کرانے کے لئے دی ہے اسی وقت وہ

ان میں سے دو یا تین کو توڑ دے گا اور وہ درخواست جو رجسٹرار کے پاس رجسٹریشن کے لئے پڑی ہو گی وہ کالعدم ہو کر رہ جائے گی ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی بات نہیں ہے ۔ جس خدشے کا میں نے اظہار کیا ہے یہ کوئی بڑا دور از کار خدشہ نہیں ہے بلکہ کارخانہ دار اس پوزیشن میں ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اپنے کارخانہ میں کام کرنے والے مزدوروں کو ترغیب و تحریص یا ڈرا دھمکا کر بلکہ ہر طریقہ سے ان کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے ۔ جب تک کسی کارخانہ میں کوئی مزدور انجمن رجسٹر نہ ہو گی اس وقت تک کوئی حقوق یا مراعات جو اس قانون میں درج ہیں ان مزدوروں کو حاصل نہ ہوں گے ۔ جب تک ان کی انجمن رجسٹر نہیں ہے وہ کسی قسم کی سودے بازی کارخانے کے مالک کے ساتھ نہیں کر سکتے ہیں ۔ اس کے عہدے داروں کو کوئی رعایت نہیں مل سکے گی ۔ وہ کارخانہ کے مالک کے ساتھ تنخواہوں سے متعلق اوقات کار سے متعلق یا دوسری مراعات حاصل کرنے سے متعلق بات چیت نہیں کر سکتے ہیں ۔ صرف رجسٹرڈ ٹریڈ یونین کے عہدے داروں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مالک کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ ٹریڈ یونین کے عہدے داروں سے بات چیت کرے ۔ جب تک ٹریڈ یونین یا مزدور انجمنیں رجسٹرڈ نہیں ہوں گی ۔ مالک ان کے ساتھ بات چیت کرنے پر مجبور نہیں ہوں گے ۔ وہ پابند نہیں ہیں کہ وہ ان غیر رجسٹرڈ شدہ انجمنوں کے عہدے داروں سے کسی قسم کی بات چیت کریں گے ۔ جو مراعات اس قانون کے تحت کسی مزدور انجمن کو حاصل ہوں گی وہ اسی صورت میں ہوں گی جب وہ یونین رجسٹر ہو ۔ اگر وہ رجسٹر نہ ہو گی تو اس یونین کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے ۔ ان کی رجسٹریشن پر یہ پابندی عائد کرنا کہ جب تک سات افراد پر مشتمل ایک

سوسائٹی پہلے قائم نہ ہو اور وہ ساتوں کے سات آدمی مل کر درخواست پر دستخط نہ کریں اس وقت تک درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا ۔ بالفرض اگر درخواست چلی بھی جائے تو کارخانہ کا مالک دو تین آدمیوں کو بلا کر مجبور کر کے ان سے بیان لے لیتا ہے کہ اس درخواست پر ہمارے دستخط زبردستی سے یا جبر کے ساتھ کرائے گئے ہیں یا دھوکہ سے کروائے گئے ہیں تو وہ درخواست وہیں خارج ہو جائے گی ۔ میں حیران ہوں کہ جب ہم یہ شکایت کرتے ہیں کہ صوبہ میں چینی تین روپے سیر ہے تو اس حکومت کے ایک معزز رکن ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ بھائی ہندوستان میں چار پانچ روپے سیر چینی ہے یہ کون سی بات ہے کہ یہاں چینی اس بھاؤ فروخت ہو رہی ہے ۔ دوسری طرف ان کی خدمت میں جب ہم یہ کہتے ہیں کہ بھائی صوبہ میں یا ایک ہی ملک کے دونوں حصوں میں قانون یکساں ہو جس کا آپ ہر روز دعویٰ کرتے ہیں یا مشرقی پاکستان میں اور مغربی پاکستان میں جو بسنے والے ہیں ان میں تفریق نہیں ہونی چاہئے ۔ لیکن ان کا دعویٰ ہے کہ تفریق نہیں ہے لیکن عمل اس دعویٰ کے برعکس ہے ۔ مشرقی پاکستان ٹریڈ یونین ایکٹ میں دفعہ ۴ جو میں آپ کے سامنے پڑھے دیتا ہوں موجود ہے اور اس کے بالمقابل ہماری دفعہ ہے جس کا نمبر بھی ۴ ہے ۔

"Any trade union may, under the signatures of its President and Secretary, apply for registration of the trade union under this Act."

بعینہ وہ الفاظ جو ملک اختر صاحب نے اپنی ترمیم میں پیش کئے ہیں وہی الفاظ مشرقی پاکستان کے ٹریڈ یونین ایکٹ میں استعمال کئے گئے ہیں ۔ میں جناب وزیر محنت صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر سات آدمیوں کے

دستخطوں کے بغیر مشرقی پاکستان میں مزدور انجمنوں کو رجسٹر کرانے کے لئے درخواست ہو سکتی ہے تو یہاں کیا مصیبت آ پڑی ہے اور ہمارے لئے کیوں یہ لازم ہے کہ ہم سات آدمی پہلے اکٹھے ہوں اور سب کے دستخطوں سے انجمن سازی کے لئے درخواست دیں ۔ جناب والا ، بات کچھ اس قسم کی ہے کہ اس صوبہ میں بسنے والوں کو حکومت بھیڑ بکریاں تصور کرتی ہے ۔ ان کے لئے اس قسم کے قوانین مرتب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے ان کو کوئی حقوق خواہ وہ بنیادی حقوق ہوں یا غیر بنیادی حقوق ہوں حاصل نہ ہوں ۔ البتہ مشرقی پاکستان کے لوگ ہم سے کچھ زیادہ جرأت مند ثابت ہوئے ہیں ۔ وہ سیاسی طور پر ہم سے بہت آگے ہیں ۔ وہ جدوجہد کرنا جانتے ہیں ۔ وہاں اس قسم کے ظالمانہ اور اس قسم کے متشددانہ قوانین نافذ کرنے کی جرأت نہیں کی جاتی ۔ جیسے یہاں کریمینل لاء امنڈمنٹ ایکٹ نافذ ہے ۔ مشرقی پاکستان میں بھی ٹرائیبل ایریا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ مشرقی پاکستان میں قبائلی علاقے موجود ہیں مگر وہاں ہمارے مشابہ قانون نہیں بنائے جاتے نہ وہاں نافذ کئے جاتے ہیں وہاں اس قسم کے قوانین نافذ کرنے کے حکومت خواب نہیں دیکھ سکتی ۔ ہمارے ارباب اقتدار سوچتے ہیں کہ پہلے یہاں کے لوگوں کو مرعوب کر لیا جائے یہاں کے لوگ جب غلام بن جائیں گے پھر مشرقی پاکستان کی باری آ جائے گی ۔ میں عرض کروں گا کہ اس قسم کے قوانین سے پاکستان میں ایک صوبے اور دوسرے میں تمیز روا رکھی جاتی ہے ۔ اس قسم کے قوانین سے انجمن سازی کے راستہ میں رکاوٹ ہے ۔ جیسا کہ میں نے اپنی پچھلی ترمیم پر گزارشات کرتے ہوئے اس ایوان کے سامنے عرض کیا تھا کہ اس قانون

کی ایک ایک شق ان معاہدات کے خلاف ہے جو معاہدات ہم نے بین الاقوامی دنیا کے ساتھ کئے ہیں - - -

Minister for Labour : Question !

خواجہ محمد صفدر ۔ اس کی ایک ایک شق انجمن سازی میں رکاوٹ کا باعث ہے ۔ ہمیں چاہئے ہم انجمن سازی کے لئے ایسے قوانین نہ بنائیں جس سے انجمن سازی کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہو ۔ 'workman' کی تعریف کرتے ہوئے میں نے یہ عرض کر دیا تھا کہ یہ راستہ بالکل مناسب نہیں ہے ۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم آپ کو سیدھا راستہ دکھائیں ۔ ہمارا یہ کام ہے کہ آپ کو یہ بتائیں کہ آپ نے دنیا کے سامنے جو مواعید کئے ہوئے ہیں ۔ ان مواعید کو پورا کرنا آپ کے لئے ضروری ہے آپ ان سے انحراف کر رہے ہیں ۔ آپ ان وعدوں کو ایفا کریں ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ملک محمد اختر صاحب کی ترمیم کی پر زور حمایت کرتا ہوں ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ خواجہ محمد صفدر صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ جو سات آدمیوں کی پابندی ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر آپ اصلیت کو دیکھیں تو انجمن سازی کو بند کر دیا گیا ہے ۔ یہاں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا کیا فائدہ ہے ۔ یہاں انہوں نے جو سات آدمیوں کی گنجائش رکھی ہے میرے خیال میں یہ پراویژن قانون کا مسودہ تیار کرنے والے نے انگلینڈ کے ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۸۶۱ء سے لی ہے لیکن انہوں نے یہ تو کہہ دیا ہے کہ سات یا سات سے زیادہ آدمی رجسٹریشن کے لئے درخواست دے سکتے ہیں لیکن انہوں نے جو

شرط لگا رکھی ہے اس کے ذریعہ آپ دیکھیں گے کہ کوئی 'workman' بھی ٹریڈ یونین نہیں بنا سکتا ہے۔ جناب والا۔ اگر آپ اجازت دیں تو ایک چھوٹا سا پیرا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ registration is not at all that will serve all the essential اور ایک سرٹیفیکیٹ بھی لے لیا جائے purposes.

I will quote section 6 of the Trade Unions Act 1871 of England from which they have copied—

"Registration of Trade Unions—

Any seven or more members of a Trade Union may by subscribing their names to the rules of the union, and otherwise applying with the provisions of this Act with respect to registry, register such Trade Union under this Act, provided that if any one of the purposes of such Trade Union is unlawful such registration shall be void."

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک ہی ٹریڈ یونین میں سے دو گروپ اٹھتے ہیں اور وہ اس کے لئے درخواست دیتے ہیں تو ان کو یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ کس کی درخواست کو entertain کیا جائے۔

"As an alternative to the registration so called, a certificate is obtained under the Trade Union Act, 1913 to the effect that a Trade Union is a Trade Union within the meaning of that Act which is to be construed as one with this Act And a Union which fails to adopt either course is till entitled to much of the protection given under the Trade Unions Acts 1871 to 1940."

آپ دیکھیں کہ ایک تو انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ٹریڈ یونین رجسٹر شدہ ہو اور اگر کوئی ٹریڈ یونین رجسٹر شدہ نہ ہو تو وہ یہ سرٹیفیکیٹ حاصل کرے کہ

"It is a Trade Union within the meaning of a Trade Union."

تو بھی اور اگر وہ یہ سرٹیفیکیٹ حاصل نہیں کرتا تو بھی It is still a lawful Trade Union اور اس کے بعد انہوں نے کوئی پابندی بھی نہیں لگائی جیسا کہ اس سے آگے سیکشن نمبر ۶ میں میرے

مہربانوں نے عائد کر رکھی ہیں کہ اس میں کون شامل ہیں اور کون شامل نہیں ہیں ۔ تو اس لئے مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ آخر رجسٹریشن کا فائدہ ہی کیا ہے ۔ آپ کو تو لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہئیے تھی اگر آپ نے انگلستان کے ٹریڈ یونین ایکٹ مصدرہ ۱۸۷۱ء کو ہی نقل کرنا تھا ۔ (لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہمارے حالات یہ ہیں کہ جیسے سو سال پہلے تھے) تو اسی ایکٹ کو من و عن نقل کر لیتے کیونکہ

It is still better even today.

اور اس میں ۱۹۱۳ء میں بڑی معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں ۔ اگر آپ مزدوروں کو کوئی فائدہ دینا ہی نہیں چاہتے تو پھر اس سے کیا فائدہ ہوگا ۔ اس طرح تو آپ مزدوروں کا گلا دبا رہے ہیں تا کہ وہ ٹریڈ یونین بنا ہی نہ سکیں اور اگر وہ درخواست دیں تو ان کی qualifications وغیرہ کو دیکھنے کے بعد ان کی درخواست کو رد کیا جا سکے اس لئے میں اس ترمیم کو منظور کرنے کے حق میں ہوں ۔

Minister for Labour : I accept the amendment.

Mr. Deputy Speaker : I will now put the question.

The question is —

That for section 4 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"4. Any trade union may, under the signature of its President and the Secretary, apply for registration of the trade union under this Ordinance."

The motion was carried.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I will not move No. 9 but I will move No. 10.

I beg to move—

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. Every application for registration of a trade union shall be made to the Registrar, and shall be accompanied by—

(*a*) a statement showing—

(*i*) the name of the trade union and the address of its Head Office ;

(*ii*) the titles, names, ages, addresses and occupation of the officers of the trade union ; and

(*iii*) in case of a federation of trade unions, the names, addresses and registration numbers of member unions ;

(*b*) three copies of the constitution of the trade union together with a copy of the resolution by the members of the trade union adopting such constitution ;

(*c*) a copy of the resolution by the members of the trade union authorising its President and the Secretary to apply for its registration; and

(*d*) in case of a federation of trade unions, a copy of the resolution from each of the constituent unions agreeing to become member of the federation.".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is—

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. Every application for registration of a trade union shall be made to the Registrar, and shall be accompanied by—

(*a*) a statement showing —

(*i*) the name of the trade union and the address of its Head Office ;

(*ii*) the titles, names, ages, addresses and occupation of the officers of the trade union ; and

(*iii*) in case of a federation of trade unions, the names, addresses and registration numbers of member unions ;

(*b*) three copies of the constitution of the trade union together with a copy of the resolution by the members of the trade union adopting such constitution ;

(*c*) a copy of the resolution by the members of the trade union authe-

rising its President and the Secretary to apply for its registration; and

(*d*) in case of a federation of trade unions, a copy of the resolution from each of the constituent unions agreeing to become member of the federation."

Minister for Labour : Opposed.

Mr. Deputy Speaker : I would like to point out to the Minister for Labour that after having accepted the amendment in section 4 what would be the position of Section 5(*a*) ?

Minister for Labour : They will be members of the trade union even if they are President and Secretary. I think it is in order because the President and the Secretary are the members of the trade union.

Mr. Deputy Speaker : Can't he be a paid Secretary ?

Minister for Labour : He is to be an elected Secretary. Every office bearer is to be elected.

Khawaja Muhammad Safdar : Even then I would request the Minister for Labour to amend Section(5(1)(*a*). The names, occupations and addresses of the Secretary, and the President.

Minister for Labour : They are members of the trade union.

Khawaja Muhammad Safdar : I agree that they are members but I submit that if the words "Secretary" and "President" are there, then they should be here also.

Minister for Labour : I don't think that would make any difference. Since the President and the Secretary are members of the trade union I don't think it will make any difference. I have no objection if amendment is moved.

Mr. Deputy Speaker : I think it would make it better.

Minister for Labour : I won't object to any amendment. However, as it is, I feel it is quite in order.

Mr. Deputy Speaker : It is entirely up to you. I am only suggesting.

Khawaja Muhammad Safdar : I will move an amendment.

Minister for Labour : Alright.

Malik Muhammad Akhtar : That can be moved after my amendment.

Mr. Deputy Speaker : Your amendment is already before the House.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - اس میں جو Original ڈرافٹ ہے وہاں پر یہ لکھا گیا ہے کہ تحتی دفعہ (۲) میں اگر کوئی ٹریڈ یونین ایک سال سے زائد عرصہ سے قائم ہوگی قبل اس وقت سے جب یہ ہنگامی قانون نافذ کیا جائے گا تو پھر وہ ٹریڈ یونین رجسٹرار کو درخواست دے سکے گی جناب صدر - اس اوریجنل آرڈیننس کی دفعہ کی wording پر جسے میں نے substitution سے excluded کر دیا ہے شاید آپ مجھے اور اس معزز ایوان کو بہتر طور پر گائیڈ کرسکیں -

"(2) Where a Trade Union has been in existence for more than one year before the making of an application for its registration, there shall be delivered to the Registrar, together with the application, a general statement of the assets and liabilities of the Trade Union prepared in such form and containing such particulars as may be prescribed."

جناب والا - میں نے اپنی ترمیم میں صرف یہ کہا ہے کہ application رجسٹریشن کی ہوگی جس میں ٹریڈ Unions کے نام ہوں گے اور جو ان کے officers ہوں گے ان کے title, names, ages & addresses دیئے جائیں گے اور اسی طرح سے بھی کوائف ٹریڈ یونین کی فیڈریشن کی صورت میں دیئے جائیں گے - اور ان کے ساتھ تین کاپیاں ٹریڈ یونین کی Constitution یا جو بھی اس کے رولز ہوں گے ان کی دی جائیں گی - اور ایک ایسا ریزولیوشن جو اس کی طرف سے پاس ہوا ہو جس کے تحت پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کو ٹریڈ یونین کو register کرانے کی اتھارٹی ہو - اور یہی صورت فیڈریشن کی صورت میں ہوگی - جناب والا - انہوں نے جو کلاز دفعہ (۲) میں لگائی

ہے کہ یہاں ایک ٹریڈ یونین جو ایک سال سے زیادہ عرصہ سے قائم ہو۔ وہ اپنی درخواست کے ساتھ ایک statement دیں گے۔ کہ ٹریڈ یونین کی assets اور liabilities کیا ہیں اور اس کے لئے فارم prescribe کیا جائے گا۔ میں نے اس prescribed فارم کو اپنی substituted کلاز میں نہیں لیا ہے۔ یعنی میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہیں کوئی حق نہیں کہ یہ کسی ٹریڈ یونین پر کوئی پابندی لگائیں کہ وہ ٹریڈ یونین اپنے assets اور liabilities کے متعلق کوائف مہیا کرے۔ جناب والا۔ کسی ٹریڈ یونین پر یہ پابندی لگانا کہ وہ اپنی جائیداد کے کوائف مہیا کرے اس کا سوائے اس مقصد کے کہ جب بھی وہ کبھی کسی وقت illegal strike کے مرتکب ہوں تو ان کی جائیداد ضبط کرلی جائے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ یا cause کے طور پر ان سے compensation طلب کی جائے اور مالکان کو وہ compensation دلائی جائے۔ کیوں کہ جناب والا۔ انہوں نے دراصل ''نقل را عقل باید'' انہوں نے اس دفعہ کی ایک نقل کی ہے جو انگلستان کے قانون میں اس وقت موجود تھی۔ جس وقت ٹریڈ یونین سے یہ damages کے طور پر حاصل کیا جاتا تھا تو انہوں نے جناب بعینہ اس دفعہ کو نقل کردیا ہے۔ جناب والا۔ نئی رجسٹریشن کی صورت میں میں ان کے آرڈیننس کی دفعات دیکھتا ہوں اس میں آپ دیکھیں کہ وہاں پر مجھے کوئی ایسی شق نظر نہیں آتی جہاں پر جائیداد کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جناب والا۔ یہ دفعہ (۵) میں انہوں نے مانگا ہے کہ

"(a) the names, occupations and addresses of the Members . . . .

(b) the name of the Trade Union and the address of its head office ;".

جناب والا۔ یعنی جہاں پر ایک ٹریڈ یونین ایک سال سے کم عرصہ

سے کام کر رہی ہو ۔ اس صورت میں انہوں نے assets and liabilities کی تفصیلات مانگ لی ہیں اور جناب والا ۔ اگر assets and liabilities کی تفصیلات existed ٹریڈ یونین سے ہی مانگی جاتی ہیں تو یہ کہاں جائز ہے کہ جو نئی ٹریڈ Unions ہوں ان پر آپ نے یہ پابندی نہیں لگائی ۔ تو جناب یہ دفعہ (۵) self-contradictory ہے میں سمجھتا ہوں کہ assets اور liabilities کے الفاظ کو یہاں سے حذف کرنا چاہئیے یا میری امنڈمنٹ مانیں اگر یہ انہیں قبول نہیں ہے ۔ تو جو دفعہ (۲) کے تحت Existing Trade Unions کو نئی ٹریڈ یونینز کے level پر لانے کے لئے مطابقت پیدا کی جائے ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is—

That for section 5 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"5. Every application for registration of a trade union shall be made to the Registrar, and shall be accompanied by—

(*a*) a statement showing—

(*i*) the name of the trade union and the address of its Head Office ;

(*ii*) the titles, names, ages, addresses and occupation of the officers of the trade union ; and

(*iii*) in case of a federation of trade unions, the names, addresses and registration numbers of member unions ;

(*b*) three copies of the constitution of the trade union together with a copy of the resolution by the members of the trade union adopting such constitution ;

(*c*) a copy of the resolution by the members of the trade union authorising its President and the Secretary to apply for its registration; and

(*d*) in case of a federation of trade unions, a copy of the resolution from each of the constituent unions agreeing to become member of the federation.".

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker: Next amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move—

That in clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the Ordinance, for the word "members" occurring in line 2, the word "persons" be substituted.

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved is—

That in clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the Ordinance, for the word "member" occurring in line 2, the word "persons" be substituted.

There is no opposition to this amendment; it is carried. Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar: Sir, I beg to move—

That sub-section (2) of section 5 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Deputy Speaker: Amendment moved is—

That sub-section (2) of section 5 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour: Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔۱) جناب والا ۔ شق (۵) کی ضمنی شق (۲) اس طرح پڑھی جا سکتی ہے :۔

"(2) Where a Trade Union has been in existence for more than one year before the making of an application for its registration, there shall be delivered to the Registrar, together with the application, a general statement of the assets and liabilities of the Trade Union prepared in such form and containing such particulars as may be prescribed."

جناب والا ۔ مزدور انجمن کو رجسٹرڈ کرانے کے راستے میں یہ ایک پابندی ہے ۔ اور مجھے اس کے متعلق اس مرحلہ پر زیادہ کچھ نہیں کہنا ہے ماسوائے اس بات کے کہ ملک صاحب کی سابقہ ترمیم پر تقریر فرماتے ہوئے جو ارشادات اس ایوان میں فرمائے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہوئے میں

نے بھی چند گذارشات پیش کی تھیں ۔ جناب وزیر موصوف نے یہ مناسب خیال فرمایا تھا کہ وہ ہماری اس ترمیم کو قبول فرما لیں اور میں نے اپنی گذارشات کے دوران جو بڑی دلیل پیش کی تھی وہ یہ تھی کہ اس ملک میں ایک جیسا قانون نافذ کیا جائے اور شاید یہی دلیل ان کے نزدیک اس ترمیم کو قابل قبول بنا گئی ۔ اس آرڈیننس میں اس شق کو دیکھئے ۔ میں پھر آپ کی توجہ سیکشن ۵ کی طرف دلاتا ہوں جو کہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۶۵ء (مشرقی پاکستان) سے متعلقہ ہے ۔ اس میں آپ اس سارے سیکشن کو دیکھ جائیے کہیں بھی آپ یہ شرط نہیں پائیں گے کہ اگر کوئی ٹریڈ یونین پہلے سے بموجود ہے تو جب وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست دے تو وہ اپنے تمام حساب و کتاب ، اپنی جائداد منقولہ و غیرمنقولہ ، اس طور پر جیسے رجسٹرار چاہے ، اس فارم میں ان کے سامنے پیش کرے ۔ میری رائے میں یہ بہت بڑی تلخی ہو گی ۔ رجسٹریشن کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہو گی ۔ تو کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ ہم مشرقی پاکستان کے قانون کے مطابق یہاں بھی قانون سازی کر لیں ؟ اور یہ شرط نہ لگائیں جو کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ لگائی گئی ہے کہ اگر کسی انجمن نے درخواست دینی ہے تو پہلے اپنی جائداد کا اعلان کرے اور بعد میں درخواست دے ۔ جناب والا ۔ ان مختصر گذارشات کے ساتھ میں اس ترمیم کو پیش کرتا ہوں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ــ جناب والا ۔ جیسا کہ زیر بحث شق سے ظاہر ہے ، صرف ان انجمنوں کے درخواست دینے پر پابندی لگائی گئی ہے جو کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ کام کرتی رہی ہوں ۔ جناب والا ۔ جناب خواجہ صاحب اور جناب ملک بہ اختر صاحب کا یہ خیال کہ یہ

پابندی ناجائز طور پر لگا دی گئی ہے اور کہ انجمنوں کے رجسٹر کرانے میں دقت ہو گی یا تکلیف ہو گی ، میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے ۔ اگر کوئی انجمن گذشتہ ایک سال یا دو سال کی بابت اپنی آمدنی اور اخراجات کے بارے میں یا اس کے جو وسائل ہیں ، ان کے بارے میں ایک statement دے دے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے اس انجمن پر کوئی اتنی زیادہ ذمہ داری عائد ہو جائے گی کہ انجمن کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دینا ممکن نہیں ہو گا ۔

جیسا کہ میں نے اپنی ابتدائی تقریر میں کہا تھا ، اس ملک میں جو کہ ابھی صنعتی طور پر ترقی پذیر ہے ، انتہائی ضروری ہے کہ ہم مزدوروں کی انجمنوں کو زیادہ مضبوط اور مستحکم بنائیں اور ان کو استحکام جب ہی مل سکتا ہے جب وہ منظم ہوں گی ۔ جس وقت تک وہ منظم طریقے سے کام نہ کریں گی ، اس وقت تک وہ مضبوط اور مستحکم نہیں ہو سکتیں اور ظاہر ہے کہ وہ مزدوروں کے مفاد کا صحیح معنوں میں تحفظ نہیں کر سکیں گی ۔ تو جناب والا ۔ صرف اس بات کے پیش نظر ہم نے مشرقی پاکستان کے قانون سے اختلاف کرتے ہوئے یہاں یہ provision کی ہے کہ اگر انجمن ایک سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے کام کر رہی ہو تو وہ اپنی درخواست کے ساتھ اپنے اخراجات کی statement بھی دے تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو سکے کہ اس کے اخراجات کتنے ہیں ۔ اس کی آمدن کتنی ہے اور اس کے وسائل کتنے ہیں اور ہم صحیح طور پر اس کے متعلق اندازہ لگا سکیں ۔ اس سے مقصد یہ تھا کہ انجمنوں کو یہ احساس ہو کہ انہیں اپنے وسائل ، اپنی آمدنی اور اپنے اخراجات کے بارے میں رجسٹرار کو ایک statement دینی ہو گی اور

اس کی پابندی کرنی ہو گی ۔ اس سے ایک مقصد یہ بھی حل ہو گا کہ جو انجمنیں ایک سال سے یا دو سال سے یا تین سال سے کام کر رہی ہیں اور جو رجسٹرڈ نہیں ہیں ان کے بارے میں ان کے اراکین کو کچھ علم نہیں ہو گا۔ جناب والا ۔ یہ ہمارے تجربے اور مشاہدے میں آیا ہے کہ بہت سی ایسی چھوٹی چھوٹی انجمنیں ہیں جن کے عہدیدار چندے بٹور کر اور دیگر طریقوں سے فنڈز اکٹھے کرتے ہیں لیکن ان کا کوئی حساب نہیں رکھتے اور بہت سی انجمنیں رجسٹر نہیں کرائی جاتیں اس وجہ سے کہ رجسٹر کراتے وقت حساب کتاب دینا پڑے گا ۔ تو جناب والا ۔ اس سے ایک مقصد یہ بھی حل ہو گا کہ انجمنوں کے ان پڑھ اور سادہ مزدوروں کو اپنی انجمنوں کے فنڈز کے متعلق علم ہو جائے گا کہ ان کی یونین کے پاس اتنے فنڈز ہیں ، اتنا خرچ ہوا ہے اور فلاں فلاں وسائل ہیں ۔

ان معروضات کے پیش نظر جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ زیر بحث ترمیم غیر مناسب ہے اور مزدوروں کے مفاد کے منافی ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is—

That sub-section (2) of section 5 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker: No : 12 by Malik Muhammad Akhtar. Ruled out of order. No: 13.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

Mr. Deputy Speaker : Just a minute. Your proviso says that a trade union which has minimum membership of ten percentum of the total strength of the workmen employed in an establishment of the industry concerned shall be entitled to registration under this Ordinance. You mean to say that it will be entitled to registration even if it does not comply with any of the provisions.

Malik Muhammad Akhtar : I mean compulsory registration by the Registrar. If the Members comply with the conditions mentioned from (*a*) to (*h*) and at least ten percent of the workers make an application or pass a Resolution-whatever the procedure they are supposed to follow-and there is accord of ten percent workers that the trade union be registered then it will be mandatory for the Registrar to register it.

Mr. Deputy Speaker : Is it your intention that if the trade union has ten percent membership and even if it has no name and no purpose is mentioned, still it must be registered.

Malik Muhammad Akhtar : If you look at sub-section (1) of the amendment it says that a trade union shall not be entitled to registration unless it complies with (*a*) to (*h*). Then there is a proviso that the Registrar cannot reject its registration if an application is made to that effect.

Mr. Deputy Speaker : Your amendment seeks to say that a trade union shall not be registered unless it complies with (*a*) to (*h*) but your proviso says that the trade union shall be entitled to registration irrespective of the fact whether it complies with the conditions or not.

Malik Muhammad Akhtar : The proviso is subject to the original clause.

Mr. Deputy Speaker : No, no the proviso over-rules the other clauses.

Malik Muhammad Akhtar : Any how the amendment is clear.

Mr. Deputy Speaker : It is not clear. A proviso means that whatever has been said above does not apply in this case.

Malik Muhammad Akhtar : Would you allow me to read a similar proviso ?

Mr. Deputy Speaker : Yes, yes I seek your guidance in this matter.

(*a short pause*)

Malik Muhammad Akhtar : Well Sir, my intention is there. It is very clear. If you consider that the proviso negatives the earlier part it may be disallowed.

Mr. Deputy Speaker : I don't want to rule out anything; I am not exercising any arbitrary powers.

Malik Muhammad Akhtar : Well, Sir, you want me to give a ruling on what I have submitted myself. I can be corrected by you.

Mr. Deputy Speaker : Your intention is that this proviso is not to overrule (*a*) to (*h*).

Malik Muhammad Akhtar : No Sir, it is not my intention.

Mr. Deputy Speaker : By providing this proviso, it means that in this case sub-clause (*i*) shall not apply.

Malik Muhammad Akhtar : I have made this proviso with the intention that if all the conditions from (*a*) to (*h*) are fulfilled, then the Registrar shall have no power. That is my intention.

Mr. Deputy Speaker : It is not clear from this amendment; it is ruled out of order. Next amendment by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move—

That para. (*i*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted and the subsequent paras. renumbered accordingly.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is—

That para. (*i*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted and the subsequent paras. renumbered accordingly.

خواجہ محمد صفدر — جناب والا - - - - -

Mr. Deputy Speaker : Khawaja Sahib may please resume his seat. I would insist that the Minister or the Parliamentary Secretary be present in the House.

(*At this stage, Parliamentary Secretary Labour, entered the House.*)

Mr. Deputy Speaker : Yes, Khawaja Sahib.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) — جناب والا - جیسا کہ میں نے ابھی ابھی اپنی سابقہ ترمیم پر گذارشات پیش کرتے ہوئے عرض کیا تھا یہ دونوں دراصل اس غرض کے لئے میرے نقطہ نظر سے وضع نہیں کیا گیا

کہ محنت کشوں کو انجمن سازی میں مدد ملے ۔ بلکہ اس قانون کی غرض و غایت محض یہ ہے کہ محنت کش اور مزدور طبقہ انجمن سازی نہ کر سکیں اور اجتماعی طور پر کارخانہ کے مالکان سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے سودا بازی نہ کر سکیں ۔ اس سے متعلقہ دفعات جب آپ کے سامنے آئیں گی تو وہ میرے دعوے کی تائید کریں گی کہ اس ہنگامی قانون کے ذریعہ مزدور طبقہ کے راستہ میں کئی رکاوٹیں اور پہاڑ کھڑے کر دیئے گئے ہیں تا کہ وہ کسی صورت میں اکٹھے ہو کر اجتماعی طور پر اپنے مطالبات نہ منوا سکیں ۔ ۱۹۲۶ء سے لے کر آج تک ۴۲ سال گذر چکے ہیں اس عرصہ میں اس ملک میں یہ قانون نافذ تھا ۔ کسی انجمن کے ممبران کی تعداد کچھ ہی کیوں نہ ہو وہ ۲۰ ہوں یا سو ہوں یا پچاس ہوں یا دس ہزار ہوں اس کی رجسٹریشن کے لئے یہ پابندی نہیں تھی ۔ کہ جب تک ان کی تعداد اتنی نہ ہو وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست نہیں دے سکتے ۔ اب اس ضمنی دفعہ کے پیرا نمبر ۱ کے ذریعہ یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ انجمن کے ارکان کی تعداد کارخانہ میں کام کرنے والے مزدوروں کے ۱۰ فیصد سے کم نہ ہو یا ۱۰۰ سے کم نہ ہو ۔ ورنہ وہ مزدور مل کر اپنی انجمن کو رجسٹر نہیں کرا سکیں گے ۔

جناب والا ۔ میں اس سے قبل دریافت کر چکا ہوں کہ کیا وجہ ہے اور وہ کون سی وجہ ہے جس کی بناء پر اس قسم کی پابندیاں اس قسم کے قیود مزدوروں کی انجمن سازی کے لئے عائد کئے جا رہے ہیں ۔ ابھی ابھی وزیر صاحب نے ایک وجہ یہ ارشاد فرمائی تھی کہ ہم صنعتی طور پر ابھی ترقی پذیر ہیں اس لئے بعض پابندیاں عائد کرنا ضروری محسوس ہوتی ہیں ۔

آپ جانتے ہیں کہ آج سے ۱۰ سال قبل ہم صنعتی طور پر کم ترقی پذیر تھے ۲۰ سال پہلے اور کم ترقی پذیر تھے اور ۳۰ سال پہلے تو اس سے بھی کم ترقی پذیر تھے اس وقت کسی نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اگر اس قسم کی قید عائد نہ کی جائے گی تو صنعتی ترقی میں رکاوٹ ہو گی ۔ جب ۲۲ سال پہلے اس قسم کی پابندی مزدوروں کی انجمنوں پر عائد نہیں تھی اور صنعتی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی تو آج یہ رکاوٹ کیسے ہو سکتی ہے ۔ آج میں کہتا ہوں اور حکومت کو متنبہ کرتا ہوں کہ آئندہ صنعتی ترقی کے راستہ میں خود یہ قانون سب سے بڑی رکاوٹ ہوگا ۔ اس لئے کہ مزدوروں کے لئے کوئی جائز اور قانونی راستہ باقی نہیں چھوڑا گیا ۔ یہ قانون نافذ ہونے کے بعد مطالبات منوانے کے لئے کوئی راستہ نہیں رہا ۔ میرے بھائی وزیر محنت کہتے ہیں کہ انجمن سازی میں کوئی رکاوٹ نہیں ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انجمن سازی میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا کر دی گئی ہے ۔ آپ اس قانون کو دیکھیں اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ کوئی مزدور انجمن سازی کر کے کسی قسم کے مطالبات قانونی طور پر منوا نہیں سکتے ۔ جب تک وہ رجسٹر نہ ہو اور پھر جب تک اس انجمن کو کارخانہ دار recognize نہ کرے ۔ کوئی درخواست نہیں دے سکتا ۔ آپ بتائیں کہ خالی انجمن بنانے سے کیا فائدہ ہوگا ۔ جب وہ انجمن بنائیں گے تو کیا نتیجہ ہوگا ۔ جب ان کے راستے مسدود ہوں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : Khawaja Sahib come to the amendment.

خواجہ محمد صفدر— میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب انہیں بلانے کے لئے باہر گئے ہیں ۔

جناب والا - جب آپ نے تمام راستے مسدود کر دیئے ہیں - جب کسی طرح مزدوروں کے پاس اپنے مطالبات منوانے کے لئے کوئی قانونی ذریعہ نہیں رہے گا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا ؟ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مزدور ناجائز راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوں گے - اب یہ ڈھکی چھپی بات نہیں رہی - اس صوبہ میں دو سال پہلے سب سے بڑی ہڑتال ہوئی - میری مراد ریلوے کی ہڑتال سے ہے - جب ان کے سامنے کوئی جائز راستہ نہیں تھا کہ وہ اپنے مطالبات منوا سکیں تو انہوں نے یہ راستہ اختیار کیا - حکومت نے اس ہڑتال کو ناجائز قرار دیا تھا - کم از کم دو ہفتے تک صوبہ بھر میں نقل و حمل کے ذرائع مسدود ہوگئے تھے - جمہوری ملکوں میں اور آزاد ملکوں میں اور ہمارے جیسے محکوم ملک میں بڑا فرق ہے - آج سے دو دن پہلے فرانس میں ۸۰ لاکھ مزدور ہڑتال پر تھے لیکن فرانس کی حکومت نے یہ نہیں کہا کہ ہڑتال ناجائز ہے نہ ہی انہوں نے گولی چلائی حالانکہ ۸۰ لاکھ افراد ہڑتال پر تھے - کارخانوں پر مزدوروں کا قبضہ تھا ائیر سروس بند تھی ریلوے بند تھی لیکن کسی نے گولی نہیں چلائی اور ڈنڈے نہیں برسائے - آخر ان مزدوروں سے بات چیت کی گئی negotiations کی گئیں اور آج ہی اخبارات میں ہے کہ مزدور آہستہ آہستہ اپنے کام پر واپس آ رہے ہیں - لیکن اس ملک میں گفتگو کرنے کی بجائے گولی اور ڈنڈے سے کام لیا جاتا ہے -

Mr. Deputy Speaker : Come to your amendment please.

خواجہ محمد صفدر — یہ شرط بڑی کڑی شرط ہے کہ کم از کم ۱۰۰ افراد کا ہونا ضروری ہے - تب مزدور انجمن رجسٹر ہوگی یا ایسے کارخانوں کے کل مزدوروں کی تعداد کا ۱/۱۰ حصہ اس انجمن میں موجود ہو

اور اس کا رکن بنے پھر وہ رجسٹر ہوگی یہ بہت کڑی شرط ہے اس کو اس قانون میں باقی نہیں رہنا چاہئے۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) — جناب والا - جو میں نے 'workman' کی شق پر گذشتہ مرتبہ تقریر کرتے ہوئے عرض کیا تھا مجھے افسوس کے ساتھ اسی کو دھرانا پڑتا ہے کہ اس قانون کی تمام کی تمام شق مزدوروں کے راستے میں اور ان کے جائز مطالبات کی راہ میں ایک دیوار کی طرح حائل ہے - پہلے تو آپ نے 'workman' کی تعریف کو محدود کر کے مزدوروں کے ایک بہت بڑے طبقہ کو اس قانون سے اگر کوئی استفادہ حاصل ہو سکتا تھا تو اس استفادہ سے محروم کر دیا اس کے بعد وہ صنعتی ادارہ جن کے ملازمین کو یا مزدوروں کو حکومت یہ حق دینا چاہتی ہے کہ وہ ٹریڈ یونین بنا کر اپنے مطالبات منوا سکتے ہیں ان پر قدغن ہے کہ ٹریڈ یونین رجسٹر نہیں ہو سکتی جب تک کم سے کم ۱۰۰ آدمی اس کے ممبر نہ ہوں - جناب والا - اگر آپ صنعتی اداروں کی day today ورکنگ سے واقف ہوں گے تو شاید آپ کو معلوم ہوگا - ہوتا یہ ہے کہ جس وقت کسی ادارہ کے مزدور ٹریڈ یونین بنانے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارے صنعت کار ٹریڈ یونین کی اطلاع سے allergic ہو جاتے ہیں اور ادھر ان کے کان میں یہ بھنک پڑی کہ مزدوروں نے اب سر اٹھایا ہے اور وہ ٹریڈ یونین بنا کر اپنے مطالبات ہمارے سامنے رکھنا چاہتے ہیں تو ادھر ہر ممکن کوشش یہ شروع ہو جاتی ہے کہ اس ٹریڈ یونین کو نہ بننے دیا جائے اور اس کو رجسٹر نہ ہونے دیا جائے - اس قانون میں حکومت نے دفعہ ۹ میں اس بات کی گنجائش رکھی ہے کہ اگر ٹریڈ یونین کی طرف سے رجسٹریشن کی

درخواست دے دی جائے تو اس وقفہ میں کہ جب تک ٹریڈ یونین رجسٹر نہیں ہو جاتی یونین کے آفس bearers کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی کارخانہ دار اور صنعتکار نہیں کر سکتے ۔ میں اس پر بحث کرتے وقت بعد میں آؤں گا ۔ ابھی اس کا حوالہ صرف اس لئے دیا ہے کہ یونین کے درخواست دینے اور رجسٹریشن کے وقفہ کے زمانے میں ٹریڈ یونین کے آفس bearers کو یہ immunity حاصل ہے کہ اس عرصہ میں ایک صنعت کار ان کے خلاف تعزیری کارروائی نہیں کرے گا لیکن وہ سو مزدور یا دس فیصد مزدور جو ٹریڈ یونین کے ممبر ہو جائیں گے ان کو اس طرح کی کوئی immunity حاصل نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جب تک ٹریڈ یونین رجسٹر نہ ہو جائے اس وقت تک کوئی مزدور اس کا ممبر بننے اور اس میں شمولیت کا اعلان کرنے سے خائف رہے گا اور اس پر یہ خوف طاری رہے گا کہ اگر وہ یونین کا ممبر بننے کا اعلان کرتا ہے تو اس کو نوکری سے ممکن ہے نکال دیا جائے اس کا فنڈ ضبط ہو جائے اور اس کی پچھلی ملازمت اکارت جائے تو یہ دفعہ ۹ والا قانون یعنی ۱۰۰ ممبروں کی قید یا ۱۰ فیصد کی قید مزدوروں کو ٹریڈ یونین میں شمولیت کے اعلان میں مانع ہو گا اس کو روکے گا ۔ ہوتا یوں ہے کہ جب ٹریڈ یونین رجسٹر ہو جاتی ہے جب مزدوروں کو معلوم ہو جاتا ہے کہ کچھ سر پھروں نے ہمت کر کے صنعت کاروں کی مرضی کے خلاف ٹریڈ یونین بنانے کا خطرہ مول لیا ہے اور جب اس کا رجسٹریشن ہو جاتا ہے اور ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ رجسٹرڈ ادارہ ہے ۔ اس کی ممبر شپ حاصل کرنے کے بعد یا اختیار کرنے کے بعد ان کے خلاف کارروائی کرنا آسان نہ ہو گا تب وہ آگے بڑھتے ہیں اور ممبر بن جاتے ہیں لیکن یہ نہیں ہو گا کہ ابتدائی مرحلہ میں جب تک کہ یونین رجسٹر نہ

ہوئی ہو وہ اپنی شمولیت کا اعلان کر دیں کیونکہ بعد میں اس کا بھی امکان ہے کہ اگر انجمن رجسٹر نہ ہوئی ہو اور ان کے اعلان کی وجہ سے جو ان پر مصیبتیں آنے والی ہیں وہ بھی آ جائیں اور کوئی ادارہ ایسا موجود نہیں ہے جو ان کے حقوق کی نگرانی اور حفاظت کر سکے اس لئے جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون کی دفعہ صریحاً اس بات کی نیت سے رکھی گئی ہے کہ نہ ۱۰۰ آدمی اس کو رجسٹریشن سے پہلے ملیں گے اور نہ وہ رجسٹریشن کے لئے جا سکیں گے اور اس طرح یہاں ٹریڈ Unionism کی تحریک نہ چل سکے گی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر محنت اگر نیک نیتی کے ساتھ اس ملک میں ٹریڈ یونین کی تحریک کو فروغ دینا چاہتے ہیں ۔ اگر ان کی واقعی یہ نیت ہے کہ وہ اس ملک میں مزدور طبقہ کو جو صنعتوں میں کام کرتا ہے اپنے حقوق منوانے کے لئے اور اپنے حق کو آگے لے جانے کے لئے ٹریڈ یونین کی تحریک سے بہرہ ور کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت ہی سخت قید جو ان پر عائد کی گئی ہے کہ پہلے وہ اپنے ساتھ سرفروشوں کو لائیں اور وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست دیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ۱۰۰ سرفروش کبھی حاصل نہیں ہوں گے اور ٹریڈ یونین کبھی رجسٹر نہ ہو سکے گی ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ــ جناب والا ۔ مجھے بے حد افسوس ہے کہ جناب قائد حزب اختلاف اور جناب فاروقی صاحب نے اس شق کا بغور مطالعہ نہیں فرمایا ۔ یہاں اس قسم کی کوئی قید نہیں رکھی گئی ہے کہ اگر کسی ادارہ میں ۱۰۰ ملازمین سے کم ہیں تو وہ رجسٹریشن کے لئے درخواست نہیں دے سکتے ۔ جناب والا ۔ اگر وہ اس شق کا بغور مطالعہ فرمائیں تو اس میں یہ درج ہے کہ کسی ادارہ میں یا کسی ادارہ کے ملازمین

کی تعداد کا ۱۰ فیصد یا ۱۰۰ ملازمین یعنی ان میں سے جو تعداد کم ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ادارے کے ۸۰ ملازمین ہیں تو ۸۰ کا ۱۰ فیصد یعنی ۸ ممبر بھی اپنی یونین رجسٹر کرا سکیں گے اور جو ۱۰۰ کا لفظ ہم نے تحریر کیا ہے وہ اس لئے کہا ہے کہ بیشتر ایسے ادارے ہیں جن کے ملازمین کی تعداد دو دو تین تین چار چار ہزار پر مشتمل ہے تو ایسی صورت میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں ملازمین کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر وہاں انجمنوں کے ارکان کی تعداد آٹھ آٹھ دس دس پندرہ پندرہ پر مشتمل ہوئی تو ایسی صورت میں بہت سی انجمنیں اس ادارہ میں ہو جائیں گی جس سے اس ادارے کے ملازمین کے حقوق کا صحیح معنوں میں تحفظ نہ ہوسکے گا اور یہ انجمنیں بہت کمزور ہوں گی ۔ لہذا اس قسم کی کوئی قطعی پابندی نہیں ہے کہ ایسی انجمنوں کے رجسٹریشن کے لئے ۱۰۰ ملازمین کا ہونا ضروری ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

That para (i) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted and the subsequent paras re-numbered accordingly.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

That para (*iii*)(*c*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is—

That para (*iii*)(*c*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہ وہی بات ہے اور دراصل یہ ایک شیکنجہ ہے جو اس ٹریڈ یونین کیلئے عجیب و غریب دفعہ کی صورت میں لایا گیا ہے -

"the whole of the purposes for which the general funds of the Trade Union shall be applicable, all of which purposes shall be purposes to which such funds are lawfully applicable under this Ordinance;"

جناب والا - ان کا مقصد یہ ہے کہ ٹریڈ یونین کے پاس جتنا فنڈ ہو وہ کسی پولیٹیکل غرض کے لئے استعمال نہ کیا جائے اور اسی لئے یہ کہتے ہیں کہ ٹریڈ یونین بنانے کے بعد جو رولز ہونگے ان رولز کے مطابق چندہ جمع کرنا ہے اور ان کے پاس اتنا روپیہ ہونا چاہئے تب یونین رجسٹر کی جائے گی میرے خیال میں ٹریڈ یونین کا چندہ جس مقصد کے لئے وہ چاہیں خرچ کریں لیکن یہ کہتے ہیں کہ نہیں پہلے ہمیں بتاؤ کہ تم اپنے فنڈ کو کس طور پر استعمال کرو گے - اگر وہ فنڈ کے متعلق یہ بتائیں کہ کسطرح خرچ کیا جائیگا تب یونین کو رجسٹر کیا جائیگا - جناب والا - میں آپ سے معافی چاہتے ہوئے صرف ایک ذرا سا quotation دینا چاہتا ہوں کہ ٹریڈ یونین کے فنڈز کی کیا حالت ہے اس میں یہ قرار دیا گیا ہے :-

"Trade Unions in Pakistan do not have a sound financial position. Their main source of income is contributions made by the Members because of the lowest standard of wages in most of the factories; these contributions are to be necessarily low and, in any case, are usually insufficient for the proper maintenance of Trade Unions. Therefore, an average Trade Union in Pakistan is generally financially weak."

اس کے بعد جناب والا ایک پیرا گراف ہے :-

"The number of Members in the Union who regularly pay dues is very small. The Trade Union Members in Pakistan are not so conscious....."

Mr. Deputy Speaker : What is the Member reading ? He should now come to the purpose of the amendment.

ملک محمد اختر ۔ جناب یہی میں کہنا چاہتا ہوں کہ ان کے فنڈز کم ہیں ۔ یہ ان پر پابندی لگا رہے ہیں اس خیال سے کہ کہیں ان کو غیر قانونی طور پر استعمال نہ کیا جائے یا ان کا کہیں ناجائز مصرف نہ کیا جائے ۔ یا تو وہ اس چیز کی تعریف کر دیں کہ کون سے فنڈز قانونی اور کون سے غیر قانونی ہیں ۔ پابندی شاید اس لئے لگائی جا رہی ہے کہ مزدور اپنا روپیہ جمع کر کے کہیں صوبائی یا نیشنل اسمبلی کی ممبری کے لئے الیکشن میں حصہ نہ لے لیں ۔ جناب والا ۔ سن ۵۲ کے انتخابات میں ریلوے کے مزدوروں نے چندہ اکٹھا کر کے اپنے امیدواروں کی حمایت کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹریڈ یونین کے فنڈز پر کسی قسم کی پابندی لگانی کسی طور پر جائز اور مناسب نہیں ہے اور پابندی محض اس لئے لگائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے لیجسلیٹرز کہیں منتخب نہ کرا سکیں ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ مقصد صرف یہ ہے کہ تمام انجمنیں اپنے قواعد میں یہ بات تحریر کریں کہ جو روپیہ وہ اکٹھا کریں گی وہ کسی مقصد کے لئے خرچ کریں گی ۔ ہمارا یہ مقصد نہیں کہ ان پر ہم پابندی لگائیں وہ جس طرح چاہیں استعمال کر سکتے ہیں لیکن جس طریقہ سے انہوں نے اپنے فنڈز استعمال کرنے ہیں کم از کم وہ طریقہ اپنے قواعد میں درج کریں وہ اس لئے کہ ان کے اراکین کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ ان کے روپیہ کو فلاں فلاں طریقہ سے استعمال کیا جائیگا تاکہ کم از کم ان کے مفادات کا اور ان کی رقوم کا صحیح معنوں میں تحفظ کیا جا سکے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That para (*iii*)(c) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That para (*iii*)(*f*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That para (*iii*)(*f*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) ۔ جناب والا ۔ (ایف) میں یہ قرار دے رہے ہیں :-

"(f) the admission of the number of honorary or temporary members as officers required under section 28 to form the executive of the Trade Union ;"

یعنی جناب والا۔ در اصل یہ پابندی لگا رہے ہیں کہ honorary اور tempo-rary افسران مقرر نہیں کئے جا سکتے اگر کئے جائیں گے تو رجسٹر نہیں ہو سکیں گے جناب والا ۔ سیکشن ۲۹ کو دیکھیں ۔ در اصل (ایف) کی سپرٹ یہ ہے کہ کوئی بھی انجمن ماسوائے ایسے لوگوں کے جو اس ٹریڈ میں کام کرتے ہوں اگر وہ مستقل ہیں تو وہ ان پر مبنی ہو گی اور دوسرے ٹریڈ یونین کے آنریری ممبر آفس ہولڈرز نہیں ہو سکیں گے۔ اگر آپ جناب والا ۔ اجازت دیں تو میں چار یا چ ٹریڈ یونینوں کے متعلق عرض کروں :۔

All Pakistan Confederation of Labour ; Pakistan Mazdoor Federation ; United Trade Union Federation ; East Pakistan Mazdoor Federation.

یہ جو مزدور جماعتیں ہیں ان کے تمام کے تمام آفس ہولڈرز they are professionalists

جناب والا ۔ بتائیے کہ ایک مزدور جو شام تک کام کرے اور اوور ٹائم بھی لگائے وہ ٹریڈ یونین کی کارروائیوں میں کس طرح حصہ لے سکتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ آنریری ورکرز فلاں فلاں حد تک آفس ہولڈرز ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ ظلم ہے ۔ آپ ہائی کورٹ میں آرٹیکل ۹۸ کے تحت جا سکتے ہیں لیکن وکیل نہیں کر سکتے ۔ تو جناب والا ۔ اس سے بڑا ظلم ٹریڈ یونین کے لئے کیا ہو سکتا ہے کہ آپ آنریری ورکرز کو exclude کر رہے ہیں اور حکومت اور ان مزدوروں کے درمیان جو بھی خواہ لوگ تھے حکومت نے آج ان کا گلا کاٹ کر رکھ دیا ہے اور جو حکومت کی وفاداری بے زبان جانوروں کی طرح کرتے تھے آج ان کو کان سے پکڑ کر حکومت نے ٹریڈ یونین سے نکال دیا ہے اور پھر یہ توقع کرنا کہ ٹریڈ یونین آنریری ورکرز کے بغیر چل سکتی ہے میں سمجھتا ہوں یہ دھوکا ہے فراڈ ہے اور سب سے بڑا فراڈ ہے جو ملک کے ساتھ روا رکھا جا رہا ہے اور یہ (ایف) کی صورت میں روا رکھا گیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس سیکشن میں بہت سی خرابیاں ہیں جو سامنے آئی ہیں ۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر 'workman' employed people ہونگے تو وہ بھی include ہونگے یا نہیں ۔ تو پہلے ہم لوگ آزادی سے ٹریڈ یونین کو رجسٹر کروا لیا کرتے تھے مگر اب یہ آزادی ان سے سلب کر لی گئی ہے ۔ اب دیکھئے سیکشن ۲۹ کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن آپ غور فرمائیں کہ سیکشن ۲۹ میں یہ ہے :

"Election of Office bearers"

اور جناب والا ۔ صنعتی تنازعات کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۸ء کے سیکشن ۳۰ اور ۳۱ میں ان کے لئے سزا رکھ دی گئی ہے ۔

Election of Office beaters.

Section 23, 30 & 31 of the Industrial Disputes Ordinance, 1968.

30 Penalty for illegal strike and lock-out.

چھ ماہ قید یا ۱۰۰ روپیہ جرمانہ ۔ جب کسی کو چھ ماہ کی سزا ہو جائے تو وہ ان کی ایگزیکٹو کا ممبر بن ہی نہیں سکتا ۔

وزیر مجنسٹ (ملک اللہ یار خان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم کسی سزا کے بارہ میں نہیں ہے ۔ یہ اس بارہ میں ہے کہ اتنے اراکین ہونگے تب انجمن رجسٹر ہو سکے گی ۔ انہیں دفعہ ۲۹ کا حوالہ دینا چاہئے ۔ وہ اس شق کا حوالہ دیں ۔

Mr. Deputy Speaker : The Member may please be relevant to the amendment.

میجر محمد اسلم جان ۔ جب ایک آدمی ایگزیکٹو کا ممبر بن ہی نہیں سکتا جیسا کہ آپ نے ابھی فرمایا ہے تو اس شق کی ضرورت ہی کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : The amendment speaks about the number of honorary or temporary members.....

Major Muhammad Aslam Jan :.....To form the executive of the trade union. If they are sentenced to six months imprisonment.....

Mr. Deputy Speaker : It provides for the number of members. He seeks to delete that meaning thereby that no Member should be provided. You can say all that when you come to clause No: 29.

میجر محمد اسلم جان ۔ بہت اچھا جناب میں اسے ختم کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That para (*iii*)(*f*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That para (*iii*)(*m*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is :

That para (*iii*)(*m*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

Minister of Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس شق میں یہ کہا گیا ہے ۔ کہ جو دستورالعمل مزدور انجمنیں تیار کریں یعنی اپنے قواعد و ضوابط تو ان میں یہ طریق کار بھی درج ہو کہ وہ کس طرح ہڑتال کریں گی ۔ جناب والا ۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے اس قانون ہی میں نہیں بلکہ اس سے پہلے قانون میں بھی یہ تلاش کرنے کی کہ کوئی مزدور انجمن قانونی طور پر ہڑتال پر کیسے جا سکتی ہے ۔ مگر مجھے وہ طریق کار معلوم نہیں ہو سکا ۔ میں جناب وزیر محنت سے رہنمائی چاہتا ہوں کہ وہ صنعتی تنازعات کے آرڈیننس یا اس آرڈیننس میں کوئی ایسا طریق کار دکھا دیں ۔ جس کے مطابق کوئی مزدور انجمن ہڑتال پر جا سکتی ہو ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ شق غیر ضروری ہے ۔ شائد اس کی ضرورت انہیں اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ یہ دنیا میں کہہ سکیں کہ ہم نے مزدور انجمنوں کو ہڑتال کا حق دیا ہوا ہے ۔ صرف اس لئے انہوں نے یہ شق اس ہنگامی قانون میں شامل کر دی ہے ورنہ اس کے وجود کا کوئی فائدہ نہیں

ہے کیونکہ عملی طور پر یہ قانون کسی قسم کی ہڑتال کی اجازت نہیں دیتا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ شق نہایت غیر ضروری ہے اور اس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں اس لئے اسے حذف کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That para. (*iii*)(*m*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in para (*iii*)(*n*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, the comma appearing after the word "prescribed" in line 3, be replaced by a semi-colon and the rest of the words be deleted.

Mr. Deputy Speaker : The amendment moved is :

That in para (*iii*)(*n*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, the comma appearing after the word "prescribed" in line 3, be replaced by a semi-colon and the rest of the words be deleted.

Minister of Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - اس شق میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ ضروری ہو گا کہ ٹریڈ یونین اپنے حسابات کا سالانہ آڈٹ کرائے - یہ درست ہے کہ ان کا آڈٹ ہو جائے مگر اس کے بعد جو لکھا گیا ہے -

".....and adequate facilities for the inspection of the account books by the officers and members of the Trade Unions ;"

میں نہیں سمجھتا کہ یہ مناسب سہولتیں حسابات کے معائنے کے لئے کیا ہوں گی -

Mr. Deputy Speaker : After the word "prescribe" if you put a semi-colon and delete the rest of the words then would it make any sense ?

Malik Muhammad Akhtar : Audit means the audit of accounts. Audit does not mean audit by any Medical Officer.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

That in para (*iii*)(*n*) of sub-section (1) of section 6 of the Ordinance, the comma appearing after the word "prescribed" in line 3, be replaced by a semi-colon and the rest of the words be deleted.

The motion was lost.

Mr. Deputy Speaker : Next. Khawaja Muhammad Safdar No: 19.

Khawaja Muhammad Safdar : Not moving.

Mr. Deputy Speaker : Major Muhammad Aslam Jan. Mr. Hamza.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : (*Not present*) No : 20.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Deputy Speaker : 21: Ruled out of order. No: 22. Out of order. No: 23.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That sub-section (3) of section 7 of the Ordinance, be deleted.

(*a short pause*)

Mr. Deputy Speaker : If this is deleted, then what will happen ?

Khawaja Muhammad Safdar : There is no harm Sir. The position is quite clear. Sub-section (1) and (2) of section 7 are the only sub-sections contained in the Pakistan Act of 1926, and these are the only two sections, which are contained in section 7 of the East Pakistan Act. The third sub-section is an addition made in this ordinance only.

Sir, under this sub-section, the Registrar has been empowered that if he considers that the number of members of the Trade Union is small as compared with the number of executive and the office-bearers, which they have elected, he can ask them to amend their rules and reduce their number and if they don't reduce the number of executives, he can refuse to register the Trade Union. It is quite independent of (1) and (2). If it is deleted there cannot be any harm. It is an additional power given to the Registrar and we refuse to give him that power.

Mr. Deputy Speaker : If the number is excessive, then what would happen ?

Khawaja Muhammad Safdar : It is not for the Registrar to see whether the number is excessive or not. I refuse to give this power to the Registrar.

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved is—

That sub-section (3) of section 7 of the Ordinance, be deleted.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب سپیکر - جہاں مزدوروں کے حقوق کو ختم کیا جا رہا ہے وہاں رجسٹرار almighty بنایا جا رہا ہے - آپ ہی یہ بتائیں کہ یہ discretionary powers دینا جائز ہے ؟

"If, in the opinion of the Registrar, the number of members of the executive or the other officers of a Trade Union, an application for the registration whereof has been made under section 5, is excessive in proportion to the total membership of the Union, the Registrar . . ."

shall refuse the registration.

یہ مزدوروں کی ٹریڈ یونین ہے یہ حکومت کا محکمہ نہیں ہے کہ آپ ان کے accounts audit کریں - ممبران کی کوالیفیکیشن prescribe کریں - اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کسی پرائیویٹ ادارے میں یا کسی جگہ جھگڑا ہو یا کنونشن مسلم لیگ پارٹی میں جھگڑا ہو - - - - -

Mr. Deputy Speaker : The Member is irrelevant. He should come to the amendment.

ملک محمد اختر - جناب والا - میں کوئی چھوٹی بات نہیں کرنا چاہتا کسی پرائیویٹ ادارے میں یا دفتر میں جھگڑا ہو جاتا ہے وہ آپس میں صلح صفائی کرنا چاہتے ہیں یا اگر کوئی دو تین جائنٹ سیکرٹری رکھنا چاہتے ہیں تو ان پر یہ پابندی عائد کرنا کہ تمہارے اتنے ممبر ہوں گے - اتنے نائب صدر ہوں گے - آپ کے اتنے عہدیدران - - - ہوں گے یا یہ دیکھیں

گے کہ کہیں تعداد سے زیادہ ممبران تو نہیں ہیں اس طرح یہ divide and rule کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں - یہ ان میں جھگڑا کرانا چاہتے ہیں اگر وہ ایک دوسرے سے اتفاق کرنا چاہتے ہیں تو یہ چاہتے ہیں کہ ٹریڈ یونین نہ ہو اگر ٹریڈ یونین ہو تو اس میں نفاق پیدا ہو اگر ان میں نفاق پیدا نہ ہو تو یہ خود ان میں نفاق کروا دیں گے - یہ چاہتے ہیں دوسرا وائس پریذیڈنٹ نہ ہو - پھر یہ ٹریڈ یونین کا قانون کیا ہے میں کہتا ہوں کہ انکو کیا حق پہنچتا ہے کہ یہ ان کے ذاتی معاملات میں دخل دیں - یہ پابندی لگانا کہ وہ اپنے accounts audit کرائیں - اگر کسی پرائیویٹ ادارے میں کوئی embezzlement ہو تو وہ کوئی remedy seek نہیں کر سکتا - کل کو یہ پابندی بھی لگا دیں گے کہ کوئی مزدور دو سے زیادہ بچے پیدا نہیں کر سکتا تاکہ وہ زیادہ تنخواہ کا مطالبہ نہ کرسکے - جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے ایسے قانون سے شرم آتی ہے میں کسی کے متعلق کچھ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں - یہ تعداد مقرر کرنا چاہتے ہیں - عہدے داران کی تعداد رجسٹرار determine کرے گا - اگر رجسٹرار کی رائے میں عہدے داران کی تعداد زیادہ ہو تو وہ یونین کو رجسٹر کرنے سے انکار کر دے گا - اسی سیکشن میں دوسری پابندی جو لگا دی ہے وہ یہ ہے کہ ممبران کی جو انتظامیہ ہوگی - - - - اب جناب ایگزیکٹو باڈی نے سب کام کرنا ہے - - - ہر ایک کوشش کرتا ہے کہ وہ ایگزیکٹو باڈی کا ممبر ہو وہ بڑی تعداد میں ممبر بنا لیتے ہیں یعنی اگر وہ ۲۰ ممبر انتظامیہ کے بنا لیتے ہیں تو انہیں کیا تکلیف ہے - اگر وہ چاہتے ہیں کہ ہم ایسے رولز بنائیں کہ اس میں ۲۰ انتظامیہ کے ممبر ہوں تو انہیں کیا تکلیف ہے - یہ

گورنمنٹ کی بد نیتی ہے ۔ میں اسے dishonest intention of the Government کہتا ہوں ۔ آپ کو اپنے فنڈز کا مکمل اختیار ہے ۔ مجھے اپنے فنڈز کے متعلق مکمل اختیار ہے ۔ جناب والا ۔ ٹریڈ یونین پر یہ پابندی ہے اور انتظامیہ کے ممبران پر پابندی لگانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ انقلابی حکومت کو زیب نہیں دیتا ۔ یہ ہر چیز میں انقلاب لانا چاہتے ہیں ۔ یہ لیبر لاز میں بھی انقلاب لانا چاہتے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے لیبر کو ختم کرکے رکھ دیا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۱) ۔ جناب والا ۔ اس سیکشن میں آپ دیکھیں گے کہ انہوں نے unqualified and arbitrary powers رجسٹرار کو دے دی ہیں ۔ ان پاورز کی کوئی حد نہیں چھوڑی ۔ رجسٹرار کو جو اختیارات دے سکتے ہیں وہ دے دئیے ہیں ۔ رجسٹرار ان کو جس طرح جائز یا ناجائز استعمال کرنا چاہے کرے ۔ سب سیکشن (۳) میں دیکھیں انہوں نے unqualified and absolute powers and discretion رجسٹرار کو دی ہیں کہ وہ یہ determine کرے کہ انتظامیہ میں کتنے ممبر ہونے چاہئیں ۔ یونین کے جو رولز ہیں ان میں ترمیم کیسے کی جائے یہ اختیارات بالکل ایسے ہیں جیسے یہ کہا جائے کہ آپ کو کھانے کا اختیار ہے لیکن آپ کی انتڑیاں اور معدہ نکال لیں گے آپ کھانے کو ہضم کیجئے ۔ یہ قانون مزدوروں کے لئے بنا رہے ہیں لیکن اختیار ان کو نہیں ہے بلکہ یہ اختیار رجسٹرار کو ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ کھا رہے ہیں ۔ سیکشن ۵ اور ۶ کے تحت کسی یونین کو رجسٹر نہیں کرتے ہیں اگر کسی یونین کو رجسٹر کر بھی لیا تو یہ کہیں گے کہ ہم اپنی مرضی کے

مطابق انتظامیہ کے میمبر رکھیں گے یا ان کی مرضی کے مطابق میمبر ہوں گے جہاں تک تمہارے ورلز ہیں وہ بھی ہماری مرضی کے مطابق ہوں گے۔ پہلے بھی یہ پروویژن کر دیے ہے کہ وہ سٹرائیک کس طرح کریں گے۔ میں ایسی کوئی مثال نہیں دینا چاہتا جو ناواجب ہو۔ کل کو لوگوں کو یہ کہیں گے کہ آپ روٹی کیسے کھاتے ہیں۔ آپ کو ملک میں رہنے کا حق نہیں ہے یہ قانون سازی

it looks like a farce, it is no Law.

اس لئے میں نے جو ترمیم پیش کی ہے اسے آپ مان لیں اس قسم کا قانون مت بنائیں۔ پھر دیکھیں اس میں لطف یہ ہے کہ جس طرح ہم بار بار کہہ رہے ہیں کہ یہ مشرقی پاکستان کے ایکٹ کی پروویژن ہے۔ کیا یہ بتلائیں گے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ تمام ظلم مغربی پاکستان پر کیا جا رہا ہے۔ بہرحال مشرقی پاکستان بھی اس ملک کا ایک حصہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہاں پر مزدوروں کے لئے زیادہ بہتر قوانین بنائے گئے ہیں اور کچھ نہیں تو ہمیں ان کے برابر ہی لے آئیے۔ مان لیں تو بہتر ہے ہم تو صرف التجا ہی کر سکتے ہیں کوئی زبردستی نہیں کر سکتے۔

مسٹر حمزہ (لائلپور-۶) - جناب سپیکر - دراصل حکومت نے رجسٹرار کو مزدور انجمنوں پر ایک سکول ماسٹر کی حیثیت سے مقرر کیا ہے اور حکومت کا خیال ہے کہ رجسٹرار مزدور انجمنوں کے جملہ ارکین اور عہدے داروں کو باقاعدہ تربیت دے گا۔ مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سب سے پہلے حکومت نے اس ملک کے انتظامی ڈھانچے کو قطعی طور پر تباہ کیا اور ان کا طرز عمل ایسا ہے آج تقریباً تمام کے تمام محکمے اس طریقے سے چل رہے ہیں حکومت چاہے کچھ ہی کہے وہ

خود ان کی کارکردگی سے قطعاً مطمئن نہیں ہے ۔ آپ کو بھی علم ہے کہ ہمارے حکمران بعض کارپوریشن قائم کر دیتے ہیں کہ جن کو بعض بزرگ اندھا دھند کارپوریشن کہتے ہیں اور حال ہی میں جناب وزیر مملکت ۔ بھی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ ملک میں اور انتظامیہ میں پھیلی ہوئی رشوت ستانی کے انسداد کے بارے میں سوچ بچار کرے گی ۔ میں اس معزز ایوان کے اراکین کی توجہ ایک سیلیکٹ کمیٹی کے اراکین کی تعداد کی جانب دلاتا ہوں ۔ ایوان نے ایک مجلس منتخبہ بابو محمد رفیق صاحب کے ایک مسودہ قانون کے سلسلے میں مقرر کی تھی یہ کمیٹی پچیس اراکین پر مشتمل تھی اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ جو مجلس منتخبہ بنائیں اس کے ممبران کی تعداد زیادہ سے زیادہ سات ہو۔ شاید آپ یہ کہیں کہ میں آپ کے اندرونی معاملات میں دخل دے رہا ہوں اور آپ کی بالغ نظری پر کڑی پابندی لگا رہا ہوں اور حملہ کر رہا ہوں اور قانون ساز ادارے اس قسم کی پابندی کو گوارا نہیں کر سکتے ۔

جناب سپیکر ۔ جہاں تک ان مزدور انجمنوں کا تعلق ہے حکومت ان کو کوئی مالی امداد نہیں دیتی اور اس کے جملہ وسائل محنت کش مہیا کریں گے اور آپ ان کے متعلق اپنی ذاتی رائے کچھ بھی رکھتے ہوں وہ بالغ نظر ہوتے ہیں اور وہ اپنے مفادات کا خود بھی تحفظ کر سکتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے طرز عمل سے یہ بتایا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں مزدوروں کی نمائندہ ہیں ان انجمنوں کے راستے میں ہر قسم کی رکاوٹ پیدا کرنا محکمہ محنت نے اپنا فریضہ سمجھا ہے ۔ اگر اس قسم کے محکمے کو ہم یہ اختیارات دیں کہ وہ مزدور انجمنوں کے عہدے داروں اور اس کے

ممبروں کی تعداد مقرر کریں تو اس سے بڑھ کر زیادتی اور کیا ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر۔ کسی غیر جانب دار ادارے یا عہدے دار کو اہم سے اہم ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کسی مزدور انجمن کو یہ کہا جائے کہ آپ دودھ کی رکھوالی کے لئے بلی کو مقرر کریں یہ درست ہے آپ کے ہاتھ میں قدرت اور طاقت ہے آپ حکمران ہیں لیکن اس بات کو کوئی بھی شخص دل سے قبول نہیں کرے گا۔ کیوں کہ بلی کو دودھ کی رکھوالی کے لئےمقرر نہیں کیا جاسکتا۔ اس پر طرہ یہ اگر بلی ہی دودھ کی رکھوالی کے لئے ضابطہ بنائے وہ لازماً ایسا ضابطہ مرتب کرے گی جس سے وہ آسانی کے ساتھ دودھ پی جائے۔ مزدور تو خون دینے والا مجنوں ہوتا ہے لیکن یہ دودھ پینے والا مجنوں دودھ پی کر چلتا بنے گا۔ آپ کو یہ چیز ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئیے کہ مزدور انجمنیں اپنے مفادات کا تحفظ خود کر سکتی ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کن کن لوگوں کو عہدے دار مقرر کرنا ہے وہی عہدے داروں کی تعداد مقرر کریں گے جس شخص کو عہدے دار مقرر کیا جاتا ہے اس کا سابقہ کردار بھی مزدوروں کے سامنے ہوتا ہے تو وہ بمثل ایک کھلی کتاب کے پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر ایک ادارہ جان بوجھ کر ایسے افراد کو عہدے دار مقرر کرے یا اتنی بڑی تعداد میں مقرر کرے تو اس سے اس کے اپنے مفاد کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہوگا۔ زندگی میں جب کوئی فرد ایک بار تجربہ کرتا ہے تو بسا اوقات اسے اس سے نقصان پہنچتا ہے جس سے کہ وہ سبق سیکھتا ہے اور پھر وہ اس سے اجتناب کرتا ہے۔ مزدور انجمنیں یا مزدور انجمنیں بنانے

والے نا بالغ نہیں ھیں ۔ میری ذاتی رائے ھے کہ جناب وزیر محنت ماشاءاللہ بالغ نظر ھیں لیکن مزدور انجمنوں کے بارے میں ان کی رائے کو حتمی رائے نہیں سمجھتے کیوں کہ ان کا تجربہ ایک دو سال کا ھے اور جہاں تک مزدوروں کا تعلق ھے ۔ جس نے کہ مزدوری کرنی ھے ۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر ۔ جناب وزیر محنت کی شخصیت بڑی جاذب نظر ھے ۔ اس قوم پر ایک ایسا وقت آیا جب کہ ساری قوم کو بے شعور قرار دیا گیا اور صرف گنے چنے چند افراد کو کہا گیا کہ وہ با شعور ھیں ۔ آپ کا رویہ ٹریڈ یونین کے متعلق عجیب ھے کہ ان کو تربیت دینے کے لئے آپ استاد مقرر کریں گے ۔ حالانکہ آپ کے بارے میں ان کی رائے واضح ھے اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ھے بلکہ ان کو تلخ تجربات ھیں ۔ آپ کے بارے میں اور آپ کے محکمے کے بارے میں ان کو معلوم ھے کہ اس نے کسی موقع پر بھی ان کے مفادات کی حفاظت نہیں کی اور نہ ھی ان کے خیالات کی ترجمانی کرنا آپ نے پسند کیا ھے اگر اب بھی آپ ان افسروں کو یہ اختیارات دیں تو یہ مزدور انجمنوں کی روح کے سراسر منافی ھوگا اور ان کے ان الزامات اور خدشات کا ثبوت ھوگا جن کا اظہار وہ ھمیشہ کرتے رھے ھیں کہ آپ مزدوروں کے مفادات کی حفاظت کے لئے نہیں بلکہ گنے چنے چند افراد اور مفاد پرست عناصر یا دولت مند افراد یا کارخانے داروں کے مفادات بلکہ ان کے ناجائز مفادات vested interests کے ناجائز مفادات کے تحفظ کے لئے اقدام کیا کرتے ھیں ۔ آپ اس معزز ایوان سے اس کی اجازت بھی حاصل کرلیں گے لیکن جہاں تک مزدور انجمنوں کا تعلق ھے اگر وہ صحیح معنوں میں اس ملک میں کام کر رھی ھیں وہ کسی حالت میں بھی

ان پابندیوں کو پسند نہیں کریں گے اور نہ ہی انہیں برداشت کریں گے ۔ آپ وقتی طور پر تو ان پر یہ پابندیاں عائد کر سکتے ہیں ۔ لیکن یہ محض بہ امر مجبوری ہوں گی اور ان کو جب کبھی بھی کوئی موقع ملے گا وہ اس قسم کی پابندیوں کو اٹھا کر پھینک دیں گے ۔ دنیا میں اس قسم کی پابندیاں بہت سے ممالک میں لگائی جاتی رہی ہیں لیکن وقت نے ہمیں بتایا ہے کہ اس قسم کی پابندیاں ملک و قوم کے مفاد میں نہیں ہوتیں ۔ لازم تھا کہ آپ اس سے سبق سیکھتے ۔ میں ان گزارشات کے پیش نظر اس ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker : As agreed by the Leader of the House and the Leader of the Opposition, the House is adjourned to meet again at 7.30 P.M. today to continue discussion on the present Ordinance.

***The Assembly then adjourned** (at 1.30, p.m.) till 7.30 p.m. the same evening.*

EVENING SITTING

The Assembly met at 7.30 p.m. Mr. Speaker in the Chair.

ORDINANCES

THE WEST PAKISTAN TRADE UNIONS ORDINANCE, 1963

(resumption of discussion)

Mr. Speaker : The House will now resume discussion on the motion that the Assembly do approve of the West Pakistan Trade Unions Ordinance, 1968. Khawaja Muhammad Safdar was to speak; he is not present. Minister for Labour to reply to the amendment, if he so desires.

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا۔ میں اس ترمیم کی اس لئے مخالفت کرتا ہوں کہ سابقہ قانون کے تحت یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض انجمنوں میں جن کے ارکان کی تعداد بہت کم تھی آفس ہولڈرز ان کے تناسب سے بہت زیادہ رکھے گئے تھے ۔ جناب والا ۔ چونکہ ہم نے اس قانون میں بھی ایک ترمیم کے ذریعے یہ رکھا ہے کہ جب صنعتی تنازعہ ہو تو یہ پروویژن موجود ہے اور جب وہ تنازعہ عدالت میں پیش ہو تو اس کا فیصلہ ہونے تک کوئی مالک کسی انجمن کے عہدے دار کو اپنے عہدے سے نہیں نکال سکتا ۔ تو جناب والا ۔ اس پروویژن کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انجمن کے عہدے دار اور ارکان کافی تعداد میں اپنے ان عہدوں کو سنبھال لیتے تھے اور چونکہ اس سے قبل اس قسم کا طریق کار موجود نہیں تھا کہ جس سے باقاعدہ آفس ہولڈرز کا انتخاب ہوتا تو وہ آفس ہولڈرز اپنے مفاد کی خاطر اپنے عہدے داروں کی تعداد بہت زیادہ بڑھا دیتے تھے اور ارکان کے مفاد اور ان کے حقوق کے تحفظ کا اتنا زیادہ خیال نہیں رکھتے تھے ۔ اس کے علاوہ ایک اور وجہ جو میں اس ترمیم کی مخالفت میں پیش کرنیکی جسارت کروں گا وہ یہ ہے کہ انجمن کے ارکان ۔ انجمنوں کے عہدے دار

اپنی انجمنوں سے تنخواہ یا الاؤنس وصول کرتے تھے اور اس طرح اس بات کا امکان تھا کہ ایسے ادارے جہاں ۶۰/۷۰ ارکان ہوں تو وہاں اگر ۳۰/۴۰ ارکان عہدوں پر فائز ہو جائیں تو انجمن کے فنڈز کا بہت بڑا حصہ ان عہدے داروں کی تنخواہ میں صرف ہو جائے گا جس سے انجمن کے ارکان کے مفادات کو زک پہنچے گی جس سے وہ اپنے مفادات کا صحیح معنوں میں تحفظ نہ کر سکیں۔ تو اس قسم کی صورت حال سے بچنے کے لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ یہ اختیار رجسٹرار کو دیا جائے کہ اگر کسی انجمن کے عہدے داروں کی تعداد ان کے ارکان کی تعداد سے نسبتاً زیادہ ہو تو پھر انجمن کو ہدایت کی جائے کہ اس تناسب سے اپنے عہدے داروں کی تعداد کو کم کر دے۔ میں دو تین کیس اس ایوان کی خدمت میں پیش کروں گا کہ گذشتہ سال دو تین ایسے ادارے تھے جنکے ارکان کی تعداد ۷۰ تھی اور عہدے داروں کی ۵۰ تھی اور اس قسم کی انجمنیں کافی تعداد میں ملیں گی کہ جہاں اگر کسی ادارے کے ارکان کی تعداد ۱۰۰ ہے تو اس کے عہدے داروں کی تعداد ۵۰ ہے۔

خواجہ محمد صفدر۔ یہاں عہدے داروں کا ذکر نہیں یہاں ایگزیکٹو کا ذکر ہے۔ ایگزیکٹو کی تعداد کم ہے ۱۰ تو نہیں۔ یہ ذرا واضح ہو جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔

Mr. Speaker : These are the words :

"or other officers of the Union"

وزیر محنت۔ وہ بھی آفیسر کہلاتے ہیں اور جو ممبران ہیں ان کے بھی فرائض ہوتے ہیں ان کو بھی آنا جانا پڑتا ہے۔ ان کو بھی اپنے

اخراجات کے لئے رقوم کی ضرورت پڑتی ہے تو ظاہر ہے کہ تمام روپیہ انجمن کے فنڈز میں سے جائیگا ۔ تو ہم نے یہ سوچا کہ یہ اختیار رجسٹرار کو دیا جائے تاکہ جو بھی صورتحال ہو اس کے مطابق وہ کوئی اقدام کر سکے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote.

The question is—

That sub-section (3) of section 7 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That section 7 of the Ordinance, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That section 7 of the Ordinance, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس ہنگامی قانون کی شق نمبر ۷ میں بہت سے اختیارات رجسٹرار صاحب کو تفویض کئے گئے ہیں اس سے پہلے آپ ملاحظہ فرمائیں شق نمبر ۷ کو کہ اگر رجسٹرار صاحب کا خیال ہے کہ درخواست میں جو قواعد درج ہیں ان کے علاوہ بھی ان کو مزید معلومات حاصل کرنے درکار ہیں تو وہ ان معلومات کو بہم پہنچانے کے لئے ٹریڈ یونین کو کہیں گے اور اگر وقت مقررہ کے اندر وہ معلومات بہم نہ پہنچائی جائیں تو رجسٹرار اس درخواست کو نا منظور کر سکتا ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ اگر ان کے خیال میں اگر ان کی رائے میں مجلس عاملہ یا دوسرے عہدے داران ٹریڈ یونین کی تعداد زیادہ ہے مقابلتاً ان کی

رکنیت کے تو پھر ان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جس طرح چاہیں اس کو کم کریں یا اس کو کم کرنے کے لئے کہیں اور اس عرصے کے اندر جبکہ ان کو کہا گیا ہو کہ وہ اپنے قواعد میں ترمیم کریں اور اگر مزدور انجمن ایسا نہ کرے ۔ تو پھر بھی رجسٹرار صاحب اس وقت تک یونین رجسٹر نہیں کریں گے جب تک قواعد میں ترمیم نہ ہو جائے ۔ جناب والا ۔ ان اختیارات کے ہوتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ سیکشن ۷ کی ذیلی دفعہ ایک اور دو میں یہ تحریر ہے ۔ مشرقی پاکستان کے قانون میں بھی یہ اختیار موجود ہے اور سابقہ ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء میں بھی موجود ہے اگرچہ وہ تھوڑا سا مختلف ہے لیکن موجودہ ضمنی شق میں یہ اختیار رجسٹرار صاحب کو نہیں البتہ مشرقی پاکستان کے ایکٹ میں دیا گیا ہے اور نہ ہی یہ سابقہ ایکٹ میں موجود تھا میں جناب کے سامنے پاکستان ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء کا حوالہ پیش کرتا ہوں ۔

7—(1) The Registrar may call for further information for the purpose of satisfying himself that any application complies with the provisions of section 5, or that the Trade Union is entitled to registration under section 6 and may refuse to register the Trade Union until such information is supplied

(-) If the name under which a Trade Union is proposed to be registered is identical with that by which any other existing Trade Union has been registered or, in the opinion of the Registrar, so nearly resembles such name as to be likely to deceive the public or the members of either Trade Union, the Registrar shall require the persons applying for registration to alter the name of the Trade Union stated in the application and shall refuse to register the Union until such alteration has been made.

ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۲۶ء کا سیکشن ۷ ختم ہو گیا ہے اس کے بعد اس میں کچھ نہیں ہے یعنی موجودہ سب سیکشن (۳) اس میں نہیں ہے ۔ اسی طرح

جناب آپ غور فرمائیں میرے ہاتھ میں ایسٹ پاکستان ٹریڈ یونین ایکٹ ۱۹۶۵ء ہے ۔ اس میں بھی سیکشن (۷) اس طرح ہے :۔

East Pakistan Trade Union Act 1965

7(1) The Registrar may call for further information for the purpose of satisfying himself that an application complies with the provisions of section 6, or that the trade union is entitled to registration under the provisions of this Act, and may refuse to register the trade union until such information is supplied.

(2) If the name under which a trade union is proposed to be registered is identical with that by which any other existing trade union has been registered or, in the opinion of the Registrar, so nearly resembles such name or is of such nature as to be likely to confuse the public or the members of either of the trade unions, the Registrar may require the persons applying for registration to alter the name of the trade union and may refuse to register the union until such alteration has been made.

اس کے علاوہ جناب آپ ہندوستان کا متعلقہ ٹریڈ یونین ایکٹ بھی دیکھیں اس میں بھی اس سے زیادہ رجسٹرار کو اختیار نہیں ہے ۔ مجھے یہ اعتراض ہے کہ رجسٹرار کے پاس یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے جب کہ پہلے ہی اسے اس قدر وسیع اختیارات حاصل ہیں ۔ اس قسم کی انفارمیشن جس کا ذکر سیکشن ۵ اور ۶ میں کر دیا گیا ہے جب وہ مہیا کر دیں گے تو پھر معلوم نہیں وہ کون سی مزید انفارمیشن ہو گی جو وہ ٹریڈ یونین کو کہیں گے کہ وہ بہم پہنچائیں ۔ بفرض محال ہم اسے قبول بھی کر لیں کہ ان تمام سیکشنوں میں جو کوائف دیئے گئے ہیں اور جو اس درخواست میں درج ہونگے ان کے علاوہ بھی کسی اطلاع کی ضرورت ہو سکتی ہے تو پھر سب سیکشن (۳) کی کیا ضرورت ہے ۔ سب سیکشن (۲) کی سمجھ آسانی سے آ سکتی ہے کہ جو پہلے کسی ٹریڈ یونین کا نام ہو اگر نیا نام اس سے ملتا جلتا ہو یا اس سے مطابقت رکھتا ہو اور ان کے اس میں خلط ملط ہونے کا یا ان

میں غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ یہ جائز ہے۔ ہونا چاہئیے۔ مجھے اس سے اتفاق ہے مگر سب سیکشن (۳) کے جو اختیارات ہیں وہ میری سمجھ سے بالا ہیں ۔ بیالیس سال سے اس ملک میں ٹریڈ یونینیں رجسٹرڈ ہو رہی ہیں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ۔ ۱۹۶۵ء سے جو ٹریڈ یونین ایکٹ ایسٹ پاکستان میں رائج ہے اس میں یہ دفعہ موجود نہیں ہے اور اس کی عدم موجودگی سے وہاں کوئی نقصان نہیں ہوا ۔ میں حیران ہوں کہ وہ کون سی وجہ تھی جس کی بناء پر ہمارے وزیر صاحب نے رجسٹرار صاحب کو یہ مزید اختیارات دینے کی ضرورت محسوس کی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بادی النظر میں اس قانون کی غرض و غایت یہ ہے کہ ٹریڈ یونین کے کام کاج کو ریگولیٹ کیا جائے ۔ اس میں کوئی ایسی رکاوٹ پیدا نہ ہو کوئی جھگڑا نہ ہو ۔ مزدور انجمنیں اپنے اپنے حلقہ اثر میں آسانی سے اپنے فرائض سر انجام دے سکیں ۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس سب سیکشن کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ مگر جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا دراصل ان کی غرض یہ نہیں ہے کہ مزدور انجمنوں کا کام سہولت سے چلے بلکہ ان کی غرض یہ ہے کہ مزدور انجمنوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے ۔ ان کے راستے میں اتنی بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کی جائیں کہ وہ کسی صورت میں رجسٹر نہ ہو سکیں ۔ اور اگر وہ رجسٹر نہ ہونگی تو انہیں وہ رعایات اور حقوق میسر نہیں آ سکیں گے ۔ جو اس ایکٹ کے تحت حاصل ہو سکتے ہیں ۔ ہمیں ٹریڈ یونینوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک رجسٹرار مقرر کرنا ہے ۔ ڈکٹیٹر مقرر نہیں کرنا اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اسے اس قدر وسیع اختیارات سے مسلح کر دیا جائے کہ وہ جب چاہے کسی انجمن کو تہ تیغ

کر دے ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی یہ ترمیم ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور ۔ ۶) ۔ جناب والا ۔ دفعہ ۷ جس شکل میں اس ہنگامی قانون میں موجود ہے ۔ اس کے تحت رجسٹرار کو انتہائی وسیع اختیارات دے کر مزدور انجمنوں کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جناب وزیر محنت نے اس ایوان میں اس قسم کے وسیع اختیارات کی حمایت میں یہ دلیل پیش کی تھی کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ مزدور انجمنیں جمہوری انداز میں چلائی جائیں ۔ جب حکمرانوں کی جانب سے کسی ادارے کو جمہوری انداز میں چلانے کا ذکر کیا جاتا ہے تو قدرتاً ذہن میں بہت سے خدشات اور شبہات پیدا ہوتے ہیں ۔ کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کا جمہوری انداز کیا ہے ۔ میرے نقطۂ نظر سے اس قدر وسیع اختیارات جو رجسٹرار کو دیئے گئے ہیں ۔ ان کی غرض و غایت محض یہ ہے کہ مزدور انجمنوں کو مشرف بہ اسلام کیا جائے ۔ یعنی مقصد یہ ہے کہ اگر مزدور انجمنیں حکومت کے تابع ہونگی ان کے مشورہ کے مطابق چلیں گی بلکہ ان کی انگلیوں پر ناچیں گی تب وہ رجسٹرار کے معیار پر پوری اتریں گی ۔ لیکن اگر بصورت دیگر ان انجمنوں کے عہدیدار اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کریں کہ وہ وہی فرائض سر انجام دیں گے جن کی بجا آوری کے لئے مزدور انجمنیں بنائی گئی ہیں ۔ تو اس صورت میں جناب رجسٹرار اس انجمن کے عہدے داروں کو معیاری قرار نہیں دیں گے ۔ ہم عام زندگی میں بھی دیکھتے ہیں کہ حکومت کے نزدیک حب الوطن وہ ہے جو حکومت کی ہاں میں ہاں ملائے یا اس کی کاسہ لیسی کرنا اپنا فرض منصبی سمجھے ۔ جب

حکومت کا اپنا طرز عمل یہ ہے تو حکومت کے مقرر کردہ رجسٹرار کا طرز عمل بھی ایسا ہی ہو گا ۔ وہ بھی ہم جیسا انسان بلکہ حکومت کا ملازم ہو گا ۔ اس نے حکومت سے کچھ مراعات بھی حاصل کرنی ہونگی ۔ اگر وہ مزدور انجمنوں کی کانٹ چھانٹ نہیں کرے گا یا انہیں اپنے مطلب کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہیں کرے گا ۔ یا ان کی brain washing نہیں کرے گا تو وہ رجسٹرار نہیں رہے گا ۔ اس لئے رجسٹرار کو اس قسم کے وسیع اختیارات نہیں دینے چاہئیں ۔ یہ مزدوروں کے متحد ہو کر سودا بازی کرنے کے حق کی روح کے منافی ہے ۔ ایک سرکاری اہلکار کی صوابدید پر یہ سب کچھ چھوڑ دینا کسی لحاظ سے بھی مناسب نہیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں جناب خواجہ صاحب کی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House. The question is—

That section 7 of the Ordinance, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to section 8. First amendment is from Malik Muhammad Akhtar. He is not present. Next amendment No. 26 by Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir I beg to move—

That in section 8 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following be added, namely :—

"Provided the Registrar shall not take more than sixty days in registering the Trade Union or rejecting its application for registration".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in section 8 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following be added, namely :—

"Provided the Registrar shall not take more than sixty days in registering the Trade Union or rejecting its application for registration".

Minister of Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ۔ ۱) ۔ جناب والا میری اس ترمیم کی غرض و غایت یہ ہے کہ اگر ایک مزدور انجمن صفت خواں طے کرنے کے بعد تمام مصیبتیں اور تمام رکاوٹیں دور کرنے کے بعد جو اس ہنگامی قانون کے ذریعہ ان کے راستے میں کھڑی کی گئی ہیں اگر وہ ہر لحاظ سے رجسٹرار کو مطمئن بھی کردیں تو پھر ان کو ۶۰ دن کے اندر سرٹیفیکیٹ رجسٹریشن کا جاری کرنا چاہئیے یا اس مزدور انجمن کو رجسٹر کر دینا چاہئیے ۔ اس شق میں کوئی ایسی میعاد مقرر نہیں کی گئی ہے جس کے اندر اندر رجسٹرار صاحب اس امر کے پابند ہوں کہ اس انجمن کی درخواست کو نامنظور کردیں یا اس کو منظور کردیں ۔ اب صورت حال کیا ہے اور یہ اس میرے علم میں ہے کہ بعض انجمنیں سال ہا سال سے درخواستیں دے کر انتظار کرتی رہتی ہیں ۔ کبھی سال چھ مہینے میں رجسٹرار صاحب کی جانب سے ایک چھٹی جاری ہو جاتی ہے کہ فلاں معاملہ کی صورت حال کے متعلق جواب دے دیں پھر وہ انتظار کے لمحے کاٹنے شروع کر دیتے ہیں لمحے کا لفظ میں نے غلط استعمال کیا ہے انتظار کے مہینے بلکہ سال شروع ہو جاتے ہیں ۔ یہ نہ کہا جائے کہ میں زبانی عرض کر رہا ہوں بلکہ میرے ہاتھ میں ایک تار ہے ۔ یہ مجھے جنرل سیکرٹری پی ۔ آئی ۔ اے ویسٹ پاکستان ایمپلائیز یونین کی طرف سے ملا ہے ۔ وہ لکھتے ہیں :-

"PIA West Pakistan Employees Union not registered since two years stop no action from Registrar Trade Unions Lahore stop resentment mounting kindly help"

یہ حالت ہے کہ دو سال سے ایک ٹریڈ یونین کی درخواست رجسٹرار کے سرد خانے میں پڑی ہے اور وہ رجسٹرار صاحب اس کے اوپر بیٹھے انڈے دے رہے ہیں بلکہ وہ بچے نکال رہے ہیں ۔ کوئی نہ کوئی صورت ایسی ہے

جس کی وجہ سے ہی - آئی - اے کی ٹریڈ یونین کو دو سال سے رجسٹرار صاحب لے کر بیٹھے ہوئے ہیں ؟ ان حالات کے پیش نظر میں نے یہ مناسب اور ضروری خیال کیا ہے کہ رجسٹرار پر کچھ نہ کچھ پابندی ہونی چاہئے - جب آپ اتنے وسیع اختیارات رجسٹرار صاحب کو ایک طشتری میں رکھ کر پیش کر رہے ہیں وہاں کچھ نہ کچھ پابندی اس شریف آدمی پر بھی ہونی چاہئیے - کم از کم وہ کسی معقول میعاد کے اندر کاغذات کو dispose off کردے یا اس کے اوپر کوئی حکم صادر کردے - اگر اس کو کھلا چھوڑ دیا گیا تو جیسا کہ ٹار میں درج ہے اس قسم کی ہزاروں درخواستیں اس کے دفتر میں پڑی رہیں گی وہ جب چاہے گا ان پر احکام صادر کرے گا -

جناب والا - اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد رجسٹرار صاحب پر یہ پابندی عائد ہوگی کہ اس کی statutory obligation ہوگی کہ وہ اس درخواست پر معقول میعاد کے اندر اپنا فیصلہ صادر کرے اگر وہ اپنا فیصلہ صادر نہیں کرے گا تو اس کی کاہلی - اس کی سستی اور اس کی فرائض سے عدم توجہگی کے خلاف رٹ کے ذریعہ یعنی سیکشن ۹۸ کے ذریعہ اس کو مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ معقول میعاد کے اندر اندر اس درخواست پر اپنا فیصلہ صادر کرے - آپ جانتے ہیں کہ مزدور انجمنیں تہی کھیسہ ہوتی ہیں - ان کے پاس دولت نہیں ہوتی ہے کہ وہ رٹ پٹیشن جیسی litigation میں جائیں جس کی مثال سوا سال سے کورٹ فیس سو گنا زیادہ بڑھا دی گئی ہے - جناب والا - اس کے لئے میں آپ کی خدمت میں

ایک رولنگ پیش کرتا ہوں تا کہ وزیر محنت صاحب کو معلوم ہوجائے کہ اگر کسی کے پاس زر وسائل ہوں تو وہ ہائی کورٹ کے ذریعہ رجسٹرار کو مجبور کر سکتا ہے کہ وہ ایک معقول میعاد کے اندر اس درخواست کا فیصلہ کرے۔

Law and Practice of Industrial Disputes in Pakistan, Vol. II, Trade Union 1926, as amended uptodate.

"Failure of the Registrar to exercise statutory powers actionable: Section 8 imposes a statutory duty upon the Registrar to register the Trade Union on being satisfied that it has complied with all the requirements of this Act. Where, therefore, no action is taken under section 7 or 8 on an application for registration of a Trade Union for more than three months and it is nearly kept pending, there is a case for issue of a writ under Article 98 of the Constitution of the Republic of Pakistan demanding the Registrar of Trade Unions to perform his statutory duty imposed upon him under sections 7 and 8, and to deal with the application in accordance with the law and as promptly as possible."

اس کیس میں ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ صادر کیا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر رجسٹرار صاحب کو اپنے فرائض کی انجام دھی کر دینی چاہئیے۔ میں نے اپنی ترمیم میں لفظ ۶۰ دن کی میعاد درج کی ہے۔ ۶۰ دن کافی لمبی میعاد ہے۔ درخواست کا فیصلہ کرنے کے لئے۔

جناب والا۔ میں ان گزارشات کے ساتھ اپنی ترمیم کو اس ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی۔ ۸) — جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ٹریڈ یونین کے اس سارے قانون میں یونین کی رجسٹریشن سارے صنعتی تنازعات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے اس لحاظ سے ابھی چند دن پہلے اس ایوان نے صنعتی تنازعات کا ہنگامی قانون پاس کیا ہے۔ اس کی

دفعات کے تحت کوئی صنعتی تنازعہ آگے نہیں بڑھ سکتا ہے اگر وہ مصالحتی عدالت میں جا سکتا ہے تو پھر اس کی نگہداشت ہو سکتی ہے اور وہ تنازعہ آگے جا سکتا ہے ۔ اس لئے میں پھر عرض کروں گا کہ ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن اس سارے صنعتی تنازعہ میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے ۔

جناب والا ۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ ایک قانون کے اندر اس کے built in structure میں یہ بات ہونی چاہئے کہ اس کو abuse کرنے کے یا ناجائز فائدہ اٹھانے کے یا رشوت کا دروازہ کھولنے کے کم سے کم مواقع حاصل ہوں بالخصوص اس معاشرہ میں جس میں سے ہم گزر رہے ہیں جس میں رشوت ستانی اور افسران کے اختیارات کا ناجائز استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے قطع نظر اس کے کہ اس کے اسباب کیا ہیں اس کی ذمہ داری ان حکمرانوں پر ہے کہ ان کی اس سلسلہ میں کیا contribution ہے ۔ میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا لیکن یہ امر واقعہ ہے جس سے وزیر محنت صاحب انکار نہیں کر سکتے اور ان کو انکار کرنے کی جرأت بھی نہیں ہو سکتی کہ صدر مملکت نے ایک کمیٹی افسران کے متعلق رشوت ستانی کا جائزہ لینے کے لئے مقرر کی ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ملک میں اور افسران میں بالخصوص رشوت کی وبا بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور حکومت اس پر کنٹرول نہیں پا رہی ہے ۔ اس ہنگامی قانون میں ان بنیادی اصولوں کے لحاظ سے اور معاشرے میں خرابی کے پیش نظر قانون کے اس ڈھانچے میں یہ بات موجود ہونی چاہیئے کہ افسران کو اپنے اختیارات ناجائز طریقے سے استعمال کرنے کے کم سے کم مواقع حاصل ہوں ۔ جناب والا ۔ صنعتی تنازعات کا ہنگامی قانون پاس ہونے سے چند دن پہلے اور شاید وزیر محنت کو یاد

ہوگا کہ اس میں مصالحتی افسر کے لئے ہم نے مدت کا تعین کیا ہے ۔ یعنی جب اس کے پاس ہڑتال کا نوٹس پہنچے تو وہ اس کے بعد مصالحتی کارروائی کا آغاز کرے گا ۔ اس کے بعد چونکہ اس کے failure certificate کے اجراء پر محنت کاروں کے عدالت میں جانے کا انحصار ہے اس پر یہ پابندی عائد ہے کہ ایک خاص مدت کے اندر اس کو اپنی مصالحتی کارروائی ختم کرنے کے بعد failure certificate دینا ہو گا تاکہ مزدوروں کے لئے آگے جانے کا راستہ کھل جائے ۔ وہاں پر تو آپ نے مدت کی قید لگا دی ہے لیکن یہاں پر جو کہ اصل بنیاد ہے ، یہاں پر آپ نے مدت کا کوئی تعین نہیں کیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ خواجہ محمد صفدر صاحب نے فرمایا ہے کہ رجسٹریشن افسر اس پر سالوں بیٹھا رہے گا اور یہ اس کی صوابدید پر منحصر ہوگا کہ وہ اس کو منظور کرے یا نہ کرے اور اس تمام عرصے میں ٹریڈ یونین معطل رہے اور صنعتکار جو جی چاہے ان بیچارے مزدوروں پر مظالم کرتے رہیں ، ان کی حق تلفی کرتے رہیں اور مزدوروں کے حقوق کو غصب کرتے رہیں لیکن ان مزدوروں کے پاس کوئی چارہ کار نہ ہو کہ وہ اپنی شکایت کسی کے پاس لے جا سکیں ۔ جناب والا ۔ اس قانون میں آگے ایک دفعہ موجود ہے جس میں یہ دیا گیا ہے کہ اگر رجسٹریشن افسر کسی ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کی درخواست کو منسوخ کر دے تو مزدوروں کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس کے خلاف صنعتی عدالت میں اپیل کریں اور اگر وہاں بھی ان کا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تو پھر وہ ہائی کورٹ میں بھی جا سکتے ہیں یعنی اگر وہاں ان کی اپیل نامنظور ہو جائے تو پھر وہ ہائی کورٹ میں بھی جا سکتے ہیں ۔ جب آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ مزدوروں کے لئے یہ راستہ کھلا ہے کہ وہ اس طرح سے اپنی مشکلات کو رفع کریں تو سوال

یہ ہے کہ آپ ان کی بنیاد کو ہی کیوں نہیں درست کر لیتے ۔ آپ نے بنیاد میں خامیاں رکھ چھوڑی ہیں کہ جن سے اگر آپ اس پر عمارت تعمیر کریں تو اس کی دیواریں کج ہی رہیں گی اس کے بعد چاہے آپ اس کی کتنی بھی اصلاح کریں لیکن اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا ۔ آگے چل کر صنعتی عدالت میں جانے کا اسے موقع ہی نہ ہوگا ۔ وہ اپنی شکایات لے کر تب تک نہیں جا سکتا ، جب تک کہ رجسٹرار صاحب اس کو منظور یا نامنظور نہیں کر لیتے ۔ آپ نے ان کو بالکل معلق رکھا ہے جس کی وجہ سے نہ تو مزدور اپنی آواز ہی اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے پاس کوئی اور راستہ ہے کہ وہ اپنے حقوق کو اس کے ذریعے حاصل کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے اندر ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن سارے صنعتی تنازعات کی بنیاد ہے اس لئے اس سلسلے میں رجسٹریشن افسر پر کوئی پابندی عائد کرنا قانون کی کامیابی اس کے نفاذ اور عملدرآمد کے لئے نہایت ضروری ہے اور اسی بناء پر میں خواجہ صاحب کی اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ (لائل پور - ۶) — جناب سپیکر - جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ جناب وزیر محنت نے اس ہنگامی قانون کی دفعہ ۶ کی ذیلی دفعہ ۱ کے پیرا ۱ میں ٹریڈ یونینوں کی فیملی پلاننگ کر دی ہے ۔ کیونکہ انہوں نے یہ لازم قرار دیا ہے کہ کم از کم سو یا مزدوروں کی کل تعداد کا دسواں حصہ مل کر ہی یونین بنا سکتا ہے ۔ اس نئی تجویز یا اس نئی پابندی کی حمایت کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ٹریڈ یونین mushrooms کی طرح بہت زیادہ تعداد میں پیدا نہ ہوں یا اتنی مقدار میں پیدا نہ ہوں جس قدر مقدار میں گندم اس مرتبہ ہمارے ہاں پیدا ہوئی ہے

کہ جس کی خرید کے لئے جناب وزیر خوراک کو دقت پیش آ رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اس ہنگامی قانون میں وہ اس کی گنجائش رکھ چکے ہیں کہ آئندہ مزدور انجمنوں کی تعداد محدود ہو اور یہ محدود تعداد رجسٹرار کے سامنے انجمن کی منظوری کے لئے درخواست پیش کرے گی ۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جن رجسٹرار کے پاس اتنے وسیع اختیارات ہوں گے اس پر کوئی پابندی بھی عائد کی جائے ۔ جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی تجویز کردہ شق میں جس قسم کے تحفظات کی گنجائش رکھی گئی ہے اس قسم کے تحفظات کی موجودہ صورت میں اشد ضرورت ہے اگر حکومت رجسٹرار صاحبان کے ہیں قانون کی منشاء کے مطابق کام لینا چاہتی ہے تو انہیں شرط کو خوش آمدید کہنا چاہیئے تھا ۔ ہمارے وزیر محنت صاحب کو اگر خدا تعالیٰ ہمت دے اور وہ اس پابندی کو قبول کریں تو اس سے ان کو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ رجسٹرار سے یہ دریافت کرسکیں گے کہ دو ماہ کے اندر اندر اس نے کسی درخواست کا فیصلہ کیوں نہیں کیا ۔ جو شرط ہم نے تجویز کی ہے اس میں ہم نے یہ نہیں کہا کہ وہ مزدور انجمنوں کو لازمی طور پر رجسٹر کرے بلکہ صرف یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر وہ کسی انجمن کو رجسٹر کرنا پسند نہ بھی کرے تاہم وہ دو ماہ کے اندر اندر اس درخواست پر اپنا فیصلہ صادر کر دے ۔ اس کے علاوہ مجوزہ ترمیم کی دوسری خوبی یہ ہے کہ جب رجسٹرار پر پابندی عائد کر دی جائے گی تو وہ لوگ جو کہ اس کے فیصلہ سے متاثر ہوں گے حکومت کے سامنے عرضداشت پیش کرسکیں گے کہ ہماری جانب سے درخواست پیش کئے اتنا عرصہ گذر چکا لیکن ابھی تک جناب رجسٹرار نے اس پر کوئی فیصلہ صادر نہیں فرمایا ۔ علاوہ ازیں

تیسرا ادارہ جس سے ہم قانون یا انصاف کی امید رکھ سکتے ہیں یا جس کے اختیارات سے استفادہ کر کے ہم ایک رجسٹرار کو قانون کے احترام پر مجبور کر سکتے ہیں وہ عدالت عالیہ ہے ۔ لیکن آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ عدالت عالیہ میں بھی مقدمات اور بالخصوص رٹ درخواستوں کے سلسلے میں جو تاخیر ہوتی ہے مزدوروں کے لئے جوئے شیر لانا تو میرے خیال میں آسان ہے لیکن ہائی کورٹ میں مقدمات کے فیصلوں میں اس قدر تاخیر ہوتی ہے کہ مزدوروں کے لئے وہاں سے جلد انصاف حاصل کرنا ناممکن ہے ۔ میری دانست میں کسی فرد یا معاشرے کے بیشتر افراد کا بالکل غیر یقینی صورت میں جینا انتہائی خطرناک ہوتا ہے ۔ وہ صرف اس امید پر ہی جیتے رہیں گے کہ جناب رجسٹرار ان کے حال پر رحم و کرم فرمائیں گے اور ان کی یونین کو رجسٹر کر دیں گے ۔ میرے نقطہ نظر سے محض توقعات پر اور سسکیاں لے لے کر جینے کے مقابلے میں یا تو صحت مند زندگی بہتر ہے یا پھر موت ۔ اس طریقے سے کسی مقدمے کو معلق کر دینا جب کہ درخواست دھندہ کو یہ معلوم ہی نہ ہو کہ اس کا یوم نجات کب ہوگا یا اس کی کب شنوائی ہوگی ۔ اس قسم کے اختیارات اگر ایک ڈکٹیٹر کو دیئے جائیں یا کسی آمر کو دیئے جائیں ہم اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن اگر جناب خواجہ محمد صفدر صاحب کی ترمیم کو ماننے کے لئے جناب وزیر محنت تیار نہیں ہیں تو پھر میں یہ سمجھوں گا کہ حکومت اس رجسٹرار سے کوئی احسن اور نیک کام نہیں لینا چاہتی بلکہ وہ اسے مزدور انجمنوں پر ایک ڈکٹیٹر مقرر کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن میں پھر بھی یہ عرض کروں گا کہ ملک میں ڈکٹیٹر یا بادشاہ ایک ہی ہوتا ہے لیکن آپ ایک سے زیادہ ڈکٹیٹروں کے لئے

گنجائش رکھ رہے ہیں جس سے کہ بڑے ڈکٹیٹر کی اہمیت میں کمی واقع ہوگی ۔ میں اس وجہ سے بھی جناب وزیر محنت سے یہ گذارش کروں گا کہ اس رجسٹرار کو کم از کم ایک اہلکار ، ایک سرکاری ملازم اور ایک خادم کے فرائض سر انجام دینے کے لئے مقرر کریں نہ کہ ایک ڈکٹیٹرانہ حکمنامے جاری کرنے کے اختیارات دیں ۔ ان معروضات کے ساتھ میں جناب وزیر محنت سے یہ التجا کروں گا کہ انہوں نے ابھی ابھی خواجہ محمد صفدر صاحب سے جو کتاب حاصل کر کے ملاحظہ فرمائی ہے ان کے مطالعے کے بعد اور ہمارے دلائل کے پیش نظر ہماری یہ تجویز انہیں پسند آگئی ہے وہ اسے قبول کر لیں تو ہمیں خوشی ہوگی اور ہم یہ سمجھیں گے کہ ہم نے جو محنت کی ہے وہ بار آور ثابت ہوئی ہے ۔ خدا ان کو ہمت دے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ جناب خواجہ صفد صاحب کی اس ترمیم کی تائید میں انہوں نے اور جو جناب حمزہ صاحب نے دلائل دیئے ہیں ان میں ایک دلیل یہ ہے کہ یہ میعاد مقرر کر دینے سے جس مزدور انجمن کو رجسٹر نہیں کیا جاتا ۔ یا اس کی رجسٹریشن میں تاخیر ہوگی ۔ تو کم از کم انہیں یہ حق حاصل ہوگا ۔ کہ وہ حکومت کو اپیل کر سکیں حکومت کے نوٹس میں یہ بات لے آئیں ۔ کہ ان کی انجمن کے رجسٹر کرنے میں اتنی زیادہ تاخیر کیوں ہو رہی ہے ۔ تو جناب والا ۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب قائد حزب اختلاف اور معزز اراکین کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس موجودہ شق کی صورت میں یا اس کے ہوتے ہوئے بھی تمام انجمنوں کے اراکین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حکومت کو اپنی کسی بھی شکایت یا مسئلے

سے خبردار کر سکتے ہیں اور اطلاع بہم پہنچا سکتے ہیں ۔ خواجہ صفدر صاحب نے اس ضمن میں پی ۔ آئی ۔ اے کی ایک یونین کی تار پڑھ کر ابھی ایوان کو سنائی ہے ۔ میں خصوصی طور پر اس یونین کا حوالہ دیتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ اسی شق کی موجودگی میں ۔ ۔ ۔ ۔ جیسا کہ اور یونین کو یہ حق حاصل ہے اس یونین کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ حکومت کو اپنی شکایات یا مسائل سے روشناس کرائے چنانچہ P.I.A. کی اس یونین نے بھی ایک یاد داشت بھیجی اور انہوں نے مجھے یہ بتایا ہے کہ ان کی یونین کی دو سال سے رجسٹریشن نہیں ہوسکی ۔ چنانچہ میں نے محکمہ سے اس بارے میں دریافت کیا کہ ابھی تک یونین کیوں رجسٹر نہیں ہوسکی ۔ تو انہوں نے مجھے یہ بتایا کہ یہ یونین اس لئے رجسٹر نہیں ہوسکی ۔ کہ ان کے کاغذات ابھی تک مکمل نہیں کئے گئے اور ہم ان کو آئے دن reminders بھیجتے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں جو ضروری اطلاعات انہوں نے فراہم کرنی ہیں ۔ وہ ابھی تک فراہم نہیں کیں اس لئے ہم ان اطلاعات کے فراہم نہ ہونے تک اس یونین کو رجسٹر نہیں کرسکتے ۔ اسی طرح اس شق میں واضح طور پر یہ دیا گیا ہے کہ جب رجسٹرار کو یہ تسلی ہو جائے گی کہ تمام کاغذات اور اطلاعات فراہم کر دی گئی ہیں تو اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ اس یونین کو ہر صورت میں وہ رجسٹر کرے ۔ لفظ 'shall' جو تحریر کیا گیا ہے ۔ اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ اس صورت میں جب اس کی تسلی ہو جائے اور تمام کاغذات مکمل ہو جائیں ۔ تو اس کے لئے لازم ہے جیسا کہ خواجہ صفدر صاحب نے ہائی کورٹ کی ruling کا حوالہ دیتے ہوئے یہ فرمایا تھا ۔ جیسا

کہ یہ الفاظ درج ہیں کہ یہ رجسٹرار پر statutory obligation ہے جب یہ تمام کاغذات اور تمام اطلاعات مکمل ہو جائیں تو اسے ہر صورت میں اس یونین کو رجسٹر کرنا ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ جیسا کہ خواجہ صاحب نے یہ میعاد کی قید لگا دی ہے ۔ مجھے اس سے اتفاق اس لئے نہیں ہے ۔ کہ ہر صورت میں رجسٹرار پر یہ statutory obligation ہے کہ اگر اس یونین کے کاغذات مکمل ہیں تو اس نے اس کی یعنی اس یونین کی رجسٹریشن ضرور کرنی ہے تو اس صورت میں جناب والا ۔ اس الفاظ کے پیش نظر جو کہ اس شق میں دئیے گئے ہیں 'shall' اتنی میعاد رجسٹرار کبھی بھی نہیں لے سکتا اتنی تاخیر کبھی بھی نہیں کر سکتا اور اگر کسی صورت میں وہ تاخیر کر بھی دے ۔ تو اس انجمن کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ حکومت کو اس بارے میں شکایت کرے ۔ ۔ ۔ ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ حکومت کیا چیز ہے ؟

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اگر آپ حکومت کو سمجھتے ہی کچھ نہیں تو جو اختیارات ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ اگر کاغذات مکمل نہیں تو اس کو ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر محنت ۔ تو جناب والا ۔ میں اس بناء پر اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote.
The question is :

> That in section 8 of the Ordinance, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and the following be added, namely : —

"Provided the Registrar shall not take more than sixty days in registering the Trade Union or rejecting its application for registration".

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to Section 9; first amendment by Khawaja Muhammad Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : Sir, I beg to move :

That in section 9 of the Ordinance, the words and comma "save with the prior permission of the Registrar," occurring in lines 4-5, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in section 9 of the Ordinance, the words and comma "save with the prior permission of the Registrar," occurring in lines 4-5, be deleted.

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کیلئے اس شق میں کچھ گنجائش تھی ۔ مگر افسوس کہ اسی شق میں ایسے الفاظ استعمال کر دیئے گئے ہیں ۔ جن سے وہ تحفظ ناپید ہو گیا مٹ گیا ہے ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اس شق کی رو سے یہ کہا گیا تھا کہ اگر کسی مزدور انجمن کی طرف سے رجسٹریشن کے لئے درخواست دے دی جائے تو جب تک اس درخواست کا فیصلہ نہیں ہوتا ۔ کارخانہ دار کو یہ حق حاصل نہیں ہو گا ۔ کہ اس غیر رجسٹر شدہ انجمن کے کسی عہدیدار یا کارکن کو برخاست کر دے یا کسی قسم کی سزا دے ۔ سیدھی سی بات تھی ۔ اگر اتنی بات ہی رہتی تو میں سمجھتا ہوں کہ مزدوروں کے حقوق کا تحفظ اس حد تک ہو گیا ہے کہ اس طویل یا میرے کہنے کے مطابق اور جناب وزیر محنت کے کہنے کے مطابق قلیل عرصہ میں جو کہ درخواست دینے اور رجسٹریشن تک کے مراحل طے کرنے میں صرف

ہونگے ۔ ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا جائیگا ۔ لیکن جناب وزیر محنت کو یہ کب راس آتا تھا ۔ یہ کب پسند تھا کہ مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کی جائے وہ تو وزیر محنت اس لئے ہیں کہ وہ کارخانہ داروں کے حقوق کی حفاظت کریں ۔ اس لئے انہوں نے سمجھا کہ میں اپنے فرائض میں کوتاہی کرونگا ۔ اگر یہ تحفظ مزدوروں کو دے دوں ۔ لہذا انہوں نے اپنے ان فرائض کی جو قانوناً نہیں بلکہ اپنے طور پر اس غلط کار گورنمنٹ کی غلط پالیسیوں کے نتیجہ کے طور پر انہوں نے اپنے ذمہ لے لئے ہوئے ہیں انہوں نے یہ الفاظ شامل کر دیئے کہ اگر رجسٹرار صاحب سے یہ اجازت لے لی جائے ۔ تو پھر ان تمام مزدوروں کو برخاست کیا جا سکتا ہے ۔ جوتے لگائے جا سکتے ہیں ، سزا دی جا سکتی ہے ، جرمانہ کیا جا سکتا ہے ۔ سب کچھ کیا جا سکتا ہے ۔ اگر گورنمنٹ کا یہ رویہ ہے ۔ تو رجسٹرار صاحب مزدوروں کے ساتھی کیسے ہونگے ۔ وہ تو کارخانہ داروں کے دوست ہیں ۔ ان کی دعوتیں اڑا" ہونگے اور ان سے ہو سکتا ہے کہ اکثر و بیشتر صورتوں میں کوئی مشاہرہ بھی پاتے ہوں ۔ تو اس صورت میں وہ تو بات کریں گے کارخانہ داروں کی ۔ وہ مزدوروں کی انجمن کے عہدیداروں یا اس کے کارکنوں کی کب پرواہ کریں گے کیونکہ نہ وہ ان کا مشاہرہ مقرر کر سکتے ہیں ۔ نہ وہ ان کو دعوت کھلا سکتے ہیں ۔ نہ وہ ان کے ساتھ مساوی طور پر اٹھ بیٹھ سکتے ہیں ۔ نہ وہ کسی ایسی کلب کے ممبر ہوں گے جہاں رجسٹرار صاحب جاتے ہوں گے ۔ اس لئے ان کے پاس تو کوئی ذریعہ ہی نہیں ہو گا رجسٹرار کے قریب جانے کا ۔ قریب تو وہ لوگ جائیں گے جو انہی کی طرح کسی کلب کے رکن ہوں گے ۔ جو ان کی طرح races پر جاتے ہوں گے ۔ جو انہی کی طرح کسی ایسی سوسائٹی میں گھومتے

پھرتے ہوں گے جو کہ ان کے شایان شان ہو ۔ تو اس صورت میں جتنے بھی ذرائع اور وسائل دنیاوی طور پر کارخانہ داروں کو حاصل ہوں گے رجسٹرار صاحب کو اپنے ساتھ ملانے یا اپنا ہم خیال بنانے کے لئے ان کا عشر عشیر ، ان کا ہزارواں حصہ نہیں بلکہ کروڑواں حصہ بھی مزدور انجمنوں کے پاس نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے لازم ہے کہ جب کبھی کارخانہدار یہ درخواست لے کر رجسٹرار صاحب کی خدمت میں حاضر ہوں گے کہ جناب فلاں فلاں مزدور انجمن کی درخواست آپ کے پاس رجسٹریشن کے لئے پڑی تو ہے اور آپ نے اب تک بڑی مہربانی کی ہے کہ اسے رجسٹر نہیں کیا لیکن اس کا فلاں فلاں رکن شریر ہے ۔ وہ بدمعاش ہے ۔ وہ لچا ہے ۔ وہ لفنگا ہے ۔ اس کا انتظام ہونا چاہئے ۔ اور ہم نے یہ درخواست پیش کی ہے کہ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم اس کو dismiss کر دیں یا اس کو جرمانہ کر دیں ۔ تو رجسٹرار صاحب بھلے آدمی ہوں گے ۔ ان کی کیا مجال اپنے ایسے ہم مشرب بھلے آدمی کی درخواست کو رد کر دیں ۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ باوجود اس بات کے کہ یہ چند سطریں یہاں درج کر دی گئی ہیں جن سے بظاہر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مزدوروں کے تحفظ کے لئے رکھی گئی ہیں ، دراصل ان سے مزدوروں کا قطعی طور پر ، قطعی طور پر کوئی تحفظ نہیں ہو گا ۔ اس لئے جب تک اس شق میں سے یہ الفاظ کہ ''یہ اجازت رجسٹرار وہ اس کو نکال سکتا ہے'' نکال نہیں دیئے جاتے تب تک اس شق کو اس قانون کا جزو رکھنے سے کم از کم مزدوروں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ۔

دوسری بات جناب والا ۔ میں نے ابھی ابھی عرض کیا تھا کہ رجسٹرار

صاحب کے اختیارات کو لامحدود نہ کیجئے ۔ ان کو کسی حدود کے اندر رہنے دیجئے ۔ آخر وہ ایک ملازم ہوں گے ۔ مانا کہ بڑے اچھے ہوں گے ۔ بڑے نیک بھی ہوں گے ۔ ان میں ساری خوبیاں ہوں گی لیکن ان کو لرڈ بولینوں پر خدا بنا کر بٹھا دینا (نعوذ باللہ من ذالک) ، ان کو وہ اختیارات دے دینا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے ، یہ کسی طور پر بھی درست نہیں ۔ ان کے اختیارات کو ایک حد کے اندر رکھیے اور یہ اسی طور پر ہو سکتا ہے کہ ان کو ہر قدم پر اختیارات نہ بخشئے۔ جتنے اختیارات اشد ضروری ہیں ان کے مرتبے اور عہدے کے لئے ، ان کے office کے لئے ، ان کے کام کاج کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے ، وہ ضرور دیجئے ۔ لیکن جو غیر ضروری ہیں ، جو محض اس لئے دئے جا رہے ہیں کہ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھائیں ، وہ انہیں قطعاً نہ دیئے جائیں ۔ اگلے روز جناب صدر مملکت نے ایک تقریر فرمائی تھی جس میں انہوں نے اس بات کی شکایت کی تھی کہ اس ملک میں رشوت ستانی عام ہے اور انہوں نے افسران کو اور ملازموں کو اور سارے ملک کو یہ کہا تھا کہ یہ بری بات ہے اور اس سے ملک کو حد درجہ نقصان پہنچ رہا ہے ۔ اس کو چھوڑ دیجئے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم تمام راشی افسروں کا بڑی سختی سے محاسبہ کرنے والے ہیں ۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ایسے مواقع کم سے کم پیدا ہوں جن کے ذریعہ افسر رشوت لیتے ہیں ۔ تو جناب صدر کے ارشاد کا کچھ پاس کیجئے اور یہ موقعہ تو رجسٹرار کے لئے پیدا نہ کیجئے کہ وہ کسی کارخانہ دار سے تحفہ کے طور پر (دوستی جو ہوئی اور دوستی میں تحفے تحائف تو لئے جاتے ہیں) کچھ حاصل کر سکے ۔ آپ غور فرمائیں کہ اگر یہ موقعہ یا یہ اختیار اس

کو نہ دیا جائیگا تو یقیناً آپ اس کے لئے ایک ایسا موقعہ ناپید کر دیں گے جس کے ذریعے وہ رشوت لے سکے۔ اس لئے ان تین وجوہات کی بناء پر ، ایک تو مزدور لوگوں کے تحفظ کے پیش نظر ۔ دوسرے یہ کہ رجسٹرار کو خواہ مخواہ ۔ بلا ضرورت اور بلا وجہ اختیار نہ دیئے جائیں اور تیسرے یہ کہ جناب صدر نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایسے مواقع کم از کم پیدا کئے جائیں جن کے ذریعہ افسر اور سرکاری ملازم رشوت حاصل کر سکیں ۔ تو ان تین وجوعات کی بناء پر میں جناب وزیر محنت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ غور فرمائیں اور اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داری کا احساس فرمائیں کہ انہوں نے قانون مزدوروں کے لئے بنانا ہے ۔ ان مزدوروں کی بہبود کے لئے بنانا ہے ۔ مزدوروں کی بہتری کے لئے بنانا ہے ۔ ان کی فلاح کے لئے بنانا ہے ۔ کارخانہ داروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے نہیں بنانا ہے ۔ اگر یہ موٹی سی بات ان کے ذہن میں اتر جائے تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت بار آور ہوئی ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ امید تو یہی تھی کہ وزیر محنت جو قانون بنائیں گے وہ مزدوروں کے حق کے لئے اور ان کے حقوق کی نگہداشت کے لئے ہو گا لیکن ہر شق جو پڑھی جاتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی نہ کوئی نکتہ ایسا رکھ دیا گیا ہے جو مزدوروں کے خلاف ہے صنعت کاروں کے لئے ہے ۔ یا ایسے لوگ جو صنعتکاروں کی مدد کر سکیں ۔ ان کے حق کے لئے ہے ۔ اور یہ ایک indirect way انہوں نے اس طریقے سے ایجاد کر دیا ہے کہ ملک میں رشوت ستانی اور بڑھ جائے ۔ پہلے ہی صنعتکاروں کے ساتھ مل کر دوسرے

ڈیپارٹمنٹ بے انتہا رشوت لے رہے ہیں لیکن یہ جو شق انہوں نے ساتھ لگا دی یہ تو صریحاً مزدوروں کے حق میں نہیں ہے ۔ گو ظاہراً انہوں نے یہ کہا ہے کہ مزدوروں کی ٹریڈ یونین کے کسی عہدیدار کو اس عرصے کے دوران میں ہرطرف نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ اس کی application یا درخواست برائے رجسٹریشن رجسٹرار کے پاس موجود ہو ۔ لیکن انہوں نے اس کے ساتھ شرط یہ لگا دی ہے کہ کوئی صنعتکار جب اسکو ٹریڈ یونین کے عہدیداروں کے نام دیدئے جائیں تو وہ رجسٹرار سے پوچھ کر ، رجسٹرار کی مرضی کے مطابق ان عہدیداروں کو victimise کر سکتا ہے ۔ انہیں نکال سکتا ہے یا ان کے خلاف کوئی اور کارروائی کر سکتا ہے ۔ اگر ان کی مرضی یہ تھی کہ جس وقت تک رجسٹرار کے پاس ایک درخواست رجسٹریشن کے لئے موجود ہے اور جیسا کہ شق ۸ میں پہلے آ گیا ہے اور وہ ترمیم reject ہو گئی تھی کہ ایک عرصہ متعین کیا جائے کہ اس عرصے کے اندر اندر رجسٹرار یا تو ان کی رجسٹریشن کی درخواست منظور کرے یا نا منظور کرے ۔ وہ ترمیم تو انہوں نے نا منظور کر دی ۔ تو اب اگر رجسٹرار چاہے تو وہ applications رکی رہیں گی۔ petitions ہوتی رہیں گی اور یہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ applications اور petitions چلتی رہتی ہیں اور جب دفتروں میں آپ جائیں تو وہاں کلرکوں سے لے کر بڑے افسران تک یہ کہتے ہیں کہ صاحب آپ کی فائل کو پہیے نہیں لگے ۔ جب تک فائل کو پہیے نہ لگیں فائل چلتی نہیں ہے ۔ تو سالہا سال تک اگر ان کو پہیے نہ لگ سکیں تو فائلیں وہیں پڑی رہتی ہیں ۔ اگر P.I.A. جیسے بڑے محکمے کی رجسٹریشن نہیں ہو سکی تو دوسری معمولی ٹریڈ یونینوں کو کون پوچھتا ہے ۔ یہ سب کچھ جناب والا ۔ رجسٹرار کی صوابدید پر چھوڑ

دیا گیا ہے کہ وہ اجازت دے کہ فلاں ٹریڈ یونین کے عہدیدار کے خلاف کوئی action لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ اس کو بڑی ہی unlimited powers دے دی گئی ہیں جب چاہے مزدور کو black mail کر لے اور جب جی چاہے دل کھول کر صنعت کاروں سے رشوت لے لے۔ اس طرح صنعت کار جب جی چاہے رشوت دے کر رجسٹریشن نہ ہونے دے یا عہدہ داروں کی فہرست دے دے تاکہ اگر وہ victimize کرنا چاہے تو اسی وقت کر سکے۔ اب ایک اور چیز یہ بھی ہے کہ اگر اس قسم کی ٹریڈ یونین کے عہدہ دار کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے گا تو اس قانون میں کوئی ایسی provision نہیں کہ جب ایسی صورت پیدا ہو تو وہ رجسٹرار کی رولنگ کے خلاف کسی کے پاس اپیل کر سکے۔ یہ بس آخری وجہ ہے اگر صنعت کار سے نام مل گئے اور رجسٹرار سے اجازت مل گئی تو اس کو نکال باہر کر سکتا ہے اور پھر اس میں کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی جہاں وزیر محنت واقعی مزدوروں کے حق میں ہیں جیسا کہ ہونا چاہئے وہاں ان کو چاہئے کہ صنعتکاروں کے حق میں ہوں۔ اور ضرورت ہے کہ صنعت کاروں کا ساتھ بھی دیں۔ ایسی حالت میں یہ الفاظ ''بجز رجسٹرار کی سابقہ منظوری کے'' اگر نکال دیا جائے تو بالکل ایسی چیز ہو جاتی ہے کہ جب تک اس کی درخواست زیر غور ہے اور ٹریڈ یونین کے عہدہ داروں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جا سکتا۔ اس لئے میں اس ترمیم کی تائید کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مزدوروں کے حق میں بھی ایسی بات نہ کی جائے اور اس سے جو زک پہنچ سکتی ہے وہ نہ پہنچائی جائے۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی-۸) - جناب والا - مجھے اس میں چند باتوں کا او اضافہ کرنا ہے ابھی تک تو قانون کے میدان میں انہوں نے اس بات کا ملکہ حاصل کیا تھا - کہ ایک دفعہ میں کسی کو کوئی حق دیا جائے اور دوسری دفعہ میں اسے چھین لیا جائے یا ایک قانون میں کسی کو کوئی چیز دی جائے اور دوسرے سے چھین لی جائے - لیکن قانون سازی کا کمال تو یہ ہے کہ ایک ہی دفعہ میں ایک حق دو اور اسی کو چھین لو - میں چاہتا ہوں کہ اس فقرہ کو اس سے نکال دیں اس کی موجودگی سے بہت سے دور رس نتائج برآمد ہوں گے - پہلے ہی کسی ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن سارے صنعتی تنازعات کی بنیاد تھی اور فیصلہ کے لئے کوئی تنازعہ عدالت میں جاسکتا تھا یا آگے بھی جا سکتا تھا لیکن اس شق کے پورا نہ ہونے سے مزدوروں کو کہیں جانے کا اختیار نہیں - اب آپ ایک صورت حال یہ لیجئے کہ ایک کارخانہ کے مزدوروں نے مزدور یونین کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دی اور رجسٹرار نے رشوت لے کر یا تحفہ لے کر یا مرعوب ہو کر یا کسی اثر میں آ کر نہ تو انہوں نے اس درخواست پر کوئی فیصلہ دیا اور اسے منظور یا نا منظور کیا اور درخواست لے کر بیٹھے ہیں اس عرصہ میں صنعت کار کے پاس ان تمام اشخاص ، مزدور یا افسروں کے نام موجود ہیں جنہوں نے یو ہن بنانے میں پیش قدمی کی ہے یا حصہ لیا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان سے گلو خلاصی ہو جائے تا کہ رجسٹریشن کے لئے جو درخواست دی گئی تھی وہ infructuous ہو جائے - اب اگر وہ کسی ذریعہ سے رجسٹرار صاحب درخواست حاصل کر لیتا ہے تو اس طرح سے ٹریڈ یونین کا جو بھی افسر نکالا جاتا ہے اس کے پاس کوئی remedial measures نہیں ہیں وہ صنعتی عدالت میں اس لئے نہیں جا سکتا ہے - کیونکہ کہ ٹریڈ

یونین ابھی وجود میں ھی نہیں آئی ھے ۔ جب ٹریڈ یونین وجود میں نہیں آئی تو اس کو عدالت میں جانے کا اختیار قانون میں موجود نہیں ۔ قانون کے اندر رجسٹرار کے احکام کے خلاف اپیل کے لئے نہ تو وہ ڈائرکٹر لیبر یا سیکرٹری لیبر کے پاس جا سکتا ھے اور نہ ھی رجسٹرار کے حکم کے خلاف اس قانون کے تحت وزیر محنت کو اختیار ھے کہ اس پر کوئی نظرثانی کر سکیں ۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ھوں کہ جہاں تک عدل و انصاف کا تقاضا ھے قانون میں جتنا حق مزدور کے لئے ھے اتنا ھی حق صنعت کار کے لئے ھے ۔ صنعت کار ویسا ھی شہری ھے جیسا کہ مزدور ملک کا شہری ھے قانون ملک میں دونوں کے حقوق کے تحفظ کا حامی ھونا چاھئیے۔

میں اس بات کو تسلیم کرتا ھوں کہ ایسی بھی صورت حال پیش آسکتی ھے ۔ کہ وہ لوگ جو کہ ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کے دوران اس کے افسران ھوں وہ اپنے افسران کے ساتھ یا اپنےفرائض منصبی کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کریں کہ واقعتاً صنعت کار مجبور ھو کہ ان کو ملازمت سے علیحدہ کردے تو یہ صورت پیدا ھو سکتی ھے مجھے اس سے انکار نہیں اس سے عہدہ برآ ھونے کے لئے گنجائش ھونی چاھئیے لیکن جس طرح کا غیر مشروط اختیار اور لا متناھی اختیار دیا گیا ھے یہ اس کی صوابدید پر ھے کہ جس کر چاھے نکال دے ۔ پھر اس کی کوئی شنوائی نہ ھو اس قسم کے لامتناھی اختیارات سے بے شمار خوابوں کے دروازے کھل سکتے ھیں ۔ میں خواجہ صاحب کی اس ترمیم کی تائید کرتا ھوں اور آپ کی خدمت میں عرض کرتا ھوں کہ خدا کے لئے قانون کے سارے دور رس نتائج پر غور فرمائیں اور دیکھیں کہ اس سے کس طبقہ کو کہاں کہاں نقصان پہنچنے کا احتمال

ہے ۔ اور اس ترمیم کو قبول فرمائیں ۔

وزیر مملکت (ملکہ اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ حزب اختلاف کے اراکین کی تقریریں سننے کے بعد مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے ۔ کہ حکومت کا کوئی اقدام خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اسے وہ کبھی بھی سراہنے کی کوشش نہیں کریں گے ۔ حالانکہ قائد حزب اختلاف اور ان کی اس ترمیم کی تائید میں جن اراکین نے اس بحث میں حصہ لیا ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شق نہ تو سابقہ قانون میں موجود تھی اور نہ ہی مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود ہے ۔ اس سے کم از کم وہ اس بات کا اندازہ لگا سکتے تھے کہ حکومت مغربی پاکستان نے اگر کسی شق کو شامل کیا ہے تو کس لئے کیا ہے ۔ صنعت کاروں کے تحفظ کے لئے یا مزدوروں کے تحفظ کے لئے کیا ہے ۔ اگر قائد حزب اختلاف کے کہنے کے مطابق اور سیٹھ محمود اعظم فاروقی کے کہنے کے مطابق صنعت کاروں کے مفاد کا مقصد اور مطلب ہوتا تو پھر اس نئی شق کی کیا ضرورت تھی ۔ سابقہ قانون میں یہ شق موجود نہیں تھی ۔ اس شق کے یہاں لانے کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے یہ دیکھا کہ جب بھی کسی انجمن کے اراکین اپنی یونین کی رجسٹریشن کی درخواست دیتے تھے تو بعض مالکان جو اپنے ادارے کی انجمن کو پسند نہیں کرتے تھے وہ انجمن کے اراکین کے ساتھ نامناسب اور نازیبا کارروائی کرتے تھے ۔ اتنے بڑے اقدام اور فعل سے باز رکھنے کے لئے یہ شق اس قانون میں رکھی گئی ہے ۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جب بھی کوئی کسی انجمن کے اراکین یونین کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دیں تو وہ اپنے ادارے کے مالکان کے کسی اثر یا برے خیالات

کا شکار نہ ہو جائیں جس سے وہ اپنی انجمن کو رجسٹریشن ہونے سے بچا سکیں تو ہم نے اس شق میں saving کے الفاظ لکھے ہیں ۔

Save with the prior permission . . . . .

تو بعض حالات میں ایسے واقعات بھی پیش آ جاتے ہیں جہاں کسی ایسے رکن کا جس نے کہ انجمن کی رجسٹریشن کے لئے درخواست دی ہو وہ بہت ہی برے فعل کا مرتکب ہوا ہو یا misconduct کا مرتکب ہوا تو اس صورت میں رجسٹرار کو جہاں اور اختیار ہیں اور رجسٹریشن کے اختیارات ہیں تو رجسٹرار کو یہ تھوڑا سا اختیار دینا کہاں تک عیب سمجھا جاسکتا ہے کہ اس کو اتنا اختیار نہ دیا جائے کہ اگر کسی رکن کے خلاف مالکان کی طرف سے اس قسم کے الزامات ہوں کہ وہ بہت زیادہ برے فعل کا مرتکب ہوا ہے - - - -

لیکن جناب والا ۔ اس کے باوجود بھی رجسٹرار کا یہ فیصلہ حتمی نہیں ہے ۔ ایک بات جیسا کہ میں نے عرض کی ہے کہ جہاں بھی اس قسم کے مواقع کم ہوں گے جہاں کسی ایک رکن کو ملازمت سے علیحدہ کرنے کے لئے مالکان رجسٹرار سے رابطہ قائم کریں گے اور ان سے رجوع کریں گے اور کسی صورت میں ایسا ہو اور اگر کسی صورت میں رجسٹرار یہ فیصلہ کرنا پسند کرے تو اس کی اس درخواست کے فیصلہ ہونے کے درمیان ہی اس کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا جائے ۔ تو جناب والا ۔ یہ فیصلہ حتمی نہیں ہے اور جیسا کہ فاروقی صاحب نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے لئے کوئی اور طریقہ کار موجود نہیں ہے کہ وہ ان قوانین کے خلاف کسی اور عدالت میں جا کر یا مجاز افسر کے پاس جا کر اپنا رونا روئے لیکن چونکہ صنعتی تنازعات کے قانون میں اس شخص کو یہ حق

حاصل ہے کہ وہ برخواستگی کے خلاف عدالت میں جا کر درخواست دائر کر سکتا ہے اور اس تنازعہ کے بارے میں عدالت سے یہ فیصلہ کروا سکتا ہے کہ کوئی ایسے ادارہ کے مالک کا جو اقدام ہے وہ درست ہے یا ناجائز ہے تو جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سیکشن سے ہم نے انجمن سازی کو زیادہ مضبوط اور مستحکم کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اور ان انجمنوں کے ارکان کو جو کہ بعض حالات میں مالکان کی بدنیتی کا شکار ہو جاتے ہیں ان سے محفوظ رکھنے کے لئے ان سے بچانے کے لئے یہ نئی شق اس قانون میں رکھی ہے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That in section 9 of the Ordinance, the words and comma "save with the prior permission of the Registrar", occurring in lines 4-5 be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Akhtar. (*Member not present*).

Next amendment by Malik Akhtar. (*Member not present*)

Malik Sahib, I don't think the phraseology of this section is a good one.

> "No Officer of a Trade Union of workmen shall be discharged, dismissed or otherwise punished during the pendency of an application for registration of the Trade Union with the Registrar, save with the prior permission of the Registrar, provided that the Union has notified the names of its officers to the employer in writing."

اسکی phraseology کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک سیکشن رجسٹرار تک تھا اسکے بعد independently دو proviso آپ نے لگا دیئے ہیں ۔ اس کے لئے میرے خیال میں زیادہ مناسب یہ تھا ۔

"Save with the prior permission of the Registrar no officer of a Trade Union of workmen whose names has been notified in writing by the Union to the employer shall be discharged, dismissed or otherwise punished during the pendency of an application for registration of the Trade Union with the Registrar."

یہ proviso کے بعد اور proviso کے پہلے جو save آیا ہے یہ ان کو connect صحیح طور پر نہیں کرتا ۔ یہ phraseology.....

وزیر محنت ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے جو آپ نے suggest کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے ۔

Mr. Speaker : The Minister may please move his amendment.

Minister for Labour : I beg to move—

That section 9 of the Ordinance be substituted by the following :—

"9. Save with the prior permission of the Registrar no officer of a Trade Union of workmen shall be discharged, dismissed or otherwise punished during the pendency of an application for registration of a Trade Union with the Registrar, provided that the Union has notified the names of its officers to the employer in writing."

Mr. Speaker : "Save with the prior permission of the Registrar no officer of a Trade Union of workmen whose name has been notified in writing by the union to the employer shall be discharged....."

Minister for Labour : It will become confusing.

Mr. Speaker : Alright. The amendment moved is—

That section 9 of the Ordinance be substituted as follows :—

9. "Save with the prior permission of the Registrar no officer of a Trade Union of workmen shall be discharged, dismissed or otherwise punished during the pendency of an application for registration of the Trade Union with the Registrar, provided that the Union has notified the names of its officers to the employer in writing."

As there is no opposition, the motion stands carried.

Mr. Speaker : There is no amendment in Section 10 and now we come to Section 11. Khawaja Muhammad Safdar to move his amendment.

Khwaja Muhammad Safdar : I beg to move—

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"11. The Registrar may cancel or withdraw the registration of a Trade Union if he is satisfied on inquiry that the registration has been obtained by fraud or mistake or that the Trade Union has ceased to exist, or has contravened any of the provisions of this Ordinance, or has rescinded or changed any provision of its rules in contravention of section 6 of the Ordinance :

Provided that not less than two months previous notice in writing specifying the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given to the Trade Union by the Registrar before the certificate is withdrawn or cancelled, otherwise than on application of the Trade Union, and the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"11. The Registrar may cancel or withdraw the registration of a Trade Union if he is satisfied on inquiry that the registration has been obtained by fraud or mistake or that the Trade Union has ceased to exist, or has contravened any of the provisions of this Ordinance, or has rescinded or changed any provision of its rules in contravention of section 6 of the Ordinance :

Provided that not less than two months previous notice in writing specifying the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given to the Trade Union by the Registrar before the certificate is withdrawn or cancelled, otherwise than on application of the Trade Union, and the Registrar shall before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action."

Minister for Labour : Opposed.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) - جناب والا - اس ترمیم کے

ذریعہ میں نے کوئی لمبی چوڑی تبدیلی نہیں کی - اس شق میں جو غیر ضروری الفاظ تھے صرف انکو نکالدیا ہے - جناب والا - اس کلاز کی غرض و غایت یہ ہے کہ اگر کوئی مزدور انجمن بالاخر ہزار مصیبتیں برداشت کرنے کے بعد رجسٹر ہو جائے تو پھر بھی ان کے سر پر رجسٹرار صاحب کا ڈنڈا اسی طرح قائم رہیگا جسطرح کہ اس سے پہلے تھا یعنی کسی بہانے سے انکے رجسٹریشن کو منسوخ کیا جا سکتا ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی انکوائری کی جائے کوئی تفتیش کی جائے یہ بھی ضروری نہیں - جس طور پر اس وقت یہ سیکشن ہے اسمیں صرف یہ الفاظ ہیں "is satisfied" یہ میں نے تجویز کی ہے کہ "satisfied on enquiry" کہ وہ بھلا آدمی تفتیش کر لے کہ کیا مسئلہ ہے - آپ یونہی تو نوٹس نہیں دیا جا رہا کہ تمہاری رجسٹریشن cancel ہو رہی ہے آ کر بات کرو وہ آ کر بات کر لے اگر رجسٹرار صاحب cancel کرنے پر ہی آمادہ ہوں تو پھر اس کے لئے کوئی عذر بھی پیش کریں اور کوئی معقول وجہ بھی بتائیں تو وہ قابل پذیرائی نہ ہو گی - ایک تو جناب والا - یہ بہت ہی قاہرانہ اور جابرانہ کلاز ہے اگر وزیر صاحب کے لئے یہ بہت مرغوب اور پیاری ہے اور اگر ان سے کہا جائے کہ اسکو حذف کر دیا جائے تو یہ کہیں گے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے تو اس لئے میں نے ایک آسان راستہ اختیار کیا تھا اور اس میں میں نے معمولی تبدیلی کی تھی جو نہایت ضروری ہے - پہلی تبدیلی یہ ہے کہ رجسٹرار صاحب اطمینان اور تفتیش کریں اور اگر وہ اطمینان و تفتیش خود نہ کریں اور کہیں کہ ہمارا اطمینان ہے اور ہم مطمئن ہیں کہ یہ غلط کار انجمن ہے اور اس کا رجسٹریشن منسوخ ہونا چاہئے تو دوسرے میری رائے

میں پیرا ۴ بالکل زیادہ ہے آپ ۳ کے پہلے کی دو سطریں اور ان کے الفاظ پڑھیں :—

"That the Trade Union has wilfully contravened any provisions of this Act."

Further it is mentioned—

"That the Trade Union has, within three months prior to the date of passing of the order for such withdrawal or cancellation, committed any unfair practice set out in section 45;"

تو کیا ۴۵ اس کے علاوہ ہے ۔ کسی اور قانون کی دفعہ ہے؟ یقیناً اسی کی ہے تو اس سے پہلے میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ اس قانون کی اگر کہیں سے بھی خلاف ورزی ہو گی اور کسی دفعہ کی بھی خلاف ورزی ہو گی تو اس کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخی کے قابل ہے لیکن اب میں خاص طور پر دفعہ ۴۵—کا ذکر کروں گا ۔ یہ بھی Industrial Disputes کا ایک سیکشن ہوتی یا سٹینڈنگ آرڈر کا کوئی سیکشن ہوتا تو پھر کوئی بات سمجھ میں آ سکتی تھی۔ جب ایک دفعہ ہم کہتے ہیں کہ سارے قانون کے کسی حصے کی خلاف ورزی ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کو منسوخ کرانے کا مستوجب قرار دی جا سکتی ہے تو پھر سیکشن ۴۵ کا کیا فائدہ ہے ۔ اس لئے یہ دو وجوہات ہیں ۔ اس لئے ان کی اور میری substitution clause میں لمبا چوڑا فرق نہیں ۔ یہ میری بات مان لیں کہ صاحب اختیار آدمی اتنا صاحب اختیار نہیں بنانا چاہئے کہ جو اس کا دل چاہے وہ کر گزرے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو کاٹھی پہ کاٹھی ڈالنے والی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب para (iii) سے کیا مراد ہے ؟

"(iii) that the Trade Union has wilfully contravened any provision of this Ordinance, or any of its rules providing for a matter, provision for which is required to be made in section 6, or has

allowed any rule to continue in force which is inconsistent with any such provision, or has rescinded any rule providing for any matter,....."

Khawaja Muhammad Safdar : This is very much ambiguous Sir.

اس میں غیر ضروری الفاظ ہیں ۔ میں نے اس کو اس طرح لکھا ہے ۔

"The Registrar may cancel or withdraw the registration of a Trade Union if he is satisfied on inquiry that the registration has been obtained by fraud or mistake or that the Trade Union has ceased to exist, or has contravened any of the provisions of this Ordinance, or has rescinded or changed any provision of its rules in contravention of section 6 of the Ordinance."

Mr. Speaker : You can provide that.

خواجہ محمد صفدر ۔ جو میں نے آخری لفظ لکھے ہیں یہ زائد ہیں ۔ ان کے بغیر کام چل سکتا ہے ۔ جب کسی قانون کے تحت رولز بن جائیں تو وہ قانون کا حصہ ہو جاتے ہیں۔ Act covers the rules ۔ تو یہ الفاظ مبہم ہیں غیر واضح ہیں ۔ میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آتا اس لئے میں اس کو چھیڑتا ہی نہیں ۔ میں نے کہا تھا کہ سیدھا سا پیراگراف لکھ کر واضح کر دیا جائے ۔ اگر پیراگراف ۳ میں یہ الفاظ "satisfied after enquiry" آ جائیں تو پھر پیراگراف ۴ کا کیا مطلب نکل آتا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان ۔ کیا آپ اس کو قبول کر رہے ہیں ؟

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں جناب یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔

میجر محمد اسلم جان (راولپنڈی ۔ ۱) ۔ جناب والا ۔ اس کے اوپر خواجہ صاحب نے کافی روشنی ڈالی ہے کہ یہ الفاظ بالکل مبہم اور غیر واضح ہیں جن کی کوئی ضرورت نہ تھی اور ایسے الفاظ کی بھرمار کر دی گئی ہے بہر حال ہمارے قابل احترام وزیر محنت تو کبھی نہ مانیں گے اس لئے میں

صرف یہ عرض کروں گا کہ رجسٹریشن کی منسوخی کے لامحدود اختیارات رجسٹرار کو دے دیئے گئے ہیں کہ وہ جب چاہے کسی ٹریڈ یونین کو رجسٹر کرنے کے بعد اس کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ واپس لے لے یا اس کو منسوخ کر دے اور وہ منسوخ بغیر کسی تفتیش کے کر سکتا ہے بغیر کسی وجہ کے کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جو تمہیں سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے وہ غلطی سے دیا گیا ہے۔ جناب والا۔ ایک تو ٹریڈ یونین رجسٹر کروانا ہی مشکل ہے اور اگر وہ مہربانی فرما کر رجسٹر کر بھی دیں اور کاغذات کو سالہا سال تک دبائے نہ رکھیں تو شاید ٹریڈ یونین رجسٹر ہو جائے لیکن جب وہ رجسٹر ہو جائے اور پھر اگر صنعتکاروں کی طرف سے کچھ کہا جائے تو پھر یا تو رشوت چڑھائی جائے یا کسی ایسی وجوہات کی بناء پر جو کہ عام ہوں ایک رجسٹرار جس وقت چاہے یہ کہہ دے کہ یہ سرٹیفکیٹ آف رجسٹریشن جو دیا گیا تھا اس میں کوئی غلطی تھی یا کوئی دھوکہ دیا گیا ہے تو میں اس کو اس بناء پر منسوخ کرتا ہوں اور وہ کر سکتا ہے اور پھر اس میں کسی اپیل کی گنجائش نہیں رکھی گئی کہ وہ ٹریڈ یونین کسی کے پاس جا کر اپیل کرے۔ رجسٹرار اگر خود اپنے حکم پر نظرثانی فرمائے تو فرمائے اور وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ ہنگامی قانون ہے اس کے کسی حکم کی ٹریڈ یونین خلاف ورزی کر رہی ہے اور چونکہ اس کی خلاف ورزی ہو گئی ہے اور وہ دانستہ طور پر کر دی گئی ہے تو وہ سرٹیفکیٹ آف رجسٹریشن واپس لے لے تو اس طرح سے جیسا کہ خواجہ صاحب نے اپنی ترمیم میں کہا ہے اور میری بھی ترمیم یہی ہے کہ اگر اس میں خاص طور پر انکوائری کی گنجائش رکھ دی جائے کہ سرٹیفکیٹ بغیر انکوائری کے منسوخ نہ کیا جائے تو یہ زیادہ

بہتر ہوگا اور دوسری گنجائش اپیل کی ہونی چاہئیے ۔

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس معزز ایوان کے حزب اختلاف کا ایک رکن ہوں لیکن جناب خواجہ صاحب نے جو ترمیم دی ہے اور میں نے بھی اتفاق سے اسی قسم کی ایک ترمیم دی ہوئی ہے ۔ اس ترمیم میں بعض خوبیاں بھی دکھائی دیتی ہیں لیکن ابھی بیٹھے بیٹھے مجھے یہ احساس ہوا کیا ایک برا کام نیک طریقہ سے بھی کیا جا سکتا ہے ؟ اس میں ایک تضاد ہے ۔ جناب صفدر صاحب نے اپنی ترمیم کے ذریعے اس ہنگامی قانون یا مسودہ قانون کی نوک پلک درست کرنیکی کوشش کی ہے ۔ ہم بنیادی طور پر اس قانون میں وہ تمام اختیارات جو رجسٹرار صاحب کو دئے گئے ہیں سے اختلاف کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس قانون کو کسی صورت بھی نیک مقصد کے لئے یا صحتمند مزدور تنظیم کے حق میں استعمال نہیں کیا جائیگا ۔ جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے میں اس کار خیر کو بے خیر سمجھتا ہوں کیونکہ جب ہم بنیادی طور پر اس قانون کی روح اور منشاء کے خلاف ہیں اور اس قانون کی نوک پلک کے درست کرنیکی غرض و غایت کیا ہو سکتی ہے ؟ اسلئے ترمیم جو میری جانب سے دی گئی تھی مجھے ابھی احساس ہوا ہے کہ اس ترمیم کو پیش کرنیکا فیصلہ ایک غلطی تھی اور اس غلطی کا میں کھلے بندوں اعتراف کرتا ہوں اور اس گناہ بے لذت میں شامل ہونے کو تیار نہیں ہوں ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is—

That for section 11 of the Ordinance, the following be substituted namely :—

"11. The Registrar may cancel or withdraw the registration of a Trade Union if he is satisfied on enquiry that the registra-

tion has been obtained by fraud or mistake or that the Trade Union has ceased to exist, or has contravened any of the provisions of this Ordinance, or has rescinded or changed any provision of its rules in contravention of section 6 of the Ordinance ;

Provided that not less than two months previous notice in writing specifying the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given to the Trade Union by the Registrar before the certificate is withdrawn or cancelled, otherwise than on application of the Trade Union, and the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next. No. 31. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for proviso to section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"Provided that—

(*i*) not less than three months' previous notice in writing specifying the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given by the Registrar to the Trade Union before the certificate is withdrawn or cancelled otherwise than on the application of the Trade Union ;

(*ii*) the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action ; and

(*iii*) the Registrar shall conduct a due enquiry before making an order for cancellation of registration and grant the parties an opportunity of being heard in person or through authorised representative.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for proviso to section 11 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"Provided that—

(*i*) not less than three months' previous notice in writing specifying the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given by the Registrar to the Trade Union before the certificate is withdrawn or cancelled otherwise than on the application of the Trade Union ;

(*ii*) the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action ; and

(*iii*) the Registrar shall conduct a due enquiry before making an order for cancellation of registration and grant the parties an opportunity of being heard in person or through authorised representative.".

Parliamentary Secretary (Labour) : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہاں رجسٹریشن کو منسوخ کرنے کا مسئلہ ہے - جب یہ جوئے شیر لائی جائیگی - جب ان تمام پابندیوں سے گذر کر جو لگائی گئی ہیں کوئی ٹریڈ یونین رجسٹر ہو جائیگی تو رجسٹرار اس کی رجسٹریشن کو منسوخ کر سکے گا اس کا طریق کار جو بتایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ یا تو ٹریڈ یونین خود بخود ختم ہو جائے - وہ کہہ دیں کہ ہم اسے جاری نہیں رکھنا چاہتے یا یہ ثابت ہو جائے کہ اسے فراڈ سے رجسٹر کرایا گیا تھا یا اس ٹریڈ یونین کا وجود ہی نہ رہے یا اس نے کسی قانون یا قاعدہ کی مخالفت کی ہو - لیکن اس حکم کو جاری کرنے سے پہلے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ رجسٹرار اس ٹریڈ یونین کو دو ماہ کا نوٹس دے گا جس میں اسے بتایا جائے گا کہ کن وجوہات کی بناء پر ان کے خلاف یہ کارروائی کی جا رہی ہے - میں نے اس میں صرف اس قدر ترمیم چاہی ہے کہ دو ماہ کی بجائے تین ماہ کے وقفہ کا نوٹس دیا جائے کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دو ماہ کا وقفہ ناکافی ہے - اس کے بعد نمبر ۳ میں میں نے یہ ایزادی کی ہے کہ رجسٹرار مناسب انکوائری کے بعد یہ حکم جاری کرے گا کہ اس کا سرٹیفیکیٹ منسوخ کیا جائے یا رکھا جائے اور پارٹیز کو اپنا موقف بیان کرنے کا موقعہ دیا جائے گا - جناب والا رجسٹریشن کی

تنسیخ ایک بہت بڑے حق کو جو مل چکا ہے ختم کرتا ہے ۔ یہ کہیں نہیں دیا گیا Original Order میں جو پروویژن ہے کہ ٹریڈ یونین کو موقع دیا جائیگا کہ وہ اپنے کیس کو پیش کرے وہ عرضداشت کا حق ہے مقدمہ لڑنے کا حق نہیں ہے ۔ لیکن جب عرضداشت پیش کی جائیگی اس کے بعد بھی رجسٹرار جب چاہے بغیر ان کو موقعہ دئیے کہ وہ اپنا موقف بیان کریں اپنا فیصلہ صادر کر سکتا ہے ۔ آپ کسی طریق کار کو دیکھیں جو کسی جگہ رائج ہے وہاں پر اپنا موقف بیان کرنے کا ضرور موقعہ دیا گیا ہے جناب والا ۔ کسی ایسوسی ایشن یا ادارے کو جو لاکھوں افراد سے متعلق ہے بلا موقعہ دئیے ختم کر دینا ۔ بتائیے یہ قوانین لیبر کے ویلفیئر میں کیسے جاتے ہیں ۔ اول تو رجسٹریشن کا موقعہ ہی نہیں ۔ اس کے بعد اسے منسوخ کرنے کے اختیارات رجسٹرار کو اس طرح دیئے گئے ہیں کہ وہ دو ماہ کا نوٹس دے اور اس کے بعد رجسٹریشن وہ ختم کر کے رکھ دے آپ نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ اس ٹریڈ یونین کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا کیس رجسٹرار کے سامنے پیش کرے ۔ جناب والا ۔ میں نے صرف (۳) میں یہ بڑھا ہے ۔

> (iii) The Registrar shall conduct a due enquiry before making an order for cancellation of registration and grant the parties an opportunity of being heard in person or through authorised representative ".

یہ جناب والا ۔ ایک جائز سی بات ہے ۔ پہلی جو شق ہے وہ آپ کے قانون کی نقل کی ہوئی ہے ۔ تیسری میں یہ چند مطالبات کئے گئے ہیں کہ مناسب انکوائری کرنے کے بعد ہی وہ آرڈر جاری کرے اور پارٹیوں کو سننے کا موقعہ دے ۔ یہ اصول بھی آپ مانتے ہیں کہ بااختیار نمائندہ

ایمپلائز کا یا کسی کا پیش ہو سکتا ہے اس صورت میں بلا موقعہ دیئے کہ وہ اپنا موقف بیان کرے یہ فیصلہ یکطرفہ ہو گا ۔ کسی قانون میں یا کسی سرسری سماعت میں آپ یہ ثابت نہیں کرسکیں گے کہ کسی کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا ہو ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ اس شق پر دو اعتراضات کئے گئے ہیں ایک یہ ہے کہ اس میں رجسٹرار کو جو اختیار دیا گیا ہے کسی رجسٹریشن کو منسوخ کرنے یا واپس لینے کا اس میں یہ درج نہیں کہ اس سے پہلے وہ کسی قسم کی انکوائری کرے ۔ دوسرا اعتراض ملک اختر صاحب نے یہ کیا ہے کہ دو ماہ نوٹس کی میعاد جو ہے وہ کم ہے یہ بڑھا کر تین ماہ کر دی جائے جناب والا ۔ جہاں تک پہلے اعتراض کا تعلق ہے جناب خواجہ صاحب اور حمزہ صاحب نے بھی اس پر کافی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس شق کو غور سے پڑھا نہیں ۔ جناب والا ۔ میں نے اس قانون پر بحث کے دوران خصوصی طور پر یہ محسوس کیا ہے کہ حزب اختلاف کے معزز اراکین نے ان شقوں کو محض دیکھا ہے غور سے پڑھنے کی کوشش نہیں کی ورنہ ان کا یہ اندیشہ کہ بغیر کسی انکوائری کے اور بغیر متعلقہ پارٹی کو موقعہ دیئے وہ اس قسم کا آرڈر پاس کر دے گا درست نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ آپ اس شق کے proviso کی آخری دو لائینیں ملاحظہ فرمائیں اس میں واضح طور پر درج ہے کہ

"... the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action."

ان الفاظ سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رجسٹرار جب بھی کسی درخواست کے withdraw کرنے یا cancel کرنے کے بارے میں فیصلہ دے گا وہ فریقین کو موقع دے گا کہ اس ضمن میں جو کچھ کہنا چاہیں کہہ لیں ۔

جناب والا ۔ دو مہینے کی میعاد پر ملک اختر صاحب نے اعتراض کیا ہے اس ضمن میں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ میعاد صرف رجسٹرار کو نوٹس دینے کی نہیں ہے بلکہ withdrawal کی صورت میں ٹریڈ یونین کو بھی نوٹس دینا ہے ۔ اور یہ نوٹس رجسٹرار کی طرف سے بھی دیا جانا ہے اور متعلقہ رجسٹرڈ یونین کی طرف سے بھی دیا جانا ہے جس نے اپنی رجسٹریشن withdraw کرنے کے لئے درخواست دینی ہے اس صورت میں میعاد میں توسیع کر دی جائے یہ رجسٹرڈ یونین کے مفاد کے منافی بھی ہو سکتا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دو مہینے کی میعاد زیادہ مناسب ہے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں خواجہ محمد صفدر صاحب اور ملک محمد اختر صاحب کی اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : What is the difference between the withdrawal of registration or cancellation of the registration ? Is there any difference so far as the scheme of this Ordinance is concerned ?

Minister of Labour : Yes Sir.

Mr. Speaker : Two words are used ; one is withdrawing the registration, and the other is cancelling the registration.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اس سیکشن کی سب کلاز (اے)

ملاحظہ فرمائیں تو اس سے یہ ظاہر ہو گا کہ

"A certificate of registration of a Trade Union may be withdrawn or cancelled by the Registrar—

(a) on the application of the Trade Union to be verified in such manner as may be prescribed ;"

تو جناب والا ۔ سرٹیفیکیٹ آف رجسٹریشن کسی ٹریڈ یونین کی درخواست پر withdraw کیا جائے گا cancellation رجسٹرار از خود کریگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ دونوں الفاظ کیا اس پرووِژن کے لئے استعمال کئے گئے ہیں ؟

withdrawn or cancelled by the Registrar on the application of the Trade Union.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب ٹریڈ یونین کو اپنی رجسٹریشن withdraw کرنی ان سے مقصود ہو گی تو وہ درخواست دے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر یوں ہونا چاہئے تھا ۔

A certificate of registration of a Trade Union may be withdrawn—

(a) on the application of the Trade Union to be verified in such manner as may be prescribed ; or

(b) shall be cancelled if the Registrar is satisfied.

(اے) میں withdraw اور (بی) میں cancellation ہونی ہے ۔

Minister of Labour : Para (*b*)(*iv*) says—

"that the Trade Union has, within three months prior to the date of passing of the order for such withdrawal or cancellation, ..."

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو دونوں کو cover کرتا ہے ۔ میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں میں امتیاز پیدا نہیں کیا گیا ہے ۔

What is the distinction between withdrawal or cancellation ? If withdrawal and cancellation is meant for (b) and it is also meant for (a), that equally applies to (a) and (b).

وزیر محنت ۔ اس میں جو بات مقصود ہے وہ یہ ہے کہ سب کلاز "اے" withdrawal کے لئے ہے اور سب کلاز "بی" cancellation کے لئے ہے ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ ان الفاظ سے مطمئن ہیں :۔

"on the application of the Trade Union to be verified in such manner as may be prescribed ;"

وزیر محنت ۔ سب کلاز "اے" کا مطلب یہ ہے کہ اس میں درخواست کو verify کرنا ہے کہ وہ صحیح طور پر دی گئی ہے یا صحیح یونین ایشن کی طرف سے آئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میری مراد سب سیکشن "بی" (ii) کے الفاظ ہیں ۔

"on the application of the Trade Union to be verified in such manner. . . ."

اس میں واضح الفاظ نہیں ہیں ۔

Which will be verified on the application of the Trade Union ? Which will be verified in such manner as may be prescribed ?

Minister of Labour : That is in respect of application given for withdrawal, and sub-clause (*b*) is in respect of cancellation of the certificate.

مسٹر سپیکر ۔ میری مراد سب سیکشن (بی)(ii) کے الفاظ ہیں :۔

"on the application of the Trade Union to be verified in such manner as may be prescribed ;"

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ بعض اوقات کوئی غلطی بھی ہو جاتی ہے اس صورت میں verification کی صورت بھی ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بعض دفعہ ممکن ہے کوئی ہوگس درخواست بھی دے دے ؟

وزیر محنت ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سب کلاز "بی" (iii) کے متعلق آپ کچھ فرمائیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب میں عرض کرتا ہوں دفعہ ۶ کے تحت ہر انجمن کو اپنے قواعد کے بارے میں رجسٹرار کو اطلاع دینی ہو گی ۔ یہاں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ صرف اس ہنگامی قانون کے مطابق جو رولز مرتب کئے جائیں گے ان رولز کے علاوہ وہ رولز جو کہ انجمن مرتب کرے گی ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Before registration.

وزیر محنت ۔ جی ہاں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : But if some Trade Union contravenes the provisions of those rules, that would be contravention of the provision of this Ordinance.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ اس میں وضاحت کی گئی ہے کہ اس قانون کے تحت جو قواعد ہیں یا جو انجمن نے قواعد مرتب کرنے ہیں وہ قواعد ان قواعد کے مطابق ہوں ۔ اس میں ساری وضاحت ابہام کو دور کرنے کے لئے کی ہے ۔ خواجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں ابہام ہے ۔ اس لئے ابہام کو دور کرنے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔

Mr. Speaker : It is not very easily understandable.

Minister of Labour : It is very clear Sir; from these words :

". . or has allowed any rule to continue in force which is inconsistent with any such provision, or has rescinded any rule providing for any matter, provision for which is required to be made in section 6; "

Mr. Speaker : Alright, if you are satisfied with this phraseology. The question is—

That for proviso to section 11 of the Ordinance the following be substituted, namely :—

"Provided that—

(i) not less than three months' previous notice in writing specifiing the ground on which it is proposed to withdraw or cancel the certificate shall be given by the Registrar to the Trade Union before the certificate is withdrawn or cancelled otherwise than on the application of the Trade Union;

(ii) the Registrar shall, before withdrawing or cancelling the registration, consider any representation or cause which the Trade Union may make or show against the proposed action; and

(iii) the Registrar conduct a due enquiry before making an order for cancellation of registration and grant the parties an opportunity of being heard in person or through authorised representative.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : Next amendment No. 33 by Malik Akhtar to section 12.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move —

That for section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"12. (1) Any person aggrieved by any refusal of the Registrar to register a trade union or by withdrawal or cancellation of a certificate of registration may appeal to the Industrial Court, within thirty days from the date of order of refusal, withdrawal, or cancellation, as the case may be

(2) The Industrial Court may dismiss the appeal, or pass an order directing the Registrar to register the union and to issue a certificate of registration or set aside the order for withdrawal or cancellation of the certificate.

(2) The Industrial Court shall, for the purpose of disposing of an appeal or application, call for a report from the Registrar and may, after hearing, pass such orders as it deems fit in accordance with the provision of this Ordinance.

(4) In case of a dismissal of an appeal by a Industrial Court, the person aggrieved shall have a right of second appeal to the High Court within thirty days from the date of dismissal of the appeal.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"12. (1) Any person aggrieved by any refusal of the Registrar to register a trade union or by withdrawal or cancellation of a certificate of registration may appeal to the Industrial Court, within thirty days from the date of order of refusal, withdrawal, or cancellation, as the case may be.

(2) The Industrial Court may dismiss the appeal, or pase an order directing the Registrar to register the union and to issue a certificate of registration or set aside the order for withdrawal or cancellation of the certificate.

(3) The Industrial Court shall, for the purpose of disposing of an appeal or application, call for a report from the Registrar and may, after hearing, pass such orders as it deems fit in accordance with the provision of this Ordinance

(4) In case of a dismissal of an appeal by a Industrial Court, the person aggrieved shall have a right of second appeal to the High Court within thirty days from the date of dismissal of the appeal.".

Minister of Labour : Opposed Sir.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲)- جناب صدر — یہ elf contained ہے اور اس میں بہتر انگریزی اور اچھے طریقے سے تمام کا تمام amendment طریق کار دیا گیا ہے ۔ اگر اصل دفعہ اور اس میں کوئی زیادہ تفاوت نہیں ہے لیکن اگر آپ اصل دفعہ میں دئیے گئے طریق کار کو ملاحظہ فرمائیں، تو آپ محسوس کریں گے کہ وہ مبہم اور غیر واضح ہے اور اس کو کچھ زیادہ اچھے الفاظ میں بھی تحریر نہیں کیا گیا ہے ۔ اس کے علاوہ مجھے اس سے کچھ اصولی اختلاف بھی ہے میں نے اپنی ترمیم میں یہ تجویز کیا ہے کہ اگر کسی شخص کی درخواست برائے رجسٹریشن کو refuse کیا جائے یا جسکی رجسٹریشن کا سرٹیفیکیٹ واپس لیا جائے تو وہ اس انکار کے بعد تیس دن کے اندر اندر صنعتی عدالت کو رجوع کر سکتا ہے یا اگر مذکورہ

سرٹیفیکیٹ کی واپسی کا مسئلہ ہو یا رجسٹریشن کی منسوخی کا معاملہ ہو تو وہ شخص اسکے خلاف اپیل کر سکتا ہے یعنی ان مسائل میں سے جو بھی cause of action ہو۔ وہ اسکے خلاف اپیل کر سکتا ہے ۔ جناب والا ۔ دفعہ نمبر ۲ میں میں نے یہ عرض کیا ہے کہ صنعتی عدالت اس اپیل کو dismiss کرے گی یا جو بھی چاہے حکم دے گی یا منظور شدہ احکامات کے مطابق ہدایات جاری کرے گی کہ رجسٹرار اسپر عمل کرے ۔ اسکے بعد میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ایسا اقدام کرنے سے پہلے صنعتی عدالت اس بات کی پابند ہوگی کہ وہ رجسٹرار سے رپورٹ مانگے اور فریقین کو موقع دے کہ اسکے سامنے پیش ہو کر اپنے اپنے موقف بیان کریں ۔ اصل دفعہ میں یہ بات واضح طور پر بیان نہیں کی گئی ہے کہ آیا فریقین حاضر ہوکر اپنے case اور اپنا موقف بیان کر سکیں گے یا نہیں ۔ اسکے بعد میں نے صنعتی عدالت کو اپیلیٹ کورٹ گردانا ہے جو کہ اپنا فیصلہ اسی حیثیت سے صادر کریگی اور اگر وہ کسی اپیل کو رد کر دے تو جو بھی متاثرہ فریق ہوگا اسکو تیس دن کے اندر اندر ہائی کورٹ میں دوسری اپیل کرنے کا حق حاصل ہوگا ۔ اگر آپ اصل دفعہ کو ملاحظہ فرمائیں تو آپ محسوس کریں گے اس میں انہوں نے بالکل مبہم باتیں کی ہیں ۔ انہوں نے دفعہ نمبر ۲ میں یہ قرار دیا ہے کہ صنعتی عدالت کسی اپیل کو رد کرتے کر یا اسے منظور کرے گی لیکن انہوں نے اس میں کہیں بھی نہیں لکھا کہ وہ رجسٹرار سے کوئی رپورٹ بھی طلب کریگی یا فریقین کو کوئی موقع دیگی کہ وہ اسکے سامنے پیش ہوکر اپنا اپنا موقف بیان کریں ۔ لیکن انہوں نے ایک اور زیادتی ضرور کی ہے اور وہ یہ ہے کہ دفعہ نمبر ۳ کے

تحت جب صنعتی عدالت اپیل میں رہی ہوگی تو اسکے اختیارات دیوانی عدالت کے ہوں گے ۔ تو صنعتی عدالت کو دیوانی عدالت کے اختیارات دے دینا اور ضابطہ دیوانی کا تمام طریق کار نہ اپنانا میرے خیال میں جائز نہیں ہے ۔ اسکے بعد انہوں نے کہا ہے کہ

"In the event of dismissal of an appeal by an Industrial Court, the person aggrieved shall have a right of appeal to the High Court ....."

Sir, their phraseology is wrong. It should be in the manner as I have suggested.

"In case of a dismissal of an appeal by a Industrial Court, the persons aggrieved shall have a right of second appeal to the High Court within thirty days..... ..."

جناب والا ۔ اگر وہ اپنی انگریزی کو خود ہی پسند کریں تو یہ ان کو اختیار ہے لیکن آپ غور فرمائیں کہ ہائیکورٹ میں جو اپیل دائر کی جاتی ہے وہ دوسری اپیل ہوگی اور اسی لئے میں نے "second appeal" کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ اگر آپ میری اس مجوزہ ترمیم سے اصل دفعہ کا موازنہ کریں تو کوئی بھی غیر جانبدار آدمی کبھی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ ان کے الفاظ کو رہنے دیا جائے بلکہ اگر یہ الفاظ ان کو خود ہی اسوقت پیش کئے جاتے جس وقت کہ قانون سازی کر رہے تھے تو یقیناً وہ محکمہ قانون کے کاغذ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے اور جس طرح میں نے کی ہے اس طرح کی ڈرافٹنگ کرتے ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ ملک محمد اختر صاحب کی ترمیم اور زیر بحث قانون کی موجودہ شق میں سوائے ذیلی دفعہ نمبر ۱ کے اور کوئی زیادہ فرق نہیں ہے اور یہی کچھ انہوں نے خود بھی تسلیم کیا ہے انہوں نے اس شق میں تیس دن کی میعاد بھی مقرر کر دی

ہے - یہاں پر اس شق میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ یہ ایجاد قواعد میں بیان کر دی جائیگی اس لئے میں بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اتنا بڑا فرق نہیں ہے کیونکہ اس قسم کی چیزیں متعلقہ قواعد میں دی جاتی ہیں - اس کے علاوہ اس سب کلاز نمبر ۲ کا موازنہ آپ ان کی ترمیم کی سب کلاز نمبر ۲ سے کریں تو آپ یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس قانون میں جو یہ شق دی گئی ہے یہ زیادہ بہتر ہے اور اس میں بعض الفاظ کی ایزادی کر دی گئی ہے -

"……as the case may be, and the Registrar shall comply with such order as may be passed."

They further say—

"and to issue a certificate of registration under the provisions of section 10,"

یہاں پر اس بات کی وضاحت کی گئی ہے جہاں ملکہ صاحب نے سیکشن نمبر ۲ میں حذف کر دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ یہاں پر زیادہ واضح اور غیر مبہم ہے - سب کلاز نمبر ۳ میں ملک صاحب نے یہ طریق کار تجویز کیا ہے کہ جب صنعتی عدالت میں ایک اپیل جائے گی تو وہ رجسٹرار سے اس بارے میں کوئی رپورٹ طلب کریگی - میں سمجھتا ہوں کہ اسکے مقابلے میں اس سب کلاز نمبر ۳ میں جو طریق کار دیا گیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے - کیونکہ یہ طریق کار بالکل اسی طرح تجویز کیا گیا ہے جیسا کہ ضابطہ دیوانی کے تحت دیا گیا ہے - یہ اس سے بہت اور زیادہ واضح ہے اور یہ زیادہ مفید بھی ثابت ہو سکتا ہے - اسکے علاوہ سب کلاز نمبر ۴ میں انہوں نے یہ تجویز کیا ہے اس میں بھی کچھ زیادہ فرق نہیں ہے - انہوں نے صرف یہ لکھا ہے کہ "second appeal" کا لفظ ہونا

چاہئے ۔ حالانکہ نمبر ۳ کے بعد نمبر ۴ میں ہم نے یہ تحریر کیا ہے کہ اس شخص کو یہ حق ہوگا کہ وہ صنعتی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کر سکے گا ۔ اس میں اتنا زیادہ فرق نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی زیادہ نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے اس لئے میں ملک اختر صاحب کی ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب اس میں اپیل کا حق محکمے یا رجسٹرار کو تو نہیں ہوگا اور غالباً اس قانون کی سکیم یہی ہے ۔

وزیر محنت ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر صنعتی عدالت کا فیصلہ رجسٹرار کے فیصلے کے خلاف ہو تو وہ ہائی کورٹ نہیں جا سکتا ۔

Minister for Labour : I beg your pardon. It is there –

"In the event of the dismissal of an appeal by an Industrial Court, the person aggrieved shall have a right of appeal to the High Court....."

So, they can go to the High Court for appeal.

Mr. Speaker : Both the parties will not be able to go. In the event of the dismissal of an appeal, its decision would be recorded and that would be in favour of the Registrar. In the presence of this phraseology the Registrar will not be able to go to the High Court.

Minister for Labour : Quite right.

Mr. Speaker : The question is—

That for section 12 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"12. (1) Any person aggrieved by any refusal of the Registrar to register a trade union or by withdrawal or cancellation of a certificate of registration may appeal to the Industrial Court, within thirty days from the date of order of refusal, withdrawal, or cancellation, as the case may be.

(2) The Industrial Court may dismiss the appeal, or pass an order directing the Registrar to register the union and to issue a certificate of registration or set aside the order for withdrawal or cancellation of the certificate

(3) The Industrial Court shall, for the purpose of disposing of an appeal or application, call for a report from the Registrar and may, after hearing, pass such orders as it deems fit in accordance with the provision of this Ordinance.

(4) In case of a dismissal of an appeal by a Industrial Court, the person aggrieved shall have a right of second appeal to the High Court within thirty days from the date of dismissal of the appeal.".

The motion was lost.

Mr. Speaker: Next amendment No. 34 by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: Not moving.

Mr. Speaker: The amendment is not moved. Now, we come to section 13 and the first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar: I beg to move—

That for section 13 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"13. All communications and notices to a registered trade union shall ordinarily be addressed to its Registered Office. Notice of any change of address of the Registered Office shall be given, within fourteen days of such change, to the Registrar, in writing, and the new address shall be recorded in the register referred to in section 8 :

Provided that all communications sent to the Registered Office at its old address before recording the change shall be valid.".

Mr. Speaker: Amendment moved is—

That for section 13 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"13. All communications and notices to a registered trade union shall ordinarily be addressed to its Registered Office. Notice of any change of address of the Registered Office shall be given, within fourteen days of such change, to the Registrar, in writing, and the new address shall be recorded in the register referred to in section 8 :

Provided that all communications sent to the Registered Office at its old address before recording the change shall be valid."

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور۔۲) ۔ جناب والا ۔ اس میں oppose کرنے والی بات تو کوئی نہیں تھی ۔ بہر حال انہوں نے اسے oppose کیا ہے ۔ میں نے دفعہ ۳، میں صرف پرووائزو کی addition کی ہے وگرنہ الفاظ سارے کے سارے انہی کے ہیں ۔ میں نے اس دفعہ کو جامع اور مکمل بنانے کی کوشش کی ہے ۔ اگر آپ میری امنڈمنٹ کو دیکھیں تو بہت سی amendments ان کے ساتھ مطابقت کرتی ہیں یہ میں نے قانون کو بہتر کرنے کے لئے پیش کی ہے اگرچہ بعض اصولی اختلافات ہیں ۔ لیکن کم از کم جو پہلی ترمیم تھی اس میں بھی میں نے ان کے سسٹم کو بہتر کرنے کی کوشش کی تھی ۔ اور اس پرووائزو کو بھی میں لازم سمجھتا ہوں ۔۔۔۔ اگر کسی نے اپنا address تبدیل کر لیا ہے تو جناب والا ۔ عام قانون کے تحت وہ یہ claim کر سکتا ہے کہ مجھ پر جو سروس ہوئی ہے وہ غلط address پر ہے اور اگر اس پرووائزو کا اضافہ کر دیا جائے ۔ اور communication اس صورت میں کی جائے کہ وہاں پر انہوں نے change of address کی انفارمیشن نہیں دی ۔ اس پرووائزو کے بغیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کے نوٹس کی سروس valid نہ ہوگی ۔ اور انہیں لازماً یہ پرووائزو ماننا چاہئیے کیونکہ یہ جو ordinary طریقہ کار ہے ۔ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ vil Procedure Code اس کو قرار دیا جائے گا جو کہ ان کا ٹریبونل ہوگا ۔ اور ٹریبونل کے جو نوٹس ہیں وہ بھی اس کے مطابق جائے ہیں ۔ اور ساتھ ہی یہ تضاد پیدا کر رہے ہیں

چودہ دن کے اندر وہ اپنے change of address کو communicate کرے ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ نہ communicate کرے تو ایسی صورت میں سروس جو ہوگی وہ پہلے نوٹس پر جائز ہوگی ۔

وزیر محنت ۔ میں صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ امنڈمنٹ حتمی طور پر غیر ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب ۔ اس میں وہی پرانے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ جو اس میں استعمال کئے گئے ہیں ۔

"All communications and notices to a registered Trade Union may be addressed to its registered office."

I think nothing is addressed to an office ; that is addressed to a person or a body.

Minister for Labour : Sir, whenever the communications are sent they are sent to the office-bearers of the Registered Trade Union.

مسٹر سپیکر ۔ خواجہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے ۔

"All communications may be addressed to the Registered office."

خواجہ محمد صفدر ۔ بات یہ ہے کہ یہ زبان ہی قانون کی ہے ۔ وہی الفاظ ہیں ۔ تو میں دراصل کوئی اپنی طرف سے قائم نہیں کر سکا ۔ میرا خیال تھا کہ جو ۴۲ سال سے قانون کے الفاظ چلے آ رہے ہیں ۔ اور مختلف عدالتوں نے مختلف اوقات میں اپنے فیصلہ جات صادر کئے ہیں ۔ تو وہ یقیناً درست ہوں گے ۔

Mr. Speaker : I will now put the amendment to vote. The question is :

That for section 13 of the Ordinance, the following be substituted, namely :—

"13. All communications and notices to a registered trade union shall ordinarily be addressed to its Registered Office Notice of any change of address of the Registered Office shall be given,

within fourteen days of such change, to the Registrar, in writing, and the new address shall be recorded in the register referred to in section 8 :

Provided that all communications sent to the Registered Office at its old address before recording the change shall e valid."

The motion was lost.

Mr. Speaker : We now pass on to Section 14; there is no amendment in this Section. We pass on to section 15; there is also no amendment in this section. We pass on to section 16 and the first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, for the word "seven" occurring in line 1, the word "two" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, for the word "seven" occurring in line 1, the word "two" be substituted.

Minister for Labour : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور—۲) ۔ جناب صدر۔ جس chapter کو ہم deal کر رہے ہیں یہ رجسٹرڈ فیڈریشن کا ہے ۔ جناب والا۔ آپ ایسا دیکھیں کہ اس قانون کو draft کرتے وقت نہایت ہی hostile hands استعمال کئے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر موقعہ پر یہ کوشش کی گئی ہے کہ مزدور کی گردن کاٹ دی جائے ۔ اب جناب والا ۔ دراصل دو قوتوں کا تصادم ہے ۔ جہاں یہ لوگ عوام کے دشمن ہیں جہاں عوام اور حکومت کا تصادم ہے ۔ جہاں پر صنعت کار اور مزدوروں کا تصادم ہے ۔ اور قلم جو ہے امن کی سیاہی میں قوت سے پناہ ہے ۔ لیکن اس کا

استعمال صنعت کاروں کے ہاتھ میں ہے وہ جو بھی الفاظ لکھ دیں تو اس کے خلاف نہ تو کوئی داد ہے نہ فریاد ۔ اصول یہ مانتے ہیں کہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونین اپنی اپنی فیڈریشن بنا سکتی ہیں ۔ لیکن قیود اور قید کیا لگاتے ہیں وہ یہ ہے کہ any seven or more registered trade unions اول تو میں یہ کہتا ہوں کہ جناب وزیر صنعت اس کو ۔ ۔ ۔ writing it on the wall ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے بعد کوئی ٹریڈ یونین ملک میں نہ رہے گی ۔ اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ فیڈریشن کتنی یونینز کی ہوگی ۔ سات رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز کی ہوگی ۔ جناب والا ۔ یہ انصاف ہے یہ قانون سازی ہے ۔ کیا میں سمجھوں کہ پاکستان پر کسی نے حملہ کرکے پاکستان کو capture کر لیا ہے اور مفتوحہ علاقے میں یہ قانون سازی کی جا رہی ہے خواجہ صاحب یہ رونا رو رہے تھے کہ ٹریڈ یونین رجسٹر نہیں ہوسکتی تھی ۔ اب جناب والا ۔ یہ سات رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز ہم یہاں سے لائیں گے یہ سات رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز کی فیڈریشن ہوگی ۔ یعنی یہ کچھ مراعات دینا چاہتے ہیں ۔ اس کے لئے یہ قرار دیا گیا ہے کہ سات ٹریڈ یونینز پہلے بنیں تو پھر فیڈریشن بنے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قانون ایک دھوکہ ہے ۔ یہ ایک دل فریب خواب ہے ۔ بقایا دنیا کو یہ بتانے کے لئے کہ یہاں پر یونین کمیٹی ۔ ۔ ۔ ۔ اسے دراصل یونین کمیٹی کہنا بجائے اس کے کہ ہم ٹریڈ یونین کہیں ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ دیسی ہے وہی (قہقہہ) ۔ ۔ ۔ Basic Democracy آگئی اس میں بھی ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جس طرح سے انہوں نے Basic

Democracy کا ایک فراڈ کھیلا ہوا ہے ۔ یہ Trade Unionism کا فراڈ یہ الفاظ کا ہیر پھیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ سات رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز پاکستان میں کہاں سے پیدا ہوں گی یہ تو سارے پاکستان میں نہ ہونگی پھر سات ٹریڈ یونینز پر بھی قید لگائی گئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ relevancy نہیں رہے گی ۔ ۔ ۔ تو میں سات کی بجائے دو رجسٹرڈ ٹریڈ یونین فیڈریشن کے لئے کہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس وقت ہماری مرکزی حکومت جو ہے یہ ایک قسم کی مشرقی اور مغربی پاکستان کی وفاقی حکومت ہے ۔ اب جناب والا ۔ آپ دیکھیں کہ فیڈریشن کا لفظ جو ڈکشنری میں ہے اس کے مفہوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سے زائد افراد مل جائیں یا ایک سے زیادہ ریاستیں مل جائیں یا ایک سے زائد ایسوسی ایشن مل جائیں تو وہ فیڈریشن ہو جاتی ہے وزیر محنت یہ کوئی نئی phraseology پتہ نہیں کہاں سے نکال لائے ہیں ۔ انہوں نے بڑے بڑے دعوے کئے اور بڑی بڑی statements دیں اور بڑی اچھی طرح سے اس قانون کو study کیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں یہ اپنے فرائض کو بہت اچھی طرح سے نبھا رہے نہیں اور اس وقت آپوزیشن کے پانچ ممبران کا جواب دے رہے ہیں ۔ ان کی مکمل تیاری اور study ہے لیکن یہ ایک reference بھی نکال کر مجھے بتائیں کسی ملک کا یا انٹرنیشنل laws میں سے یا کسی ملک کے قانون میں سے یا انگلستان کے قانون میں سے یا امریکہ کے قانون میں سے ۔ جناب والا ۔ اس کو بھی چھوڑیں ۔ وہاں بھی ایسے ہی ourbs

ہیں اور اگرچہ ہمارا موقف ہے کہ democratic countries میں Trade Unionism پر curbs نہیں ہیں ، میں کہتا ہوں کہ ہیں لیکن اس قدر نہیں جس قدر ہم لگا رہے ہیں ۔ میں نے U.S.A کے قوانین کو دیکھا ہے ۔ میں نے برطانیہ کے قوانین کو دیکھا ہے ۔ وہاں بھی دن بدن capitalism کے ساتھ قوانین سخت تر ہوتے گئے ہیں ۔ لیکن اس انتہا کو نہ پہنچے جس کو ہم پہنچے ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود وہاں پر آپ یہ چیز نہیں پائیں گے کہ فیڈریشن یا کنفیڈریشن کے لئے دو سے زیادہ associations کا الحاق ضروری قرار دیا گیا ہو ۔ جناب والا ۔ کمیونسٹ ممالک کی میں مثال نہیں دیتا ۔ وہ تو جناب والا ۔ بالکل liberal ہیں بلکہ گورنمنٹ کے بعد second power جو ہے وہ labour ہے ۔ اس لئے وہاں تو curbs کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ تو جناب والا ۔ یہ دو یا دو سے زیادہ associations کی فیڈریشن یا کنفیڈریشن جو بھی یہ کرنا چاہتے ہیں میری عقل سے بعید ہے کہ میں اس بات کو سمجھ سکوں ۔

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ ـ ۱) ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست جناب ملک صاحب نے American Trade Unionism سے متعلقہ قوانین اور British Trade Unions سے متعلقہ قوانین کا مطالعہ کیا ہے ۔ میں وہاں تک تو نہیں جا سکا لیکن میں نے اپنے ہاں کا کچھ مطالعہ کیا ہے اور کچھ اپنے ہمسایہ ملک کا کیا ہے ۔ ہندوستان میں Trade Unions Act 1947 اس وقت رائج ہے ۔ دراصل انہوں نے ۱۹۲۶ء کے Trade Unions Act میں بہت وسیع ترامیم کی ہوئی ہیں ۔ اس میں انہوں نے

ٹریڈ یونین کو define کرتے ہوئے ؛ اس کی تعریف کرتے ہوئے (سارا پڑھنے کی ضرورت نہیں) آخر میں لکھا ہے :۔

"but includes any Federation of two or more trade unions".

یعنی بھارت میں مزدور انجمنوں کی کوئی فیڈریشن اس صورت میں بن سکتی ہے جب دو مذکور انجمنیں یا اس سے زیادہ تعداد میں مزدور انجمنیں اکٹھی ہوں ۔ شاید یہ کہا جائے کہ یہ تو بھارت کا سلسلہ ہے ۔ ہمیں اس سے چنداں سروکار نہیں لیکن میں جناب وزیر محنت کی خدمت میں East Pakistan Trade Unions Act, 1965 کے سیکشن ۲ کے پیرا (m) کی آخری سطر پیش کرتا ہوں ۔ یہاں بھی ٹریڈ یونین کی تعریف کی گئی ہے اس کی آخری لائن اس طرح ہے :۔

"and includes any Federation of two or more trade unions."

تو ہمارے اپنے ملک میں یا ملک کے اس حصے میں جسے مشرقی پاکستان کہتے ہیں ، جو قانون اس وقت نافذ ہے اس میں بھی پابندی اسی حد تک ہے ۔ آخر اس سے کم پر تو فیڈریشن بن ہی نہیں سکتی ۔ یعنی ایک ٹریڈ یونین کو ہم فیڈریشن کہہ ہی نہیں سکتے ۔ اس لیے انہوں نے کم از کم تعداد رکھی ہے کہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں تو اس صورت میں وہ فیڈریشن بنا سکتے ہیں ۔ لیکن یہ سات کی پابندی ؟ مجھے محترم ملک صاحب سے پورا اتفاق ہے کہ مغربی پاکستان میں (مشرقی پاکستان میں تو دو یا دو سے زیادہ ہوں گی ۔ وہ تو فیڈریشن بنا لیں گے اور انہوں نے بنائی ہوئی بھی ہیں) لیکن مغربی پاکستان میں یہ ممکن ہی نہیں ہوگا کہ سات یا سات سے زیادہ مزدور انجمنیں اکٹھی ہوں اور فیڈریشن بنے ۔ میرا

خیال نہیں کہ ایسی کوئی صورت پیدا ہو سکے گی کہ مزدور انجمنیں یہاں کوئی فیڈریشن قائم کر سکیں ۔

جناب والا ۔ بار بار بات کا اعادہ ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ تکرار کافی ضروری ہو گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ قانون مزدور انجمنوں کی تشکیل میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوگا ۔ میں مختصر الفاظ میں جناب وزیر معاشیات کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ آخر ایک ملک ہے وہاں کوئی باوا آدم نرالا نہیں ہے ۔ یہاں کوئی باوا آدم دوسرا نہیں ہے ۔ پاکستان ایک ملک ہے لہذا اس حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم قوانین میں یکسانیت چاہتے ہیں ۔ تو پھر اتنی سختی کیوں ہے ؟ یہاں مزدوروں پر یا مزدور انجمنوں پر اتنا تشدد کیوں ہے ؟ آخر مجموعہ کشن بھی اس ملک کے رہنے والے ہیں بلکہ یہ ہے کہ جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے ہیں ، وہ صنعتی معیشت کی روزمرہ کی حقیقتیں بنتے جا رہے ہیں ۔ صنعتی دور اور سرمایہ ہے یہ صنعتیں نہیں چل سکتیں جب تک انسان کی قوت بازو اس میں شامل نہ ہو ۔ یعنی وہ قوت جسے انسان قوت یا افرادی قوت کہتے ہیں ، وہ قوت مزدور مہیا کرتے ہیں ۔ کارخانہ دار تو صرف اپنا سرمایہ مہیا کر سکتا ہے ۔ اس لئے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ، یہ بات ذہن میں رکھی جائے کہ کسی صنعت کی ترقی کے لئے جہاں سرمایہ کی ضرورت ہے ، وہاں مزدوروں کی خوشحالی کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے ۔ جب تک مزدور خوشحال نہیں ہوگا اور خوشحال نہیں ہوگا ، وہ کسی صورت آپ کی صنعتی ترقی

میں ممد اور معاون ثابت نہیں ہو سکتا ۔ جب وہ خوشدل ہوگا ، جب وہ خوشحال ہوگا ، جب وہ مطمئن ہوگا ، تو یقیناً وہ آپ کی صنعتی ترقی میں ممد و معاون ثابت ہوگا ۔ جہاں میرے محترم دوست جناب وزیر محنت سرمایہ اور سرمایہ داروں کا خیال رکھتے ہیں وہاں انہیں اس بات کو فراموش نہیں کرنا چاہئیے کہ صنعتی ترقی کے لئے سرمایہ سے اہم ترجزو مزدور ہیں ۔ ان کا بھی خیال رکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں اس قوم اس ملک اور اس ملت کی فلاح ہوگی ۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔ مجھے افسوس ہے کہ قائد حزب اختلاف جب کبھی اس زیر بحث قانون میں کسی ایسی شق کا مطالعہ فرماتے ہیں جو شق بعینہ مشرقی پاکستان کے متعلقہ قانون کے مطابق ہو تو وہاں یا تو وہ چپ کر جاتے ہیں خاموش ہو جاتے ہیں یا پھر باوجود کہ ہمارے زیر بحث قانون کی کوئی شق مشرقی پاکستان کے قانون کی کسی شق سے بالکل مطابقت رکھتی ہو وہ زیر بحث شق پر ترمیم لے آتے ہیں اور برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں لیکن جہاں ہم کسی شق کو مشرقی پاکستان کے قانون کی شق سے بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا کوئی نئی شق لاتے ہیں جو مشرقی پاکستان کے قانون میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے یا اگر ہم مزدوروں کے مفاد کی خاطر یا مزدور انجمنوں کو زیادہ مستحکم بنانے کے لئے اور ان کے مفادات اور حقوق کے تحفظ کے لئے کوئی نئی شق لے آتے ہیں تو وہ

جناب والا ۔ ہم گردن زدنی ۔ تو میری سمجھ میں نہیں آتا ۔ کہ ہم مشرقی پاکستان کی شقوں کو بھی اس قانون میں لے آئیں یا ان کو بیک قلم حذف کردیں ۔ بہرحال میں تو یہی سمجھ سکا ہوں ۔ کہ قائد حزب اختلاف اور ان کے رفقاء نے ہر صورت میں مخالفت ہی کرنی ہے ۔

جہاں تک جناب والا ۔ زیر بحث ترمیم کا تعلق ہے اگر جناب اور جناب قائد حزب اختلاف اور میرے دوست ملک اختر صاحب زیر بحث قانون کی دفعہ ۳۱ ملاحظہ فرمائیں ۔ (جو آگے آئے گی اور آگے چل کر ہم جس پر بحث کریں گے) تو اس میں جناب والا ۔ یہ تحریر کیا گیا ہے کہ دو یا دو سے زیادہ Trade Unions آپس میں amalgamate ہوسکتی ہیں ۔

جناب والا ۔ فیڈریشن اور دو ٹریڈ یونین کی amalgamation میں کیا فرق ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ پھر علیحدہ علیحدہ کیوں رکھا ہے ۔

وزیر محنت ۔ دفعہ ۳۱ کے تحت تو اختیار دے دیا گیا ہے کہ دو یا دو سے زیادہ ٹریڈ یونین amalgamate ہو جائیں یعنی

with or with out dissolution

with out dissolution تو وہ صورت ہے کہ دو ٹریڈ یونین کسی فیڈریشن کی رکن بن سکتی ہیں ۔ اور یہ

"....or division of the funds of such Trade Unions or either or any of them."

تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے اگر صرف دو ہی ٹریڈ یونین کی فیڈریشن بنانا مقصود ہو تو بجائے فیڈریشن کے وہ آپس میں الحاق کیوں نہیں کرلیتیں ۔ اس لئے فیڈریشن ایک ایسا ادارہ ہے جو زیادہ وسیع ہے جہاں دو یا تین اداروں کا رکن بننا زیادہ مناسب اور مفید ہوگا ۔ دفعہ ۱۶ کی موجودگی میں یہ پابندی عائد نہ ہو تو سات یا سات سے زیادہ ٹریڈ یونین کام کر سکتی ہیں اور فیڈریشن بنانا بے مقصد اور بے معنی ہو سکتا ہے ۔ اس بناء پر میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question is —

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, for the word "seven" occurring in line 1, the word "two", be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment is from Khawaja Safdar.

Khawaja Muhammad Safdar : I beg to move Sir--

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, the word "registered" occurring in line 1, be deleted,

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, the word "registered" occurring in line 1, be deleted.

Minister of Labour : Opposed Sir.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ - ۱) ۔ جناب والا ۔ اس شق سے مراد یہ ہے کہ سات یا سات سے زیادہ رجسٹرڈ ٹریڈ یونین اکٹھی ہو کر ایک فیڈریشن بنا سکتی ہیں ۔ جو غرض و غایت محترم جناب وزیر محنت نے مزدور انجمنوں کی رجسٹریشن کے متعلق ارشاد فرمائی تھی کہ ان کے

حساب کتاب کی پڑتال ہو تاکہ وہ چندہ جمع کر کے کھا نہ جائیں اور ان کا حساب کتاب حکومت کے زیر نظر رہے اس کے عہدہ دار اس قسم کے ہوں یا اس تعداد میں ہوں یہ پابندی اس لئے لگائی گئی ہے کہ حکومت ان پر کڑی نگرانی رکھنا چاہتی ہے لیکن کیا یہ کڑی نگرانی ایک بار کی رجسٹریشن سے پوری نہیں ہو سکتی ۔ ایک انجمن کی ایک بار رجسٹریشن ہو جائے تو کیا یہ کافی نہیں ہو گا کہ وہ حکومت کی نگرانی میں آ جائے گی اور حکومت کے قواعد و ضوابط اور قانون کی پابندی اس پر لازمی ہو جائے گی یہ دو منزلہ اور سہ منزلہ عمارت تعمیر کی جا رہی ہے پہلے ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن ہو پھر سات ٹریڈ یونین اکٹھی ہو کر فیڈریشن بنائیں تو اس کی رجسٹریشن ہو ۔ میں نے اس سلسلہ میں مختلف قوانین کا مطالعہ کیا ہے دراصل یہ بات انہوں نے مشرقی پاکستان کے قوانین سے حاصل کی ہے یعنی مشرقی پاکستان کے ۱۹۶۵ء کے ٹریڈ یونین ایکٹ سے حاصل کی گئی ہے = مصیبت یہ ہے کہ وزیر صاحب اگر کوئی شق مشرقی پاکستان کے قانون سے لے آئیں تو بھی ہم اعتراض کرتے ہیں ۔ اور اگر نہیں لاتے تو بھی ہمیں اعتراض کرنا پڑتا ہے ۔ بات دراصل یہ ہے کہ قانون بناتے وقت جس قدر سخت گیر شقیں مشرقی پاکستان کے قانون میں موجود تھیں یا جس قدر متشددانہ شقیں مشرقی پاکستان میں موجود تھیں وہ تو حاصل کرلیں اور جہاں کچھ نرم تھیں ان کو اپنی جانب سے متشددانہ اور قاہرانہ بنا دیا گیا ۔

وزیر محنت ۔ اور جہاں کچھ بھی نہیں لکھا ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ جہاں کچھ بھی نہیں لکھا وہ مشرقی پاکستان کے قانون میں نرم شقیں ہیں ان میں کچھ حقوق اور کچھ مراعات ملحوظ خاطر رکھی گئی ہیں ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ خواجہ صاحب رحم فرمائیں ۔ وزیر صاحب کے سر میں درد ہوتا ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ نہیں نہیں ایسی بات نہیں ۔

جناب والا ۔ جہاں کوئی رعایت رکھی ہے اس کمی کو اس طرح پورا کیا گیا ہے کہ مزدور انجمنوں پر پابندی عائد کر دی ہے ۔ اس سے میری محض یہ غرض ہے کہ حکومت نے کارخانہ داروں کی حد درجہ حفاظت کرنے کی سعی کی ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ تھوڑی سی کوشش محنت کشوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے بھی کریں ۔

اب جناب والا ۔ ۱۹۲۶ء سے یہ قانون ملک میں نافذ تھا ۔ ۴۲ سال تک اس میں یہ پابندی قطعاً نہیں تھی کہ پہلے مزدور انجمنیں رجسٹر ہوں اور پھر فیڈریشن میں شامل ہوں ۔ اس قانون میں صرف اس قدر درج تھا کہ فیڈریشن پہلے رجسٹر ہو سکتی تھی ۔ چھ یا سات جتنی بھی ہوں رجسٹر شدہ یا غیر رجسٹر شدہ ٹریڈ یونین اکٹھی ہو کر اپنے قواعد بنا سکتی تھیں ۔ پھر رجسٹریشن کے لئے درخواست کر سکتی تھیں ۔ اسی طرح ہندوستان کا قانون میرے پاس ہے ۔ ۱۹۲۶ء کے قانون کی ترمیم ۱۹۴۳ء میں کی گئی

تھی لیکن زیر بحث مسئلہ کے لئے کوئی علیحدہ chapter قائم نہیں کیا ۔ ٹریڈ یونین کی definition میں Federation of Trade Unions کی تعریف کو شامل کر لیا گیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک مرحلہ پر ٹریڈ یونین کو رجسٹر کرنا ضروری ہے ۔ اس قانون کے تحت جو ٹریڈ یونین پر عائد کیا گیا ہے آپ یہ احسن طریقہ سے کام انجام نہیں دے سکتے ۔ یہاں جب فیڈریشن کا مسئلہ پیش آیا تو انہوں نے اسے رجسٹر کرانا ضروری خیال کیا ہے اس کی constituent bodies اس کے اجزائے ترکیبی کو رجسٹر کرنا لازمی قرار نہیں دیا یہ دھری پابندی یا دھری قید کسی طرح بھی جائز اور درست نہیں ۔

اس مسئلہ کو مشرقی پاکستان کے قانون سے نقل کیا گیا ہے ۔ لیکن جہاں میں کہتا ہوں کہ اس قانون سے نقل کریں وزیر صاحب نہیں کرتے اور جسے میں کہتا ہوں کہ یہ وزیر صاحب نقل نہ کریں وہ نقل کرتے ہیں ۔

وزیر محنت ۔ یہی تو مشکل ہے ۔

خواجہ محمد صفدر ۔ دراصل مشکل یہ ہے کہ ان کی سوچ میں فرق ہے ان کی سوچ سرمایہ داروں کے لئے ہے اور میری سوچ محنت کشوں اور مزدوروں کے لئے ہے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ وزیر صاحب میری تجویز کو قبول فرما لیں ۔ فیڈریشن کی سطح پر رجسٹریشن کافی ہے ۔ اس

صورت میں بھی تمام پابندیاں ان پر لاگو ہوں گی اور وہ ان کی گرفت سے کسی طرح آزاد نہیں رہ سکتے۔

وزیر محنت (ملک اللہ یار خان) ۔ محترم خواجہ صاحب نے کافی حوالہ جات مشرقی پاکستان اور ہندوستان یا سابقہ قانون یا طریقہ کار کے دیئے ہیں لیکن اگر ہندوستان کا قانون یا کوئی سابقہ طریقہ کار غلط ہو تو ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم اسے اپنا لیں دیکھنا یہ ہے کہ کوئی فعل یا کوئی اقدام کس حد تک ہمارے عقل و فہم کے مطابق زیادہ مناسب اور زیادہ مفید نظر آتا ہے۔ اب جیسا کہ جناب والا قائد حزب اختلاف جانتے ہیں کہ ہم ان ہی ٹریڈ یونینوں کو recognise کرتے ہیں جو کہ ہمارے پاس رجسٹرڈ ہوتی ہیں ورنہ ۔ شمار انجمنیں ایسی ہیں جو کہ رجسٹر نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے ادارے قائم کر رکھے ہیں ۔ اسی طرح بہت سے فیڈریشن ایسے ہونگے جو ہمارے پاس رجسٹر نہ ہوں گے لیکن مزدور انجمنوں کو یہ اختیار ہے کہ وہ بیشک فیڈریشن بنا لیں خواہ دو کی بنا لیں خواہ چار کی بنا لیں یا آٹھ کی بنا لیں ۔ لیکن جب ہم ان ہی ٹریڈ یونینز کو recognise کرتے ہیں جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ٹریڈ یونینز ہیں تو قدرتی طور پر ہم اس فیڈریشن کو بھی مانیں گے جو ان انجمنوں پر مشتمل ہو جو ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں ۔ مجھے اس میں کوئی دقت نظر نہیں آتی ۔ جناب والا۔ ایسی انجمنوں کا فیڈریشن بنانا جو انجمنیں ہمارے پاس رجسٹرڈ نہ ہوں اور جن انجمنوں کے طریق کار کے بارے میں اور جن انجمنوں کی ہئیت ترکیبی کے بارے میں اور جن انجمنوں کے ماضی کے بارے

میں اور فیڈریشن کے بارے میں ہم کو علم نہیں ہے اور وہ ہمارے پاس رجسٹر نہیں ہیں تو ہم ان انجمنوں کو کیسے فیڈریشن کی صورت میں اپنے پاس رجسٹر کر لیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل نا مناسب اور نادرست ہو گا کہ ہم ایسی ٹریڈ یونین کو جو ہمارے پاس رجسٹر نہیں ہیں انکو ہم فیڈریشن کی صورت میں اپنے پاس رجسٹر کر لیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is :—

That in sub-section (1) of section 16 of the Ordinance, the word "registered", occurring in line 1, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The House is adjourned to meet again tomorrow, the 4th June, 1968, at 8.00 A.M.

The Assembly then adjourned (at 10.02 p.m.) till 8.00 a.m. on Tuesday, the 4th June, 1968.

APPENDIX

(Ref : Starred Question

ANNEXURE

LIST OF BUILDINGS HIRED BY WAPDA FOR ITS

S. No.	Name of office.	Building occupied.
1.	Operational Manager (E) WAPDA Lahore.	Gardee Trust Building Old Anarkali Lahore.
2.	Chief Engineer (E), WAPDA, Revenue Officer (recovery) Elecy : WAPDA Lahore.	Bharat Building, Lahore.
3.	S.E., 2nd Lahore Circle (E) & S.D.O. Construction Sub-Divn : Gulberg.	38-Jail Road, Lahore.
4.	Xen :Rang Mahal Elecy : WAPDA Lahore.	23-Rubbani Road, Old Anarkali, Lahore.
5.	Xen : Samanabad Divn : S.D.O. Prem Nagar S/Divn : S.D.O. Constn : S/Divn : A.S.O. Samanabad.	131-Chaubarji Park Lahore.
6.	Xen : Fort Divn : S.D.O. Constn : Divn : (Fort) ASO, Fort.	1-Raj Garh Road, Lahore.
7.	Xen : Gulberg Division.	21-Main Gulberg, Lahore.
8.	Xen : Badami Bagh Divn :	Kacha Ravi Road, Lahore.
9.	S.D.O. Mecload Road-I, S/Divn : S.D.O. Delhi Gate.	23-Necholson Road, Lahore.
10.	S.D.O. Delhi Gate S/Divn :	Vehra Building Circular Road, Lahore.

I

No. 10115)

No. I.

OFFICES AT LAHORE AS ON 30-4-68.

Monthly rent.	Name of the owner.
5000.00	Seth Yousaf Ibrahim.
2470.00	Amirun Nisa Begum 212-A Ferozepur Road Lahore.
1100.00	Mr. A.G. Raza, C.S.P.
400.00	Sh. Jalil-ur-Rehman.
1250.00	Dr. Col. Hassan Din.
550.00	Mrs. Nazir Begum.
700.00	Mrs. Wahida Malik.
418.00	Haji Abdul Ghani.
350.00	Mrs. Iftikhar Akhtar.
300.00	M/S Nazir Hussain Riaz Hussain.

1	2
11. S.D.O. Anarkali, S/Divn :	11-Church Road, Lahore.
12. S.D.O. GOR S/Divn :	8-Chamba House, Lahore.
13. S.D.O. Simla Hill, S/Divn :	38-May6 Road, Lahore.
14. S.D.O. Sadiqpur S/Divn :	6½ Mile Steno Multan Road Lhr :
15. S.D.O. Samanabad S/Divn :	186-N, Samanabad Lahore.
16. S.D.O. Bhati Gate, S/Divn :	22-A Rattigan Rd : Lahore.
17. S.D.O. Fort S/Divn :	26-Amir Road, Lahore.
18. A.S.O. 'A' Type Store, Badami Bagh Lahore.	13-Ravi Road, Lahore.
19. Regional Store (E) Shalamar.	35-A Sultan Mahmood Road, Shalamar, Lahore.
20. S.D.O. Gulberg S/Divn :	20-F Gulberg, Lahore.
21. S.D.O. Ichhra S/Divn :	132-Ferozepur Road, Lahore.
22. S.D.O. Badami Bagh, S.D.O. Wasanpura.	44-Shad Bagh, Lahore.
23. S.D.O. R.A. Bazar S/Divn :	Kutia Sabri, Village Amir Siddu.
24. S.D.O. Const : Badami Bagh.	19-Karim Park, Ravi Road,
25. S.D.O. Batapur S/Divn :	11th Mile Stone, Mahawah.
26. Chief Accountant, Elecy :	4-A Gulberg.
27. Chief Engineer (Const) :	1-Gohlding Road, Lahore.
28. Chief Engineer (Const) :	19-Queens Road, Lahore.
29. Superintending Engineer Const : Circle, Lahore.	7/10 Waffi Road, Lahore.

3	4
240.00	Mrs. Mumtaz Begum.
300.00	Mr. Salim Jehangir.
280.00	Mr. Mohammad Sadiq.
300.00	Mr. Durrani.
341.00	Sardar Ahmad Sheikh.
275.00	Mr. Bashir Ahmad.
300.00	Mr. Muhammad Shafi Bhatti.
570.00	Malik Ghulam Amar.
510.00	Begam Nayyara Kabir.
450.00	Muhammad Azam Sufi.
350.00	Mr. Mushtaq Ahmad Khan C.S.P. (Rtd)
340.00	Mrs. Qamar Sultan.
400.00	Mrs. Sharifa Begum.
300.00	Mr. Yaqub Lune.
200.00	Mrs. Shezedi Pervin.
3000.00	Lahroe Improvement Trust.
2200.00	Begum Fahmida Bashir Ahmad
1400.00	Mst. Akhtar Banoo and Navid Mahmud.
800.00	Mr. Mohd Shoaib Bari.

1	2
30. Executive Engineer, G.C. & C.C. Divns :	9/A Warris Road, Lahore.
31. Superintending Engineer, TWE Circle, Lahore.	13-Canal Park, Gulberg, Lahore.
32. Executive Engineer, TWE Divn ; 11-Lahore.	24-Aria Nagar Samanabad, Lahore.
33. Superintending Engineer, S.G., Circle, Lahore. Xen : S.G. Divn : II A.D. (Protection) A.D. (T&I).	4-Durand Road, Lahore.
34. Project Acctt : (T&D) Lahore.	Munshi Chambers, Lake Road. Lahore.
35. Project Acctt : (P.Ss) Lahore.	4-Davis Road, Lahore.
36. Superintending Engineer, G&T Circle, Lahore.	60-Lytton Road, Lahore.
37. Assistant Director (Protection).	4-Durand Road.

3	4
1500.00	Mr. Mohd Afzalullah.
950.00	Mst. Noor Fatima.
400.00	Mr. Pirzada I.A. Farooqi.
1888.00	Mst. Hamida Begum.
1700.00	Dr. & Mrs. H. Munshi.
1935.00	M/S. Raja Saeed Akhtar Etc :
700.00	Sheikh Mubarak Ali.
570.00	Mst. Hamida Begum W/O Sheikh Ahmad Hussain.

ANNEXURE

I. CHIEF ENGINEER WASID.

S.No.	Name of Office.	Name of promises
1.	Chief Engineer Wasid (Head of the Divn) & Superintending Geologist.	2-Farid Kot Road, Lahore.
2.	Project Director, Surface Water Hydrology.	(a)63/B. 2, Gulberg, Lahore. (b)64/B. 2, Gulberg, Lahore.
3.	Project Director, P.P.O. (S/Zone)	(a)6-P Main Gulberg, Lahore. (b)41-G, Gulberg, Lahore. (c)39, B/2, Gulberg, Lahore.
4.	Superintending, Hydrologist, General, Hydrology Circle.	8-Farid Kot Rd. Lahore (Ground Floor)
5.	Sr. Hydrologist Special Studies, Section I&II Analong Model Section.	8-Farid Kot Rd. Lahore (Ist & 2nd Floor)
6.	Sr. Hydrologist, Basic Record Section and Drawing Branch of Circle Office.	2-Farid Kot Rd. Lahore (Top Floor & two Room in Ground Floor)
7.	XEN, Material & Supply Section Monitoring Studies Section.	2-Farid Kot Rd. Lahore (Ist Floor)
8.	XEN, Drilling Section.	2-Begum Road, Lahore.
9.	Sr. Research Officer of Soils & Land Classification Circle.	149-G.T. Road Baghbanpura, Lhr :

II. CHIEF ENGINEER (DEV : & MPO)

10.	Manager (Const) MPO	50-Main Gulberg, Lahore.

II.

Name of the owner	Monthly rent.
Syed Munawar Ali & Others.	Rs. 3300.00
Dr. Anwarul Haq.	Rs. 1200.00
Dr. Ghanzanfar Ali.	Rs. 407.00
Mst. Noshaba Khatoon.	Rs. 1300.00
Abdul Hamid Dasti.	Rs. 1075.00
S. M. Mohsin	Rs. 781.00
Dr. Abdus Sami Malik	Rs. 650.00
Dr. Abdus Sami Malik.	Rs. 600.00
Raja Said Akbar Khan	Rs. 525.00
Raja Said Akbar Khan	Rs. 616.00
Mian Ghulam Rasul.	Rs. 800.00
Begum Anwari Khanam	Rs. 425.00
Begum Zeenat Fida Hussain	Rs. 1150.00

2	3
11. Manager (Mech) & Manager (Warehouses).	56-Main Gulberg, Lahore.
12. S.E. (Workshop)	3-D Gulberg, II Lahore.
13. Manager (Warehouses) MPO.	57-Gulberg, Lahore.
14. Project Manager, T.P. Link.	3/2 Main Gulberg, Lahore.
III. CHIEF ENGINEER (S&S)	
15. Chief Engineer (S&S)	46-Shaukat Hayat Colony, Model Town, Lahore.
16. Director General, Purchase & Inspection.	Ist Floor, Lrke Road, Old Anarkali, Lahore.
17. Director Gen : Disposal.	10-Desmass Mansion, Bank Square The Mall, Lahore.
IV. RECLAMATION & ADMN : DIVN.	
18. M/S Tipton & Kalmbach Ice.	27-E-I Gulberg, Lahore.
19. Project Director, Planning & Project Preparation.	141-E-I Gulberg, Lahore.
20. Planning & Project Preparation Directorate Branch.	31-Main Gulberg, Lahore.
21. Special Studies & Report Section.	244-A Ferozepur Road, Lhr :
V. CHIEF ENGINEER IBP.	
22. Quarries : (Harza)	11-Q, Gulberg, Lhr :
23. Coode & Partners :	119-E-I, Gulberg, Lhr :
24. Link Canals, (Tipton & Kalmbach)	28-Davis Road, Lahore.

4	5
Mr. Afzal Hussain	Rs. 2657.00
Begum Khurshid	Rs. 450.00
Mr. Aslam Elahi.	Rs. 400.00
Dr. Mrs. Jamila Rana	Rs. 500.00
Mst. Aisha Siddiqa W/o Abdullah Malik.	Rs. 700.00
M/S A. Munshi & H. Munshi.	Rs. 1685.00
(*i*) Mirza Bashir-ud-Din Mahmood Ahmad. (*ii*) Zubaida Khanum Perveen. (*iii*) Muhammad Yousaf.	Rs. 400.00
Mrs. Hamid.	Rs. 1734.00
Khawaja Mohd Mazhar	Rs. 1750 00
Mrs. Aisha Rahim	Rs. 1250.00
Dr. M.I.D. Chaughtai	Rs. 1000.00
Mrs. Rehana Begum	Rs. 1500.00
Mrs. H.J. Asar	Rs. 2100.00
Mrs. Saeeda Parveen Babar Ali	Rs. 900.00

ANNEXURE

S. No.	Name of the building	Office Occupied
1.	Gardee Building Thronton Road, Lhr :	Wapda Outdoor Hospital, Gardee, Lahore.
2.	8-R Gulberg Lahore.	Wapda Outdoor Hospital Gulberg, Lahore.
3.	16-B Samanabad, Lahore.	Wapda Outdoor Hospital Samanabad.
4.	7-L Gulberg, Lahore.	Workshop & Store of Public Relations Directorate.

III

Monthly rent	Name of the owner.
Rs. 3,175.60	Gardee Trust Managements c/o United Bank Ltd, The Mall, Lhr :
Rs. 1,200.00 P.M.	Mr. Miraj Din, resident of 8-K Gulberg, Lahore.
Rs. 600.00 P.M.	Begum Salam Sultana W/O Mr. Muhammad Ashraf, 48-Rajgarh, Road, Lahore.
Rs. 800.00 P.M.	Mr. Abdur Razzaq, Razzaq, Medicine, 65, Shahrae Qaid-e-Azam, Lahore.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 10119)

STATEMENT

The position of each tubewell is as follows :

No. of Tubewell	Date of Operation	Date of Closing	Remarks
T. No. 18	13-9-1967	9-10-1967	From 13th September 1967 to 9th October 1967 the tubewell remained out of order for 396 hours due to electrical defects. The tubewell has been closed since 9th October 1967 due to high conductivity (2050) and non-strengthening of watercourses by the Zamindars.
T. No. 28	1-9-1967	...	From 1st September 1967 to 20th October 1967 the tubewell remained out of order for 130 hours due to electrical defects.
T. No. 66	16-8-1967	16-9-1967	From 16th August 1967 to 16th September 1967 the tubewell remained out of order due to electrical defects for 120 hours. The tubewell has been closed since 16th September 1967 as it has settled down and matter reported to the Project Director, WAPDA.
T. No. 72	30-8-1967	2-10-1967	Closed on 2nd October 1967 due to settlement of shrouding material. Re-opened after refilling on 15th October 1967 and kept under observation. From 30th August 1967 to 20th October 1967 the tubewell remained out of order for 448 hours due to electrical defects and settlement of shrouding material.

1	2	3	4
T. No. 172	29-9-1967	6-10-1967	Closed on 6-10-1967 due to settlement of shrouding material. Reopened after refilling on 12-10-1967 and kept under observation. From 29-9-1967 to 20-10- 967 the tubewell remained out of order for 181 hours only due to electrical defects and settlement of shrouding material.
T. No. 168	29-9-1967	6-10-1967	Closed on 6th October 1967 due to settlement of shrouding material. Re-opened after refilling on 14th October 1967 and kept under observation. From 29th Sepember 1967 to 20th October 1967 the tubewell remained out of order for 202 hours due to settlement of shrouding material and electrical defects.
T. No. 169	29-9-1967	6-10-1967	Closed on 6th October 1967 due to settlement of shrouding material. Reopened after refilling on 11th October 1967 and kept under observation. From 29th September 1967 to 20th October 1967 the tubewell remained out of order for 151 hours due to settlement of shrouding material and electrical defects.

———

APPENDIX

(Ref: Starred Question

سکول کا نام جہاں سے پرائمری تعلیم حاصل کی	تعلیمی قابلیت
۱ - پرائیویٹ تعلیم ۲ - گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ ۳ - ڈی - اے - وی ہائی سکول	۱ - بی ایس سی انجینئرنگ (ای-ایم) ۲ - پوسٹ گریجویٹ برطانیہ
میرٹھ علی گڑھ یونیورسٹی	بی ایس سی انجینئرنگ (ای)
ایس - ڈی ہائی سکول	ایضاً
۱ - پرائمری سکول راولپنڈی ۲ - گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا ۳ - گورنمنٹ کالج سرگودھا	ایضاً
ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول حکویا چک نمبر ۳۷۹ ضلع لائل پور	ایضاً درجہ اول بوائیلر سرٹیفیکیٹ
سینٹ ایڈورڈ شملہ	بی - ایس - سی انجینئرنگ ممبر آئی - ای (ای - ایم)(امریکہ)
گورنمنٹ ہائی سکول شرق پور دیال سنگھ ہائی سکول لاہور	ممبر اے - ایس - ایم (امریکہ) درجہ اول بوائیلر سرٹیفیکیٹ اے - ایم - اے

III

No. 10226)

نمبر شمار	انجینئر کا نام جو ٹریننگ کیلئے بھیجا گیا	جس پاور سٹیشن سے بھیجا گیا	وطن
۱ -	مسٹر ایس ۔ اے گرمانی	ملتان پاور سٹیشن	ٹھٹھہ گرمانی ضلع مظفرگڑھ
۲ -	مسٹر ناظم حسین	ایضاً	کراچی
۳ -	خواجہ داؤد	”	سیالکوٹ
۴ -	مسٹر محمد سلیم سالک	کوئٹہ پاور ھاؤس	سرگودھا
۵ -	مسٹر نثار احمد	سکھر	لائل پور
۶ -	مسٹر اقبال اشرف	لائل پور سٹیم پاور سٹیشن	لاھور
۷ -	مسٹر فدا حسین	پرانا تھرمل پلانٹ لائل پور	لاھور

۵	۶
اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ	بی ۔ ایس ۔ سی انجینئرنگ امریکہ سے
مسلم ہائی سکول لائل پور	تربیت یافتہ
گورنمنٹ کالج لائل پور	ایضاً
پرائمری سکول راج گڑھ	بی ۔ ایس ۔ سی انجنیئرنگ
چشتیہ ہائی سکول لاہور	ایضاً
گورنمنٹ کالج لاہور	
شملہ (بھارت)	ایضاً
	۲ ۔ تربیت یافتہ فرانس ۔ جرمنی

۱	۲	۳	۴
۸ -	مسٹر محمد یوسف	ملتان پاور سٹیشن	سیالکوٹ ۔
۹ -	مسٹر عبدالحمید	کوئٹہ پاور سٹیشن	لاہور
۱۰ -	مسٹر ثناءاللہ	ملتان پاور سٹیشن	لاہور
۱۱ -	چودھری محمد صدیق	ایضاً	لائل پور
۱۲ -	مسٹر مشتاق احمد زبیری	حیدر آباد	گوجرانوالہ

APPENDIX

(Ref: Starred Question

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF SENIOR/JUNIOR CLERKS APPOINTED

S. No.	Name of Clerks	Date of appointment	Original place to which candidate belongs
1	Mr. Ghulam Hussain Senior Clerk.	2nd August 1967 (F.N.).	Gujranwala
2.	Mr Muhammad Saleem, Junior Clerk.	30th August 1967 (F.N.).	Hyderabad
3.	Mr. Muhammad Touqir, Junior Clerk (terminated)	4th September 1967 (F.N.).	Lyallpur
4.	Mr. Safeer Ali, Junior Clerk.	25th October 1967 (F.N,).	Muzaffarabad A.K.
5.	Mr. Muhammad Yaqoob Bajwa, Junior Clerk.	18th October 1967 (F.N.).	Chak No.80 (SB) District Sargodha.
6.	Mr. Muhammad Arshad, Junior Clerk.	4th November 1967 (A.N.).	Chak No. 81 (SB) District Sargodha.
7.	Mr. Abdul Nabi, Junior Clerk.	30th November 1967 (F.N.).	Gujrat

IV

No. 10406)

IN THE REVENUE OFFICE (ELECTRICITY), WAPDA HYDERABAD

Place where Primary and Secondary Education was completed		The name of Secondary Boards of Education from which the Clerks have passed their Matriculation Examination	The places from which the clerks obtained their domicile certificate, if any.
Primary	Secondary		
Gujranwala	Gujranwala Inter.	Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore.	Gujranwala appointed by Assistant Chief Acctt. (Administration), Lahore.
Hyderabad	Hyderabad Matric IInd Division.	Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabad.	Hyderabad.
Lyallpur	Lyallpur Matric 1st Division.	Board of Intermediate and Secondary Education, Lahore.	Not obtained.
Muzaffarabad A.K.	Lahore Matric IInd Division.	Ditto	Lahore.
Chak No. 80 (SB) District Sargodha.	Baghatanwala District Sargodha (IInd Divn.).	Ditto	Not obtained.
Chak No. 81 (SB), District Sargodha.	Ditto	Ditto	Ditto.
Gujrat	Gujrat, Matric IInd Division.	Ditto	Ditto.

1	2	3	4
8.	Mr. Barkat Ali, Junior Clerk	8th November 1967 (F.N.).	Village Mohalam Kalan District Lahore.
9.	Mr. Muhammad Rashid, Junior Clerk	7th December 1967 (F.N.).	Hydera bad
10.	Mr. Dil Nawaz, Junior Clerk.	15th December 1967 (F.N.).	Ditto.
11.	Mr. Qamar-ud-Din, Junior Clerk.	Ditto.	Ditto

5	6	7	8
Village Mohalam Kalan, District Lahore.	Village Ganda Singhwala, District Lahore (Matric II Division).	Board of Intermediate and Secondary Education Lahore.	Not obtained.
Village Babbar, District Gujranwala.	Hyderabad (Inter).	Board of Intermediate and Secondary Education, Hyderabed.	Hyderabad.
Hyderabed	Hyderabad (Matric II Division).	Ditto.	Do.
Do.	Ditto.	Ditto.	Do.

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 11477)

STATEMENT-I

Year	No. of Tubewells installed by Irrigation Department	No. of Tubewells installed by WAPDA
1945-46	43	
1946-47	491	
1947-48	91	
1948-49	150	
1949-50	311	
1950-51	241	
1951-52	—	
1952-53	44	
1953-54	248	
1954-55	68	
1955-56	46	
1956-57	4	
1957-58	86	
1958-59	4	
1959-60	4	
1960-61	42	300
1961-62	—	926
1962-63	—	532
1963-64	18	11
1964-65	71	170
1965-66	96	157
Total	2058	2096
Grand Total	4154	

Statement-II

1. No. of tubewells out of those mentioned in Part 'b' of question which did work. = 4104

2. No. of tubewells which did not work. = 50

3. *Reasons for not functioning.*

Reasons	*No. of tubewells*
(*i*) Due to brackish water	= 34
(*ii*) No demand	= 5
(*iii*) Sand blowing and damaged bore	= 11

Statement-III

1. No. of tubewells which went out of order subsequently = 383

2. *Reasons are as follows* :—

   (i) Corrosion and encrustation of strainers and damages to the bore. = 378

   (ii) Sand-blowing, settlement and cavity formation = 3

   (iii) Damaged due to direct hit of the current of River Indus. = 2

APPENDIX VI

(Ref: Starred Question No. 1197)

WAPDA (Water Wing) Statement 'A'

STATEMENT OF AMOUNTS PAID TO THE FOREIGN ADVISORS

	Name of Advisor		1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
1.	M/S Bannie and Partners	Rs.	11074942	9910969	9738484	6232452
2.	M/S Coode and Partners.	Rs.	3030840	4046686	5473472	4759645
3.	M/S Tippette Abbett. MaCarthy-Stratum.	Rs.	8609194	3753370	6043336	7954259
4.	M/S Tipton & Kalmbach Inc. (Link Canals).	Rs.	11143189	11793381	9895001	8389050
5.	M/S Harza Engg : Co. Int.	Rs.	18920116	16624639	15088852	10806830
6.	Dr. J.W. Strobl Public Relations Experts.	Rs.	—	—	—	238008
7.	M/S Energoproject.	Rs.	272534	285422	82210	4007
8.	M/S Hunting Technical Services and Sir Mac Donal and Partners.	Rs.	13754261	10214461	3775315	3546577
9.	M/S Tipton and Kalmbach Inc., (Consultants for Ground Water and Reclamation Schemes).	Rs.	10366452	13250212	9724772	7002994
10.	Advisors placed at the disposal of WAPDA as aid under Colombo Plan by the United Kingdom.	Rs.	—	12690	189350	190420
	Total :—	Rs.	76371530	70584211	60010792	48124234

WAPDA (Power Wing)

Statement 'B'

STATEMENT OF AMOUNTS PAID TO FOREIGN ADVISORS

Name of Foreign Advisor		1964-65	1965-66	1966-67	1967-68
1. Commonwealth Association.	Rs.	4860860	6126461	5728152	6130918
2. Stadler Hurter.	Rs.	349?26	420623	602806	168165
3. Sandwell.	Rs.	464000	229000	62000	—
4. Electro Consult.	Rs.	—	—	—	324345
5. Montecatini.	Rs.	587544	416365	40732	—
6. Miner & Miner.	Rs.	9040864	441789	—	—
7. Canadian Hoosier.	Rs.	—	2711	79924	91816
Total :—	Rs.	15302594	7636858	6513614	6715244

APPENDIX VII

(Ref: Starred Question No. 11861)

	Date of Birth.	Place of Domicile	Name of Board.	Region in which he received primary education	Name of Polytechnic Inst : from which he Graduated & Year.	Length of Service. Y — M	Date of appointment-
1. Mr. Farooq Muhammad Zahid.	6-12-46	Lyallpur.	Lahore.	former Punjab.	Bahawalpur in 1966.	1 — 9	19-8-66 F.N.
2. S. Nayyar Hussain	18-4-46	Bahawalpur	-do-	-do-	Khairpur Mir in 1964.	2 — 7	22-10-65.
3. Riaz Ali Shah.	26-10-44	Lahore.	-do-	-do-	Lahore in 1963.	2 — 7	-do-
4. Mr. Muhammad Aslam Butt.	4-4-44	Lahore.	-do-	-do-	Lahore in 1964.	2 — 7	23-10-65.
5. Mr. Muhammad Safdar.	15-2-43	Lahore.	-do-	-do-	Lahore in 1964.	2 — 7	21-10-65.
6. Mr. M. Iqbal.	20-1-41	Sargodha.	-do-	-do-	Khairpur in 1964.	2 — 7	20-10-65

APPENDIX VIII

(Ref: Starred Question No. 12021)

Year	Ex—N.W.F.P.			Ex—Punjab			Ex—Sind		
	No. of Tubewells for irrigation	No. of Tubewells for checking water-logging & supplementing irrigation supplies.	Total	No. of Tubewells for irrigation	No. of Tubewells for checking water-logging & supplementing irrigation supplies.	Total	No. of Tubewells for irrigation	No. of Tubewells for checking water-logging & supplementing irrigation supplies.	Total
1962-63	5	—	5	Nil	532	532	—	—	—
1963-64	7	—	7	18	11	29	—	—	—
1964-65	7	—	7	71	170	241	—	—	—
1965-66	24	—	24	103		260	—	—	—
1966-67	20	—	20	187	467	654	—	80	80

APPENDIX IX

(Ref: Starred Question No. 12222)

Statement showing particulars of Tubewells connections installed for irrigation purpose in Tehsil Daska District Sialkot since July 1st, 1965.

S. No.	Application No. and date	Name of the consumer	Address	Distance from Grid Station in miles.	Date of connection	Reasons for delay.
		SAMBERIAL FEEDER				
1. 1 SMA	16-8-65	Muhammad Ishaq Ghulam Qadir	Samberial	11 miles	31-1-66	
2. 3 ,,	8-2-66	Muhammad Hussain	—do—	—do—	29-9-66	
3. 4 ,,	10-2-66	M/S. Mohd Sultan Mohd Azim	—do—	—do—	21-7-66	
4. 5 ,,	12-3-66	Ghulam Rasul	—do—	—do—	29-9-66	
5. 6 ,,	13-4-66	K. M. Arshad	Loopo Wali	12 miles	30-10-66	

JAMKE FEEDER

6. 1J	22-7-65	Ch. Fateh Mohd.	Rehan Cheema	6 ,,	26-12-65
7. 2J	9-8-65	Ch. Ilam Din.	Badoke Cheema	8 ,,	30-3-66
8. 3J	25-8-65	Allah Rakha	Jamke Cheema	7 ,,	26-12-65
9. 4J	29-10-65	Wali Muhammad	—do—	7 ,,	31-4-66
10. 6J	8-12-65	Ch. Jalal Din	—do—	7 ,,	16-6-66
11. 8J	7-1-66	Mumtaz Ahmad	Badoke Cheema	8 ,,	20-3-66
12. 9J	15-1-66	Capt. Husam-ud-Din	Rajo Kee	6 ,,	30-6-66
13. 10J	—do—	Allah Rakha	—do—	6 ,,	—do—
14. 11J	17-1-66	Muhammad Asghar	Amoutra	7 ,,	7-7-66
15. 13J	4-3-66	Ch. Faqir Muhammad	Warsalke	6 ,,	23-6-66
16. 14J	—do—	Ch. Ahmad Din.	Rehan Cheema	6 ,,	—do—
17. 15J	—do—	Muhammad Qasim	—do—	6 ,,	30-6-66

1	2	3	4	5	6	7
18. 16J	8-3-66	Shamas Iqbal Khan	Rajokee	6 ,,	15-1-67	
19. 17J	10-3-66	Ch. Muhammad Afzal	Rajokee	6 miles	15-1-67	
20. 18J	—do—	Ghulam Rasul	—do—	6 miles	—do—	Due to bogus Test Report.
21. 21J	19-4-66	Abdul Rehman	Jamkee Cheema	7 ,,	6-10-66	
22. 22J	—do—	—do—	—do—	2 ,,	28-10-66	
23. 23J	28-10-66	Ch. Akbar Ali	Mahe Thakrah	5 ,,	7-10-66	
24. 26J	13-5-66	Abdul Aziz	Amoutra	7 ,,	22-8-66	
			JATTEKE FEEDER			
25. 1JKA	4-2-66	Inayat Ullah & Karamat Ullah	Jatteke	9 ,,	30-6-66	
26. 2 ,,	26-3-66	Akhtar Ali and Ghulam Nabi	—do—	9 ,,	24-6-66	

BHOPUALWALA FEEDER

2.	I BHP	22-7-65	Muhammad Azim	Bhopualwala	7 ,,	30-12-65	
28.	2 ,,	16-10-65	Muhammad Shafi	Malkhanwala	9 ,,	30-5-66	
29.	3 ,,	—do—	—do—	—do—	9 ,,	—do—	
30.	4 ,,	—do—	Nazir Ahmad	—do—	9 ,,	—do—	
31.	5 ,,	—do—	—do—	- do—	9 ,,	—do—	
32.	6 ,,	—do—	Ch. Muhammad Shafi	—do—	9 ,,	—do—	
33.	7 ,,	—do—	Ch. Ali Ahmad	—do—	9 ,,	—do—	(These six cases were sub-main)
34.	9 ,,	10-1-66	Abdul Rauf Khan	Bhopualwala	7 ,,	25-5-66	
35.	13 ,,	12-3-65	Sardar Khan	Kot Buland	8 ,,	30-8-66	
36.	14 ,,	24-3-66	Allah Rakha	Malkhanwala	9 ,,	1-10-66	
37.	15 ,,	20-5-66	Mir Hassan	Ghudiala	6 ,,	30-9-66	

1	2	3	4	5	6	7
38. 16 ,,	—do—	Muhammad Nawaz	—do—	2 ,,	—do—	
39. 17 ,,	9-6-66	Khurshid Ahmad	Bhopualwala	7 ,,	18-11-66	
			WARSALKE FEEDER			
40. 1WSK	27-8-65	Ch. Rehmat Khan	Pasia	5 miles	29-1-66	
41. 2 ,,	19-11-65	Rana Muhammad Iqbal	—do—	2 ,,	29-4-66	
42. 3 ,,	17-12-65	Khan Muhammad	Verowala	5 ,,	4-6-66	
43. 4 ,,	—do—	Muhammad Anwar	—do—	5 ,,	30-6-66	
44. 5 ,,	18-12-65	M. Nawab	Dhelliam	8 ,,	30-5-66	
45. 7 ,,	23-2-66	Rehmat Khan	Verowala	5 ,,	30-6-66	
46. 8 ,,	3-3-66	Allah Ditta	—do—	5 ,,	—do—	
47. 9 ,,	17-3-66	Niamat Ullah	Balangen	8 ,,	29-5-66	
48. 13 ,,	3-5-66	Wali Muhammad	Sahjoke	5 ,,	16-9-66	
49. 14 ,,	9-5-66	Syed Muhammad Sharif	Balaugen	8 ,,	23-8-66	

			SAHOUWALA FEEDER			
50.	2 SW	24-3-66	Kharat Khan	Sahouwala	8 ,,	27-6-66
51.	4 ,,	9-4-56	Ch. Muhammad Boota.	—do—	8 ,,	29-8-66
			DASKA FEEDER			
52.	7 D	21-8-65	Ch. Muhammad Iqbal	Mosewala	2 ,,	25-12-65
53.	8 ,,	—do—	Ali Hussain	Sabo Sara	4 ,,	20-1-66
54.	9 ,,	—do—	Inayat Ullah	—do—	2 ,,	—do—
55.	15 ,,	17-11-65	Muhammad Nazir	Mosewala	2 ,,	30-3-66
56.	18 ,,	22-11-65	Ch. Muhammad Ali	Daska Kot	1 ,,	11-5-66
57.	20 ,,	4-12-65	Ch. Said Muhammad	—do—	1 ,,	10-4-66
58.	22 ,,	15-12-65	Khier Din	Jaserwala	2 ,,	6-5-66
59.	23 ,,	16-12-65	Ch. Abdullah Khan	Daska Kalan	1 ,,	11-5-66
60.	27 ,,	22-12-65	Ch. Adrees Nasrullah Khan	—do—	1 ,,	30-5-66

1	2	3	4	5	6	7
61. 29	,,	3-1-66	Muhammad Sarwar	Dheedowali	3 ,,	30-6-66
62. 33	,,	7-1-66	Muhammad Iqbal	Daska Kalan	1 ,,	12-5-66
63. 36	,,	3-2-66	Zaheer-ud-Din	Mudakee	5 ,,	13-7-66
64. 40	,,	17-2-66	Ch. Muhammad Saddique	Daska Kalan	1 ,,	22-6-66
65. 46	,,	10-3-66	Rehmat Khan	Daska Kot	1 ,,	30-6-66
66. 53	,,	25-3-66	Ghulam Muhammad	Adamke	4 ,,	1-9-66
67. 59	,,	23-4-66	Ch. Faiz Ahmad	Daska Kot	1 ,,	21-9-66
68. 60	,,	9-5-66	Ch. Wali Muhammad	Adamke	4 ,,	27-9-66
69. 63	,,	10-5-66	Ch. Mahmood Nasrullah Khan	Daska Kalan	1 ,,	20-8-66
70. 64	,,	—do—	—do—	—do—	1 ,,	16-9-66
71. 66	,,	—do—	Sher Muhammad	Daska Kot	1 ,,	3-10-66

72.	68	,,	21-5-66	Rafi Ullah	Adamke	4 ,,	30-6-66 Only service.
73.	70	,,	1-6-66	Ch. Mahmood Nasrullah Khan	Daska Kalan	1 ,,	3-1-67
74.	75	,,	7-6-66	Abdullah Khan	Chhanga	1 ,,	28-7-66
75.	76	,,	18-6-66	Fazal Muhammad	Daska	1 ,,	10-7-66 Only service.
76.	77	,,	22-6-66	Muhammad Ismail	Kotli Chambwali	3 ,,	14-7-66
77.	79	,,	30-6-66	Muhammad Afzal	Mosewala	3 ,,	8-9-66
					M. R. L. FEEDER		
78.	2	MIL	10-2-66	Muhammad Ismail	Rajokee	8 ,,	15-7-66
79.	3	,,	—do—	Jaffar Ali	Mundekee	5 ,,	13-8-67
80.	7	,,	22-2-66	Gulab Din	Dheedowali	3 ,,	11-9-66
81.	8	,,	—do—	Ghulam Rasul	—do—	3 ,,	—do—
82.	10	,,	—do—	Ch. Sher Muhammad	Kore Kee	9 ,,	23-9-66
83.	2	MW	—do—	Ch. Atta Muhammad	Adamke	4 ,,	22-8-66

1	2	3	4	5	6	7
			DASKA FEEDER			
84. 1 D	22-7-66	Allah Rakha	Daska	1 Mile	7-10-66	
85. 2 ,,	4-8-66	Ali Hussain	Sabosara	3 ,,	9-1-67	
86. 3 ,,	—do—	Hussain Mohd.	—do—	3 ,,	—do—	
87. 4 ,,	13-8-66	Muhammad Siddique	Daska	1 ,,	25-2-67	
88. 5 ,,	—do —	Abdul Aziz	Ranganwala	3 ,,	20-1-67	
89. 6 ,,	15-1-66	Rehmat Ali	Verowala	5 ,,	22-1-67	
90. 8 ,,	29-9-66	Mohd Iqbal Jawaid	Daska	1 ,,	21-2-67	
91. 10 ,,	7-12-66	Meher Rahim Bux	—do—	1 ,,	17-2-67	
92. 11 ,,	12-12-66	Ch. Hayat Mohd.	—do—	1 ,,	14-4-67	
93. 12 ,,	13-12-66	Ch. Sarfaraz Ahmad	Ranjai	3 ,,	21-4-67	
94. 13 ,,	13-12-66	Ch. Mahand Bux	Daska	1 ,,	26-5-67	
95. 14 ,,	16-12-66	Ch. Niamat Ullah	—do—	1 ,,	13-4-67	

96.	15	,,	19-12-66	Ch. Sharif	Mandranwala	1 ,, 29-6-67
97.	18	,,	5-1-67	Ghani Khan	Sabosara	3 ,, 13-4-67
98.	19	,,	—do—	Mushtaq Ahmad	Mahe Thakra	4 ,, 12-5-67
99.	20	,,	7-1-67	Babu Ahmad Ali	Kale Ke Nagra	7 ,, 12-5-67
100.	21	,,	11-1-67	Ch. Habib Ullah	Daska Kot	1 ,, 20-5-67
101.	22	,,	16-1-67	Abdul Shakoor	Gagaa	2 ,, 13-4-67
102.	23	,,	25-1-67	Allah Ditta	Mahe Thakra	4 ,, 15-5-67
103.	24	,,	26-1-67	—do—	Kalla Kalan	4 ,, 9-6-67
104.	25	,,	13-2-67	Ahman	—do—	4 ,, 3-5-67
105.	26	,,	14-2-67	Sharif Ahmad	Musewala	3 ,, 9-5-67
106.	27	,,	18-2-67	Muhammad Mumtaz Khan	Daska Kalan	1 ,, 7-5-67
107.	28	,,	24-2-67	Ali Ahmad	Sahowala	11 ,, 25-7-67

1	2	3	4	5	6	7
108. 29 ,,	—do—	Barkat Ali	—do—	11 ,,	—do—	
109. 30 ,,	25-2-67	Shah Mohd.	Daska	1 ,,	19-6-67	
110. 32 ,,	9-3-67	Ch. Khair Din Numberdar	—do—	1 ,,	30-9-67	
111. 33 ,,	16-3-67	Mohd Abdullah	—do—	1 ,,	18-6-67	
112. 34 ,,	—do—	Hayat Mohd.	—do—	1 ,,	15-6-67	
113. 35 ,,	—do—	Abdul Aziz	Ranganwala	2 ,,	28-6-67	
114. 36 ,,	—do—	Rehmat Khan	Mahe Thakra	4 ,,	18-7-67	
115. 37 ,,	28-3-67	Sardar Khan	Daska Kalan	1 ,,	21-7-67	
116. 38 ,,	29-3-67	Barkat Ali	Kore Kee	7 ,,	3-10-67	(Sub-main of App. No. 38 D to D
117. 39 ,,	—do—	—do—	—do—	7 ,,	—do—	
118. 40 ,,	—do—	Taj Din	—do—	7 ,,	—do—	
119. 41 ,,	—do—	Din Mohd.	—do—	7 ,,	22-10-67	

120.	42	,,	—do—	Taj Din	—do—	7 ,,	—do—
121.	43	,,	—do—	Bashir Khan	—do—	7 ,,	—do—
122.	44	,,	10-4-67	Mistry Allah Ditta	Daska	1 ,,	13-6-67
123.	45	,,	13-4-67	Mohd Aslam Sahi	Kotli Chhambwali	3 Miles	24-8-67
124.	47	,,	22-4-67	Sharif Ahmad	Daska Kalan	1 ,,	17-8-67
125.	48	,,	9-5-67	Ismail	Mahe Thakra	4 ,,	10-8-67
126.	49	,,	—do—	Mst. Sughra Begum	Rani Ke	6 ,,	30-8-67
127.	50	,,	18-5-67	Ali Mohd.	Daska Kot	1 ,,	23-8-67
128.	53	,,	29-5-67	Mohd Anwar	Daska Kalan	1 ,,	17-11-67
129.	54	,,	2-6-67	Ali Mohd.	Daska Kalan	1 ,,	10-7-67 Only service.
130.	55	,,	13-6-67	Allah Ditta	Rani Ke	6 ,,	31-12-67
131.	56	,,	16-6-67	Ch. Mehraj Din	—do—	6 ,,	25-1-68
132.	57	,,	26-6-67	Mohd Ishaque	Daska Kalan	1 ,,	15-3-68
133.	58	,,	—do—	Mohd Iqbal Khan	Sarangee	7 ,,	19-11-67

1	2	3	4	5	6	7
134. 59D	26-6-67	Abdul Sattar Khan	Mundekee Graya	5 miles	30-9-67	
135. 60,,	—do—	Taj Mohd.	Sabosara	3 ,,	23-12-67	
136. 61,,	28-6-67	Abdul Khalique	Dheedowali	3 ,,	10-11-67	
137. 62,,	4-7-67	Ghani Khan	Galotian	3 ,,	14-11-67	
138. 63,,	—do—	Nawab Ali	Sabosara	11 ,,	—do—	
139. 64,,	7-7-67	Tehsildar	Daska	1 ,,	2-10-67	
140. 65,,	11-7-67	Masood Ahmad Cheema	Bhrokee	2 ,,	25-12-67	
141. 67,,	1-8-67	Abdul Majid	Daska Kalan	1 ,,	24-12-67	
142. 68,,	11-8-67	Riaz Ahmad	—do—	1 ,,	8-11-67	
143. 69,,	12-8-67	Secretary Municipal Committee	—do—	½ ,,	13-10-67	
144. 71,,	29-9-67	Ch. Allah Rakha	Dheedowalee	3 ,,	2-11-67	

SAMBERIAL FEEDER

145.	ISMA	12-7-66	Capt. Mohd Ishaq.	Jatheeke	12 ,,	30-9-66
146.	4 ,,	24-8-66	Mohd Boota	Kot Baland	8 ,,	2-1-67
147.	6 ,,	15-9-66	Mohd Khan	Rehan Cheema	7 ,,	28-3-67
148.	7 ,,	16-9-66	Ch. Mohd Sharif	Aulo Mohar	6 ,,	27-5-67
149.	8 ,,	20-9-66	Abdul Rashid	Samberial	10 ,,	5-5-67
150.	9 ,,	7-12-66	Sher Mohd	Sehjoke	11 ,,	25-5-67
151.	10,,	—do—	Liaqat Hussain	Jamke Cheema	5 ,,	23-5-67
152.	11,,	16-12-66	Khushi Mohd	Bhopalwala	7 ,,	2?-6-67
153.	12,,	—do—	Ch. Ghulam Mohd	Jamke Cheema	5 ,,	3-5-67
154.	13,,	22-12-66	Ch. Mohd Ibrahim	Bulagan	5 ,,	3-5-67
155.	14,,	31-12-66	Hayat Mohd	Pasia	4 ,,	8-7-67
156.	15,,	2-1-67	Mohd Hussain	Rajokee	5 ,,	11-5-67
157.	16,,	9-1-67	Bashir Ahmad	Rehan Cheema	4 ,,	28-5-67

1	2	3	4	5	6	7
158. 18,,	18-1-67	Ali Mohd.	Verowala	5 ,,	7-6-67	
159. 19,,	—do—	Jalal Din	—do—	5 ,,	—do—	
160. 20,,	—do—	—do—	Jamkee	5 ,,	4-5-67	
161. 21,,	24-1-67	Fazal Mohd.	Sahjokee	4 ,,	21-5-67	
162. 22,,	26-1-67	Mohd Nawaz	Shamsha	4 ,,	10-5-67	
163. 23,,	—do—	Meeran Bux	Malkhanwala	8 ,,	19-5-67	
164. 24,,	1-2-67	Mohd Hussain	Verowala	5 ,,	16-8-67	
165. 25,,	1-2-67	Mohd Saleem Khan	Sahjokee	4 ,,	5-6-67	
166. 26,,	6-2-67	Ch. Zia Ullah	Malkhanwala	10 ,,	8-7-67	
167. 28,,	8-2-67	Mst. Iqbal Bibi	Bhopalwala	7 ,,	26-6-67	
168. 29,,	10-2-67	Mohd Ali	Wasonke	5 ,,	11-5-67	
169. 31,,	11-2-67	Abdul Haq	Khokhewali	6 ,,	10-7-67	
170. 32,,	—do—	Arshad Ahmad Khan	Mandranwala	1 ,,	14-6-67	

171.	33,,	15-2-67	Mohd Hussain	Verowala	5 ,,	7-6-67
172.	34,,	16-2-67	Ch. Abbas Ali	Jamkee	5 ,,	7-7-67
173.	35,,	—do—	Mansaf Ali	Gudiala	5 ,,	4-6-67
174.	36,,	—do—	Raheem Bux	Nandpur	7 ,,	24-7-67
175.	37SMA	22-2-67	Inayat Ullah	Dhilam Balugan	5 ,,	25-6-67
176.	38,,	23-2-67	Ghulam Mohd.	Bhopalawala	7 ,,	—do—
177.	39,,	24-2-67	Mohd Asghar	—do—	7 ,,	27-6-67
178.	40,,	27-2-67	Mohd Hussain	Jamkee	4 ,,	31-5-67
179.	42,,	17-3-67	Salih-ud-Din	Samberial	10 ,,	25-7-67
180.	43,,	25-3-67	Mohd Sadiq	Nand Garh	7 ,,	20-7-67
181.	44,,	3-4-67	M. Rehmat	Wasankee	5 ,,	18-8-67
182.	45,,	—do—	Ghulam Nabi	Badokee Cheema	8 ,,	8-7-67
183.	46,,	—do—	Ahmad Din	Bhopalwala	7 ,,	11-8-67
184.	48SMA	19-4-67	Mohd Tufail	Dhilam Balugan	6 ,,	30-6-67
185.	50,,	26-4-67	Piran Ditta	Badokee	8 ,,	7-8-67

1	2	3	4	5	6	7
186. 51,,	28-4-67	Mohd Akbar	Gudiala	5 ,,	10-7-67	
187. 52,,	—do—	Faiz Ahmad	Samberial	10 ,,	10-8-67	
188. 53,,	6-5-67	Mohd Abdullah	Bhillo Muhar	6 ,,	30-9-67	
189. 54,,	11-5-67	Rehmat Bux Allah Ditta	Malkhanwala	8 ,,	30-10-67	
190. 55,,	12-5-67	Abdullah Khan	Bhillo Mukar	5 ,,	15-7-67	
191. 56,,	16-5-67	Sardar Khan	Kot Buland	8 ,,	8-7-67	
192. 57,,	18-5-67	Asghar Ali	Samberial	10 ,,	22-11-67	
193. 60,,	2-6-67	Natha Khan	Adamke	3 ,,	30-10-67	
194. 61,,	5-6-67	Dilawar Khan	Alomuhar	6 ,,	—do—	
195. 63,,	16-6-67	Mohd Yaseen	Phanopindi	6 ,,	2-1-68	
196. 67,,	13-7-67	Ali Mohd	Badokee	8 ,,	2-2-68	
197. 69,,	19-7-67	—do—	Khokhewali	5 ,,	—do—	
198. 70,,	1-8-67	Ch. Ghulam Hussain	Warsalkee	5 ,,	22-11-67	
199. 71,,	1-8-67	Partan Khan	Pasia	4 ,,	20-11-67	

200.	76,,	21-8-67	Ghulam Rasul	Malkhanwala	8 ,,	2-2-67	
201.	77,,	1-9-67	Khurshid Ahmad	Alomahar	5 ,,	—do—	
202.	78,,	4-9-67	Ghulam Qadir	Mandranwala	1 ,,	—do—	
203.	79,,	—do—	Mohd Naseeb	Sahowala	11 ,,	9-3-68	
204.	81,,	5-9-67	Mohd Akbar Mir	Jamkee Cheema	4 ,,	28-12-67	
205.	82,,	—do—	Sultan Ali	Puranekc	5 ,,	28-12-67	
206.	83,,	18-9-67	Sarf Ali Khan	Alomahar	5 ,,	6-3-68	
207.	84,,	—do—	Farzand Ali	Sajokee	4 ,,	16-3-68	
208.	85,,	21-9-67	Sher Mohd Khan	Nandpur	5 ,,	16-3-68	
209.	87,,	2-10-67	Mst. Bibi	Sajokee	4 ,,	26-3-68	
210.	88,,	31-10-67	Faqir Mohd	Samberial	10 ,,	16-3-68	
211.	89,,	16-10-67	Mohd Hanif	Mandranwala	1 ,,	2-2-68	
212.	91,,	28-10-67	R.F. Subeer	Jamkee Cheema	5 ,,	31-12-67	Service only.
213.	94,,	29-10-67	Nathe Khan	Rajokee	5 ,,	25-3-68	
214.	101,,	22-11-67	Mushtaq Ahmad	—do—	5 ,,	—do—	

1	2	3	4	5	6	7
215.	107,,	1-12-67	Safdar Ali	Mandranwala	1 ,,	26-3-68
216.	112,,	6-12-67	Iftikharul Hassan	Alomuhar	5 ,,	14-3-68
217.	119,,	19-12-67	Zohoor-ul-Hassan	Mandranwala	1 ,,	16-3-68
218.	121,,	20-12-67	Baqar Hussain	—do—	1 ,,	26-3-68
			WAZIRABAD FEEDER			
219.	1WBD	5-12-66	Ch. Akbar Ali	Mitranwali	8 ,,	20-5-67
220.	2,,	8-12-66	Allah Rakha	Sandanwala	10 ,,	21-6-67
221.	3,,	5-12-66	Fir Mohd	Bhoonanwalee	7 ,,	15-6-67
222.	4,,	19-12-66	Ghulam Mohd	Garrah Kalan	6 ,,	12-6-67
223.	5,,	—do—	M. Yousaf	Mitranwali	8 ,,	7-7-67
224.	6,,	26-12-66	Ch. Ghulam Haider	Kanasian	8 ,,	16-4-67
225.	7,,	—do—	Mohd Ishaq	—do—	8 ,,	4-5-67
226.	8,,	26-12-66	Ghulam Ali	—do—	8 ,,	9-5-67
227.	9,,	2-1-67	Bashir Ahmad	Bhoonanwali	8 ,,	15-6-67
228.	10,,	7-1-67	Atta Mohd	—do—	8 ,,	—do—

229.	11,,	10-1-67	Mohd Shafi	Bambanwala	5	,,	19-5-67
230.	12,,	18-1-67	Rehmat Khan	—do—	5	,,	12-5-67
231.	13,,	18-1-67	Mohd Sadiq	—do—	5	,,	9-5-67
232.	14,,	—do—	Mohd Khan	—do—	5	,,	15-5-67
233.	15,,	19-1-67	Mohd Shafi	—do—	5	,,	16-4-67
234.	16,,	19-1-67	Ch. Daud Mohd.	Bambanwala	5	,,	9-5-67
235.	17,,	24-1-67	Mohd Sakhi	Lade Chak	2	,,	18-5 67
236.	18,,	—do—	Khushi Mohd	Bambanwala	5	,,	7-5-67
237.	19,,	31-1-67	Roshan Din	—do—	5	,,	9-5-67
238.	20,,	—do—	Sardar Khan	—do—	5	,,	26-5-67
239.	21,,	1-2-67	Mohd Ashraf	—do—	5	,,	24-5-67
240.	22,,	11-2-67	Mohd Sadiq	—do—	5	,,	30-5-67
241.	24,,	13-2-67	Mst. Rabian Bibi	Bhonanwali	8	,,	24-5-67
242.	25,,	—do—	Mohd Ashiq	Kotli Lala	7	,,	5-5-67
243.	26,,	24-2-67	Niaz Ahmad	Bhadewala	10	,,	26-7-67 (Sub-main erected by the 'C' S/D Sialkot)

1	2	3	4	5	6	7
244. 27,,	14-2-67	Boota Khan	—do—	10 ,,	29-7-67	
245. 28,,	—do—	Nazim Ali	—do—	10 ,,	29-8-67	
246. 29,,	—do—	Mohd Afzal	—do—	10 ,,	29-7-67	
247. 30,,	—do—	Mohd Sadiq	—do—	10 ,,	26-7-67	
248. 31,,	17-2-67	Ijaz Hussain Khan	Ghartal	7 ,,	25-5-67	
249. 32,,	25-2-67	Mohd Fazal	Malianwala	4 ,,	18-7-67	
250. 33,,	1-3-67	Faqir Mohd	Bambanwala	5 ,,	25-8-67	
251. 36,,	9-3-67	Mohd Hussain	Ghartal	7 ,,	31-5-67	
252. 37,,	27-3-67	Fateh Mohd	Bhaoonanwalee	8 ,,	7-7-57	
253. 38,,	29-3-67	Habib Ullah	Ghartal	7 ,,	14-7-67	
254. 39,,	—do—	Wali Mohd	—do—	7 ,,	8-6-67	
255. 40,,	13-4-67	Abdul Haque	Kanansial	8 ,,	30-6-67	
256. 41,,	15-4-67	Sher Mohd	Bhoonanwali	7 ,,	23-6-67	
257. 42,,	22-4-67	Abdul Rehman	—do—	7 ,,	—do—	

1	2	3	4	5	6	7
			M.R.L. FEEDER			
272.	3MRL	5-9-67	Ashiq Hussain	Mundakee Guraya	5 ,,	27-4-68
273.	5,,	13-10-67	Mohd Saddiq	—do—	5 ,,	16-3-68
274.	6,,	13-9-67	Mohd Shafi	Kotli Chambwali	3 ,,	24-3-68
275.	7,,	20-9-67	Abdul Latif	Ban Bajwa	9 ,,	2-2-68
276.	19,,	2-11-67	Mian Khan	Dheedowali	3 ,,	16-3-68
277.	20,,	15-11-67	Gul Muhammad	Bhular Rohiwala	8 ,,	—do—
278.	22,,	28-11-67	Mohd Naseem	Daska Kalan	1 ,	14-2-68
279.	31,,	4-12-67	Rashid Khan	Mundeki Guraya	5 ,,	10-3-68
280.	36,,	9-12-67	Sian Mohd	Moosaywal	3 ,,	25-3-68

Sd/- 25-5-68
Technical Asstt., (E.P.)
for Chief Engineer, (East)
Elecy: WAPDA, Lahore.

261.	46,,	11-5-67	Mohd Yousaf	Garra Kalan	6	,,	[illegible]
262.	47,,	29-5-67	Abdul Rehman	Baigowala	9	,,	5-10-67
263.	49,,	27-6-67	Ch. Barkat Ali	Garra Kalan	6	,,	25-7-67 (Only service)
264.	50,,	6-7-67	Khushi Mohd	Kotli Lala	7	,,	20-11-67
265.	62,,	10-8-67	Fateh Mohd	Sandanwala	10	,,	22-11-67
266.	70,,	12-9-67	[illegible]	[illegible]	8	,,	31-12-67
267.	71,,	12-9-67	[illegible]	[illegible]	10	,,	[illegible]
268.	69,,	12-9-67	Ghulam Mohd	Mitranwali	8	,,	8-1-68
269.	75,,	25-9-67	Ch. Saleem-ud-Din	Kandansian	8	,,	14-3-68
270.	96,,	2-11-67	Fazal Ahmad	Malianwala	4	,,	—do—
271.	97,,	4-11-67	Mohd Hussain	—do—	4	,,	12-3-68

Tuesday, the 4th June, 1968

[illegible]

The Assembly met at the Assembly Chamber, Lahore at [illegible] Speaker, Chaudri Muhammad Anwar, B.E., in the [illegible]

(Recitation)

Recitation from the Holy Qur'an by Qari Ali Hussain [illegible] Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

[illegible] فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
[illegible] الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
[illegible] وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
[illegible] فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ
[illegible] لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ
[illegible] بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۚ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
[illegible] مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
[illegible] الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

(پ ۴۔ س ۳۔ ع ۱۱۔ آیات از ۱۹۱ تا ۱۹۴)

بلاشبہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق اور رات و دن کے مختلف انداز میں آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور لیٹ کر ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان و زمین کی تخلیق میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بیکار نہیں پیدا کیا۔ تیری ذات پاک ہے تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیجیو۔ اے ہمارے پروردگار تو جسکو تو نے آگ میں ڈالا پس اسکو تو نے سخت رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کرنیوالے کی منادی سنی جو ایمان کی طرف بلا رہا تھا اور کہتا تھا کہ لوگو اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور ایمان لائے اے ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمارے ہماری برائیاں مٹا دے اور ہم کو دنیا سے نیکوکاروں کے ساتھ اٹھا۔ اے اللہ وہ سب کچھ ہمیں عطا فرما جس کا

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker: Now the Question Hour. Haji Sardar Atta Muhammad.

*۱۰۳۰۶- حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ۱۹۶۷-۶۸ء کے دوران تھرپارکر ، حیدرآباد ، خیر پور ، اور سانگھڑ میں سے ہر ضلع کے زمینداروں کو، اری چاول، پٹ سن، پیوندی مکی اور جوار میکسی پاک گندم کے جو بیج مہیا کئے گئے تھے ان کی مقدار کیا تھی - نیز متذکرہ بیج کس وقت اور کن شرائط پر تقسیم کئے گئے تھے -

(ب) متذکرہ اضلاع میں سے ہر ضلع کے ان زمینداروں کے نام کیا ہیں جنہوں نے بیج حاصل کرنے کے لئے متذکرہ مدت کے دوران درخواستیں دی تھیں نیز جن اشخاص کو فی الواقع بیج ملے ان کے نام کیا ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضرورت مند زمینداروں کو متذکرہ بیج نہ ملنے کی وجہ سے ان بیجوں کی ایک کافی مقدار غیر تقسیم شدہ پڑی رہی -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں - اور متذکرہ بیجوں کی ہر ایک قسم میں سے کتنے کتنے من مقدار بغیر تقسیم کیے پڑی رہی ، آیا حکومت اس صورت حال کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) : (الف) ایک گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے* ۔

(ب) معلومات سردست مہیا نہیں کی جا سکتیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ جو گوشوارہ مجھے مہیا کیا گیا ہے وہ انگریزی میں ہے اس لئے میں اس کے متعلق ضمنی سوال نہیں پوچھ سکتا اور اس کے علاوہ حصہ (ب) کا جواب ابھی تک مہیا نہیں ہوسکا تو کیا اس کو دوبارہ پوچھنے کی اجازت دی جائے گی ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ اگر سوال کے حصہ (ب) کو آپ ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حاجی صاحب نے یہ استفسار فرمایا ہے کہ ان تمام زمینداروں کے نام ضلع وار بتائے جائیں جنہوں نے بیج کے لئے درخواستیں دی ہیں یا جنہوں نے بیج کا مطالبہ کیا ہے ۔ اس کے جواب کی طوالت کے پیش نظر اس کا جواب سردست تو کیا ویسے بھی دستیاب نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ لوگ آتے ہیں اور بیج خرید کر لے جاتے ہیں اور اس کے عوض پیسے دے جاتے ہیں یا اگر وہ اس کے لئے مطالبہ کرتے ہیں تو ہم انہیں مہیا کر دیتے ہیں ۔ اب ان تمام لوگوں کا ریکارڈ تو نہیں رکھا جاسکتا اور یہی اس کا جواب مہیا نہ کرنے کی وجہ ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اگر حصہ (ب) کا جواب مہیا نہیں ہوسکتا تو چونکہ حصہ

Please see Appendix I at the end.

(الف) کے متعلق بھی انہوں نے گوشوارہ انگریزی میں فراہم کیا ہے جس کی وجہ سے میں اس کے بارے میں ضمنی سوالات نہیں پوچھ سکتا ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Next question.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ اس سوال کا کیا ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب پڑھا جا چکا ہے اور اب تو اگلا سوال بھی پکارا جاچکا ہے ۔

---

*۱۰۳۱۱ ۔ حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے :—

(الف) ضلع تھرپارکر میں صحرا سب ڈویژن میں حکومت کے منظور شدہ زراعتی عملہ کی اسامیوں کی تعداد اور نوعیت کیا ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ اسامیوں میں جو خالی پڑی ہوئی ہیں وہ کتنی ہیں اور کس نوعیت کی ہیں ۔

(ج) مذکورہ علاقہ میں محکمہ زراعت کے عملہ کو کتنی سرکاری گاڑیاں ملی ہوئی ہیں ۔

(د) متذکرہ سب ڈویژن کے ہر تعلقہ میں مذکورہ عملہ کس قسم کے فرائض انجام دیتا ہے ۔

(ہ) یہ یقین دہانی کے لئے کہ آیا متذکرہ عملہ اپنے فرائض مستعدی سے ادا کر رہا ہے ، کوئی نگرانی کی جاتی ہے ۔

(و) کیا متعلقہ تحصیل کونسل اور ضلعی کونسل کے افسروں کو متذکرہ عملہ کی کارکردگی کی مکمل رپورٹیں مہیا کی جاتی ہیں ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - (الف) پانچ زراعت انسپکٹر - اور پندرہ فیلڈ اسسٹنٹ ہیں -

(ب) کچھ نہیں -

(ج) علاقے کی سرکاری گاڑیوں کی ضروریات ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر زراعت میرپور خاص کی گاڑیاں پوری کرتی ہیں -

(د) یہ عملہ اس قسم کے فرائض ادا کرتا ہے - مثلاً چوہوں کی روک تھام - بیجوں کو درست حالت میں رکھنا - فصلوں ، پھلوں ، باغوں اور سبزیوں کے کیڑوں اور امراض کے لئے دوائیوں کا چھڑکاؤ کرنا - کسانوں کو کھیتی باڑی کے جدید ذرائع سے روشناس کرانا اور دستیاب سہولتوں (بارش اور ارضی پانی) کا کفایت سے استعمال وغیرہ - چونکہ یہ ریگستانی علاقہ ٹڈی کی پرورش کا علاقہ ہے - اس لئے عملے کو ٹڈی کی نقل و حرکت کے لئے سروے کرنا ہوتا ہے - اور فصلوں کے بچاؤ کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے کے لئے تیار رہنا ہوتا ہے -

(ہ) جی ہاں -

(و) جی ہاں - جہاں تک قابل عمل ہو -

---

*۱۰۳۷۵ - حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) تھرپارکر ، خیر پور ، سانگھڑ اور حیدرآباد کے اضلاع کے جن قصبات (شہروں) میں مارکیٹ کمیٹیاں موجود ہیں ان کے نام کیا ہیں -

(ب) ان کمیٹیوں کے چیئرمینوں ، وائس چیئرمینوں اور ارکان کے چناؤ کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے ۔

(ج) متذکرہ ہر کمیٹی میں مقررہ عملہ کی تعداد کیا ہے نیز ان کی تنخواہ کیا ہے ۔

(د) کونسی تاریخ کو ہر ایک کمیٹی نے اپنے ذیلی قوانین وضع کئے اور کونسی تاریخ کو وہ متعلقہ افسران بالا کو منظوری کے لئے موصول ہوئے ۔

(ہ) جزو (د) بالا میں متذکرہ ذیلی قوانین میں اب تک کتنے ایسے ہیں جو (اول) منظور اور (دوئم) نامنظور (مسترد) کئے جا چکے ہیں ۔ نیز ان کے منظور نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ۔

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع تھرپارکر کی نگرپارکر ، چھاچھرو مٹھی اور اسلام کوٹ کی مارکیٹ کمیٹیوں کے چناؤ کا اعلان اب تک جریدہ مغربی پاکستان میں نہیں ہوا اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں ۔

(ز) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اضلاع کی مذکورہ کمیٹیوں نے چونکہ اپنے قواعد اور ذیلی قوانین تاخیر سے وضع کئے تھے اس لئے مذکورہ قصبوں میں ٹیکس وصول نہ کیا جا سکا ۔ جس کے نتیجہ میں متذکرہ کمیٹیوں کے عملے کو ان کی تنخواہیں ادا نہیں کی گئی تھیں ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس صورت حال کے پیدا ہونے کے ذمہ دار حکام کون ہیں ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ (I) میں دی گئی ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے* ۔

(ب) جیسا کہ زرعی پیداوار مارکیٹ ایکٹ ۱۹۳۹ء کے سیکشن اور زرعی پیداوار مارکیٹ رولز ۱۹۴۵ء کے قانون ۸ اور ۱۱ میں دیا گیا ہے ۔

(ج) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ (II) میں دی گئی ہے جو ایوان کی کی میز پر رکھ دیا گیا ہے* ۔

(د) و (ہ) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ (III) میں دی گئی ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے* ۔

(و) جی ہاں ۔ ابھی تک حیدرآباد ڈویژن کے کمشنر سے تجاویز وصول نہیں ہوئیں ۔

(ز) جزو (و) کے جواب کے پیش نظر اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ یہ مارکیٹ کمیٹی خیرپور میں کیوں نہیں مقرر کی گئی ۔ اس کی وجوہات بتائیں ؟

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ اس کی کوئی خاص وجوہات نہیں ہیں ۔ ہم نے مقامی افسران سے تجاویز مانگی ہیں جونہی یہ تجاویز ہمیں موصول ہوں گی ہم ان کی روشنی میں خیرپور میں بھی مارکیٹ کمیٹی مقرر کر دیں گے ۔

*Please see Appendix II at the end.

حاجی سردار عطا محمد - کیا میں اس کی جلد توقع رکھوں ؟

وزیر خوراک و زراعت - میں حاجی صاحب کے ارشاد کے مطابق کوشش کروں گا کہ جلد ہو جائے ۔

GRANTING EXTENSION IN SERVICE TO OFFICERS OF LAND UTILIZATION DEPARTMENT

*10463. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the names and designations of Class I and Class II Officers under the administrative control of the Land Utilization Department who were (*i*) retired and (*ii*) granted extensions in service from time to time after attaining the age of retirement from 1st January 1967 to 31st December 1967 alongwith reasons for granting extension each time ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : Only one officer namely Mr. Amir Bux A. Sheikh, who is on deputation to Agricultural Development Corporation and is working as Colonization Officer, was granted two extensions first on 6th May 1966 for one year (from 1st August 1966 to 31st July 1967 and second on 17th July 1967 for 2 years (from 1st August 1967 to 31st July 1969) upto the age of 60 years. The latter extension was later reduced to end on 31st March 1969 (afternoon) instead of 31st July 1969 (afternoon).

Reasons for these extensions are Officer's experience and honesty.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر زراعت مجھے بتائیں گے کہ ایک طرف تو ان کا یہ فرمان ہے کہ امیر بخش اے شیخ بہت ہی دیانت دار اور تجربہ کار افسر ہے لیکن دوسری طرف آپ ۔ ابھی ان کی میعاد توسیع ملازمت میں تین ماہ کی کمی کر دی ہے تو کیا آپ کا یہ خیال تھا کہ اس کی اس میعاد توسیع کے جو آخری تین ماہ ہوں گے ۔ ان میں وہ بددیانت ہو جائے گا اور ان کا تجربہ بھی اس کے بعد کام نہیں آئے گا ۔

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) - جناب والا ۔ میں اس سوال کا جواب حتمی طور پر تو نہیں دے سکتا ۔ بہرحال میرا خیال

ہے کہ یہ کمی شاید اس لئے کر دی گئی ہو کہ کاغذات کے مطابق ان کی عمر اس سے پہلے ہی ساٹھ سال بن جاتی ہوگی ۔ بہر حال جو تاثر معزز رکن نے اس جواب سے لیا ہے ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا ۔

مسٹر حمزہ جناب وزیر زراعت بہت ہی تجربہ کار سیاستدان ہیں ۔ اور سرکاری اہل کار بھی رہ چکے ہیں ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ یہ میری میعاد ملازمت میں توسیع کا سوال نہیں ہے بلکہ امیر بخش کے متعلق سوال ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے اس سوال میں فرمایا ہے کہ

"....was granted two extensions first on 6th May, 1966 for one year (from 1st August, 1966 to 31st July, 1967) and second on 17th July 1967 for two years (from 1st August, 1967 to 31st July, 1969 upto the age of 60 years)."

ان کے فرمودات اس ایوان میں کچھ اور ہیں ۔ ان کے ان فرمودات اور لکھے ہوئے جواب میں تضاد کیوں ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ میں ۔ تضاد پیدا کرنے کی نہ تو کوئی کوشش کی ہے اور نہ ہی میں ایسا کیا کرتا ہوں ۔ میں نے صرف یہ تاثر لیا تھا کہ شاید اس کی عمر کا تعین کرتے وقت ایسی کوئی بات ہوگئی ہو کہ اس کی اس میعاد توسیع میں تین ماہ کی کمی کی ضرورت محسوس کی گئی ہو اور جہاں تک معزز رکن کے سوال کے دوسرے حصے کا تعلق ہے ۔ میں فی الحال اس کے متعلق کوئی وجوہات نہیں بتا سکتا ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جناب وزیر خوراک کا تاثر غلط اور میرا تاثر درست ثابت ہوا ۔

وزیر خوراک و زراعت - آپ کا تاثر ہمیشہ درست ہوگا -

---

*۱۰۶۰۴ - حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع تھرپارکر کے علاقہ تھر میں سرخ ہرن کی تعداد دن بدن گھٹتی جا رہی ہے اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ضلع کے علاقہ پارکر میں لومڑیاں ، چرخ ، جنگلی گدھے ، سرخ ہرن ، بندر ، مور ، شاہی ریگستانی ہنس ، مرغابیاں ، تیتر ، گلہری وغیرہ پائے جاتے ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (ب) بالا میں مذکورہ علاقہ میں جنگل کی زندگی کے تحفظ کے لئے کوئی انتظامات نہیں -

(د) اگر اجزاء (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت جزو (ب) بالا میں مذکورہ علاقہ میں جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت (ملک خدا بخش) - (الف) جی ہاں - تھر کے علاقے میں سرخ ہرنوں کی تعداد کچھ کم ہو رہی ہے جس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) لوگ چونکہ ناجائز شکار کرتے ہیں اس لئے ان کی تعداد کم ہو رہی ہے -

(۲) پینے کے پانی کے مواقع میں کمی واقع ہوگئی ہے ۔

(۳) چونکہ گذشتہ چند سالوں میں بارش نہیں ہوئی اس لئے چارے میں بھی کمی واقع ہوئی ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) ضلع تھرپارکر سمیت تمام صوبے میں ایک دو سالہ سکیم مرتب کی گئی ہے تاکہ جو جنگلی جانور یہاں پر ہیں ۔ ان کی حفاظت کی جائے ۔ اس سکیم کا نفاذ یکم جولائی ۱۹۶۸ء سے ہوگا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ ناجائز شکار کے متعلق جو کچھ وزیر موصوف نے فرمایا ہے ۔ کیا وہ مجھے یہ بتائیں گے کہ یہ ناجائز شکار کنونشن مسلم لیگ کے علاوہ کوئی اور بھی کرتا ہے ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ جناب والا ۔ شکار تو سب ہی لوگ کرتے ہیں ۔ اس میں کسی مسلم لیگ کا سوال نہیں ہے ۔ اگر معزز رکن بھی ناجائز شکار کریں گے تو وہ بھی جائز تو نہیں ہو سکے گا ۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جا کر شکار کر لیتا ہے ۔ البتہ حاجی صاحب میرے لیگ کا شکار کیوں کرنے لگے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف کو علم ہے کہ تھرپارکر کے علاقہ میں بعض بڑی بڑی شخصیتیں جانوروں کو ایک ہی بار مار لیتی ہیں ۔ اس کے بارے میں ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک و زراعت ۔ ایک بار نہیں مار لیتے ۔

Mr. Speaker : Next question.

*۱۰۶۱۰ - حاجی سردار عطا محمد - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا صوبے کے بڑے شہروں اور ضلعی صدر مقاموں کے چاروں طرف سبزہ اگانے کی سکیم پر کہ وہاں پھل اور سبزیاں اگائی جائیں عمل درآمد ہوگیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ان ضلعی صدر مقاموں اور دیگر شہروں کے نام کیا ہیں جہاں سبزہ اگایا گیا ہے اور اس علاقے کے زمینداروں اور کاشت کاروں کو کس قسم کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں -

(ج) خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں کے ہر ضلعی صدر مقام پر متذکرہ سکیم پر کب عمل درآمد کیا جائے گا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - (الف) و (ب) اور (ج) لاہور اور راولپنڈی کی سکیمیں شروع ہو چکی ہیں - اس سلسلہ میں جو سہولتیں بہم پہنچائی جا رہی ہیں - ان میں کھاد اور بیجوں کی فراہمی فصلات کو کیڑوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھنا آبپاشی کے پانی کی فراہمی ، کرایہ پر ٹریکٹر مہیا کرنا اور دیگر قسم کی فنی معلومات بہم پہنچانا ہے صرف حیدرآباد اور کراچی کے شہروں میں اس سکیم کو مناسب سہولتیں میسر ہونے پر رائج کیا جائے گا -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - خیر پور ڈویژن میں جو صدر مقام ہیں - ان کیلئے بھی کوئی ایسی سکیم ہے ؟

وزیر زراعت - خیرپور ڈویژن میں ۱۱ ، ۱۲ صدر مقام

ہیں ۔ اور ان کے ساتھ والے علاقوں کو مثلاً کراچی، حیدرآباد کو نہیں لیا گیا ۔ اور اس کے علاوہ لاہور، راولپنڈی ، اسلام آباد ہیں ۔ البتہ ملتان بڑا شہر ہے اس کو نہیں لیا گیا ۔ سرگودھا کو نہیں لیا گیا ، پشاور کو نہیں لیا گیا ۔ ہر ڈویژن میں شہروں کے حساب سے انتظام کیا گیا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ کیا ان سب کو سہولتیں دی جائیں گی ۔

وزیر زراعت ۔ کس قسم کی سہولتیں کونسی جگہ پر دی جائینگی ۔ خیر پور میں ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ تمام ڈویژنوں میں ۔

وزیر زراعت ۔ ابھی اس قسم کی کوئی سکیم نہیں ہے ۔ یہ تجربہ کے طور پر سکیمیں جاری کی گئی ہیں ۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ تمام جگہوں پر کوشش کی جائیگی ۔

KALARY AND MANCHHAR LAKES

*10936. **Mr. Muhammad Umar Qureshi**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state: —

(*a*) the yearwise expenditure incurred by the Provincial Government on Kalary and Manchhar lakes during the last four years;

(*b*) the income accrued to Government from the said lakes during the said years;

(*c*) the amount allocated for the extension of the said lakes during the Third Five Year Plan Period alongwith the details of the schemes?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*), (*b*) & (*c*) The required information has been incorporated in the statement a copy of which is placed on the Table of the House.*

مسٹر محمد عمر قریشی ۔ کیا ماہی گیروں کیلئے کوئی انتظام کیا ہے ؟

وزیر زراعت ۔ اس سوال سے تو یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ اس لئے میں اس کا جواب دینے سے قاصر ہوں ۔ اگر آپ مجھے نوٹس دے دیں پھر اس کے متعلق عرض کر دوں گا ۔ خرچ اور آمدنی کے متعلق تو میں نے جواب دے دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قریشی صاحب اگر آپ یہ سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ اس کے لئے علیحدہ نوٹس دے دیں ۔

INCREASING PRODUCTION OF FISH

*10937. **Mr. Muhammad Umar Qureshi**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the average annual production of fish in the Province alongwith the annual expenditure incurred by the Provincial Government on the breeding of fish during the last four years ;

(*b*) whether the Provincial Government has made any arrangements to process the fish in excess of the country's need for the purpose of export ; if so, details thereof ;

(*c*) the steps being taken by the Provincial Government to increase the production of fish in the Province ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill):

(*a*) ***Production—***

**Please see Appendix III at the end.*

Year	*Fresh Water*	*Salt Water*
	Maunds	Maunds
1963-64	5,70,000	20,79,000
1964-65	5,96,000	23,76,000
1965-66	6,25,000	26,46,000
1966-67	6,50,000	35,37,000

Expenditure—

	Rs.
1963-64	82,570
1964-65	94,910
1965-66	95,255
1966-67	98,827

(*b*) The surplus stock of fish is being processed along the Mekran Coast for export. The Government have established Modern Fish Curing Yards to help the curers in improving their products.

(*c*) The available water resources of the Province like abandoned Irrigation Canals, Dams, Lakes, Derelict Water Areas and Village Ponds are being availed during the 3rd Plan Period for fish production. Fish harbour is being established at Gwadur. Fish Curing Yards have been/ are being put up, fresh water-supply is being arranged in some coastal towns and mechanised programme has been drawn up for stepping up fish production from the Mekran Coast.

———

GROWING TREES IN FORMER SIND

*10940. **Mr. Muhammad Umar Qureshi:** Will the Minister for Agriculture be pleased to state:—

(*a*) whether it is a fact that a scheme has been approved by the Government to grow trees on the banks of the canals and on road sides in former Sind and an amount of Rs. 19 lac has been allocated for the said purpose;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the said scheme has been implemented; if so, from which date and the amount spent so far in this regard?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) The following schemes to grow trees on the banks of the canals and of roadsides in former Sind have been approved by the Government for the Third Plan period :—

Serial No.	Name of scheme	Total cost of the scheme	A.D.P. PROVISION FOR	
			1967-68	1968-69
			In lacs	
1	Roadside plantations over 500 miles in Hyderabad Region	13·86	1·50	2·30
2	Development of canalside plantations in Hyderabad Region	90·86	9·00	12·00
3	Roadside plantations over 170 miles in Khairpur Civil Division	1·53	...	0·37

(*b*) The execution of scheme No. 1 was started from 1st July 1964. Actual expenditure upto 30th September 1967 is Rs. 6.94 lac.

The execution of scheme No. 2 commenced from 1st July 1965. Actual expenditure upto 30th September 1967 is Rs. 9.61 lac.

The implementation of scheme No. 3 will start from 1st July, 1968.

INSTALLATION OF PLANT FOR DRYING AND PACKING DATES IN FORMER SIND AREA

***10962. Mr. Muhammad Umar Qureshi :** Will the Minister for Agriculture to pleased to state :—

(*a*) the number of factories for the drying and packing of dates functioning in the Province alongwith (*i*) the locations thereof (*ii*) when the said factories were established and (*iii*) the yearly production of each of the said factories ;

(*b*) whether it is a fact the date trees are grown in abundance in the former Sind area but neither fruit crop is being taken care of properly nor any steps have been taken for utilizing fruit products ;

(*c*) whether there is any scheme with Government to instal a big Plant for the drying and packing of dates in former Sind area; if so, the locals thereof and in case Government do not intend to do so, reasons thereof ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Only one factory for the drying and packing of dates is functioning in the Province so far.

(*i*) It is located at Turbat in Mekran District.

(*ii*) The factory was established in 1962.

(*iii*) The capacity of the factory is about 14,000 maunds of packed dates annually. The factory has been operating at about half of its capacity due to financial difficulties and lack of communications.

(*b*) It is a fact that dates are grown in abundance in the former Sind area and the annual production is over five lac maunds. Some progressive farmers are taking good care of their date gardens while some are neglecting their orchards. Methods of handling date crop after harvest require improvement. No factory so far exists in the area for utilizing dates for various products.

(*c*) Yes. As a result of strenuous efforts made by the Departments of Agriculture and Co-operation, a fairly large factory for the drying and packing of dates is in the advance state of establishment. It will be located at Piryaloi in Khairpur District which is the centre of date growing area.

SMALL DAMS CONSTRUCTED IN THE PROVINCE

*11221. **Mr. Hamza** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the names and locations of the Small Dams constructed in the Province uptil now ;

(*b*) the area of land being irrigated and to be irrigated by each of the said Dams ;

(*c*) the total actual cost incurred on each of the completed Dam, as well as the estimated cost of under construction Dams, separately ;

(*d*) the estimated duration of the usefulness of each Dam, separately ;

(*e*) the estimated recurring annual expenditure of each Dam, separately, alongwith details of the said expenditure ;

(*f*) the estimated annual income as well as the actual annual income of both the categories of Dams, separately ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The required information has been incorporated in a statement, a copy of which is placed on the Table of the House.*

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ یہ انتہائی اہم سوال ہے ۔ جو میں نے ان سے دریافت کیا تھا ۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن نے کتنے بند تعمیر کئے ہیں ان کی فہرست نہیں دی گئی ہے ۔ میں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ ان سے سالانہ آمدنی کتنی ہوتی ہے ۔ تو مجھے جو فہرست مہیا کی گئی ہے ۔ اس کا آخری صفحہ ملاحظہ فرمائیں "A final income not available" جناب سپیکر ۔ محض بیس بند ہیں ۔ جن میں سے بارہ تعمیر ہو چکے ہیں ۔ جب یہ فرماتے ہیں کہ اس سے اتنا رقبہ سیراب ہو رہا ہے کیا وجہ ہے کہ بارہ بند کے بارے میں ہمیں آمدنی کا تخمینہ مہیا کیوں نہیں کر سکتے ؟

وزیر زراعت۔ (ملک خدا بخش) ۔ حمزہ صاحب کا سوال بڑا جائز ہے ۔ اور جب میں نے دیکھا تھا تو میرے خیال میں اس کی آمدنی کے متعلق جواب دیا تھا ۔ اور وہ یہ تھا کہ مقامی طور پر مالیہ اور آبیانہ محکمہ مال والے وصول کرتے ہیں ۔ میں یہ استدعا کروں گا کہ اس سوال کو کسی دوسری تاریخ پر ملتوی کیا جائے ۔ تاکہ میں ان کے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرسکوں ۔

**Please see Appendix IV at the end.*

مسٹر سپیکر - ملک صاحب محکمہ مال سے یہ جواب لیتے ہیں -

وزیر زراعت - میں شاید دونوں طرف سے کوشش کروں گا -

مسٹر سپیکر - کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس سوال کو دھرایا جائے ؟

مسٹر حمزہ - ہاں ، دھرایا جائے - "اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں -"

وزیر زراعت - آپ تو اللہ کے فضل سے بڑے باخبر ہیں - آپ کو تو چودہ طبق روشن نظر آتے ہیں ، آپ اندھے کیسے ہیں ؟

Mr. Speaker: Next question please.

GRANT OF PENSION AND PROVIDING MEDICAL FACILITIES TO THE EMPLOYEES OF MARKET COMMITTEE

***11230. Mr. Hamza:** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no rules for the grant of pension and providing medical facilities to the employees of Market Committees in the Province have been formulated by Government whereas such facilities have already been afforded to the employees of Government Departments and other Local Bodies ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, reasons therefor and the steps Government intend to take in this behalf ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) The matter is receiving active consideration of Government and a decision will be in sight as soon as the financial limitations of smaller Market Committees can be countered.

مسٹر حمزہ - کیا جناب وزیر زراعت مجھے از راہ کرم بتائیں گے کہ یہ مارکیٹنگ کمیٹی کے جو اہل کار ہیں ان کی پنشن کا حتمی فیصلہ آپ کب تک کر پائیں گے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ حمزہ صاحب ۔ بات یہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹیاں مختلف کمشنریوں کے مختلف اضلاع میں موجود ہیں ۔ اگر ہم نے کسی ایک مارکیٹ کمیٹی کا فیصلہ کرنا ہوتا تو میں حتمی طور پر کوئی تاریخ بتاتا ۔ میں نے تمام مقامی افسران سے رائے طلب کی ہے ۔ مجھے ان کے نوٹس بھی دیکھنے ہیں اور قواعد و ضوابط بھی مرتب کرنے ہیں اور محکموں سے بھی اس کے متعلق مشورہ کرنا ہے ۔ مثلاً Basic Democracies سے۔ میں تاریخ کے متعلق عرض نہیں کر سکتا مگر میں نے حمزہ اور جیسا کہ ملک اختر صاحب کا بھی وہی سوال تھا تو میں نے محسوس کیا کہ ہمیں اس کا جلد فیصلہ کرنا چاہئے ۔ بہرحال اتنے عرصے سے اس مسئلے کا معرض التواء میں رہنا کوئی اچھی بات نہیں ۔ میں نے آج اپنے افسران سے بھی بات کی ہے کہ اس کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے ۔ میں کوشش کروں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے اس کا فیصلہ کیا جائے ۔ میں اس واسطے بھی تاریخ کا تعین نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ ایک assurance کمیٹی بنی ہوئی ہے اور کہیں میں اس کی گرفت میں نہ آ جاؤں ورنہ میں تاریخ بھی بتا دیتا ۔ تو میں حمزہ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ کا زیادہ عرصہ تک معرض التواء میں رہنا کوئی اچھی بات نہیں ہے ۔ میں اس کے متعلق کوشش کرونگا کہ جلد از جلد فیصلہ کیا جائے ۔

———

INQUIRY AGAINST MR. M. H. PANHWAR, SUPERINTENDING ENGINEER OF AGRICULTURAL MACHINERY, TANDOJAM

*11281. **Mr. Hamza**: Will the Minister for Agriculture please refer to the answer to starred question No. 1609, given on the floor of the House on 14th December 1966 and state :—

(*a*) whether Mr. M. H. Panhwar, Superintending Engineer of Agricultural Machinery Tandojam, has been transferred to some other place ; if not, reasons for the same ;

(*b*) whether it is a fact that the transfer order of the said Officer were issued on 8th March 1967 ; if so. were the orders implemented ; if not, reasons therefor ;

(*c*) whether it is a fact that departmental inquiries against the said Officer were held some time back ; if so, the nature of the allegations and the result of the inquiries ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) (*i*) No.

(*ii*) Due to cancellation of his successor's transfer.

(*b*) (*i*) Yes.

(*ii*) No.

(*iii*) As stated against (*a*) (*ii*) above.

(*c*) (*i*) Yes.

(*ii*) Does not arise in view of the answer to (*i*) above.

مسٹر حمزہ ۔کیا وزیر موصوف مجھے بتائیں گے کہ مسٹر ایم ۔ ایچ ۔ پنوار موجودہ جگہ پر کتنی دیر سے تعینات ہیں ؟ اور آپ نے تبادلے کے احکامات جاری کرنے کے باوجود ان پر عملدر آمد کرنا کیوں پسند نہیں کیا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ بہت عرصے سے تعینات ہیں ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں دس ، بارہ یا تیرہ سال سے تعینات ہوں گے ۔ صحیح تاریخ اس وقت یاد نہیں ہے مگر کافی عرصے سے ہیں ۔ کیونکہ جب میں سیکرٹری ایگریکلچر تھا ۔ تب سے وہ وہیں تعینات ہیں ۔ اب ہوا یہ کہ ہم نے ان کے تبادلے کے آرڈر کر دیئے ۔ اطلس خان صاحب پشاور میں ایک سپرنٹنڈنگ انجنیئر ہیں ۔ ان کے ساتھ ان کا باہمی تبادلہ ہونا تھا ۔ اطلس خان کے لڑکے پر cancer کا حملہ ہوا اور انہوں نے درخواست کی کہ میں اس لڑکے کو لے جا نہیں سکتا ، اس لئے مجھے نہ ہلایا جائے ۔

ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ اطلس خان کو وہاں سے ہلانا اچھا نہیں ہوگا۔ اور بیچارہ لڑکا فوت بھی ہو گیا۔ اس کے بعد اس لحاظ سے یہ تبادلہ معرض التواء میں آ گیا۔ اور اسی لئے تبادلے کے احکام التواء میں ڈال دیئے گئے۔

مسٹر حمزہ۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ معاملہ مزید کتنا عرصہ التواء میں رہے گا؟ جبکہ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ پہلے جو تبادلے کے احکامات ہیں وہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء کو جاری ہوئے تھے؟

وزیر زراعت۔ یہ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۶ء تو نہیں ہے۔ آپ نے تو ۸ مارچ ۱۹۶۷ء کا فرمایا ہے۔

مسٹر حمزہ۔ Sorry, Sir۔ یہ مارچ ۱۹۶۷ء میں آپ نے جاری کئے۔ آپ بتائیے کہ یہ کب تک التواء میں رہیں گے؟

وزیر زراعت۔ میں اس کے متعلق اپنے افسران سے مشورہ کرنے کے بعد بتا سکتا ہوں۔ جس وقت آپ کا سوال آیا اس وقت میں نے متعلقہ فائل نکلوایا تھا۔ اس کے متعلق کوئی جواب انشاءاللہ اسی سیشن میں دے سکوں گا کہ کب تک اس کا تبادلہ ہو سکتا ہے۔ اس وقت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

مسٹر حمزہ۔ جناب سپیکر۔ کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ اس سوال کو دہرایا جائے؟

وزیر زراعت۔ سپلیمنٹری کو تو repeat نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر حمزہ۔ سوال کو دہرایا جائے تاکہ آپ حتمی طور پر جواب دے سکیں۔ ایک جانب تو حکومت کی واضح پالیسی ہے اور حکومت یقیناً

طاقتور بھی ہے لیکن اس کی پالیسیاں ایک ایک فرد کے لئے بدلتی ہیں ۔ سوال ایک فرد کے متعلق تھا لیکن جو جواب دیا گیا ہے ۔ وہ حکومت کی ناکامی اور اس کے احکامات کی کمزوری کا بین ثبوت ہے ۔

Mr. Speaker : Would the Minister like to make a statement on the Floor of the House or he would like that this question should be repeated ?

Minister for Food and Agriculture : I think it would be better if it is repeated.

Mr. Speaker : Alright. This question would be repeated on the next turn.

RECRUITMENT OF ENGINEERS IN AGRICULTURAL DEVELOPMENT CORPORATION

*11300. **Mr. Hamza :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the number of persons possessing (*i*) Degree in B. Sc., (Engineering) and (*ii*) Diploma in Civil Engineering, recruited in the Agricultural Development Corporation during the years 1965-66 and 1966-67?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

No. of persons possessing Degree in B. Sc. Engg. recruited during		*No. of persons possessing Diploma in Civil Engg. recruited during*	
1965-66	1966-67	1965-66	1966-67
...	11	4	11

AREA UNDER RICE CROP IN THE PROVINCE

*11383. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Agri-

culture be pleased to state the total area under rice crop in the Province alongwith the total yield of paddy or rice in the year 1967-68 in each district ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : The information is incorporated in the Statement a copy of which is placed on the Table of the House.

STATEMENT

SECOND ESTIMATE OF RICE CROP IN WEST PAKISTAN FOR THE YEAR 1967-68.

Division/District	*Area (Acres)*	*Production (Tons)*
West Pakistan	34,16,700	14,65,700
Peshawar Region	1,09,300	35,100
Peshawar Division	99,000	31,400
Peshawar	2,800	1,100
Hazara	1,4,100	5,400
Mardan	400	200
Kohat	1,600	600
Malakand Agency	67,400	19,600
Mohmand Agency	Nil	Nil
Khyber Agency	200	100
Kurram Agency	12,500	4,400
D.I. Khan Division	10,300	3,700
Bannu	4,000	1,700
D.I. Khan	4,000	1,500
N.W. Agency	1,200	400
S.W. Agency	300	100
Lahore Region	1 ,5[illegible],200	7,39,000

Rawalpindi Division	85,000	42,600
Campbellpur	Nil	Nil
Rawalpindi	600	200
Jhelum	800	200
Gujrat	84,600	42,200
Sargodha Division	1,10,600	50,900
Sargodha	38,000	16,400
Lyallpur	44,700	21,700
Jhang	27,700	12,700
Mianwali	200	100
Lahore Division	10,69,300	5,34,000
Sialkot	2,25,900	1,04,800
Gujranwala	4,26,300	2,26,400
Sheikhupura	3,28,500	1,63,200
Lahore	88,600	39,600
Multan Division	2,27,600	91,400
Sahiwal	1,10,200	56,100
Multan	28,800	11,500
Muzaffargarh	20,000	6,300
D.G. Khan	68,600	17,500
Bahawalpur Division	59,700	20,100
Bahawalpur	9,700	3,400
Bahawalnagar	31,300	9,900
Rahimyar Khan	18,700	6,800
Hyderabad Region	17.54,200	6 91,600

Khairpur Division/Khairpur	10,81,800/117,00	4,76,900/4300
Jaccobabad	4,81,000	2,16,700
Sukkur	2,21,300	90,900
Nawabshah	6,600	2,300
Larkana	3,61,200	1,62,700
Hyderabad Division	6,69,900	2,11,800
Sanghar	18,600	6,200
Tharparkar	28,900	9,600
Dadu	1,54,200	59,200
Hyderabad	2,79,100	88,800
Thatta	1.81,100	48,000
Quetta Division	1,800	600
Quetta	Nil	Nil
Zhob	500	200
Loralai	Nil	Nil
Sibi	1,300	400
Chagai	Nil	Nil
Kalat Division	8,300	2,200
Kalat	1,500	400
Kachhi	2,300	600
Kharan	Nil	Nil
Makran	4,500	1,200
Karachi Division	400	100
Karachi	Nil	Nil
Lasbella	400	100

CHEMICAL FERTILIZERS

*11448. **Mian Saifullah Khan**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state:—

(*a*) the total acreage under cultivation in the Province during 1966-67;

(*b*) the total quantity in pounds of chemical fertilizers supplied by Government for cultivation purposes in the Province during 1966-67;

(*c*) the quantity of chemical fertilizer manufactured in West Pakistan during 1966-67;

(*d*) the steps Government is taking to increase the chemical fertilizer production during 1968—75 and what raw material is proposed to be used for the manufacture of chemical fertilizer;

(*e*) whether natural gas will be the basic raw material for the manufacture of chemical fertilizer; if so, what is the estimated consumption of natural gas by 1975 in millions of cubic feet per annum for fertilizer manufacture?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) 4,86,59,000 acres.

(*b*) 5·45 lac tons.

(*c*) 2,12,852 tons or 1220·8 million lbs.

(*d*) West Pakistan Industrial Development Corporation have the following schemes under implementation :—

(1) Balancing of Natural Gas Fertilizer Factory, Multan. It will use natural gas and lime-stone as raw material.

(2) Expansion of the Pak-American Fertilizer Factory, Daudkhel. It uses Coal and Gypsum as raw material.

(3) Sulphuric Acid-Superphosphate Plant at Jaranwala, District Lyallpur. It uses Sulpher and rock-phosphate as raw material.

(4) A plant "M/S. ESSO PAKISTAN FERTILIZER" to produce 1·7 lac tons of Urea is under installation at Dharki in Sukkur District. It will use natural gas.

Besides, proposals to set up three more plants, one each by Hye Sons, Daud and Adamjee for manufacture of Urea based on natural gas and one for production of triple-Super-Phosphate by Jaffar Brothers based on Sulphuric Acid and rock-Phosphate have been received from the Private Sector and are under consideration. Sites are also to be selected.

It is not possible to give the exact quantity that these plants would produce.

(*e*) Yes.

19,800 millions cubic feet per annum of natural gas will be used by the Fertilizer Industry by 1975.

PROJECTS IMPLEMENTED BY SMALL DAMS ORGANISATION IN DERA GHAZI KHAN DISTRICT

*11753. **Sardar Manzur Ahmed Khan Qaisrani**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state: —

(*a*) the names of projects implemented by the Small Dams Organisation in Dera Ghazi Khan District upto March, 1968 since its inception and the names of those projects which are under implementation in the said District;

(*b*) whether there is any proposal with the above said organisation for the construction of a *bund* at Sanghar Nullah in Tehsil Taunsa Sharif, District Dera Ghazi Khan;

(*c*) if answer to (*b*) above be in the affirmative, the likely dates by which the preliminary work on the said proposal will be taken in hand and the said work will be completed?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Uptil now no project has been implemented or is under implementation by the Small Dams Organization in the D.G. Khan District.

(*b*) There is no proposal with the Small Dams Organization for the construction of Bund at Sanghar Nullah in Tehsil Taunsa Sharif.

(*c*) Does not arise.

سردار منظور احمد خان قیصرانی - زراعت کے ماہر وزیر جانتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان کا ضلع ایک ایسا علاقہ ہے کہ جہاں چھوٹے اور بڑے بند بنانے کے لئے نہایت موزوں جگہیں موجود ہیں - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ اس وقت تک اس Small Dams Organisation نے وہاں کوئی کام نہیں کیا ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - وسائل کی کمی -

---

*۱۱۷۷۶ - مسٹر بشیر احمد شاہ - کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ۱۹۶۷-۶۸ء کے دوران بدین - سجاول سڑک کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے - نیز مذکورہ سڑک تقریباً کتنے میل تعمیر کی جائے گی -

(ب) جزو (الف) بالا میں محولہ رقم میں سے اپریل ۱۹۶۸ء تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے - نیز مذکورہ سڑک کتنے میل تک تعمیر ہو چکی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) - (الف) ۱۹۶۷-۶۸ء کے لئے سات لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی - اس سال تخمیناً ۸ میل لمبی سڑک تعمیر کی جائے گی -

(ب) ۵ اپریل ۱۹۶۸ء تک ایک لاکھ اٹھاسی ہزار دو سو چھیانوے روپے خرچ کئے جا چکے ہیں - منصوبے کے تحت سڑک کی لمبائی ۴۸ میل ہے - اس میں سے ۲۸.۶۵ میل ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء تک مکمل ہوگئی تھی - اس مالی سال کے اختتام یعنی ۳۰ جون ۱۹۶۸ء تک تقریباً ۳۴ میل مکمل کر دی جائے گی -

حاجی سردار عطا محمد - ۱۹۶۷-۶۸ء کے بجٹ میں جو سات لاکھ روپیہ مختص کیا گیا تھا ، اس میں سے دس مہینے میں ۱,۸۸,۲۹۶ روپے خرچ کئے گئے ھیں - اس کے معنی یہ ھیں کہ باقی خرچ موجودہ مالی سال کے دوران میں پورا ھوجائے گا - تو کیا آٹھ میل لمبی سڑک جو منظور کی گئی تھی ، وہ اس سال میں مکمل ھوجائیگی ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - میں اس کا حتمی جواب نہیں دے سکتا - میرا اندازہ ھے کہ ھو جائے گی کیونکہ بعض اوقات material پر تھوڑا بہت خرچ کرتے ھیں - اب کام شروع ھوگیا ھے اور انہوں نے کہا ھے کہ ختم ھوجائے گی -

---

RESIN EXTRACTED BY GOVERNMENT FROM TREES IN GUZARAS OF HAZARA DISTRICT

***11846. Mr. Muhammad Aurangzeb Khan Awan :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that resin was extracted by Government from the trees in Guzaras of Hazara District during the years 1963, 1964, 1965, 1966 and 1967 ;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, whether the owners of the said Guzaras were paid their share of the quantity of resin extracted from their Guzaras during the said period ; if not, reasons therefor and the time by which the same is likely to be paid to them ;

(*c*) what is the sale rate fixed by the Government for resin and the share thereof payable to the owners in the said District ;

(*d*) what were the sale rates of resin in the District during the years 1962, 1963, 1964, 1965, 1966 and 1967 and the method adopted for its sale ;

(*e*) the names of the parties who purchased the resin extracted in the said District during the period mentioned in (*d*) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) The owners of the said Guzaras have been paid their share for the year 1962, 1963 (Part) and 1965 except in cases where Bachh from Revenue Department has not been received. Part share for the year 1963 and full share for the year 1964, 1965 has not been paid due to non-payment of dues by Haripur Rosin and Turpentine Factory. The owners share will be paid as soon as the payment is made by the Haripur Factory. The share for the year 1966 and 1967 could not be paid as the resin collected during these years could not be disposed of due to closing down of Haripur Factory and damage to Jallo Factory as a result of war with India. The resin collection of the year 1966 and 1967 has been disposed of to Jallo Factory and the owners will be paid their share very shortly.

(*c*) The sale rate of resin 1966 and 1967 collection has been fixed at Rs. 20 and Rs. 22.50 per maund respectively. The owners will be paid 80% of the net profits after deducting expenditure incurred on extraction. The owners share accordingly would work out to be Rs. 3.76 per maund for 1966 collection and Rs. 5·26 per maund for 1967 collection.

(*d*) *Year*		*Rate*	*Method of sale*
1962	...	19·50	Supplied to Haripur Factory.
1963	...	19.50	Supplied to Haripur Factory.
1964	...	25·00	Supplied to Haripur Factory.
1965	...	26·30	FOR Havellian Open sale (Rail Head).
1966	...	20·00	FOR Rawalpindi Supply to Jallo Factory.
1967	...	22·50	FOR Jallo.

(*e*) 1962, 1963 and 1964 collection. Supply to Haripur Facto y.
1965, collection sold by open auction to M/s. Kashmir Resin Factory.

1966-67 collection Jallo Rosin Factory.

SALE OF RESIN IN HAZARA DISTRICT

*11352. **Khan Malang Khan**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that no compensation is being paid to owners of Guzaras in Hazara District in respect of resin extracted from there ;

(*b*) whether it is also a fact that a private firm had offered to buy resin at Rs. 28 per maund during the year 1966 but Government rejected this offer and sold it to Jallo Factory at Rs. 20 per maund ;

(*c*) whether it is also a fact that rosin is being sold to Jallo Resin Factory at Rs. 22.50 per maund inclusive of freight charges upto this factory ;

(*d*) if answer to (*b*) and (*c*) above be in the affirmative, reasons for not accepting the offer of Rs. 28 per maund made by the private firm and the extent of loss thus suffered by Guzara Malkan ;

(*e*) whether it is a fact that resin is first got distilled by a private company at Rawalpindi and then it is despatched to Jallo Factory ;

(*f*) whether it is a fact that the Forest Department has engaged a separate staff for the protection of large stocks of resin lying in Hazara District whereas previously the contractor had to make all necessary arrangements at his own cost for the said stocks ;

(*g*) the yearly expenditure being incurred by the Forest Authorities on the protection, loading and transportation of the said resin ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No.

(*b*) Yes.

(*c*) Yes (Resin of 1967 collection)

(*d*) The resin is meant to be supplied to Government run factories and not to private distillers. No loss has been suffered by Guzara Malkan.

(*e*) Yes.

(*f*) No. The Forest Department has always engaged Watch and Ward staff for protection of resin in the depots. It is not true that

previously the contractor had to make arrangements for protection of resin in the depots at his own cost.

(*g*) The average expenditure being incurred by Forest Department on protection, loading and transportation of resin is as under :--

(*i*) Watch and Ward		Rs. 0.33 per maund.
(*ii*) Weighing and loading		Rs. 0.82 per maund.
(*iii*) Loading in wagons		Rs. 0.08 per maund.
(*iv*) Railway freight from Havellian to Jallo.		Rs. 0.83 per maund.
	Total	Rs. 2.06

The total yearly expenditure depends on quantity of resin brought to depot which varies from month to month.

CONSTRUCTION OF SMALL DAM AT KUNDAL, TEHSIL SWABI

*11965. **Khan Ajoon Khan Jadoon**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that a scheme for the construction of small dam at Kundal, Tehsil Swabi, District Mardan was under investigation for several years ;

(*b*) whether it is a fact that the said scheme has been dropped on the report of investigation officials as being not feasible ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, (*i*) the date on which investigation started ; (*ii*) the names and designations of the officials who visited the sites during the course of investigation ; (*iii*) date-wise work done by these officials ; (*iv*) copies of reports submitted by these officials including the final report may be placed on the Table of the House ; (*v*) the names and designations of the officials to whom these reports were submitted ; and (*vi*) the name designation of the officer who finally decided that the scheme was not feasible ;

(*d*) the total amount spent on investigation ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmad Gill) : (*a*) Yes,

(*b*) Yes.

(*c*) (*i*) 23rd January, 1962.

(*ii*) The names and designations of the officials who visited the site during the course of investigation is given in a statement at Annexure 'A' column 2 which is placed on the table of the House.*

(*iii*) The date-wise work done is given in a statement at Annexure 'A' column 3 which is placed on the table of the House.*

(*iv*) Copies of reports are at Annexures B & C which are placed on the table of House.*

(*v*) Name and designation are given in copies of the reports, at Annexure B & C which are placed on the table of House.*

(*vi*) Pir Muhammad Ibrahim, Chief Engineer dropped construction of Dam at this site.

(*d*) Rs. 12,29333 (excluding amount spent by G.S.P.).

خان اجون خان جدون - مجھے جو رپورٹ کی کاپیاں مہیا کی گئی ہیں - ان میں Annexure C وہ رپورٹ ہے جو کہ چودھری ریاض احمد ایگزیکٹو انجینئر ایبٹ آباد ڈویژن I نے پروجیکٹ ڈائرکٹر Small Dams Organisation کو بھیجی ہے - اس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ :-

"From Chaudhri Riaz Ahmad, Executive Officer, Abbottabad Division.

To the Project Director, Small Dams Organization, Rawalpindi.

The construction of the channel from the Weir to irrigable area is also very difficult and will cost another rupees two lakhs. Thus the scheme, including departmental charges, cost of land and works will roughly cost rupees seven lakhs and provide only two cusecs of water which can hardly suffice for an area of four hundred acres."

** Please see Appendix V at the end.*

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سات لاکھ روپے کا خرچ اگر اس پر کیا جاتا تو اس سے چار سو ایکڑ زمین سیراب ہو جاتی ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ آخری فقرہ بھی پڑھ لیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ آخری فقرہ یہ ہے ۔

"As such, the scheme of constructing the Pick-up Weir is not economic and is hence recommended to be dropped."

یہ اس کی recommendation ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ recommendation تو چیف انجینئر نے کی تھی پہلے بھی (وہ اس کی accept, recommendation نہیں ہوئی تھی) ۔ اب اس کو کس نے accept کیا ہے ؟ یہ سکیم uneconomical اس لحاظ سے بھی نہیں ہے کہ سات لاکھ روپیہ اگر اس پر خرچ ہوگیا اور چار سو ایکڑ سیراب ہوگیا تو ۱۹۵۰ روپے اس کی قیمت آتی ہے ۔ اس area میں زمین کی قیمت بہت زیادہ ہے ۔ آپ کس لحاظ سے کہہ سکتے ہیں کہ uneconomical ہے ؟ اس کو کیوں drop کیا گیا ہے ؟ کس نے یہ فیصلہ کیا ہے ؟ اس کی رپورٹ مجھے مہیا نہیں کی گئی ۔

وزیر زراعت ۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے ۔ پیر محمد ابراھیم چیف انجینئر نے فیصلہ کیا تھا ۔ اس کی رپورٹ کی نقل اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کو مہیا کر دوں گا ۔

خان اجون خان جدون ۔ اس رپورٹ کی نقل مجھے ضرور دے دیں ۔

وزیر زراعت ۔ کیا پیر محمد ابراھیم کی رپورٹ آپ کے کاغذات میں موجود نہیں ۔ جہاں یہ لکھا ہے ۔

"We started inspecting the Kindal Dam on 13th September, 1965 but due to the repairs going on to Jehangira Bridge on Kabul River, we could not go to the site. Seeing the plans, I consider that the only thing to do here is to built a pick-up weir at the lower site. Since overburden on this site is great, it will be desirable to base the pick-up weir on three rows of RCC sheet piles. The top of the sheet piles can be kept 3 to 4 feet below the existing bed."

اس کے آخر میں لکھا ہے کہ کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ۔

خان اجون خان جدون ۔ اگر آپ چیف انجینئر کی رپورٹ بادی النظر سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ economical نہیں ۔ تحصیل صوابی میں ۴۰۰ ایکڑ زمین قابل زراعت ہے ۔ مگر وہ سات لاکھ روپیہ میں سیراب ہو سکتی ہے ۔ وہاں تو ایک ایک کنال زمین کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہے ۔ وہ قطعاً economical نہیں ۔ کیا آپ اس معاملہ کو investigate کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں دیکھوں گا ۔

LEASE OF FISHING RIGHTS

*12145. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total amount of arrears of lease money of fishing rights recoverable in West Pakistan on 30th April 1968 ;

(*b*) the amount of arrears of lease money of fishing rights as was due from each contractor in Jhang District on 30th April 1968 alongwith (*i*) the names and addresses of these contractors, (*ii*) the year in which the lease of fishing rights was given to each of them alongwith the amount for which the lease was so given, (*iii*) the details of the fishing rights in each case, and (*iv*) the nature of the security obtained from each of the said contractors ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Rs. 10,57,330.

(*b*) A statement giving the requisite details is placed on the table of the House.*

چودھری محمد ادریس - کیا ملک صاحب اس امر کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے کہ اس statement میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۹۶۲-۶۳ء سے یعنی جب سے یہ محکمہ آپ کے پاس آیا ہے اور نیلام شروع کئے گئے ہیں ۴,۹۴,۰۰۰ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے اور ۲,۲۲,۲۴۴ روپیہ قابل وصول ہے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ رقم کیوں وصول نہیں ہوئی ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - مجھے ادریس صاحب سے اتفاق ہے کہ یہ رقم وصول ہو جانی چاہئے تھی - یہ رقم ان کے ضلع سے متعلق ہے - وہاں کافی باغیدار ہیں اور وہ ہیرا پھیری کر رہے ہیں - لیکن اب یہ بقایا جات بطور arrears of Land Revenue وصول کرنے کی کارروائی شروع کر دی گئی ہے مجھے امید ہے کہ یہ رقم جلد وصول ہو جائے گی - پہلے اس طرح نہیں ہوتا تھا - مجھے معزز ممبر سے پورا اتفاق ہے کہ یہ رقم جلد وصول ہو جانی چاہئے تھی اور اس پر مناسب کارروائی ہو جانی چاہئے تھی -

چودھری محمد ادریس - میں آپ سے ایک اور یقین دہانی چاہتا ہوں اس میں آپ کے محکمہ کے افسران بھی involved ہیں کیا آپ ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی کریں گے ؟ آپ اس statement کے نمبر ۵ پر ملاحظہ فرمائیں - نیلامی کرنے کے بعد زرضمانت لینا چاہئے تھی لیکن صرف شخصی ضمانت لے لی گئی حالانکہ قواعد کی رو سے سیکوریٹی لی جانی چاہئے تھی

*Please see Appendix VI at the end.

اور پہلی قسط کی عدم ادائیگی کی صورت میں lease کو cancel کرنا چاہئے تھا جو نہیں کیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ فشریز میں عدم ادائیگی رقوم کی ذمہ داری افسران پر عائد ہوتی ہے کیا آپ اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر زراعت ۔ جو اطلاع آپ نے مہیا کی ہے اور ایوان میں اس پر روشنی ڈالی گئی ہے اس کے متعلق میں دریافت کروں گا اور مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

FISH FARMS

*12146. **Chaudhri Muhammad Idrees :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state the locations of Fish Farms in West Pakistan on 30th April 1968 alongwith the seed stocking, out-put, income and Expenditure of each of these farms during 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : A statement giving the requisite details is placed on the table of the House.*

چودھری محمد ادریس ۔ فشریز ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ایک شکایت یہ بھی ہے کہ وہ خرچ زیادہ کرتے ہیں ۔ مگر آمدنی بہت کم ہوتی ہے ۔ آپ نے جو statement مہیا کی ہے اس میں آپ نے ۱۹۶۷-۶۸ء کے متعلق بتایا ہے کہ آمدنی ۱۹,۱۰۰ روپیہ تھی اور خرچ ۹۸,۸۲۸ روپیہ تھا کیا آپ اس بات کو explain کریں گے کہ یہ محکمہ اتنے loss میں کیوں چلا جا رہا ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ میرا تو یہ تاثر تھا کہ محکمہ کی آمدنی خاصی ہے اور loss پر نہیں ۔ میرا اندازہ تھا کہ جب سے ہم نے

---

*Please see Appendix VII at the end.

یہ محکمہ سنبھالا ہے اس کی آمدنی بتدریج بہتر ہو گئی ہے ۔

چودھری محمد ادریس ۔ آج آپ کا ہی ایک سوال ۱۰۹۳۷ ملاحظہ فرمائیں اخراجات کی figures میں نے وہاں سے لی ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ آپ تو پیچھے چلے گئے ہیں ۔

چودھری محمد ادریس ۔ میں نے دونوں سوالوں کو compare کر کے figures حاصل کی ہیں ۔ آپ facts & figures کو دیکھیں اور یقین دلائیں کہ محکمہ lo s میں نہیں جائے گا ؟

وزیر زراعت ۔ میں نے آپ کا پوائنٹ نوٹ کر لیا ہے اور اس کے متعلق کارروائی کی جائے گی ۔

FISH SEED STOCKING VANS

*12147. **Chaudhri Muhammad Idrees:** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the total number of fish seed stocking vans with the Fisheries Department, in West Pakistan on 30th April 1968;

(*b*) the quantity of fish seed stocked in Government farms and private farms, separately since 1962 through the said vans ;

(*c*) the total expenditure in respect of the said vans on petrol, repairs, drivers, etc., during the period mentioned in (*b*) above ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Thirteen.

(*b*) A statement giving the requisite information is placed on the table of the House.

(*c*) Rs. 4,90,216.

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF FISH-SEED STOCKED IN GOVERNMENT-FARMS AND PRIVATE-FARMS BY USING FISH-SEED STOCKING VANS, FROM THE YEARS 1 62-63 TO 1967-68

Year	STOCKING OF FISH-SEED IN		
	Govt. Fish Farms/dams, reservoirs, dl.ands, and abandoned canals.	Private Fish Farms.	Total
1962-63	7,49,520	2,85 480	10,35,000
1963-64	7,85,155	3,43,845	11,29,000
1964-65	13,97,325	3 45,675	17,43,000
1965-66	5,52,772	3,80,525	9,33,297
1966-67	5,70,873	3,95,437	9,66,310
1967-68	9,00,092	3,98,748	12,98,840

INSULATED VANS OF FISHERIES DEPARTMENT

*12148. **Chaudhri Muhammad Idrees** : Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the number of insulated vans with the Fisheries Department on 30th April 1968 alongwith the date of purchase and the price of each of them ;

(*b*) the number of such vans as were out of order with the said Department on the said date ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill : (*a*) Three insulated vans were purchased in 1962, for Rs. 19,596·50 each.

(*b*) Nil.

چودھری محمد ادریس - میں محترم ملک صاحب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ تین vans سانگھڑ اور راولپنڈی میں کھڑی ہیں محکمہ نے آپ کو غلط انفارمیشن دی ہے ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ کل ہی اس بات کی طرف میری توجہ دلائی گئی تھی کہ یہ اطلاع غلط ہے اور مجھے جو اطلاع دی گئی وہ وہی تھی جو آپ کے پاس ہے ۔ چنانچہ میں نے کل ہی متعلقہ افسر سے کہا تھا کہ تسلی کر کے بتائیں ۔ آج صبح مجھے بتایا گیا ہے کہ جو اطلاع دی گئی تھی وہ درست تھی لیکن آپ کے کہنے پر میں اب سیکرٹری صاحب محکمہ زراعت سے کہوں گا کہ وہ دوبارہ اپنی تسلی و تشفی کر لیں اور مجھے بتائیں ۔

چودھری محمد ادریس - آپ ۱۹۶۶ء کی Log Book دیکھ لیں اس میں دیا گیا ہے ۔

وزیر زراعت - میں سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کے متعلق اپنی تسلی کرلیں ۔

مسٹر حمزہ - جناب وزیر خوراک کو تحقیقات کے بعد جو کچھ اطلاع ملے گیا وہ از راہ کرم اس کی ایک ایک نقل مجھے اور چودھری محمد ادریس کو مہیا کریں گے ۔

وزیر زراعت - راوی کو تو ضرور اطلاع دوں گا ۔ جو بات بھی ہوگی میں یقیناً سیکرٹری صاحب سے کہوں گا کہ وہ تسلی کر لیں اور Log Book بھی دیکھ لیں ۔ اگر آپ کی بات درست ہوئی اور اہل کاروں نے غلط اطلاع دی ہے تو وہ قابل گرفت ہوں گے کہ انہوں نے غلط اطلاع کیوں دی ۔

EXCAVATION OF SURFACE DRAINS IN RIGHT BANK THATTA SUB-DIVISION

*12176. **Mr. Bashir Ahmed Shah**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state: –

(*a*) the amount provided for the excavation of the surface drains in Right Bank Thatta Sub-Division of Thatta District during 1964-65, 1965-66 and 1966-67, separately;

(*b*) the amount actually spent on the said work during each of the said years;

(*c*) the extent to which the said work has been completed alongwith the probable date by which the said project will be completed in all respects?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Year-wise provision :—

	Rs.
1964-65	64,72,533
1965-66	34,50,000
1966-67	36,08,000

(*b*) Year-wise expenditure: –

1964-65	66,27,640
1965-66	34,08,085
1966-67	45,35,736

(*c*) 330 miles of drains out of 347 completed so ar. The Project will be completed by 1970.

KALRI—BAGHAR LINK CANAL PROJECT

*12178. **Mr. Bashir Ahmed Shah**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the work on Kalri-Baghar Link Canal Project has been started;

(*b*) if answer to (*a*) above be in the affirmative, the total cost of the said project, the amount allocated therefor during 1967-68, the amount spent in this behalf up to 30th April 1968 and the probable date of the completion of the said project?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill): (*a*) Yes.

		Rs.
(*b*) Total cost of the Project	...	2,64,27,000
Total budget allotment for 1967-68	...	33,60,000
Amount spent up to 30th April 1968	...	21,23,649
Probable date of completion of the project provided adequate funds became available.		30th June 1970.

DESILTING OF SURFACE DRAINS OF G.M. BARRAGE AREA

*12280. **Kazi Muhammad Azam Abbasi**: Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that during July 1967, the abnormal heavy rains lashed Thatta and Hyderabad District, and the huge quantity of rain water was drained therefrom into the sea by means of surface drains of G. M. Barrage area ;

(*b*) whether it is a fact that the flow of the said rain water in the said drains was five times more than their normal discharge capacity with the result that almost all the said drains have checked up and even the normal quantity of saline water cannot flow therein ;

(*c*) whether it is a fact that sometime ago, the P.W.D. had prepared a separate budget to the tune of Rs. 5 lac for the repair of the damage done to the said drains by rains, but the same has not been finally approved by the Government so far ;

(*d*) whether it is a fact that out of 25 drag line machines meant for excavation, recently imported by Government exclusively for G.M. Barrage drains, only few have been put in use in the said area and the rest have been placed at the disposal of the authorities of Sukkur and Guddu Barrage areas ; if so, the reasons therefor ;

(*e*) whether Government intend to immediately apply all of the said machines on the drains mentioned in (*a*) above for their desilting ; if so, when and if not, the reason therefor ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) Yes.

(*b*) It is a fact that the drains carried much more quantity of water than their designed capacity. This caused breaches in the drains and at only few places some drains got checked up. It is not a fact that normal quantity of saline water cannot flow as the drains wherever checked have been cleaned.

(*c*) It is a fact that this Corporation applied for funds amounting to Rs. 15,87,000 out of "Contingency Item" for repairing rain damages to irrigation canals and drains in G.M.B. area in October, 1967. Out of this an amount of Rs. 8,48,000 is for repairing damages caused by the rains to the drains. The sanction has not yet been received.

(*d*) Twenty drains and not 25 draglines have been imported for G.M. Barrage. 14 draglines are working in the G. M. B. area while 2 draglines were given to the Irrigation Department for emergent work on Halla Bund and 4 draglines to Guddu Barrage for emergent river bund work. 14 machines are available in the G.M. Barrage area but due to non-availability of funds complete repairs to rain damages to drains has not yet been completed.

(*e*) All the 20 draglines will be employed for excavation and desilting of drains mentioned in (*a*) above. Draglines given to the Irrigation Department for Halla Bund have already been received back while the 4 draglines in Guddu Barrage would be sent back to the project by Ist July, 1968.

ALLOTMENT OF LAND TO AGRICULTURISTS OF MURREE AND KAHUTA TEHSILS IN G.M. BARRAGE

*12309. **Raja Ghulam Sarwar Khan** : Will the Minister for Agriculture please refer to answer to my starred question No. 7044, given on the floor of the House on 5th July 1967 and state :—

(*a*) the tehsilwise acreage of land allotted to agriculturists of Murree and Kahuta tehsils in G.M. Barrage ;

(*b*) whether the case referred to in parts (*c*) and (*d*) of the answer to above said question, which was under consideration, has since been decided ; if so, details thereof ; and if not, time still required for the same ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*)

Name of tehsil	*Area allotted Acres*
Murree	... 480
Kahuta	... 1,344
Total	... 1,824

(*b*) The matter is still under consideration of Government.

راجہ غلام سرور خان - جناب پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب نے انتہائی مہربانی فرماتے ہوئے سابقہ سشن میں میرے ایک سوال نمبر ۴۴۰۷ کے جواب میں فرمایا تھا کہ سابقہ ریکارڈ میں آئندہ غور کیا جائیگا - لیکن جو جواب اس وقت پیش ہے یہ میرے سابقہ سوال کے بالکل برعکس ہے - غلام محمد بیراج کی زمین کا معاملہ ہمارے لئے ۱۹۶۳ء سے زیر غور ہے - ۱۹۶۳-۶۴ء میں میرے سوال نمبر ۳۸۹۹ اور ۵۲۲۶ جب اس ہاؤس میں پیش کئے گئے تھے تو ان کے مطابق کہوٹہ کے ۲۷ افراد کو ۲۳۰۳ ایکڑ زمین ملی تھی اور مری کے ۱۷ افراد کو ۵۷۱ ایکڑ زمین ملی تھی اس طرح کل اس وقت آپ نے ۲۸۷۴ ایکڑ زمین بتائی تھی جو مری اور کہوٹہ کے لوگوں کو ملی ہے - اب جو سوال ہے اس میں کل ۱۸۲۴ ایکڑ زمین بتائی گئی ہے - میں وزیر زراعت سے گذارش کروں گا

کہ ہمارے علاقہ کی پسماندگی سے آپ پوری طرح واقف ہیں ۔ غلام محمد بیراج کی زمینوں کا مسئلہ ۸ سال سے زیر غور ہے کیا آپ اس علاقہ پر مہربانی فرماتے ہوئے سابقہ ریکارڈ پر غور فرمائیں گے ؟

حاجی سردار عطا محمد ۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب میں حاجی صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں کسی کو ایسا نہیں کہنا چاہئے ۔

ملک محمد اختر ۔ میری رائے میں حاجی صاحب قابل احترام ہیں ان کے منہ سے سچی ہی بات نکلتی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ جناب راجہ صاحب کا سوال بہت لمبا تھا ۔ میرے خیال میں وہ اس ایوان میں کافی دیر سے تشریف لائے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے تمام سوالوں کے بقایا جات ایک ہی دن میں پوچھ لئے ہیں ۔ (قہقہہ)

وزیر زراعت ۔ جناب ضلع راولپنڈی کا مسئلہ یوں ہے کہ راولپنڈی کے ضلع کے لئے جو رقبہ غلام محمد بیراج میں مخصوص کیا گیا تھا اتفاق سے وہ رقبہ اس حدود یا اس فہرست میں آ گیا جس کے متعلق Hunting Survey نے کہا کہ یہاں پر پانی نہ لگانا چاہئے اس واسطے ان کو وہ رقبہ نہ دیا جا سکا ۔ جس وقت راجہ صاحب کا یہ سوال آیا تو میں نے اس وقت Revenue بورڈ کو لکھا تھا کہ اگر ان کو وہ رقبہ نہیں مل سکتا تو ان کو کسی اور جگہ رقبہ دے دیا جائے جو اب مل سکتا ہے بہرحال اس معاملہ کو معرض التواء میں رکھنا درست بات ہوئی ۔ دوسری بات انہوں نے اعداد و شمار

کے تفاوت کے بارے میں فرمائی ہے اور وہ اعداد و شمار ان کے پوچھے سوالات کے جوابات کے مطابق نہیں ہیں اس کے لئے میں اس وقت حاضر ہوں میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ سوال دوسری بار کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ میں صحیح طور پر جواب دے سکوں ۔

Mr. Speaker : This question will be repeated on the next turn.

---

*۱۲۴۳۹ - نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ کیا وزیر زراعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کہ سندھ اور تھل کے علاقوں میں زمین کو ہموار کرنے کے لئے حکومت نے کاشتکاروں کو کرایہ پر بل ڈوزر مہیا کئے تھے ۔ اور اس سلسلہ میں اخراجات بیس آسان قسطوں میں وصول کئے جا رہے ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ٹیوب ویل سکیم کے تحت ضلع ملتان اور ساہیوال زمین کے الاٹیوں کو یہی رعایت کیوں نہیں دی گئی ۔ آیا حکومت مذکورہ اراضی کے متذکرہ الاٹیوں کو متذکرہ رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

پارلیمنٹری سیکرٹری (چودھری امتیاز احمد گل) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

نوابزادہ چودھری اصغر علی ۔ حضور عالی ۔ Grow more food کے سلسلے میں اگر کاشتکاروں کو زمین ہموار کرنے کے لئے بلڈوزر دئے

جائیں تو کیا وہ فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتے اور سارا رقبہ جو کئی سالوں سے وہ صاحبان آباد نہیں کر سکے بہت جلد آباد ہو کر زیادہ اناج پیدا نہیں کر سکتا ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ مجھے نوابزادہ چودھری اصغر علی صاحب کے ہر لفظ سے اتفاق ہے کہ زمین کو ہموار کیا جائے اسلئے ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ آپ زمین کو ہموار کرنے کے لئے ان کی ہر بات سے اتفاق کر رہے ہیں ۔

وزیر زراعت ۔ میں آپ کو بھی ہموار کرنا چاہتا ہوں ۔ مگر آپ ہوتے نہیں ہیں تو بہر حال غرض یہ تھی کہ ہم نے آٹھ سو یا نو سو کے قریب بلڈوزر منگوائے ہیں جو ہر ضلع میں رکھے گئے ہیں اور وہ زمین کو ہموار کرنے کے لئے مل سکتے ہیں ۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس مشینری کے معاملہ پر زمینداروں کی سہولت کے لیے حکومت وقت ۳ ۔ ۴ کروڑ روپے subsidy کے طور پر دیا کرتی ہے تاکہ ان کی زمینیں ہموار ہو سکیں ۔ مجھے اتفاق ہے کہ زمینوں کو ہموار ہونا چاہیے ۔ ہم نے ہزار یا ۹ سو کے قریب بلڈوزر منگوائے ہیں ۔ ان کے لئے ہر ضلع میں ورکشاپ کھولی جا رہی ہے ۔ گجرات کے متعلق میں اس وقت نہیں کہہ سکتا کہ وہاں بھی ورکشاپ کھولی گئی ہے یا نہیں ۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں بھی موجود ہو اور وہاں پر بھی بلڈوزر دئے جاتے ہوں اور جس شخص کو خواہش ہے وہ انہیں لے سکتا ہے ۔ حکومت کو اس بات کا احساس ہے اور حکومت مشینری کے لئے زیادہ سے زیادہ خرچ کر رہی ہے لیکن زرعی علاقہ وسیع ہے ۔ آپ کو علم ہے کہ ہمارے وسائل محدود ہیں اور ہمارے مسائل لامحدود ہیں ۔ اس کے لئے بہت وقت درکار ہے ۔

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر زراعت از راہ کرم فرمائیں گے کہ جب انہوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہمیں گندم زیادہ پیدا کرنا ہے اور چاول زیادہ پیدا کرنا ہے تو کیا پنجاب اور سابق صوبہ سرحد اور بہاول پور کے علاقوں میں جن زمینداروں کی اپنی ملکیتی زمینیں ہیں اور ان کی مالی حالت کمزور ہے ان کو بھی اقساط پر بلڈوزر مہیا کرنے کی کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر زراعت - اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ دو سکیمیں ہیں جو پروجیکٹ ایریا نئے ہیں ان کے لئے تو ہم نے یہ سہولت مہیا کی ہے کہ وہ اقساط پر بلڈوزر حاصل کر سکتے ہیں اور جن کی زمینیں آباد علاقوں میں ہیں ان سے پیشگی رقم وصول کی جاتی ہے لیکن اس قسم کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے - جس کی طرف رانا صاحب نے اشارہ کیا ہے -

سردار منظور احمد خان قیصرانی - بعض اضلاع میں یہ بلڈوزر بجائے زمینداروں کے استعمال میں آنے کے ٹھیکیداروں کے کام آ رہے ہیں - کہ وہ ان کو سڑکوں اور نہروں پر استعمال کرتے ہیں - کیا وہ اس قسم کی ہدایت جاری کریں گے کہ پہلے یہ بلڈوزر زمینداروں کو دئے جائیں - اس کے بعد ٹھیکیداروں کے استعمال میں آئیں ؟

وزیر زراعت - ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں یہ شکایت پیدا ہوئی - یہاں پہلے ان کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا تو وہاں کے مقامی افسروں نے یہ سمجھا کہ مشینری بیکار نہ پڑی رہے اور اس کا استعمال اس کے لئے بھی مفید ہے چنانچہ ان کو ٹھیکیداروں نے استعمال کرنا شروع کر دیا مگر حالیہ دورہ میں جب مجھے یہ پتہ چلا تو میں نے اسی وقت حکم دے دیا کہ اس کو پہلے ٹھیکیداروں کو نہ دیا جائے اور انہیں زمینداروں کے لئے مخصوص کیا جائے -

نوابزادہ چودھری اصغر علی - حضور عالی - اگر قسطوں پر بلڈوزر استعمال کے لئے دئے جائیں تو کیا اس میں حکومت کو کچھ نقصان ہونے کا احتمال ہے ؟

وزیر زراعت - نہیں - نقصان نہیں ہوگا لیکن پیشگی رقم دینے والے اتنے ہیں کہ ہم ان ہی کے مطالبات پورا نہیں کر سکتے تو قسطوں والے تو بعد میں آئیں گے -

نوابزادہ چودھری اصغر علی - جن plots کے الاٹیوں کو بلڈوزر حاصل نہیں ہو سکے اور محکمہ Revenue بورڈ ان کے خلاف انکوائری کرکے ان کے plots کو ضبط کرنے کے لئے حکم دے رہا ہے کیا بلڈوزر دستیاب ہونے تک Revenue بورڈ کو ہدایت فرمائیں گے کہ ان کے خلاف کارروائی نہ کی جائے -

وزیر زراعت - یہ وزیر مال کے متعلق ہے - مجھے اس کا علم نہیں ہے -

---

PROTECTION OF GAME BIRDS AND ANIMALS

***12451. Mian Saifullah Khan :** Will the Minister for Agriculture please refer to the answer to part (*b*) of my unstarred question No. 394 laid on the Table of the House on 14th May 1968 and state :—

(*a*) the names of the approved schemes for the introduction of new game birds and animals for development ;

(*b*) the names of those birds and animals and places where these will be introduced ;

(*c*) the dates on which these birds and animals will be acquired and introduced in the Province ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) "Pro-

pagation, Multiplication and Preservation of Wild Life in West Pakistan".

(*b*) (*i*) *Names of birds and animals*—Peacocks, Green Pigeon, Pheasants, Partridge, Bustards, Urial, Black Buck, Chinkara.

(*ii*) *Places*—Districts of Lasbella, Thatta, Khairpur and Lahore, Cholistan and Kaghan.

(*c*) 1969.

چودھری محمد ادریس - کیا پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ اس سکیم کے تحت جو شکار کے جانور ایزاد کرنے ھیں کیا اس میں لاھور کا نام بھی شامل ھے اور کیا یہ بتایا جائے گا کہ لاھور میں آپ کس قسم کے جانور ایزاد کرنا چاھتے ھیں ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - جناب والا - لاھور میں جانوروں کے نام لکھے ھوئے ھیں -

---

CHEMICAL FERTILIZER

***12452. Miss Saifullah Khan :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) the year-wise estimated quantity of chemical fertilizer in tons required for cultivation purposes in the Province during the period from 1968 to 1975 ;

(*b*) the ways and means proposed to be adopted to meet the requirements of chemical fertilizer in the Province during the said period ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) A statement showing the year-wise estimated quantity of chemical fertilizer required for cultivation for the period up to 1969-70 is placed on the Table of the House. Requirement of fertilizer for the remaining period have not yet been planned.

(*b*) The requirement will be met through local manufacture/ imports and Central Government have assured to provide Foreign Exchange for this purpose.

STATEMENT SHOWING THE ESTIMATED QUANTITY OF FERTILIZERS IN TERMS OF AMMONIUM SULPHATE REQUIRED FOR CULTIVATION IN THE PROVINCE

Year.	Estimated requirement.	Local production.	Balance requirement to be met through imports.
	(In lac tons)		
1967-68	13.00	4.30	8.70
1968-69	18.00	4.30	13.70
1969-70	21.00	8.15	12.85
1970-71	Not yet planned.	30.81	—

FRAMING RULES UNDER WEST PAKISTAN FIREWOOD AND CHARCOAL (RESTRICTION) ACT, 1964

*12453. **Miau Saifullah Khan** : Will the Minister for Agriculture please refer to answer to my starred question Nos. 5694 and 10761, given on 22nd June 1967 and 14th May 1968, respectively and state reasons for so much delay in framing rules under the West Pakistan Firewood and Charcoal (Restriction) Act 1964?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : In fact, the enforcement of these rules has been delayed as the Law Department, while examining the rules, had pointed out some lacuna in the main Act for which the necessary amendment would now be brought before the Provincial Legislature.

میاں سیف اللہ خان ۔ یہ ایکٹ ۱۹۶۴ء میں پاس کیا گیا اور اتنے سال بعد آپ کو پتہ چلا کہ اس میں خامیاں موجود ہیں ۔ اتنی دیر کی

کیا وجہ ہو سکتی ہے ؟

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) - اصل میں یہ ایکٹ لوکل افسران کے مشورہ سے پاس ہوا تھا - ان سے مشورہ لیا گیا کہ کس کس جگہ اس کو لاگو کیا جائے - پھر ان کے تعاون کے ساتھ قواعد مرتب ہوئے - دراصل میں سمجھتا ہوں کہ اس کارروائی کا سہرا میرے دوست میاں صاحب پر ہے کہ جنہوں نے اس سوال کے ذریعے اس مسئلے کو اٹھایا اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ قواعد مرتب کئے جائیں گے - وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھیجے گئے تو وہاں سے یہ معلوم ہوا کہ قانون میں کچھ خامیاں تھیں - جن کو درست کیا گیا تو میں میاں صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ایک اچھی کوتاہی کی طرف نشاندھی کی ہے اور اب یہ قواعد تب ہی مرتب ہو سکتے ہیں - جب وہ خامیاں دور ہو جائیں -

مسٹر حمزہ - جناب قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ وہ جناب میاں صاحب کے مشکور ہیں - کیونکہ انہوں نے ان کی ایک 'اچھی، کوتاہی کی طرف توجہ دلائی ہے - اچھی کوتاہی سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر خوراک و زراعت - میں نے 'اچھی، کب کہا ہے -

مسٹر حمزہ - آپ نے 'اچھی، کہا ہے تو عرض یہ ہے کہ جب قانون ۱۹۶۴ء میں پاس ہوا توکیا ابھی تک کوتاہی چلی آ رہی ہے - کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ 'اچھی، کہنے کی بجائے 'مجرمانہ کوتاہی، کہا جائے - کیا آپ اس سے اتفاق کریں گے ؟

وزیر خوراک و زراعت - مجھے تو تعریفی کلمے اکثر اچھے آتے ہیں - میں برے تعریفی کلمے نہیں جانتا - اگر آپ اس ضمن میں میری رہنمائی فرمائیں تو میں آپ کا مشکور ہوں گا -

مسٹر حمزہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ ایک قانون ۱۹۶۴ء میں معرض وجود میں آیا یا آ چکا ہے اور ان حالات کے پیش نظر حکومت نے اس چیز کو ضروری اور مناسب سمجھا ۔ کل خواجہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ۴ سال ہو چکے ہیں کہ وہ اس کو نیچے دبائے بیٹھے ہیں ۔ ان حالات میں اس کو اچھی کوتاہی کہیں یا اس کو قانون شکنی کہیں قانون شکنی کرنے والا بہرحال مجرم ہوتا ہے ۔ کیا میری اس وضاحت کے بعد جو تعریفی کلمات میں نے آپ کی گورنمنٹ کے لئے استعمال کئے تھے ۔ ان سے اتفاق فرمائیں گے ۔

ASSISTANT COLONISATION OFFICER IN GUDDU AND GHULAM MUHAMMAD BARRAGE AREAS

***12562. Mr. Bashir Ahmed Shah :** Will the Minister for Agriculture be pleased to state :—

(*a*) whether it is a fact that the A.D C. has decided to recruit Assistant Colonisation Officers directly for posting in Guddu and Ghulam Muhammad Barrage Project areas ;

(*b*) whether it is a fact that the Officers qualified for the said appointment are already working in the A.D.C. ;

(*c*) if answer to (*a*) and (*b*) above be in the affirmative, reasons for not appointing the officers mentioned in (*b*) above against the posts referred to in (*a*) above and whether the Government intend to reconsider the said decision ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) : (*a*) No.

(*b*) Mukhtiarkars taken on deputation from the Commissioner are appointed as Assistant Colonization Officers in Guddu Barrage Project Area. However, in G.M. Barrage Project out of the 12 posts of Assistant Colonization Officers/Barrage Mukhtiarkars 8 have been occupied by the Mukhtiarkars of the Revenue Department and the remaining 4 posts are filled up by the officials of Ghulam Muhammad Barrage Project.

(*c*) In the absence of any approved scheme it is discretionary for the Project Authorities to borrow people from the Revenue Department to fill up the vacancies of the Assistant Colonization Officers or select people from the officials employed in the Project area to fill up the posts of Assistant Colonization Officers. It is thus, not obligatory on the Project Directors to fill up the posts of Assistant Colonization Officers necessarily by the qualified officials available in the Project Area.

SHORT NOTICE QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Speaker : We will now take up the Short Notice Question No. 13066 by Chaudhri Muhammad Sarwar Khan. The Member may please read out his question.

PROCUREMENT OF RICE

***13066. Chaudhri Muhammad Sarwar Khan :** Will the Minister for Food be pleased to state :—

(*a*) the total procurement of rice made by the Provincial Government, on the Central Government account, variety-wise, throughout West Pakistan in the years 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ;

(*b*) the total procurement of rice made by the Provincial Government, on the Provincial Government account, variety-wise, throughout West Pakistan in the years 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68;

(*c*) the total quantity of rice procured by the Food Department, variety-wise, from the districts of Sheikhupura, Gujranwala, Sialkot, Lyallpur, Gujrat and Lahore, separately, in the years 1963-64, 1964-65, 1965-66, 1966-67 and 1967-68 ?

Parliamentary Secretary (Chaudhri Imtiaz Ahmed Gill) :

(*a*) PROCUREMENT ON CENTRAL GOVT. ACCOUNT

	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68 (upto 31-5-68)
			(Figures in tons)		
Basmati.	95,262	79,525	1,19,838	1,09,727	1,50,875
Permal	14,363	10,378	11,799	5,567	95
Begmi	27,312	16,887	14,530	9,673	37,639
Total	1,36,937	1,06,790	1,46,167	1,24,967	1,88,609
Kangni	65,219	65,077	45,607	27,917	38,041
Joshi	1,52,798	1,26,276	1,96,250	1,55,489	1,20,580
Total	2,18,017	1,91,353	2,41.857	1,83,406	1,58.621
Grand Total	3,54,954	2,98,143	3,88,024	3,08,375	2,47,230
Brokens of : -					
Basmati	...	...	12,229	...	...
Permal	...	...	2,769	...	...
Begmi	...	...	2,425	...	...
Total			17,423		

(*b*) PROCUREMENT ON PROVINCIAL GOVERNMENT ACCOUNT

Basmati	8,852	45,994	11,803	14,891	...

(C) (ALL FIGURES IN TONS)

Varieties	Districts	Quantities Procured 1963-64	1964-65	1965-66	1966-67	1967-68 (up to 31-5-68)
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.
Basmati and Sela Basmati.	Gujranwala	58,463	73,173	72,764	75,158	84,577
	Sheikhupura	30,564	37,176	41,649	31,138	38,428
	Sialkot	11,930	11,313	13,418	14,244	21,148
	Gujrat	2,615	3,049	3,396	3,818	2,885
	Lyallpur	385	631	267	136	697
	Lahore (D)	157	177	147	124	2,094
	Total:	1,04,114	1,25,519	1,31,641	1,24,618	1,49,829

Permal, Hansraj and Mushkin.	Gujranwala	6,146	4,482	5,968	3,354	95
	Sheikhupura	8,016	5,730	5,794	2,114	—
	Sialkot	145	111	37	99	—
	Gujrat	19	—	—	—	—
	Lyallpur	37	55	—	—	—
	Lahore (D)	—	—	—	—	—
	Total :	14,363	10,378	11,799	5,567	95
Begmi.	Gujranwala	11,441	5,856	5,546	2,439	11,324
	Sheikhupura	9,187	5 259	5,825	3,873	8,560
	Sialkot	3,615	2,702	951	561	4,695
	Gujrat	2,187	2,281	1,346	1,422	1,495
	Lyallpur	845	771	825	354	1,138
	Lahore (D)	37	18	37	18	1,818
	Total :	27,312	16,887	14,530	9,673	29 030

	Gujranwala	76,050	83,511	84,278	82,951	95,996
All varieties.	Sheikhupura	47,767	48,165	53,268	36,131	46,988
	Sialkot	15,690	14,226	14,406	14,904	25,843
	Gujrat	4,821	5,330	4,742	5,240	4,380
	Lyallpur	1,267	1,457	1,092	490	1,835
	Lahore (D)	194	195	184	142	3,912
	Total :	1,45,789	1,52,784	1,57,970	1,39,858	1,78,954

YEAR, 1965-66 (BROKEN RICE PROCURED)

	Basmati.	Permal.	Begmi.	Total.
Gujranwala	6,888	1,518	1,015	9,421
Sheikhupura	3,177	1,251	920	5,348
Sialkot	1,891	—	144	2,035
Gujrat	273	—	236	509
Lyallpur	—	—	110	110
Lahore (D)	—	—	—	—
Total :	12,229	2,769	2,425	17,423

QUESTIONS OF PRIVILEGE

RE: INCORRECT ANSWER TO STARRED QUESTION NO.11662 ABOUT THE FILING OF A CIVIL SUIT BY POHOMAL IN LARKANA

Mr. Speaker: We will now take up the Privilege Motion, which was to be moved by Mr. Mahmood Azam Farooqi.

Mr. Mahmood Azam Farooqi: Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to raise a question involving a breach of privilege of this august House as well as of its members caused by an incorrect and misleading statement made by the Minister for Revenue and Rehabilitation in answer to my starred Assembly Question No. 11662.

In parts (*b*) and (*c*) of the answer, the Minister had stated that further action could not be taken and the entire matter was held up as Pohomal had filed a civil suit in the court of First Class Judge, Larkana, nad had obtained an interim injunction.

Sir, I now produce the copy of the District Judge, Larkana's order dated 29-11-67 from which it is evident that the suit and the injunction order referred to in the Minister's reply to my Question No. 11662 was dismissed and vacated respectively on 11-10-67. Furthermore, Pohomal's appeal against the order of Civil Judge, Larkana was also dismissed by the District Judge, Larkana on 29-11-67. It is evident therefore that no civil suit was pending at the time the Minister gave answer to my Question No. 11662 whereas the Minister's answer in question is incorrect and misleading in that it clearly conveys a wrong impression that a civil suit was pending at the time of giving the answer which restrained the Government from taking any action in the matter raised in my Question No. 11662.

The Minister for Revenue and Rehabilitation has therefore breached privilege of this august House and of its members.

جناب والا ۔ یہ پوھومل لاڑکانہ کا ایک ھندو ھے جس نے اپنے دوسرے بھائیوں کے ھندوستان چلے جانے کے بعد ان کے بہت بڑے رقبے پر ناجائز قبضہ کر لیا اور اس کو متروکہ جائیداد declare ھونے کے بعد اس پر ناجائز قبضہ جاری رکھا اور بعد ازاں اس کو متروکہ جائیداد بھی declare نہیں

ہونے دیا ۔ اس کے بعد وہاں کے کچھ لوگوں نے عدالت میں درخواست دی کہ اسے متروکہ جائیداد قرار دیا جائے ۔ اس نے اس کے خلاف اپیل کی ۔ مقدمہ ایک عدالت سے دوسری عدالت میں ہوتا ہوا کمشنر بحالیات تک گیا اور وہاں سے ہائی کورٹ میں پہنچا ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو بالآخر طے ہوگیا کہ یہ متروکہ جائیداد ہے اور اس شخص کی ساری اپیلیں خارج ہوگئیں ۔ مگر اس عرصہ میں وہاں کے حکام متعلقہ کی مدد سے وہ اس پر بدستور قابض رہا اور اس زمین کا فصل حاصل کرتا رہا ۔ نہ حکومت نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی اور نہ اس سے وہ ناجائز منفعت جو وہ حاصل کرچکا تھا وصول کرنے کی کوشش کی ۔ آخر بیس سال تک اس نے جو ناجائز منفعت حاصل کی ہے وہ اس سے حکومت نے وصول کیوں نہیں کی ۔ اس کا جواب وزیر مال نے یہ دیا ہے کہ کیونکہ معاملہ عدالت میں ہے اس لئے کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی ۔ حالانکہ عدالت نے ان کے جواب دینے سے چار پانچ ماہ پہلے طے کردیا تھا اور آخری فیصلہ دے دیا تھا ۔ وزیر مال نے اس طرح کا بیان دے کر اس ناجائز استفادہ کرنے والے شخص کی پشت پناہی کی ہے اور ان افسران کی پشت پناہی کی ہے جن کی مجرمانہ غفلت سے وہ ایسا کرتا رہا اور اس طرح انہوں نے ایوان کے استحقاق کو پامال کیا ہے ۔

وزیر بحالیات (خان غلام سرور خان) ۔ مسٹرسپیکر۔ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ civil suit نہ صرف جاری تھا بلکہ اس وقت بھی جاری تھا جب کہ ممبر نے یہ سوال دریافت کیا تھا ۔ محترم رکن کو کچھ مغالطہ یا غلط فہمی ہوئی ہے ۔ یہ جائیداد جو پوہومل کے قبضے میں تھی اسے متروکہ جائیداد قرار دیا گیا ۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اسے متروکہ جائیداد قرار نہ دیا جائے ۔

شاہ محمد وغیرہ جن کو یہ جائیداد الاٹ ہوئی تھی انہوں نے عارضی حکم امتناعی حاصل کر لیا - پوھومل نے اپیل کی جو مسترد ہوگئی - پوھومل ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہوا مگر وہاں شاہ محمد نے اپیل کے فیصلے کی کوئی نقل پیش نہ کی اس لئے ڈپٹی کمشنر کو یہ علم نہیں ہوسکتا تھا - فاروقی صاحب نے جب یہ سوال کیا تو انہوں نے فاروقی صاحب کو یہ نقل پیش کی - ہم نے جواب میں کوئی غلط بیانی نہیں کی - اس وقت بھی کیس pending ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - کیا آپ اس کیس کا نمبر بتاسکتے ہیں ؟ جو اس وقت بھی pending ہے -

وزیر بحالیات - وہ اس وقت بھی چل رہا ہے -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - وہ کیس بھی جنوری ۱۹۶۸ء میں ختم ہوچکا ہے -

مسٹر سپیکر - فاروقی صاحب کیا جنوری ۱۹۶۸ء میں وہ دونوں دعوے جن کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ختم ہوگئے تھے ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی - انہوں نے اپنے جواب میں یہ کہا تھا:-

"Pohomal has filed a civil suit and has obtained interim injunction."

اس کے بعد فرماتے ہیں :-

"Further progress in the matter is held up because he has obtained an interim injunction."

اس hold up کی وجہ یہ تھی کہ اس نے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا جس کے خلاف سول جج کے پاس اکتوبر ۱۹۶۷ء میں اپیل کی گئی تھی اس کا

نمبر ہے ۴۹ آف ۱۹۶۷ء اس کے خلاف پوھومل نے ڈسٹرکٹ جج کے پاس اپیل کی اس کا نمبر ہے ۷۸ آف ۱۹۶۷ء - ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو یہ اپیل بھی خارج ہو گئی ہے - جس حکم امتناعی کا انہوں نے حوالہ دیا ہے اس کے بارے میں اکتوبر ۱۹۶۷ء میں طے ہوگیا تھا - نیا دیوانی مقدمہ بھی جنوری ۱۹۶۸ء میں ختم ہو گیا تھا -

مسٹر سپیکر - فاضل وزیر مال کا کہنا یہ ہے کہ جب حکومت اس کیس میں پارٹی نہ تھی تو انہیں یہ کیسے علم ہوتا کہ یہ فیصلہ ہوگیا ہے تاوقتیکہ اس کی نقل وہاں پیش نہ کی جاتی -

خواجہ محمد صفدر - محکمہ ضرور پارٹی ہوگا -

The department must be a party in that; whether it is evacuee land or property or not.

مسٹر سپیکر - وہ اپیل تھی حکم امتناعی نہ جاری کرنے کے خلاف اور محکمے کو اس میں فریق مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا - اب آپ یہ فرمائیں کہ کیسے محکمہ کے علم میں یہ فیصلہ تھا اور پھر انہوں نے اخفا کیا -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - انہوں نے جس دیوانی مقدمہ کے بارہ میں کہا تھا اس کا نمبر ہے ۴۹ آف ۱۹۶۷ء اس دیوانی مقدمہ میں ایک پارٹی پوھومل ارجن داس وغیرہ تھے اور دوسری طرف شاہ محمد، ظفر علی اور ساتھ ہی اسسٹنٹ ری‌ہیبیلیٹیشن مختار کار ڈھوکری، لاڑکانہ بھی اس میں فریق مقدمہ تھے - اس پر ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو یہ آرڈر ہوا :-

"No irrepairable injury is contemplated if the injunction is vacated. I hereby vacate the injunction."

سیشن جج نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو جو فیصلہ دیا اس میں گورنمنٹ ایک

پارٹی تھی ۔

وزیر بحالیات ۔ جب پوھوسل نے حکم امتناعی حاصل کیا تو اس کی نقل ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کی ۔ شاہ محمد کا یہ فرض تھا کہ وہ اس حکم کے خلاف اپیل کرکے اس کو vacate کرا لیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ اس میں فریق مقدمہ ہوں تو توقع یہی کی جاتی ہے کہ عدالت کے اس حکم کے متعلق آپ کو معلوم ہو ۔

وزیر بحالیات ۔ میرے پاس اس قسم کی کوئی اطلاع نہیں ہے ۔ آپ اسے کسی دوسری تاریخ کو رکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ خان صاحب فیصلہ کرنے والی بات صرف یہ ہے کہ یہ جواب غلط فہمی سے دیا گیا ہے یا لاپروائی اور غفلت سے ۔ اگر لاپروائی اور غفلت سے دیا گیا ہے پھر تو استحقاق کی پامالی ہوئی ہے ۔

وزیر بحالیات ۔ غلط فہمی ہو سکتی ہے ۔ لاپروائی یا غفلت نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں یہ کیس نمبر ۴۹ آف ۱۹۶۷ء ہے ۔

Civil Suit No. 49 of 1967 "Mukhtiarkar Dhokri at Larkana."

آپ اس کے متعلق تحقیقات فرمالیں کہ کس حد تک لاپروائی ہے ۔ اگر مختار کار ڈھوکری اس میں فریق مقدمہ ہے تو آپ مجھ سے اتفاق فرمائیں گے کہ ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ہر سٹیج پر کیا فیصلہ ہوا ۔

وزیر بحالیات ۔ میرے پاس جو نوٹ ہے وہ یہ ہے ۔

According to the information available on the file of the Deputy Commissioner, the Assistant Settlement Commissioner (Lands), who is

responsible for the allotment of land in dispute to Muhammad Hussain was not a party to the civil suit. The injunction issued by the civil court has not been vacated.

اب میں اس کے متعلق مزید تسلی کر کے عرض کرونگا ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے جو کاغذات دئیے ہیں یہ بالکل صحیح نقل ہے ۔ یہ مصدقہ نقل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کی یہ نقل فیصلہ وزیر متعلقہ کو دے رہا ہوں اور اس پر ہم چھ تاریخ کو غور کریں گے ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

EMBEZZLEMENT OF STEEL SLEEPERS WORTH TWO LACS FROM THE RLY. SIGNAL SHOP

Mr. Speaker : We will now take up adjournment motions ; first motion is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance, namely, on a raid conducted by a Magistrate on Railway Signal Shop, it has been found that steel sleepers worth 2 lacs of rupees shown in the record were not in the stock. The stock has been embezzled with the connivance of Railway employees. The news has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

EMBEZZLEMENT OF RS. 1,75,000 FROM LAHORE SIGNAL SHOP OF P.W.R.

مسٹر سپیکر ۔ اسی قسم کی ایک اور تحریک التواء ۲۵۵ نمبر پر ہے ۔ حاجی سردار عطا محمد صاحب آپ وہ تحریک التواء پیش کیجئے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتے

کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ ایک اہم اور غور طلب مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ریلوے ورکشاپ لاہور کی سگنل شاپ پر ۳۰-۵-۶۸ء کو اینٹی کرپشن سٹاف کے چھاپے کے نتیجے میں محکمہ ریلوے کی کارکردگی سے متعلق جو حقیقت سامنے آئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ میں بہت زیادہ کرپشن پھیل گئی ہے ۔ صرف مذکورہ چھاپے میں ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے کے غبن کا اظہار ہوا ہے جو کہ اب تک محکمہ کی نظر سے اوجھل ہی نہیں رہا بلکہ اس کی طرف سے جان بوجھ کر غفلت برتی گئی ہے جو کہ بڑھتی ہوئی کرپشن کا واضح ثبوت ہے ۔

وزیر قانون (مسٹر اللہ بچائیو غلام علی اخوند) ۔ جناب والا ۔ میں ان دونوں تحاریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء کو ایک مجسٹریٹ اور ایک سب انسپکٹر اینٹی کرپشن ایک شخص بنامی عبدالحمید الیاس تیمور خان کے کہنے پر جو کہ سگنل شاپ میں ملازم تھا اور وہ ۲۹ تاریخ کو under suspension تھا ۔ (یہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۷ء کو معطل ہوا تھا) مجسٹریٹ اور سب انسپکٹر اینٹی کرپشن وہاں گئے ۔ سگنل شاپ کی فونڈری شاپ میں چھاپا مارا گیا تھا ۔غالباً یہی عبدالحمید جو معطل تھا ان کو لایا ۔ مجسٹریٹ صاحب کچھ عرصہ تک وہاں رہے ۔ پھر وہ خود چلے گئے لیکن اینٹی کرپشن سب انسپکٹر ۶ بجے تک وہاں رہا ۔ دو روز تک اینٹی کرپشن سب انسپکٹر وہاں رہا اور وہاں چیکنگ وغیرہ کی ۔ میری معلومات کے مطابق سٹیل سلیپر کی کوئی کمی نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مارچ میں محکمانہ انسپکشن ہوئی جس میں یہ دیکھا گیا تھا کہ آیا جو سامان وہاں بنایا جا رہا ہے اس کا جو اندراج ہو رہا ہے

وہ ٹھیک اندراج نہیں ہو رہا ہے ۔ وہ جتنے سلیپر تیار ہوتے تھے وہ اس سے زیادہ اپنے ریکارڈ میں درج کرتے تھے غالباً وہ اس لئے کرتے تھے کہ وہ زیادہ کام دکھائیں کیونکہ وہ کام کم کرتے تھے ۔ اس پر الکوائری ہوئی ۔ ابتدائی رپورٹ ۲۵ اپریل کو ہو گئی ہے اور محکمہ ریلوے اس پر ایکشن لے رہا ہے ۔ جب یہ انکوائری ختم ہو گئی اور جس شخص کے خلاف کوئی بدعنوانی ثابت ہوئی اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا ۔ جہاں تک مجسٹریٹ کے چھاپے کا تعلق ہے ریلوے ایڈمنسٹریشن کو کل تک کوئی اطلاع نہیں تھی کہ اس کا result کیا ہے ۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ انہوں نے اس چیز کی بھی پڑتال کی تھی کہ آیا سلیپر واقعی کم ہیں جن کی مالیت دو لاکھ ہے مگر کل تک ریلوے انتظامیہ نے مجھے کوئی اطلاع نہیں دی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اخوند صاحب ریلوے کی جانچ پڑتال کے مطابق کوئی کمی واقع تو نہیں ہوئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ یہ کچھ ملازمین کی بدعنوانی ہے جو اس کا زیادہ اندراج کرتے تھے کہ وہ زیادہ production دکھائیں ۔ وہ خود کام کم کرتے تھے اور production زیادہ دکھا دیتے تھے ۔ اس کے متعلق انکوائری ہو رہی ہے اور ایکشن لیا جا رہا ہے ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, as far as the news is concerned a case has been registered by the Anti-corruption Department for the misappropriation of the property worth two lacs of rupees. Now Sir, I come further and make a statement that the information gathered by the press is generally from the local Police Station. The origin of this news which has been published in the Daily Imroze is the registration of a case against the Railway authorities by Anti-corruption Department and the Minister has not denied rather he has shown his ignorance regarding the action taken by the Anti-corruption Department which is an independent body.

Mr. Speaker : But this fact has categorically been denied by the Law Minister that there has been no theft or embezzlement.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, with due apology to the Minister, I would say that this is an abuse of the right of making a statement in the House and getting the adjournment motions ruled out of order on this basis.

Mr. Speaker : The facts have been denied by the Law Minister; both the motions are ruled out of order.

STOPPAGE OF WATER SUPPLY TO BABA AND BHIT ISLANDS BY THE KARACHI DEVELOPMENT AUTHORITY

Mr. Speaker : Next motion No. 251.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the Karachi Development Authority's action in stopping water supply to Baba and Bhit Islands. This being an action of great hardship and far-reaching effects, has created unrest among the people of Karachi and therefore, needs to be discussed in this House immediately.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I have given two motions on this subject and I may also be allowed to move them.

Mr. Speaker : The Member may move both the motions.

DECISION OF THE KARACHI DEVELOPMENT AUTHORITY TO STOP SUPPLY OF WATER TO BABA ISLAND

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the Karachi Development Authority has decided to stop supply of water to the inhabitants of Baba Island though they have made payments of all the dues. The money deposited by them in cash as bills dues has been misappropriated and they have been shown as defaulters.

The news relating to the illegal action of Karachi Development Authority has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

DECISION OF THE KARACHI DEVELOPMENT AUTHORITY TO STOP SUPPLY OF WATER TO BHIT ISLAND

Mr. Speaker: Next motion.

Malik Muhammad Akhtar: Sir, I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent occurrence and of urgent public importance, namely, the Karachi Development Authority has decided to stop supply of water to the inhabitants of Bhit Island though they have made payments of all the dues. The money deposited by them in cash as bills dues has been misappropriated and they have been shown as defaulters.

The news relating to the illegal action of Karachi Development Authority has perturbed the minds of the public of West Pakistan.

Minister for B.D. and Local Government (Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo): Sir, I oppose motion No. 211 moved by Mr. Mahmood Azam Farooqi on the ground that this does not pertain to a single specific matter; it wants to discuss the question about two islands as is given in the very body of the adjournment motion. I would like to brief the House and the Member about the background of the whole case.

The position, Sir, is that till 1964 fresh water for the use of the inhabitants of Baba and Bhit Islands was continued to be supplied to them, for which they paid Rs. 75 per thousand gallons. In order to provide further relief to the population, the K.D.A. spent Rs. 3.67 lacs on a scheme as a result of which the people started receiving water at Rs. 1.50 per thousand gallons. They paid these water charges for a few months only and then stopped payment altogether, in spite of repeated notices served under the regulations.

The present position being that arrears of 2.97 lakhs have accumulated against them.

Mr. Speaker: This is about Baba islands.

Minister for B. D. and Local Government: This is regarding both the islands. I am briefing the House.....

Malik Muhammad Akhtar: I would like to have a bifurcated

account. In case of one island there may be defaulters. In case of the other there may not be any defaulter. I am raising a technical objection to the statement of the Minister. He should deal with both the islands separately.

Minister for B.D. and Local Government : I am submitting about adjournment motion No: 251 moved by Mr. Farooqi and that I mentioned while starting the reply.

The present position.....

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ آپ دونوں جزیروں کے متعلق علیحدہ علیحدہ اعداد و شمار بتائیں -

Minister for B.D. and Local Government : As the Member has asked for a joint question to be discussed the figures available with me are about both the islands.

About adjournment motions No. 257 and 258 I may say that I am already in touch with the authorities and efforts are being made to make the information available. I would be coming to that afterwards. The present position.....

Mr. Speaker : Is the Minister prepared to answer 257 and 258 ?

Minister for B.D. and Local Government : I have not received information so far from the authorities regarding adjournment motions No: 257 and 258. But I am prepared to reply to adjournment motion No: 251.

Mr. Speaker : I think it would be better if we defer all the three.

Minister for B.D. and Local Government : It may be deferred till after the 7th.

Mr. Speaker : 7th ?

Minister for B. D. and Local Government : I amgoing to Pindi and I will be back on the 7th. As I would be coming back by train I may not be able to reach here in time. Would it not be possible to have it on the 11th ?

Mr. Speaker : On the 11th there would be presentation of the General Budget and no adjournment motions would be coming before this House.

Would it not be better that the Member may get information from the Minister and an assurance and not press the motion ?

Malik Muhammad Akhtar : Whatever information he has got he may place it before the House. (*interruptions*)

Minister for B.D. and Local Government: The present position is that arrears of 2.97 lakhs have accumulated against them. The last notice was given to them through registered post with a clear indication that in case the payment is not made by the 31st of May, 1968 the water supply would be discontinued and the responsibility for the inconvenience caused would rest with them. In addition notices were also served through press on more than one occasion. Water is supplied by the Authority on a no-profit-no-loss basis and the supply of the same is very much dependent on prompt payment by the consumers. As far as Baba and Bhit islands are concerned they have not paid even their share of capital cost—1.70 lakhs. (I will try to check it up and I will be able to make it clear when answering the other adjournment motions. This may be regarding Baba island) they have not paid even their share of capital cost, let alone the current dues. The Karachi Development Authority has been forced to discontinue their water connections purely on financial grounds.

So, Sir, about this adjournment motion I have to say, firstly that it does not pertain to a single specific matter, and secondly, action by the KDA has been taken under ordinary regulations after giving proper notice to the persons through the Press. Sir, this is a facility and an amenity which is being provided by the KDA for which the consumer must pay and the consumer is not paying. There cannot be any other source of income for the KDA from which it can finance the project of the water supply if the consumers refuse to pay. This is on a no-profit-no-loss basis.

On these grounds, Sir, I submit that the adjournment motion may be ruled out of order.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - جہاں تک ان کے technical objection کا سوال ہے میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے اپنی تحریک التواء میں یہ عرض کیا ہے ۔۔۔۔

مسٹر سپیکر - فاروقی صاحب - آپ technical objection کو

چھوڑیں ۔ آپ واقعات کے متعلق بیان کیجئے کہ جو کچھ فاضل وزیر نے ارشاد فرمایا ہے آپ اس سے مطمئن ہیں یا نہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ واقعات کی صورت یہ ہے کہ میں نے یہ تحریک التواء اس غرض سے پیش کی تھی کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ وجوہات چاہے کچھ بھی ہوں کہ پانی بند کرنے کی مثال ہمیں تاریخ میں صرف ایک ہی ملتی ہے جبکہ یزید نے امام حسین علیہ السلام پر پانی بند کیا تھا ۔ باقی کسی بھی متمدن حکومت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی ایک شخص کا نہیں ، کسی ایک خاندان کا نہیں بلکہ پوری ایک آبادی جو کہ چاروں طرف سے کھاری پانی میں گھری ہوئی ہو اور جس کو پینے کے لئے شبنم کے سوا اور کوئی پانی میسر نہیں ہے ۔ جو شبنم کے ایک قطرے سے اپنی پیاس بجھاتے ہوں پیسہ نہ دینے پر ان کا پانی اس طرح بند کر دینا میں سمجھتا ہوں کہ ایسا فعل ہے جو کہ یزید کے فعل سے کسی طرح بھی کم تر نہیں ہے ۔ خواہ کوئی بھی وجہ ہو آپ کسی کا پانی نہیں بند کر سکتے ۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میں اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں ۔ فاضل ممبر نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام کے اور ہر ایک کی روٹی کے وہی ٹھیکیدار ہیں ۔ میں ان کے ان الفاظ کے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔ جو شخص کسی دوسرے شخص کو یزید کہتا ہے وہ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ میں نے آپ کو یزید نہیں کہا ۔

وزیر بلدیات ۔ جناب والا ۔ میں ان کی بات کا جواب یہی دوں گا کہ اگر آپ کسی شخص کے لئے اکاؤنٹنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں اور وہ

شخص آپ کو تنخواہ ادا نہیں کرتا تو اس صورت میں کون شخص زیادتی کرتا ہے ۔ کام کرنے والا یا تنخواہ کی ادائیگی نہ کرنے والا ۔ وہ جذبات میں آ کر اس چیز کو غلط رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ مجھے آپ کے سامنے یہ عرض کرنا ہے کہ ۱۹۶۴ء سے پہلے پچھتر روپے فی ہزار گیلن پانی کا خرچہ تھا ۔ لیکن کے ۔ ڈی ۔ اے نے وہاں پر لائن بچھا کر اس خرچ کو ڈیڑھ روپے کر دیا ہے ۔ اب اگر کوئی صاحب ڈیڑھ روپے بھی ادا نہ کریں تو پھر آپ ہی فرمائیں کہ کے ۔ ڈی ۔ اے پر رقم کہاں سے نازل ہوتی ہے ۔ اگر آپ کے ۔ ڈی ۔ اے کے بل ادا کرنے کے لئے تیار ہیں تو میں ابھی حکم کر دینے کے لئے تیار ہوں کہ وہاں پر پانی کھول دیں ۔ لیکن اگر آپ صرف جذبات کی بناء پر حقائق کو نظر انداز کرنا چاہتے ہیں یا صرف اس وجہ سے کہ کوئی شخص زبان سے یہ کہے کہ وہ ایک خاص جماعت سے تعلق رکھتا ہے جس کے ساتھ اسلام کا نام چسپاں کیا گیا ہے اور وہ اپنا یہ حق سمجھتا ہے کہ وہ حقائق کو اس طرح غلط بیانی میں دبا کر پیش کرے کہ جس کو دیکھ کر حق اور سچ کے ماتھے پر شرمساری سے پسینہ آ جائے ۔ جب کوئی شخص کوئی بات کرتا ہے تو اس کو اس بات کا خود ہی خیال رکھنا چاہئے کہ اسلام کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دے ۔ یہ تو بحث کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایک معصوم سے واقعہ کو جو کہ مبنی بر حقائق ہے ۔ اس کو اس طریقے سے پیش کیا جائے اور جذبات میں بہہ کر حقائق کو نظر انداز کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاروق صاحب ۔ آپ یہ فرمائیے کہ آپ کی اس کے متعلق کیا تجویز ہے کہ اگر وہ واجبات نہ دیں تو پھر کیا کیا جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب والا ۔ پہلے تو میں point of

personal explanation پر کچھ عرض کروں گا اور وہ یہ ہے کہ میں نے ان کو یزید نہیں کہا ہے بلکہ میں نے اس اصول کو یزیدی کہا ہے کہ جب کسی شخص پر پانی بند کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر - آپ میرے سوال کا جواب دیجئے کہ اگر قواعد کے مطابق وہ اپنے واجبات ادا نہیں کرتے تو کیا کرنا چاہئیے ؟

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ آپ یہ واجبات بھی اسی طرح وصول کریں جس طرح کہ دوسرے واجبات کی وصولی کرتے ہیں - یعنی اگر کوئی شخص پراپرٹی ٹیکس نہیں دیتا تو آپ کیا کرتے ہیں ؟ اگر کوئی شخص آپ کو مالیہ ادا نہیں کرتا تو پھر آپ کیا کرتے ہیں آپ جو کچھ بھی کرتے ہیں کم از کم ان پر پانی تو بند نہیں کرتے - آپ واجبات کی [illegible] کا کوئی بھی طریقہ اختیار کریں لیکن آپ کو پانی بند نہیں کرنا چاہئیے کیونکہ نہ تو پانی کوئی amenity ہے اور نہ ہی سامان تعیش ہے بلکہ یہ تو انسانی زندگی کے لئے ایک انتہائی ضروری چیز ہے - اس لئے آپ کسی شخص پر پانی بند نہیں کر سکتے -

وزیر بلدیات - جناب والا - میں ایک بات عرض کروں گا کہ میرے فاضل دوست نے واجبات اور اصول کو غلط ملط کرکے پیش کیا ہے - یہ بھی اصول ہے کہ غلط بیانی کرنا اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور اس کے لئے بڑی سخت سزا تجویز کی گئی ہے - ہم نے جناب والا ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی کہ وہ کہیں سے پانی نہیں لا سکتے - - - -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - وہ پانی کہاں سے لائیں گے ؟

وزیر بلدیات - جہاں سے وہ ۱۹۶۴ء سے پہلے لا رہے تھے - اگر

وہ واجبات ادا کرنے کو تیار نہیں ہیں تو جہاں سے وہ ۱۹۶۴ء سے پہلے پانی لا رہے تھے لائیں ۔ ہم نے پونے چار لاکھ روپے سے لائن بچھائی ۔ تقریباً پونے تین لاکھ روپیہ ان کی طرف بقایا ہے ۔ اگر وہ حضرات ادا نہیں کرتے اور اگر آپ کے اس اصول کو تسلیم کر لیا جائے اور سارے لوگ یہی کہیں کہ چونکہ پانی بند کرنا خلاف اصول ہے ۔ اس لئے کوئی شخص پانی کی ادائیگی نہیں کرے گا اور وہ کروڑھا روپیہ جو پانی کی سپلائی پر خرچ ہو گا وہ کہاں سے آئیں گے ۔ جناب والا ۔ دوسری بات یہ کہ جہاں تک پانی کی سپلائی بند کرنے کا تعلق ہے ۔ جہاں بھی بل کی ادائیگی نہیں کی جاتی وہاں پانی بند کیا جاتا ہے اور ادائیگی ہو جاتی ہے تو پانی کا connection دوبارہ دے دیا جاتا ہے ۔ جہاں تک پانی بند کرنے کا تعلق ہے وہ یہ نہیں کہ ان جزیروں کو پانی لے جانے سے منع قرار دیا گیا ہے ۔K.D.A نے پیسے خرچ کرکے لائن بچھائی اور اس پر پیسے خرچ ہوتے ہیں اور ان کو پانی سپلائی ہوتا ہے ۔ وہ حضرات ادائیگی نہیں کرتے تو K.D.A. نے اپنا جو سپلائی کرنے کا کام تھا ۔ کیونکہ اس کی ادائیگی نہیں ہو رہی ہے ۔ اس نے پانی کی سپلائی کو بند کر دیا ہے ۔ اور جو شخص باقی ادا نہیں کرتا تو ان کے خلاف بھی یہ action لیا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Action has been taken in the ordinary administration of law and the three motions are ruled out of order.

FAILURE OF THE PROV. GOVT. TO PURCHASE WHEAT FROM TOBA TEK SINGH (DISTT. LYALLPUR) GRAIN MARKET

Mr. Speaker : Next motion No. 252 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir I hereby ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter

of recent and urgent public importance, namely the failure of the Provincial Government to make adequate arrangements to purchase wheat from Toba Tek Singh Grain Market, District Lyallpur, resulting in the blocking of 25,000 bags of wheat in the said market, which has caused great hardship to Commission Agents and the growers of the area, as revealed through a telegram from the Secretary, Anjuman-e-Arhtis, Toba Tek Singh, received by me on the evening of 1st June, 1968.

Minister of Food & Agriculture (Malik Khuda Bakhsh) : I, Sir, oppose this motion on the ground that about 55,000 bags of wheat arrived in Toba Tek Singh, and we have purchased 30,000 bags. We are continuing to purchase the remaining quantity. I have been emphasising again and again the physical limitation of the purchasing agency, so it is not... (*interruptions*)

Mr. Speaker : Would Chaudhri Muhammad Nawaz, please move to the lobby ?

Minister of Food & Agriculture : I was submitting that it is no case of negligence or any question of harming the interest of the growers or the traders of Toba Tek Singh, because we have already purchased 30,000 bags from that Mandi of Toba Tak Singh uptil the 31st of last month. I concede that 25,000 bags are there and more are pouring in, but we are endeavouring to lift wheat as quickly as possible and as expeditiously as possible. Sir, on receipt of this motion about two days ago, I got into touch with the local authorities and I have impressed upon them the necessity of lifting this quantity as early as possible. I have not received any recent intimation but action has been taken. I would have opposed it on technical grounds that it was not a matter of recent occurrence, but I don't like to take that stand. I want to assure the Member that we have purchased 30,000 bags already, we are purchasing and we will continue to purchase, and I promise that any quantity, which is available in any Mandi, will be purchased by the agency.

Sir, the unfortunate part of the whole thing is this that wheat is coming in Mandis like a torrent, and sometime we are not able to cope with the situation. We are endeavouring, however, to do our utmost. You will be very glad to know that uptil now about two lakh tons of wheat have been purchased only within a fortnight. Two lakh tons in a fortnight, which is unheard of in the history of your province. So, this goes to show that we are alert. We have provided the finances, we are trying to do everything. This is why I have been asking the farmers to

be a little more patient so as to get the price. So I would like to assure the Member that I have taken the requisite action, and I hope by now the camplaint that came to him by telegram would have been removed, because I made sure by contacting the Deputy Commissioner when I told him to proceed to the market and purchase the entire quantity of wheat.

In view of these circumstances, I would request my friend-He is not yet convinced because his face shows so, but this is all that I can do and I cannot do anything else except to promise-that I will do my utmost to get hold of as much quantity of wheat as is possible.

Sir, here you may kindly permit me to say that Government is committed to take all the marketable surplus on voluntary basis, is endeavouring to do its utmost, and I seek the cooperation and understanding of the people in this matter, because it is a very heartening thing to find that we have got so much surplus and we are able to purchase so much quantity.

In view of these circumstances, I would request the Member not to press this motion as action is being taken, and there is no default on the part of the Government or any Government agency.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب قائد ایوان یہ کوشش کر رہے ہیں کہ گندم زیادہ سے زیادہ مقدار میں جلد سے جلد منڈیوں سے خریدی جائے - لیکن میں جناب قائد ایوان اور وزیر خوراک کو چھوٹے کاشتکاروں کی مجبوریوں کا احساس دلانا چاہتا ہوں - آپ یہ جانتے ہیں کہ جو کاشتکار محنت و مشقت سے جنس پیدا کرتا ہے اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت حاصل کرے - ان کی مالی مجبوریاں ہوتی ہیں اور آپ کو ان کی مجبوریوں کا احساس ہونا چاہئیے تھا - آپ کا یہ فرمان کہ بہت بڑی مقدار میں غلہ یا گندم منڈیوں میں آ رہی ہے - اس کا احساس حکومت کو بذات خود ہونا چاہئے اور آپ کا یہ فرض تھا کہ قبل از وقت ایسے انتظامات کرتے اور جو صورت حال آج منڈیوں میں اور خصوصی طور پر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نمودار ہو رہی ہے نمودار نہ ہوتی - میں آپ کے ذریعہ سے جناب

قائد ایوان اور جناب وزیر خوراک کو یہ مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ اتنی مقدار میں گندم کا منڈیوں میں جمع ہونے کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہاں گندم کے نرخ ۱۶ یا ۱۷ روپے من نہیں ۔ بلکہ سرخ گندم پنجاب یا میکسی پاک کے نرخ چودہ یا پندرہ روپے من ہیں اور اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چھوٹے کاشتکار بری طرح سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ اگلے سال کاشتکار گندم کی کاشت میں یا گندم کی پیداوار میں اس حد تک دلچسپی نہیں لیں گے ۔ جس قسم کی دلچسپی انہوں نے اس سال لی ہے اس طرح سے ہمارا قومی مفاد متاثر ہو گا ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ مانتا ہوں کہ بہت سی دشواریاں یا عملی مجبوریاں بھی ہیں ۔ لیکن محض آپ کے دعویٰ کرنے سے یا یقین دھانی سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا ۔ اگر آپ یہ دعویٰ پہلی بار کرتے تو میں اس کو یقیناً مان لیتا اور آپ کا انتہائی مشکور بھی ہوتا ۔ لیکن آپ کو یاد ہو گا کہ آپ یہ یقین دھانی یا وعدے یا دعوے پچھلے کئی دنوں سے اس ایوان میں اور اس ایوان کے باہر کرتے رہے ہیں ۔ اس صورت حال کا مجھے محض تار کے ذریعے نہیں بلکہ ذاتی طور پر بھی کل کسانوں کے ایک لیڈر چودھری فتح محمد نے مجھے یہ بتایا کہ چھوٹے کاشتکار بہت ہی بری طرح سے متاثر ہو رہے ہیں مگر آپ نے جو اقدامات کئے ہیں ہم تو اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ ان میں کامیاب ہوں ۔ لیکن میں پھر جناب سپیکر کی وساطت سے جناب قائد ایوان اور وزیر خوراک کو یہ احساس دلاتا ہوں کہ آپ کی کوششیں اس حد تک کامیاب نہیں ہوئیں کہ آپ مبارکباد کے مستحق ہوں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر زراعت (ملک خدا بخش) ۔ جناب والا ۔ محترم حمزہ صاحب نے دو تین مسائل کی طرف آپ کی توجہ دلائی ہے ۔ پہلی بات یہ

ہے کہ میں اعلان کرتا رہتا ہوں مگر عمل کی صورت ٹھیک نہیں ہے ۔ یا یقین دھانی صرف لفظی یا زبانی ہے ۔ میں نے اسی واسطے جناب کی خدمت میں عرض کرنے کی جرأت کی تھی کہ پندرہ بیس روز کے عرصے میں دو لاکھ ٹن کا خرید کر لینا کیا یہ لفظی یقین دھانی ہے ؟ کیا یہ زبانی دعویٰ ہے ؟ اور کیا یہ اعلان اور عمل کے فرق کا کوئی سوال ہے ؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہم حتی‌المقدور کوشش کرتے ہیں ۔

دوسرا مسئلہ حمزہ صاحب نے یہ اٹھایا کہ اس سے چھوٹے کاشتکار بڑے متاثر ہوتے ہیں ۔ مجھے اس بات کا احساس ہے ۔ میں خود بھی (شاید حمزہ صاحب اس بات کو نہیں مانیں گے) ایک چھوٹا کاشتکار ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ صرف آم کا باغ ایک یا دو لاکھ میں بکتا ہے ہر سال ۔ بہت چھوٹے ہیں ۔ اللہ ان کے حال پر رحم کرے اور ان کو بہت بڑا بنا دے ۔

Mr. Speaker : Was it a point of order ?

وزیر زراعت ۔ یہ میرے لئے دعا ہے جناب ۔ جناب اس ایوان میں ایک ضابطہ یہ بھی ہونا چاہئے کہ کبھی کبھی دعا کر لی جائے تو یہ دعا کے سلسلہ میں تھا ۔ (قہقہہ)

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ ان کی مشکلات ہیں اور اسی لئے کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ حتی‌المقدور جلد از جلد گندم اٹھا لی جائے اور میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں اور میں مبارکباد کے لئے نہیں بلکہ اپنے فرض کی ادائگی کے سلسلہ میں عرض کرتا ہوں کہ ہم دن رات اس بات کی کوشش میں ہیں کہ حتی‌المقدور جتنی جگہ سے بھی ہو سکے گندم وصول کر لیں ۔ چھوٹے

کاشتکاروں کو میرا مشورہ یہ ہے اور میں ہمیشہ دیتا رہتا ہوں ۔ کل ہی میں نے کسی براڈ کاسٹ میں بھی یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ جتنی جلدی کریں گے اتنا ہی اس میں انہیں نقصان یا خسارہ ہو گا ۔ لازمی طور پر حمزہ صاحب یا ان کے ہم خیال اصحاب یہ کہیں گے کہ ان کی مجبوریوں کا اندازہ لگانا چاہیے ۔ جناب والا ۔ جو بالکل چھوٹا کاشتکار ہے وہ تو اتنی گندم پیدا کرتا ہے جو وہ خود کھا لیتا ہے اور جو درمیانہ درجہ کا کاشتکار ہے (اور زیادہ تعداد انہی لوگوں کی ہے) ان کو تھوڑا سا ہاتھ روک کے چلنا چاہئیے اور اپنی قیمت مناسب لینی چاہئیے ۔

تیسری چیز جو میرے دوست نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت نرخ چودہ یا پندرہ روپے ہے ۔ کسی جگہ اگر وہ مجھے فرما دیں کہ چودہ یا پندرہ روپے ہے تو جس جگہ ہے، میں خرید کرنے کو تیار ہوں ۔ میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں وہاں سے چودہ پندرہ روپے میں خرید کر لوں گا ۔ میں حمزہ صاحب سے عرض کروں گا اور کل بھی میں نے ایک سلسلہ میں عرض کیا تھا کہ بعض وقت جوش میں آ کر ہم اس چیز کو یا اس مفاد کو ضرب پہنچا دیتے ہیں جو کہ ہمیں عزیز ہوتا ہے ۔ اب بار بار اس بات کے کہنے سے ایک ہراس کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ۔ میرے زمیندار بھائیوں میں اور وہ سمجھتے ہیں کہ شاید نرخ گر رہا ہے ، گر رہا ہے ، گر رہا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ زیادہ جلدی فروخت کرنا چاہیں گے ۔ میں سب صاحبان کا مشکور ہوں ۔ تمام طبقوں کا اور نیشنل پریس کا بھی کہ پچھلی دفعہ جب غذائی قلت کی صورت حال پیدا ہوئی تھی تو انہوں نے بڑا تعاون کیا تھا اور بعض وقت مشکل حالات کا ذکر نہ کرکے میری بڑی امداد کی تھی ۔ اب بھی ایک خاص قسم کا مسئلہ ہے ۔ اس میں چند خود غرض لوگ جو سستے داموں خرید کرنا چاہتے

ہیں وہ اس قسم کی افواہیں پھیلا رہے ہیں ۔ ہمیں چاہئیے اور حمزہ صاحب کو چاہئیے کہ ان افواہوں کی تردید کریں اور بار بار تردید کریں کہ ہم چودہ سترہ روپے پر خرید کرنے کو تیار ہیں چاہے وہ پنجاسو ہو یا سیکسنی پاکٹ ریڈ ہو یا کوئی اور بلا ہو تو اس لحاظ سے ان کو کسی طریق سے بھی پا دو روپے کا نقصان نہیں کرنا چاہئیے ۔ ان حالات میں میں حمزہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو مفاد ان کو عزیز ہے مجھے بھی وہی عزیز ہے ۔ ان کے یہ کہنے سے کہ چودہ روپے نرخ ہوگیا ہے باہر کیا اثر پیدا ہو گا ۔ مجھ سے تو آپ شاید argument جیت لیں لیکن ان تمام طبقوں میں جن میں اخبارات پڑھے جاتے ہیں وہ کہیں گے کہ ایک زمیندار آدمی مسٹر حمزہ نے یہ کہہ دیا ہے کہ چودہ روپے نرخ ہو گیا ہے ۔ لہذا اس کا مطلب یہ ہے کہ نرخ واقعی چودہ روپے ہو گا تو بیچارہ کاشتکار کسان ساڑھے تیرہ تک پہنچنے لگ جائے گا ۔ آئیے ہم اکٹھے ہو کر اس بات کی تردید کیا کریں اور لوگوں میں خود اعتمادی پیدا کریں ۔ نرخ اگر چودہ روپے ہے تو نہیں ہونا چاہئیے ۔ ہمیں سترہ روپے زمیندار کو دینے چاہئیں ۔ بعض وقت حمزہ صاحب جوش میں ایسی باتیں نہ کر دیا کریں کہ جس سے وہ جس مفاد کو برتر رکھتے ہیں اسی کو وہ مضروب یا مجروح کر دیں ۔ اس لئے میں نے یہ وضاحت کی ہے اور market intelligence کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک کوئی جگہ ایسی نہیں ہے دیہات کے علاوہ (دیہات میں البتہ پندرہ اور سولہ روپے من گندم بکتی ہے مگر ایک روپے کا خرچ منڈی تک لانے میں اور octroi اور دوسری چیزوں میں ہو جاتا ہے) اس لحاظ سے چودہ یا تیرہ میں نے نہیں سنا ۔ میری اطلاع نہیں ہے اور اگر کسی جگہ بکی ہے تو بہتر صورت یہ ہو گی کہ آپ مجھے اطلاع دے دیا کریں ۔ ہم وہاں تک پہنچنے کی کوشش کریں

گے ۔ ان چند معروضات کے پیش نظر میں دوبارہ یہ کہوں گا اور حمزہ صاحب کو یہ کہنے پر مجبور کروں گا کہ وہ یہ کہیں کہ چودہ روپے نرخ نہیں ہے ۔ تاکہ اخبارات والے ایسا نرخ نہ چھاپیں اور لوگوں میں مایوسی اور بددلی نہ پھیلے ۔ میں آپ سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ بد دلی اور مایوسی کو پھیلانا ملکی مفاد کے موافق نہیں ہوتا ۔ ہمیں آپ بے شک جو چاہیں کہیں اور اس کے بڑے مواقع آپ کو ملتے ہیں اور آپ کبھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے بھی نہیں دیتے ۔ لیکن اس میں تو آپ کا فائدہ ہے ۔ آپ کے بھائیوں کا فائدہ ہے ۔ آپ کی برادری کا فائدہ ہے ۔ کاشتکاروں کا فائدہ ہے ۔ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی کا فائدہ ہے ۔ کیا آپ اس کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں ؟ میں آپ سے یہ توقع نہیں رکھتا ۔

Mr. Speaker : Does the Member press his motion ?

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں ذاتی وضاحت کے طور پر ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس تحریک کو admit کر لیا جاتا اور اسمبلی اس کی اجازت بھی دے دیتی تب بھی شاید اس پر اتنی ہی بحث ہوتی جتنی اب ہوئی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ یقین کریں کہ اس ایوان میں جو معزز ارکان بیٹھے ہیں ۔ اگر قائد ایوان انہیں اپنے دل کی بات کہنے کی اجازت دیں اور وہ اپنے علاقوں کے تمام حالات بتا سکیں تو جو معروضات میں نے پیش کی ہیں ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں) یہ محض ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہی نہیں۔ چیچا وطنی بورےوالہ ۔ ملتان ۔ ساہیوال کے مختلف علاقوں میں گوجرہ اور جڑانوالہ میں ان تمام کی تمام جگہوں پر یہی حالات ہیں ۔ جہاں تک ان کا یہ فرمان ہے کہ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Does the Member press his motion.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں اصرار کرتا ہوں -

Mr. Speaker : It has been stated by the Minister for Food that 25,000 bags of wheat are still lying un-purchased in the markets of Gojra and Toba Tek Singh. I, therefore, hold the motion in order.

Mr. Hamza has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of a recent occurrence, namely, the failure of the Provincial Government to make adequate arrangement to purchase wheat from Toba Tek Singh Grain Market, District Lyallpur, resulting in the blocking of 25,000 bags of wheat into the said market which has caused great hardship to the commission agents and the growers of the area, as revealed through a telegram from the Secretary, Anjuman-e-Arhtian, Toba-Tek Singh, received by me on the evening of 1-6-68.

Those Members who are in favour of leave being granted, may please rise in their places.

As less than twenty five Members rose in their places, leave to move the motion was refused.

THEFT OF THE CAR OF A.I.G. (TRAFFIC) LAHORE

Mr. Speaker : We now pass on to adjournment motion No. 253 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I ask for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of urgent public importance and of recent occurrence, namely, the extreme lawlessness prevalent in the province as disclosed by the theft of the car of A.I.G. (Traffic), Lahore. Inspite of hectic efforts the car and the thieves have not been traced by now. The news disclosing the theft was published in the daily 'Pakistan Times', Lahore, dated 3-6-68 and has caused great resentment and alarm among the public all over the province.

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah) : Sir, I oppose it. I concede that the theft of a car of the A.I.G. has occurred on the night of first June at his residence and it is also a fact that the case has

been registered and efforts are being made, and will continue to be made, to trace the car. The culprits, however, have not been traced so far ; this is true. I will further submit that an isolated case of a theft cannot warrant the adjournment of the business of this august House. After all we are here... ..

Mr. Speaker : I agree with the Minister for Home and rule the motion out of order.

Next motion No. 259 by Malik Muhammad Akhtar ; he is not present. The motion lapses.

(At this stage Mr. Senior Deputy Speaker, Syed Yusaf Ali Shah, occupied the Chair)

LEAVE OF ABSENCE OF M.P.As

Mr. Senior Deputy Speaker : We will now take up leave applications of the Members.

MAKHDOOM SULTAN AHMED

Secretary : The following application has been received from Makhdoom Sultan Ahmed, M.P.A. :—

"گذارش ہے کہ میں یکم مئی تا ۱۶ مئی
اسمبلی کے اجلاس میں بوجہ بیماری شامل نہیں
ہو سکا ۔ برائے مہربانی ان ایام کی رخصت
منظور فرمائی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZIR AHMED

Secretary : The following application has been received from Mian Nazir Ahmad, M.P.A.:—

"گذارش ہے کہ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۸ء
کو میں بوجہ بیماری اسمبلی کا اجلاس attend
نہیں کر سکا ۔ اس تاریخ کی چھٹی عطا فرمائی
جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED MUHAMMAD HASSAN SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Muhammad Hassan Shah, M.P.A.:—

"I could not attend the meetings of the Assembly from 1.5.68. to 16.5.68 due to unavoidable circumstances. I may therefore kindly be allowed leave for the said period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

Tha the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN SAIFOOR KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Saifoor Khan, M.P.A.:—

"احوال آنکہ ۔ میں نے مورخہ ۲۰ مئی
۱۹۶۸ء تک چھٹی لی ہوئی تھی ۔ مگر ۲۰
مئی ۱۹۶۸ء تک میں اپنے کام سے فارغ نہ
ہو سکوں گا ۔ اس لئے عرض ہے کہ میری

چھٹی مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء تک بڑھا دی
جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUR REHMAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdur Rehman, M.P.A. :—

"عرض ہے کہ بندہ بوجہ علالت مورخہ
یکم مئی سے ۲ مئی ۱۹۶۸ء تک اور ۴ مئی
۱۹۶۸ء سے ۹ مئی ۱۹۶۸ء تک حاضر نہ
ہو سکا ۔ برائے مہربانی مندرجہ ایام کی رخصت
عطا فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

QAZI GHULAM SHABBIR

Secretary : The following application has been received from Qazi Ghulam Shabbir, M.P.A. :—

"میں ۱۳ ، ۱۴ مئی کو لاہور ہیلز میں
موجود تھا ۔ مگر خرابی صحت کے باعث سیشن
میں شمولیت نہیں کر سکا ۔ مہربانی فرما کر
ان ایام کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL GHAFFAR KHAN PASHA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Ghaffar Khan Pasha, M.P.A. :—

"My father is seriously ill and is admitted in the Civil Hospital, Karachi. I have not, therefore, been able to attend the session so far. I request that I may kindly be granted leave from the 1st to 20th May, 1968."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A. :—

"Owing to unavoidable circumstances I have been unable to attend the Assembly. Leave may kindly be granted from 6th to 17th May, 1968."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR RAIS SHABBIR AHMED KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Rais Shabbir Ahmed Khan, M.P.A. ;—

"I am suffering from Typhoid from last 15 days and I am under treatment of Dr. Yahya.

I therefore shall be highly obliged if you will excuse my absence and grant me leave for one month."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is ;

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL QAYYUM

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Qayyum, M.P.A. :—

"Owing to urgent private business I could not be present in the Assembly on 1st, 10th, and 13th, May, 1968. Kindly grant me leave for these days.,

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAI MANSAB ALI KHAN KHARAL

Secretary : The following application has been received from Rai Mansab Ali Khan Kharal, M.P.A. :—

"Due to some unavoidable circumstances I could not attend the session of the Assembly on 7th May, 1968. It is requested that leave be granted for that day."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CAPTAIN AKHTAR AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Captain Akhtar Ayub Khan, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Assembly on the following dates due to urgent private affairs :—

1. 3.7.67 to 6.7.67,
2. 25.9.67 to 29.9.67,
3. 2.10 67 to 16.10.67.

from 25.10.67 to 31.10.67 and

4. 1.11.67 to 4.11.67.

I am therefore to request that House may be moved for leave for the said periods."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK MUHAMMAD ASLAM KHAN

Secretary : The following application has been received from Malik Muhammad Aslam Khan, M.P.A. :—

"Due to sickness I could not attend the Assembly Session on 17th and 20th May, 1968. Assembly may be moved to grant me leave for the above-mentioned two days."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SHEIKH FAZAL HUSSAIN

Secretary : The following application has been received from Sheikh Fazal Hussain, M P.A :—

"گذارش ہے کہ میرے بھائی کے لڑکے کو ہیضہ
ہوگیا تھا ۔ فدوی کو ۱۴-۵-۶۸ سے ۱۶-۵-۶۸
تک تین دن کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔
عین نوازش ہوگی ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZIR AHMED

Secretary : The following application has been received from Mian Nazir Ahmed, M.P.A. :—

"گذارش ہے کہ میں کل مورخہ ۲۰-۵-۶۸ کو
اسمبلی کے اجلاس میں حاضر نہیں ہوسکا ۔
۲۰-۵-۶۸ کی چھٹی منظور فرمائی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD HAYAT KALYAR

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Hayat Kalyar, M.P.A. :—

"میں بوجہ ضروری کام کے مورخہ ۱۶-۵-۶۸ ،
۲۰-۵-۶۸ کو حاضر نہیں ہوسکا ۔ لہذا مندرجہ
بالا دو یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR ALI GOHAR CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Ali Gohar Chishti, M.P.A.:—

"میں ۱۳ مئی اور ۱۴ مئی کو سخت بیمار رہا ۔ جسکی وجہ سے اسمبلی میں حاضری نہ دے سکا ۔ لہذا ان دو دنوں کی چھٹی منظور کی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

PIR ALI GOHAR CHISHTI

Secretary : The following application has been received from Pir Ali Gohar Chishti, M.P.A. :—

"میں ۲۰ مئی کو زکام اور گلے کی خرابی کی وجہ سے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق تمام دن بستر پر رہا ۔ جس کی بناء پر اسمبلی میں حاضری نہیں دے سکا ۔ لہذا ۲۰ مئی کی چھٹی منظور کر کے مشکور فرمائیں ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAWAJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary : The following telegram has been received from Khawaja Jamal Muhammad Koraija, M.P.A. :—

"Grant sick leave from Ist May to 31st May 1968".

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD AKBAR KHAN KANJU

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju, M.P.A. :—

"میں بوجہ ناسازی طبع ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء کو اجلاس
کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکا ۔ رخصت
منظور فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD ISHAQ KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ishaq Khan, M.P.A. :—

"As I have to attend some urgent work at Quetta. I, therefore request you to very kindly excuse my absence from the House from 20th May, 1968 to 6th June, 1968."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SHEIKH FAZAL HUSSAIN

Secretary : The following application has been received from Sheikh Fazal Hussain, M.P.A. :—

"میں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۸ء کو بوجہ علالت
اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔
مہربانی فرما کر متذکرہ تاریخ کی رخصت عطا
فرمائیں ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following application has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A. :—

"Respectfully I beg to state that I had to come to Multan for my personal affairs, therefore, I could not attend the Assembly meeting.

The leave may kindly be granted for three days i.e., from 15-5-68 to 17-5-68."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI SAADULLAH KHAN DAUR DARPA KHEL

Secretary : The following application has been received from Haji Saadullah Khan Daur Darpa Khel, M.P.A. :—

"عارض ہوں کہ میں بوجہ بخار ، نزلہ ، زکام

مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء سے ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء
تک چار یوم اسمبلی کی کارروائی میں شامل نہیں
ہو سکا ۔ اس لئے استدعا ہے کہ بندہ کو
چار یوم کی رخصت دی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is:

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MAJOR MIR BADSHAH KHAN MAHSOOD

Secretary : The following application has been received from Major Mir Badshah Khan Mahsood, M.P.A. :—

"گذارش ہے ۔ کہ میں بیمار ہوں ۔ اور اسمبلی
کی کارروائی میں شامل نہیں ہو سکتا ۔ براہ کرم
مورخہ ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء کی
رخصت منظور فرما کر شکریہ کا موقع دیں ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUHAMMAD AKBAR KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Muhammad Akbar Khan, M.P.A. :—

"عارض ہوں کہ بدستور بیمار ہوں ۔ مہربانی
فرما کر مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۸ء سے ۱۷ مئی

۱۹۶۸ء تک تین یوم کی رخصت عطا فرمائی
جاوے۔ مشکور ہوں گا۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. ABDUL KHALIQ ALLAHWALA

Secretary : The following application has been received from Mr. Abdul Khaliq Allahwala, M P.A. :—

"Due to my illness I could not attend the Session on the following dates :—

6th May to 10th May and
13th May to 17th May, 1968.
Please grant me leave."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A. :—

"گذارش ہے کہ بندہ ۹ مئی ۱۹۶۸ء تا ۱۹ مئی
۱۹۶۸ء تک کسی خاص کام کی وجہ سے حاضر
نہیں ہو سکا چھٹی منظور فرمائی جاوے۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried,

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A. :—

"گذارش ہے بندہ یکم مئی ۱۹۶۸ء تا ۶ مئی
۱۹۶۸ء تک کسی کام کی وجہ سے حاضر نہیں
ہو سکا۔ رخصت عنایت فرمائی جاوے۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for the granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD BAKHSH KHAN NAREJO

Secretary. The following application has been received from Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo, M.P.A. :—

"In order to attend to my personal affairs I could not attend the Assembly Session on 1st May, 1968, and from the 6th to 10th May, 1968. Leave for these days may kindly be asked to be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUHAMMAD IQBAL KHAN JADOON

Secretary : The following application has been received from Khan Muhammad Iqbal Khan Jadoon, M P.A. :—

"I could not attend the Assembly Session on 13th of May, 1968, due to illness. My absence from the Assembly may kindly be excused for the above-mentioned date."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR WALI MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Wali Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"Because of my bad health. High Blood Pressure—I am advised by my Physician for a long rest. I, therefore, request for the grant of leave from the Assembly Sittings from 1st May, 1968 to 7th June, 1968, both dates inclusive."

Mr. Sentior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUNAWAR KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Munawar Khan, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Assembly from 1-5-68 to 12-5-68 due to some urgent work. I am now confined to bed and am therefore unable to attend the meetings. Leave from 1-5-68 to 12-5-68 and 14-5-68 to 30-6-68 may kindly be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SYED MUHAMMAD MURAD SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Muhammad Murad Shah, M.P.A. :—

"Regarding my required leave pplication it may be granted upto 22nd of Maay "

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR AHMED SULTAN KHAN CHANDIO

Secretary : The following telegram has been received from Sardar Ahmed Sultan Khan Chandio, M.P.A. :—

"Please extend leave upto first June cannot attend due to illness."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FATEH MUHAMMAD KHAN

Secretary : The following application has been received from Mr. Fateh Muhammad Khan, M P.A. :—

"Due to urgent work at home I could not attend the Assembly Session from 1st of May to 7th May, 1968. Leave may kindly be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for granted.

The motion was carried.

SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ayub Khan, M.P.A. :—

> "Due to urgent business I had to return home on 12th May, 1968. It is respectfully requested that leave of absence may kindly be granted from 12th May to 22nd May, 1968 (both dates inclusive)."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

———

SARDAR MUHAMMAD AYUB KHAN

Secretary : The following application has been received from Sardar Muhammad Ayub Khan, M.P.A. :—

> "I was indisposed on 1st May, 1968 and could not attend the Assembly Meeting. It is respectfully requested that leave of absence may kindly be granted for 1st May, 1968.",

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

———

SYED RAHIM SHAH

Secretary : The following application has been received from Syed Rahim Shah, M.P.A. :—

> "I could not attend the meetings of Assembly from 1st May to the 22nd May, due to some unavoidable circumstances. House may, therefore, kindly be moved for my leave the said period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI GUL HASSAN MANGI

Secretary : The following application has been received from Haji Gul Hassan Mangi, M.P.A. :—

"In my previous application I have requested for leave upto 18th May, 1968. The disease has increased and most probably I will be operated.

I, therefore, request that I may kindly be granted leave upto 15th June, 1968."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAWAJA JAMAL MUHAMMAD KORAIJA

Secretary : The following application has been received from **Khawaja Jamal** Muhammad Koraija, M.P.A. :—

"مؤدبانہ التماس ہے کہ اپریل کے آخری
ہفتہ سے میری صحت خراب ہے ۔ اب بعد
علاج معالجہ روبصحت ہوں ۔ لیکن ڈاکٹر
کے مشورہ کے تابع آرام کی ضرورت ہے ۔
اندریں وجہ یکم مئی سے یکم جون تک رخصت
عطا فرمائی جاوے ۔

استفادہ رخصت یکم مئی ۱۹۶۸ء اجابت
۳۱ مئی ۱۹۶۸ء منظور فرمایا جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR SUNDER KHAN

Secretary : The following application has been received from Mir Sundar Khan, M.P.A. :—

"I could not attend the Assembly Session due to some urgent work. Leave may be granted for the following dates.

1st May, 1968 to 6th May, 1968 and 13th to 22nd May, 1968."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be gran'ed.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD MUSA KHAN BUGHIO

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Musa Khan Bughio, M.P.A. : -

"I could not attend the meetings of the Assembly held from 11th May, 1968 to 18th May, 1968, as I have to go out due to some urgent work. House may therefore, kindly be moved for my leave for the said period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK SARMAST KHAN AFRIDI

Secretary : The following application has been received from Malik Sarmast Khan Afridi, M.P.A. :—

"عارض ہوں کہ میں بوجہ بیماری اسمبلی
کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا ۔ مہربانی
فرما کر مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۸ء تا ۲۳ مئی
۱۹۶۸ء چار یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RAI MANSAB ALI KHAN KHARAL

Secretary : The following application has been received from Rai Mansab Ali Khan Kharal, M.P.A. :—

"I could not attend the meeting of the Special Committee on Rules of Procedure held on 23rd May, 1968. It is requested that leave be granted to me."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD ASLAM KHAN KHATTAK

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of Select Committee on Rules of Procedure held on 31st August, 1967 and 2nd September, 1967 due to severe attack of dysentry. I am therefore to request that House may kindly be moved for grant of leave to me."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIR MIR MUHAMMAD KHAN TALPUR

Secretary : The following application has been received from Mir Mir Muhammad Khan Talpur, M.P.A. :—

"I was unable to attend the current Session of the Assembly due to unavoidable circumstances.

I request your honour to move the House for my leave from Ist May to 26th May."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is ;

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

CHAUDHRI ABDUL GHANI

Secretary : The following application has been received from Chaudhri Abdul Ghani, M.P.A. :—

"With due respect and humble submission I beg to say that due to injury of left arm, leave for 27th May, 1968 be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

DEWAN SYED GHULAM ABBAS BOKHARI

Secretary : The following application has been received from Dewan Syed Ghulam Abbas Bokhari, M.P.A. :—

"جناب عالی ۔ گذارش ہے کہ بندہ کو ضروری
امور کے لئے ملتان جانا پڑا ۔ برائے مہربانی
۲۰ مئی ۱۹۶۸ء تا ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء رخصت
عنایت فرمائی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A. :—

> "Owing" to unavoidable circumstances I will not be able to attend the Assembly Session from 30th May, 1968 to 6th June, 1968. Leave for this period may kindly be sanctioned."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KAZI MUHAMMAD AZAM ABBASI

Secretary : The following application has been received from Kazi Muhammad Azam Abbasi, M.P.A. :—

> "I could not attend the meetings of the Assembly held from the 15th May, 1968 to 24th May, 1968 due to some unavoidable circumstances. I am therefore to request that House may be moved for my leave for the said period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD ASLAM KHAN KHATTAK

Secretary : The following application has been received from Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak, M.P.A. :—

"My foot got septic and I was not well. I request leave from 20th May, 1968 to 24th May, 1968".

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

RANA CHANDER SINGH

Secretary : The following application has been received from Rana Chander Singh, M.P.A. :—

"I was unable to attend the current Session of the Assembly due to my sons' illness, from 1st May to 23rd May, 1968.

I, therefore, request you to grant me leave."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUKARRAM KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Mukarram Khan, M.P.A. :—

"گذارش ہے کہ بندہ مورخہ ۲۲-۵-۶۸ ،
۲۳-۵-۶۸ کو ایک ضروری کام کی وجہ سے
ایوان میں حاضر نہ ہو سکا ۔ لہذا مہربانی فرما
کر مندرجہ بالا ایام کی رخصت عنایت فرمائیں۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MALIK ALLAH YAR KHAN LANGARIAL

Secretary : The following application has been received from Malik Allah Yar Khan Langarial, M.P.A. :—

"عرض ہے ۔ ایک ضروری کام کی وجہ سے
مورخہ ۲۲-۵-۶۸ کو اجلاس میں شامل نہیں
ہو سکا ۔ برائے مہربانی ایک یوم ۲۲-۵-۶۸
کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

———

BABU MUHAMMAD RAFIQ

Secretary : The following telegram has been received from Babu Muhammad Rafiq, M.P.A. :—

"Due to certain urgent works unable to attend Session from 6th May to 5th June 1968. Kindly sanction leave."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

———

MALIK QADIR BAKHSH

Secretary : The following application has been received from Malik Qadir Bakhsh, M.P.A. :—

"Owing to urgent engagements at home I could not attend the Assembly Session from 6th May, 1968 to 24th May, 1968. It is requested that leave for this period may please be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MAZHAR HUSSAIN GHALOO

Secretary : The following application has been received from Mr. Mazhar Hussain Ghaloo, M.P.A. :—

"I came to attend the meetings of the Committee on Law and Parliamentary Affairs held from 18th to 19th January, 1968 but due to sudden attack of Hyima I could not attend the said meeting. I am, therefore, to request to kindly House may be moved for my leave for the said dates."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MAZHAR HUSSAIN GHALOO

Secretary : The following application has been received from Mr. Mazhar Hussain Ghaloo, M.P.A. :—

"I could not attend the meetings of the Assembly Session held from 1st May due to unavoidable circumstances. I, therefore, request that my application may be put before the House for grant of leave for the abov e period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave aksed for be granted.

The motion was carried.

SYED ABDUL KHALIQ

Secretary : The following application has been received from **Syed Abdul Khaliq, M.P A.** :—

"میں ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء کو بیمار تھا۔ اس
لئے اس تاریخ کو اجلاس میں شرکت نہیں کر
سکا ۔ لہذا اس یوم کی چھٹی دی جائے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

QAZI GHULAM SHABBIR

Secretary : The following application has been received from **Qazi Ghulam Shabbir, M.P.A.** :—

"میں مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۸ء کو اچانک
بیمار ہوگیا تھا ۔ لہذا مجھے لاہور سے گھر
واپس آنا پڑا ۔ مہربانی فرما کر میری چھٹی
از مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۸ء تا ۲۷ مئی ۱۹۶۸ء
منظور فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN NAZIR AHMED

Secretary : The following application has been received from **Mian Nazir Ahmed, M.P.A.** :—

"گذارش ہے کہ میں مورخہ ۲۸ مئی

۱۹۶۸ء تا مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۸ء اسمبلی کی
کارروائی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ چونکہ میری
بیوی بعارضہ بخار محرکہ بیمار تھی ۔ اس لئے
مجھے اس کے پاس برائے علاج رہنا پڑا ۔ برائے
مہربانی تین یوم کی چھٹی منظور فرمائی جائے"۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD HASHIM LASSI

Secretary : The following application has been received from **Mr. Muhammad Hashim Lassi, M.P.A.** :—

"گذارش ہے کہ میں کسی ضروری کام کی
وجہ سے کراچی و لسبیلہ جا رہا ہوں ۔ مورخہ
۲۷ مئی ۱۹۶۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء یعنی
۵ دن تک اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں
کر سکوں گا ۔ استدعا ہے ۔ کہ چھٹی عنایت
فرما کر مشکور فرمائیں ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. MUHAMMAD BAKHSH KHAN NAREJO

Secretary : The following application has been received from **Mr. Muhammad Bakhsh Khan Narejo, M.P.A.** :—

"In order to attend to my personal affairs(could not attend the Assembly Session on 27th to 30th May, 1968. Leave for these days may kindly be asked to be granted."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MUHAMMAD AFREEN KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Muhammad Afreen Khan, M.P.A. :—

"I have been admitted in Mayo Hospital as I have undergone an operation and therefore I could not attend the meetings of the Assembly held from 18th May, 1968 to 1st June, 1968.

I am, therefore, to request kindly my leave application may be put before the House for grant of leave for the said period."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SARDAR KARAM ELAHI KHAN DRISHAK

Secretary : The following application has been received from Sardar Karam Elahi Khan Drishak, M.P.A. :—

"بحوالہ میری telegram میری چھٹی کے لئے
اسمبلی کو عرض کیا جاوے کہ مورخہ یکم مئی
۱۹۶۸ء تا ۳ جون ۱۹۶۸ء چھٹی منظور کرے۔
چونکہ میری طبیعت خراب تھی۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

HAJI RAIS DARYA KHAN JALBANI

Secretary : The following application has been received from Haji Rais Darya Khan Jalbani, M.P.A. :—

"I have remained absent due to bad health from 1st May to 3rd May and from 13th May to 30th May so could not attend the Assembly, so leave may kindly be granted for that period, which I remained absent."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MR. FIDA HUSSAIN HAKRO

Secretary : The following application has been received from Mr. Fida Hussain Hakro, M.P.A. :—

"جناب عالی ۔ میں کافی عرصہ سے بلڈ پریشر میں
مبتلا ہوں ۔ اس لئے ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء سے
۳۱ مئی ۱۹۶۸ء تک اجلاس میں حاضر نہ ہو
سکا ۔ یہاں پر زیر علاج رہا ہوں ۔ براہ کرم
مذکورہ تاریخ کی چھٹی منظور فرمائیں ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

SAHIBZADA NOOR HASSAN

Secretary : The following application has been received from Sahibzada Noor Hassan, M.P.A. :—

> "I could not attend the proceedings of the Assembly on 3rd June due to illness. Kindly grant me leave for the same day."

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

KHAN MALANG KHAN

Secretary : The following application has been received from Khan Malang Khan, M.P.A. :—

"عرض آنکہ ۔ میں بوجہ بیماری مورخہ
۱۶ مئی ۱۹۶۸ء تا ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء کو
اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا ۔ دو دن کی
رخصت عطا فرمائی جاوے ۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

MIAN MUHAMMAD ISLAM

Secretary : The following application has been received from Mian Muhammad Islam, M.P.A. :—

"بندہ کسی خاص کام کی وجہ سے مورخہ
۲۹ مئی ۱۹۶۸ء سے ۲ جون ۱۹۶۸ء تک

حاضر نہیں ہوسکا۔ برائے کرم رخصت عنایت
فرمائی جاوے۔"

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is :

That the leave asked for be granted.

The motion was carried.

EXTENSION IN TIME FOR THE PRESENTATION OF STANDING COMMITTEE'S REPORTS.

Mr. Senior Deputy Speaker : There are some motions for extension of time. First is from Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir I beg to move—

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Conciliation Courts Bill, 1967 (Bill No. 56 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is—

That time for presentation of the report of the Standing Committee on Local Government on the Conciliation Courts Bill, 1967 (Bill No. 56 of 1967) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion is also from Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : Sir I beg to move—

That the time for presentation of the report of the Select Committee on the West Pakistan Prohibition of Walver (Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 31st December, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is—

That the time for presentation of the report of the Select Committee on the West Pakistan Prohibition of Walver (Amendment) Bill, 1965 (Bill No. 33 of 1965) be extended upto 31st December, 1968.

The motion was carried.

PRIVATE MEMBER'S BUSINESS

PRESENTATION OF REPORTS OF THE STANDING COMMITTEES

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, we come to the Orders of the Day.

The first motion is by Babu Muhammad Rafiq. The Member is not present.

Next is also by Babu Muhammad Rafiq and it also lapses.

Next motion is by Chaudhri Anwar Aziz. The Member is not present.

Next motion is by Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju.

مسٹر محمد اکبر خان کانجو ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون انضباط تنظیم ہائے سماجی بہبود مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۷ء پر مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The report of the Standing Committee on Social Welfare on the West Pakistan Social Welfare Organization Regulation Bill, 1967, stands presented to the House.

Next motion by Rana Phool Khan.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (توسیع مغربی پاکستان) (انضباط) ہوٹل و اقامت گاہان کراچی مصدرہ ۱۹۶۷ء پر مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : The report of the Standing Committee on Home Affairs on the Karachi Hotels and Lodging Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967, stands presented to the House.

Next motion is by Syed Inayat Ali Shah. The Member is not present and the motion lapses.

———

BILLS

Mr. Senior Deputy Speaker : Now, we come to Part II of the Orders of the Day, i.e., the introduction of bills. The first motion is by Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz : I don't want to move it.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

Next motion is by Mr. Qaisrani and he is not present. The motion lapses.

Next motion is by Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

THE PUBLIC ORDER (POLITICAL UNIFORMS) ORDINANCE (WEST PAKISTAN REPEAL) BILL, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That leave be granted to introduce the Public Order (Political Uniforms) Ordinance (West Pakistan Repeal) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

> That leave be granted to introduce the Public Order (Political Uniforms) Ordinance (West Pakistan Repeal) Bill, 1968.

Minister for Law : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب صدر - یہ ایک نہایت ہی اہم بل ہے جس کے ذریعے سے میں Public Order (Political Uniforms) Ordinance 1958 کو منسوخ کرانا چاہتا ہوں - اس کی تمہید میں یہ قرار دیا گیا تھا -

"An Ordinance to prohibit the wearing of uniforms in connection with political purposes and the maintenance, by private persons, of associations of military or semi-military character and matters connected therewith."

جناب والا ۔ ۱۹۵۸ء میں مارشل لاء سے قبل الیکشن کی تیاری کے موقع پر یہ قرار دیا گیا تھا کہ سیاسی جماعتیں اور سوشل تنظیمیں کوئی بھی ایسی uniforms نہیں پہن سکیں گی ۔ ۱۹۶۲ء میں جب سیاسی پارٹیوں کے دوبارہ قیام کا قانون بنا دیا گیا تو تمام جماعتوں نے دوبارہ اپنے بنوردی لیشنل گارڈز اور volunteers کا سلسلہ شروع کر دیا لیکن ایک جماعت خاکسار ایسی ہے جو کہ ۱۹ مارچ کو وہ تاریخی دن مناتی ہے ۔ جب لاہور میں ۳۱۳ خاکساروں نے مارچ پاسٹ کیا تھا ۔ متعلقہ پولیس نے انہیں روکا ان خاکساروں نے اپنے قواعد کے مطابق ایس۔ایس پی کو salute کیا تو اس کے جواب میں اس نے اسے گالی دی ۔ اس پر اس کمانڈر کے ماتحت رضاکار نے ایس۔ایس پی کے سر پر بیلچہ مارا اور ایس۔ایس پی اور ڈی ایس پی کو مجروح کر دیا گیا ۔ اس کے بعد ان خاکساروں پر بہیمانہ تشدد کیا گیا اور اکثر کو موقع پر shoot کر دیا گیا ۔ اب یہ بجھی ہوئی چنگاری کبھی کبھی اٹھتی ہے اور خاکسار ۱۹ مارچ کو یوم شہداء کی تقریب مناتے ہیں ۔ اس بل کو پیش کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ لاہور کے ۶ تھانوں میں ان خاکساروں پر علیحدہ علیحدہ مقدمات درج کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد انہوں نے عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کی تقریبات پر بھی مارچ پاسٹ کیا اور ان پر مقدمات بنا دیئے گئے ۔ اس وقت جبکہ تمام سیاسی پارٹیوں پر یہ قانون لاگو نہیں ہوتا محض خاکسار جماعت کو single out کرکے ان پر یہ قانون لاگو کرنا میں سمجھتا ہوں انتہائی زیادتی اور ظلم ہے ۔ پھر جناب والا ان سے جیل میں مشقت لی گئی اور انہیں سی کلاس کی کوٹھڑیوں میں ایسے ٹاٹوں پر سلایا گیا جہاں کوئی انسان

تو کجا کوئی حیوان بھی نہیں رہ سکتا ۔ جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پبلک آرڈیننس ۱۹۶۲ء کے بعد کسی جماعت پر ایسی پابندی لگانا بالکل ناروا ہے جب کہ مسلم لیگ کی باقاعدہ نیشنل گارڈز کی تنظیم ہے اور ان کو یہ اجازت ہے کہ جب جناب صدر مملکت یا دوسرے بڑے بڑے اہلکار آتے ہیں تو وہ نیشنل گارڈز باقاعدہ uniforms پہن کر ان کو salute کرتے ہیں اور مارچ پاسٹ کرتے ہیں ۔ خاکساروں کے ساتھ یہ امتیازی سلوک روا رکھنا انتہائی زیادتی ہے علاوہ ازیں مکتی فوج جو ایک foreign sponsored body ہے ان پر بھی امتناع uniforms کا اطلاق نہیں کیا گیا ۔ میں جناب ہوم منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ ان مقدمات کو واپس لے لیں جو خاکساروں کے خلاف ۱۹ مارچ کا یوم منانے کے سلسلے میں قائم کئے گئے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہوم منسٹر صاحب قدرے مختلف ہیں اور اپنے خیالات میں کافی liberal ہیں ۔ مجھے توقع ہے کہ وہ ان مقدمات کو واپس لے لیں گے اور آپ اس قانون کو منسوخ کر دیں گے ۔ درحقیقت یہ قانون اس وقت موجود نہیں ہے ۔ صرف کتاب پر ہے ۔ اگر یہ استعمال ہوتا ہے تو صرف خاکساروں کے خلاف ہوتا ہے ۔

Minister for Home (Kazi Fazlullah Ubedullah): Mr. Speaker Sir, I oppose this Bill and I think the repeal of the Ordinance by this Bill, will be a great danger. The Member thinks that there is discrimination and Pakistan Muslim League is an exception in this matter. This is not so. I have been very fair and might say that no discrimination is exercised. The Government had decided that there should be no volunteers in uniform because there are dozens of political parties here and they have their own volunteers and if they have their own uniforms, there is bound to be a clash among them. Therefore, it was thought necessary that a ban should be imposed on the wearing of uniforms by the volunteers of various political parties. There is no exception anywhere. The case of Pakistan Muslim League, as my friend has suggested, is no exception. Besides the suggestion of my friend that the Khaksaars who have been sent in for defying these provisions should be treated leniently or

their cases should be withdrawn, is outside the consideration of this Bill and that will be considered on merits. This is a suggestion which I will consider. So far as this Bill is concerned I will submit that this Bill should be opposed because there is bound to be a clash, as I have submitted, among the volunteers of different organisations and my friend probably suggests that again there should be para-Military formations which our Government will not permit. Therefore, I strongly oppose this Bill.

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the motion to the House. The question is :

> That leave be granted to introduce the Public Order (Political Uniforms) Ordinance (West Pakistan Repeal) Bill, 1968.

The motion was carried.

Next motion by Chaudhri Muhammad Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : I am not moving Sir.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved ; next motion by Malik Muhammad Akhtar.

THE MUNICIPAL ADMINISTRATION ORDINANCE (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1968.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That leave be granted to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is :

> That leave be granted to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

Minister for B. D. & Local Government : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - میں وزیر متعلقہ کی خدمت میں آپ کی وساطت سے مؤدبانہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ میرے قانون میں میونسپل آرڈیننس کی دفعہ ۳۱ جو پرانے قانون میں ہے

کی جگہ یہ ہے کہ

"31. For every Municipal Committee, there shall be a form of fund which shall be known as Municipal Fund".

اس کے بعد آگے دفعہ ۳۲ میں یہ ہے

"32. The provisions relating to clause 2 of Article 48 and 49, 50 and 51, shall be applicable in case of Municipal Administration Ordinance."

جناب والا ۔ قرار یہ دیا گیا ہے کہ میونسپل فنڈز کے متعلق ۔ یا پراپرٹی کے متعلق بیسک ڈیموکریسی آرڈرز کے مطابق ان کی حفاظت کی جائے گی ۔ متعلقہ پرووِیژن جس کو میں حذف کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی کی جو پراپرٹی یا فنڈز ہوں گے ۔ وہ اس طور پر رکھیں جائیں جس طور پر حکومت رواز بنوائے ۔ میں نے اس قانون کو اس شکل میں ترمیم کرنے کی کوشش کی ہے کہ

"31. (1) For every Municipal Committee there shall be formed a fund which shall be known as the Municipal Fund.

(2) The moneys credited to a Municipal Fund shall be kept in State Bank of Pakistan or Government Treasury."

اس کے بعد اگلے سیکشن میں میں نے یہ کہا ہے کہ

"In Section 32 of the Municipal Administration Ordinance, 1960, the figures and comma "49," be deleted."

دفعہ ۴۹ کے تحت یہ قرار دیا جاتا ہے کہ رولز کے مطابق میونسپل کمیٹی اپنے فنڈز کی investment کرے ۔ مجھے اس کے متعلق جو گزارشات کرنی ہیں وہ زیادہ اہمی نہیں ہوں گی اور اس میں repetition بھی نہیں ہوگی ۔

جناب والا ۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس ۱۰ آف ۱۹۶۰ء کو بنائے ہوئے آج ۸ سال ہو چکے ہیں ۔ ان آٹھ سال سالوں میں حکومت کسی قسم کا رولز نہیں بنا سکی ۔ ان رولز کے نہ ہوتے ہوئے لاہور میونسپل کارپوریشن کو ۲۰ لاکھ روپے کا نقصان ہو رہا ہے اور وہ نقصان بنک کے فیل ہونے کے باعث ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ ۱ کروڑ ۳ لاکھ ۹۶ ہزار ۱۰۰ روپیہ اس وقت بغیر کنٹرولنگ اتھارٹی کے منظور کیا ہے ۔ میرے پاس وہ سٹیٹمنٹ ہے اور اس سٹیٹمنٹ کو وزیر صاحب نے دیکھا ہے ۔ یہ ۱ کروڑ ۳ لاکھ ۹۶ ہزار روپیہ ایسا ہے جو کنٹرولنگ اتھارٹی کی اجازت کے بغیر میونسپل کارپوریشن نے مختلف بنکوں میں لگا رکھا ہے بلکہ میں اس سے بھی آگے جاتا ہوں ۔ میرے پاس ایک document ہے وہ وزیر متعلقہ نے دیکھا ہو گا ۔ میں ان کے سامنے وہ document پیش کرتا ہوں کہ کمشنر کی سٹیٹمنٹ کے مطابق ۱ کروڑ ۳ لاکھ ۹۶ ہزار روپیہ بلا اجازت رکھا گیا ہے ۔ میری مراد یہ ہے کہ جناب وزیر متعلقہ اس پر غور فرمائیں اور اس کو نوٹ فرما لیں کیونکہ ہاؤس میں یہ stand لیا گیا تھا ۔ میں ان باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا ۔ کیا کوئی ہدایات کنٹرولنگ اتھارٹی کی طرف سے کارپوریشن کو جاری کی گئی ہیں کہ وہ اپنے فنڈز کو کیسے invest کریں ۔ جناب والا ۔ یہ گذشتہ سیشن کی بات ہے اور اس سیشن میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ ہدایات موصول ہوئی ہیں ۔ میں نے اپنا سوال دہرایا ہے ۔ کمشنر نے تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے کارپوریشن کو ہدایات بھیجی ہیں ۔ وہ چٹھی میں پڑھ کر سناتا ہوں ۔

"From : Commissioner Lahore Division

To : The Deputy Commissioner

Investment of surplus funds of Local Bodies.
A copy of Memorandum No. SSS (L-II/65/676 dated 10th May, 1965, from the Divisional Savings

Officer, Lahore, is enclosed herewith for strict compliance and endorsement No. C/6/34/3262 dated 11.6.65, a copy with its enclosures is forwarded to the Chairman, Lahore Municipal Corporation."

مسئلہ یہ ہے اور میں اس کو وزیر متعلقہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں ۔ انہوں نے enclosure میں یہ کہا ہے کہ ۴۰ فیصد جو یہ investment کریں وہ Government treasury میں کریں اور ۶۰ فیصد investment باقی بینکوں میں کریں ۔ enclosure کے دو حصے ہیں ۔ یہ سوال نمبر ۱۰۸۶۵ کے جواب میں documents دئے ہیں ۔ وزیر متعلقہ اس کو چیک کریں ۔ میرے پاس اس کی کاپی ہے ۔ میں ایک نیا ڈی ۔ او گورنر صاحب کو لکھ رہا ہوں ۔ اس کاپی میں یہ لکھا ہے جس سرکار کو وزیر متعلقہ ۱۵ دن تک deny کرتے رہے ہیں کہ وہ کارپوریشن میں سرکار نہیں پہنچا ہے ۔ جناب والا ۔ میں ان باتوں کو بیان نہیں کرتا کیونکہ ان کو جو اطلاع فراہم کی گئی ہے اسے انہوں نے دیانتداری کے ساتھ اور earnestly اس ایوان کے سامنے پیش کر دیا ہے ۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ اس کا ازالہ کیا جائے ۔ لیکن ان لوگوں کے ہاتھ اتنے لمبے اور اتنے مضبوط ہیں کہ جب ان کے سامنے سونے کی کان آ جاتی ہے تو وزیر صاحب ان کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں ۔ اور ان کے خلاف کوئی اقدام نہیں کر سکتے ۔ وہ سب کچھ نیک نیتی سے کرتے ہیں ۔ انہوں نے یہ جو دستاویز مجھے دی ہے وہ claim کر سکتے تھے کہ یہ ایک privileged document ہے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔

"All local Bodies should keep their funds with the Government in personal or other deposit accounts at a Treasury or Sub-Treasury. But at any place where there is an office establishment of a Local Body but no Treasury a current account with the

National Bank of Pakistan may be opened. In case of Local Bodies with larger transaction Government may authorise the maintenance of Current Account with the National Bank of Pakistan if there is no Treasury or Sub-Treasury."

ان ہدایات کے مطابق صرف نیشنل بنک آف پاکستان کو current accounts دیئے جا سکتے ہیں لیکن لاہور کارپوریشن لاہور کے کسی بنک میں یہ account نہیں کھول سکتا ۔ کیونکہ لاہور میں Government Treasury موجود ہے ۔ اس کے بعد وہ surplus fund کے متعلق کہتے ہیں :—

"The surplus funds of Local Bodies relating to Security deposits, contribution of the employees towards the Provident Fund etc., should be invested in the Government securities upto the extent of 40%. The balance, 60% should be deposited in order of preference in

(1) National Bank of Pakistan,
(2) Cooperative Banks, and
(3) Scheduled Banks."

جناب والا ۔ ایک چیئرمین نے چالیس فیصد security رکھنے کی بجائے تیس لاکھ روپے کی securities بیچ دیں اور اس نے اپنے مخصوص حالات و مفادات کے ماتحت تمام سرمایہ ایک ایسے بنک میں لگا دیا جس کی گلبرگ میں واقع ایک شاخ میں اس کا لڑکا ملازم ہے ۔ ایک دوسرے چیئرمین کا لڑکا ایک بنک کی ایلفنسٹن سٹریٹ برانچ کراچی میں ملازم ہے ۔ آپ اندازہ فرمائیں ۔ کہ جب موجودہ قانون یہ ہو کہ گورنمنٹ کی جانب سے ہدایات جاری کی جائیں گی کہ آپ چالیس فیصد بصورت securities اور ساٹھ فیصد current account کی شکل میں بنکوں میں in order of preference رکھیں کہ جن بنکوں کے نام میں نے لئے ہیں جن میں کم از کم تین

بنک نیم سرکاری ھیں ۔ اس کے بعد میں نے ایک اور نکتہ جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کرنا ھے اور وہ یہ کہ سات مئی کو ایک سوال کے جواب میں انہوں نے مانا ھے ۔ خرابی کی جڑ یہی ھے کہ یہ بنک ان اداروں کو fixed deposits پر پانچ فیصد سود دیتے ھیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ھوں کہ اس مرحلے پر معزز رکن کو صرف مختصر statement دینا چاھئے نہ کہ وہ اپنے بل کے merits اور اصل ایکٹ کے demerits گنوانا شروع کر دیں ۔ کیونکہ کافی لمبا ایجنڈا ھے اور اسے ختم بھی کرنا ھے ۔

ملک محمد اختر ۔ میں تو اب ختم کرنے ھی والا ھوں اور یہ ایجنڈا بھی ختم ھو ھی جائے گا ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ آپ تقریر کر رھے ھیں اور اس کے merits اور demerits پر بھی بحث کر رھے ھیں ۔ حالانکہ اس مرحلے پر ایسا نہیں ھونا چاھئے ۔

ملک محمد اختر ۔ بس جناب میں اب دو ایک منٹ میں ختم ھی کر رھا ھوں صرف ایک نکتہ جناب وزیر متعلقہ کی خدمت میں عرض کرنا ھے جس کی وجہ سے میں یہ بل لایا ھوں ۔ میں یہ عرض کر رھا تھا کہ fixed deposit پر پانچ فیصد سود جو کہ ان اداروں کو دیا جاتا ھے یہی خرابی کی جڑ ھے ۔ کیونکہ اس سودے میں ایک فیصد افسران کو under the table دیا جاتا ھے ۔ لاھور کارپوریشن کا جو ۲۴,۹۹,۸۴۱ روپیہ ھاؤس ٹیکس مختصر عرصہ کی شرائط پر بنک میں جمع پڑا ھے اور جس میں سے بارہ لاکھ روپیہ recover بھی ھو چکا ھے ۔ باقی بارہ لاکھ روپیہ

پانچ فیصد شرح سود کی بجائے اڑھائی فیصد سود پر ایک بینک میں جمع کیا ہوا ہے اور اسی طرح محصول چونگی کی ۱,۲۳,۸۹,۶۵۷ روپے کی رقم ایک مقامی بنک کے پاس ہے اڑھائی فیصد سود پر رکھی ہوئی ہے ۔ اس میں سے گذشتہ دس ماہ سے باون لاکھ روپیہ انہوں نے وصول نہیں کیا ۔ آخر میں میں جناب وزیر متعلقہ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ میرے اس بل کو قبول کر لیں تاکہ یہ بے قاعدگیاں جو کہ ہر روز ظہور پذیر ہو رہی ہیں ان کا سدباب کیا جا سکے ۔ میں نے کسی پر الزام نہیں لگایا ۔ لیکن میں پھر ان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ گذشتہ دس سال میں لاہور کارپوریشن کی authorities نے دس لاکھ روپیہ رشوت وصول کیا ہے اور یہ اسی وجہ سے ہے کہ اس کے لئے کوئی جامع قواعد مرتب نہیں کئے گئے ہیں ۔

وزیر بلدیات (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب سپیکر ۔ فاضل رکن نے جس جذبے کے تحت یہ مسودہ قانون اس معزز ایوان میں پیش کیا ہے میں اس کی دل سے قدر کرتا ہوں ۔ لیکن اتفاق کی بات ہے کہ ان کے نیک جذبے کے باوجود بھی انہوں نے اس کی قانونی حیثیت کی طرف توجہ نہیں دی ۔ اگر وہ موجودہ قانون کا مطالعہ فرماتے تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچتے کہ یہ قانون موجودہ صورت میں زیادہ جامع ہے ۔ لیکن جو کچھ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے اس کے پیش نظر تو صورت یہ ہے کہ جیسے اس اسمبلی کے قواعد یہ کہتے ہوں کہ کوئی شخص غیر متعلقہ بات نہیں کرے گا ۔ لیکن اگر اس کے باوجود بھی ایک معزز رکن غیر متعلقہ بات کرتا چلا جائے تو اس کے بعد یہ تجویز کر دیا جائے کہ چونکہ وہ معزز رکن غیر متعلقہ بات کرتا ہی رہتا ہے ۔ اس قانون کو ہی بدل دیا جائے بجائے اس کے کہ ان سے یہ استدعا کی جائے کہ وہ متعلقہ بات کریں موجودہ قانون

کی دفعہ ۳۱ میں جو کچھ درج ہے معزز رکن نے اسے ہی اپنے بل کی دفعہ ۳۱ کی ذیلی دفعہ ۱ قرار دیا ہے ۔ اور وہ یہ ہے :-

"For every Municipal Committee there shall be formed a fund which shall be known as the Municipal Fund."

جناب اس سے آگے دفعہ ۳۲ کے تحت بی ۔ ڈی ۔ او ۔ کا آرٹیکل ۴۹ apply کرتا ہے ۔ وہ چاہتے یہ ہیں کہ آرٹیکل ۴۹ کو تبدیل کر کے اس دفعہ ۳۱ کی ذیلی دفعہ ۲ کے تحت جو انہوں نے فرمایا ہے اس کو لاگو کر دیا جائے ۔ ان کے ارشاد کے مطابق دفعہ ۳۱ کی ذیلی دفعہ ۲ یہ ہونی چاہئے :-

"The moneys credited to a Municipal Fund shall be kept in State Bank of Pakistan or Government Treasury".

گویا وہ یہ چاہتے ہیں کہ جو رقم میونسپل فنڈ میں آ جائے وہ ان دو مقامات کے علاوہ اور کسی مقام پر نہیں رکھی جا سکتی اور یہ صرف custody کو لیتے ہیں اور اس سے آگے کچھ نہیں کہتے ۔ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس رقم آ جائے تو اسے فلاں جگہ پر رکھ دیں ۔ لیکن اس کے برعکس موجودہ قانون custody کے بارے میں بھی کہتا ہے ۔ سرمایہ کاری اور خصوصی فنڈز کے قیام کے بارے میں بھی کہتا ہے۔ اس سے آگے آرٹیکل ۴۹ کی سرخی کے تحت ہے :-

Custody or investment of local funds and establishment of special funds.

...The money is credited but a local fund shall be kept in a Government treasury or in a bank transacting the business of a Government treasury or in such other manner as may be specified by the Government from time to time.

Secondly, Sir, a local council may invest any portion of the fund

in such manner as may be prescribed.

My friend wants that there should be no investment. Though the public interest or interest of the local body be that the money should be invested in a particular way, but my friend lays down a bar that there should be no investment though the public benefit demands it.

Then, Sir, the third one is : "The local government may, and if required by the Government, shall establish and maintain a separate fund for any special purpose,..." (For example, we have instructed them to have 'Baitul Mal' or to have development fund etc.)..which shall be administered and regulated in such manner as may be prescribed." My friend wants that the local bodies should be deprived of the power of investment in the best public interest, which may fetch benefit, which may fetch interest and which may fetch money. Then secondly, Sir, he wants to deprive the local bodies of taking special funds. So that will not be in the best interest of the public if the amendment proposed by my friend is accepted. The law, as it stands, is very comprehensive and it looks after the interest of everybody.

Now, Sir, the position is that last time my friend came forward with an amendment that a person should be responsible who has done some wrong in this case, and after that he was wise enough when he did go through the bill and found that the present law had taken care of punishing the defaulter in the way he wished. In this case, I agree with the Member that in some cases, particularly in the case of one bank, where twenty lakhs of rupees had been invested, the recovery of money is not possible for the time being, but we are trying, the Corporation has taken up the matter with the State Bank of Pakistan. In that bank because of a certain situation, the money of some others--not only of the local bodies but even individuals—is not being recovered, and they are also facing the same difficulty and trouble.

Now, Sir, I may assure the Member that whatever information is available to me now, because I saw it when it was likely to come up, I remember, if my memory rightly helps me, that in this particular case, the Chairman of the Lahore Corporation had pointed out to the then Controlling Authority that the bank should be asked to pay their amount and that the time should not be extended, but it was under the express direction of the Controlling Authority that time was extended and perhaps some more money was also deposited.

About the other allegation made by my friend, as I have already

placed on the Table of this House the report of the Commissioner along with his comments, the Government is cognizant of the whole situation. We are studying the report and we will take whatever action we feel is in the best public interest. Nobody is dear to us vis-a-vis the public interest. Where the public interest lies, whatever action the public interest demands of us, we will definitely take that action and nobody, whatever his position is more important to us than the public interest.

Now, Sir, about the rules, previously some directives of the Finance Department in this case were the guiding principle. About that particular letter to which my friend has now referred, I may mention that generally speaking he was all the time putting this question whether that directive of the Central Government was received by the department here, and then that directive was issued by the department to the Municipal Committee. To this I said that this was not a fact that this letter was issued. But afterwards before the letter was sent to us, they reconsidered the matter and then that letter was not issued. This letter to which he is now referring was sent to the Commissioner and he sent this directly to the Municipal Corporation, and when this was located, he pertinently put this question and I placed it on the Table of the House because again we did not conceal anything nor did we claim any privilege of its not being in public interest. I thought a fact which is known to me should be known to the members of this House because they are the custodian of all the rights of the citizens of the province. It was so important a document that had I claimed that privilege, I could not have been denied that privilege. But I did not claim that and that is now the property of this House.

Then, Sir, comes the question of rule. About that I have already mentioned during the question hour in this session that so far as Basic Democracies and Local Government Department is concerned, we have not only drafted but got those rules vetted by the Law Department also, but at the time of final vetting the Law Department instructed us to consult the Finance Department on certain points and that consultation is going on. The moment it is cleared—as you know, in the case of all these deposits and the moneys credited to the funds of these local bodies after all the Finance Department has its say.—efforts will be made to see that cognizance is taken of anything that is being done or any irregularity which is being committed, and action taken according to law.

So far as the amendment of my friend is concerned, that is not desirable, that is not in the interest of the public, and the law, as it

stands, is more comprehensive. So I would request the members of the House to reject this proposal, and not to permit the introduction of this bill.

Mr. Senior Deputy Speaker: I will now put the motion to the House.

The question is—

> That leave be granted to introduce the Municipal Administration Ordinance (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker: Next motion is from Sardar Manzoor Ahmed Khan Qaisrani. He is not present.

THE WEST PAKISTAN MOTOR VEHICLES ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker: Next motion is from Chaudhri Muhammad Nawaz.

Chaudhri Muhammad Nawaz: Sir I beg to move –

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker: Motion moved is—

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

Haji Sardar Atta Muhammad: Opposed.

چودھری محمد نواز (ساھیوال ۔ ۲) ۔ حضور والا ۔ میں اس بل میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ حال ھی میں ایسٹ پاکستان اسمبلی نے ایک قانون پاس کیا تھا ۔ کہ جتنی بھی کاریں بسیں اور ٹرکس ھیں ۔ ان کی نمبر پلیٹ بنگالی میں ھونی چاھئے ۔ تو میری درخواست یہ ھے کہ اس بل میں یہ ترمیم تجویز کی تھی کہ یہاں پر بھی گاڑیوں کے نمبر اردو میں ھونے چاھئیں ۔ پتہ نہیں کہ حاجی صاحب نے اس کی کیوں

مخالفت کی ہے شاید انہوں نے اسے سمجھا نہیں ہے انہوں نے اس پر ۔ ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ حاجی صاحب کو کیا اعتراض ہے ؟

حاجی سردار عطا محمد۔ مجھے اور تو کوئی اعتراض نہیں ہے اور جو کچھ چودھری چھ نواز صاحب نے پیش کیا ہے وہ صحیح ہے ۔ مجھے صرف یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں یہ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف نہ چلا جائے کیوں کہ وہ خرچ فضول ہوتا ہے ۔ اگر اسے پاس کرنا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Nawaz : Sir, I introduce the West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Motor Vehicles Ordinance (Amendment) Bill, 1968, stands introduced.

Next motion by Mr. Kanju.

Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

Next motion is by Chaudhri Muhammad Sarwar Khan.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

Next is by Mr. Kanju again.

Mr. Muhammad Akbar Khan Kanju : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.

THE ELECTRICITY (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion, Mr. Khakwani.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : I beg to move –

That leave be granted to introduce the Electricity (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is–

That leave be granted to introduce the Electricity (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

The motion was carried.

Nawabzada Ghulam Qasim Khan Khakwani : I beg to introduce the Electricity (West Pakistan Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Electricity (West Pakistan Amendment) Bill, 1968, stands introduced.

THE WEST PAKISTAN JUVENILE SMOKING ORDINANCE (AMENDMENT) BILL, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : I beg to move –

That leave be granted to introduce the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is –

That leave be granted to introduce the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

مسٹر حمزہ ۔ Opposed جناب والا ۔ اس بل کی غرض و غایت بتائی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ juvenile کی تعریف میں کونسے لوگ آئیں گے ۔ اور ان کی عمر اور ان کا قد و قامت کیا ہوگا ؟

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

چودھری محمد سرور خان (سیالکوٹ۔ ۳) ۔ جناب سپیکر ۔ میرے یہ بل لانے کی غرض و غایت یہ ہے کہ وہ چھوٹے بچے جو ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ میرے جیسے نادان ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ جو چھوٹی عمر میں ان جیسے نادانوں کے بہکانے پر بازار سے سگریٹ خرید کر لانے کی وجہ سے ۔ ۔ ۔

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ جب یہ پشاور گئے تھے تو حقہ ساتھ لے گئے تھے ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ ان کو بھی پلاتا رہا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایسے بچوں کے سلسلہ میں اس بل کے ذریعہ ان کے والدین پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ ان کو یہ احساس ہو کہ ان کو بچوں میں تمباکو نوشی کی عادت بند کرنے کے لئے ان پر کڑی نگرانی رکھنی چاہئے ۔ وہ ان کا محاسبہ کریں اور کوشش کریں کہ بچے تمباکو نوشی سے پرہیز کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم بچوں کو اس عادت بد سے روک سکیں تو ممکن ہے کہ حمزہ صاحب کی طرح وہ بھی طویل القامت بن جائیں اور ملکی معیشت میں ۔ ۔ ۔

مسٹر حمزہ ۔ ہم یہ مثال بھی دے سکتے ہیں کہ محرک جو خود تمباکو پیتے ہیں ، گھس گھس کر چھوٹے رہ گئے ہیں ۔

چودھری محمد سرور خان ۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ گھس گھس کر چھوٹے نہ رہ جائیں بلکہ ان کی طرح طویل ہو جائیں اور پاکستان کا physical standard اونچا ہو جائے ۔ اسی غرض و غایت کی بناء پر میں نے یہ بل پیش کیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That leave be granted to introduce the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : I introduce the West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : The West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance (Amendment) Bill, 1968 stands introduced.

THE NORTH-WEST FRONTIER PROVINCE NEW IRRIGATION PROJECTS (CONTROL AND PREVENTION OF SPECULATION IN LAND) (AMENDMENT) BILL, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion by Mr. Idrees.

Chaudhri Muhammad Idrees : I beg to move—

> That leave be granted to introduce the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved, the question is—

> That leave be granted to introduce the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1968.

The motion was carried.

Chaudhri Muhammad Idrees : I introduce the North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) (Amendment) Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : The North-West Frontier Province New Irrigation Projects (Control and Prevention of Speculation in Land) Bill, 1968, stands introduced.

Next motion is by Mr. Jadoon.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Not moving.

Mr. Senior Deputy Speaker : The motion is not moved.
Next motion is by Malik Muhammad Akhtar.

THE WEST PAKISTAN AUTONOMOUS BODIES REGULATION OF INVESTMENT OF FUNDS BILL, 1968.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move –

That leave be granted to introduce the West Pakistan Autonomous Bodies Regulation of Investment of Funds Bill, 1968.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That leave be granted to introduce the West Pakistan Autonomous Bodies Regulation of Investment of Funds Bill, 1968.

Parliamentary Secretary (Planning & Development) (Sardar Muhammad Ashraf Khan) : Opposed.

ملک محمد اختر (لاہور - ۲) - جناب والا - پچھلی بار جب میں نے یہ بل پیش کیا تھا تو سردار محمد اشرف صاحب نے اس کی مخالفت کی تھی - مجھے مسرت ہے کہ آج بھی سردار صاحب ہی اس بل کی مخالفت کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں لیکن میں حیران ہوں کہ آج ان کے arguments کیا ہوں گے - جناب والا - پچھلی بار ان کے arguments یہ تھے (ان کی statement میرے پاس موجود ہے) کہ ایسی ہدایات اور قوانین پہلے ہی موجود ہیں جن سے یہ تمام شرائط پوری ہو جاتی ہیں اور کوئی بھی autonomous body کسی ادارے میں اپنا فالتو روپیہ جمع نہیں کرا سکتی - اس لئے جناب والا - جب یہ بل پچھلی بار پیش ہوا تو ہاؤس نے اس مسئلہ کے تحت ان کی statement کے پیش نظر اس بل کو reject کر دیا - لیکن اس کے بعد سٹیٹ بینک آف پاکستان کے دو اعلانات جاری ہوئے جن سے ان کی statement کی تردید ہوتی تھی کہ کوئی بھی autonomous body یا کوئی دوسری body اپنا فاضل روپیہ کسی شیڈیولڈ بنک میں نہیں لگا رہی بلکہ سرکاری بنکوں میں لگا رہی ہے - جناب والا - میں دو چھوٹے

چھوٹے پیرے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔ ایک statement پشاور سے آئی ۔ یہ جناب والا ۔ مئی ۱۹۶۸ء کو جاری ہوئی تھی ۔

"The State Bank of Pakistan is understood to have taken a serious view of the irregularities being committed by some of the leading private banks to build up their deposits and severe measures are contemplated to check this unhealthy trend. The proposed measures would specially debar the movement of government money from the government banks to the private ones. Although there were already restrictions on such movements, certain banks have been reported to have managed to get hold of large amounts of money. In this connection there is a case where more than rupees twenty lakh of the Rural Works Programme, lying in the National Bank of Pakistan, have been got transferred to a private bank which is a recent example of violation of government instructions.

It was stated that as a result of such transactions, serious mal-practices including corruption had crept into the banking profession and certain restrictions therefore, were deemed necessary. It may be added that there is a cut-throat competition between leading private banks and an attempt to score victories over the others by fair and foul means is frequently made to capture more and more accounts.

جناب والا ۔ اسی طرح سے دوسری رپورٹ ہے ۔ جس میں یہ کہا گیا ہے ۔

"Various Government and semi-Government Departments have invested fixed deposits to the tune of Rs. 2.5 crores in private banks in order to earn interest. The Government, it is learnt, has banned this practice, according to a report published in a local newspaper. In some cases responsible officers have been found depositing public money in private banks on their own accord although their rate of interest

is lower than semi-government banks. This tendency has risen.

In Peshawar alone, it was learnt that the Government money to the tune of Rs. 1.5 crores has been deposited in private banks. It is also true of Nowshera, Mardan and Kohat where various Departments have deposited money to the tune of Rs. one crore while it is known what benefits these officials are reaping by investing public money in the manner.".

جناب والا ۔ ان دونوں رپورٹوں میں یہ کہا گیا ہے کہ پرائیویٹ بنکوں میں رشوت ستانی سرایت کر چکی ہے ۔ اور وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کے لئے سرکاری افسران کو corrupt کرتے ہیں ۔ سرکاری افسر ملک کے development کے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے رشوت لے کر روپیہ پرائیویٹ بنکوں میں جمع کرتے ہیں ۔ ان رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً اڑھائی کروڑ روپیہ پرائیویٹ بنکوں میں ہے ۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اگر اڑھائی کروڑ روپیہ صوف فرنٹیئر ریجن کا ہے تو مجھے یہ کہنے میں تامل نہیں ہو گا کہ پندرہ بیس کروڑ روپیہ autonomous bodies نے حکومت کی ہدایات کے خلاف پرائیویٹ بنکوں میں جمع کیا ہوا ہے ۔ جیسا کہ اشرف صاحب نے فرمایا تھا حکومت کی ہدایات موجود ہیں ۔ restrictions موجود ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی معتبر شہادت اور نہیں ہو سکتی ۔ ایک سابقہ فنانس سیکرٹری نے دوران ملاقات بتایا تھا کہ حکومت کا ۱۵۰ کروڑ روپیہ پرائیویٹ بنکوں میں پڑا ہوا ہے ۔

جناب والا ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے ۔ یہ ۵ فیصد حکومت کو ادا کرتے ہیں اور ۸ فیصد interests پبلک سے لیتے ہیں اور اس طرح تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ بطور رشوت باضابطہ اور recognized طریقہ پر افسران

حاصل کرتے ہیں ۔ حکومت پاکستان کی معاشی پالیسی قرضہ جات پر مبنی ہے ۔ حکومت کو چاہئے کہ یہ ۱۵۰ کروڑ روپیہ اپنے قبضہ میں رکھے اور ضرورت کے مطابق invest کرے ۔ حکومت جو قرضہ طویل المدت کے لئے حاصل کر رہی ہے اس کے لئے کچھ تو سہولت ہو گی ۔ یہ ۱۵۰ کروڑ روپیہ fixed deposits میں ہے ۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں نہیں ۔ یہ تو حکومت نے رشوت کا ایک O.G.L. دے دیا ہے کہ Heads of Departments جو چاہیں کریں ۔ یہاں ایک مثال National Commercial Bank کی ہے ۔ آپ نے کہا تھا کہ ایک مثال دی جائے ۔ اب آپ اس معاملہ کو اینٹی کرپشن کے حوالے کر دیں پھر دیکھیں کہ کیا نتائج نکلتے ہیں ۔

مجھے صرف قوم کے روپیہ سے غرض ہے ۔ قوم کو Nat'onal Commercial Bank سے کوئی فائدہ نہیں ۔

جناب والا ۔ پچھلی دفعہ میں نے اپنے بل کو صرف مفاد عامہ کے پیش نظر press نہیں کیا تھا ۔ اب جب کہ State Bank of Pakistan کی مثال دی گئی ہے ۔ اس طرح rural works کی مثال ہے ۔ میرے پاس ایک press cutting ہے اور میں دکھا سکتا ہوں ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بنکوں میں malpractice ہو رہی ہے اور رشوت creep in کر رہی ہے ۔ میں ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ میں نے ایک معتبر شخص سے پوچھا کہ بنک کس طرح رشوت لیتے ہیں ۔ اس نے بتایا کہ دس بیس لاکھ روپیہ ایسے لوگوں کے نام بطور سالانہ قرضہ جاری کرتے ہیں جو exist نہیں کرتے ۔ پھر ان رقوم کو bad debts میں شمار کرکے خود حاصل کر لیتے ہیں ۔ اس کے علاوہ ۵ فیصد اور ۸ فیصد interest میں بڑی تفاوت ہے بینک سے جو interest لیا جائے وہ کم ہونا چاہئے ۔ اس وقت جب کہ ملک پر ارب کا مقروض ہے ڈیڑھ ارب روپیہ مغربی پاکستان

میں پرائیویٹ بنکوں کو دیا گیا ہے ۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Please conclude.

ملک محمد اختر ۔ جناب والا ۔ یہ زیادتی ہے ، بے ضابطگی ہے ، بد عنوانی ہے ، رشوت ستانی ہے ، کرپشن ہے آپ اس کا جلد از جلد سدباب کریں ۔

پارلیمنٹری سیکرٹری (سردار محمد اشرف خان) ۔ جناب والا ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے یا یہ اتفاق کی بات ہے کہ جب بھی اختر صاحب کوئی بل یا ریزولیوشن لائے ہیں تو جناب وٹو صاحب کو اور مجھے اس کے متعلق کچھ عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے ۔ اور یہ بات ہمارے حصہ میں آئی ہے کہ ہم اس کا جواب دیں ۔

جناب والا ۔ ملک اختر صاحب نے جو بل پیش کیا ہے پھر جس کی میں نے مخالفت کی ہے اگر آپ اسے غور سے دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کا عوام سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی کوئی واسطہ ہے اور نہ ہی اس بل کی وجہ سے کوئی مقصد پورا ہو سکتا ہے ۔ انہوں نے اس بل میں یہ فرمایا ہے:-

> "Notwithstanding anything contained in any law for the time being in force, no Autonomous Body shall maintain its current Account of fixed deposit..."

ملک محمد اختر ۔ یہ غلطی آپ کے دفتر کی ہے ۔

Parliamentary Secretary : It may be "or" but the Bill that has been circulated, contains the word "of".

> ".....shall maintain its current Account of fixed deposit in any Bank other than State Bank or Government Treasury".

For the information of the Member, I will state that the State Bank of Pakistan is a Bankers' Bank, according to the Banking Ordinance

of 1949. It maintains the accounts of Banks and controls their policies. It gives permission to open banks and checks their accounts. It does not indulge in receiving deposits. So this purpose cannot be achieved unless an amendment is made in the Banking Ordinance of 1949, which function, obviously, falls within the purview and jurisdiction of the Central Government, and not the Provincial Legislature. Similarly the definition of the autonomous bodies given by my friend is very vague and is not clear at all. He has not defined clearly and not named the autonomous bodies or semi-autonomous bodies. So, Sir, even on the face of it the Bill itself is very vague and impracticable. As far as other allegations are concerned he has merely said that there is great competition and race for getting deposits among the Commercial Banks from the Local Bodies or autonomous bodies. His whole argument was based on certain clarifications and certain statements made by the State Bank of Pakistan regarding the Rural Works Programme and the function of the local bodies therein which has been clarified by the Minister for Basic Democracies. As far as the accounts of these autonomous bodies are concerned you will appreciate that they are all commercial bodies. It is not necessary that they make deposits at five percent. They call for quotations and surplus deposits are given to the Banks which offer more attractive rates and after due consultation deposits are given and approval of the competent authority is sought. As last time, during the question hour regarding the Industries Department I brought to the notice of my learned friend that the WPIDC is one of the autonomous bodies and is functioning under a specific Charter—WPIDC Ordinance, 1962. Under instruction No: 17 of that Ordinance certain specific rules are framed by the Government in which a list of the approved Banks is given by the Government which directs or controls the extra deposits of that particular concern. Again as far as the Commercial Banks are concerned my learned friend has questioned their financial position. This again falls in the jurisdiction of the State Bank of Pakistan because it is the controlling authority of all the Banks—Bankers Bank. It controls Government Banks as well as private Banks. If the State Bank finds certain irregularities or financial weakness of any Bank it brings it to the notice of the Government and prompt action is taken. I would say, Sir, that this Bill is vague. It is not clear at all. Whatever my friend desires cannot be achieved if this Bill is passed and so I oppose it.

Mr. Senior Deputy Speaker : The question is —

That leave be granted to introduce the West Pakistan Autonomous Bodies Regulation of Investment of Funds Bill, 1968.

The motion was lost.

Mr. Senior Deputy Speaker : We now come to Part III, i.e., the bills already introduced. The first motion is from Mr. Zain Noorani. He is not present. The second motion is from Rana Phool Muhammad Khan.

THE KARACHI HOTELS AND LODGING-HOUSES (CONTROL) (WEST PAKISTAN EXTENSION) BILL, 1967.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون (توسیع مغربی پاکستان) (انضباط) ہوٹل و اقامت گاہان کراچی مصدرہ ۱۹۶۷ء جیسا کہ اس کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ نے سفارش کی ہے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Mr. Hamza: Point of order. Sir, there is no quorum in the House....

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That the Karachi Hotels and Lodging-Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once.

Mr. Hamza : Sir, I have raised a point of order. It should be decided first. There is no quorum in the House.

Chaudhri Muhammad Sarwar Khan : There is an amendment.

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member may please take his seat. The House is not in quorum, let the bells be rung. (*bells were rung*) The House is now in quorum.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : With your permission I have to move an amendment to this.

I beg to move—

That the Karachi Hotels and Lodging-Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967 as recommended by the Standing Committee on Home

Affairs be referred to a Select Committee consisting of the following :

(1) Kazi Muhammad Azam Abbasi.

(2) Mr. Zain Noorani.

(3) Mian Muhammad Shafi.

(4) Khan Ajoon Khan Jadoon.

(5) Chaudhri Muhammad Nawaz.

(6) Khawaja Muhammad Safdar, and the Mover.

The quorum shall be three.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion under consideration, amendment moved is—

That the Karachi Hotels and Lodging-Houses (Control) (West Pakistan Extension) Bill, 1967 as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be referred to a Select Committee consisting of the following :

(1) Kazi Muhammad Azam Abbasi.

(2) Mr. Zain Noorani.

(3) Mian Muhammad Shafi.

(4) Khan Ajoon Khan Jadoon.

(5) Chaudhri Muhammad Nawaz.

(6) Khawaja Muhammad S fdar, and the Mover.

The quorum shall be three.

There is no opposition. The motion is, therefore, carried and the bill stands referred to the Select Committee.

THE WEST PAKISTAN CRIMINAL LAW (AMENDMENT) BILL, 1966

Mr. Senior Deputy Speaker : Next motion.

Khan Ajoon Khan Jadoon : Sir I beg to move –

That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing

Committee on Home Affairs be taken into consideration at once.

Mr. Senior Deputy Speaker : Motion moved is—

That the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs be taken into consideration at once.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Before the mover emphasizes this I would like to say just a few words. So far as the West Pakistan Criminal Law is concerned it is a protected law and any amendment in that may not be protected. Therefore, before we embark upon any venture to amend that law the Member may kindly consider whether it would be advisable to do so and in view of that whether he will kindly accept my suggestion to withdraw this so that we may not land ourselves in any difficulty.

خان اجون خان جدون (مردان-۳) - جناب والا - میں نے یہ امنڈمنٹ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی پیش کی تھی تو اسوقت یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا تھا - اسکا مقصد یہ تھا کہ دفعات ۲۶۰ اور ۳۰۴ کے تحت جو جرائم ھیں انکی مفاھمت کمشنر کرے - سیکشن ۲۸ میں یہ provide کیا گیا ھے کہ ان جرائم کی مفاھمت کی اجازت حکومت مغربی پاکستان سے لینا ضروری ھے - مجھے باقی علاقوں کا تو پتہ نہیں ھے لیکن سابق صوبہ سرحد میں مفاھمت حاصل کرنے میں لوگوں کو بہت تکلیف ھوتی ھے - اور فرنٹیئر میں دفعہ ۳۰۲ کے تحت مقدمات میں لوگ اکثر مفاھمت پسند کرتے ھیں اور اس سے اچھے نتائج برآمد ھوتے ھیں - جب لاھور میں کیس آتا ھے اول تو آتا ھی نہیں مگر جب آتا ھے تو سال ھا سال لگ جاتے ھیں - اب جناب وزیر قانون نے یہ اعتراض اٹھایا ھے کہ اگر کمشنر کو یہ اختیارات دیدئے جائیں -ان کو شائید اس پر اعتراض نہیں ھے کہ اگر کمشنر کو یہ اختیارات دیدئے جائیں تو دفعات ۳۰۴ اور ۳۰۷ کے تحت جو مقدمات ھوں ان کی مفاھمت کمشنر خود کرے لیکن ان کو یہ اعتراض ھے کہ شائد یہ چیز آئین کے

خلاف ہو تو اس سلسلے میں یقیناً میں ان کے نوٹس میں ایک بات لاتا ہوں کہ Criminal Law Amendment Act ۱۹۶۵ء میں پاس ہوا تھا اور سن ۱۹۶۶ء میں اس میں کافی ترامیم ہو چکی تھیں۔ اگر ان کو یہ یقین ہے کہ یہ آئین میں اس قدر protected ہے کہ ترمیم کرنے سے جو کہ میرے خیال میں ایک یونٹ کے استحکام کا بھی باعث بنے گی کیونکہ دور دراز کے لوگوں کو چھوٹے چھوٹے مقدمات کی مفاہمت کیلئے لاہور میں ہی آنا پڑے گا۔ تو اگر ان کو یہ یقین ہے کہ یہ واقعی آئین کے خلاف ہے تو پھر مجھے ہاؤس سے مجبوراً اجازت مانگنی پڑے گی کہ میں اس کو واپس لے لوں۔

Mr. Senior Doputy Speaker : So the Member asks for leave to withdraw it.

مسٹر حمزہ۔ فیصلہ ایوان نے کرنا ہے۔ میں اس بارے میں اپنے معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Senior Deputy Speaker : But he has already requested.

مسٹر حمزہ۔ میں اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Minister of Law : I don't know whether Mr. Hamza has a right to speak on this ; he can vote against it.

رانا پھول محمد خان۔ اگر جدون صاحب نے بل واپس لے لیا تو میں دریافت کرتا ہوں کہ حمزہ صاحب کس قاعدے کی رو سے وہ پیش کریں گے ؟

وزیر بنیادی جمہوریت۔ بے قاعدگی کی رو سے۔

Mr. Senior Deputy Speaker : Yes, I allow Mr. Hamza to speak.

مسٹر حمزہ (لائلپور ۔ ۶)۔ جناب سپیکر۔ رانا پھول محمد خان کا جواب دینا میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے باعث عزت نہیں لیکن جہاں

تک خان اجون خان صاحب کا تعلق ہے ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

میاں محمد شفیع ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر معلومات میں اضافہ کر لیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ جب محرک، ایک چیز واپس لے لے تو کیا وہ اس کے بعد بھی تقریر کر سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ڈپٹی سپیکر ۔ کر سکتے ہیں ۔ انہوں نے leave to withdraw کی request کی ہے ۔ وہ request کو oppose کر رہے ہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب الحاج خان اجون خان صاحب نے یہ مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا اور ایوان نے یہ پسند فرمایا کہ یہ مجلس قائمہ امور خارجہ کے سپرد کیا جائے ۔ میں اس کا ایک حقیر رکن ہوں ۔ میں نے اس مجلس قائمہ میں اس مسودہ قانون کی حمایت کی تھی اور ساتھ ہی ساتھ خان اجون خان جدون سے یہ عرض کیا تھا کہ اگر آپ سنجیدگی کے ساتھ اس مسودہ قانون کو پاس کروانا چاہتے ہیں تو آپ کا یہ تمام خرچ جو کہ اس مسودہ قانون کو مختلف مراحل سے گزارنے پر ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Major Malik Muhammad Ali : Point of order Sir. Sir I would like to bring to your notice that in my opinion the learned Mr. Hamza is now convassing with Mr. Jadoon that he should not withdraw, and he is now subjecting him to pressure, which I think is against parliamentary practice. May I have your ruling Sir.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I assure the House that I cannot be subjected to any pressure.

مسٹر حمزہ ۔ pressure تو حکومت کا قبول کیا جاتا ہے اور جس دباؤ کے تحت انہوں نے مجبور ہو کر اپنی یہ تحریک یا اس مسودہ قانون

کو واپس لینے کی درخواست اس ایوان میں پیش کی ہے - جناب سپیکر - دو طاقتیں ہوتی ہیں - میں اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ 'حقیر' کا لفظ استعمال کرتا ہوں -

Mr. Senior Deputy Speaker : Mr. Hamza may be relevant please.

مسٹر حمزہ - میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے جناب محرک سے اس وقت یہ عرض کیا تھا کہ تمام تر خرچ جو کہ اس مسودہ قانون کو مختلف مراحل سے گزرنے پر کیا جاتا ہے وہ اسی صورت میں خزانہ عامرہ پر ڈالا جائے - اگر وہ اس مسودہ قانون کو ایک قانون کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں - جناب سپیکر - میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس ایوان میں آج بھی اور اس سے پہلے بھی جو مسودات قانون منظوری کے لئے پیش کئے گئے - ان کو بغیر کوئی وجہ بتائے کسی نہ کسی سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا اور ہم لوگوں نے اس طریقہ سے اس ایوان کی عزت میں ایوان کے وقار میں اضافہ نہیں کیا بلکہ ہم لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ ہم محض سفر الاؤنس اور یومیہ الاؤنس وصول کرنے کے لئے یہ مسودات قانون پیش کر دیتے ہیں- جہاں تک جناب وزیر قانون کے اس ارشاد یا فرمان کا تعلق ہے کہ اس سے آئینی تحفظ متاثر ہو گا - اس کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ Criminal Law Amendment Act بھی ایسا قانون ہے جس کو آئین کے تحت تحفظ حاصل ہے اور حکومت اس کی متعدد بار ترمیم کر چکی ہے - یہ نئی بات نہیں جس کا علم آج الحاج خان اجون خان جدون کو ہوا ہے - جناب سپیکر - یہ مسودہ قانون جس دن مجلس قائمہ کے سامنے پیش کیا گیا - اس دن بھی آپ نے محکمہ کی جانب سے اور جناب وزیر قانون نے بھی اعتراض پیش کیا تھا اور اس اعتراض کے باوجود مجلس قائمہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس مسودہ قانون کو

قانون کی شکل دی جائے کیونکہ حالات کا یہ تقاضا ہے ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک دفعہ ۳۰۴ اور ۳۰۷ کے مقدمات میں راضی نامے کا تعلق ہے ۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے دین میں اس قسم کے مقدمات میں راضی نامے کی گنجائش ہے بلکہ اگر خون بہا ادا کر دیا جائے اور فریقین راضی ہو جائیں تو ۳۰۲ کے مقدمات میں بھی راضی نامہ کیا جا سکتا ہے ۔ حکومت نے Criminal Law Amendment Act میں یہ گنجائش رکھی ہے بلکہ شرط لگائی ہے کہ اگر دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷ کے مقدمات میں فریقین راضی نامہ کرنا چاہیں تو حکومت عالیہ مغربی پاکستان کی اجازت حاصل کی جائے۔ جناب سپیکر۔ مجھے پچھلے دنوں مشہور شہر پشاور جانے کا اتفاق ہوا ۔ مجھے ذاتی طور پر یہ علم ہے کہ سابقہ صوبہ سرحد کے لوگ ایک یونٹ کے شدید مخالف ہیں اور شدید مخالف ہونے کے وجوہات میں سے ۔ ۔ ۔ (شور و قطع کلامیاں)

Minister of Law : How is this relevant to the motion for withdrawal ?

رانا پھول محمد خان ۔ حمزہ صاحب یہاں مناظرہ کر رہے ہیں اور صوبائی تعصب کو ہوا دے رہے ہیں جو ہماری قوم کے مفاد کے منافی ہے ۔ اس لئے ان کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔ میں ان تقاریر پر تبصرہ کرنا اپنی بے عزتی سمجھتا ہوں لیکن ان کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے ۔

Minister of Law : The Member should be relevant to the motion for withdrawal. He is not at all relevant.

مسٹر حمزہ ۔ میں حیران ہوں کہ اگر محترم وزیر قانون کو قانون نہ آئے تو پھر میں قانون دانی کی توقع کس سے کروں ۔

وزیر قانون ۔ آپ کو نہیں آتا ۔ مجھے تو آتا ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ٹھیک ہے اس سے متعلقہ بات اور کیا ہو سکتی ہے اور جناب محرک نے جب یہ مسودہ قانون ہمارے سامنے پیش کیا تو اس کی غرض و غایت یہ بتائی گئی تھی کہ اگر کمشنر کو یہ اختیارات دیئے جائیں گے تو اس سے وہ لوگ جو مقدمات میں ملوث ہوتے ہیں ۔ ان کا جو خرچ لاہور میں آنے جانے پر ہوتا ہے یا لاہور میں حکومت مغربی پاکستان کے مختلف افسران سے رابطہ پیدا کرنے پر آتا ہے یا وہ زیر بار ہوتے ہیں ۔ وہ اس سے بچ جائیں گے ۔ سابقہ سرحد میں جو ون یونٹ کے خلاف فضا ہے ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے یعنی وہ کام جو آسانی سے کمشنریوں میں کئے جا سکتے ہیں ۔ مجبوراً لاہور جانا پڑتا ہے اور وہ خواہ مخواہ زیر بار اور انتہائی پریشان ہوتے ہیں ۔ جب حکومت کی یہ مسلمہ پالیسی ہے کہ اختیارات ایک جگہ مرکوز نہ کئے جائیں ۔ بلکہ کمشنروں کو وہ اختیارات لازماً دیئے جائیں جن سے لوگوں کو مقدمات کے فیصلے کرانے میں آسانی ہو انتظامی ڈھانچے کو بہتر چلانے کے لئے اور ون یونٹ کے نقادوں کی زبانیں بند کرنے کے لئے کمشنرز کو یہ اختیارات دینا لازمی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اگر بزرگوارم الحاج اجون خان جدون کے اس مسودۂ قانون کو منظور کرتی تو ایک یونٹ کے خلاف جو فضا اس صوبہ میں پیدا ہو رہی ہے اس کا کسی حد تک تدارک ہو جاتا ۔ لیکن حکومت کی جانب سے اس کی مخالفت کی جا رہی ہے ۔ ویسے تو حکومتی پارٹی کے معزز اراکین ایک یونٹ کے حامی بنتے ہیں مگر اپنے عمل اور کردار اور رویے سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ چھوٹے صوبوں کے عوام کی تکالیف سے بے نیاز ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ اس کے علاوہ جناب وزیر قانون نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں 'may be' یعنی ہو سکتا ہے کہ اس قانون کے پاس ہو جانے سے آئین متاثر ہو ۔ کون نہیں جانتا کہ آئین کا تحفظ اس ترمیم سے متاثر نہیں ہو گا ۔ کیا میں جناب وزیر قانون سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے بذات خود کتنی بار ۱۹۶۳ء سے اس قانون میں ترمیم کی ہے ۔ اگر آپ نے حالات کے مطابق اس میں ترمیم پیش کرنا یا منظور کرنا پسند کیا ہے تو اگر آج ایک معزز رکن کی جانب سے اس قسم کا مسودہ قانون پیش کر دیا جائے تو اس میں کون سی خامی ہے ۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان ممبر صاحبان کو دنیا میں طعنے دئے جانے کے لئے چھوڑ دے ۔ بجائے اس کے کہ لوگ ان پر نکتہ چینی کریں ۔ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھیں ۔ اگر آپ ان کی جائز بات کو مان لیں گے تو اس سے حکومت کا وقار بلند ہو گا اور عوام ان ممبران کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھیں گے ۔ آپ کے اس طرز عمل سے حکومتی پارٹی کے اراکین کی جانب سے جب کوئی اچھی یا سچی بات بھی آئے آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں ۔ ایک جانب حکومت بدنام ہوتی ہے اور دوسری جانب معزز اراکین بدنام اور بے عزت ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ کو ذاتی طور پر علم ہو گا کہ ان قوانین کے تحت جو رولز بنائے گئے ہیں ان کے مطابق حکومت کی جانب سے کمشنر صاحبان کو وقتاً فوقتاً گشتی مراسلے جاری کئے جاتے ہیں ۔ ان کے ذریعے حکومت نے کمشنر صاحبان کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ کے تحت ان مقدمات کی جن کا راضی نامہ ہو سکتا ہے سفارش نہ کریں اور راضی نامے قبول نہ کریں ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے اور میں انتہائی یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ ایک جانب آپ ان قوانین میں اس قسم کی گنجائش رکھتے ہیں اور دوسری جانب اس قسم

کے گشتی مراسلے بھیجتے ہیں جن سے یہ قانون بے معنی اور بے کار ہو کے رہ جاتے ہیں ۔

جناب سپیکر ۔ آج سے صرف چند دن پہلے میرے قابل احترام بزرگ جناب وزیر داخلہ نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ وہ کوئٹہ قلات کے علاقہ کے مفاد کے پیش نظر اور ان کی روایات اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے وہاں کریمنل لا سپیشل پروویژن آرڈر پیش کر رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ان کے مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد ہو اور ہم نے یہ گنجائش رکھی ہے ۔ کہ دفعات ۳۰۲-۳۰۷ اور ۳۰۶ کے تحت مقدمات کا راضی نامہ ہو سکے ۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا اس ملک کی بیشتر آبادی غربت اور افلاس کا شکار نہیں ۔ ایک جانب آپ یہ فرماتے ہیں کہ انصاف جلد اور سستا ہونا چاہئے اور دوسری جانب آپ ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ پشاور یا لس بیلا یا دادو یا لاڑکانہ سے لاہور آئیں ۔ ہمارے ملک کے عوام شاذ و نادر نہیں بلکہ عموماً غریب ہیں اگر وہ بد قسمتی سے کسی مقدمہ میں ملوث ہو جائیں اور اس کے بعد راضی نامہ کر لیں اور قانون کا منشاء پورا کر چکے ہوں ۔ اسلامی احکامات کے مطابق فیصلہ کر چکے ہوں لیکن اس کے باوجود انہیں مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ لاہور میں آئیں ۔ ہمارے بہت سے ایسے بھائی دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں جو صرف اپنے اپنے علاقوں کی زبان جانتے ہیں وہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے نہ اس شہر کے راستوں سے واقف ہیں ۔ ایسے اشخاص کے لئے جو یہاں کی زبان نہیں سمجھتے ۔ یہاں کے طریق کار سے واقف نہیں ۔ جو رشوت دلالوں کو نہیں جانتے وہ کس طرح یہاں کے سیکرٹریٹ یا دوسرے دفتروں میں جا سکتے ہیں ۔ (قطع کلامی) میں اس مسودہ قانون کی حمائت نہ کرتا اگر مجھے یہ علم ہوتا

کہ پشاور میں بیٹھے ہوئے کسی شخص کا کام سیکرٹری کے نام ایک چٹھی لکھنے سے یا جناب گورنر کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجنے سے ہو سکتا ہے ۔ اگر وہاں بیٹھے بٹھائے محض درخواست ارسال کرنے سے اس کا معاملہ طے ہو جاتا تو میں سمجھتا کہ اس قسم کے بل کی کوئی ضرورت نہیں مگر آپ کو ذاتی طور پر علم ہو گا کہ آپ جیسے لوگوں کو ایک کام کے لئے ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ بیسیوں بار دفتروں کا چکر لگانا پڑتا ہے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جو سادہ اور غریب لوگ ۔ اور پاکستان میں غریب ہونے سے بڑا جرم اور کوئی نہیں ۔ دور دراز علاقوں سے یہاں آئیں گے آپ ان کے بارہ میں کیسے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے یہاں آتے ہی انہیں جلد از جلد حکومت مغربی پاکستان سے اجازت حاصل ہو جائے گی ۔ یہ حقائق سے گریز کرنا ہے ۔ غریبوں کو مجبور کر کے کہ وہ دور دراز علاقوں سے یہاں آئیں ۔ ہماری حکومت وں یونٹ کو کلی طور پر تباہ کر رہی ہے ۔ جناب سپیکر۔ حکومت کی جانب سے اس کی مخالفت کا ایک مزید پہلو یہ ہے کہ اگر وہ الحاج اجون خان جدون کی اس ترمیم کو قبول کرتی تو اس سے عوام کا بھلا ہوتا ہے اور ان افسران کا نقصان ہوتا ہے جو رشوت وصول کرتے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ طریقہ کار کو آسان بناتے ہیں ۔ اگر آپ اس قانون کا احترام کرنا چاہتے ہیں تو اس سے بہتر بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس سے زرین تجویز اور کوئی نہیں ہو سکتی ۔

جناب سپیکر ۔ آپ کو پتہ ہے کہ حکومت نے کمشنر صاحبان کو کتنے وسیع اختیارات دیئے ہیں ۔ کیا کمشنر صاحبان اتنے نااہل ہیں کیا وہ اتنے غیر ذمہ دار افسران ہیں ؟ پھر آپ نے ان کو دوسرے اتنے وسیع اختیارات کیوں دیئے ہوئے ہیں ۔ آپ اپنے طرز عمل سے رشوت ستانی کو

فروغ دیتے ہیں ۔ آپ اپنے طرز عمل سے انصاف حاصل کرنے کو مشکل بناتے ہیں ۔ آپ لوگوں کو بدعنوانی اور رشوت ستانی کی چکی میں پیستا چاہتے ہیں ۔ دوسری جانب آپ ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کے سامنے آ کر ہاتھ پھیلائیں اور افسران کو رشوت دیں ۔ جناب سپیکر ۔ حکومت کا طرز عمل بذات خود یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ رشوت ستانی کو فروغ دینا چاہتی ہے ۔ ایک جانب تو جناب صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب نے حال ہی میں ایک لاء ریفارم کمیشن مقرر کیا ہے۔ اس کے terms of references میں شامل ہے کہ کس طرح ہم جلد انصاف کر سکتے ہیں ؟ یہ بات محض لاء ریفارم کمیشن کی terms of references میں شامل نہیں بلکہ مشہور زمانہ کتاب ''فرینڈز ناٹ ماسٹرز'' میں بھی انہوں نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ جوڈیشیل جرگہ سسٹم چاہتے ہیں ۔ محض اس لئے تاکہ مقدمات کا جلد از جلد فیصلہ ہو جائے ۔ اگر آپ جرگہ سسٹم کو اپنانا چاہتے ہیں تو آپ اپنے قول و فعل کے تضاد کو رفع کیجئے ۔ آپ جرگہ کے ارکان کو اتنا اہم ، اتنا با عزت اور اتنا بلند کردار سمجھتے ہیں تو آپ ان پر اعتماد کیجئے ۔ ان کا جو فیصلہ یا کمشنر صاحب کا جو فیصلہ ہے اس کو حتمی سمجھئے ۔

جناب سپیکر ۔ میں ان معروضات کے پیش نظر جناب وزیر قانون صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا ۔ کہ اگر آپ ون یونٹ کو بدنامی سے بچانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ اس علاقہ کو مغربی پاکستان کے دوسرے لوگوں کی طرح انصاف حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچانا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ صدر مملکت کے فرمودات پر عمل کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ رشوت ستانی کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس مسودہ قانون کو قانون کی شکل میں تبدیل ہونے دیں ۔ میں اس ایوان کے تمام اراکین سے جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں دست بستہ گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر

بیٹھے ہوئے حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور اس حکومت کی زیادتیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں اور خصوصی طور پر وہ معزز اراکین اور میرے بھائی جو سابقہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں یا بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں - یا سابقہ صوبہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں وہ ہمیشہ یہ گلہ کرتے ہیں کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا - اگر آج ہمارا جائز مطالبہ مان جائیں تو ایک یونٹ بدنامی سے بچ سکتا ہے - آج آپ یہ ثابت کریں کہ آپ با ضمیر ہیں - جو بات آپ منہ سے کہتے ہیں وہ کر گزرتے ہیں - میرے قابل صد احترام بھائی جو انتہائی شرمندگی محسوس کر رہے ہیں اور میرے بزرگ و محترم کو مجبوریاں ہیں کہ وہ حکومت کے احکامات کی بجا آوری کا خیال رکھیں اور وہ آپ سے بل کی واپسی کی درخواست کرتے ہیں - ہو سکتا ہے وہ دل سے نہ کہتے ہوں۔ ان کا دل کچھ کہتا ہو اور زبان سے کچھ اور بات کہنے پر مجبور ہوں -

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) جناب سپیکر - میں اسکے متعلق کچھ زیادہ نہیں بولوں گا اور میں زیادہ بولنے کا عادی بھی نہیں ہوں - حمزہ صاحب نے اسکے بارے میں بہت اچھی وضاحت کی ہے - اسکے متعلق مجھ پر بھی کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں اور میں ان فرائض کو اپنے کندھوں پر سے اتارنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں - میری سمجھ میں یہ ایک اچھی روایت قائم نہیں کر رہے ہیں کہ ہمارے معزز رکن جو اکثریت میں ہیں ایک ایسا بل ایوان میں پیش کر دیتے ہیں جس کے اوپر قوم کا بہت خرچ آتا ہو - قوم جب یتیم ہو جاتی ہے - جب عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں تو ان کی کمائی کی حفاظت کے فرائض ہمارے اوپر لازماً عائد ہو جاتے ہیں - ہم لوگ جو یہاں جمع ہوتے ہیں اس سے باہر کے لوگ پر امید ہوتے ہیں کہ ہم مغربی پاکستان کے نمائندے ہیں ہم ان کے لئے کچھ

اچھے قوانین بنائیں گے - ابھی ہمارے حاجی خان اجون خان جدون نے جو بل اس ایوان میں پیش کیا تھا تمام کارروائیوں کے بعد جب یہ بل منظور ہونے کو آیا تو انہوں نے اسے واپس لینے کی اجازت طلب کی - میری سمجھ میں یہ اس معزز ایوان کیلئے اچھی روایات نہیں ہیں - میں نکتہ چینی نہیں کرتا میں صرف گزارشات کرتا ہوں - جو بات میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ جس بل کے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی یا کوئی اور کمیٹی مقرر کی جاتی ہے اس پر صرف ایک دن کا خرچ ۱۰ ہزار روپے سے زیادہ ہو جاتا ہے - وہ خرچ کس طریقے سے ہوتا ہے میں آپکی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ کوئی ممبر کراچی سے آتا ہے کوئی کہیں سے آتا ہے - ان کے آنے جانے کا کرایہ ۵۰۰ روپیہ ہو جاتا ہے - دو دن آنے اور دو دن جانے میں لگ جاتے ہیں - گورنمنٹ کے اوپر ۲۵۰ روپے کا اور خرچ پڑ جاتا ہے - تین دن کا خرچ اور لیتا ہے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد اور ایک دن کمیٹی میں یعنی ڈیڑھ سو روپے کا اور خرچہ ہوتا ہے یہ تقریباً ساڑھے آٹھ سو روپے کا خرچہ ہوتا ہے - کبھی دس ممبر یا کبھی ۱۲ ممبر کمیٹی میں ہوتے ہیں جو اس بل کو پاس کرتے ہیں میرے حساب سے ۱۰ ہزار ایک کمیٹی پر خرچ آتا ہے - ایسی کمیٹیاں بھی ہیں جو کبھی پشاور میں کبھی کراچی میں اور کبھی یہاں ہوتی ہیں یہ خرچ میری سمجھ میں - میری دانست میں نہیں آتا ہے - کہ پھر اسکو کیوں کیا جاتا ہے - میں نہیں کہتا کہ لوگ کرایہ رشوت کے طور پر لیتے ہیں یا گورنمنٹ کو ووٹ دینے کیلئے وصول کرتے ہیں - وہ ہمیں ثابت کر دیتے ہیں کہ جو بل ایوان میں پیش ہوتے ہیں ان کے محرک ایوان میں موجود ہی نہیں ہوتے اگر موجود ہوتے ہیں تو وہ بھی اپنے بل کو واپس لے لیتے ہیں -

انَ گزارشات کے ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ اپنا بھی فرض ہے کہ ہم اپنی قوم کے خون پسینے کی ایک ایک پائی ایک ایک کوڑی کو محفوظ رکھیں ۔ جب ہم گورنمنٹ کی مشینری پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ہمیں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا پڑے گا کہ ہم کس اصول سے خرچ کرتے ہیں ۔ ہم کتنے خود کفیل ہیں ۔ میں چند آیات آپکی خدمت میں پیش کرتا ہوں یہ ہاؤس کی مرضی ہے کہ وہ اسکو مانے یا نہ مانے ۔ ہم تو صرف گزارش کرنے والے ہیں ہم اکثریت کے اوپر حاوی نہیں ہو سکتے ہیں وہ ایک ہیں ۔ اور وہ تمام بلوں کو نا منظور کر دیتے ہیں ۔ ان کے پاس اکثریت کی power ہے ۔

اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتا ہے کہ "اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ" یعنی "بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا" اور میں اس کو اسراف سمجھتا ہوں۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ "اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا"۔ یعنی بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا نا شکرا ہے" اسکے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ اس کمائی میں یتیموں اور بچوں کی کمائی بھی شامل ہے ۔ اسکے متعلق ایک حدیث ہے کہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی احوذ حق ضعیف الیتیم والامرأۃ ۔ نسائی " یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ دو کمزوروں کے حق کو واجب الاحترام قرار دیتا ہوں یعنی یتیم بچے اور عورتوں کے حق کو " ۔ اس لئے میں اپنے دوستوں کو مشورہ دوں گا کہ انہوں نے اس بل کو واپس لینا ہے حالانکہ ابتدا میں ان کی نیت واپس لینے کی نہیں تھی ، تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس طرح ہم کوئی اچھی روایات کو بھی جنم نہیں دے رہے ہیں ۔

خان اجون خان جدون (مردان - ۳) - جناب والا - جناب حمزہ اور حاجی صاحب نے میری درخواست کی مخالفت کی ہے جو کہ میں نے اس معزز ایوان سے کی ہے کہ یہ بل واپس لینے کی مجھے اجازت دیجائے -

حاجی سردار عطا محمد - جناب سپیکر - کورم نہیں ہے -

Mr. Senior Deputy Speaker : Let there be a count. (*count was taken*). The House is not in quorum. Let the bells be rung (*bells were rung*). Now, the House is in quorum.

Yes, Mr. Jadoon.

خان اجون خان جدون - جناب والا - میں نے اس ایوان سے یہ مسودہ قانون واپس لینے کی درخواست اس بناء پر کی ہے کہ جس مسودہ قانون میں اس کے ذریعے میں نے ترمیم کی تجویز پیش کی ہے اس کو آئین میں تحفظ حاصل ہے اور جناب وزیر قانون نے جب مجھے اس طرف متوجہ کیا تو چونکہ میں ان کی بات کو قابل اعتماد سمجھتا ہوں اور دیگر یہ کہ ہم نے اپنے آئین سے وفاداری اور حفاظت کا حلف اٹھا رکھا ہے - تو جب ہمیں کسی ایسی بات کا علم ہو جائے کہ یہ آئین کے منافی ہے تو ہم جان بوجھ کر اس ایوان سے ایسا قانون منظور کروا کر جو کہ آگے چل کر ہائیکورٹ میں خلاف آئین قرار دیا جائے تو بجائے اس کے کہ ہم ایسے قوانین بنائیں کہ جن سے عوام کی تکالیف رفع ہوں - اس قانون کے پاس ہونے سے عوام کی تکالیف اور بڑھ جائیں گی -

جناب والا - جہاں تک اس مسودہ قانون کو پیش کرنے کا تعلق ہے میں نے اسے نیک نیتی سے پیش کیا ہے اور یہ کوئی اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے - صرف دفعہ ۳۰۴ اور دفعہ ۳۰۷ کے جرائم میں کمشنر کو مفاہمت کا اختیار دینا مقصود تھا - حالانکہ اس سلسلے میں مفاہمت کا اختیار حکومت کے پاس موجود ہے - مجھے اپنی حکومت سے یہ توقع ہے

کہ وہ کمشنروں کو یا کمشنریوں کو بذریعہ ہوم سیکرٹری by executive order اس قسم کے مقدمات میں مفاہمت کا حکم صادر کیا کرے گی ۔ اگر میں نے آئین کی دفعات کو مد نظر رکھ کر ایوان سے اس بل کو واپس لینے کی درخواست کی ہے تو اس پر حمزہ صاحب اور حاجی صاحب کو اس قدر اعتراض نہیں ہونا چاہئے تھا ۔

جناب والا ۔ حمزہ صاحب نے ون یونٹ کے متعلق بہت کچھ کہا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ون یونٹ کے قیام کے بعد چھوٹے صوبوں کو بے اختیار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ۱۹۵۸ء تک جبکہ سابقہ سیاستدان اس ملک پر حکمرانی کر رہے تھے اس وقت تک یہ تکالیف بڑھتی ہی رہی تھیں لیکن جب سے ہمارے محبوب صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے موجودہ آئین نافذ کر دیا ہے جس میں کہ اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جا رہا ہے کہ سابقہ چھوٹے صوبوں میں بسنے والے لوگوں کی تکالیف کو رفع کیا جائے اور اس پر تیزی سے عمل ہو بھی رہا ہے اور اب اس میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے کیونکہ اب ان لوگوں کے کافی مسائل مقامی طور پر حل ہو جاتے ہیں ۔ اور جو چھوٹی موٹی باتیں رہ بھی جاتی ہیں ۔ ہم ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے حکومت کے نوٹس میں لاتے ہیں ۔ اور حمزہ صاحب اگر اس ایوان کے ممبران کی عزت و وقار کا جائزہ لینا چاہیں تو ہماری constituency میں آ کر ہمارے وقار اور ہماری عزت کا جائزہ لیں ۔ ان کو پتہ لگ جائے گا ۔ کہ وہاں کے عوام ہماری کتنی عزت کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اعتراض کرنا بڑا آسان ہوتا ہے ۔ لیکن حقیقت کچھ اور ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم ایک عظیم organization یعنی پاکستان مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جس نے

پاکستان حاصل کیا اور جس نے پاکستان کو ایک فلاحی مملکت بنانا ہے ۔ جناب والا ۔ ہم ایک پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہم اس کے پروگرام مرتب کرتے ہیں ۔ ہماری حکومت ان پروگراموں پر عمل کرتی ہے ، وہ ہمارے پروگرام ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان کا یہ کہنا کہ ہم مجبور ہو کر بل واپس لیتے ہیں قطعاً غلط ہے ۔ بلکہ قانون بنانے میں ہمارا پورا ہاتھ ہے ۔ ہم پارٹی meetings میں ان چیزوں کو حکومت سے discuss کرتے ہیں ۔ میں جناب حمزہ صاحب کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ چھوٹے صوبے جو بہت ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔ جب اس ایوان میں اس سیشن میں سپیشل پرووِژن کریمینل لاء آرڈیننس آیا تو حمزہ صاحب نے اس کی بھرپور مخالفت کی ۔ حالانکہ یہ آرڈیننس انہی چھوٹے صوبوں انہی پسماندہ دور افتادہ علاقوں کے لوگوں کے مفاد میں تھا ۔ ان کو اس تکلیف سے بچانا تھا کہ وہ اپنے مقدمات مقامی طور پر حل کر سکیں ۔ مگر آپ نے اس کی مخالفت کی ۔ آپ کو ان صوبوں سے کتنی ہمدردی ہے ۔

مسٹر حمزہ ۔ آپ مجلس قائمہ میں کچھ کہہ رہے تھے اس ایوان میں کچھ کہہ رہے ہیں ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ مجلس قائمہ میں میں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جو تکلیف ہوتی ہے میں اس کا اظہار کرنے سے دریغ نہیں کرتا ۔ اس بل سے میرا مطلب یہ تھا کہ وہاں کے لوگوں کی تھوڑی بہت تکالیف رفع ہوں ۔ لیکن آئین کے بھی تو ہم پابند ہیں ۔ جذبات میں ابھر کر ہم آئین کو نہیں پھلانگ سکتے ۔ جناب والا ۔ سپیشل پرووِژن کریمینل لاء آرڈیننس یا سول پروسیجر سپیشل پرووِژن آرڈیننس کا مقصد یہ تھا ۔ کہ وہاں کے لوگوں کو سستا انصاف مہیا ہو ۔ جناب والا ۔ حمزہ صاحب صرف سستی شہرت حاصل کرتے ہیں ۔ لوگوں

کی زبانی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ حقیقت پسندی سے ان کے جذبات کا کوئی تعلق نہیں اس لئے جناب والا ۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایوان میری اس درخواست کو اس لئے منظور کرے گا کہ اس کا آئین سے تعلق ہے ۔ حکومت نے یا وزیر قانون نے بنیادی طور پر اس مقصد کی مخالفت نہیں کی ہے ۔ میرا خیال نہیں ہے کہ وہ اپنے کمشنروں پر بے اعتمادی کرتے ہیں ۔ اس وقت Divisions میں جو کمشنر لگے ہوئے ہیں ۔ خصوصاً پشاور ڈویژن میں وہ اس کی ترقی میں بھی بہترین کردار انجام دے رہے ہیں ۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ حکومت اس کی مخالفت اس لئے کر رہی ہے یا مخالفت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان کو کمشنروں پر اعتماد نہیں ہے ۔ بلکہ یہ آئینی مسئلہ ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ درخواست منظور کی جائے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی ۔ ۸) ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہے کہ خان اجون خان جدون صاحب نے اپنا بل واپس لینے کے لئے جو دلائل پیش کئے ہیں ۔ کم از کم میں ان سے مطمئن نہیں ہو سکا ۔ جناب والا ۔ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی اس صوبے کا سب سے بڑا قانون ساز ادارہ ہے ۔ یہاں پورے صوبے کے ڈیڑھ سو نمائندے مختلف علاقوں سے لاکھوں انسانوں کی نمائندگی کرنے کے لئے آتے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں اس ایوان کے ساتھ زیادتی نہیں بلکہ مجھے کہنے کی اجازت دیجئے کہ اس ایوان کے ساتھ ایک مذاق ہے کہ کوئی شخص ایک مسودہ قانون پیش کرے کہ اسے ایوان میں پیش کرنے کی اجازت ہے یا نہیں ۔ ایوان کی اجازت کے بعد اس کو مجلس قائمہ میں جانے کی اجازت دی جائے وہ اس پر اپنا وقت صرف کریں ۔ حاجی صاحب نے مجلس قائمہ کی جو دس ہزار روپے لاگت لگائی ہے وہ بہت ہی کم ہے کیونکہ انہوں

نے اس وقت کی قدر کی مالیت کو جو کہ محکمہ قانون کے افسران یا وزراء اس پر صرف کرتے ھیں شامل نہیں کیا ۔ سیکریٹریٹ کی سٹیشنری ۔ جتنا بھی اس پر خرچ ھوتا ھے مثلاً اسے بلانے میں اس کی کارروائی لکھنے میں ، اس کی کارروائی پر عملدرآمد کرانے میں دس ھزار روپے سے کہیں زیادہ خرچ ھوتا ھے اور یہ قوم کے خون سے سینچے ھوئے سرکاری خزانے کے پیسہ کا بالکل ضیاع ھے کہ آپ ایک بل پیش کریں اور اس پر مجلس قائمہ غور کرے اور پھر ایک رات کو آپ کو الہام ھو جائے کہ یہ بل دستور کے خلاف ھے میں پوچھتا ھوں کہ جب آپ مجلس قائمہ میں تشریف رکھتے تھے اور وھاں پر جو وزارت قانون کے نمائندے ھیں کیا انھوں نے اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ یہ قانون آئین کے خلاف ھے ۔ تو اس وقت آپ نے زبان کیوں نہیں کھولی ۔ یہ راتوں رات آپ پر یہ الہام کیسے ھو گیا ھے کہ صاحب اس قانون میں ترمیم نہیں کی جا سکتی ۔

خان اجون خان جدون ۔ جناب والا ۔ مجلس قائمہ کی رپورٹ میرے سامنے ھے ۔ اس میں تو اس قسم کا کوئی اعتراض نہیں کہ یہ آئین کے خلاف ھے یہ کارروائی میں درج نہیں ھے.....

مسٹر حمزہ ۔ ان کی دیدہ دلیری دیکھئے کہ اس ایوان میں کھڑے ھو کر ایسی بات کہہ رھے ھیں ۔

Khan Ajoon Khan Jadoon : There is nothing on record.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ حالانکہ سٹینڈنگ کمیٹی کا پورا ریکارڈ موجود ھے ۔ عینی شاھد موجود ھیں ۔

میں تو صرف یہ کہوں گا کہ کارروائی موجود ھے ۔ اس کے سننے والے موجود ھیں ۔ یہ نہیں کہ ان میں سے کسی کا انتقال ھو گیا ھو ۔

سب جانتے ھیں کہ اس پر اعتراض اٹھایا گیا تھا ۔ مگر آپ نے اس اعتراض کے باوجود یہ تسلیم کیا تھا کہ یہ بل پیش کیا جا سکتا ھے پھر جناب والا ۔ آپ کو معلوم ھونا چاھئے کہ اس قانون میں اس تعریف کے باوجود حکومت مغربی پاکستان نے اس میں ترامیم کی ھیں اور ان ترامیم کو اب تک کسی ھائی کورٹ میں چیلنج نہیں ھوا اور قانون کا جزو ھیں ۔ سوال یہ ھے کہ آپ کو راتوں رات کیسے الہام ھو گیا اور الہام ھو جانے کے بعد آپ نے یہ وقت ضائع کیا ۔ کس واسطے کیا ۔ پھر آپ نفس قانون کو دیکھئے ۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا اور آپ اس ایوان کا وقت اور قوم کا روپیہ ضائع کرنے کے مجرم ھیں ۔ نفس مضمون کو دیکھو میں سمجھتا ھوں کہ اس قانون میں صوبے کے لوگوں کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ترمیم نہیں ھو سکتی کہ وہ کام جس کے لئے لس‌بیلا سے، کراچی سے ، راولپنڈی سے ، پشاور سے چل کر مغربی پاکستان کے capital میں آنا پڑتا تھا ۔ مثلاً اگر آپ نے ترمیم پیش کی ھے کہ وہ کام انہی اضلاع میں ھو جایا کرے تو میں سمجھتا ھوں کہ یہ بہت ھی مناسب اور معقول ترمیم تھی جس کو قبول کرنا عوام کے لئے فائدہ بخش ھوتا ۔ پھر جناب والا ۔ اس ایوان میں ون یونٹ کا سوال پیدا ھوا تو ھر طرف سے ایک شور بپا ھوا ۔ میں کہتا ھوں کہ ون یونٹ کوئی قران کی آیت ھے کہ اس کے خلاف جب کوئی شخص زبان سے بات نکالے تو وزیر قانون یا فلاں فلاں وزیر یا پارلیمنٹری سیکرٹری بھی یہ کہنا شروع کر دیتے ھیں کہ وہ صوبے میں تعصب پھیلا رھے ھیں ۔ اگر قرآن کی آیت کے خلاف اس ایوان میں کوئی ذکر آتا ھے تو کسی کی زبان میں آواز نہیں ھوتی کہ وہ اسے بلند کرے ۔ مثال کے روط پر میں آپ کو بتاتا ھوں کہ پچھلی اسمبلی میں جب کہ جوئے کے خلاف میں نے اس ایوان میں بل پیش کرنے کی اجازت چاھی تھی اور گورنر صاحب نے مجھے اس کی اجازت

نہ دی تھی اور جب میں نے اس ایوان میں ذکر کیا تو کسی وزیر کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہوا کہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے کہ ایک شخص جوئے کے خلاف بل پیش کرنا چاہتا ہے جو قرآن کے مطابق ہے اور جس حکومت کو آپ اسلامی سلطنت بنانا چاہتے ہیں۔ اورجو اس سلطنت کے مقاصد کو پورا کرنا چاہتا ہے اور صوبے کا سربراہ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن ون یونٹ کوئی قرآن کی آیت آ گئی جو کہ کسی نے ایک لفظ کہا تو ہر طرف سے احتجاج شروع ہو گیا۔ جناب والا۔ ون یونٹ ہو یا نہ ہو۔ یہ تمام انتظامی معاملات ملک کے لوگوں کے مفاد کے لئے ہیں۔ اگر ملک کے لوگ ون یونٹ کا نفاذ کرنا چاہیں تو ون یونٹ رہے گا۔ اگر ملک کے لوگ ون یونٹ کے مفاد کو نہیں سمجھتے تو ون یونٹ نہیں رہے گا تو جناب والا۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ مسودۂ قانون اپنی ترمیم اور نقص ترمیم کے لحاظ سے اور اصول قانون سازی کے لحاظ سے اس پر جتنے اخراجات ہوئے ہیں۔ ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لحاظ سے اس بات کے لئے بالکل موزوں ہے کہ ایوان اسے قبول کرے اور اس کی واپسی کی اجازت دینا اس ایوان کے ساتھ زیادتی اور اس کے ساتھ مذاق کے مترادف ہوگا۔ ان معروضات کے ساتھ میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔

مسٹر نثار محمد خان (پشاور - ۵) - جناب سپیکر - میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ کمشنر کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ ان مقدمات میں جن کی سفارش کی گئی ہے، فیصلہ کر سکے۔ اس کی میں ایک مثال آپ کی وساطت سے خان اجون خان جدون کو دیتا ہوں۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر - اس وقت قانون زیر بحث نہیں ہے۔

مسٹر نثار محمد خان - میں کہتا ہوں کہ اس کو واپس لینے

کی اجازت نہ دی جائے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جناب کوئی ایک سال ہوا ہے ۔ ۔ ۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ efficiency آ جائے مگر جب تک اس طرح کے معاملے ہمارے قانون میں نہ آ جائیں efficiency نہیں آ سکتی ۔ مثال کے طور پر ایک سال ہوا ۔ ہم وزیر قانون کے پاس ایک جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے لائے ۔ مجھے وہ بتائیں کہ اب تک اس کا کیا ہوا ہے ۔ وہ لوگ ابھی تک لاہور آتے ہیں اور دفتروں میں مارے مارے پھرتے ہیں ۔ ان کو پتہ نہیں لگتا کہ ان کا کیس کہاں ہے ۔ کس کے پاس پڑا ہے ۔ وزیر قانون کے پاس میں خود گیا ۔ خان مکرم خان بھی میرے ساتھ تھے ۔ ایک سال ہوا ہے ۔ اس کا کیا بنا ہے ؟ اگر یہ اختیار کمشنر کے پاس ہوتا تو وہ جناب والا ۔ نزدیک پڑتا ہے ۔ ہر ایک وہاں جا سکتا ہے ۔ پوچھ سکتا ہے ۔ persue کر سکتا ہے ۔ اس طرح efficiency آ سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ جب ہم ایک یونٹ کے بارے میں کچھ بولتے ہیں تو فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ تم ملک کے دشمن ہو ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم ملک کے دشمن ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ملک کے دشمن نہیں بلکہ غدار ہیں ۔ اس لئے نہیں کہ ایک یونٹ کا بننا ایک انتظامیہ مسئلہ تھا ۔ یہ اس لئے لایا گیا تھا کہ ملک کی انتظامیہ میں efficiency آ جائے ۔ مجھے آپ بتائیں ۔ خدا کے واسطے بتائیں کہ اس سے efficiency آ گئی ہے ؟ یا اس کے برعکس اثر پڑا ہے ؟ اس سے یک جہتی آ گئی ہے یا اس کے برعکس ہو رہا ہے ؟ جو کچھ ہو رہا ہے ۔ کوئٹہ میں آج کل جو کچھ ہو رہا ہے اور جو پریس میں نہیں آ رہا ہے ۔ وہ کیا ہو رہا ہے ؟ اس کی کیا وجہ ہے ؟ آپ مجھے بتائیں XXXXXX*

*Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.

اور ون یونٹ ناکام رہے گا ۔ کیونکہ آپ ہی اس کو ناکام بنا رہے ہیں ۔

Minister for Basic Democracies : Sir, this should not form part of the proceedings of the House. (*interruptions*).

جو شخص پاکستان کے خلاف بغاوت کرے گا ، قانون اور پاکستان کی حکومت اس قابل ہے کہ پاکستان کے باغیوں کا سر کچل کے رکھ دے ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Senior Deputy Speaker : The Member should withdraw those remarks.

Mr. Nisar Muhammad Khan : I withdraw those remarks.

Mr. Senior Deputy Speaker : The remarks made by Mr. Nisar Muhammad Khan are expunged from the proceedings of the Assembly.

مسٹر نثار محمد خان ۔ میں واپس لیتا ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ

* X X X X X X X X X X X X X X X X X X X

پاکستان کو آپ ہی تباہ کر رہے ہیں ۔ ہم نہیں کر رہے ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان کا کعبہ کہاں ہے ۔ خدا کے لئے آپ اس آئین کا خیال کیجیئے ، جس کے احترام کا آپ نے اس ایوان میں حلف اٹھایا ہے ۔ پاکستان کی وفاداری کا خیال کیجیئے ۔ پھر بات فرمائیے ۔ یہ بات آپ کو زیب نہیں دیتی ہے ۔ آپ حد سے گذر رہے ہیں ۔ یہ آپ کو زیب نہیں دیتا ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ ہمارا کعبہ کدھر ہے ۔ وہ ہر ایک کو پتہ ہے کہ ہمارا کعبہ کدھر ہے ۔ اگر آپ کو نہیں معلوم تو آپ اپنے گریبان میں دیکھیں

---

* *Expunged as ordered by the Senior Deputy Speaker.*

کہ کدھر ہے ۔ (قطع کلامیاں اور شور) ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ کیا عبدالغفار خان آپ کا لیڈر نہیں ہے ؟

مسٹر نثار محمد خان ۔ نہیں ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ اس بات کا جواب دیجئے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ نہیں ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ کیا آپ عبدالغفار خان کی پالیسیوں سے متفق نہیں ہیں ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ نہیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ پاکستان کے وفادار نہیں ہیں ۔

(شور) جناب والا ۔ عبدالغفار خان کو یہاں کی highest court نے یہاں کی highest عدالت سپریم کورٹ نے پاکستان کا غدار قرار دیا تھا ۔ اس زمانے میں جب اس کا بھائی یہاں وزیر اعلیٰ تھا (شور)

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ سوال و جواب کی میٹنگ نہیں ہے ۔ جہاں تک کعبہ کا تعلق ہے ۔ یہ تو پتہ ہے کہ ہمارا کعبہ اسلام آباد ہے ۔ (خوب ۔ خوب)

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ خان عبدالغفار خان کا میں کیا ہوں ؟ میں یہ explain کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ It is a question, and I have said 'no.' افغانستان میں ایک میٹنگ ہوئی جس میں میں بھی موجود تھا ۔ جس میں جناب پریذیڈنٹ ایوب کا اپنا بھائی خان اقبال خان بھی موجود تھا۔ جناب والا ۔ وہاں سوال

اٹھا کہ یہ جو ون یونٹ کے خلاف بول رہے ہیں ، یہ پاکستان کو برباد کر رہے ہیں اور پاکستان کی بنیادوں کو کمزور کر رہے ہیں ۔ خان اقبال خان نے مجھے کہا کہ میں اس کے متعلق کچھ کہوں ۔ میں نے جو عرض کیا وہ آپ کے سامنے ہے ۔ میں نے کہا خان عبدالغفار خان یہاں کابل میں موجود ہے ۔ آپ میرے ساتھ آ جائیں کہ ہم اس سے پوچھیں ۔ انہوں نے ہمیں جو کچھ بتایا وہ یہ تھا ۔ انہوں نے پختونستان کی وضاحت کی تھی کہ پختونستان سے اس کا مطلب کیا تھا ۔ اس نے سکندر مرزا کو ایک خط لکھا تھا which is still on record

Mr. Senior Deputy Speaker : This is not relevant.
آپ اس کے متعلق بات نہ کیجئے ۔

Mr. Nisar Muhammad Khan : It is a personal explanation.
انہوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ نے اس کی تردید کر دی ہے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ میں تردید ثبوت کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس کی تفصیلات میں نہ جائیے ۔ آپ صرف تردید کر دیں ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس سے تو بڑا خراب اثر پڑے گا ۔ پھر تو میں یہی کہوں گا کہ غدار یہی لوگ ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ یہ بڑی عجیب بات ہے ۔ میں دو باتوں کے خلاف آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ فاضل ممبر کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ آئین کے مطابق اور قواعد کے مطابق بات کریں اور حدود سے تجاوز نہ کریں ۔ بغاوت کا یہاں ایوان میں اور اسمبلی میں اعلان کرنا کہ بغاوت ہو کے رہے گی ۔ یہ ایسی بات ہے جس

کے خلاف میں exception لیتا ہوں اور آپ نے اسے proceedings سے expunge بھی کرا دیا ہے اور اگر مجھے کسی کو غدار کہنے کا حق نہیں تو یقیناً کسی اور کو بھی دوسرے کو غدار کہنے کا حق حاصل نہیں ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ میں وٹو صاحب سے گذارش کروں گا کہ وہ اگر ممبروں پر الزام لگاتے ہیں تو مجھے بھی حق ہے کہ میں ان کو کہوں کہ اگر عبدالغفار خان power میں آئے گا تو پہلے آپ ہی اس کی بیعت کریں گے ۔ یہ آپ لوگوں کی عادت ہے ۔ ہم لوگوں کی یہ عادت نہیں ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ میں پاکستان بننے سے پہلے بھی مسلم لیگ میں رہا ہوں ۔ آج تک کسی اور جماعت میں نہیں رہا اور آج بھی مسلم لیگ میں ہوں اور میں نے فاضل ممبر سے یہ نہیں کہا کہ وہ غدار ہیں ۔ میں نے بغاوت کے جواب میں یہ کہا تھا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ون یونٹ کی مخالفت کرنے والے پاکستان کے دشمن ہیں ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ اعتراض کرنے والے غدار ہیں ۔ میں نے ان دو باتوں کے خلاف exception لی ہے ۔ حاجی صاحب یونہی اس بات کو اس طرح سمجھ پائے ہیں ۔ میرے خیال میں وہ ایسے بزرگ ہیں کہ میں ان کے بارے میں ایسی بات نہیں کہہ سکتا ۔ میری بات کو وہ سمجھ نہیں پائے ورنہ میری مراد ان کی ذات سے نہیں تھی ۔ میری مراد اس فاضل ممبر کی ذات سے بھی نہیں جنہوں نے یہ بات چھیڑی تھی بلکہ ان کے ذہن میں جو خیالات ہیں ان کے خلاف میں نے جناب سپیکر کی اجازت سے exception لی ہے ۔

مسٹر حمزہ۔ آپ اصلی مسلم لیگ میں تھے یا جعلی مسلم لیگ میں ۔

مسٹر سینئر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ آپ ذرا یاد فرمائیے کہ آپ کسی کے ساتھ بھی نہیں تھے ۔

مسٹر نثار محمد خان ۔ میں اپنے الفاظ کو دوبارہ repeat کرتا ہوں ۔ وہ بھی ایک revolution لائے ہیں ۔ revolution کے کیا معنی ہیں ؟ مجھے بتائیے ۔ انقلاب ہیں جی ؟ یہ انقلاب کس کے لئے لایا گیا تھا ؟ کس طریقے سے لایا گیا تھا ؟ جناب والا ۔ I repeat X X X X X X X X X X X X X X X X X X X X X* (شور) ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ فاضل ممبر صاحب کو یہ الفاظ واپس لینے چاہئیں ۔ وہ آئین سے بغاوت کرتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں اور شور)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker : Order, order, The Members may please take their seats.

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ فاضل ممبر مسٹر نثار محمد خان نے یہ فرمایا تھا کہ پاکستان میں بغاوت لائی جائے گی ۔ اس کے خلاف میں نے اعتراض کیا اور ڈپٹی سپیکر صاحب سے استدعا کی تھی کہ فاضل ممبر صاحب کو ان کے یہ الفاظ واپس لینے پر مجبور کیا جائے اور یہ الفاظ اس ایوان کی proceedings سے expunge کئے جائیں ۔

Mr. Speaker : I have been told that the remarks made by Mr.

*Expunged as ordered by the Speaker.

Nisar Muhammad Khan have been expunged from the proceedings of the Assembly.

Minister for Law : Sir, he has repeated these remarks again. At one stage, he uttered the words "بغاوت لائی جائے گی" An objection was raised and the learned Senior Deputy Speaker who was then presiding, ordered that the remarks should be expunged. Again the Member repeated and said

"بغاوت پاکستان میں لائی جائے گی"

We take strong exception ; this sort of speech is defamatory and not reasonable to utter in this House.

Mr. Speaker : The remarks made by Mr. Nisar Muhammad Khan are expunged from the proceedings of the Assembly. The Member should desist from making such remarks and these remarks are uncalled for.

Yes, Mr Lassi.

مسٹر محمد ہاشم لاسی (لس بیلا و قلات) ۔ جناب والا ۔ میرے محترم دوست خان اجون خان جدون نے مسودہ قانون کی جس وقت ترمیم پیش کی تھی اور زیر بحث قانون کے سلسلہ میں محترم دوستوں نے تقاریر فرمائیں تو ان کے اعتراضات یہ تھے ۔ کہ ترمیم پیش کرتے وقت اس کو مجلس قائمہ کے حوالے کیا گیا تھا جس کے حمزہ صاحب بھی رکن تھے ۔ دوران کارروائی مجلس قائمہ حمزہ صاحب نے اعتراض کیا ۔ اس وقت مجلس قائمہ میں وزیر قانون اور محکمہ قانون کے نمائندے بھی موجود تھے ۔ انہوں نے بھی اس بات پر اعتراض کیا تھا کہ آئین کے مطابق ہم آپ پر اعتراض کرتے ہیں ۔ یہ انہوں نے خود تسلیم کیا تھا کہ جمہوری تقاضوں کے مطابق کسی مجلس کے سامنے اگر کوئی تحریک یا مسودہ قانون پیش کیا جاتا ہے تو اگر میجارٹی اس کے حق میں ہو تو اکثریت رائے سے اس قاعدے اس تحریک یا مسودہ قانون کو منظور کر لیا جائے جس طرح کہ زیر بحث مسودہ قانون کے سلسلہ میں کیا گیا ہے۔ اس مسودہ قانون

کو مجلس قائمہ نے منظور کر کے اسمبلی میں پیش کر دیا ہے ۔ اب یہ اسمبلی کا حق ہے کہ اسے منظور کرے یا نہ کرے ۔ حمزہ صاحب کو تو ایسے جمہوری تقاضوں کو پورا کرنے کی تعریف کرلی چاہئے ۔ یہ خود اس مجلس قائمہ میں موجود تھے۔ جب آپ نے لاء منسٹر ی کے اعتراض کے باوجود بھی اکثریت رائے سے تجویز منظور کر لی اور پھر وزارت قانون نے جمہوری تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس تجویز کو اسمبلی کے سامنے پیش کر دیا ۔ جس پر ہمیں فخر کرنا چاہئے لیکن اس کے باوجود اس پر تنقید کی گئی ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ وزارت قانون نے اس تحریک کو اسمبلی میں پیش کر کے ایک بہترین مثال پیش کی ہے ۔ حمزہ صاحب نے پہلی مرتبہ کمشنر صاحبان کی تعریف کی ہے ۔ میں اکثر سنتا رہتا ہوں کہ انہوں نے ہر بار کمشنر صاحبان کی مخالفت کی ہے ۔

Mr. Speaker : I think the motion before the House is that leave be granted Khan Ajoon Khan Jadoon to withdraw his Bill. Is the Member supporting or opposing the motion ?

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ جناب والا ۔ میں جانتا ہوں کہ میں ان کی ترمیم کو support کر رہا ہوں ۔ آپ میری تقریر میں کوئی بھی irrelevent بات نہیں پائیں گے ۔ یہاں جو الفاظ کہے گئے ہیں صرف ان کا ہی جواب دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن اگر کوئی irrelevent بات کہی گئی ہو تو اس کا جواب دینا ضروری نہیں ۔ آپ اپنے arguments کو صرف اس حد تک پیش کریں کہ ان کو اجازت ملنی چاہئے یا نہیں ملنی چاہئے ۔

مسٹر محمد ہاشم لاسی ۔ جناب والا ۔ میں اس طرف آتا ہوں ۔ خان اجون خان جدون نے تجویز پیش کی ہے اور وہ اس مسودہ قانون کو اب واپس لینا چاہتے ہیں ۔ اس پر یہ بحث چلی ہے کہ اس مسودہ قانون

کو واپس لینے کے لئے ان پر زور دیا گیا ہے اور دباؤ ڈالا گیا ہے ۔ یا اور بہت سے طریقے استعمال کئے گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس قسم کے قانون میں اس ترمیم کے متعلق میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ معصوم سی ترمیم ہے اور سیدھی سی بات ہے ۔ اس میں ۳۰۴ یا ۳۰۷ سیکشن ہیں دیکھنا یہ ہے کہ ان کے مطابق گورنمنٹ مفاہمت کرے یا کمشنر ۔ اس سلسلہ میں یہاں بہت کچھ کہا گیا ہے ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ون یونٹ سے بہت سی مصیبتیں پیدا ہو گئی ہیں ۔ یا یہ ہوا ہے یا وہ ہوا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں کوئی دقت والی بات نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر حکومت کے پاس اس قسم کی application پشاور سے آتی ہے تو اس کے لئے حکومت نے انتظام کیا ہے کہ وہاں جا کر اس کی سماعت کرے اس طرح اگر ضلع لاس بیلا سے درخواست دی جائے تو اس کی سماعت بھی وہیں جا کر ہو گی ۔ ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ گورنمنٹ کے نمائندے وہاں جا کر ان کو سنتے ہیں ۔

Mr. Speaker : I will now put the motion before the House. The question is—

> That leave be granted to Khan Ajoon Khan Jadoon to withdraw the West Pakistan Criminal Law (Amendment) Bill, 1966.

Those who are in favour of it should say 'AYE".

(Voices : 'Aye')

Those against, say 'No'.

(Voices : 'No')

Mr. Speaker : I think 'AYES' have it.

Mr. Hamza : 'NOES' have it Sir.

Mr. Speaker ; Alright ; those who are in favour of the leave being

granted should rise in their places.

(Thirty four Members rose in their places)

Those who are against the leave being granted should rise in their places.

(Four Members rose in their places)

Four Members are against the motion and 34 Members are in favour of the leave being granted to Khan Ajoon Khan Jadoon to withdraw his Bill and the Bill, therefore, stands withdrawn.

Minister for Food (Malik Khuda Bakhsh) : Sir, before we proceed further, I have to say that unfortunately in your absence, tempers got flared up in this House which is a rare occurrence. I felt very miserable about it till you arrived. Fortunately, you have been pleased to direct that these remarks be expunged. I take it that the expunction of these remarks means that they will not be published in the Press but I want to make it sure that this will be your ruling for the guidance of the Press that the things stated by my friend here in heated moments.—I do not think he meant what he said—should not be allowed to be publicised in the interest of national solidarity and I think that, that will also be your direction to the Press.

Mr. Speaker : I think this is an established convention that whatever is expunged from the proceedings of the Assembly will not appear in the Press.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ ایک عرض ہے کہ ہماری جانب سے جب کوئی بات کہی جاتی ہے تو آپ اس کو قابل اعتراض گردانتے ہیں اور میں نے اس بار ایوان میں دیکھا ہے کہ حکومتی بنچوں کی جانب سے یا وزراء کی جانب سے، جس وقت حزب اختلاف کی طرف سے کوئی اعتراض پیش کیا جاتا ہے ، فوری طور پر انہیں غدار کہا جاتا ہے یا یہ کہا جاتا ہے کہ گریبان میں منہ ڈال کے دیکھو ۔ تو پھر ایسے آدمی کو جس سے ہم اختلاف رکھتے ہیں اور پھر آپ کہتے ہیں کہ ہم اتفاق نہیں کرتے ۔ یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کا لیڈر ہے ۔

Mr. Speaker : Is it a point of order ? The Minister can make a

statement at any time. Is the Member on a point of personal explanation ?

مسٹر حمزہ - جی ہاں - میں personal explanation کے لئے کھڑا ہوا ہوں -

Mr. Speaker : I cannot allow discussion on this. This is a closed chapter now. The Member may please resume his seat.

We now pass on to next item from Chaudhri Muhammad Nawaz ; he is not present.

We pass on to the next motion by Chaudhri Anwar Aziz ; he is also not present.

THE TOWN IMPROVEMENT (WEST PAKISTAN AMENDMENT) BILL, 1967

Mr. Speaker : Next motion is from Mian Muhammad Shafi.

Mian Muhammad Shafi : Sir, I ask for leave to withdraw this Bill.

Mr. Speaker : Has the Member leave of the House to withdraw his Bill ?

Mr. Hamza : Opposed.

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیئے پہلے میاں صاحب تقریر کر لیں کہ وہ اس کو کیوں واپس لینا چاہتے ہیں ؟

میاں محمد شفیع - جناب والا - اس بل کے پیش کرنے کی غرض و غایت میرے دماغ میں تھی کہ امپروومنٹ ٹرسٹ میں لوگوں کو نمائندگی فنی لحاظ سے مل جائے گی لیکن میرے خیال میں وہ نہیں ہو سکتی اس لئے میں اس کو واپس لیتا ہوں -

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - میں تو جناب میاں محمد شفیع صاحب کو ایسی صورت میں اس بل کو واپس لینے کی اجازت دوں گا - اگر وہ

تمام روپیہ جو کہ مجلس قائمہ کے اجلاس پر اور اس مسودہ قانون پر خرچ ہوا ہے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرا دیں ۔

مجھے ذاتی طور پر اس بات کا یقین ہے کہ جب انہوں نے یہ مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا اور اس کو مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا تو وہ واقعی یہ بل منظور کرانا چاہتے تھے مگر کیا میں ان سے معلوم کر سکتا ہوں کہ حکومت کی جانب سے جس قسم کی ہدایات آج ان کو دی گئی ہیں جن کے پیش نظر اس ایوان میں بیٹھے ہوئے انہوں نے اس مسودہ قانون پر اصرار نہ کرنے بلکہ واپس لینے کی زحمت گوارا فرمائی ہے ۔ آیا حکومت نے یہ اعتراضات اس دن بھی کئے تھے ۔

جناب سپیکر ۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے جناب حاجی عطا محمد صاحب اور جناب محمود اعظم فاروقی صاحب فرما چکے ہیں کہ یہ نورا کشتی نہیں ہے کہ یہ لوگ آپس میں بیٹھ کر کچھ تقریریں کریں اور ایک گھنٹہ کے بعد اس کو مجلس قائمہ کے پاس بھیج دیں ۔ اگر وہ سنجیدہ نہیں تھے اور اگر انہیں اپنے اوپر اعتماد نہیں تھا تو بہتر تھا کہ آپ وقت سے پہلے سوچ سمجھ لیتے ۔ اگر کوئی عام معمولی رکن اس ایوان میں اس قسم کا مسودہ قانون پیش کرتا اور اس کے بعد اسے واپس لینے کی درخواست پیش کرتا تو میں یقیناً اس کی مخالفت نہ کرتا ۔ آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ ہمارے قابل صد احترام بزرگ اتفاق سے ٹھیکیداری کا کاروبار کرتے ہیں ۔ یہ لوگ کسی عمارت کو بنانے سے پہلے اندازہ لگاتے ہیں estimate لگاتے ہیں کہ اس پر اتنا خرچ آئے گا ۔ اس عمارت کا تعمیر شدہ area اور کھلا رقبہ اتنا ہو گا اور اس کے بنانے پر اتنا عرصہ درکار ہو گا ۔ غرضیکہ ٹھیکیدار کسی عمارت کو بنانے سے پہلے اس قسم کے تخمینے لگایا کرتے ہیں ۔

Mr. Speaker : But the estimates are sometimes revised.

Mr. Hamza : Definitely Sir.

estimates پر نظرثانی بھی کی جاتی ہے ۔ بعض اوقات وہ کم ہو جاتے ہیں اور اکثر اوقات وہ بڑھ جاتے ہیں ۔ اور اگر ٹھیکیدار ایسی غلطی کر جائے کہ پہلے عمارت بنا لے اور بعد میں تخمینہ لگائے اور وہ غلط ثابت ہو تو اس کا دیوالہ نکل جاتا ہے ۔ کیا ہم اپنے کاروبار میں اس حد تک دلچسپی لیتے ہیں ؟ جب ہم اس ایوان میں حاضر ہوتے ہیں تو سب سے پہلے ہم یہ حلف اٹھاتے ہیں کہ ہمیں اپنے قوم و ملک کی آمدنی اپنے ذاتی مفاد سے زیادہ عزیز ہو گی بلکہ حلف اٹھاتے ہوئے ہم یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ ہم اس آئین کی تابعداری کریں گے اور اس ایوان کا ایک رکن ہوتے ہوئے اس پر عمل کریں گے ۔ مجھے افسوس ہے کہ کوئی اچھی روایت نہیں کہ اس معزز ایوان کے معزز ارکان پہلے ایک چیز کو درست تسلیم کریں اور بڑی سنجیدگی اور شد و مد کے ساتھ اس کو پیش کریں اور بعد میں حکومت کی جانب سے ہدایت وصول ہونے پر اس کو واپس لینے کی درخواست ایوان کے سامنے پیش کریں ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو پتہ ہو گا کہ اب ایوان کا وقار اور احترام پہلے جیسا نہیں ۔ کیوں کہ ہم ایک دن کچھ کہتے ہیں اور کچھ عرصے کے بعد ہمارا فیصلہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں ۔ حمزہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے ہاؤس کا وقار اتنا بلند نہیں ہے ہم اس کے وقار کو بلند رکھنے کے لئے اپنی جانیں بھی قربان کر دیں گے لیکن ان کے یہ الفاظ برداشت نہیں کریں گے ۔

مسٹر حمزہ ۔ بزعم خویش بلند ہو گا ۔ غالباً اس کی بلندی آپ کی

اس دماغی کیفیت کی وجہ سے ہے ۔

چودھری محمد نواز ۔ لیکن آپ کا دماغ ہے ہی نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ رانا صاحب کو یزدانی ملک صاحب کے معاملہ کے بعد یہ غلط فہمی رفع کر لینی چاہئے ۔

Mr. Speaker : I think these observations are not relevant. Please be relevant to the motion.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایوان پہلے سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے یہ دریافت کرے کہ اس مسودہ قانون پر غور و خوض کے دوران کتنا روپیہ خرچ ہوا ہے ۔ وہ رقم میاں شفیع صاحب خزانہ میں جمع کرا دیں تو ایسی صورت میں ان کو اجازت دوں گا کہ وہ اس مسودہ قانون کو واپس لے لیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے جو تحریک ایک بل کے واپس لینے کے سلسلے میں پیش ہوئی تھی تو میں نے عرض کیا تھا کہ جب کوئی اس ایوان کا معزز رکن کوئی بل اس ایوان میں پیش کرتا ہے تو پیش کرنے سے پہلے ایک سمجھ دار آدمی کی حیثیت سے میں اس سے توقع رکھتا ہوں کہ یقیناً اس نے پہلے سوچا ہو گا ۔ ایسا نہیں کہ قلم برداشتہ لکھا اور پیش کر دیا بلکہ اس معزز ایوان کے سمجھ دار رکن ہونے کی حیثیت سے اس کو ضرور سمجھا ہو گا اور سوچ سمجھ کر خوب اس کا جائزہ لیا ہو گا ۔ کہ اس سے کس قانون پر کہاں زد پڑتی ہے اور کن افراد پر کہاں زد پڑتی ہے ۔ حکومت کی جانب رہتے ہوئے انہوں نے خود لکھا ہو گا یا کسی سے لکھوایا ہوگا خود سوچا ہو گا یا کسی سے اس پر غور کرایا ہو گا اور ایوان میں آنے

سے پہلے غور کر لیا ہو گا ۔ پھر ایوان میں اس کو پیش کیا اور ایوان سے اس کو introduce کرنے کی اجازت حاصل کی ۔ ایوان سے اس کو introduce کرنے کی اجازت ملی ۔ پھر مجلس قائمہ میں بل کا انچارج ممبر ہونے کی حیثیت سے شرکت کی اور سارے بحث مباحثے میں شریک رہے ۔ ساری گفتگو میں شریک رہے ۔ اور وہاں حزب اختلاف کے اعتراضات کے جوابات دیئے ۔ جب ان مراحل سے گزر گئے تو یکایک ایجنڈے پر آنے کے بعد آخری غور و خوض کے لئے جب ایوان میں بل آیا تو کہہ دیا کہ میں یہ بل واپس لینا چاہتا ہوں ۔ میں میاں محمد شفیع صاحب کو پیر صاحب دیول شریف نہیں سمجھتا ہوں کہ انہیں راتوں رات القا ہو گیا کشف ہو گیا کہ یہ بل ملک کے مفاد کے خلاف ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں ان کے بارے میں یہ تمام باتیں سمجھوں یا یہ سمجھوں کہ انہوں نے پہلے اس کو سمجھا نہیں تھا ۔ اس کے متعلق انہوں نے کچھ غور نہیں کیا تھا بلکہ یونہی پیش کر دیا تو یہ ان کی توہین ہو گی ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بیشک اس کو پہلے سوچا ہو گا بغیر سوچے سمجھے ایسا نہ کیا ہو گا X X X X X X X X X

*X X X X X X X X X X X X X X X X X X X X

Mr. Speaker : Expunged from the proceedings of the Assembly. Uncalled for remarks about a person who is not present here.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ تو اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ کوئی خارجہ دباؤ میاں صاحب پر پڑا ہے کہ وہ اس کو واپس لے لیں اور انہوں نے واپس لے لیا ۔ میں میاں صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ لاکھ ڈیڑھ لاکھ آدمیوں کے نمائندے ہیں ۔ ذرا ہمت سے کام لیجئے اور خارجی دباؤ کا مقابلہ کیجئے اس بل کو خدا را آخر تک چلنے دیجئے ۔ ہمت نہ چھوڑئیے کون آپ کی جان لے لیگا ؟

---

*Expunged as ordered by the Speaker,

حاجی سردار عطا محمد (خیر پور - ۲) - جناب والا - میں کوئی لمبی چوڑی بات نہیں کروں گا - میں صرف اپنے معزز ارکان سے یہ گذارش کروں گا کہ ہمیں خدا کے لئے آپ کوئی ایسا موقع نہ دیں کہ ہم ان کی شخصیت پر کوئی نکتہ چینی کریں - مہربانی کر کے ایسے بل پیش کریں جن کا آخر تک ڈٹ کر مقابلہ کریں - جرأت اور ہمت سے کام لیں یہ نہیں کہ قوم کا روپیہ ضائع کریں - جناب ہم صرف دو ایک آدمی ہیں جو آپ سے بحث کرتے ہیں - آپ اپنی کثرت کے بل بوتے پر جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں لیکن جب کوئی بل ہمارے سامنے پیش کیا کریں تو اس کو واپس نہ لیا کریں - ہمیں پشیمانی ہوتی ہے کہ ہم آپ کا مقابلہ کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو آپ بل پیش نہ کیا کریں -

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - جناب کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : Let there be a count. (*count was taken*). There is no quorum, Let the bells be rung. (*bells were rung*).

The House is now in quorum.

Yes please.

وزیر بنیادی جمہوریت (میاں محمد یاسین خان وٹو) - جناب والا - فاضل ممبر صاحبان حزب اختلاف کی جانب سے مسودہ ہائے قانون کی واپسی پر دو اعتراضات بڑے جوش و خروش سے کئے گئے - ایک تو انہوں نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی بل مجلس قائمہ سے ہو کر آئے تو ممبر کو وہ بل واپس لینے کی اجازت نہیں دینی چاہئے اس لئے کہ مجلس قائمہ کے اجلاس پر رقوم خرچ ہو چکی ہیں - حکومت کی - اور دوسری چیز انہوں نے یہ فرمائی ہے کہ اگر کسی شخص میں یہ جرأت نہیں ہوتی ہے کہ وہ

بل پاس کروائے تو اس کو وہ بل لانا ہی نہیں چاہئے ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں میرے فاضل دوستوں نے اس میں بیحد زیادتی فرمائی ہے اور مدنظر اس چیز کو رکھا ہے کہ جو چیز ہماری طرف سے آئے گی تو اس کی مخالفت کریں گے ۔ Criminal Law Amendment Act کی کچھ دفعات اگر اس علاقے میں لاگو ہوں گی تو اس کی مخالفت کریں گے اور اگر ہم اس علاقے میں کچھ ترقی کرنے کے بارے میں مسودات قانون واپس لیں گے تو پھر وہ اس کی حمایت شروع کر دیں گے ۔ یعنی وہ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ واقعی وہ کسی اس شخص کی اچھی پیروی کر رہے ہیں جس نے کہا تھا کہ حزب اختلاف کا کام مخالفت کرنا ہے اور اگر ان کا مقصد بھی واقعی ہر بات کی مخالفت کرنے کا ہے تو پھر وہ بجا ہے لیکن اگر ہم نے بروئے انصاف اور بغرض مفاد عامہ اپنی رائے دینی ہے تو پھر میں نہایت ادب سے دو باتیں حزب اختلاف سے کہوں گا ۔ اگر اس بات کو لے لیا جائے کہ کوئی چیز جو یہاں کہی گئی ہے اگر کوئی فاضل ممبر اس ایوان میں کوئی ایسی چیز پیش کرتا ہے جو ایوان منظور نہیں فرماتا اور وہ صاحب پیش کئے چلے جاتے ہیں تو شائد یہ زیادہ اخراجات کا الزام جو ہے وہ بجائے اس طرف کے ممبر صاحبان پر آنے کے خود ان فاضل ممبران پر عائد ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اخراجات قومی خزانہ سے کراتے ہیں تو جناب والا ۔ میں اس سے زیادہ اور کیا وضاحت پیش کر سکتا ہوں ۔

مسٹر حمزہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ اگر ہمیں پیسوں کا لالچ ہو تو ہم روٹ پرمٹ لے لیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے فاضل ممبر پاکستان کے اقتصادی وسائل سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔

اور یہ ان کا حق ہے اور وہ پاکستان کے پاکستانی وسائل سے پورے طور پر استفادہ کرنے کے صحیح طور پر حقدار ہیں ۔ اگر کوئی پاکستانی شہری نہیں ہے اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ تو یہ اس کی زیادتی ہے لیکن اگر پاکستانی شہری پاکستان کی دھرتی سے گندم کھاتا ہے تو کوئی برائی نہیں ہے ۔ اور پاکستان کے جتنے وسائل ہیں اگر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے ۔ آپ بھی اگر جائزہ لیں تو آپ بھی پاکستان کی بجلی استعمال کر رہے ہیں اسی پاکستان کی غذا اور کپڑے استعمال کر رہے ہیں ۔ سب چیزیں استعمال کر رہے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں نہایت ادب و احترام سے گذارش کروں گا کہ ایسے فائدے تو صرف لیگ والے اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو شہری اور پاکستانی نہیں سمجھتے۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ یہ فرمائیے کہ یہ جو پوائنٹ آف آرڈر آپ نے اٹھایا ہے یہ کون سے قاعدہ یا ضابطہ کی خلاف ورزی ہو رہی تھی کہ جس کی وجہ سے آپ نے یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا اور جو آپ میرے نوٹس میں لائے ہیں ۔

حاجی سردار عطا محمد اس لحاظ سے اٹھایا ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ قوم کا حق ہے کہ وہ فائدہ اٹھائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ میں اس سے پیشتر بھی عرض کر چکا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کو فاضل ممبران محض تقریر کرنے کے لئے یا کسی مقرر کا جواب دینے کے لئے استعمال نہ کیا کریں ۔ اس لئے جو مباحثے تیار ہوتے ہیں اور جو تقاریر آپ فرماتے ہیں اور جو یہاں کام کرنے کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اس سے

مباحثے بنتے ہیں ۔ ان مباحثوں کو آپ سے پانچ دس سال بعد کوئی پڑھنے والا یہ محسوس نہ کرے کہ ممبر صاحبان کو صحیح طور پر پوائنٹ آف آرڈر کے جانچنے کا یا اس کے مطلب کا یا اس کے مفہوم کا پتہ ہی نہیں تھا ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں نے سنا ہے کہ جب کوئی نئے انتخابات کے بعد ممبر صاحبان آئیں تو ان کو سمجھایا جاتا ہے ۔ تو وہ چیز تو ہم سمجھے ہی نہیں ہیں ہم کورے ہیں ۔ تو اس لئے جب آپ نے ہمیں سمجھایا نہیں ہے تو اس کے معنی ہیں کہ آپ نے خود ہی تعمیل نہیں کی ہے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ شائد آپ کی یاد داشت کمزور ہو چکی ہے ۔ جب شروع میں آپ ایوان میں تشریف لائے تھے تو آپ کے لئے لیکچروں کا انتظام کیا گیا تھا ۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ نے تمام لیکچرز میں حاضری دی تھی یا نہیں دی تھی ۔ لیکن بہرحال لیکچرز کا انتظام ضرور کیا گیا تھا تو اگر آپ ان میں نہیں آئے تو قصور میرا نہیں آپ کا ہے ۔

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب میں غیر حاضر نہیں رہا ۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں غیر حاضر نہیں رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہاں لیکچرز نہیں ہوئے بلکہ وہ ٹی روم میں ہوئے تھے اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ نے ان لیکچرز میں حاضری نہیں دی تھی ۔

وزیر بنیادی جمہوریت ۔ تو جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک ایوان کے اخراجات کا تعلق ہے اگر وہ مفاد عامہ میں کئے جائیں اور ہمارے فاضل دوست وہ تقاریر کریں جن سے قوم کو فائدہ پہنچا

ہو تو اس میں تضیع نہیں ۔ میں ان کو ضائع جانا نہیں سمجھوں گا بلکہ میں کہوں گا کہ وہ ملک اور قوم کے عین مفاد میں خرچ ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ساتھ ہی اس بات کو دیکھنا ہو گا کہ ہمارے رولز آف پروسیجر میں یہ بات واضح طور پر دی گئی ہے کہ کس طریقہ سے قانون سازی ہو گی کس طریقہ سے اس کی introduction کی stage پر مخالفت کی جائے گی اور ابھی میرے فاضل دوستوں کو یہ بات بھول گئی ہے کہ جب ہم نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کی جس کا برائے غور و بحث منظور کیا جانا خواہ مخواہ اس ایوان کی تضیع اوقات کا باعث ہوتا تو اس وقت بھی انہوں نے اس طرح احتجاج کیا کہ انہوں نے اپنے دوستوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ ایوان سے باہر چلے جائیں تاکہ یہاں ایوان میں کورم نہ رہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس چیز کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے اس مسودہ قانون جس پر مجلس قائمہ غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اس پر بحث ہو جائے اور ایوان میں وہ چیز آتی ہے اور اس کی غرض و غایت بیان کرنے کے بعد ایوان اس کو اگر نا منظور کر دے یا وہ چیز واپس لے لی جائے تو اس کے مختلف پہلوؤں پر غور ہونے سے اگر ہم کوئی نتیجہ اخذ کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس مقام پر مفید نہ ہو لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور مقام پر جا کر مفید ہو جائے ۔ اس لئے کسی ایسے مسئلے کا جو ایوان میں لایا جا سکتا ۔ یا اس کا لایا جانا اور اس پر غور کرنا یا اس کو پاس کرنا یا نامنظور کر دینا یا اس کی واپسی کی اجازت دیدینا بذات خود ایسی بات نہیں کہ میرے فاضل دوست کوئی ایسا الزام عائد کریں ۔ جناب والا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے فاضل دوستوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص جو چیز پیش کرے اس میں یہ جرات ہونی چاہئے کہ وہ اس کو ضرور پاس کروائے ۔ میں کہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ یہ دوھری تلوار ہے جس کے دو

دھارے ھیں - اس کے آگے بھی دھار ھے اور اس کے پیچھے بھی دھار ھے اور اگر جرات ھے اور صحیح طور پر استعمال کی جائے تو یہ بھی مفید دھار ھے لیکن اگر ھٹ دھرمی اور نا مناسب بات پر بھی ضد کی جائے اور یہ کہا جائے کہ یہ جرات ھے تو میں سمجھتا ھوں کہ یہ وہ دھار ھے جو عوام کے مفاد کے عین مخالف ھے - اگر آپ نے یہ دیکھنا ھے کہ قومی مفاد کیا ھے تو وہ ایوان دیکھے گا لیکن اگر آپ ایک غلط بات پر مصر ھوتے ھیں دلائل کے باوجود ، دوسری طرف کی اچھی باتوں کے باوجود آپ غلط طور پر اصرار کرتے ھیں تو میں سمجھتا ھوں اسے جرأت کہنا نا مناسب ھے - یہ جرأت نہیں ھٹ دھرمی ھے - اگر معزز ممبر صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ھیں کہ اس بل کو واپس لینے کی اجازت ھونی چاھئے - اگر وہ اپنے مسودہ قانون کو واپس لینا چاھتے ھیں تو یہ ان کی جرأت کا صحیح مظاھرہ ھے - ھٹ دھرمی کا مظاھرہ وہ ھے جو میرے دوست کر رھے ھیں - مجھے امید ھے کہ میری ان معروضات کے بعد فاضل ممبر کی درخواست قبول فرما لی جائیگی -

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That leave be granted to Mian Muhammad Shafi to withdraw the Town Improvement (West Pakistan Amendment) Bill, 1967.

The motion was carried.

THE WEST PAKISTAN ARMS (AMENDMENT) BILL, 1965

Next motion by Khan Ajoon Khan Jadoon.

Khan Ajoon Khan Jadoon : I beg to move—

> That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1965, as reported by the Select Committee be taken into consideration.

Mr. Speaker : Motion moved is –

That the West Pakistan Arms (Amendment) Bill, 1965, as reported by the Select Committee be taken into consideration.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : Opposed.

Minister for Home : Opposed.

خان اجون خان جدون (مردان ـ ۳) ـ جناب والا ـ ـ ـ ـ ـ

مسٹر حمزہ ـ پوائنٹ آف آرڈر ـ جناب سپیکر ـ کیا ایوان میں convassing کی جا سکتی ہے ؟

Mr. Speaker : Absolutely not.

مسٹر حمزہ ـ اگر کوئی پیچھے مڑ کر آنکھوں سے گھور دے ـ

Mr. Speaker : That is unparliamentary.

خان اجون خان جدون ـ جناب والا ـ یہ مسودہ قانون ـ ـ ـ ـ

مسٹر حمزہ ـ اگر آپ برا نہ مانیں ـ اگر کوئی گھورے اور گھورنے کی وجہ سے کوئی ممبر متاثر ہو جائے تو کیا یہ بھی غیر پارلیمانی نہیں ؟

مسٹر سپیکر ـ آپ تشریف رکھیں ـ

خان اجون خان جدون ـ آپ نے کتنے لوگوں کو متاثر کیا ہے ـ جناب والا ـ یہ مسودہ قانون جو میں نے اس ایوان میں پیش کیا تھا یہ پہلے ایک سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا اور اس کے بعد سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا ـ سیلیکٹ کمیٹی نے اپنی سفارشات جو تھیں وہ پیش کر دیں ـ اس مسودہ قانون کو پیش کرنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ مشمولہ علاقہ جات ضلع ہزارہ و ضلع مردان جن پر سابقہ آرمز ایکٹ

۱۸۶۸ء اور ویسٹ پاکستان آرمز آرڈر ۱۹۶۵ء منسوخ ہو گئے تھے ان پر وہ آرمز ایکٹ پھر لگایا گیا ہے ۔ ضلع مردان اور ضلع ہزارہ کے یہ مشمولہ علاقہ جات پاکستان بننے سے پہلے قبائلی علاقہ تھے ۔ پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۵ء میں ان علاقوں کے معززین نے حکومت پاکستان کو درخواست دی کہ انہیں ضلع مردان اور ضلع ہزارہ میں شامل کیا جائے ۔ تاکہ وہ بھی ترقی کے راستہ پر گامزن ہو سکیں ۔ چنانچہ گورنرز آرڈر نمبر ۷ آف ۱۹۵۰ء اور ایک اور آرڈر جس کا نمبر مجھے یاد نہیں نافذ کئے گئے ۔ جن کے تحت یہ علاقے اضلاع مردان اور ہزارہ میں شامل کئے گئے لیکن اس میں ایک شرط یہ لگائی گئی کہ جو قوانین اس وقت سابقہ صوبہ سرحد میں نافذ تھے وہ ان علاقوں پر نافذ نہیں رہیں گے ۔ اور وقت تک جب تک گورنمنٹ یہ تسلی نہ کر لے کہ یہ علاقے اس قابل ہیں کہ اس قانون کے تحت یہاں زندگی گزار سکیں اور اس سلسلہ میں اس میں یہ شرط لگائی گئی تھی کہ صوبہ کے گورنر نوٹیفیکیشن کے ذریعے اس وقت وہ قوانین نافذ کر سکتے ہیں جب وہ تسلی کر لیں کہ اب اس کی ضرورت ہے اور وہ لوگ اس قابل ہیں ۔ جناب والا ۔ آرمز ایکٹ ۱۸۷۸ء اس وقت سارے پاکستان میں نافذ تھا ۔ سابقہ صوبہ سرحد میں بھی یہ قانون نافذ تھا لیکن ان علاقوں پر شامل ہونے کے باوجود یہ نافذ نہ رہا ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان قبائلی علاقوں میں لوگوں کے پاس بے شمار اسلحہ اپنا ذاتی موجود تھا ۔ اور اگر یہ آرمز ایکٹ وہاں اس وقت نافذ کر دیا جاتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کا جو ذاتی اسلحہ تھا وہ غیر قانونی ہو جاتا ۔ اور لہذا وہ سارے کا سارا علاقہ یوں سمجھیئے قانوناً مجرم گردانا جاتا ۔ اس لئے یہ آرمز ایکٹ وہاں نافذ نہ کیا گیا ۔ ۱۹۵۶ء کے آئین میں بھی اور ۱۹۶۲ء کے آئین میں بھی یہ

توضیح موجود ہے کہ جن علاقوں پر سنٹرل ایکٹ نافذ نہیں تھے ان علاقوں پر یہ نافذ نہیں کئے جائیں گے ۔ سنٹرل ایکٹ اس وقت موجود ہیں مگر جہاں تک مغربی پاکستان کا تعلق ہے ویسٹ پاکستان آرمز آرڈیننس کے تحت وہ منسوخ ہو گئے ہیں ۔ اور یہ ایکٹ خود بخود سارے مغربی پاکستان پر نافذ ہو گیا اور ان مشمولہ علاقوں پر بھی نافذ ہو گیا ۔ جناب والا ۔ حکومت نے اس بات کی صحیح تحقیقات نہیں کی کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ۔ حالانکہ ہماری حکومت ہمیشہ یہ کہتی ہے کہ وہ ہر علاقہ کی ضروریات اور حالات کے مطابق قوانین بناتی ہے ۔ یہ قانون ویسٹ پاکستان آرمز آرڈیننس اس علاقہ کے لئے نہیں بنایا گیا تھا سارے پاکستان کے لئے تھا ۔ اور اس کا نقطہ نظر یہ تھا کہ سب کو یکساں قرار دیا جائے ۔ میرا اعتراض اس پر صرف اتنا تھا اور ہے کہ قانون کے دو تین مقاصد ہوتے ہیں ایک یہ کہ کسی جرم کو روکا جائے اور اس قانون کے ذریعہ امن و امان قائم کیا جائے ۔ جناب والا ۔ ویسٹ پاکستان آرمز آرڈیننس کے تحت بغیر لائسنس کے اسلحہ رکھنا جرم ہے اور جیسا کہ آپ کو علم ہے قبائلی علاقہ میں ہر شخص کے پاس لائسنس کے بغیر اسلحہ ہوتا ہے جو اس کے پاس پشت ہا پشت سے چلا آتا ہے اور ان کو اپنے اس اسلحہ سے بڑی عقیدت ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ اس قانون کے نفاذ سے میرے خیال میں ان کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس قانون کو اس علاقہ میں نافذ کریں ۔ چونکہ اب یہ قانون وہاں نافذ ہو چکا ہے اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کر دی ہے ۔ انہوں نے رپورٹ مانگی ہے اور محکمہ پولیس نے اس کی مخالفت کی ہے ۔ انہوں نے اس لئے مخالفت کی ہے کہ پاکستان کے آئین میں درج ہے کہ ملک میں یکساں قوانین رائج کریں گے اس لئے ہم اس میں ترمیم نہیں کر سکتے ہیں ۔

میں عرض کرتا ہوں کہ یہ علاقہ جات صوبہ کا حصہ ہیں اور وہاں ترقیاتی کام ہو رہے ہیں ۔ عوام بہت خوش ہیں پھر ان کو ایسے قوانین اپنانے کے لئے تیار کریں ۔ پھر جب ان پر یہ قوانین نافذ کریں گے تو وہ ان کو بخوشی قبول کریں گے ۔ اب پولیس کے محکمہ سے پوچھ لیا ہے اور انہوں نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے ۔ انہوں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ قانون نافذ ہو گا ۔ اگر آپ قانون نافذ کرتے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ اس وقت قبائلی علاقوں میں قانون نافذ کرنے کا کیا جواز ہے ۔ یہ پوزیشن اس علاقہ کی ہے اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ ان لوگوں کے پاس جو بھی اسلحہ جات ہیں ان کو آپ پہلے لائسنس دیں ۔ اس وقت لائسنس کا قانون اتنا سخت ہے کہ اگر ڈپٹی کمشنر لائسنس بھی دے دے تو وہ اپنا ذاتی اسلحہ اندراج نہیں کرا سکتے ہیں وہ اسلحہ کسی دوکان سے خریدنا پڑتا ہے ۔ بلکہ ان لوگوں کو تکلیف اس اسلحہ کی ہے جو اسلحہ کل کو تو جائز تھا اور overnight ناجائز ہو گیا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب بھی قانون ساز ادارے یا ہمارا محکمہ قانون یا ہوم ڈیپارٹمنٹ خاص طور پر ان علاقوں کے متعلق کوئی قانون بنائے تو انہیں اس سلسلہ میں دور اندیشی سے کام لینا چاہئے ۔ ایسے دور دراز کے علاقوں کے لوگ قانون سے قطعاً ناواقف ہوتے ہیں ۔ یہ دیکھا جائے کہ آپ ان کے لئے جو قانون بنائیں وہ ان کے جرائم کی روک تھام کے لئے قانون بنائیں ۔ اگر اسلحہ لائسنس کے بغیر رکھنا جرم ہے تو وہ لوگ پشت در پشت اسلحہ رکھتے چلے آ رہے ہیں ۔ وہاں لوگوں کو اپنا اسلحہ چھپانے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ میں نے پچھلے سیشن میں وزیر داخلہ صاحب سے گفتگو کی تھی اور ان کی خدمت میں ایک عرضداشت بھی پیش کی تھی انہوں نے بڑی مہربانی سے اس عام ایکٹ کو وہاں پر نافذ ہونے سے روک دیا ۔ اس سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا آپ ان کے لئے کچھ انتظام کریں اور

آپ ڈپٹی کمشنر کو اجازت دیں کہ جن لوگوں کے پاس اپنے اسلحہ جات ہیں ان کو لائسنس دیئے جائیں ۔ یہ بے شک تحقیق کر لیں کہ وہ جن کو لائسنس دے رہے ہیں وہ جرائم پیشہ تو نہیں ہیں ۔ لائسنس حاصل کرنا ہر پاکستانی کا حق ہے ۔ اگر یہ انتظام نہ کیا گیا تو وہاں مشکل پڑ جائے گی ۔

جناب والا ۔ میں وزیر داخلہ کی توجہ اس ہنگامی قانون کی شق ۲۷ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اس میں یہ لکھا ہوا ہے : ۔

"27. Government may, from time to time, by notification in the official Gazette, or in exceptional circumstances by a written order, exempt any person by name or in virtue of his office, or any class of persons, or exclude any description of arms, ammunition or military stores, or withdraw any part of the Province from the operation of any prohibition or direction contained in this Ordinance."

یہ پروویژن ایسے ہی حالات کیلئے اس میں رکھی گئی ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ ویسٹ پاکستان آرمز آرڈیننس وہاں پر لاگو نہ ہو ۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ ان علاقوں کے لئے جو بھی آپ قوانین مرتب کریں ان لوگوں کو پہلے اسکے لئے تیار کریں ۔ میں ان کے نوٹس میں ایک واقعہ لاتا ہوں جس سے یہ مطمئن ہو جائیں گے ۔ اگر لوگوں کو اس کام کے لئے تیار نہ کیا گیا تو بہت مشکلات بڑھ جائیں گی ۔ ۱۹۶۰ء میں بکریاں پالنے کی ممانعت کے ہنگامی قانون کو سارے صوبہ میں نافذ کیا گیا ۔ اس میں یہ درج تھا کہ کسی علاقہ میں اس کے نفاذ کیلئے نوٹیفیکیشن کیا جائے گا ۔ ۱۸ ماہ کے بعد اس علاقہ کیلئے نوٹیفیکیشن ہو گیا کہ بکریاں رکھنا منع ہے ۔ پولیس والے بکریوں کو پکڑ کر لے جائیں گے اور ان کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر دیں گے اور وہ قانوناً بحق سرکار ضبط ہو جائیں گی ۔ ان علاقوں میں قانون کے نفاذ کیلئے

لاهور مین نوٹیفیکیشن هو گیا ۔ اس اطلاع کا لوگوں کو پته نهیں تها شائد ڈپٹی کمشنر کو بهی پته نه تها اگر پته تها تو یه چٹهی ان کے دفتر مین پڑی رهی ۔ تین چار سال گزر جانے کے بعد کسی پولیس والے کو پته چلا که قانون لاگو هے اور سینکڑوں لوگ اس مصیبت مین مبتلا هین ۔ ایک آدمی کی بکریاں اسی طرح پکڑ لی گئین اس نے کہا آپ مجهے بتا دیتے که ان کی ممانعت هے مین ان کو فروخت کر دیتا ۔ وہ بکریاں بحق سرکار ضبط هو گئی تهین ۔ ان کی ضمانت دوسرے آدمیون نے کرائی ۔ انهون نے کہا که هم آپکو بکریاں دے دیتے هیں اور وہ اسکا ذمه دار هو گیا ۔ اس کا نتیجه یه هوا که مالک سمجهتا تها که بکریاں میری هیں اور وہ سمجهتا تها میری هیں کیونکه وہ بحق سرکار هو گئی تهیں ۔ یه تمام added areas مین مشکلات پیش آئین گی ۔ added areas کے مسائل کو خصوصی طور پر حل کرنے کی کوشش کریں ۔

جناب والا ۔ اگر وزیر داخله صاحب اس قانون کی مخالفت کرتے هیں تو مین ان سے یه عرض کروں گا که آپ کم از کم مجهے یه یقین دلائین که جو مسائل اس وقت هیں یا جو صورت حال اس وقت وهاں در پیش هے جو مین نے آپکے سامنے پیش کی هے آپ اسکے متعلق کچھ تدابیر اختیار کریں که جو اسلحه ان کا ذاتی هے اس کے متعلق ان کو لائسنس دینے چاهئیں ۔ آپ ڈپٹی کمشنر کو اجازت دے دین که وہ ان کو لائسنس دے دے تاکه ان لائسنسز پر انکے اپنے اسلحه جات کا اندراج کرانا ممکن هو سکے ۔ اگر آپ یه کرتے هیں اور اسکے لئے آپ تیار هین تو مین شائد اس قانون کو پاس کروانے کی بجائے اس ایوان سے درخواست کروں گا که وہ مجهے واپس لینے کی اجازت دے دے ۔ هم وہ مقصد اس طرح پورا کر لیں گے اور اس قانون کو پاس کرنے کی ضرورت نهین رهے گی ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - یہ قانون حاجی اجون خان جدون صاحب نے واپس لینا ھی تھا انہوں نے غلطی سے اسکو ایوان میں پیش کر دیا ھے - اس سے ان کو کیا دلچسپی ھے کہ وزیر داخلہ اس خاکسار کی حمایت کریں - - - -

وزیر داخلہ - آپ تو حمایت کرتے ھین -

مسٹر محمود اعظم فاروقی - یہ میری حمایت ھے - اس تمام مسودہ قانون کا مقصد یہ ھے کہ اسلحہ کے قانون کو ۱۹۶۵ء مین اس صوبہ میں نافذ کیا اور قبائلی علاقوں میں پانچ سال کیلئے اسکا نفاذ ملتوی کر دیا گیا - آپ یاد رکھیں ان پانچ سالوں میں تین سال کی مدت گزر چکی ھے - ۱۹۶۵ء میں یہ قانون نافذ ھوا تھا - ۱۹۶۵ء سے لیکر جولائی ۱۹۶۸ء میں تین سال ھونے والے ھین دو سال اور باقی ھیں - جناب والا - یہ حکومت بہت بلند بانگ دعوے کرتی ھے لیکن ان کا کبھی ایفا نہیں کرتی - قانون کی صوبہ میں یکسانیت ھونی چاھئے تھی - جو پچھلا ھنگامی قانون آیا ھے اس میں بھی دیکھیں بلکہ ھر قانون میں دیکھیں کہ یہ لکھا ھوا ھے -

"It will apply to the whole of West Pakistan except the Tribal Areas."

اور درجنوں ایسے قوانین ھیں اور لطف یہ ھے کہ جس قانون کو جو علاقے پسند نہیں کرتے وھاں پر تو اس کو نافذ کر دیا جاتا ھے - اب آپ اس اسلحہ کے قانون کو ھی دیکھیں یہ settled areas میں نافذ ھے حالانکہ اس کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کا اطلاق تمام صوبے میں یکساں طور پر کیا جانا چاھئے - تاکہ کسی قانون سے تمام کا تمام صوبہ پورے طور پر استفادہ کر سکے -

آغا صدر الدین درانی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - فاروقی صاحب اس قانون کے حق میں تقریر کر رہے ہیں یا اس کی مخالفت کر رہے ہیں -

مسٹر حمزہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر تو کئی اٹھائے جا سکتے ہیں - مثلاً یہ کہ وقت ختم ہو گیا ہے یا کورم نہیں ہے - - -

Mr. Speaker : I think Mr. Hamza has not raised any point of order. Any how the House is adjourned till 5.30 p.m.

The Assembly then adjourned (at 1.30 p.m.) till 5.30 p.m. the same evening.

EVENING SITTING

The Assembly met at the Assembly Chamber at 5.30 p.m. Mr. Speaker, Chaudhri Muhammad Anwar, H.K., in the Chair.

Recitation from the Holy Qur'an, by Qari Ali Husain Siddiqi (Qari of the Assembly) and its translation.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(پ ۲۱۔ س ۳۳۔ ع ۱۹۔ آیات ۲۱ تا ۲۴)

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی کرنی نہایت ہی بہتر ہے۔ اس شخص کے لئے جسے اللہ سے ملنے اور روز آخرت کی امید ہو اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ اور مسلمانوں نے جب لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ وہی ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔ اور اس چیز سے اُن کا ایمان اور اطاعت اور زیادہ ہو گئی ایمان والوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو قول و قرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے۔ اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قول کو ذرا بھی نہیں بدلا۔ تاکہ اللہ سچوں کو اُن کی سچائی کا بدلا دے۔ اور منافقوں کو چاہے تو عذاب کرے یا اُن پر مہربانی کرے۔ بلاشبہ اللہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

وما علینا الا البلاغ

CONSIDERATION AND APPROVAL OF THE DRAFT RULES OF PROCEDURE OF THE PROVINCIAL ASSEBMLY OF WEST PAKISTAN.

Mr. Speaker : The first motion is by the Minister for Law and Parliamentary Affairs.

Minister for Law and Parliamentary Affairs (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : I beg to move—

> That the draft Rules of Procedure framed by the Special Committee of the Assembly, as amended by the Special Committee appointed on the 20th May, 1968, be taken into consideration.

Mr. Speaker : Motion moved is—

> That the draft Rules of Procedure framed by the Special Committee of the Assembly, as amended by the Special Committee appointed on the 20th May, 1968, be taken into consideration.

Malik Muhammad Akhtar : Opposed.

Minister for Law & Parliamentary Affairs : As you are aware, Sir, Article 110, part (1) (a) provides that—

> "Subject to the Constitution, the business of the Assembly shall be regulated by the rules of procedure made by the Assembly."

Now, this necessitates that some rules of procedure must be framed by each Assembly—Provincial as well as Central. With the passage of the Constitution and ushering in of the era of legislation by Assemblies in 1962, the rules of procedure for the National Assembly were adopted by this Assembly for regulating its business. As you know, Sir, the National Assembly has recently framed its own rules of business and it was only necessary and essential, keeping in view the dignity of the House and the particular reasons and the particular circumstances of this Assembly, that this Assembly should also frame its own rules. With that object in view, the motion was moved in this Assembly whereby a Special Committee consisting of 21 Members was constituted with you, Sir, as the Chairman because it was very necessary that the Committee constituted for framing the rules which would govern the business of this Assembly, must be headed by a person none other than the Speaker

of this Assembly. You know, Sir, that most of the business which is transacted in this House is such that is does not necessitate your participation so far as administration of the laws is concerned, so far as Bills are concerned, so far as the Ordinances are concerned, so far as Resolutions are concerned, so far as Adjournment Motions are concerned, so far as Privilege Motions are concerned and so far as such other business is concerned. Sir these are the rules, these are the standards and these are the criteria which will govern the conduct of the business of the Assembly from day to day, from moment to moment and from hour to hour. Therefore, it became essential to have guidance and under your very able and inspiring guidance the Committee held several sittings with which not only you were associated but the distinguished Leader of the House, the eminent Leader of the Opposition and several other Members were also associated. In fact, this was the largest and the most important Committee that has ever came into being. The Committee took very active interest in the formulation of the rules and several suggestions were placed before it. In fact the basis of this work was the frame—work of the rules of business as they existed today, the rules of business framed by the National Assembly, the rules of business of the Assemblies before integration, the rules of business of the Assemblies after integration and before Martial Law and, lastly, the rules of business that are there for the purposes of governing the procedure in the Lok Sabha of Bharat. From all these rules of business, the Committee tried to collect the best possible material for preparing the rules of business for this Assembly. I hope and pray that this Assembly, when it passes these rules of business, will have an ideal set of rules for the purpose of governing its conduct of business and this Assembly will be proud to have adopted the rules which would be the model rules. The draft rules have about 17 Chapters and about 200 rules are framed therein. All possible matters, like the beginning of Assembly after election where in the first meeting the Members are sworn in, arrangement is made for the conduct of the election of the Speaker, the Senior Deputy Speaker, the other Deputy Speaker and the allotment of seats is done have been taken care of. Rules, particularly, governing the legislative business have been framed with due care and caution and all possible interests, all possible circumstances and all possible conditions have been taken into consideration. The manner in which the voting shall take place, the manner in which the ballot shall take place, the manner in which the division shall take place, the manner in which the Adjournment Motions and the Privilege Motions

shall be moved and regulated, and so on and so forth, has been taken care of. At several places the rules of business are far better than the existing rules of business and several concessions, several advantageous positions have been gained by the Members of this Assembly. Then Special Committees have been formed which were not in existence before; particularly the Committee on the assurances given by the Treasury Benches with regard to certain matters which would come up before the Assembly for discussion. Then the House Committee, the Library Committee, and so on and so forth, are some other important features and, as you will observe, there is not a single thing which has been left out of consideration. Of course, human ingenuity is always limited. With utmost care not only the Committee tried its level best to produce model rules but thereafter, when it fell to my lot, with your permission, I moved another resolution so that a second Special Committee was constituted on the 10th of May. Again, under your able guidance, with the utmost care and haste, the second Committee went over the whole set of rules and tried to improve them as best as they could.

With these observations, I would request this august House kindly to devote its very serious attention and also to see that the rules are passed within the limited time that is at the disposal of this House. You know, Sir, that within two or three days we will be taking up the question of Budget and as the Budget has to be authenticated and has to be passed by the 29th of June, this year, no other business can have precedence. Therefore, I would request that within the limited time these rules may kindly be adopted so that they come into being and existence on the due date which is specified therein.

With these observations, I would submit that the House may kindly adopt these rules.

Minister for Food and Agriculture (Malik Khuda Bakhsh): I am rising to submit a few words although, it seems to me, it is not the appropriate occasion because the appropriate occasion would be when the rules are passed by the Assembly but I have to be away tomorrow and, so, this appears to me to be the appropriate occasion to endorse the views expressed by my learned brother, the Law Minister, and to commend to the House the rules. In fact, Sir, this is a historic occasion for any Assembly to pass or to frame rules for the procedure to be adopted for regulating its business. You know it, Sir, more than I do,

how much labour has been employed in framing these rules and how much thought and careful consideration has been given to make them the model rules but I would be failing in my duty if I were not to express my deep gratitude to your staff, particularly the Assembly Secretariat, and my friend, the Secretary, who has been of great help to use in providing us the material relation to other Assemblies and it was under your able guidance that it was possible for us to produce such useful, and I believe comprehensive, rules which I am sure have the unqualified support of my brother, the Leader of the opposition. Sir, this is a thing which we are producing before the House which has the unqualified support of all sections of this House and so you cannot imagine how much thought must have been given to each provision to meet the conflicting point of views and thus hammering out rules which should meet the dignity of this House, the aspirations of the Members and should be worthy of this Assembly. When I say that it is the backing of all sections of the House, I include that Member of the Opposition too who opposed these Rules because, I believe, he has some little difference of opinion here and there and, I trust, he honestly feels that these Rules should have been differently worded or framed in certain places. I also request him that since lot of thought and labour has gone into the framing of these Rules, let these Rules be passed as expeditiously as possible so that we are able to be governed in this House by the Rules.

Sir, I have to make these observations, because I particularly have to thank my brother the learned Leader of the Opposition, for the great accommodation and for practising the vision with which he helped us in framing these Rules. In fact, I feel that Khawaja Muhammad Safdar has a lion's share in this whole affair. But Sir, in spite of all these things, it would not have been possible without your guidance and skill and vigour with which you pursued the task to produce the almost unanimous, or near unanimous, Rules which we are presenting today before the House. You have been closely associated with these Rules and your help has been of great value. It is my pleasant duty, on behalf of the House, to express my sincere gratitude to you for having piloted the Rules of this character and dimension with skill and vigour and thus enabled us to prepare and present them before the House. These Rules, are going to be a land-mark in the history of the present Legislature. May God Almighty give us strength and wisdom to pass these Rules as expeditiously as possible and thus open out a new chapter in the history of this Legislature for having such Rules which are liberal in their scope, realistic in their spirit and rational in their out-look and

which would give adequate opportunities for expression of opinion and culminate in the passage of the business of the House without any fear and also will have a smooth course towards the achievement of our common objective. These few words I have not said as a formality but I honestly feel that I should thank the Members of the Committee who devoted so much time ; particularly the Leader of the Opposition and to you and to your Secretary, I place my gratitude and of the whole House for the labour, intensive and excessive labour and lot of research, which they have done. You know it, Sir. It was quite a useful thing and I have kept that book as a happy momento of my associtation with this work and I will keep it as a treasure for all time to come because, in that, I found not only their labour but wisdom of other Legislatures too. May God give us strength to pass these Rules as soon as possible. And I will request my brother, in view of the shortness of time, that it would be appropriate to pass these Rules in a few sittings only.

With these few words, I hope and trust that with your guidance, it would be possible for us to pass these Rules.

Thank you.

خواجہ محمد صفدر (سیالکوٹ-۱) ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنا نہایت خوشگوار فرض سمجھتا ہوں کہ اس تاریخی موقع پر چند الفاظ اس ایوان کی خدمت میں عرض کروں ۔ میں نے لفظ 'تاریخی' بڑی سوچ بچار کے بعد استعمال کیا ہے ۔ جناب والا ۔ آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ چھ سال میں ہماری جانب سے کس قدر جد و جہد کی گئی کہ یہ اسمبلی جسے یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنا ضابطۂ کار اور اپنے قواعد تیار کرے ۔ کسی طور پر ایسا کر سکے ۔ کئی سپیشل کمیٹیاں بنیں ۔ ایک موقع پر رولز قریباً قریباً تیار بھی ہو گئے تھے لیکن افسوس کہ ہم ان رولز کو اس ایوان سے منظور نہ کروا سکے ۔ ہمارے نزدیک یہ موقع اس لئے بھی تاریخی ہے کہ آج تک ہم جناب گورنر صاحب کے تیار کردہ قواعد و ضوابط پر عمل پیرا رہے ہیں ۔ ان میں کوئی تبدیلی اگر کرنی ہو تو گورنر صاحب کر سکتے ہیں ۔ ہر ترمیم اس اسمبلی کے

اختیارات سے باہر ہے ۔ لیکن آج ہم جن قواعد و ضوابط کو زیر بحث لانے والے ہیں ۔ ان کی منظوری کے بعد اس اسمبلی کو یہ اختیار ہوگا ۔ آئین کی رو سے کہ وہ اپنے قواعد و ضوابط میں ترمیم یا تنسیخ کر سکے ۔ یہ ایک بہت بڑا حق ہے جو اگرچہ اس اسمبلی کو حاصل تو تھا لیکن جسے یہ اسمبلی گذشتہ چھ سال میں استعمال نہیں کر سکی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا تاریخی موقع ہے اور جناب والا ۔ اس موقع کے بہم پہنچانے میں قائد ایوان کا بہت بڑا ہاتھ ہے ۔ اگر قائد ایوان اپنے گذشتہ پیش روؤں کی طرح چاہتے تو یہ موقع کبھی اس اسمبلی کو میسر نہ آتا ۔ لیکن انہوں نے اپنے پیش روؤں کی تقلید مناسب خیال نہ کی اور انہوں نے وہ حق جو اس اسمبلی کو حاصل ہے ۔ اسے دینا مناسب سمجھا ۔ میں ان کے اس فیصلہ پر انہیں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں ۔ (نعرہ ہائے تحسین) یہ ان کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج ہم کو یہ موقع حاصل ہوا ہے ورنہ شاید یہ موقع ہمیں نصیب نہ ہوتا اور اس اسمبلی کے باقی دو سال بھی ایسے ہی گزر جاتے جیسے کہ اس اسمبلی کے تین سال اور اس سے پہلی اسمبلی کے تین سال گزر گئے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کا بھی بے حد شکر گزار ہوں کہ ہماری اس خواہش کو پورا کرنے میں آپ نے حد درجہ کوشش اور سعی فرمائی ہے ۔ آپ نے جس محنت اور جس جانفشانی سے ان سیلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کی تیاری میں کام لیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اسمبلی کا سیکرٹریٹ اور خصوصیت کے ساتھ اسمبلی کے سیکرٹری صاحب بذاتہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہر موقع پر ہماری امداد فرمائی اور مختلف ممالک کے اور مختلف پارلیمنٹوں اور اسمبلیوں کے قواعد و ضوابط کو سامنے رکھ کر ہمیں ان قواعد کو frame کرنے ، انہیں

بنانے میں مدد دی ۔ نہ صرف قائد ایوان اور آپ بلکہ میں محترم جناب وزیر قانون کا بھی شکر گزار ہوں کہ یہ ان کا محکمہ تھا اور انہوں نے بھی اپنی خدا داد ذہانت قابلیت اور محنت اور جانفشانی سے اس اسمبلی کو موقع عطا کیا ہے کہ اپنے قواعد و ضوابط خود مرتب کرے ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ محترم وزیر قانون نے ارشاد فرمایا تھا کہ انسان کی بنی ہوئی کوئی بھی چیز مکمل نہیں ۔ اگرچہ بعض جگہ مجھے کچھ اختلاف ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کی طرف سے ہمیں قواعد و ضوابط کی ترتیب و تدریس کے لئے کہا جا رہا ہے ۔ اس لئے یہ بات خود حزب اختلاف کے interests کے منافی ہے کہ اس وقت اس کام میں رکاوٹ ڈالے ۔ یہ ہمارا ہی مطالبہ تھا کہ یہ اسمبلی اپنے قواعد و ضوابط بنائے ۔ اس کے لئے کئی بار مطالبات پیش ہوتے رہے اور ریزولیوشن پیش کئے گئے لیکن وہ ہمیشہ مسترد ہوتے رہے ۔ اس کے علاوہ بار بار تحریک پیش ہوتی رہی اور مطالبہ کیا جاتا رہا کہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط بنائے جائیں ۔ میرے خیال میں یہ قواعد و ضوابط موجودہ قواعد سے اچھے ہیں ۔ اگرچہ ہر چیز میں improvement بہتری اور اصلاح کی گنجائش ہوتی ہے ۔ اس وقت ہمارے جو قواعد ہیں یہ قواعد ان سے بدرجہا بہتر ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے قطعاً کوئی ترمیم پیش نہیں کی ۔ اور نہ ہی پیش کرنے کا ارادہ ہے ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ باہمی افہام و تفہیم کے بعد یا جب ایوان کو محسوس ہوگا تو وہ نقص رفع کر لیں گے ۔ میرے دوست جنہوں نے ترمیم کا نوٹس دیا ہے ۔ خصوصی طور پر میں ملک اختر صاحب سے مخاطب ہوں ۔ یہ آپوزیشن کی بنچوں پر بیٹھتے ہیں اور وہ اس مسودہ میں کچھ ترمیم چاہتے ہیں ہم انہیں روک نہیں سکتے ۔

جناب والا ۔ ہم ہر وقت اس بات کا مطالبہ کرتے رہے ہیں ۔ ہمارا مطالبہ جاری ہے اور متواتر جاری رہے گا ۔ تاکہ جہاں تک ہو سکے ان قواعد کو بہتر سے بہتر بنائیں ۔ لیکن ان کے پاس ہونے میں ہم کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے ۔

میں آپ کا اور محترم قائد ایوان اور جناب لاء منسٹر ، سپیشل کمیٹی کے جملہ ارکان اور آپ کے سٹاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سب نے مل کر اسمبلی کے قواعد کو ترتیب دیا ہے ۔ اب ہم اپنے قواعد کے مطابق کام کریں گے اور کسی کے بنے ہوئے قواعد پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی ۔

Mr. Speaker : Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, it will be most ungrateful on my part if I do not acknowledge the labours and hard work done by your honour, the good intentions of the Leader of the House and the efforts and guidance of the Leader of the Opposition, all the Members of the Committee and all those who were entrusted with the work of drafting the Rules of Procedure.

Sir, I can see that we have got better Rules of Procedure than even the National Assembly. But, Sir, I have got to make my observations. I have got to make my demands and I will be establishing and convincing the House that there is a lot which is yet to be achieved. There is no intention on my part to obstruct the passage of these Rules. But the great efforts which I have put in the study of the books which I went through during the time the Committee was having its deliberations and proceedings I made a lot of discoveries. I discovered that within the limited sphere which we have got at present and the democratic chains and fetters with which we are bound we cannot go beyond that. But, Sir, I must say that the Rules are the interpretation of certain Articles of the Constitution. We can give whatever interpretation we desire through the Rules of Procedure. Article 110 empowers us to make much better Rules of Procedure than those which have been drafted. The sole object is to make the present Rules yield to the democratic demands. I will

be the most fortunate and happy Member of this Provincial Assembly when these Rules are passed. I wrote a note of dissent which appears at Appendix 'B' and it runs into twenty thousand words. It is supported by eighteen different books and my original compilation consists of two lakhs of words. But I am not going to use all that over here and I am going to rush through the Rules. But I want to enlighten my friends on the point that that is not the end, that is not the final goal.

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh) : We accept that.

Malik Muhammad Akhtar : It is just a start. It is just a beginning. Rather I should say : کہ یہ آغاز ہے

Now, I would come to the Rules of Procedure and my general observations regarding these Rules. Sir, it will be most unkind if I do not appreciate the efforts made and the pains taken by your Honour. You were kind enough to supply us a tabulated statement of the Rules of Procedure of the National Assembly, pre-Martial Law Rules of this Assembly, Rules of the Lok Sabha, the new Rules adopted by the National Assembly as well as your own draft Rules. Sir, I have compared all the existing Rules. I quite understand that since the British-dominated times we have a set Rules of Procedure which could not be improved till 1958. But, Sir, I congratulate you that you have tried to improve those Rules.

Coming direct to my subject I would compare the draft Rules of Procedure with the Rules of Procedure of the House of Representatives, the Senate, the House of Commons and the House of Lords and I would tell you, Sir, I would tell the House, I would bring before this House what great difference there is between the Rules of Procedure of democratic and free countries and our Rules of Procedure. Sir, I must concede I must admit, I must admire and I must congratulate you for having broken the chains but I will have to say that there is a lot to be achieved. We have to cross many heavens and we have to cross many hurdles. I will not take long on my general observations and I promise to finish these Rules by tomorrow's sitting. I will be giving up as many amendments as possible as it is essential to make some sacrifice in the interest of the House. But, Sir, would it not be a service to enlighten the House.....

Khawaja Muhammad Safdar : Certainly, certainly.

Malik Muhammad Akhtar : .....what they are being denied. So, Sir, in all democratic countries there has been continuous, gradual and, I should say, persistent desire to have better, improved and good rules. I am happy that this is a start towards that attempt in our Assembly. I would be expressing myself on different amendments with a promise to finish all this affair by tomorrow evening sitting by enlightening my friends of whatever knowledge I could gather as to what should be the nature of rules.

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That the draft Rules of Procedure framed by the Special Committee of the Assembly, as amended by the Special Committee appointed on the 20th May, 1968, be taken into consideration.

The motion was carried.

Mr. Speaker : We will now take up the draft rules one by one.

Minister for Law : Sir, I would request that the consideration of the amendments with regard to rules 5 and 6 be postponed till tomorrow. This is in view of a ruling of the High Court which raises Constitutional issues. So, consideration of rules 5 and 6 may be deferred and the rest may be taken up.

Mr. Speaker : Rule 2. The first amendment is by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That for para (g) of sub-rule (1) of Rule 2 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(g) 'Member' means a Member of the Assembly."

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That for para (g) of sub-rule (1) of Rule 2 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(g) 'Member' means a Member of the Assembly."

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : It has been provided in the draft rules of procedure that—

" 'Member' means a Member of the Assembly, and for the purposes of moving a Bill, an amendment, a motion or a resolution includes a Minister ;"

The word "Member" has been used with regard to those persons who have been elected and, therefore, the Ministers cannot be termed as Members. This nomenclature is not proper. I concede that the Ministers, under the Constitution, have a right of audience in this House but that right of audience is always enjoyed, and has been enjoyed by the Advocate-General as well, that right of audience is enjoyed by the Governor himself and that right of audience is also enjoyed by other authorities to whom the House allows. I concede that the Ministers have got a right of audience but, Sir, I don't agree that the Ministers be allowed to move motions, amendments, Bills, resolutions and Ordinances. The solution is there. When it is a Legislative Assembly, the Parliamentary Secretaries, who are termed as "Parliamentary Secretaries for Parliamentary Affairs" and are appointed for parliamentary affairs, it would be more democratic if the Parliamentary Secretaries are allowed to move these amendments and the Ministers are confined to their right of audience because a Minister is just an employee of the Government. He is a government servant and he is a public servant. Sir, the stay of a Minister may be shorter than that of a temporary clerk because even the clerk requires a notice for his removal. The Minister is responsible to the Governor and he is responsible to the President. He has got no standing. The moment he is ordered to quit, the Minister has to go. I quite concede that under Article 25 (2) it has been provided that a Member of the President's Council of Ministers and the Attorney-General shall have the right to speak in, and otherwise take part in the proceedings of the National Assembly, or any of its Committees, but shall not be entitled to vote.

Now, Sir, this rule is a negation of Article 25 under the garb and protection of which the Ministers have been allowed to come and sit in this House. They have got no right of vote and to term them as 'member' in a Union Committee, Union Council, in all the tiers of Basic Democracies or in Legislature is not correct. The 'member' is one who is elected. So, I don't want that right to be bestowed upon the independent member or the opposition. I merely want through his amendment that this right be bestowed upon the Parliamentary Secretaries. Let us have some prestige and let us have more respect for the persons who have been elected. With due apology to my colleagues, the Ministers of the Cabinet and my friends who are present in the House I would say that I have got to be most, I should say, narrow minded as far as the rights of the elected members are concerned. I may be accused of that but it is a democratic principle that the Ministers should not move these amendments and they should not be termed as 'members'.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That for para (g) of sub-rule (1) of rule 2 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(g) 'Member' means a Member of the Assembly ;"

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I will not move amendment No. 2 but I will move No. 3.

I beg to move—

> That in para (l) of sub-rule (1) of the Rules, for the words "private Member", occurring in line 1, the words "non-official Member" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That in para (l) of sub-rule (1) of the Rules, for the word "private Member", occurring in line 1, the words "non-official Member" be substituted.

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : There is a very simple reason for it. The word "private Member" has been used in the Parliaments of democratic countries like the British House of Commons and the Senate of the United States of America where democracy prevails. Before we became independent, the words used were "non-official Members" and now particularly when we have got official members in the House, I mean the Ministers, the proper word to be used for us, the elected Members would be "non-officials". That is my only argument that "non-official Members" and official Members should have some distinction. When we have decided, by adopting these rules, to term a Minister as a 'member' then there can be only two classifications, and this is a consequential amendment, that there should be official and non-official members. That is the correct interpretation.

Mr. Speaker : I will now put the amendment to the vote of the House.

The question is—

> That in para (1) of sub-rule (1) of the Rules, for the words "private Member", occurring in line 1, the word "non-official Member", be substituted.

The motion was lost.

Mr, Speaker : I will now put rule 2 to the vote of the House.

The question is—

> That rule 2 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 3. Malik Akhtar to move his amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

> That in Rule 3 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that when a session is called at short notice or emergently, summons shall, in addition to an announcement of the date and place of the session in the Gazette and in the Press, be issued to each Member, separately by telegram.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That in Rule 3 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that when a session is called at short notice or emergently, summons shall, in addition to an announcement of the date and place of the session in the Gazette and in the Press, be issued to each Member, separately by telegram.".

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, I do not want to say much on this. As you know, the Post and Telegraphs Department is a Government-run Department and it is not going to cost the Government much. In case of emergency session, such provision we find in other Rules of the other democratic countries. I only want this here as well that in case of emergent session, we should be informed by telegram and not through post because otherwise the emergency is lost.

Mr. Speaker : The question is—

> That in Rule 3 of the Rules, the full-stop appearing at the end be replaced by a colon and add the following proviso, namely :—
>
> "Provided that when a session is called at short notice or emergently, summons shall, in addition to an announcement of the date and place of the session in the Gazette and in the Press, be issued to each Member, separately by telegram.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the Rule to vote. The question is :

> That Rule 3 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule No. 4 ; amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for Rule 4 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"4. When the Assembly is adjourned *sine die*, the Secretary shall notify it to the Governor not earlier than the expiry of three days after such adjournment. When the Assembly is prorogued, the Secretary shall cause a notification to that effect to be published in the Gazette.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for Rule 4 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"4. When the Assembly is adjourned *sine die*, the Secretary shall notify it to the Governor not earlier than the expiry of three days after such adjournment. When the Assembly is prorogued, the Secretary shall cause a notification to that effect to be published in the Gazette.".

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, I want to curtail the period of promulgation of Ordinance by suggesting this amendment. Sometimes it so happens that the Law Department, when the Assembly prorogues, promulgate Ordinances. Rather they do it, if I mistake not, when an emergency arises instead of bringing a Bill in the House. I want thereby to curtail the period giving the Government lesser scope to promulgate Ordinances.

Mr. Speaker : The question is :

That for Rule 4 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"4. When the Assembly is adjourned *sine die*, the Secretary shall notify it to the Governor not earlier than the expiry of three days after such adjournment. When the Assembly is prorogued the Secretary shall cause a notification to that effect to be published in the Gazette.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : I will now put the Rule to vote. The question is—

That Rule 4 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Consideration of Rule 5, is deferred till tomorrow. There is no amendment in Rule 6. I will now put it to vote. The question is—

That Rule 6 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 7 ; there is no amendment in it. The question is —

That Rule 7 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Consideration of Rule 8 is deferred for tomorrow.

There are no amendments in Rule 9 & 10. I will put the question in respect of both the Rules jointly. The question is –

That Rules 9 and 10 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 11 ; amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for sub-rule (1) of Rule 11 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(1) Not less than one-third of the total numbers of members of the Provincial Assembly may give written notice signed by each of them to the Secretary of the Assembly that they intend to move a resolution in the Assembly for the removal of the Speaker or Deputy Speaker from office stating the reasons thereof".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That for sub-rule (1) of Rule 11 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(1) Not less than one third of the total numbers of members of the Provincial Assembly may give written notice signed by each of them to the Secretary of the Assembly that they intend to move a resolution in the Assembly for the removal of the Speaker or Deputy Speaker from office stating the reasons thereof.".

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, the original Rule provides that a Member may give notice to the Secretary in writing of a motion for leave to move a Resolution under clause 8 (b) of Article 108 of the Constitution for the removal of the Speaker or Deputy Speaker, and the Secretary shall circulate the notice to the Members. Now Sir, if you look at democratic countries you will see that Speaker is a person around whom the entire rules of procedure and the entire body of members of the House revolve. There is also a convention and a practice, accepted not only by the Assemblies but even the world outside, that the Speaker is a person who comes to the rescue of the minority and saves them from the majority. Unless we give due protection to the Speaker and Deputy Speakers and unless we make more scarce the opportunity of such motions, I do not think the Speaker can independently perform his duties. It is my humble opinion that there should not be such provisions. As these provisions have been made by the Constitution, we cannot help but provide the Rules of Procedure so that the Speaker is not disturbed and is allowed to work independently. I will give a quotation which may interest my worthy friends in the House. The quotation is about the unusual Speaker, as defined by Mr. George B. Galloway—

> "Formerly the King's man later the majority leader, has been its impartial umpire since 1839. He is elected by the Commons from among its members, subject to the approval of the Crown. After election, he gives up his political affiliations and becomes the impartial servant of the House. Its presiding officer and the protector of its rights

and liberties. It seems probable that his role evolved as it did because the Government was present on the Front Bench as a group of members, plus the strength of the leadership and the role of the opposition party in the House. The English Speaker holds a position of great dignity and authority enhanced by the wig and gown he wears. Without a bell or gavel to keep order, he rules the House with a firm hand. The English Speaker does not intervene in Committee or make political speeches outside Parliament. He keeps aloof from the party contacts and does not even enter a political club. After resigning from the Chair he also retires from the House being awarded by the Crown with a peerage. He is not opposed while seeking re-election in the House as long as he wishes to serve. In his capacity as Chairman of the House of Commons the English Speaker presides over its deliberations, maintains order puts questions for decision and declares his decision."

Sir, the only object of putting sweat and blood in writing this note of dissent, explaining the Rules of Procedure was to draw a correct picture, to give a correct glimpse of what is happening in democratic countries. I will not be exaggerating, while praising and admiring you, if I say that all the qualities of an English Speaker are embodied in you. But, Sir, I want all those privileges for you by which the Speaker of the House of Commons maintains the dignity of the House. He is allowed to act freely. He is allowed to act independently. Sir, I seek those privileges for you and for your Hon'ble colleagues (successors). What a fine system they have got for a Speaker. If he wishes to retire he is allowed to do so. If he seeks re-election he is returned unopposed. He can continue as long as he desires to be the Speaker. There are no curbs on him. On the contrary what are we doing here. We are making provisions for the removal of the Speaker and even that motion can be moved by a single Member. Is this fair? Is that in the dignity and decorum of this august House? Supposing tomorrow I am annoyed and I am mischievous enough to move a resolution against any of the Speakers, I cannot be stopped. Any way, Sir, I feel that it is not the Rules of Procedure, it is not the Constitution which bestows honour, which bestows the dignity which you are maintaining. It is your personal character, your personal conduct, your personal impartial behaviour that you are loved and honoured. And I say repeatedly that all I have

learned in this House is due to your gracious and kind attitude and accommodation and I became an humble parliamentarian. And if there were any other person who would play in the hands of this majority party no adjournment motion could have been moved. No privilege motion could have been brought forward and no question could have been asked.

Sir, the Speaker as a matter of fact should be made a dictator of the House. There should be no curb on the Speaker and let him honour and justify the privileges bestowed upon him.

Mr. Speaker : The question is :

That for sub-rule (1) of Rule 11 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(1) Not less than one-third of the total numbers of the members of the Provincial Assembly may give written notice signed by each of them to the Secretary of the Assembly that they intend to move a resolution in the Assembly for the removal of the Speaker from office stating the reasons thereof.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : No: 7. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Amendments at serial Nos: 7,8,9,10 are not moved.

Mr. Speaker : There is no other amendment in this Rule. Now I put the question. The question is :

That Rule 11 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 12. The question is :

That Rule 12 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 13. Amendment No: 11. Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That in Rule 13 of the Rules, the words "all or" occurring in line 2, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in Rule 13 of the Rules, the words "all or" occurring in line 2, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it is a technical amendment. If you read the original rule :

> "The Speaker may, by an order in writing, delegate to either of the Deputy Speakers all or any of the powers under these rules."

I mean to say that it should be for the Speaker by an order in writing to delegate any of the powers. The words "all or" are unnecessary. Any way if they don't accept it I have no objection.

Minister for Law : We don't accept. It is more exhaustive. You may delegate all or some of your powers. The phraseology as it is much better than the amendment.

Mr. Speaker : The question is :

> That In Rule 13 of the Rules, the words "all or" occurring in line 2, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is :

> That Rule 13 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 14. Amendment No : 12.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That in sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules, between the comma and the word "and" occurring in line 3, the words and comma "one of whom shall be a member, not belonging to the Government Party" be inserted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules, between the comma and the word "and" occurring in line 3, the word and comma "one of whom shall be a member, not belonging to the Government Party" be inserted.

Minister of Law : Opposed

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II): Sir, this Rule relates to the panel of Chairmen and temporary Chairmen and Sir, I quite agree that as far as the practice during my short and brief legislative life has been in this House, you have been making appointments on the panels of the Chairmen of the Independent Members and probably of the Opposition Members as well, But, Sir, if this provision is made the rights of the Opposition and Independent Members would be more safe and more protected.

Mr. Speaker : The question is :

> That in sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules, between the comma and the word "and" occurring in line 3, the words and comma "one of whom shall be a member, not belonging to the Government Party" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is :

> That Rule 14 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rules 15 and 16. The question is :

> That Rules 15 and 16 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 17. Amendment No: 13.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : Amendment No: 14.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for sub-rule (2) of Rule 17 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(2) The Assembly shall meet from 4-00 p.m. to 9-00 p.m. on Fridays and from 3-00 p.m. to 9-00 p.m. on other days of the week during Winter and from 5-00 to 10-00 p.m. on Fridays and from 4-00 p.m. to 10-00 p.m. on other days of the week during Summer.".

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for sub-rule (2) of Rule 17 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(2) The Assembly shall meet from 4-00 p.m. to 9-00 p.m. on Fridays and from 3-00 p.m. to 9-00 p.m. on other days of the week during Winter and from 5-00 to 10-00 p.m. on Fridays and from 4-00 p.m. to 10-00 p.m. on other days of the week during Summer.".

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, it is a very important amendment. We are meeting in the morning hours till noon and, Sir, I generally find the Members bothered and worried about their day-to-day duties. And, Sir, whenever we have night sessions I find that the sessions have been more calm and quiet. Nobody is bothered. They come after having finished their day's job. They take more interest and show more keenness in the affairs of the Assembly. In the United Kingdom the U.S.A. and even in the Parliament of our neighbouring country this has been done and these hours are being observed. In that way we can justify our work and do it in a better way. Our legislative work can be carried on more conveniently. May I refer that under the 28th amendment of the Constitution of the United States the House of Representatives began on the 3rd of January their meeting of the House at 12 O'Clock and no other time was fixed. And, Sir, there they have the earlier hours for day-to-day work, and at 12 O'Clock they meet. Sir, in the United Kingdom, sittings are conducted in the afternoon, and the morning time is given to the members to study and to prepare their papers. Sir, may I refer that some-

times we get our Orders of the Day late in the night, even at 10.00 or 11 00 P.M. and we get no time to study the papers. May I refer to the difficulties of your Secretariat, which is busy in this correspondence. They have to work late in the night and the papers are received by us so late that it is just a ridiculous affair to come in the morning prepared from those late received papers, and exprees ourselves in the House.

Mr. Speaker : The quesrion is—

That in sub-rule (2) of Rule 17 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(2) The Assembly shall meet from 4-00 p.m. to 9-00 p.m. on Fridays and from 3-00 p.m. to 9-00 p.m. on other days of the week during Winter and from 5-00 to 10-00 p.m. on Fridays and from 4-00 p.m. to 10-00 p.m. on other days of the week during Summer.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 15 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : I will put the rule to the vote of the House. The question is—

That Rule 17 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 18. The question is :

That Rule 18 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 19. Amendment No. 16 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 19 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 20. The question is :

That Rule 20 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 21. Amendment No. 17 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for sub-rule (1) of Rule 21 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(1) The Government Business shall be arranged in such order as the Speaker may determine on the request of the Minister or Parliamentary Secretary for Law and Parliamentary Affairs.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for sub-rule (1) of Rule 21 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(1) The Government Business shall be arranged in such order as the Speaker may determine on the request of the Minister or Parliamentary Secretary for Law and Parliamentary Affairs.".

Minister of Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, according to draft rules, a list of business for each day is prepared by the Secretary and a copy thereof is made available for the use of every Member to take part in the proceedings. I mean to say that about these Orders of the Day, if you look into rule 21 in original, it has been provided—

"The Secretary shall arrange Government business in such order as the Minister or the Parliamentary Secretary for Law and Parliamentary Affairs or any other Minister of the Government on his behalf may determine."

Sir, I am not prepared to concede to this rule at all. Sir, we passed a resolution that no Office-holder or Office-bearer or member of

the staff of the Legislative Assembly should be under the control of the Law Department, and not to say that Sir, today this Assembly is passing a rule whereby their Secretary is made for his day to day routine duties subject to the orders of the Parliamentary Secretary and the Law Minister. Sir, is this House autonomous ; is this legislature independent ; is this legislature sovereign ; is this legislature supreme ? Sir, they are providing for the Assembly and the Speaker by a mere motion of a member. They have drafted the rules of procedure that the Secretary shall conduct his day to day business regarding the list of the businesses and Orders of the Day on the instructions made by the Minister for Law or the Parliamentary Secretary. Sir, like Columbus, I have tried to discover such a rule where the Speaker is made subject to such provisions, and I have utterly failed to find any provision in the rules of any country but in one democratic country, and that is my own homeland, where I discovered that a Secretary is subordinate not to the Speaker but he is a subordinate of the Law Minister, and it is the Law Minister who conducts the proceedings of this House, and not the Speaker.

Mr. Speaker : The question is—

That for sub-rule (1) of Rule 21 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(2) The Government business shall be arranged in such order as the Speaker may determine on the request of the Minister or Parliamentary Secretary for Law and Parliamentary Affairs.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 21 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 22. The question is—

That Rule 22 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 23. Amendment No. 18 by Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving, Sir.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 23 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 24. Amendment No. 19 of Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in sub-rule (1) of Rule 24 of the Rules, between the words "Member" and "and", occurring in line 3, the words "at least twelve hours before the commencement of the session" be inserted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in sub-rule (1) of Rule 24 of the Rules, between the words "Member" and "and" occurring in line 3, the words "at least twelve hours before the commencement of the session" be inserted.

Minister of Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, the mere object of this amendment is that a list of business for each day, which is prepared by the Secretary, and a copy thereof is made available for the use of every Member and other persons entitled to have that copy under the Constitution, be made mandatory that such lists of business be supplied to the members atleast twelve hours before the commencement of the sitting of the Session. Sir, that is just a minor amendment. You don't want to give us even twelve hours to study the papers. That is a separate affair that we are prepared. This minor, tiny and most insignificant but most effective Opposition is prepared weeks before the commencement of the Session. The day they bring the Ordinance, we collect books from your Library, we sit with stenographers. We have become professionals. We cannot devote any time to any of our profession, any of our business, or to the welfare of our families. Sir, it may surprise you that it is hardly two per cent of things that I can attend to—whether it is a Session or not. and may I remind this House that the day my father died, I had come to move a motion over here, which was important in public interest,

Minister for Law : Surprising.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it may be surprising but it was my duty. I konw those leaders who were in jails when their relatives died and I know those leaders whose dependents are dying because medical facilities are not being provided to them. I have read history and I am not a man who goes to the threshold of a person and begs him to give certain office. I represent my constituency—the constituency which passed though fire and blood and got Pakistan. I have seen history, I have read history and I know what is the definition of a big leader.

Mr. Speaker : Now, something about the amendment.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I don't want to condemn anybody but I want to put forward my difficulties, the difficulties of the Opposition and the difficulties of the Members of the Government Party. May I remind the Members of this House that these rules of procedure are not being framed for the independent Members or for any body on this side or that side of the House. These rules of procedure are being framed for the dignity, decorum and smooth running of the House and for making this legislature supreme. By your mere voices of 'Yes' or 'No' you can snatch away the powers. Now, it is up to you. Unless you claim and unless you demand, nobody is going to give this in charity to you. Fight for your rights and this is the appropriate time. These rules will again be drafted after a century or a half. Don't let this opportunity be lost. Claim your rights and I assure you that, your President is a man of that nature, whatever you press for he is bound to accept. He is submissive, he is reasonable.....

Mr. Speaker : Is this rule connected with the President ?

Malik Muhammad Akhtar : They can demand amendment in the Constitution. Sir, I think, I have been irrelevant.

Mr. Speaker : The question is —

> That in sub-rule (1) of Rule 24 of the Rules, between the words "Member" and "and", occurring in line 3, the words "at least twelve hours before the commencement of the session" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 24 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 25. The question is—

That Rule 25 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 26 and the first amendment is by Mr. Hamza.

حاجی سردار عطا محمد - وہ مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے گئے ہیں -

Mr. Speaker : The House is adjourned for twenty minutes for evening prayers.

(The Assembly then adjourned at 7.05 p.m. for twenty minutes.)

The Assembly met at 7 25 p.m. Mr. Speaker in the Chair.

Mr. Speaker : Rule 26. Amendment No : 20 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move—

That sub-rule (2) of Rule 26 of the Rules be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That sub-rule (2) of Rule 26 of the Rules be deleted.

Minister of Law : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائیلپور ٦) - جناب سپیکر - میری یہ ترمیم بڑی معصوم تھی اور معصوم ہے - میں نہیں سمجھتا کہ جناب وزیر قانون نے اس کی مخالفت کرنا کیوں پسند کیا - آپ کو علم ہے کہ صدارتی نظام میں یا جس قسم کا نظام ہمارے ملک میں رائج ہے اس کے تحت جناب

گورنر کو بہت وسیع اختیارات حاصل ہیں ۔ بلکہ جناب گورنر کے اختیارات صوبائی اسمبلی کے مجموعی اختیارات سے بھی زیادہ وسیع ہیں ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس اسمبلی پر بعض آئینی پابندیاں لگائی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ملک جمہوری ہے ۔ جب جناب گورنر کو اتنے وسیع اختیارات حاصل ہیں اور جب وہ اس معزز ایوان کو خطاب کرنے کے لئے اسمبلی میں تشریف لائیں تو عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان کا خطاب ملک یا صوبہ کے سیاسی یا اقتصادی حالات کے بارے میں بہت سے دعوؤں یا پالیسیوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔

جناب سپیکر ۔ جب جناب گورنر اپنے خطاب میں حکومت کی پالیسیوں پر روشنی ڈالتے ہیں یا بعض اور مقاصد جن کے حصول کے لئے وہ اپنے نقطہ نظر سے یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت جد و جہد کر رہی ہے اس ایوان کے معزز اراکین کو جن کو عوام کے نمائندے کہا جاتا ہے یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ اس پر رائے زنی کر سکیں یا جائزہ لے سکیں ۔ یہ جائزہ لے سکیں کہ جناب گورنر صاحب جن پالیسیوں کو اپناتے رہے ہیں یا حکومت مغربی پاکستان جن پالیسیوں کو اپناتی رہی ہے اس میں کس حد تک وہ کامیاب رہی ہے اور کس حد تک وہ تمام مقاصد اب تک تشنہ تکمیل ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ عوام کے سامنے جوابدہی کا جو اصول ہے اس اصول کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ لازم ہوتا ہے کہ عوام کی نکتہ چینی یا نقائص کی نشاندہی کو بے عزتی پر محمول نہ کیا جائے ۔ اگر جناب گورنر صاحب کا خطاب محض ایک نمائش ہے تو اسکی ضرورت ہی کیا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ گورنر کا عہدہ محض نمائش نہیں ہے بلکہ وہ صوبے میں جناب پریذیڈنٹ صاحب کے ایجنٹ کے طور پر کام کرتے ہیں ۔ اسکے ساتھ ساتھ تمام جمہوری ممالک میں یہ روایت چلی آ

رہی ہے کہ جب کوئی ہیڈ آف اسٹیٹ پریذیڈنٹ یا بادشاہ قانون ساز ادارہ کو خطاب کرتا ہے تو اسکے بعد ان ایوانوں کے معزز اراکین کو یہ موقع مہیا کیا جاتا ہے کہ اس خطاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔ مجھے خصوصی طور پر پچھلے کئی ماہ سے یہ چیز انتہائی کھٹکتی رہی ہے کہ جناب گورنر کے بیشتر بیانات سیاسی معاملات کے بارے میں ہوتے ہیں اکثر و بیشتر سیاسی معاملات سیاستدان اور حزب اختلاف کے بارے میں وہ رائے زنی کرتے ہیں اور میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ بیشتر اوقات وہ زبان یا وہ الفاظ یا وہ خیالات جن کا کہ وہ اظہار کرتے ہیں ۔ وہ لازمی طور پر متنازعہ فیہ ہوتے ہیں وہ اختلافی باتوں میں اکثر و بیشتر الجھ جاتے ہیں ۔ اب گورنر کا عہدہ ایک سیاسی عہدہ ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ ہمارے سامنے اس ایوان میں تشریف بھی لائیں ۔ ایوان کے اندر اور ایوان کے باہر سیاست میں الجھیں اور مکمل طور پر اور کھلی مداخلت کریں یا جو چاہیں فرمائیں اور ہم اس پر رائے زنی نہ کریں ۔ ہمارا مقام یہ ہے کہ ہم عوام کے نمائندہ کی حیثیت سے یہاں آئے ہیں اس مقام کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ان کے نقطہ نظر کی ترجمانی کریں مگر ہمیں محض بتوں کی سی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے ۔ میرے نزدیک سیاست کوئی شجر ممنوعہ نہیں ہے ۔ اگر گورنر صاحب اس کو پسند کرتے ہیں اور وہ کافی عرصہ سے اس کو انتہائی پسند کرتے چلے آ رہے ہیں ۔

Minister of Law: Point of order Sir. The statements of the Governor outside this House have no relevance so far as this amendment is concerned.

Mr. Speaker: Yes; quite right.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جہاں تک رول ۲۶ کا تعلق ہے اس میں جناب گورنر صاحب پر کوئی پابندی نہیں کہ جب وہ ایوان کو خطاب کریں تو سیاسی معاملات کے بارے میں بات چیت نہیں کریں گے - جب انکو یہ آزادی ہے بلکہ مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ پچھلی اسمبلی میں جب جناب گورنر مرحوم امیر محمد خان آف کالا باغ تشریف لائے تھے تو انہوں نے جب اس ایوان کو خطاب کیا تھا تو اس کا بیشتر حصہ ایسا تھا جس سے ہم شدید اختلاف رکھتے تھے - جب حکومت کی جانب سے بعض دعوے کئے جاتے ہیں اور گورنر صاحب کا بیان ان دعوؤں پر مشتمل ہوتا ہے تو ہمیں یہ موقع مہیا ہونا چاہئے - ہمارا یہ حق ہے اور ایوانوں اور اس ایوان کے معزز ارکان کا یہ پیدائشی حق ہے کہ بحیثیت عوامی نمائندہ کے کہ وہ ان دعوؤں کی قلعی کھولیں وگرنہ جناب گورنر کا جو خطاب ہوگا وہ محض نمائشی ہوگا اور رواز آف بزنس میں آپ نے اسکی گنجائش اسلئے رکھی ہے - اس سے کوئی معقول مقصد حاصل ہونا چاہئے - میں ان معروضات کے پیش نظر اپنی ترمیم کی حمایت کرتا ہوں - وہ ارکان بھی جوکہ حسن اتفاق یا کسی مجبوری کی بناء پر حکومتی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اکثر اوقات یہ کہتے ہیں کہ معزز ارکان کو عزت و احترام کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا یا ہمارے اختیارات محدود ہیں - میں نے اس نقطہ نظر سے بھی یہ ترمیم اس ایوان میں پیش کی ہے کہ اس سے اس ایوان کے وقار میں اضافہ ہوگا اور معزز ارکان اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں گے - انکو یہ حق حاصل ہونا چاہئے - یہ ضروری نہیں کہ وہ جناب گورنر صاحب کے خطاب سے لازمی طور سے اختلاف کریں اگر آپ ان سے اتفاق کرتے ہیں تو آپ کو حق حاصل ہوگا کہ آپ انکی حمایت کریں بلکہ آپ میں سے بہت سے معزز ارکان کو

انکی مدح سرائی کا موقع ملے گا اور مدح سرائی اس نظام میں بہت ھی مقبول اور مرغوب غذا سمجھی جاتی ھے ۔ جناب سپیکر ۔ اس معزز ایوان کے ارکان کیلئے یہ ایک زرین موقع ھے کہ وہ اپنی سیاسی زندگی میں اپنی نجات کے لئے اور فائدہ حاصل کرنے کیلئے کچھ نہ کچھ جناب گورنر صاحب کی مدح سرائی کریں اور اسکے ساتھ ساتھ پھر ھمیں بھی یہ موقع مل جائیگا کہ جب جناب گورنر اس ایوان میں تشریف لائیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ عوامی نمائندے سب کے سب بتوں کی طرح ایوان میں بیٹھے رھیں ۔ یہ وہ ایوان ھے جہاں عوام کے نمائندے بھی موجود ھیں اور اس ایوان کے بعض اراکین اس نظام کے ھوتے ھوئے اور اس جبر و تشدد کے ھوتے ھوئے بھی ان سے اختلاف کرتے ھیں اور اختلاف کرنے کی جرأت کر سکتے ھیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی ۸) ۔ جناب والا ۔ اس صوبے کے نظام میں گورنر صاحب انتظامیہ کے سر براہ ھیں اور یہ ایوان قانون سازی کا سب سے بڑا ادارہ ھے لیکن اگر میں یہ کہوں کہ آپ یقیناً مجھ سے اتفاق کریں گے کہ گورنر صاحب کو اس ایوان کے ۱۵۵ افراد کی مجموعی طاقت سے زیادہ اختیارات نہ صرف یہ کہ انتظامیہ بلکہ قانون سازی کے شعبہ میں بھی حاصل ھیں ۔ مثال کے طور پر آپ کو معلوم ھے کہ اگر ایک مسودہ قانون یہ ایوان منظور کرنا چاھے تو اسکے لئے اسکو ایک لمبے process سے گزرنا پڑتا ھے ۔ پہلے ایوان کی اجازت ھو اسکو introduce کیا جائے پھر وہ ایک خاص کمیٹی کی چھننی سے چھن کر آئے پھر یہ ایوان اس قانون کو پاس کر سکے گا لیکن جب یہ ایوان سیشن میں نہ ھوگا تو گورنر صاحب کو پورا اختیار حاصل ھے کہ وہ ایک نوک قلم سے صوبے کے جس مسئلہ کے بارے میں جو قانون چاھیں نافذ کر دیں جو اسوقت تک نافذ رھے گا جبتک کہ اسمبلی سیشن میں نہ آ سکے ۔ میرے

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس نظام حکومت میں انتظامیہ کے سربراہ کو انتظامیہ ، عدلیہ اور قانون سازی کے میدان میں اتنے وسیع اختیارات حاصل ہوں اور حتیٰ کہ قانون سازی کے سپریم ادارے پر بھی اسے وسیع اختیارات حاصل ہوں تو پھر اسکو یہ immunity دینا ۔ یہ تحفظ دینا کہ وہ ایوان میں جس مسئلہ پر چاہے جو گفتگو کرے اور اس پر ایوان کے اراکین اپنی رائے کا اظہار نہ کر سکیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کے ارکان کے حق کیساتھ نا انصافی ہے ۔ جناب والا ۔ اگر گورنر صاحب اس ایوان میں آکر خطاب کریں تو وہ خطاب کس چیز پر مشتمل ہوگا ۔ ظاہر ہے کہ وہ کسی تفریح کے لئے خطاب نہیں فرمائیں گے وہ اسمبلی کے ارکان کی خیریت پوچھنے کے لئے نہیں آئیں گے ۔ اگر وہ ایوان کو اپنی آمد سے شرف بخشیں گے تو وہ اس صوبے کے حالات کے متعلق ان کا خطاب ہوگا ۔ انتظامیہ کے حالات ۔ لا اینڈ آرڈر سے متعلق باتیں ۔ ملک کی معاشی پالیسی ۔ زرعی پالیسی اور دیگر موجودہ حالات سے متعلق ان کا خطاب ہو سکتا ہے تو یہاں پورے صوبے کے ۱۵۵ ارکان ہیں کہ جنکو اپنے پورے صوبے کے ۵ کروڑ انسانوں کی نمائندگی کا حق حاصل ہے ۔ اگر ان کو یہ حق حاصل نہ ہو کہ وہ ملک کے حالات پر اس زاویے سے تنقید کر سکیں جس طرح کہ ان کے سر براہ نے پسند کیا تو یہ عوام اور ملک کیساتھ میں زیادتی سمجھتا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں اس صورتحال کو تسلیم کر لیتا اگر گورنری کا عہدہ بھی ایک منتخب شدہ عہدہ ہوتا ایک منتخب شدہ منصب ہوتا ۔ براہ راست نہ سہی تو بی ڈی کے نظام میں سے منتخب ہوکر آتے تو بھی میں شائد اس صورتحال کو قبول کر لیتا لیکن اس وقت جو ملک میں صورتحال ہے وہ یہ کہ گورنر صاحب صدر محترم کے نمائندہ ہیں ۔

اسمبلی جو ہے وہ تمام عوام کی نمائندہ ہے اور صدر صاحب کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے عوام اور گورنر صاحب میں ۳ پردے حائل ہیں ۔ پہلے بی ڈی کا نظام ۔ اس کے بعد صدر صاحب کا ۔ پھر گورنر صاحب کا اور پھر ارکان اسمبلی کا پردہ ۔ تو اس نمائندہ ادارے کو لوگوں کے مسائل پر گفتگو کرنے کا حق ضرور حاصل ہے ۔ تیسری بات جسکی وجہ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر گورنر صاحب کی شخصیت ایسی ہوتی کہ وہ تمام سیاسی حالات سے بالا تر ہوکر مسائل کو دیکھتے ۔ قانونی حیثیت سے ۔ دستوری حیثیت سے یا علمی حیثیت سے ۔ یہ تو بات سمجھ میں آ سکتی تھی لیکن جو شخص سیاست سے بالا تر ہو کر گفتگو نہیں کرتا ہے تو اس پر اسکو حق نہیں ہونا چاہئے صدر محترم ایک سیاسی جماعت کے صدر بھی ہیں ۔ صدر محترم کو ملک کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے سیاست میں دخل ہے ۔ ہمارے ملک کے ہمارے صوبے کے عوام سیاست میں اسی طرح حصہ لیتے ہیں جس طرح دوسرے ملکوں کے لوگ سیاست میں حصہ لیتے ہیں ۔ اسی لئے گورنر صاحب اگر سیاست میں حصہ لیتے ہوں ۔ اگر ان پر کوئی پابندی نہیں تو پھر اس نمائندہ جماعت کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ ان پر تنقید کر سکے ۔ دفعہ ۲۶ پر میں نے ترمیم پیش کی ہے ۔ شق نمبر ۱ میں یہ ہے کہ گورنر صاحب address کریں گے ۔ گورنر صاحب پر کوئی پابندی نہیں ۔ وہ ارکان کی کارکردگی پر تبصرہ کر سکتے ہیں ۔ تو اگر گورنر صاحب پر کوئی ایسی پابندی نہیں کہ وہ جس طرح چاہیں ارکان اسمبلی کی کارکردگی یا ان کی کارروائی پر گفتگو کر سکتے ہیں تو پھر ارکان اسمبلی پر یہ پابندی کیوں کہ وہ گورنر کے خطاب پر گفتگو نہیں کر سکیں گے ۔ پھر دنیا کا ایک معروف طریقہ بھی ہے ۔ امریکہ کا صدر اگر ایوان کو address کرے گا

تو اس کے ارکان اس پر گفتگو کر سکتے ہیں ۔ اگر انگلینڈ میں اس کے بادشاہ اور ملکہ کا سالانہ address پارلیمنٹ کے سامنے ہو یا یہ کہ ملکہ برطانیہ ہاؤس آف کامنز کے سامنے اپنا address پیش کرتی ہیں تو ارکان پارلیمنٹ اس پر بحث کر سکتے ہیں ۔ اپنی رائے دے سکتے ہیں ۔ بات کر سکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ یہاں کے گورنر کا عہدہ کونسا شاہی عہدہ ہے جو بادشاہوں کے عہدوں سے بھی بہت بڑا ہے ۔ تو اس جمہوری ملک میں جس کو جمہوری ہونے کا دعویٰ ہے ۔ یہاں اس کے صوبے کے گورنر اگر عوام کے نمائندوں سے خطاب فرمائیں تو ان نمائندوں کو یہ حق نہ ہو کہ وہ اس خطاب پر گفتگو کر سکیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی توہین ہے اور عوام کے حقوق کے ساتھ ناانصافی اور زیادتی ہے ۔

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : The Governor of a Province enjoys certain status even in relation to the Legislature. As you are fully aware and the Members of this august House are also aware that every piece of legislation which is passed by this Assembly is presented to the Governor for his assent and unless he accords his assent it cannot become law. If he refuses his assent and sends it back for re-consideration, it is entitled to consideration and certain consequences do flow from that. This is one aspect of the Constitutional powers which the Governor enjoys so far as the Legislature is concerned. My aim is to suggest that he is head of the Legislature in certain respects. When the Assembly is not in session and if it becomes necessary to make law under emergency powers, then he has been empowered to promulgate an Ordinance which becomes law till such time as it is passed by the Assembly within 42 days of the commencement of the session or within six months of its passage. This is another status which he enjoys. The third aspect is that certain Bills, which are Money Bills, cannot be introduced in this Assembly without his consent. All these stages, all these steps and all these powers which are vested in the Governor, give him a certain status under the Constitution.

Apart from that, being head of the Legislature, he is entitled to very great respect and the prestige which he enjoys is not the prestige of the Governor as a person but it is the prestige of the head of the Province. Under these circumstances to provide for a rule or to take away a rule whereby there is an embargo on the discussion of the address of the Governor is most inappropriate. It then exposes him to a certain amount of criticism which may be levelled against him and it then exposes him to certain indignities which will not be in keeping with the dignity of the House and it will also not be in keeping with the prestige of the Province that his address should be subjected to any kind of criticism.

One of my friends on the opposite side.....

مسٹر حمزہ - گورنر کیا وہ خدا ہے - اس کا مقام اتنا بڑا نہیں ہے کہ وہ خدا سمجھے جائیں -

Minister for Law : This interruption is most unparliamentary on the Member's behalf and he is always doing it.

One of the Members nearly suggested that there should be some scope for sychophancy and 'Madah Sarai'. This is altogether uncalled for and unparliamentary. What we are trying to establish is the best traditions which will be placed on record of this House Even the rules of procedure passed by the National Assembly do make such a provision. I will refer to rule 27 (2) of the National Assembly of Pakistan Rules of Procedure which says—

> "No motion, resolution or debate shall be allowed on the President's address."

The wisdom of the entire nation is concentrated in the National Assembly and if in the National Assembly the whole nation has thought it fit not to allow any kind of debate on the address of the President, I think, it is in the best possible spirit and thereby the dignity of the nation is being enhanced.

مسٹر محمود اعظم فاروقی - اس میں کیا ہوتا ہے ذرا وضاحت سے بتائیں -

مسٹر حمزہ - گورنر صاحب کس لئے ہیں ؟

Minister for Law : We are not slaves of anybody and we are not going to follow anybody with closed eyes. No, Sir, No. We want to set up the best possible traditions and the best possible conventions by placing the President and the Governor on the highest padestal where, when they come to address the Members of the august Assemblies, their addresses shall not be subjected to vote and where their addresses shall not be subjected to any discussion or debate. My friend has suggested that the Governor will address the House with regard to the administrative and the executive problems. No, Sir, they are very much mistaken. When the Governor comes to address a Provincial Assembly he speaks with regard to the legislative business. He tries to give some kind of exhortation to the Members as to the best possible way in which they can discharge their duties towards the Province. He does not come here for the purpose of telling me as to what has happened in the administrative or the executive field. That is altogether a separate duty of his and for that purpose the sense of propriety always is that he will speak with regard to the Legislature and the duties of the Members in the Legislature. Therefore, no such kind of debate is ever provoked even on that ground. We would like to place the Governor at the best possible level where he should be above reproach. Therefore, I oppose this amendment.

Mr. Speaker : I will now put the question.

The question is—

> That sub-rule (2) of Rule 26 of the Rules, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : In view of this amendment, amendment No. 21 by Malik Muhammad Akhtar is ruled out of order. I will now put the question. The question is—

> That Rule 26 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 27. Yes, Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

> That in Rule 27 of the Rules, before the words "When a" occurring in line 1, the brackets and

figure "(1)" be added, and after sub-rule (1) so re-numbered, the following new sub-rule be added, namely :—

"(2) A motion, resolution or debate shall be allowed on the Governor's communication.".

Mr. Speaker : Amendment moved is —

That in Rule 27 of the Rules, before the words "When a" occurring in line 1, the brackets and figure "(1," be added, and after sub-rule (1) so re-numbered, the following new sub-rule be added, namely :—

"(2) A motion, resolution or debate shall be allowed on the Governor's communication.".

Minister for Law : Opposed

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, a lot has been said rather more than that has been talked about, about the Governor's address. I would be concentrating on the communications which are made by the Governor to the Assembly. And, Sir, without wasting more of the time of this House, as there is a spirit prevalent here to finish the Rules by tomorrow's evening sitting. I would only make two references relating to the message from the Governor to the Assembly and from the Assembly to the Governor. Sir, may I refer that the President of America is the most powerful President in the world today, but when he comes to address the Congress, his address is immediately sent to the appropriate Committees and these Committees sit with the address which is debated for days. Second instance is that of United Kingdom. When the Queen delivers her annual address to the House of Commons and House of Lords, it is debated continuously for days ; amendments are allowed and the Members are entitled to have free discussion and give their opinion with regard thereto. I beg to submit that the address as well as communications of the Governor should be debated and amendments and resolutions be allowed thereon as prevalent in those Legislatures which we are following, where such debates are allowed.

Mr. Speaker : I will put the amendment. The question is—

That in Rule 27 of the Rules, before the words "When a" occurring in line 1, the brackets and figure "(1)" be added, and after sub-rule (1) so re-numbered, the following new sub-rule be added, namely :—

"(2) A motion, resolution or debate shall be allowed on the Governor's communication.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 27 be approved.

The motion was carried

Mr. Speaker : Rule 28. The question is—

The Rule 28 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 29, amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That in Rule 29 of the Rules, the colon appearing after the word "questions" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That in Rule 29 of the Rules, the colon appearing after the word "questions" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, it has been provided in the draft Rules of Procedure that there shall be no Question Hour on the day the budget is presented. Sir, briefly expressing my views

on the importance of the questions, I beg to submit that in our parliamentary system, we devote first hour of the day for asking questions in all the three Assemblies of Pakistan. Sir, this practice has been extended even to the various tiers of Basic Democracies which have been introduced by the present regime. Sir, may I stress the importance of Questions? According to Mr. R. G. Clynes, the freedom of the House is never better illustrated than during the daily question hour. Important Ministers may be questioned by the humblest Members. Besides that, Sir, Lord Campion if I may quote another instance, wrote that questions are the one procedural invention of the democratic period. In fact, it is a very vital part of our proceedings in the Assembly and the Rules of Procedure grant freedom to the Members to ask questions and there is a time-honoured convention to emphasise the importance of Question Hour.

I would refer to a Ruling given by the Honourable Speaker in the National Assembly, and that is Ruling No. 138, in Selection of Decisions of the Chair, 1962 to 1965, which reads as under :

> "The institution of Questions is a very valuable privilege of the Members under our existing Rules and I would like that the questions are duly answered."

This is, Sir, all I would like to state at this stage and would like to emphasise that there should be no departure from asking questions even on the day when the Budget is presented.

Mr. Speaker : I will put the question. The question is—

> That in Rule 29 of the Rules, the colon appearing after the word "questions" in line 4, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

> That Rule 29 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 30 ; amendment by Malik Muhammad Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

> That in Rule 30 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 1, the word "ten" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is :

> That in Rule 30 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 1, the word "ten" be substituted.

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, as a matter of fact, you know we have very brief sessions. I would like to quote some history of this Assembly. The first session lasted from 8th June, 1965, to 20th July, 1965, i. e. 28 working days in all. Then other session lasted from 1st December, 1965, to 9th December, 1965, i. e. 8 days. Then, it commenced from 23rd May, 1966, to 12th July, 1966, giving 40 days Next session commenced from 21st November, 1966, to 19th December, 1966, giving 21 working days. Then Sir, the session commenced from 25th May, 1967, and lasted to 6th July, 1967, i. e. 36 working days, and then it commenced from 25th September, 1967, and lasted upto 14th November, 1967, making 30 working days.

Now Sir, if you look into the affairs you will see that a Member has a right to ask 5 questions a day and the maximum duration of the Assembly has been, say 42 days. Now Sir, during these days, you want to allow a Member to ask questions after every 15 days ; that means he can have three turns for asking questions. Is that fair and possible ? In other countries Assemblies sit from 8 to 9 months. In U. S. A., U. K. and even in our neighbouring country, the Assemblies sit from 8 to 10 months. You Sir, have been kind enough to provide us a comparative statement of Rules of Lok Sabha. They sit frequently. They have got long sittings. Here, Sir, I know the difficulties. I know they have got to make the answers. They have got to collect answers at times from Quetta. Sometimes they have to collect information from the remote parts of the Province. Ten days is sufficient

for all that. Sir, it is a most valuable right and I think we should have frequent chances of asking questions.

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund): Putting questions is not confined to the period of the sittings of the Assembly. Members even in the intervening period could give notice of questions and, therefore, all the talk about sessions and the days on which the Assembly sits is out of place. Anybody could give and Members have been giving notices even when the Assembly is not in session. This will not make any difference if the period is reduced to ten days and we will not be able to supply the necessary information to the Members. If the object is to enlighten the House then fifteen days is reasonable time.

Mr. Speaker: The question is:

> That in Rule 30 of the Rules, for the word "fifteen" occurring in line 1 the word "ten" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker: The question is:

> That Rule 30 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Rule 31. Amendment No: 25.

Malik Muhammad Akhtar: Not moving.

Mr. Speaker: No. 26.

Malik Muhammad Akhtar: Not moving.

Mr. Speaker: The question is:

> That Rule 31 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker: Rule 32. Amendment No: 27.

Malik Muhammad Akhtar; Not moving.

Mr. Speaker : The question is :

That Rule 32 be approved.

The motion was carried

Mr. Speaker : Rule 33. Amendment No : 28.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in Rule 33 of the Rules, for the word "ten" occurring in line 2, the word "five" be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in Rule 33 of the Rules, for the word "ten" occurring in line 2, the word "five" be substituted.

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, Rule 33 provides that a question shall not be placed on the list of questions for answer until ten clear days have expired from the day when notice of the admission of the question by the Speaker has been given by the Secretary to the Minister, or the Parliamentary Secretary, or the Member to whom it is addressed. I mean to say that ten clear days is a long period. Five days were sufficient for the Department to give answer to the questions. Sir, you have got so many restrictions on questions that I would not touch on this subject. I would suffice my saying that questions should be dealt with on top-priority. They should be treated as an important duty of the Executive and the Executive should be asked to answer questions more promptly and in a shorter period.

Mr. Speaker : The question is—

That in Rule 33 of the Rules, for the word "ten" occurring in line 2, the word "five" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 33 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 34. The question is—

That Rule 34 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 35. The question is—

That Rule 35 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 36. Amendment No : 29.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in Rule 36 of the Rules, the colon appearing after the word "thereof" occurring in line 8, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in Rule 36 of the Rules, the colon appearing after the word "thereof" occurring in line 8, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, this is a very dangerous proviso to Rule 36 which reads :

"Provided that if the Minister or Parliamentary Secretary concerned is not ready with the answer to that question, the question shall be put for answer on the next day allotted for that Department."

Sir, this Legislature is sovereign. This Legislature is supreme. The Ministers are here as functionaries of the Governor, as his assistants, and they are supposed to be more alert, they are supposed to be more attentive and

they are supposed to collect information. Sir, you will appreciate that we have provided fifteen days notice for the questions and, Sir, I was clamouring, I was just protesting that the period provided is a long period and, a shorter period should have been better and now they want to slip away from that. They just want to evade the responsibility imposed upon them by the Constitution. The functions which are to be performed by them they want to avoid by not answering important questions which may be put. Sir, they can come forward and say that answers will be made on the next turn and there is no full-stop to that and they can again repeat that they are not ready with the answer. There is no definite limitation on the answers to be made and laid before this House. So, I strongly stress my view point that there should be no such proviso and the Minister or Parliamentary Secretary must come forward with an answer to a question within the stipulated period.

Mr. Speaker : The question is—

> That in Rule 36 of the Rules, the colon appearing after the word "thereof" occurring in line 8, be replaced by a full-stop and the proviso following thereafter be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

> That Rule 36 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 37. Amendment No : 30.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

> That in Rule 37 of the Rules, for the words and commas "Minister, Parliamentary Secretary, or Member to whom it is addressed" occurring in lines 4-5, the words "Governor of the Province", be substituted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That in Rule 37 of the Rules, for the words and commas "Minister, Parliamentary Secretary, or Member to whom it is addressed" occurring in lines 4-5, the words "Governor of the Province", be substituted.

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, if you look at the original Rule-37, it reads as under—

> "Subject to the provision of these rules, a question may be asked for the purpose of obtaining information on a matter of public concern within the special congizance of the Minister, Parliamentary Secretary, or Member to whom it is addressed."

Sir, this is a complicated Constitutional problem. Sir, according to the Articles of the Constitution the executive functions of the Province are to be performed by the Governor. There is a Council of Ministers to assist the Governor. To assist the Governor in the performance of his duties. Then there are Parliamentary Secretaries to assist in the Parliamentary affairs. Sir, the executive functions are to be performed by the Governor or the officers to whom such delegation is made. According to my humble interpretation the entire executive functions being performed by the Ministers, are ultra vires of the Constitution.

Sir, to provide that the question shall be asked and made in relation to such functions, which concern the Ministers, is void. They have got no executive functions to perform. They are Assistants ; they are just as you have got your Personal Assistant, they are Personal Assistants to the Governor.

Sir, now if it is provided that the question may be asked about affairs which fall within the cognizance of the Ministers or the Parliamentary Secretaries, Sir, I would humbly submit that no question can be put in that form. My amendment is just in accordance with the Article of the Constitution that a question shall relate to the functions, which are to be performed or within the cognizance of the Governor of the province.

Minister of Law : Sir, it is very simple. It is not only a Minister, but in some cases when there is no Minister, it is the Parliamentary Secretary, and for all the departments the arrangement is there.

Number two rule 37 also contemplates a question to be put of a Member, and the amendment does not take care of that. What is more, the provise to rule 38 takes care of everything. I will read, with your permission :

"Provided that Questions relating to a Department for which there is no Minister or Parliamentary Secretary would be addressed to the Minister for Law and Parliamentary Affairs."

Therefore, in view of this, it is unnecessary that the amendment may be passed, and the rules, as they are framed, are quite comprehensive and necessary.

Mr. Speaker : The question is—

That in Rule 37 of the Rules, for the words and commas "Minister, Parliamentary Secretary, or Member to whom it is addressed" occurring in lines 4-5, the words "Governor of the Province" be substituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 37 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 38. The question is—

That Rule 38 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 39. Amendment No. 31 of Malik Akhtar.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That para. (d) of Rule 39 of the Rules, be deleted and subsequent paras, re-numbered accordingly.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That para. (d) of Rule 39 of the Rules, be deleted and subsequent paras, re-numbered accordingly.

Minister of Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, in rule (d) it has been provided that no question shall be asked for an expression of opinion on or the solution of an abstract legal question or a hypothetical proposition. This is an unnecessary rule. We should have liberty to ask such questions. I will not make any speech.

Mr. Speaker : The questien is—

> That para. (d) of Rule 39 of the Rules, be deleted and subsequent paras, re-numbered accordingly.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Amendment No. 32.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

> That for para. (g) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(g) It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Provincial Government including matters relating to the bodies, corporations and persons primarily responsib'e to the Provincial Government or where the Provincial Government has financial interest in such corporation, bodies or persons.".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That for para. (g) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(g) It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Provincial Government including matters relating to the bodies, corporations and persons primarily responsible to the Provincial Government or where the Provincial Government has financial interest in such corporation, bodies or persons.".

Minister of Law : Opposed Sir,

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, since 1962, the policy of the Government has been to increase autonomous bodies and decentralise all these bodies. In this way, Sir, so many corporations have been established by the Provincial Government, but Sir.....

Minister of Law : Point of order Sir. If this is accepted, and if (h) is not deleted, then (h) will still persist, and that will take away the force of the amendment. Therefore, this amendment is out of order. If you kindly see (h), which follows (g), it says—"It shall not ask for information on any matter under the control of bodies.....

Malik Muhammad Akhtar : There is an amendment.

Minister of Law : Then I am sorry.

Malik Muhammad Akhtar : Hundreds of corporations have been established and the Provincial Government has been given charge of these autonomous bodies, and, Sir, the policy of the Provincial Government is that the Ministers need not have anything to do with the day to day working of the corporations, but Sir, may I humbly submit that we are sanctioning the bodies and also making provision of funds and levelling taxes on the public to finance these bodies. Sir, may I refer that if we let loose these institutions, let loose their actions and don't challenge their actions through questions, and don't seek information, then, Sir, the condition will deteriorate. Sir, supposing, for instance, I ask a question about any particular corporation with regard to the fleet of cars it has got, or air-conditioned bungalows for directors, managing directors and Chairmen, and what amount of money they are wasting in luxury and doing nothing to attain the objective entrusted to them, I would be within my right as a public representative to ask such information. Sir, I most humbly submit that the right of asking questions from autonomous bodies should be given to this august House and all the details from them be sought and placed before this House.

Mr. Speaker : The question is—

> That for para. (g) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(g) It shall relate to a matter which is primarily the concern of the Provincial Government including matters relating to the bodies, corporations and persons primarily responsible to the Provincial

Government has financial interest in such corporation, bodies or persons.".

The motion was lost.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, amendment No. 33 becomes out of order and I don't move it.

Mr. Speaker : Then next please.

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

The para. (k) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That para. (k) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Minister of Law : Opposed Sir.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, para. (k) reads that a question shall not.....

مسٹر محمود اعظم فاروقی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب میں نے سنا ہے کہ وزیر قانون نے "of course" کہا ہے -

وزیر قانون - میں نے "opposed" کہا ہے -

Malik Muhammad Akhtar : Sir, a question cannot be raised or asked on a policy matter too large to be dealt with within the limits of an answer to a question. Sir, they have made a provision that no question shall be asked, which is of excessive length. So this is redundant provision, and I think repetition, and it should not be over there.

Mr. Speaker : The question is—

That para. (k) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Amendment No. 35 by Malik Akhtar,

Malik Muhammad Akhtar : Sir I beg to move—

That para. (1) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That para. (1) of Rule 39 of the Rules, be dele ed.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Malik Muhammad Akhtar : Sir, it has been provided that a question shall not be repeated in substance if it has already been answered during the term of the Assembly. Sir, I consider that the view prevalent in the Special Committee was, and probably it has been carried (the Law Minister will correct me) and we have already amended this rule. As such, a question need not be asked during the same session .....

Mr. Speaker : The words "during the term of the Assembly" stands deleted.

Malik Muhammad Akhtar : So, my amendment is not necessary... I ask for leave to withdraw it.

Mr. Speaker : Has the Member leave of the House ? There is no opposition. The amendment stands withdrawn.

Minister for Law : May I request, Sir, that the time of the House may kindly be extended up to 9.30. P.M. ?

Malik Muhammad Akhtar : I don't mind.

Minister for Food : It is not a question of your minding. It is in accordance with the desire of the Law Minister that we are making this request.

مسٹر حمزہ ۔ جناب سپیکر ۔ نو بجے اچھا خاصا وقت ہوتا ہے جا کر کچھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک ۔ یہ ملک اختر صاحب نے تجویز کیا ہے ۔

Mr. Speaker : There should be some compromise between Mr. Hamza and Malik Akhtar,

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - آپ ہر ایک کو ملک اختر صاحب جیسا نہ سمجھیں - وہ تو فولاد کے بنے ہوئے ہیں - (قہقہہ)

وزیر خوراک - حمزہ صاحب یہ ان کی تجویز ہے ہم نے نہیں دی -

مسٹر حمزہ - نو بجے تک ٹھیک ہے -

وزیر خوراک - نو بجے تک دیکھ لیتے ہیں آگے پھر دیکھیں گے -

Minister for Law : It is a historic day and we should proceed with it.

مسٹر حمزہ - آپ تو ان کی تعریف کر کے ان سے کام لے رہے ہیں -

وزیر خوراک - آپ تو تعریف کرنے پر بھی کام نہیں دیتے (قہقہہ) کیا میں ان سے کام لے رہا ہوں - - - - یہ کام لے رہا ہوں -

حاجی سردار عطا محمد - جناب والا - سب ممبران کو آپ مجبور تو کریں کہ وہ سارے کے سارے حاضر تو ہوں -

Mr. Speaker : The time of the House is extended till 9 O'Clock.

Yes, Mr. Akhtar move your amendment.

Malik Muhammad Akhtar : I beg to move—

> That para. (m) of Rule 39 of the Rules, be deteted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That para. (m) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Para. (m) of the Rule reads—

"It shall not be trivial, vexatious, vague or meaningless."

This is a great certificate which we are granting to the Members of this House that they are making questions which are trivial, vexatious, vague and meaningless. I don't expect that any of the Members of this House is putting forward such questions. There should be no such provision.

Mr. Speaker : The question is—

That para. (m) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment No. 37 by Mr. Hamza.

Mr. Hamza : I beg to move—

That in para. (m) of Rule 39 of the Rules, the word and comma "trivial,", occurring in line 1, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in para. (m) of Rule 39 of the Rules, the word and comma "trivial,", occurring in line 1, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ٦) - جناب سپیکر - مجھ سے پہلے ملک اختر صاحب نے اسمبلیوں میں اور خصوصی طور پر موجودہ آئین کے نفاذ کے بعد سوالات کے ذریعہ جو اطلاعات حاصل کی جاتی ہیں یا بعض نقائص کی جو نشان دھی کی جاتی ہے - اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ آئین کے نفاذ کے بعد بہت سے معزز اراکین جو کہ بے زبان ہوتے ہیں - ان کو وقفہ سوالات نے زبان مہیا کی ہے بلکہ وقفہ سوالات نے ان کو زبان کے استعمال کا ایک موقعہ مہیا کیا ہے - جناب سپیکر - اس ترمیم کو پیش کرتے ہوئے اور اس پر معروضات

آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک بہت ہی نازک ذمہ داری نباہ رہا ہوں ۔ آپ کو یہ اختیارات حاصل ہیں ۔ آپ کسی سوال کو جب یہ سمجھیں کہ غیر اہم ہے ۔ ایوان میں پیش کرنے سے روک سکتے ہیں ۔ آپ کو وسیع اختیارات حاصل ہیں ۔اختیارات وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی نازک بھی ہیں اور اہم بھی ۔ میں اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت سمجھوں گا ۔ اگر آپ کی بجائے آج کوئی دوسرے معزز رکن کرسئی صدارت پر تشریف فرما ہوتے ۔ کیونکہ میں بعض باتیں اس ترمیم کی حمایت میں کہنا چاہتا ہوں اور کہتے ہوئے کچھ ہچکچاہٹ محسوس کرتا ہوں ۔

Mr Speaker : Please take your seat.

(اس مرحلہ پر مسٹر زبن نورانی چیئرمین کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے ۔)

مسٹر حمزہ ۔ میرا یہ نقطہ نظر ہے بلکہ بیشتر سیاستدان اور تجربہ کار افراد اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ کسی شخصیت سے اختلاف کرنے کو ان کی عزت و احترام میں کمی پر محمول نہیں کیا جاتا ۔ بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اختلاف سے زندگی میں نئی راہیں کھلتی ہیں اور نیک نیتی سے اختلاف کرتے ہوئے جہاں جمود کو توڑا جاتا ہے ۔ وہاں زندگی میں ترقی کی نئی راہیں بھی ایجاد کی ہیں یا تلاش کی جاتی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ ہم انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں ۔ جہاں تک ان ایوانوں اور قانون ساز اداروں کی تاریخ کا تعلق ہے ۔ اس سے پہلے بھی ان اداروں کی یا قانون ساز ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Chairman : Major Muhammad Aslam Jan and Mr. Mahmood Azam Farooqi also want to speak. Do you want to continue Mr. Hamza ?

Mr. Hamza : Yes Sir.

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں ۔ یہ انتہائی نازک ہے اور خصوصی طور پر قانون ساز اداروں کے لئے بڑا نازک ہے ۔ ان کے اختیارات پہلے ہی محدود ہیں اور ارکان اسمبلی انتہائی قابل رحم ہیں ۔ اگر ان کے تھوڑے بہت اختیارات کو مزید ختم کر دیا جائے یا کم کر دیا جائے جہاں معزز اراکین سے زیادتی ہو گی ۔ ان قانون ساز اداروں کی اہمیت بالکل ہی ختم ہو کر رہ جائے گی ۔ بلکہ یہ ایک مذاق بن جائے گا ۔ مجھے ذاتی طور پر علم ہے ۔ جناب سپیکر کے فرائض کتنے نازک ہیں کتنے اہم ہیں ۔ ان کو کس قسم کے مسائل در پیش ہوتے ہیں ۔ میں نے پچھلی اسمبلی میں ایک سپیکر کو منتخب ہوتے ہوئے اور منتخب ہونے کے بعد عہدہ سے علیحدہ کئے جاتے دیکھا ہے کہ ان کو کس طرح باہر نکالا گیا ۔ جب سپیکر سوالوں کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں ۔ جہاں ان کا یہ فرض ہے کہ اراکین اسمبلی کے وقار ان کے اختیارات کی حفاظت کریں ۔ وہاں انہیں یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے ۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ کہیں کوئی بڑا حکمران خفا تو نہیں ہو جائے گا ۔ کوئی آدمی جو اس ملک میں بستا ہے ۔ کم از کم حکمرانوں کی خفگی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا ۔ میں اس کی ایک زندہ مثال آج اس ایوان میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ میں نے ایک سوال ۲۸ دسمبر ۱۹۶۷ء کو دیا تھا ۔ سوال کیا تھا کہ جناب صدر مملکت کی مشہور تصنیف "Friend Not Masters" کی کتنی جلدیں محکمہ تعلیم ، محکمہ بنیادی جمہوریت اور محکمہ اطلاعات نے خریدی ہیں ۔ جناب سپیکر ۔ وہ سوال تقریباً چار ماہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں پڑا رہا اور اسے حج کے لئے اسلام آباد بھی بھیجا گیا ۔ میں نے وقتاً فوقتاً جناب سپیکر کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست کی ۔ مجھے ان کی مجبوریوں کا بھی

پورا احساس تھا ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں ان کا احترام نہیں کرتا ۔ میں ان کو انتہائی عظیم انسان سمجھتا ہوں لیکن ان کے فرائض انتہائی پیچیدہ ہیں ۔ بڑے نازک ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا ۔ ۔

Minister for Law : Point of order. Sir, my submission is that this is not relevent to the amendment which says that the word "trivial" be deleted. Besides, this is derogatory for the Chair of this House and I request that the learned Member may desist from passing such kind of remarks and should be relevant.

مسٹر حمزہ ۔ ذرا صبر کیجئے میں trivial کے بارے میں آپ کو کچھ بتاؤں گا ۔

Mr. Chairman : No cross-talk, please.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ میں جناب وزیر قانون سے یہ کہوں گا کہ آپ نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ انتہائی غلط ہے ۔ میں آج اس ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ جتنے بھی اس ایوان کے معزز اراکین ہیں میں جناب سپیکر کا احترام کرنے میں ان میں سے کسی سے پیچھے نہیں ۔ لیکن ان کے عہدے کی ذمہ داریوں کی نزاکت کی بناء پر ان کی بعض مجبوریاں ہیں ۔

Mr. Chairman : The point the Law Minister is trying to make was that your question was disallowed because it was considered to be trivial. Isn't it ?

Mr. Hamza : Yes Sir.

Mr. Chairman : That it was trivial ?

Mr. Hamza : Yes Sir.

میں ابھی آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ۔

جناب والا ۔ مجھے اس ایوان میں آئے ہوئے تقریباً چھ سال ہو گئے

ھیں ۔ مجھے میرے حلقۂ نیابت کے لوگوں نے یہاں بھیجا ھے ۔ اس لئے میں جناب وزیر قانون کے مقابلہ میں زیادہ اعتماد کے ساتھ بات کر سکتا ھوں مجھے زیادہ حق حاصل ھے ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ھوں ۔ اسے اسلام آباد حج کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ۔ میں جناب سپیکر کی خدمت میں حاضر ھوتا رھا وہ بیچارے بہت مجبور تھے ۔ آخرکار میرے بہت اصرار کے بعد تقریباً چار ماہ گزر گئے تو مجھے ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء کو دفتر سے یہ چٹھی موصول ھوئی ۔

> "I am directed to refer to your starred question given notice of on 28th December, 1967, regarding purchase of Book entitled "Friends not Masters" by various Departments, and to inform you that this has been disallowed by Mr. Speaker as the purchase of books by Departments is a matter of routine and is a very trivial matter. This can hardly be a matter for interpolation and asking questions in the Assembly."

جناب والا ۔ آپ کو یہ علم ھے کہ تمام دنیا میں اس کتاب کا چرچا ھو رھا ھے اور ھماری حکومت نے اس کتاب کو اس قدر اھمیت دی ھے کہ بہت سے سکولوں میں اس کو کورس یا نصاب میں شامل کرنے کی تجویز کی گئی ھے اور بہت سے محکموں میں ۔ ۔ ۔

نواب زادہ غلام قاسم خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ جب یہ سوال disallow ھو گیا تو is it going to be discussed again in the same form?

Mr. Chairman : The Member is discussing the question and is trying to draw a comparison why this word be deleted from the Rule.

Mr. Hamza : Sir, Mr. Khakwani is more loyal than the king even.

Mr. Chairman : Mr. Hamza, kindly desist from making personal remarks.

مسٹر حمزہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ سوال انتہائی اہم تھا اور میں نے یہ اس لئے پوچھا تھا کہ ہمارے بیشتر افراد معزز اراکین اور سیاست دان ریاست اور حکومت میں فرق نہیں سمجھتے ۔ اگر جناب صدر مملکت کی کوئی تصنیف ہے تو میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ اس کو نصاب میں شامل کیا جائے یا محکموں کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اس کتاب کو خریدیں اور خزانۂ عامرہ سے روپیہ اس پر صرف ہو ۔ آپ کو یہ علم ہے کہ اس سے پہلے یہ سوال مرکزی اسمبلی میں دریافت کیا گیا تھا ۔ مرکزی اسمبلی کے سپیکر نے اس کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے مسترد نہیں کیا تھا ۔ مجھے پتہ ہے کہ اس سوال کی وجہ سے جناب سپیکر کو کس قسم کے احکامات جاری کرنے پڑے ۔ مجھے پتہ ہے کہ جناب سپیکر نے اس صورت حال سے بچنے کے لئے اسے trivial یا غیر اہم قرار دینے کی زحمت گوارا کی تھی ۔ ان کو مجبوراً اس قسم کا فیصلہ صادر کرنا پڑا ۔ اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ یہ جو فیصلہ انہوں نے کیا تھا یہ خوشی سے نہیں کیا ہو گا ۔ لیکن جناب والا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آخر کسی سوال کو غیر اہم قرار دینے کا اختیار کسے ہے ۔ اس ماحول میں جبکہ ہماری حکومت نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ کوئی قانون ساز ادارہ کوئی بھی عدالت آزادی کی فضا میں غیر جانبدار طریق پر کام نہیں کر سکتی ۔ ان سوالات کے admit کرنے پر جو قیود اور پابندیاں لگائی گئی ہیں یہ انتہائی غیر موزوں ہیں اور ان سے سوالات کے وقفہ کی اہمیت کم ہو کر رہ جاتی ہے ۔ سوالات کا وقفہ ایک ایسا موقع ہے جو کہ اُن بیشتر ارکان کو جو اکثر اوقات بے زبان بیٹھے رہتے ہیں ، زبان مہیا کرتا ہے ۔ میں ان معروضات کے پیش نظر یہ کہوں گا کہ لفظ trivial کو حذف کر دیا جائے ۔ یہ بہت خطرناک ہے ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ ان Rules of Procedure میں اس شق کی موجودگی خود اس ایوان کے صدر کے لئے مشکل کا باعث ہو گا - (صدر سے میرا مطلب اس ایوان کے سپیکر سے ہے) - سپیکر کو اس نے ایک embarrassing position میں ڈالنا ہے - یہ فیصلہ کرنے کے لئے کہ کونسا سوال trivial ہے اور کونسا اہمیت کا حامل ہے اور کونسا بے معنی ہے -

جناب والا - دوسری وجہ میرے ترمیم پیش کرنے کی یہ ہے کہ یہ Rules of Procedure اسمبلی کے ارکان کے لئے بن رہے ہیں - یہ معزز لوگ ہیں - یہ اپنے علاقوں کے لاکھوں آدمیوں کے نمائندے ہیں - ان کو پورے مغربی پاکستان کے لوگوں کا مجموعی طور پر اعتماد حاصل ہے اور بجا طور پر ان سے توقع کی جا سکتی ہے کہ یہ سمجھدار اور فہمیدہ لوگ ہوں گے - ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ کوئی ایسا سوال کریں گے جو meaningless ہو گا یعنی بے معنی یا کوئی مہمل بات - ذرا غور فرمائیے کہ اسمبلی کے ممبر سے (میں اس کو ایک بڑا ہی معزز رتبہ سمجھتا ہوں اور بڑا اہم فریضہ ہے جو کا بوجھ انہوں نے اپنے کندھوں پر لادا ہوا ہے) - ایسے ذمہ دار لوگوں سے یہ توقع رکھنا اور پھر قانون میں ایسی گنجائش رکھنا کہ ان میں ایسے احمق لوگ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو سوال کریں تو بے معنی ہو - جو بات پوچھیں تو مہمل ہو - جو گفتگو کریں تو غیر اہم ہو اور اس طرح اسمبلی کا اور دوسرے Secretariats کا وقت ضائع جائے -

پھر جناب والا - ایک بات سوچنے کی یہ ہے کہ ایک سوال ایک ممبر کرتا ہے - ایک موزوں سوال کے ساتھ کتنی بڑی تاریخ وابستہ ہوتی ہے یا یہ کہ اس خاموشی کے پیچھے کتنا بڑا طوفان چھپا ہوتا ہے - جناب

والا ۔ آپ اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ آپ ان حالات سے با خبر نہیں ہونگے جن حالات کے تحت مجبور ہو کر کسی ممبر کو سوال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے ۔ ایک واقعہ ڈیرہ غازی خان میں ہوتا ہے ، ایک واقعہ لاس بیلہ کے ریگستانی علاقہ میں ہوتا ہے ۔ وہاں کا ممبر جب اس کے بارے میں سوال کرتا ہے جو بظاہر بہت ہی معمولی ہوتا ہے ۔ لیکن اس سے کیا کیا مزید واقعات ، کیا کیا انکشافات ، انتظامیہ کی کیا کیا بد عنوانیاں سامنے آ سکتی ہیں ۔ اس کا فیصلہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ سوال منظر عام پر نہ آئے اور اس کا جواب نہ دیا جائے ۔ جناب سپیکر کی بڑی ذمہ دار ہے لیکن آپ بہر حال عالم الغیب تو نہیں ہیں ۔ آپ غیب کے حالات سے واقف نہیں ہوتے ۔ اس سوال کے اندر کیا چھپا ہوا ہے یہ دیکھنے کے لئے آپ کی نظر میں اتنی وسعت نہ ہو سکتی ہے اور نہ ہونا ممکن ہے ۔ کسی شخص کے لئے بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ سوال کو دیکھ کر یا سوال کے ظاہری اجزاء کو دیکھ کر یہ فیصلہ کر سکے کہ اس کے پیچھے وہ کیا اہم چیزیں ہیں جو کہ ممبر ایوان میں اور ایوان کے ذریعہ ساری پبلک کے سامنے لانا چاہتا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ سوالات ایوان کے سوالات نہیں ہیں ۔ یہ پوری پبلک کی ملکیت ہیں ۔ یہ عوام کی ملکیت ہیں ۔ ہم جو سوال یہاں پر کرتے ہیں وہ سوال پورے مغربی پاکستان نہیں بلکہ پورے پاکستان کے لوگوں کے سامنے جاتا ہے ۔ اس سوال سے انتظامیہ کی جو خرابیاں ، جو رشوت ستانیاں ، جو بد عنوانیاں یا جو خوبیاں سامنے آتی ہیں ، وہ صرف اس ایوان کی ملکیت نہیں ہوتیں بلکہ پورے صوبہ اور پورے ملک کے دس کروڑ لوگوں تک وہ باتیں پہنچتی ہیں ۔ تو میرے اس سوال کرنے کا مقصد عوام کی برائیوں اور ملک کی خرابیوں کی اصلاح کرنا ہے ۔ میں انتظامیہ کی بد عنوانیوں کو منظر عام پر لانا چاہتا ہوں اور بتانا چاہتا

ہوں کہ وہ کون سے لوگ ہیں جن کی بد عنوانیوں سے انتظامیہ اثر انداز ہوتی ہے ۔ یا اگر کوئی چھوٹا آدمی بادشاہ بن بیٹھے تو میں سوال کے ذریعہ اس امر کو ایوان کے سامنے لانا چاہتا ہوں ۔ اس کا فیصلہ آپ نہیں کر سکتے ۔ اس کا فیصلہ مجھے کرنا ہو گا ۔ کیونکہ مجھے ان واقعات کا علم ہو گا ۔ میں ان مشکلات سے واقف ہوں گا اس لئے اگر آپ اس کا فیصلہ کریں گے تو یہ چیز آپ کو awkward position میں ڈال دے گی اور اس کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری آپ پر عائد ہو گی ۔ اگر آپ ان رولز کو اس طرح قائم رکھیں گے تو اس ایوان کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ زیادتی ہو گی بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ کے عہدہ کے ساتھ آپ کے فرائض منصبی کے ساتھ زیادتی ہو گی اور آپ کو آزمائش میں ڈالنے کے مترادف ہو گا ۔

Minister of Food (Malik Khuda Bakhsh): Sir, Mr. Hamza and Mr. Farooqi have raised a storm in the tea cup.

حاجی سردار عطا محمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

وزیر خوراک ۔ میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سمجھ گیا ہوں ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں میرے دوستوں نے چائے کی پیالی میں طوفان برپا کرنے کی کوشش کی ہے ۔ بڑے غور سے اس لفظ کے بارے میں سوچنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ شاید غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں ۔ سوال صرف اتنا ہے کہ کیا یہ لفظ trivial دوسرے پارلیمانی اداروں کے رولز میں واقع ہے یا نہیں مثلاً لوک سبھا کے قواعد میں ہے یا نہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب وزیر قانون

نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ دوسرے ملکوں کی مثلاً برطانیہ ، امریکہ یا بھارت کی مثال نہ دیں کہ وہاں کیا حالت ہے ۔

Mr. Chairman : What is your point of order ?

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ جناب وزیر قانون نے جو بات کہی تھی میں اس کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

Mr. Chairman : It is not the 'wazir-e-qanoon' who is speaking at the moment. It is the Leader of the House.

وزیر خوراک ۔ میں اسی طرف آ رہا ہوں ۔ آپ جلدی بیتاب ہو رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان مرتب شدہ قواعد میں یہ لفظ قائم ہے یہ trivial کا لفظ known legislatures میں موجود ہے ۔ میرے دوست نے کہا ہے کہ ہم مقامی حالات سے واقف ہیں اور جانتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ سپیکر نامزد ہوتا ہے ۔ وہ منتخب ہو کر آتا ہے اور پھر یہاں منتخب ممبران کا نمائندہ ہوتا ہے یعنی منتخب ممبران پھر اسے ایوان کا سپیکر منتخب کرتے ہیں ۔ اس کا کام ہے کہ ہاؤس کا وقار بلند رکھے ۔ یہی وجہ ہے کہ ممبران اپنے تمام حقوق سپیکر کے سپرد کر دیتے ہیں ۔ ان حالات میں ان کا یہ خیال ہے کہ وہ trivial معاملات کو trivial طریقوں سے طے کرے گا یا ان کا یہ اندیشہ کہ وہ ایسا نہیں کریں گے درست نہیں ۔

مسٹر حمزہ ۔ اس میں کسی معاملہ یا مسئلہ کی اہمیت کا سوال ہے ۔

وزیر خوراک ۔ آپ کو تو ہر چیز ایسی ہی نظر آتی ہے ۔ آپ کی تقریر خاص اچھی نہیں تھی لیکن میں نے صبر سے سنی ۔ آپ کو بھی چاہئے کہ آپ ذرا صبر و تحمل سے بات سنیں ۔

جناب والا ۔ میں نے دو معروضات پیش کی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ یہ لفظ دیگر ملکوں کی مقننہ کے قواعد میں موجود ہے ۔ سپیکر سے جس کو منتخب ممبران منتخب کرتے ہیں آپ یہ توقع نہیں رکھ سکتے کہ وہ کس معاملہ کو اس نظر سے دیکھے جس طرح آپ سمجھتے ہیں کہ وہ دیکھے گا ۔ فاروقی صاحب کا خیال ہے کہ وہ جو اتنی عظمت اور اہمیت کے عہدہ کے مالک ہیں ۔ اگر اس چیز کا خیال نہیں رکھیں گے تو پھر کوئی کاروبار نہیں چلے گا ۔ یہ بات تو آپ پر بھی عائد ہوتی ہے کہ کیا آپ اپنے فرائض منصبی کو صحیح طور پر ادا کر رہے ہیں لیکن آپ سے کون پوچھے گا ۔

ان حالات میں کسی عہدہ دار کے سپرد کوئی فرض کرنا پڑتا ہے ۔ اگر یہ نہ ہو تو سوالات کا سلسلہ لامتناہی ہو جائے گا اور اصل مطلب فوت ہو جائے گا ۔ اس وقت جو تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہ بے محل ہے اس لئے اس ترمیم کو مسترد کر دیا جائے ۔

Mr. Chairman : The question is—

> That in para. (m) of Rule 39 of the Rules, the word and comma "trivial," occurring in line 1, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Chairman : Amendment No : 38.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

> That for para. (o) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—
>
> "(o) It shall contain references to newspapers asking whether statements in the Press or by private individuals or by non-official bodies are accurate.".

Mr. Chairman : Amendment moved is —

That for para. (o) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(o) It shall contain references to newspapers asking whether statements in the Press or by private individuals or by non-official bodies are accurate.".

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, under the draft Rules asking of questions relating to the statements published in the Press has been prohibited. Sir, through newspapers we get information and whenever we get information that a statement has been issued by a Minister or any other officer authorised on that behalf we put questions. I consider there should be no prohibition in asking questions until and unless those statements are contradicted. There is a similar provision in the Rules of Procedure of Lok Sabha. They have given a comprehensive provision relating to the asking of questions on the statements published in newspapers.

Sir, I must pay my compliments to the Members of the Press. They find out facts. In spite of several handicaps and several obstacles they collect information and Sir if we are not allowed to ask questions relating to this information and particularly statements made by the Members of the Council of Ministers the House will be deprived of a valuable right. Again I say that in the presence of frequent use of Section 144 the only forum is this Assembly and this Assembly should not be deprived of this right of asking questions relating to the statements of responsible persons made in the Press.

Mr. Chairman : The question is—

That for para. (o) of Rule 39 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(o) It shall contain references to newspapers asking whether statements in the Press or by private individuals or by non-official bodies are accurate ".

The motion was lost.

Mr. Chairman : Next. No : 39.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Chairman : Next. No 40.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

> That in sub-para (i) of para (q) of Rule 39 of the Rules, the words "Governor or the" occurring in line 2, be deleted.

Mr. Chairman : Amendment moved is—

> That in sub-para (i) of para (q) of Rule 39 of the Rules, the words "Governor or the" occurring in line 2, be deleted.

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir I beg to submit that the question should be allowed to be asked regarding the executive functions of the Governor. We are not concerned as far as his personal conduct is concerned. Sir, we do not bother what the Governor is doing as a private individual in his own affairs, in his own domestic or in his own other matters. What we are concerned is merely with the fact what the Governor is doing as the executive head of the province, and Sir, I request that this provision should be over there that we can ask questions relating to the conduct of the Governor.

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) - جناب والا - اس ترمیم کا مقصد یہ ہے بلکہ میں یہ عرض کروں کہ یہ شق جس میں ترمیم کی گئی ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ممبر کوئی ایسا سوال اسمبلی میں نہیں اٹھا سکتا جو گورنر صاحب کے conduct پر کوئی reflection لاتا ہو اور اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ آیا گورنر صاحب کو یہ تحفظ حاصل ہو یا نہ ہو - جناب والا - اس سے پہلے ایک اسی طرح کی شق آئی تھی - جس میں یہ سوال زیر بحث تھا کہ گورنر صاحب کے خطاب پر یہاں گفتگو کی جا سکتی ہے یا نہیں - میں اس بات کو پھر دھراؤں گا کہ گورنر صاحب سربراہ ہیں اور انتظامیہ کے سربراہ اعلیٰ ہیں - وہ اپنی پبلک لائف میں انتظامیہ کے سربراہ اور منتظم اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے جو کچھ خدمات انجام دیتے ہیں - اس صوبے میں اس صوبے کے ۵

کروڑ افراد کے نمائندوں کو یہ حق ہونا چاہئے کہ وہ اس کے بارے میں کوئی سوال اٹھا سکیں ۔ جناب والا ۔ جب میں نے اپنی تقریر میں دنیا کے دوسرے متمدن ممالک اور جمہوری ممالک کا حوالہ دیا تھا کہ وہاں حکومت کے منتظم اعلیٰ کو یہ تحفظ حاصل نہیں ہوتا تو ایک وزیر نے بڑی بے باکی کے ساتھ میری یہ تردید کی کہ ہم کو دنیا کے دوسرے ممالک سے کوئی تعلق نہیں ۔ ہم خود اپنی روایات قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم خود اپنی عقل و فہم سے قانون بنانا چاہتے ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ بیشک ہم کو خود اپنے قوانین بنانا چاہئے ۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے ۔ یہ ملک دستور کے لحاظ سے اسلامی ہے اور یہاں اسلامی قوانین چلنا چاہئیں ۔ اس ملک کا بنیادی اصول تاسیس کے لحاظ سے یہ ہے کہ یہاں جو قوانین ہوں وہ اسلامی ہوں اور یہاں ایک شخص کو اسلام کے تحت حقوق حاصل ہونا چاہئیں ۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج سے ۱۴ سو سال پہلے جب کہ مدینہ میں کوئی اسمبلی نہیں ہوتی تھی ۔ سارے مکہ کے لوگ افراد اسمبلی تھے جبکہ اس وقت اسمبلی کے سیشن نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ صدر مملکت کا خطاب ہوا کرتا تھا ۔ حضرت عمر فاروق جمعہ کو کھڑے ہوتے ہیں اور ایک شخص پوچھتا ہے کہ یہ کرتہ جو تم پہنے ہوئے ہو تم اتنے طویل القامت آدمی اتنے کرتہ کا کپڑا کہاں سے لائے ۔ تم کو تو تمہارے حصہ کے مطابق اتنا کپڑا نہیں ملا تھا کہ تم اتنا لمبا کرتہ بناتے ۔ تمہارا جو حصہ تھا اس سے اتنا لمبا کرتہ کیسے بن گیا ۔ آپ غور فرمائیے کہ رسول کا نائب جس کی آج تک دنیا عزت کرتی ہے اور مسلمانوں کے لئے جو ہمیشہ باعث فخر رہے گا ۔ جب وہ مسلمانوں سے جمعہ میں خطاب کرتا ہے تو لوگ اس سے

سوال کرتے ہیں اور اس کے conduct کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ تم نے یہ کرتہ کہاں سے بنایا تم کو اتنے لمبے کرتہ کے بنانے کا حق نہیں پہنچتا ۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ میں سربراہ ہوں تم کو میرے conduct کے بارے میں پوچھنے کا حق نہیں ہے وہ اس کو مطمئن کرتے ہیں ۔ اب میں ایک قدم اور بڑھتا ہوں اور مسجد نبوی کی اسمبلی کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مسلمانوں سے خطاب کر رہے ہیں کہ ایک شخص کو محبوس کر دیا گیا تھا ۔ اس کے لئے کوئی شخص کھڑا ہو کر پوچھتا ہے کہ آپ نے فلاں شخص کو بغیر کسی وجہ کے کیوں قید کر دیا وہ خطبہ جمعہ میں اعتراض کرتا ہے اور سوال کرتا ہے ۔ خطبہ جمعہ کے لئے ہم کو حکم ہے کہ ہم اس کو خاموشی سے سنیں لیکن رسول اکرم کا خطبہ اللہ کے نبی کا خطبہ اللہ کے رسول کا خطبہ جس کے سامنے زبان کھولنا کبھی کبھی کفر کا باعث ہو سکتا ہے ۔ غرضیکہ ان کے سامنے کھڑے ہو کر وہ سوال کرتا ہے لیکن آپ یہ نہیں کہتے کہ میں سربراہ مملکت ہوں ۔ میں اس ملک کا حاکم ہوں میں حاکم اعلیٰ ہوں مجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور اس شخص کو مطمئن کیا ۔ میں ایک قدم اور بڑھتا ہوں ۔ جناب ابراہیم علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے انہوں نے فرمایا کہ میں مردوں کو زندہ کر سکتا ہوں ۔ لوگوں نے کہا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی آپ کوئی مثال دیجئے ۔ جناب ابراہیم علیہ السلام نے چار چڑیوں کو ذبح کر کے زندہ کر کے مثال بتا دی کہ اس طرح مردے زندہ ہوتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جب خلیفہ رسول کو یہ حق حاصل نہیں نبی کریم کو یہ حق حاصل نہیں حالانکہ ان کو یہ حق حاصل ہو سکتا تھا کہ انتظامی امور میں سربراہ مملکت اور اس کے conduct پر اعتراض

نہیں کیا جا سکتا مگر ایسا نہیں ہوا تو کیا آپ کے گورنر خدا کے رسول سے بڑھ کر ہیں اللہ کے نبی سے بڑھ کر ہیں۔ خلیفہ رسول سے بڑھ کر ہیں کہ اس کے conduct پر اعتراض کرنے کے لئے پابندی عائد ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس شق کے ان الفاظ کا رہنا یہ ملک کی جمہوری روایات کے ساتھ اور اسلامی مملکت کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے ظلم ہے۔ اگر آپ اس ملک کو ایک جمہوری ملک بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے عوام اس ملک کو جمہوری ملک سمجھیں اور صدر مملکت یا صوبے کے سربراہ کو انسان اور ایک ذمہ دار انسان سمجھا جائے خدا نہ سمجھا جائے تو اس قانون سے اس شق کو ہٹا کر اس صوبے کے ۵ کروڑ انسانوں کو یہ حق دیا جائے کہ وہ صوبے کے سربراہ مملکت کے بارے میں اس کے conduct کے بارے میں اس کے کردار کے بارے میں سوال اٹھائیں اور اعتراض کر سکیں اور اس کا گریبان پکڑ سکیں۔

Minister of Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, to ask a question with regard to any matter is different, but to cast reflection is certainly undignified. Nowhere is there any provision according to which any reflection on the Head of the Province or the Head of the State shall be cast. My friends seem to have forgotten the provision of the Constitution of which they have taken the Oath of Allegiance. The Constitution says the Rules of Procedure shall be subject to the Constitution. Now article 117 of the Constitution says—

"Subject to this Constitution, neither the President nor the Governor...

I will leave the remaining portion Sir.

> "...shall except in respect of anything done or not done by him in contravention of the law, be answerable to any Court or tribunal for the exercise of the powers, or the performance of the duties, of his office, etc....."

Therefore, the Constitution gives immunity to the President, and any rule, which runs counter to the Constitution, cannot be framed. Therefore, this rule is quite consistent with the Constitution. If my friends have any objection to this rule and they are not prepared to abide by this rule, they should get out of this House. They have no right to sit here. They are subject to Constitution.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ آپ تو کانسٹی ٹیوشن کی بات کرتے ہیں میں تو قرآن کی بات کرتا ہوں ۔

Minister of Law : This is not proper. You must try to understand, you must try to listen, you must know how to listen, you should be patient. This is not the manner. You are prepared to preach Quran and not be patient to listen.

مسٹر محمود اعظم فاروقی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں ایک elected ممبر ہوں اور یہ appointed وزیر ہیں ان کو میرے اوپر براہ راست تنقید کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے ۔

(At this stage Mr. Speaker took the Chair).

Minister of Law : Sir, when I am on my legs, no Member has a right to interrupt unless the Chair permits him.

Mr. Mahmood Azam Farooqi : You please address the Chair.

Mr. Speaker : Order please, no cross-talk.

Minister of Law : Therefore, if my friends are not prepared to honour the provisions of the Constitution, I think this is a clear breach of the provisions of the Constitution, of which they have taken the Oath of Allegiance, and if any one is not prepared to abide by the Constitution in this House, he should not sit in this House and he should rise and get out of this House The rule, as amended, is quite in consonance with the provisions of the Constitution. Any reflection on the Governor is uncalled for and unwarranted. Therefore, this embargo is very necessary. We have seen the respect which is being given even now. We don't want to humiliate the Head of the country in the way you like.

Mr. Speaker : The question is—

That in sub-para. (i) of para. (q) of Rule 39 of the Rules, the words "Governor or the" occurring in line 2, be deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Next amendment by Mr. Hamza is No. 41.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, unless you extend the time of the House, we are not going to finish the rules.

Minister for Law : I join in the request of Malik Muhammad Akhtar that the time may be extended.

Mr. Speaker : You mean to say that we should go up to 9. 30 P.M. ?

Minister for Law : Yes, Sir.

Mr. Speaker : The time of the House is extended by half an hour.

مسٹر حمزہ - جناب سپیکر - جہاں آپ ہمارے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں وہاں آپ ہماری بھوک کا بھی خیال کریں -

Mr. Speaker : Before the Member moves the next amendment, he may please take his seat.

ایک پچھلی ترمیم جو حمزہ صاحب کی طرف سے پیش کی گئی تھی اس ترمیم پر جس وقت میں اپنے چیمبر میں چلا گیا تھا تو میں نے جو باتیں اس ترمیم پر ہوئیں اپنے چیمبر میں سنیں - میں صرف ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں - وہ یہ کہ حمزہ صاحب کو میں پورا ٹائم دینا چاہتا تھا کہ جو بھی ان کے ذہن میں خیالات ہوں وہ express کر لیں اس لئے میں نے زین صاحب کو تکلیف دی - اس سوال کے متعلق جو بیانات حمزہ صاحب نے دیئے ہیں ان میں دو چیزیں میں واضح کرنی چاہتا ہوں - حمزہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ان کے سوال کو اسلام آباد بھیجا گیا لیکن نہ تو وہ سوال اسلام آباد بھیجا گیا اور نہ

نیشنل اسمبلی میں بھیجا گیا بلکہ ہوا یہ تھا کہ چونکہ یہی سوال نیشنل اسمبلی میں دیا گیا تھا اور اسی قسم کا سوال یہاں پیش ہوا اور جس کا نوٹس آیا تو میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کے متعلق نیشنل اسمبلی میں کیا فیصلہ ہوا ۔ چونکہ آپ دیکھتے ہیں کہ نیشنل اسمبلی کے رولز سے یہاں استفادہ کیا جاتا ہے اور وہاں کی رولنگ جو ہوتی ہیں ان کا بھی حوالہ دیا جاتا ہے تو اس سوال پر جو رولنگ نیشنل اسمبلی میں دی گئی میں اس کو معلوم کرنا چاہتا تھا ۔ ویسے یہ ضرور ہے کہ وہ سوال زیر غور رہا اس کو ہر گز کسی جگہ نہیں بھیجا گیا تھا ۔ دوسرے انہوں نے یہ فرمایا کہ چار مہینوں کا توقف ہوا ہے تو یہ چیز درست ہے لیکن یہ ساری چیز نیشنل اسمبلی کے انتظار میں واقع ہوئی اور زیادہ دیر اسی لئے لگی تھی کہ نیشنل اسمبلی کی رولنگ کا انتظار کر لیا جائے اور ازاں بعد رولز اور قواعد کے مطابق فیصلہ کیا جائے ۔ وہ میں نے ہی فیصلہ دیا تھا ۔ باقی جواز یا عدم جواز کے متعلق جو بھی آپ نتیجہ چاہیں اخذ کر لیں ۔ وہ میرا ہی فیصلہ تھا اور جو دیر ہوئی اس کی وجہ میں نے بیان کر دی ہے ۔ آپ کا سوال اسلام آباد ہرگز نہیں بھیجا گیا ۔ یہ میں نے صرف اس لئے عرض کیا ہے کہ جو واقعات آپ نے بیان کئے ان کے متعلق اصلیت ایوان کے سامنے آ جائے اور تمام ممبر صاحبان کو معلوم ہو سکے ۔

Now, please move the amendment.

Mr. Hamza : I beg to move—

> That sub-para (iii) of para (q) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

> That sub-para (iii) of para (q) of Rule 39 of the Rules, be deleted.

Minister for Law : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائلپور - ۶) - جناب سپیکر - سوالات جو اس ایوان میں پوچھے جاتے ہیں - ان پر یہ پابندی اس پیرا کے ذریعے عائد کی گئی ہے کہ کسی ایسے واقعہ یا معاملہ کے بارے میں معزز اراکین اطلاع حاصل نہیں کر سکتے جس کو حکومت خفیہ قرار دے - جناب سپیکر - آپ کو یہ علم ہے کہ یہ پابندی سابقہ ضوابط میں بھی موجود تھی اور بیشتر قانون ساز اداروں کے ضوابط میں یہ موجود ہے - مجھے ذاتی طور پر اس امر کا احساس ہے کہ جس طریقہ سے ہماری حکومت نے اس اختیار کو استعمال کیا ہے میں اس کو بجا اور موزوں نہیں سمجھتا - اس اختیار کو ناجائز طور پر استعمال کیا گیا ہے اسی لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی - جناب سپیکر - آمریت کی جانب پیش قدمی کی ایک سٹیج یہ تھی کہ عام لوگوں کو بے شعور گردانا گیا اور بعض معاملات میں خاص طور پر ووٹوں کے استعمال کے سلسلے میں محض بی ڈی ممبر حضرات کو اتنا باشعور سمجھا گیا کہ وہ اسمبلی کے ارکان یا جناب صدر کو منتخب کر سکیں - جناب سپیکر - یہ ایوان محض ان اراکین پر مشتمل ہے جن کو اس صوبے کے بنیادی جمہوریت کے اراکین نے اپنے ووٹوں سے چنا ہے - ویسے میں اس سلسلے میں نہیں جانا چاہتا کہ ووٹوں کو انہوں نے کس طرح استعمال کیا - تاہم اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس معزز ایوان کے ارکان اس قدر غیر ذمہ دار ہیں کہ ملک کے بہت سے معاملات ایسے ہیں جن کو خفیہ قرار دیا جائے اور اس کی اطلاع انہیں نہ دی جائے - اس قسم کی پابندیاں محض اسمبلی کے اراکین کے وقار اور ان کی عزت نفس پر حملہ ہے یا ان کے بلند مقام کے قطعی منافی ہیں - جناب سپیکر - آپ کو یہ علم ہے کہ اس اختیار کا استعمال ہماری حکومت نے یا ہماری حکومت کے معزز وزراء صاحبان نے بیشتر بار کیا اور حزب اختلاف کی

جانب سے اور کئی بار حزب اقتدار کی جانب سے ان پر شدید اعتراضات کئے گئے ۔ بیشتر اوقات ایسے معاملات جن کا اس ایوان میں بتایا جانا یا عوام کے سامنے لایا جانا اشد ضروری تھا ۔ حکومت نے اس کو بھی خفیہ اطلاع گردانا اور اس سے ایوان کو مطلع کرنا پسند نہ کیا ۔ جناب سپیکر ۔ آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر آپ محسوس کریں کہ وہ اطلاع جو کہ حکومت کی جانب سے ایوان کو مہیا کی گئی ہے اسے اخبارات میں شائع کرنا یا عوام تک پہنچانا حکومت یا ریاست کے مفاد کے خلاف ہے تو آپ اس کے بارے میں پریس کو ہدایت کر سکتے ہیں ۔ کہ اسے شائع نہ کرے ۔ جمہوری ممالک میں یعنی ان ممالک میں جہاں صحیح معنوں میں جمہوریت ہے قانون ساز اداروں کے معزز اراکین کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور ریاست یا حکومت کا کوئی معاملہ اتنا راز دارانہ اور خفیہ نہیں سمجھا جاتا جس سے اراکین کو مطلع کیا جانا ضروری نہ سمجھا جاتا ہو ۔ آپ یہ جانتے ہیں کہ قانون ساز اداروں کے اراکین عوام کے نمائندے ہوتے ہیں اور حکومت کا تمام کاروبار اس روپے سے چلتا ہے جو ہم ٹیکس کی صورت میں لوگوں سے وصول کرتے ہیں اور حکومت کی بیشتر پالیسیوں سے خواہ ہمیں ان سے اختلاف ہی کیوں نہ ہو اور ان کے نتائج جس شکل میں بھی منتج ہوں ، پبلک ان سے بلا واسطہ متاثر ہوتی ہے ۔ ہم حکومت کو کام چلانے کے لئے روپیہ بھی مہیا کرتے ہیں اس لئے حکومت ہمارے سامنے جوابدہ ہونی چاہئے ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بعض باتیں یا حقائق عام لوگوں تک نہیں جانی چاہئیں تو اس کو برداشت کیا جا سکتا ہے ۔ مگر اراکین اسمبلی اس قدر ذمہ دار ہوتے ہیں کہ حکومت کے بیشتر معاملات کے بارے میں ان کو آگاہ کیا جانا چاہئے اور اگر آپ ان کو آگاہ کریں گے تو وہ آپ کو بہت سے صحیح مشورے دیں گے اور بہت سے نقائص کی نشاندہی کی جائے گی ۔ جس سے ملک کا

نظام حکومت آئندہ بہتر طریق سے چلایا جا سکے گا ۔ آپ کو علم ہو گا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جبکہ چرچل برطانیہ کے وزیر اعظم تھے وہ جنگ کے بارے میں انتہائی خفیہ امور سے بھی ہاؤس آف کامنز کو آگاہ رکھتے تھے بلکہ اس کے لئے معزز اراکین سے رہنمائی حاصل کرتے تھے اور اگر کہیں وہ غلطی کرتے تھے تو اراکین ان پر نکتہ چینی کرتے تھے اور وہ اس نکتہ چینی سے استفادہ کرتے تھے ۔ یہی صورت حال ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں رہی ۔ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان پچھلی جنگ کے دوران لوک سبھا کے اجلاس ہوتے تھے اور مسٹر شاستری پسند کرتے تھے کہ وہ لوک سبھا کے معزز اراکین کو حالات سے مطلع رکھیں اور انہیں بتائیں کہ حکومت کیا کر رہی ہے ۔

جناب سپیکر ۔ اگر اس ایوان کے معزز اراکین لوگوں کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں تو حکومت کو ان کے تجربہ سے اور ان کی آراء سے استفادہ کرنا چاہئے ۔ یہ جو گنجائش رکھی گئی ہے اسے شاذ و نادر ہی استعمال ہونا چاہئے ۔ مگر چونکہ حکومت اسے ناجائز طور پر اور اکثر و بیشتر استعمال کرے گی ۔ اس لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ یہ اختیار ان سے واپس لیا جانا چاہئے کیونکہ وہ اس کے اہل نہیں ہیں ۔

مسٹر محمود اعظم فاروقی (کراچی - ۸) ۔ جناب والا ۔ رولز آف پروسیجر میں یہ ذیلی شق (۳) جسے حذف کرنے کی ترمیم میں نے پیش کی ہے ۔ میں صرف یہ ترمیم ہی پیش نہیں کرتا بلکہ میں اس شق کی اس قانون کی موجودگی پر شدید احتجاج کرتا ہوں ۔ یہ میری عزت نفس پر حملہ ہے ۔ یہ ایوان کی عزت نفس پر حملہ ہے ۔ جناب والا ۔ اس شق کی موجودگی ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ وہ لوگ جن کے ہاتھوں میں اس ملک کا نظام حکومت ہے حکومت کے بارے میں اور

ملک کی حاکمیت کے بارے میں ان کا بنیادی تصور اور تخیل کیا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ یہ ملک کس کا ہے ۔ چند سی ۔ ایس ۔ پی افسران اور صوبہ کے سربراہ کا یا صوبہ کے ۵ کروڑ عوام یا ملک کے ۱۰ کروڑ عوام کا ۔ اگر اس ملک کی حاکمیت اور اللہ تعالیٰ کی خلافت اس ملک کے ۱۰ کروڑ عوام کے اندر مرکوز ہے پھر ان کے ان نمائندوں کو جو اس ایوان میں بیٹھتے ہیں اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ ملک کے ہر معاملہ کے بارے میں چاہے وہ اپنی نزاکت میں کتنا اہم ہو ۔ چاہے وہ اپنی اہمیت میں کتنا راز دارانہ ہو چاہے وہ کسی نوعیت کا ہو آگاہی حاصل کریں اور انہیں ملک کے تمام حالات و واقعات اور دستاویزات تک رسائی حاصل ہو ۔ یہ عجیب مذاق ہے کہ صوبہ کا سربراہ جو عوام کا نمائندہ نہیں ہے وہ تو رازوں کو اپنے سینے میں محفوظ رکھ سکتا ہے ۔ یہ وزراء کرام جو ایک جنبش نظر سے مقرر کئے جاتے ہیں اور جنہیں ایک جنبش قلم سے ہٹا دیا جاتا ہے ان کے سر میں تو راز محفوظ رہیں ۔ سی ۔ ایس ۔ پی افسران کو اس بارے میں علم ہو ۔ حالانکہ وہ پبلک سرونٹس ہیں جو ہمارے خزانے سے تنخواہ پاتے ہیں وہ ہمارے ملازم ہیں ۔ ہمارے اس لئے کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں ۔ وہ تو رازوں کو اپنے سینے میں محفوظ رکھ سکیں ۔ ان پر تو آپ کو اعتماد ہو لیکن حکومت کو اس اسمبلی کے ۱۵۵ ارکان پر اعتماد نہیں ہے کہ وہ اپنے سینوں میں راز محفوظ رکھ سکتے ہیں ۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو راز اس ایوان میں آ جائے گا وہ پبلک کی ملکیت ہو جائے گا اور صرف اس ایوان کے اراکین تک محدود نہیں رہے گا تو آپ اسمبلی کا اجلاس 'in camera' (خفیہ) کر سکتے ہیں اور یہ انتظام کر سکتے ہیں کہ پریس کے نمائندے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کا عملہ یہاں موجود نہ ہو ۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آخر وہ کیا تک ہے جس کی بناء پر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ان ۱۵۵ ارکان

تک کوئی راز پہنچ گیا تو یہاں بہت بڑا انقلاب برپا ہو جائے گا - آسمان ٹوٹ پڑے گا یا زمین پھٹ جائے گی..... اگر آپ ان تمام غیر نمائندہ لوگوں پر سربراہ صوبہ ، وزیر صاحبان اور سی - ایس - پی افسران پر اعتماد کر سکتے ہیں تو اسمبلی کے یہ ۱۵۵ ارکان کیوں اعتماد کے اہل نہیں - یہ ان کی عزت نفس پر حملہ ہے اور ان کے حقوق اور حق نمائندگی کے ساتھ زیادتی ہے - اس لئے جناب والا - میں اپنی ترمیم پیش نہیں کرتا بلکہ اس شق کی موجودگی پر شدید احتجاج کرتا ہوں اور ارباب حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس ایوان کے ارکان پر صوبہ کے ۵ کروڑ افراد کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے یہ قدغن نہیں ہونی چاہیئے کہ کسی راز تک ہماری رسائی نہ ہو یا کسی دستاویز کو ہم سے پوشیدہ رکھا جائے -

Minister for Law (Mr. Allah Bachayo Ghulam Ali Akhund) : Sir, I do not know why my friend has not been able to comprehend the necessity of this sub-clause. All that has been said is that no question shall be asked which shall seek information about the matters which are in their nature secret. You know, Sir, notice is given and replies elicited; it is sent to the press and it is published and read out in the House. My friend is rather talking about the whole thing to be done in secret session. How it is possible to hold an information secret when it has to go to the press and passes through so many hands. Should we hold a secret session for, say, Printing Press also ? Therefore, this clause is very necessary. If there is any fundamental question affecting the nation or the Province, the Government always makes it a point to take the Legislature in confidence and at that stage, with your intervention Sir, and under your kind supervision, a secret session can be held and the nation, through the Legislature, can be informed as to what is happening with regard to vital matters of national importance. This is only for the purpose of seeing that the information which passes through so many hands should not leak and I think it is necessary, in the national interest, that no such question should be allowed. On the other hand, in all matters of importance information will be conveyed to the House. It will be made available to the Members. This is in no way derogatory to the prestige of the Members. I do not know why they are suffering from inferiority complex.

Mr. Speaker : The question is—

That sub-para (iii) of para (q) of Rule 39 of the Rules be, deleted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : Amendment No : 42.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That in sub-para (v) of para (q) of Rule 39 of the Rules, between the article "a" and word "foreign" occurring in line 1, the word "friendly" be inserted.

Mr. Speaker : The amendment moved is—

That in sub-para (v) of para (q) of Rule 39 of the Rules, between the article "a" and word "foreign" occurring in line 1, the word "friendly" be inserted.

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, it reads ; that no question shall refer discourteously to a foreign country. Sir, I have sought to amend it to "a friendly foreign country". Sir, as proposed a question cannot be asked discourteously about a foreign country but what about the countries which are hostile. It is perfectly legitimate that we should refer discourteously to unfriendly countries. Supposing Israel is referred to. We have every right to refer to it discourteously. If you go into the announcement of the President of Pakistan on the 6th of September, 1965 many points in that announcement would not have been used if there would not have been war between India and Pakistan. Sir to a greater extent, we realise, that that statement of the President was perfectly justified as there was aggression from India against Pakistan. Therefore I consider that these words should be there that no question should refer discourteously to a country which is not unfriendly towards Pakistan.

Mr. Speaker : The question is—

That in sub-para (v) of para (q) of Rule 39 of the Rules, between the article "a" and word "foreign" occurring in line 1, the word "friendly" be inserted.

The motion was lost.

Mr. Speaker ; The question is—

That Rule 39 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 40. Amendment No : 43.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move :

That for Rule 40 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"40 (1) Questions relating to the Secretariat of the Assembly, including the conduct of its Officers, shall be addressed to the Speaker.

(2) The question shall be answered within 10 days of their receipt in the Assembly.

(3) The Speaker shall cause to circulate the question alongwith answers to all Members of the Assembly.".

Mr. Speaker : Amendment moved is :

That for Rule 40 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"40 (1) Questions relating to the Secretariat of the Assembly, including the conduct of its Officers, shall be addressed to the Speaker.

(2) The question shall be answered within 10 days of their receipt in the Assembly.

(3) The Speaker shall cause to circulate the question alongwith answers to all Members of the Assembly.".

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II): Before I comment on this Rule I would request that from Rule 40 to 46 there are five or six amendments in my name, and they may be disposed of. They will be disposed of

within the next ten or fifteen minutes, and we will be doing about half the business.

Mr. Speaker : We cannot go beyond 9.30.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, the draft rule provides that questions relating to the Secretariat of the Assembly including the conduct of its Officers can be asked from the Speaker by means of a private communication and not otherwise.

Sir, I admit that members of the staff do deserve to have such privileges but, Sir, an occasion may arise when their conduct may be called in question. In that case a Member should have the right to ask the question but he may not have the right to get that question published in the question and answer list and it may not form part of the proceedings of the Assembly.

Mr. Speaker : The question is—

That for Rule 40 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"40 (1) Questions relating to the Secretariat of the Assembly, including the conduct of its Officers, shall be addressed to the Speaker.

(2) The question shall be answered within 10 days of their receipt in the Assembly.

(3) The Speaker shall cause to circulate the question alongwith answers to all Members of the Assembly.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is :

That Rule 40 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 41. Amendment No : 41.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 41 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 42. Amendment No : 45.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 42 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 43. Amendment No : 46.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 43 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 44. Amendment No : 47.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 44 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 45. The question is—

That Rule 45 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 46. Amendment No : 48.

Malik Muhammad Akhtar : Sir, I beg to move—

That for sub-rule (1) of Rule 46 of the Rules, the following be substituted, namely :—

"(1) Once in a period of three working days, the Speaker may, on one clear day's notice being given by a Member, allot an hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, starred or unstarred,".

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That for sub-rule (1) of Rule 46 of the Rules, the following be substituted namely:—

"(1) Once in a period of three working days, the Speaker may, on one clear day's notice being given by a Member, allot an hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, starred or unstarred.".

Minister of Law : Opposed.

Malik Muhammad Akhtar (Lahore-II) : Sir, the matter is quite clear and I want to finish this amendment in this very sitting. Sir, twice a week we should have the right to debate on matters which have arisen due to answers on a question instead of once a week as provided in the Rules.

Mr. Speaker : The question is—

That for sub-rule (1) of Rule 46 of the Rules, the following be substituted, namely:—

"(1) Once in a period of three working days, the Speaker may, on one clear day's notice being given by a Member, allot an hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, starred or unstarred.".

The motion was lost.

Mr. Speaker : The question is—

That Rule 46 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 47. The question is—

That Rule 47 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 48. The question is—

That Rule 48 be approved.

The motion was carried.

Mr Speaker : Rule 49. The question is—

That Rule 49 be approved.

The motion was carried.

Mr. Speaker : Rule 50. Amendment No : 49.

Malik Muhammad Akhtar : Not moving.

Mr. Speaker : Amendment No : 50.

Mr. Hamza : Sir, I beg to move—

That in Rule 50 of the Rules, the comma appearing after the word "thereof" in line 3 be replaced by a full-stop and the words following thereafter be deleted.

Mr. Speaker : Amendment moved is—

That in Rule 50 of the Rules, the comma appearing after the word "thereof" in line 3 be replaced by a full-stop and the words following thereafter be deleted.

Minister of Law : Opposed.

مسٹر حمزہ (لائل پور - ٦) - مسٹر سپیکر - اس ضابطہ کار میں اس ترمیم کی غرض و غایت محض اتنی ہے کہ جب ایوان کے استحقاق کا مسئلہ یا سوال اس ایوان میں پیش کیا جانا مقصود ہو اور جس کا کہ نوٹس آپ کو دیا جائے آپ بجائے اس کے کہ اس کو چیمبر میں اپنی صوابدید استعمال کرتے ہوئے ایوان میں پیش کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں یا اسے اپنے چیمبر میں ہی نامنظور کر دیں - میں اس ترمیم کے ذریعہ یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ ایوان کے استحقاق کا مسئلہ بڑا نازک اور اہم ہوتا ہے - اس لئے اگر اس کے متعلق سوال اٹھایا جائے تو اس مسئلہ کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس کا ایوان میں پیش کیا جانا ضروری ہے - - - -

Mr. Speaker : The House is adjourned for tomorrow to meet at 8 a.m.

The Assembly then adjourned (at 9. 30 p.m) till 8, 00 a.m. on Wednesday, the 5th June, 1968.

APPENDIX I

(Ref: Starred Question No. 10306)

APPENDIX 'A'—I.

Statement showing the quantity of seeds sold during 1967-68

District	IRRI-PAK			JUTE			HYBRID MAIZE		
	Stock available.	Supply made	Balance.	Stock available.	Supply made.	Balance.	Stock available	Supply made.	Balance.
Sanghar		Nil		.....	Nil	.....	40-00	28-20	11-20
Khairpur		Nil		.....	Nil	.....		Nil	
Hyderabad (NPA)	14-12	14-12	.....	.....	Nil	.....	420-00	227-20	192-20
Hyderabad (GMB)	23-19	23-19	.....	140-10	75-20	64-30	116-20	49-30	66-30
Tharparkar		Nil	.....	.....	Nil	.....	125-00	105-00	20-00

APPENDIX "A"—2

STATEMENT SHOWING THE QUANTITY OF SEEDS SOLD DURING 1967-98

(Figures in maunds).

District	Maxi-Pak (Red & White)			Panjamo-62			Lermarajo-61-A.		
	Stock Available.	Supply Made.	Balance	Stock Available.	Supply Made.	Balance	Stock Available.	Supply made.	Balance
1. Hyderabad (NPA)	39,233-10	16,851-10	22,362	15,870	212	14,788	...	...	...
2. Hyderabad (GMB)	9,636	9,261	369	8,595	350	8,237	...	...	...
3. Tharparkar.	22,225	20,225	2,000	6,908	...	6,902	1,965	5	1,900
4. Sanghar.	27,840	24,571	3,269	4,650	55	4,595	1,000	...	1,000
5. Khairpur.	26,848-26	26,848	0-26	3,000	7	3,001	500	...	500

Note :— (i) *Conditions under which the seed was sold should be explained.*

The seed sold was in excellent condition with regards to parity and germination capacity.

(ii) *Time during which seed was sold should also be indicated.*

The seed was supplied well in advance of the sowing season.

(iii) *Reasons for non-distribution of seed may be indicated.*

Unsold seed was surplus to the requirement of the customers.

APPENDIX II

(Ref: Starred Question No. 10375)

STATEMENT I

Vide item (a)

Names of Market Committees in existence in the districts of (1) Tharparkar, (2) Khairpur, (3) Sanghar and (4) Hyderabad.

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees in existence.
1.	Tharparkar.	1. Mirpurkhas.
		2. Jhiluri.
		3. Shadipali.
		4. Jamesabad.
		5. Jhudo.
		6. Kunri.
		7. Digri.
		8. Dhoronaro.
2.	Khairpur.	Nil.
3.	Sanghar.	1. Sanghar.
		2. Shahdadpur.
		3. Tando Adam.
		4. Sinjhoro.
		5. Khipro.
4.	Hyderabad.	1. Tandojam.
		2. Tando Kaisar.
		3. Tando Allahyar.
		4. Chambar.

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees in existence.
		5. Hala.
		6. Saidabad.
		7. Matiari.
		8. Oderolal Station.
		9. Tando Muhammad Khan.
		10. Tando Ghulam Ali.
		11. Badin.
		12. Tando Bago.
		13. Pangrio.

Statement-II (Vide item (e).

Number of staff posted in the Market Committees of (1) Tharparkar, (2) Khairpur, (3) Sanghar and (4) Hyderabad, with details of their pay.

Sr. No.	Name of the District.	Names of Market Committees.	Staff employed.			Remarks
			Designation	Number	Pay Scale	
1.	Tharparkar.	1. Mirpurkhas.	Secretary	One	Rs. 250-15-400	
			Senior Insp.	One	Rs. 175-10-215-275-15-350	
			Junior Insp.	One	Rs. 125-7-195-8-275.	
			Senior Clerk.	One	Rs. 125-7-195 5-275.	
			Junior Clerk.	One	Rs. 115-5-175.	
			Peon.	One	Rs. 65-1-80.	
		2. Jhiluri.	Secretary	One	Rs. 175-10-215-15-275-15-350.	
			Inspector.	One	Rs. 125-7-195-8-275.	
			Clerk.	One	Rs. 115-5-175.	
			Peon.	One	Rs. 65-1-80.	

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed.			Remarks
			Designation	Number	Pay Scale	
		3. Jamesabad.	Secretary	One	Rs. 175-10-215-275-15-350.	
			Clerk.	One	Rs. 115-5-175.	
			Peon.	One	Rs. 65-1-80.	
		4. Shadipali.	Secretary	One	Rs. 175-10-215-15-275-15-350.	
			Inspector	One	Rs. 125-7-195-8-275.	
			Clerk	One	Rs. 115-5-175.	
			Peon	One	Rs. 65-1-80.	
		5. Jhudo.	Same as in the case of Market Committee, Jhiluri.			
		6. Kunri.				
		7. Digri.				
		8. Dhoronaro				
2.	Khairpur.		Nil			

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed.			Remarks
			Designation	Number	Pay Scale	
3.	Sanghar.	1. Sanghar.	Secretary	One	Rs. 175.00 P.M.	
			Inspectors.	Five	Rs. 125.00 P.M. each.	
			Junior Clerk	One	Rs. 115.00 P.M.	
			Peons.	Two	Rs 65.00 P M. each.	
		2. Shahdadpur.	Secretary	One	Rs. 215.00 P.M.	
			Inspector	One	Rs. 153.00 P.M.	
			Peon	One	Rs. 65.00 P.M.	
		3. Tandojam.	Secretary	One	Rs. 200 00 P.M.	
			Inspectors	Three	Rs. 150.00 P.M. each.	
			Clerks	Two	Rs. 125.00 & 115 00 each.	
			Peons	Two	Rs. 65/- P M. each.	
		4. Sinjhoro.	Secretary	One	Rs. 175.00 P.M.	

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed.			Remarks
			Designation	Number	Pay Scale	
			Junior Clerk	One	Rs. 115.00 P.M.	
			Inspector	One	Rs. 125.00 P.M.	
			Peon	One	Rs. 65.00. P.M.	
		5. Khipro.	No staff appointed as yet.			
4.	Hyderabad.	1. Hyderabad.	In all ten persons		Rs. 10,510/-	Staff disbanded
		2. Tandojam.	One Secretary.		Rs. 1,054.00	
			One Peon & One Clerk.			
		3. Tando Kaisar.	One Secretary.		—	
			One Peon.			
		4. Tando Allahyar.	In all 5 persons employed.		Rs. 2,040/-	

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed.			Remarks
			Designation	Number	Pay Scale	
		5. Chambar.	One Secretary.			
			One Inspector.		Rs. 2,015.00	
			One Clerk &			
			One Peon.			
		6. Hala.	One Inspector.		Not yet paid.	
			One Junior Clerk &			
			One Peon.			
		7. Saidabad.	One Inspector.		Rs. 2,122.00	
			One Clerk			
			Three Peons.			
		8. Oderolal Station.	—		—	
		9. Matiari.	—		—	

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed.		Remarks
			Designation	Number Pay Scale	
		10. Tando Muhammad Khan.	One Secretary. Two Inspectors & One Peon.	—	
		11. Matli.	One Secretary. One Inspector. One Senior Clerk. Three Junior Clerks.	Staff disbanded	
		12. Tando Ghulam Ali	One Peon. One Secretary. Tow Inspectors.	Rs. 1,553.00.	
		13. Badin.	One Clerk Four Peons. One Secretary. Three Inspectors.		

Sr. No.	Name of the District.	Name of the Market Committees.	Staff employed. Designation	Number	Pay Scale	Remarks
			One Senior Clerk.			
			Two Junior Clerks.			
			Two Peons.		Rs. 8,449.00	
		14. Tando Bago	—		—	
		15. Pangrio.	One Secretary.			
			Two Inspectors.		—	
			One Junior Clerk.			
			One Peon.			

STATEMENT—III

Vide items (d) & (e)

DETAILS OF THE BYE-LAW FRAMED BY THE MARKET COMMITTEES IN (1) THARPARKAR' (2) KHAIRPUR (3) SANGHAR AND (4) HYDERABAD DISTRICTS.

Sr. No.	Name of District.	Name of the Market Committee.	Bye-laws. framed on	Led. by Govt. approval.	Appd. for pen.	Reasons for non app. of bye-law
1.	Tharparkar	1. Mirpurkhas 2. Jhiluri 3. Jamesabad 4. Shadipali 5. Jhudo 6. Kunri 7. Digri 8. Dhoronaro	July 1967	July 1967	Pending	Processing of cases in the A.D. and the Law Deptt.
2.	Khairpur	...	...	...		...
3.	Sanghar	...	...	...		...

Sr. No.	Name of District.	Name of the Market Committee.	Bye-laws. framed on	Led. by Govt. approval.	Appd. for pen.	Reasons for non app. of bye-law
4.	Hyderabad	1. Hyderabad	17-4-67	29-4-67	Approved on 4-8-67	
		2. Badin	1-5-67	29-5-67	Approved on 17-1-68	
		3. Tando Allahyar				
		4. Tando Ghulam Ali				
		5. Saidabad	May 1967	May 1967	Pending.	Processing of cases in the A.D. & the L. D.
		6. Tando Jam				
		7. Chamber				
		8. Hala				
		9. Matli				
		10. Pangrio				

APPENDIX III

(Ref: Starred Question No. 10936)

STATEMENT SHOWING YEARWISE EXPENDITURE/INCOME INCURRED/ACCRUED TO GOVERNMENT FROM KALARI/MANCHHAR LAKES DURING THE LAST FOUR YEARS.

(*a*) Year-wise Expenditure.

	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
		Rs.	Rs.	Rs.
1. Kalari Lake.	A.D.C. (Agri : Deptt :) took over charge of this lake in 1964 and information not available.	1,79,866.08	2,73,276.98	4,27,711.02
2. Manchhar Lake.	Rs. 37,621	38,122	38,710	34,952

(*b*) Year-wise Income.

1. Kalari Lake.	A.D.C. (Agri : Deptt :) took	3,33,718.28	1,53,800.52	4,61,964.96

Year wise Income.

	1963-64	1964-65	1965-66	1966-67
	over charge of this lake in 1964 and information is not available.			
2. Manchhar Lake.	Rs. 37,835	84,980	1,26,005	57,550

(*c*) Required information is as under :—

1. KALARI LAKE.

There is no plan provision for this Scheme during 3rd Five Year Plan. However, about Rs. 32.81 lacs are to be spent on the development of this lake out of the income thereof.

Rs. 7.60 lacs have been allocated in 3rd Five Year Plan for development and exploitation of fisheries in this lake.

2. MANCHHAR LAKE.

Third Plan allocation—Rs. 0.60 (lakh) provided for the purpose of salvaging and stocking of young fish for which one Head-watcher and four Fisheries Watchers have been provided in the scheme to check illegal fishing and give due protection to fish.

In the last four year salvaging to the tune of 11,05,427 was done. The detail is as below :—

Year.	Salvaging.
1963-64	2,08,767
1964-65	2,24,410
1965-66	3,43,050
1966-67	3,29,200
Total :	11,05,427

APPENDIX IV

(Ref: Starred Question No. 11221)

		LOCALITY	
(a)	1. Misriot Dam	Rawalpindi	Distt.
	2. Sipiala Dam	Campbellpur	,,
	3. Miana Ziarat Pick-Up Weir	Hazara	,,
	4. Bajawala Pick-Up Weir	Hazara	,,
	5. Kahl Dam	Hazara	,,
	6. Gurab Dam	Campbellpur	,,
	7. Bango Dam	,,	
	8. Mansehra Pick-Up Weir	Hazara	,,

		LOCALITY	
9.	Tanaza Dam	Campbellpur	,,
10.	Dungi Dam	Rawalpindi	,,
11.	Ratti Kassi Dam	Campbellpur	,,
12.	Dhuranal Dam	,,	

(*b*)

		AREA BEING IRRIGATED		AREA TO BE IRRIGATED	
1.	Misriot Dam	84	acres	412	acres
2.	Sipiala Dam	57	,,	320	,,
3.	Miana Ziarat Pick-Up-Weir	72	,,	600	,,
4.	Bajwala Pick-Up Weir	113	,,	600	,,
5.	Kahl Dam	373	,,	2000	,,
6.	Gurab Dam	164	,,	730	,,
7.	Bango Dam	55	,,	119	,,
8.	Mansehra Pick-Up Weir	39	,,	550	,,
				35	,,

		AREA BEING IRRIGATED	AREA TO BE IRRIGATED
9.	Tanaza Dam	50 ,,	
10.	Dungi Dam	N.A. ,,	1200 ,,
11.	Ratti Kassi Dam	,, ,, ,,	1200 ,,
12.	Dhurnal Dam	,,	650 ,,

* Irrigation started from Rabi 1967-68.

** Irrigation to start from Kharif 1968.

(c)

	COMPLETED DAMS	COST LAC Rs.	UNDER CONST.	ESTIMATED COST LAC Rs.
1.	Misriot Dam	3.65	1. Mang Dam	6.40
2.	Sipiala Dam	3.24	2. Kandar Dam	17.96
3.	Miana Ziarat Pick-Up Weir	2.14	3. Narali Dam Tullian	8.25
4.	Bajwala Pick-Up Weir	1.50	4. Dhok/Dam	9.49

COMPLETED DAMS	COST LAC Rs.
5. Kahl Dam	19.64
6. Gurab Dam	13.40
7. Bango Dam	1.15
8. Mansehra Pick-Up Weir	0.90
9. Tanaza Dam	1.78
10. Dungi Dam	14.68
11. Ratti Kassi Dam.	6.95
12. Dhurnal Dam.	15.95
	Rs. 84.98

UNDER CONST.	ESTIMATED COST LAC Rs.
5. Chichali Dam	24.83
6. Sari Pick-Up Weir	1.17
7. Qibla Bandi Dam	13.00
8. Chattri Dam	11.66
	Rs. 93.76

		ESTIMATED LIFE OF THE DAM
(*d*)	1. Misriot Dam	105 years
	2. Sipiala	125 ,,
	3. Miana Ziarat Pick-Up Weir	100 ,,
	4. Bajwala Pick-Up Weir	100 ,,
	5. Kahl Dam	51 ,,
	6. Gurab Dam	97 ,,
	7. Bangu Dam	110 ,,
	8. Mansehra Pick-Up Weir	100 ,,
	9. Tanaza.	122 ,,
	10. Dungi Dam	130 ,,
	11. Ratti Kassi Dam	150 ,,
	12. Dhurnal Dam	161 ,,

ESTIMATED LIFE OF THE DAM

13.	Mang Dam	51 years
14.	Kandar Dam	75 ,,
15.	Narali Dam	70 ,,
16.	Dhok Tallian Dam	70 ,,
17.	Chichali Dam	50 ,,
18.	Seri Pick-Up Weir	100 ,,
19.	Qibla Bandi Dam	62 ,,
20.	Chattri Dam	60 ,,

(e) ANNUAL RECURRING COST — DETAILS OF EXPENDITURE

			Pay of Staff (Lacs of rupees)	Contingencies. (Lacs of rupees)
1.	Misriot Dam	0.06	0.03	0.03
2.	Sipiala Dam	0.05	0.03	0.02

	ANNUAL RECURRING COST	DETAILS OF EXPENDITURE	
		Pay of Staff	Contingencies.
		(Lacs of rupees)	
3. Miana Ziarat Pick-Up Weir	0.04	0.01	0.03
4. Bajwala Pick-Up Weir	0 04	0.02	0.02
5. Kahi Dam	0.20	0.06	0.14
6. Gurab Dam	0.22	0.09	0.13
7. Bangu Dam	0.02	0.01	0.01
8. Mansehra Pick-Up-Weir.	0.03	0.01	0.02
9. Tanaza Dam	...	...	...
10. Dungi Dam	0.16	0.05	0.11
11. Ratti Kassi Dam	0.09	0.03	0.06
12. Dhurnal Dam	0.17	0.04	0.13

(f)	COMPLETED DAMS	ANNUAL ESTIMATED INCOME	ACTUAL INCOME
1.	Misriot Dam	0.90	*N.A.
2.	Sipiala Dam	1.06	"
3.	Miana Ziarat Pick-Up Weir	0.45	"
4.	Bajwala Pick-Up Weir.	0.45	"
5.	Kahl Dam	4.91	"
6.	Gurab Dam	1.09	"
7.	Bangu Dam	0.26	"
8.	Mansehra Pick-Up Weir	0.55	"
9.	Tanaza Dam	...	"
10.	Durgi Dam	2.04	"
11.	Ratti Kassi Dam	4.10	"
12.	Dhurnal Dam	1.08	"

UNDER CONST. DAMS.

1.	Mang Dam	0.95
2.	Kandar Dam	2.41
3.	Narali Dam	1.72
4.	Dhok Talhian Dam	1.41
5.	Chichali Dam	9.63
6.	Semi P/U Weir	0.78
7.	Qibla Bandi Dam	2.89
8.	Chattri Dam	0.98

*The revanue is being collected by Revenue Authorities and not by ADC.

APPENDIX V

(Ref: Starred Question No. 1195)

ANNEXURE 'A'

DETAILS OF THE VISIT OF THE OFFICERS ALONGWITH PURPOSE.

DAM AT KUNDAL

Date of Visit.	Name of Officer with Designation.	Duties performed.
1	2	3
1. 23.1.62 & 12-13/5/62	Ch. Mohammad Shafi, and Mr. Allah Wasaya, Sub-Divisional Officers.	Surveys and arranging pitting for over-burden.
2. 28.3.62	K. B. Abdul Rehman, Director Small Dams Organization.	Inspection of site, instruction regarding work and assessing condition of flow.
3. 4.5.62	Pir Mohammad Ibrahim Chief Engineer & M.I. Hussain, Geologist.	Inspection of work and studying geology of site.

1	2	3
4. 11.6.62	K.B. Abdul Rehman, Director Mr. Mohammad Azam. XEN and S.D.O.	Inspection of site, instruction regarding work and assessing condition of flow.
5. 22.6.63	Ch. Riaz Ahmad, Executive Engineer.	Observing perennial flow.
6. 19.9.63.	-do-	Selecting Dam sites for storage.
7. 19.4.64	Sub-Divisional Officers.	Inspection of the alignment of Channels and reconnaisance for dam sites.
8. 22.7.64	Ch. Riaz Ahmad, Executive Engineer.	Accompanied geologist to site to inspect drilling operation and study core.
9. 2.11.64	Sh. Abdul Karim, Superintending Engineer & Ch. Riaz Ahmad, Executive Engineer.	Inspection of dam sites to decide about drilling and surveys.

Phone No. 638 3

"ANNEXURE B"

Tele : "SMALLD \ MS"

From

Lt. Col. M.A. Jabbar,
Project Director,
Small Dams Organization,
102-A, Satellite Town,
RAWALPINDI.

To

The Chief Engineer (Smalldams)
Agricultural Development Corporation,
21-Davis Road, LAHORE.

No. PD/SDO/65 Dated. 19

Subject : KUNDAL DAMSITE.

Reference :—Your No. Co/SD/ADC/65/934/S/257 Dated 29.6.1965

On enquiry from the Engineering Geologist, the chronology of the ents of Kundal Damsite is as follows, as extracted from the report :—

(*i*) A weir site. called as Panjman weir site, was selected near Kundal village by the Chief Engineer, the Director, the Executive Engineer, Kohat and the Engineering Geologist in May, 1962.

(*ii*) The Scheme was under way to construction when it was abandoned for reasons unknown to me.

(*iii*) In summer 1964 the Executive Engineer, Abbottabad selected a site for the construction of a dam. Then surveying of the site and geological investigations started in June, 1964. Drilling in the river bed indicated the depth of the bed rock to be about 34 feet from the river bed level. The thickness of the overburden was considered un-economical for the construction of a dam by the Executive Engineer, Abbottabad.

(*iv*) The Executive Engineer, Abbottabad and the Engineering Geologist selected two more sites to investigate the thickness of the overburden in order to select a site where the depth of the bed rock could be located within the economical limits for the foundation of the dam. 30 feet thickness of the overburden was considered as the maximum economical limit for the foundation of the dam by the Executive Engineer Abbottabad.

(*v*) The bed rock could not be hit within 30 feet depth from the stream bed level.

(*vi*) In November, 1964 when the Chief Engineer paid a visit to Small Dams Organization Headquarters the situation at Kundal Damsite was discussed at length between him the Superintending Engineer, Small Dams the Executive Engineer, Abbottabad and the Engineering Geologist. On the recommendation of the Engineering Geologist it was decided to investigate the depth of the overburden at one more site viz the old weir site. It was also decided that if the depth of the overburden was found to be over 30 feet the investigations will be abandoned at Kundal damsite and the drilling machine will move to the Shahpur Damsite. The above fact was communicated to the Superintending Engineer, by the Executive Engineer, Abbottabad vide his letter No. 37-C/20W, dated 6.11.64.

(*vii*) At the last selected site the bed rock could not be hit to the depth of 30 feet from the stream bed level. Therefore, the drilling at Kundal damsite was topped according to the decision taken by the Superintending Engineer, Small Dams and the Executive Engineer, A' bed, and the rig was moved to Shahpur damsite. The above information was communicated to Executive Engineer, Abbottabad and the Project Director, Small Dams vide this office No. 935-36/GS-SD/64, dated 2.12. 1964.

2. A copy of letter No. 73-G/20 W, dated 6th November, 1964 is sent herewith.

3. During the time of my taking over from the Superintending Engineer in December, 1964, the rig was in the process of being moved

from Kundal site to Shahpur as I learnt that the site was being dropped as the depth of the overburden was too much. I have gone through the complete file but I have found no correspondence leading to the dropping of the site.

5. In spite of the over-burden of 30 feet, the economy of the scheme will be considered as early as possible and a report will be submitted to you in due course after inspecting the site.

(M.A. JABBAR)
Lt. Col.

Note : The scheme was actually not given up for investigation as is found from the later report in this letter of Lt Col. M.A. Jabbar.

(M.S.MINHAS).

From

K.B. Pir Mohammad Ibrahim Qureshi,
ISE, SQA.

Chief Engineer, Small Dams,
Agricultural Development Corporation,
21-Davis Road,
West Pakistan, Lahore.

To

The Project Director,
Small Dams Organization,
Rawalpindi

No : CE/SD/ADC/65/Camp-3. Dated. 16-9-1965

Subject :—KUNDAL DAM

We started inspecting the Kundal Dam on 13-9.1965 but due to the repairs going on to Jahangira Bridge on Kabul River we could not go to the site. Seeing the plans I consider that the only thing to do here is to build a pick-up-weir at the lower site. Since the over-burden on this site is great, it will be desirable to base the pick-up-weir on three rows of R.C.C. Sheet piles. The top of the sheet piles can be kept 3 to 4 feet below the existing bed on which the pick-up-weir could be constructed flush with the existing bed. Kindly frame a rough estimate of this proposal in consultation with Cementation Company or any other similar company located at Rawalpindi and decide upon the feasibility of taking up this project. The aim of the whole proposal in to tap supply that keeps flowing in the over-burden.

(Mohammad Ibrahim)
Chief Engineer (Small Dams).

Phone No. 456

ANNEXURE 'C'

From

Ch. Riaz Ahmad,
Executive Engineer,
Abbottabad Dams Division.

To

The Project Director,
Small Dams Organization,
102-A-Satellite Town,
RAWALPINDI.

No. C 32/22-W Dated 31.9.1965

Subject :—KUNDAL DAM

Reference your letter No. 4161/S-257 dated 20.9.65.

You are requested to kindly refer to my letter No. 73-C/22-W dated 20.9.64. wherein I had given brief history of investigation of the site in question. During the visit of the Chief Engineer on 13.9.65, it was decided by the Chief Engineer, Small Dams Organization that construction of Dam at Kundal is not feasible due to excessive over-burden and investigation for a Pick-Up Weir at the site selected in the first instance for a Pick-Up-Weir should now be taken up. It was also directed by the Chief Engineer that drilling should be carried out to adopt 30' to 35' only and further drilling should be abandoned if rock is not encountered at this depth.

Regarding construction of Pick-Up Weir on Bored Concrete Piles I have discussed this matter with M/S Swiss Boring at Rawalpindi and as per their rough estimate the Bored Piles alone are going to cost

more than Rs. 2.00 lacs. By this partial cut-off the discharge available during the dry months will not be more than 2 cusecs. The construction of the channel from the Weir to irrigable area is also very difficult and will cost another Rs. 2 lacs. Thus the scheme including departmental charges, cost of land and works will roughly cost Rs. 7 00 lacs and provide only 2 cusecs of water which can hardly suffice for an area of 400 acres in this locality. As such the scheme of constructing Pick-Up Weir is not economical and is hence recommended to be dropped.

Sd/-
Executive Engineer
Abbottabad Dams Division.

From :

Lt. Col. M.A. Jabbar.
Project Director,
Small Dams Organization,
102-A, Satellite Town,
Rawalpindi.

To

The Executive Engineer,
Abbotabad Dams Division,
Abbottabad.

No : PD/SDO/65/4161/S-257 Dated : 20th Sep. 1965

Subject :—KUNDAL DAM

A copy of letter No. CE/SD/ADC/65/Camp-3 dated 16.9.65 is forwarded herewith. This case was discussed in detail with the Chief Engineer and he had advised construction of a pick-up-weir on three rows of R.C.C. sheet piles. As sheet piling is not within the scope of this organization it is required to be executed through a firm who specialise in this line, as they will be having the required piling equipment. The scope of the sheet piling will be discussed with one or two companies and a report submitted on the approximate cost and also the economy of the project.

2. It is desirable that early action in this connection is taken so that a decision is taken about this site in the near future.

Sd/-
(M. A. Jabbar) Lt. Col.
Project Director,
Small Dams Organization, Rawalpindi.

APPENDIX VI

(Ref: Starred Question No. 12145)

DETAIL OF ARREARS OF LEASE MONEY OF FISHING RIGHTS OF JHANG DISTRICT.

Name of Contractor.	Water area.	Total Lease money.	Amount in arrears on 30-4-68	Nature of security (Cash or Personal) with number of securities in each case.	Remarks.
1	2	3	4	5	6
		1962-63			
1. (*i*) Fazal s/o Allah Jawaya r/o Sahiwal.	Teh. Jhang & Pond Area.	60,000.00	30,000.00	Personal surety attested by the Revenue Authorities.	Dues being recoverd as arrears of land revenue through respective Collectors.
(*ii*) Mehram s/o Waryam r/o Haveli Mohammad Shah.					
(*iii*) Said Mohammad s/o Allah Jawaya r/o T.T. Singh.					

1	2	3	4	5	6
2. Faqir Mohammad s/o Charagh Din c/o Ch. Fatch Mohammad, Dealer o/s Mori Gate, Lahore.	Teh. Chiniot	20,000.00	13,300.00	-do-	
3. (i) Mehram s/o Waryam r/o Haveli Mubarak Shah, Teh. Kabirwala, Distt. Multan.	Teh. Shorkot.	22,000.00	6,644.00	-do-	
(ii) Ahmad s/o Saeed r/o Massokay Kathia, Distt. Sahiwal.					
(iii) Bahadur s/o Fazal r/o Toba Tek Singh.					
	1963-64				
1. (i) Pehlwan s/o Allah Bux r/o Katalpur Teh. Kabirwala.	Teh. Shorkot.	16,000.00	2,333.00	-do-	
(ii) M. Bux s/o Allah Wasaya r/o Katalpur Teh. Kabirwala.					

1	2	3	4	5	6
		1964-65			
2. (*i*) M. Sadiq s/o Maula r/o Gopie.	Teh. Jhang & Pond Area.	60,000.00	20,000.00	-do-	
(*ii*) Manzoor Hussain s/o Fateh Mohammad, Fish Dealer, Lahore.					
(*iii*) Bashir s/o Bhaua r/o Mureedwal, Lahore.					
(*iv*) Bashir r/o Lyallpur.					
	Total :	1,78,000.00	72,277.00	-do-	
		1964-65			
	B.F.	1,78,000.00	72,277.00		
3. Nazar Hussain s/o Khushi Mohammad r/o Mureedwal.	Teh. Chiniot.	18,400.00	6,400.00	Personal surety attested by the Revenue Authorities.	

1	2	3	4	5	6
4. (*i*) Wali Mohammad s/o Sultan (*ii*) Muhammad s/o Allah Ditta (*iii*) Allah Bux s/o Waryam (*iv*) Ahmad Bux s/o Waryam r/o Katalpur, Teh. Kabirwala, Distt. Multan.	Teh. Shorkot.	26,700.00	11,467,C0	-do-	
	1965-66				
1. Mr. Hayat s/o Wahab Din c/o Arayan Mullah, Shahgali, Jhang Sadar.	Teh. Jhang & Pond Area.	90,200.00	30,200.00	-do-	
2. Sultan s/o Karam Bux r/o Kaurawala Teh. Jhang.	Teh. Shorkot.	30,200.00	19,200.00	-do-	
	1966-67				
1. Sultan s/o Mehram c/o Bhatti r/o Katalpur, Teh. Kabirwala, Distt. Multan.	Teh. Shorkot.	25,100.00	14,700.00	-do-	
	Total :	3,68,600.00	1,54,244.00		

Appendix

67082

1	2	3	4	5	6
		1967-68			
1. Khushi Mohammad s/o Din Mohammad r/o Head Balloki, Lahore.	Teh. Jhang.	71,500.00	47,500.00	-do-	
2. Sher Mohammad s/o M. Ramzan r/o Jhang Sadar.	Pond Area.	11,100.00	4,200.00	-do-	
3. Sadiq & Pehlwan r/o Chiniot.	Teh. Chiniot.	26,200.00	4,700.00	-do-	
4. (*i*) Arif Ali s/o Ghulam Hussain.	Teh. Shorkot.	17,400.00	11,600.00	-do-	
(*ii*) Amir s/o Fazal r/o Mureedwal, Lahore.					
	Total :	1,26,200.00	68,000.00		
	Grand Total :	4,94,800.00	2,22,244.00		

APPENDIX VII

(Ref: Starred Question No. 12146

LAHORE DIVISION.

Sr. No.	Name of Fish Farm.	Location.	Stocking.			Production.			Income (Rs.)			Expenditure (Rs.)		
			65-66	66-67	67-68	65-66	66-67	67-68	65-66	66-67	67-68	65-66	66-67	67-68
1	2	3	4			5			6			7		
1.	Bansi Sagar.	Lahore.	315	1955	1200	2674 lbs.	2657 lbs. 858 lbs.		1091/-	1157/62	53/-	...	97/50	...
2.	Waris Road.	Lahore.	2300	690	1010	794 lbs	947 lbs. 972 lbs.		269/-	169/-	49/-	...	34/50	...
3.	Governor House.	Lahore.	2132	4878	2530	10,000 lbs. Controlled by Governor House Authorities.						...	...	...
4.	Balloki.	Lahore.	...	...	...	1679 lbs.	134 lbs. 4 lbs.		143/-	30/-	...	...	...	...
5.	Hiran Minar.	Sheikhupura.	4314	9200	3600	5863 lbs.	2980 lbs. 1615 lbs.		2970/32	301/-	43/-	...	92/-	...

APPENDIX 6798M

1	2	3	4		5			6			7		
6.	Sant Kutia.	Sheikhupura.	813	2975	1763	4122 lbs. 4460 lbs. 2266 lbs.		870/-	1314/69	67/-	...	30/-	...
7.	Baba Beri.	Sialkot.	450	1000	...	...	...	541/	35/	...	...	...	...
8.	Ghartal.	Sialkot.	19 (Tilapia)	...	...	51	...	26/50	...	...	...	...	...
9.	Badoki.	Gujranwala.	325	750	...	...	941	...	...	652/87	...	...	37/50	...
			KHAIRPUR DIVISION.										
1.	Sukkur Wah.	Sukkur.	6956	2550	...	3280	225	...	788/-	55/-	...	...	...	...
2.	Rohri Wah.	Sukkur.	5930	1500	...	1476	...	...	625/-	...	...	...	...	...
3.	Mehr Fish Farm	Sukkur.	31,120	...	...	13,940	18,417	..	1314/-	2609/87	...	...	...	...

RAWALPINDI DIVISION

S. No.	Name of Fish Farm	Location	Stocking 65-66	Stocking 66-67	Stocking 67-68	Out-put (lbs) 65-66	Out-put (lbs) 66-67	Out-put (lbs) 67-68	Income (Rs.) 65-66	Income (Rs.) 66-67	Income (Rs.) 67-68	Expenditure (Rs.) 65-66	Expenditure (Rs.) 66-67	Expenditure (Rs.) 67-68
1.	Goleke	Gujrat	640	830	350	738	656	656	450	400	400	...	...	...
2.	Dharowal	do	530	575	200	820	779	...	550	525	...	...	...	...
3.	Phullianwala	do	400	725	200	492	410	328	220	115	150	...	...	...
4.	Killianwala	do	...	650	...	...	...	328	...	...	90	...	...	...
5.	Chalisa	Jhelum	635	430	295	1,884	615	4,920	1,380	...	295	478	100	30
6.	Usma	do	530	590	730	475	1,918	...	848	244	535	217	200	280
7.	Sohawa	do	8,578	2,630	600	475	1,918	...	275	1,162	...	100	187	...
8.	Rawal Dam	Rawalpindi	3,404	2,000	3,720	Hooked by Anglers			5,099	286	3,991	...	...	...
9.	Fateh Jhang	Cambellpur	...	...	...	530	174	...	690	85	...	...	...	...

SARGODHA DIVISION

1.	Bhalwal	Sargodha	5,387	7,060	5,150	7,404	2,505	2,066	4,808	1,637	5,662	900	900	900
2.	Himatpura	Lyallyur	2,750	3,410	2,020	520	1,804	6,806	427	1,070	3,110	900	900	900
3.	Kotla Rampur													
4.	Guniana	Jhang	6,780	7,000	8,210	9,676	3,690	1,640	6,596	2,300	1,174	...	...	...
5.	Gujiana													

S. No.	Name of Fish Farm	Location	Stocking 65-66	Stocking 66-67	Stocking 67-68	Production (Mds) 65-66	Production (Mds) 66-67	Production (Mds) 67-68	Income (Rs.) 65-66	Income (Rs.) 66-67	Income (Rs.) 67-68	Expenditure (Rs.) 65-66	Expenditure (Rs.) 66-67	Expenditure (Rs.) 67-68
1	2	3	4			5			6			7		
			HYDERABAD DIVISION											
1.	Bakkoro Mori	Sanghar												
2.	Karachi Dhand													
3.	Rahrao Dhand													
4.	Kharabo Dhand													
5.	Kuttewalo													
6.	Dimenwari													
7.	Lahranwani													
8.	Lakh Mari													
9.	Lahore													
10.	Lundi													
11.	Henro													

1	2	3	4	5	6	7
12.	Walkha					
13.	Talh					
14.	Drethaj	17,670	1,75,517	1,65,424	13,858	15,932
15.	Burthi					
16.	Nur Kuli					
17.	Kalam Kar					
18.	Pathoro					
19.	Dadan					
20.	Ghariyon					
21.	Dhangro					
22.	Seen Luri					
23.	Achhari					
24.	Moonen					
25.	Gider Wari					
26.	Badar					
27.	Seri					
28.	Lar					

1	2	3	4	5	6	7
14.	Drethaj	9,296	1,48,519	1,71,027	1,20,242	24,657	26,918	23,134